کارپ ڈائم

ازقلم رابعہ خان

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کردیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کردی جائے گی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com
WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

کارپے ڈائم

ازقلم: رابعہ خان

وہ تنہا اس پُل پر کھڑی تھی۔۔بالکل تنہا۔۔

اسکی آنکھوں میں۔۔اس سیاہ رات تلے۔۔بہت سے آنسو چمک رہے تھے۔۔

وہ رو نہیں رہی تھی۔۔وہ آسانی سے نہیں رویا کرتی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے اپنے آنسو روکنے میں مہارت حاصل تھی۔

وہ ایک ایکٹریس تھی۔۔ایک ماہر اداکارہ۔۔

جس نے ایک زندگی قربان کر کے۔۔۔دوسری زندگی حاصل کی تھی۔۔

اور اب وہ اسی زندگی سے ہاتھ دھونے جارہی تھی۔۔

اسے اپنا کام عزیز تھا۔۔اپنی یہ چمچماتی زندگی عزیز تھی۔

اسے اپنا کیریئر عزیز تھا۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور سب سے بڑھ کر اسے اپنے کام کا یاد رہ جانا عزیز تھا۔۔

لیکن اب سب کچھ جیسے ریت کا بُھربُھرا سا ڈھیر بنتا جارہا تھا۔۔

گرنے کو بے تاب۔۔گر کر فنا ہونے کے لیے تیار۔۔

ایک سال بعد۔۔

وہ باریک ہیلز سے چلتی کار پورچ سے نکلتی ہوئی سامنے آرہی تھی۔اسکی ہیلز باریک اور کئ انچ لمبی تھیں۔سیاہ چمکتی خوبصورت ہیلز۔۔

سیاہ ڈیزائنر ڈریس میں اسکا خوبصورت سراپا واضح تھا۔ڈریس کی آستینیں غائب تھیں اور اس سے اسکے سفید دودھیا بازو نکل رہے تھے۔ان بازووں کی ساخت اتنی نرم اور برابر تھی کہ کوئی بھی ان پر نگاہ ٹکائے بغیر گزر نہیں سکتا تھا۔ڈریس کا گلا اوپر گردن تک نیٹ کے باریک کپڑے سے بند ہوتا تھا اور پیچھے کمر کا حصہ کافی حد تک کُھلا ہوا تھا۔وہ ایک مغربی ساخت کا لباس تھا جسے اس ملک میں عام طبقہ اچھے انداز سے نہیں دیکھتا تھا۔لیکن جس شعبے سے وہ وابستہ تھی، وہاں ایسے ملبوسات کو سراہتی ہوئی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔

گردن جُھکا کر دیکھا جاتا تو لباس ٹخنوں سے ذرا اونچا تھا۔۔شلوار کے نام پر اونچا سا پجامہ بمشکل اسکی پنڈلیوں تک آتا تھا۔۔دوپٹہ تو خیر سے اس لباس کا حصہ تھا ہی نہیں۔۔اور نہ ہی اسے دوپٹے کی ضرورت محسوس ہوتی تھی۔۔پہلے پہل جب وہ اس انڈسٹری میں نئی نئی ایکٹریس بن کر اُبھری

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھی تب اسے دوپٹے کی کمی کا احساس شدت سے ہوا کرتا تھا۔۔لیکن اب۔۔وقت کے کئی دہانے پار کرنے کے بعد یہ ضرورت فضا میں گُھل کر گویا اپنا وجود کھو چکی تھی۔۔اسے دوپٹہ اب ایکسٹرا پیس محسوس ہونے لگا تھا۔۔

اس نے نگاہوں پر چڑھا قیمتی چشمہ آنکھوں سے اتارا تو دنیا اپنے رنگ میں دکھائی دینے لگی۔اسکے لمبے شہد رنگ خوبصورت بال اسٹریٹ کر کے کندھے پر ایک جانب ڈالے گئے تھے۔لباس کا پچھلا کھلا حصہ کچھ اور واضح ہوگیا تھا۔۔اس نے آس پاس دیکھے بغیر سفید ٹائلز سے مزین ہال عبور کیا اور لفٹ تک چلی آئی۔۔انڈسٹری کے لیے کام کرتی پرائیوٹ ایجنسی کے کئی ورکرز اسے پلٹ پلٹ کر دیکھنا نہیں بُھولے تھے۔ایسی ایجنسیز کا رواج پہلے اس ملک میں اتنا عام نہیں تھا۔لیکن جب سے ایک دو انٹرٹیمنٹ ایجنسیز کی کامیابی کو انڈسٹری کے صارفین نے دیکھا تو کئی ڈاریکٹرز نے اپنی اپنی پرائیوٹ ایجنسیز کا آغاز کردیا۔۔وہ بھی انہی ایجنسیز میں سے ایک تھی۔۔گلیمر ایجنسی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پرائیوٹ لفٹ کا بٹن دبا کر وہ نزاکت سے کھڑی دروازہ کھلنے کا انتظار کرنے لگی۔اسے اپنی پُشت پر بہت سی نگاہیں محسوس ہورہی تھیں۔۔لیکن وہ کمال مہارت سے سب نگاہوں کو خاطر میں لائے بغیر شانے نزاکت سے سیدھے کئے ایستادہ رہی۔۔لفٹ کھلنے سے قاصر ہی رہی۔۔اس نے نا سمجھی سے ابرو سکیڑ کر بٹن دوبارہ دبایا۔۔دروازہ اب بھی نہ کُھلا۔۔لفٹ کے اوپر لگی چھوٹی سی ایل ای ڈی پر سرخ لفظوں میں کچھ لکھا آرہا تھا۔۔

"Please Insert Card"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے ساتھ سے گزرتے ایک ورکر کو آواز دے کر روکا تو وہ جھٹکے سے رکا۔۔پھر خوفزدہ ہو کر اسکی جانب دیکھا۔۔وہ اس انڈسٹری میں "بِچ" مشہور تھی۔۔لوگوں کا اس سے ڈرنا بنتا ہی تھا۔۔یہ الگ بحث تھی کہ وہ اصل میں بِچ (کُتی) تھی بھی یا نہیں۔۔

ورکر تھُوک نِگل کر آگے آیا۔پھر اسکی جانب دیکھا۔۔

"کونسا کارڈ۔۔؟"

"یہ لِفٹ صرف آفیشلز کے لیے ہے۔آپکو اسے کھولنے کے لیے ایجنسی کا کارڈ انسرٹ کرنا پڑے گا۔۔"وہ ایک سال بعد اس ایجنسی میں آئی تھی۔ایک سال بعد تو وہ ہرگز بھی اس ایجنسی کی "آفیشل ایکٹریس" نہیں رہی تھی۔۔کارڈ کیا اسکے پاس خاک ہونا تھا۔۔!اس نے ایک بے بس سی نگاہ اس بند چمچماتی لفٹ پر ڈالی اور ساتھ بنی "پبلک" لفٹ کی جانب بڑھ گئی۔

بلند و بالا عمارت کی آخری منزل پر موجود، شیشے کی چمکتی کھڑکیوں سے ڈھکا آفس اس صبح شانت محسوس ہورہا تھا۔جھولتی کُرسی پر اس ایجنسی کا سربراہ براجمان تھا۔بالوں کے اسپائکس کھڑے کئے ۔۔آنکھوں پر فریم لیس عینک لگائے۔۔اسکی عُمر چالیس کے لگ بھگ تھی اور قلموں میں باریک سی سفیدی اسے مزید ڈیسینٹ بناتی تھی۔اگلے ہی پل آفس کا دروازہ "دھاڑ" کی آواز کے ساتھ کُھلا تو وہ اپنی جھولتی کرسی پر اُچھل سا گیا۔۔

سامنے خونخوار نگاہیں لیے وہ کھڑی تھی۔۔اس ایجنسی کی سابقہ آفیشل ایکٹریس۔۔سیلینہ مظہر۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جس کے پاس اسپیشل لفٹ میں داخلے کا کارڈ موجود نہیں تھا۔۔اور وہ عام سی لِفٹ میں سوار ہو کر آئی تھی۔۔

وہ ٹک ٹک ہیل سے اندر چلی آئی۔۔اپنے پیچھے آفس کا دروازہ بند کیا۔۔پھر قریب آ کر اپنا لمبی چین والا قیمتی پرس صوفے پر رکھا اور تیزی سے جھولتی کرسی والے کی ٹیبل تک چلی آئی۔۔

"میرا کارڈ کہاں ہے بھائی؟" کہا تو بس یہی۔۔خفا خفا سا۔۔غصہ ہو کر۔۔نظر امجد نے اگلے ہی پل سکون کا سانس لیا تھا۔۔کارڈ۔۔بس کارڈ کی بات تھی۔۔ایک سال تک اسے کام نہ دینے پر، اسے نئی ایکٹریس کے آجانے کے بعد نظر انداز کرنے پر، کئی آفیشل پارٹیز میں اسکے داخلے کو ممنوع قرار دینے پر بھی۔۔وہ اس سے صرف کارڈ پر ناراض تھی۔۔یہ واضح تھا کہ وہ شروع دن سے اتنی ہی بیوقوف تھی۔۔

"سیلینہ تم کب بڑی ہوگی؟ ابھی تمہیں اس ایجنسی کا آفیشل کارڈ نہیں جاری کیا جاسکتا۔اگر ایسا ہوا تو جو ایکٹریس تمہارے علاوہ یہاں کام کر رہی ہیں وہ مجھ سے طرح طرح کے سوالات کریں گی۔۔"

"لیکن میں پبلک لِفٹ میں سوار ہو کر آئی ہوں۔۔آپکو تھوڑا تو میری سیلف ریسپیکٹ کا خیال ہونا چاہیے۔اگر کوئی ایکٹریس مجھے اس پبلک لفٹ سے نکلتا دیکھ لیتی تو کتنی سبکی ہوتی میری۔۔"

ڈھیروں خفگی لیے وہ دھم سے آکر صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔کچھ لمحے پہلے کی نزاکت عنقا ہوگئی۔۔کندھے سیدھے اور کمر کو اک خاص انداز سے رکھنے کی ساری کوششیں جاتی رہیں۔۔وہ بالکل ٹین ایجرز کی طرح ہاتھ خفگی سے باندھے، منہ پھلا کر بیٹھی تھی۔۔نظر نے اک گہری سانس لی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہزار دفعہ کہا ہے کہ یوں دھڑام سے مت بیٹھا کرو صوفے پر۔۔ایکٹریس ہو تم۔۔کچھ اپنی فِگر اور پاسچر کا ہی خیال کرلو۔۔"

"بھاڑ میں گیا فِگر اور پاسچر۔۔آپ مجھے ابھی کہ ابھی وہ کارڈ دے رہے ہیں۔۔"اسکی آواز پہلے سے بھی زیادہ بلند تھی۔۔نظر امجد کے سر میں اب درد سا ہونے لگا تھا۔۔پھر وہ اپنی کرسی سے اٹھ آیا۔۔آگے بڑھ کر سربراہی صوفے پر بیٹھا اور اسے نرم نگاہوں سے دیکھا۔اسکا چہرہ بیضوی اور چمکتا ہوا تھا۔آنکھیں بڑی اور گہری تھیں۔۔شہد کے گاڑھے رنگ جیسی۔۔بھرے بھرے سے گُلابی لبوں کے اُوپر دائیں جانب سیاہ تِل تھا۔وہ ایک خوبصورت ایکٹریس تھی۔۔ اسکی خوبصورتی میں کسی کو کوئی شک نہ تھا۔۔شک اسکی قابلیت میں بھی نہیں تھا۔بس شگاف شاید اسکی قسمت میں تھا۔۔

"فضول باتیں چھوڑو۔۔آج تمہیں ایک اہم کام کے لیے بلایا ہے میں نے۔۔وہ کام اگر فائنل ہوگیا تو تمہیں کارڈ بھی مل جائے گا۔۔"آخری بات میں کچھ وزن تھا۔۔وہ سیدھی ہو بیٹھی۔۔البتہ نگاہوں میں خفگی اب تک تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیسا کام۔۔؟"

"ایک رائٹر سے ڈیل فائنل ہوئی ہے ڈرامے کی۔۔وہ چاہتے ہیں کہ ایکٹریس کو رول کے حساب سے میں خود مختص کروں۔پہلے پہل میں نے ان سے وقت مانگا لیکن اب میں طے کرچکا ہوں کہ یہ کام تمہیں ہی ملنا چاہیے۔آفر بڑی نہیں ہے۔۔ایک چھوٹے اور کم دیکھے جانے والے چینل کا ڈرامہ ہے۔۔لیکن کام نہ ہونے سے ہونا بہتر ہے۔۔بتاؤ۔۔کیا راضی ہو تم۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ آنکھیں کھولے حیرت سے چند پل نظر کو دیکھتی رہی۔ایک سال بعد۔۔اسے کام پر واپس آنے کا موقع دیا جارہا تھا۔۔اس نے بڑی بڑی فلموں میں بڑے ناموں کے ساتھ کام کیا تھا۔۔لیکن اب اس چھوٹے سے ڈرامے کے مل جانے پر جتنی خوشی اسے ہورہی تھی۔۔وہ بیان سے باہر تھی۔۔

"سچ۔۔؟ لیکن اگر انہیں میرے کام کرنے کا پتہ چلا اور انہوں نے اسکرپٹ واپس لینے کا کہا تو۔۔؟ آپ جانتے ہیں پہلے بھی ایسا بہت دفعہ ہوچکا ہے۔اسکینڈلائز ایکٹریس کے ساتھ کام کرنا رِسکی ہوتا ہے۔۔اور کوئی بھی ایسا رِسک یقیناً نہیں لینا چاہتا ہو گا۔۔"اسکا دودھیا چہرہ بُجھ سا گیا تھا۔۔ نظر نے گہرا سانس لیا۔۔

"وہ تب ہوتا ہے جب رائٹر اور ایجنسی کا ڈائیریکٹر باہمی کانٹریکٹ سائین کرتے ہیں۔بالخصوص ایکٹریس کے چُناؤ کے لیے۔۔لیکن اگر وہ ڈائیریکٹر کو اسکے تجربے کی بنا پر چُناؤ کا اختیار دیں تو پھر کوئی جواز نہیں رہ جاتا ان کے پاس آبجیکٹ کرنے کا۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اسکی بات سن کر چپ سی ہوگئی تھی۔لمحے بھر کو آفس میں نگاہ دوڑائی۔۔بلند و بالا دیواروں پر بڑے فریمز میں اس انٹرٹینمنٹ ایجنسی کی کامیاب ایکٹریس کی تصاویر آویزاں تھیں۔یہ تصاویر ہر سال، ہر پراجیکٹ کی بحالی کے بعد تبدیل کی جاتی تھیں۔۔اور ان تصاویر میں۔۔اسکی تصویر نہیں تھا۔۔وہ ایک سال پہلے ہی اتار کر کسی کباڑ میں پھینکی جاچکی تھی۔۔اسکا دل خراب ہونے لگا۔۔

"مجھے آفر قبول ہے۔۔"کچھ لمحات بعد اس نے بھاری دل کے ساتھ کہا تو نظر نے گہرا سانس لیا۔۔

"گُڈ۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اسکرپٹ کب تک دیں گے آپ مجھے؟"

"جلد ہی یوول کے ساتھ تمہارے اپارٹمنٹ بھجوادونگا۔وہ بھی تمہارے لیے کام کا سن کر بہت خوش ہوا تھا۔۔"یوول اسکا پی اے تھا۔اسکے مصروف شیڈول کو متوازن رکھنا، اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دینا، اسکے میک اپ آرٹسٹس اور دیگر لوازمات کا دھیان رکھنا۔۔یہاں تک اسکے ڈائٹ پلان کو بھی مدِ نظر رکھنا۔۔سب یوول کی ذمہ داری تھی۔۔اور اسکے ساتھ کام کرنے کے عرصے میں وہ اس سے خاصہ مانوس بھی ہوگیا تھا۔اس انڈسٹری میں بہت کم لوگ تھے جو انسان سے مُخلص ہوا کرتے تھے۔۔اس کے ایسے مُخلص لوگوں میں نظر اور یوول کا نام سرِ فہرست تھا۔ ان دو ناموں کے علاوہ اسکے پاس کوئی مُخلص نام نہیں تھا پُکارنے کے لیے۔۔

"یوول کیا کررہا ہے آجکل۔۔؟ کس کے ساتھ کام کررہا ہے۔۔؟" اس نے پوچھا تو نظر نے انتہائی افسوس سے سر ہلایا۔۔

"وہ کہتا ہے کہ جب تک سیلینہ دوبارہ کام پر واپس نہیں آجاتی۔۔وہ کسی دوسری ایکٹریس کے ساتھ کام نہیں کرے گا۔۔"اسکی تو آنکھیں ہی بھیگنے والی ہورہی تھیں۔۔آہ یوول۔۔پاگل لڑکے۔۔

"بھائی۔۔آپ اور یوول کتنا خیال کرتے ہیں میرا۔۔اب میں آپ لوگوں کا احسان کیسے اتارونگی۔۔؟" نظر نے اسکی بات سُن کر بمشکل خُشک پڑتے لبوں پر زبان پھیری تھی۔پھر زبردستی مسکرایا۔۔ساتھ ہی محتاط نگاہ دروازے پر بھی ڈالی۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا مجھے لِیڈ ایکٹریس کا رول ملے گا؟" کچھ دیر بعد اس نے پوچھا۔اسے اُمید تو نہیں تھی لیکن پھر بھی پوچھنے میں کیا ہرج تھا بھلا۔۔ نظر نے لمحے بھر کو گہرا سانس لے کر اس سے نگاہیں چُرائی تھیں۔

"میں نے۔۔کوشش کی تھی لیکن۔۔"

"کوئی بات نہیں، بھائی۔۔ آپ نے میرے لیے اتنا رِسک لیا ہے۔۔وہ ہی بہت ہے۔۔میں بہت اچھے سے۔۔ محنت کے ساتھ کام کرونگی۔۔مجھے بڑی اسکرین پر واپس آنا ہے۔۔" وہ نرمی سے کہہ کر اُٹھنے ہی لگی تھی کہ آفس کا دروازہ کُھلا اور وہاں سے رپورٹرز کی بھرمار کے ساتھ ایک نازک سی دوشیزہ اندر داخل ہوئی۔۔یہ نازک اور حسین دوشیزہ آجکل بڑی اسکرین پر موجود کئ ایکٹریسس میں سے ایک بڑا نام تھی۔روشنیوں تلے اسکا قیمتی اور مختصر لباس میں قید وجود دمک رہا تھا۔بالوں کو اسٹائیل کیے، مشہور میک اپ آرٹسٹ کے زیرِ نگرانی کیے گئے میک اپ میں وہ واقعتاً بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔لیکن یہ اسکی خوبصورتی نہیں تھی جس کے باعث سیلینہ اٹھتے اٹھتے بیٹھ گئ تھی۔۔یہ تو اسکے ساتھ، دائیں جانب۔۔اسکا ہینڈ بیگ ہاتھ میں لیے کھڑا یوول تھا۔۔جسے دیکھ کر وہ ساکت ہوگئ تھی۔۔اس نے اسی تیزی سے حیرت زدہ نگاہیں پھیر کر نظر کو دیکھا۔۔وہ سفید چہرہ لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔اس نے یوول کے بارے میں اس سے جھوٹ بولا تھا۔۔بس اسی لیے تاکہ اسکا دل مزید نہ خراب ہو۔۔لیکن غلط وقت پر۔۔سب غلط ہوتا محسوس ہورہا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

اس نے شکوہ کناں نگاہیں پھیر کر عمیرہ زاہد کی جانب دیکھا۔یوول انتہائی کنفیوژڈ ہوا اسکی شعلہ بار نگاہوں کو تک رہا تھا۔عمیرہ نے مسکرا کر اسکی جانب دیکھا اور پھر نزاکت سے چلتی اسکے عین سامنے آبیٹھی۔۔ٹانگ پر ٹانگ جما کر اسے دیکھا۔۔

"نظر صاحب۔۔آپ نے اتنی اہم گیسٹ کی آمد پر کسی کو آگاہی دینا ضروری کیوں نہیں سمجھا۔۔؟ چچ چچ۔۔بہت غلط بات۔۔کیا ہوا اگر اس انڈسٹری میں آپکی گیسٹ کو کوئی پُوچھ نہیں رہا تو۔۔ہم ایکٹریس تو ایک دوسرے کا درد سمجھتی ہیں ناں۔۔!"اسکے بناوٹی لہجے اور خالی ہنسی پر سیلینہ کا رواں رواں کھول رہا تھا۔اس نے ایک گھائل نگاہ اپنے دونوں مخلصین پر ڈالی اور ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھ گئی۔۔یوول نے بمشکل رپورٹرز کو باہر دھکیل کر دروازہ بند کردیا تھا۔۔

"سعید نواز کے ساتھ کام کرنے پر بہت مبارک ہو آپکو۔۔"اس نے کہا تو نظر اور یوول کو اپنے چہرے سفید پڑتے محسوس ہوئے۔۔لمحے بھر کو چہرہ تو عمیرہ کا بھی سفید ہوا تھا۔۔سب جانتے تھے کہ سعید نواز کے ساتھ کام کرنے کے لیے ایکٹریس کو ہر قسم کے نامناسب کام کرنے پڑتے تھے۔اس آفر تک پہنچنے کے لیے اپنی نسوانیت تک بیچنی پڑتی تھی۔۔

"مجھے ان کے ساتھ کام کرنے پر فخر ہے۔۔انڈسٹری میں سرکولیٹ کرتے ہوئےڈرٹی جوکس کا سہارا تو بہت پُرانی ٹِرک ہے۔۔لیکن اوہ۔۔"وہ لمحے بھر کو ٹھہری۔۔آنکھوں میں ہتک سی اُتر آئی۔۔"تم تو ایک سال تک اس انڈسٹری سے کٹ کر رہی ہو۔۔یقیناً یہاں کے بدلتے اطوار کو سیکھنے کے لیے تھوڑا وقت درکار ہوگا تمہیں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایکٹریس پھر ایکٹریس ہی ہوتی ہیں۔۔سیلینہ کی آنکھوں میں تکلیف سے دھواں سا بھرنے لگا تھا۔اس نے اس ایک سال میں بہت اذیت سہی تھی۔۔

"انڈسٹری میں سرکولیٹ کرتے ڈرٹی جوکس پرانے تو ہوسکتے ہیں۔۔لیکن وہ کبھی جھوٹ نہیں ہوسکتے۔۔"عمیرہ بغیر اثر لیے اسکے دہکتے وجود کو تکتی رہی۔۔

"کامیابی کے زینے کیسے چڑھے جائیں۔۔یہ کوئی نہیں پوچھتا۔کامیابی حاصل کرنے کے بعد لوگ صرف چہرے اٹھا کر اوپر موجود شخص کی بُلندی کو سراہ رہے ہوتے ہیں۔۔میں ایک کامیاب ایکٹریس ہوں۔۔اور میرے زینوں کی جانب کسی کی توجہ نہیں ہے۔۔"

مسکراہٹ عنقا ہوگئ تھی۔۔عمیرہ کی آنکھیں سپاٹ تھیں۔۔اس نے صوفے سے اپنا پرس جھپٹا اور اگلے ہی پل اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"اور مان لو، سیلینہ مظہر۔۔کے تم۔۔ایک ناکام ایکٹریس ہو۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے گلابی پڑتی آنکھوں سے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔ایک زہر آلود نگاہ نظر پر ڈال کر وہ آگے بڑھ آئی۔۔پھر لمحے بھر کو ٹھہری۔۔پلٹ کر مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔۔

"عمیرہ زاہد۔۔میں ایک ناکام ایکٹریس ہونا تو قبول کرسکتی ہوں۔۔لیکن میں اپنے جسم کا سودا کرنے والی بے غیرت ایکٹریس بننا کبھی گوارہ نہیں کرسکتی۔۔آپکو آپکی کامیابی مبارک ہو۔۔"

عمیرہ کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔وہ ایک لمحے کے لیے بھی رُکے بغیر آگے بڑھ آئی تھی۔اس نے پبلک لِفٹ کو ایک نظر دیکھا اور پھر دانت پیس کر، گیلی آنکھیں لیے زینوں کی جانب بڑھ گئ۔۔

لِفٹ کُھلتے ہی رپورٹرز کا ٹولہ یقیناً اسکا انتظار کررہا ہوگا۔اسکے پاس آفیشل لفٹ میں داخل ہونے کا کارڈ نہیں تھا۔وہ مزید ان لوگوں کے سامنے اپنا تماشہ نہیں بنا سکتی تھی۔اسے اب زینوں سے ہی اتر کر جانا تھا۔۔

کچھ لمحات قبل۔۔

اس نے کار پارکنگ ایریا میں پارک کی اور پھر کئی لمحے گاڑی کے اندر ہی بیٹھا رہا۔اسکے ماتھے پر کئی بَل تھے اور نقوش انتہائی اُکھڑے اُکھڑے تھے۔جیسے اسکا مُوڈ سخت خراب ہو۔اگلے ہی پل گہرا سانس لیے وہ باہر نکل آیا۔۔دروازہ بند کیا۔۔اور جونہی پلٹا، سیاہ لباس میں سیلینہ کو نزاکت سے چلتا دیکھ کر ٹھہر سا گیا۔۔وہ اس ایجنسی میں کافی عرصے سے کام کررہا تھا لیکن اس نے اس سارے عرصے میں سیلینہ کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔وہ پہلے ٹی وی پر نظر آتی تھی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ جیسے وہ غائب ہوگئ تھی۔۔خیر۔۔اسے وہ کبھی اچھی نہیں لگی تھی۔۔ ایکٹریس اور ان کے پلاسٹک انداز۔۔!

وہ سر جھٹکتا آگے بڑھ آیا۔۔تھری پیس سیاہ سُوٹ میں، سیاہ ہی ٹائی لگائے، بالوں کو جیل سے پیچھے جمائے۔۔وہ ایک خوش شکل، دراز قد جوان تھا۔کان میں لگے بلیو ٹوتھ اور کسرتی جسم سے اسکے کام کا اندازہ ہوتا تھا۔۔وہ اس ایجنسی میں موجود ایک ایکٹریس کا باڈی گارڈ تھا۔۔پرسنل گارڈ۔۔

ایسے پرسنل باڈی گارڈز رکھنے کی ضرورت اکثر پیش تو نہیں آتی تھی لیکن بعض دفعہ ایکٹریس کی جان کو خطرہ لاحق ہوا کرتا تھا۔شہرت بڑھ جائے تو دُشمن دُگنے ہوجایا کرتے ہیں۔۔جونہی کوئی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایکٹریس شہرت کی بلندیوں کو چھونے لگتی تو اسکے گارڈز بڑھا دیے جاتے۔۔ یہ ایجنسی کا اُصول تھا۔۔اور اسی اُصول کے تحت وہ باڈی گارڈز کو پرسنل ٹرین کیا کرتی تھی۔اگر ایکٹریس کی حفاظت یقینی بنائ جاتی تو انڈسٹری میں پھلنے پھولنے کے مواقع کئ زیادہ ہوتے۔۔وہ بھی اسی ایجنسی سے ٹرینڈ ہوا ایک باڈی گارڈ تھا۔۔اسے اپنا کام عزیز تھا۔۔لیکن فی الحال اسکے کام نے اسکی زندگی اجیرن کردی تھی۔۔

اس نے نگاہوں پر سیاہ چشمہ چڑھایا اور پھر آگے بڑھ آیا۔پبلک لفٹ میں بُرے موڈ کے ساتھ داخل ہوتی سیلینہ کو اس نے بالکل خاموش نگاہوں سے دیکھا تھا۔ایک لفٹ میں سوار ہونے سے ہی اسکی حیثیت کا پتہ چل رہا تھا۔۔ایجنسیز بھی بعض دفعہ کتنی ظالم ہوجاتی ہیں۔۔اس نے گہرا سانس لیا اور داخلی ہال کے بعد سفید ٹائلز والی راہداری میں چلا آیا۔۔اس راہداری میں کئ آفسس کے دروازے بند تھے۔وہ ایک جانے پہچانے آفس کی جانب بڑھ آیا۔۔پھر گہرا سانس لے کر ہاتھ اسکے ناب پر رکھا۔۔

"بس۔۔یہ آخری دفعہ ہوگا۔۔"اگلے ہی پل اب وہ دروازہ کھولے اندر داخل ہورہا تھا۔سربراہی کُرسی پر جولیا بیٹھی، ساتھ کھڑی سیکریٹری کو آج کے شیڈول کے حساب سے آگاہ کررہی تھی۔ اسے اندر داخل ہوتا دیکھ کر لمحے بھر کو ٹھٹکی۔۔پھر شہناز کو اشارہ کیا تو وہ مؤدب سی گردن جھکائے باہر نکل گئ۔۔وہ دروازے سے آگے بڑھ آیا تھا۔

"بیٹھو۔۔"جُولیا نے مسکرا کر پیش کش کی تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔۔بے تاثر۔۔باڈی گارڈز کا خاصہ۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

"یہ میرا ریزگنیشن لیٹر ہے۔۔"اس نے کوٹ پر ایک ہاتھ ادب سے رکھا اور پھر ہلکا سا جُھک کر سفید لفافے میں قید اپنا الوداعی لیٹر رکھا۔۔جُولیا کی آنکھیں لمحے بھر کو حیرت سے کھلی تھیں۔۔

"واٹ۔۔؟ تم میرے باڈی گارڈ ہو۔۔ہمارے درمیان طے ہوئے کانٹریکٹ کی میعاد ختم ہونے سے قبل تم ریزائن نہیں کرسکتے۔۔"اس نے ٹھنڈی آنکھوں سے اسکا چہرہ دیکھا۔۔آنکھوں پر سیاہ چشمہ چڑھا ہونے کے باعث وہ اسکی آنکھیں پڑھنے سے قاصر تھی۔۔

"میعاد کل رات ختم ہوچکی ہے۔۔"

"تو ہم اس کانٹریکٹ کو ری نیو کرسکتے ہیں۔۔"

"مجھے ایسا کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔"اسکی آواز بالکل ہموار تھی۔۔غصے اور بے ادبی سے خالی۔۔جُولیا نے طیش سے ہاتھ میں پکڑی فائل سامنے رکھے ٹیبل پر پھینکی۔۔کئی پیپرز فائل سے ٹکرا کر اسکے سیاہ جوتوں کے پاس آگرے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اپنی آنکھوں سے یہ بلڈی چشمہ اتار کر بات کیا کرو مجھ سے۔۔"اس نے ہاتھ اونچا کیا اور چشمہ اتار لیا۔بے تاثر سی سُرمئ آنکھیں واضح ہوئیں۔۔

"میں تمہارے ہر مطالبے کو ماننے کے لیے تیار ہوں۔۔لگژریز اپارٹمنٹ، نیو ماڈل کی گاڑی، بہتر لائف اسٹائل اور ایک مستحکم تنخواہ۔۔میں سب کچھ ری نیو کرسکتی ہوں۔۔میں تمہاری زندگی بدل سکتی ہوں۔تم ایسے مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتے۔۔"وہ کھول کر بولی تو اس نے پہلی دفعہ سُرمئ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آنکھوں سے اسے دیکھا۔وہ آنکھیں اتنی خاموش تھیں کہ جُولیا لمحے بھر کو چُپ سی ہوگئ۔شاید اس نے اسکا چشمہ اتروا کر غلطی کرلی تھی۔۔

"مجھے آپکی کسی آفر میں کوئ دلچسپی نہیں ہے، میڈم۔۔"

"یاسر عالم۔۔!"اس نے بہت ضبط سے اسکا نام لیا تھا۔

"میں حفاظت کا کام کرسکتا ہوں۔آپکے لیے پارٹ ٹائم لذت کا سامان نہیں کرسکتا۔کانٹریکٹ کے ایتھکل آرٹیکل کے تحت میں۔۔یا۔۔آپ۔۔بغیر کسی حفاظتی وجہ کے ایک دوسرے کو ہاتھ نہیں لگاسکتے۔لیکن آپ نے اس اصول کی پابندی نہیں کی۔آپ نے مجھے بغیر کسی وجہ کے اپنے اپارٹمنٹ میں بلایا اور اس سے بھی بڑھ کر۔۔آپ نے درمیان میں کھینچے گئے بزنس فاصلے کو بھی عبور کرنے سے دریغ نہیں کیا۔میں مزید آپ کے ساتھ کام نہیں کرسکتا۔۔"

ایک لمحے کے لیے سارے آفس میں سناٹا چھا گیا تھا۔جُولیا کو اسکے جواز پر جیسے یقین نہیں آرہا تھا۔وہ۔۔ایک اعلیٰ پائے کی اداکارہ۔۔جس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے لوگ کئ گھنٹوں تک قطار میں لگے رہتے تھے۔۔وہ اسے یہ موقع فراہم کررہی تھی لیکن سامنے کھڑا یہ جوان ایسے موقع کو گنوا رہا تھا۔اب جب کہ وہ اسے دوسرے لفظوں میں "ریجیکٹ" کررہا تھا تو وہ اسے اور شدت سے اچھا لگنے لگا تھا۔اس اُکھڑے انداز اور پرکشش نقوش کے لیے ہی تو اتنا نیچے گر رہی تھی۔۔

"تم جانتے بھی ہو کہ کیا کہہ رہے ہو۔۔؟" اسکی آنکھیں ہتک سے جیسے سُرخ ہوگئ تھیں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میں دوبارہ وہ سب دوہرا کر آپکو مزید شرمندہ نہیں کرنا چاہتا۔آپ کسی اور کو اپنا باڈی گارڈ رکھ سکتی ہیں۔"

"تم۔۔تم ایسے چھوڑ کر نہیں جاسکتے۔۔میں اگر تمہاری زندگی بنا سکتی ہوں تو اسے تباہ بھی کرسکتی ہوں۔۔"اس نے جُولیا کو اب کہ واضح حیرت سے دیکھا تھا۔

"گو اہیڈ۔۔"

"تمہاری حیثیت اس انڈسٹری میں ایک پھوٹی کوڑی کے برابر بھی نہیں رہنے دونگی میں، یاسر۔میں تم پر

الزامات عائد کرونگی۔۔میں تم پر جنسی ہراسمنٹ کا کیس فائل کرونگی۔۔میرے مداح رات کے اندھیرے میں تمہارے گھر پر پتھروں کی بارش کردینگے اور تمہیں میرے پاس۔۔اس سب کے بعد۔۔آنا پڑے گا۔۔"وہ خوفناک تھی۔۔یاسر کو اسکا اندازہ تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"گو اہیڈ۔۔"اسکے دونوں ہاتھ مؤدب سے انداز میں آگے بندھے ہوئے تھے۔جُولیا کی تقریر کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا جیسے۔۔

"کیا ثبوت ہے تمہارے پاس اپنے الزامات سچ ثابت کرنے کا۔۔؟"کچھ پل بعد وہ جیسے واقعی جاننا چاہتی تھی۔

"آپ نے مجھے۔۔

Assault

کیا ہے، میڈم۔ثبوت کی بات میرے سامنے مت کریں۔آپ کے اپارٹمنٹ اور آفس کے کیمرے کون کنٹرول کرتا ہے کیا میں آپکو بتاؤں۔۔۔؟"

"فوٹیجز میں ڈیلیٹ کرواچکی ہوں۔۔"اور یہ پہلی دفعہ تھا۔۔جب وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔جُولیا نے اسکو بہت کم مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔۔

"آپکی ڈیلیٹڈ فوٹیجز میرے پاس موجود ہیں۔اگر میرے چارم سے متاثر ہوئے بغیر آپ کانٹریکٹ کی شق نمبر سات کو دھیان سے پڑھتیں تو شاید مجھے آپکو بتانا نہیں پڑتا۔۔کہ باڈی گارڈز کے پاس حفاظتی اقدامات کے لیے ڈلیٹڈ فوٹیجز کا رکھنا جائز ہوتا ہے۔آپ مجھ پر۔۔کسی بھی کورٹ میں۔۔ کسی بھی قسم کے چارجز فائل کرنے کا۔۔کوئی حق نہیں رکھتیں۔۔"وہ آہستگی سے پلٹا تھا۔جُولیا نے کُھلے منہ کے ساتھ اسکی پُشت کو دیکھا۔پھر دانت پیس کر وہ اس پر چلائی۔۔

"میں تمہیں تباہ کردونگی۔۔ میں تمہیں مسخ کردونگی۔۔!"دروازے تک پہنچ کر اس نے ایک پل کے لیے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جاتے جاتے ایک لیگل ایڈوائس دینا میرا فرض ہے۔۔"وہ آگے بڑھا اور پھر صوفے کی پُشت پر رکھا اپنا اسکارف اٹھایا۔وہ سیاہ رنگ کا ریشمی مفلر تھا، جو اس نے ٹھنڈ کی وجہ سے جُولیا کو دیا تھا۔

"اس دفعہ۔۔باڈی گارڈ اپنے باپ کی عُمر کا اپائنٹ کیجیے گا۔نہیں تو وہ دن دور نہیں جب کوئی بھی گارڈ آپ کے ساتھ کام کرنے پر راضی نہیں ہوگا۔۔اور ہاں۔۔"وہ دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے، دہکتی آنکھوں سے اسے تک رہی تھی۔۔"مرد کو اپنی خوبصورتیوں سے کبھی اُکسانا نہیں چاہیے۔وہ کب انسان سے بھیڑیا بن جائے۔۔آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے اس بات کا۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"رکھو۔۔یہ مفلر یہیں رکھ دو۔۔"وہ اس پر چلائی تھی۔۔اس نے چہرہ جھکا کر اپنے اسکارف کو دیکھا۔۔

"کیا آپ کو کسی نے بتایا نہیں کہ دوسروں کی چیزوں کو ان کی پرمیشن کے بغیر نہیں رکھا کرتے۔۔؟" ایک آخری اچٹتی نگاہ اس پر ڈالی اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔مفلر اسکے ہاتھ میں اب تک تھا اور دماغ کافی حد گھوما ہوا تھا۔۔پیچھے آفس سے کوئی بھاری شے زمین پر آ لگنے کی آواز آئی تھی۔جُولیا کی سیکریٹری تیزی سے اندر بھاگی تھی۔وہ آگے بڑھ آیا۔۔اسکا کام ہو گیا تھا۔۔

وہ زینوں سے اترتے اترتے تھک گئ تھی۔۔آخری زینوں تک اسکی ٹانگیں کانپنے لگی تھیں۔کچھ دیر پُھولے سانس کو بحال کرنے کے لیے وہ زینوں پر ہی بیٹھ گئ۔۔یکایک اسکا موبائل پیغام کی ٹون کے ساتھ بجا تو اس نے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکی چمکتی اسکرین نگاہوں کے سامنے کی۔۔

اگلے ہی پل اسکی آنکھیں پھیل گئ تھیں۔۔اپنے اکاؤنٹ سے ہوئی ساٹھ ہزار کی تازہ ٹرانزیکشن دیکھ کر اسکا دماغ بھک سے اُڑا تھا۔۔اگلے ہی پل اس نے دانت پیس کر فون پر نمبر ڈائل کیا اور اسے کان سے لگایا۔۔

"یہ کیا ہے، ماں۔۔؟ ساٹھ ہزار۔۔!آپکو کیا ضرورت پڑ گئ اتنے پیسوں کی۔۔؟" دوسری جانب جیسے اسکا سوال سن کر سامع نے تلخی سے فون کو دیکھا تھا۔۔

"میں نے ایک بیگ لیا ہے۔۔عمیرہ زاہد کی ماں کے پاس بھی یہ لمیٹڈ ایڈیشن ہے۔۔ اگر اس نے لیا ہے تو مجھے بھی لینا چاہیے ناں۔۔لوگ کیا کہیں گے کہ بیٹی کے فلاپ ہوتے ہی ماں نے بازاروں کے بیگز پر گزارہ کرنا شروع کردیا ہے۔۔یہ سب میں تمہارے لیے ہی کررہی ہوں، بیٹا۔۔"اس کا دل کیا زور سے ان پر چلائے۔۔ادھر اسکے پاس اپنے اپارٹمنٹ کا کرایہ دینے کے پیسے پورے نہیں ہورہے تھے۔۔اور ادھر اسکی ماں کو

aristocrat

بننے سے فرصت نہیں تھی۔۔

وہ بے بسی سے فون کو لمحے بھر کے لیے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔یہ سب کیا ہورہا تھا آخر۔۔سب لوگ آخر اسکا دل رکھنے کے لیے۔۔اسے ہی کیوں کنگال کررہے تھے۔۔پہلے نظر امجد۔۔پھر اسکی ماں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپکو اندازہ بھی ہے کہ وہ ساٹھ ہزار ابھی میرے لیے کس قدر اہم ہیں۔۔!آپ اتنی لاپرواہ کیسے ہوسکتی ہیں اپنی بیٹی کے مسائل سے۔۔؟" وہ ان پر چیخی تھی۔۔

"ایک بیگ لینے سے تم غریب نہیں ہوجاؤ گی۔۔"وہ بھی جواباً اتنی ہی تلخی سے پھنکاری۔۔سیلینہ کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہورہا تھا۔۔

"آپکے پاس ایسے قیمتی بیگز کی بھرمار ہے، ماں۔میں نے آپکو سب کچھ لے کر دیا ہے۔۔"

"ایک سال سے تم نے مجھ پر اپنا ہاتھ جیسے تنگ رکھا ہوا ہے۔۔وہ میں جانتی ہوں۔۔میرا دم گھٹتا ہے گنے چنے پیسے لے کر تم سے۔۔آخر کب ختم ہوگا تمہارا یہ فلاپ ایکٹریس کا ڈرامہ۔۔۔؟"

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسے لگا جیسے اسکا دل ڈوب رہا ہے۔وہ چند پل کچھ نہ بولی تھی۔۔

"اب آپ۔۔میرے اکاؤنٹ سے کوئی پیسے نہیں نکالیں گی۔۔یہ میری وارننگ ہے آپکو۔۔"وہ سختی سے کہہ کر جیسے ہی اٹھی تو دوسری جانب سناٹا چھا گیا۔۔

"سمجھ گئیں۔؟"

"بس آخری دفعہ مجھے پچاس ہزار دے دو۔۔"اسکا دماغ ایک بار پھر بھک سے اُڑا تھا۔اس نے بے یقینی سے فون کو دیکھا۔۔

"آپ پاگل تو نہیں ہوگئی ہیں کہیں۔۔؟"

"سیلین۔۔ماں کی مجبوری سمجھو بیٹا۔۔"

"پہلے بتائیں۔۔آپکو یہ پیسے کیوں چاہیے۔۔؟" اس نے کمال ضبط سے پوچھا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ۔۔تم ناراض نہیں ہونا۔۔"

"پہلے بتائیں۔۔"

"مجھے کسینو میں وہ پیسے لوٹانے ہیں۔۔"زینے جیسے اسکے سر پر آگرے تھے۔کسینو۔۔!اسکی ماں پھر سے گیمبلنگ (جوا) کھیلنے لگی تھی! وہ جیسے کچھ بولنے کی قابل ہی نہیں رہی تھی۔۔

"ماں۔۔آپ۔۔!"اسے سمجھ نہیں آیا کہ کیا کہنا چاہیے۔۔

"میں ادھر کام کے لیے در در بھٹک رہی ہوں، ماں۔لوگوں کی کڑوی کسیلی باتیں سن رہی ہوں تاکہ آپکو کسی چیز کی کمی نہ ہونے دوں۔۔اور آپ۔۔یہ آپ کیا کررہی ہیں میرے ساتھ۔۔؟ کوئی

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission

پیسہ نہیں ملے گا آپکو اب۔۔ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں۔۔"اس نے اگلے ہی پل فون کان سے ہٹایا اور لرزتے قدموں سے آگے بڑھ آئی۔اسکا رنگ سفید ہورہا تھا۔دروازہ کھول کر اس نے جیسے ہی باہر قدم رکھا تو رپورٹرز کا ایک جمِ غفیر اس پر جھپٹا۔۔لائٹس۔۔سوالات۔۔ماں کی بے حسی۔۔ یوول اور نظر امجد کی حرکت۔۔عمیرہ زاہد کے زہر اُگلتے طنز۔۔سب کچھ اس پر جیسے ایک ساتھ وارد ہوا تھا۔۔

"آپ کا اسکینڈل اب تک خبروں میں کیوں گردش کررہا ہے۔۔؟کیا آپ اب بھی زبیر اینڈ سنز کے چھوٹے بیٹے کے ساتھ ریلیشن شپ میں ہیں۔۔؟"

"کیا آپ کے بارے میں تمام الیگیشنز درست ہیں۔۔؟"

"کیا یہ سچ ہے کہ آپ کورٹ کے سمن کرنے پر بھی حاضر نہیں ہوئی تھیں۔۔؟"

"کیا آپ واقعی ڈرگز کی ٹریفکنگ میں زبیر حسن کے بیٹے کے ساتھ ملوث رہی تھیں۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کچھ کہیں پلیز۔۔"رپورٹرز کا ایک ہجوم تھا جو اسکے آس پاس ابل رہا تھا۔اسکا سانس رکنے لگا تھا۔ کوئی گارڈ اسکی حفاظت کے لیے موجود نہیں تھا۔اسکے پاس گارڈ ہائیر کرنے کے پیسے نہیں تھے۔ رپورٹرز اسے چُھو رہے تھے۔۔نازیبا سوالات کررہے تھے۔۔وہ سفید پڑتے چہرے کے ساتھ درمیان سے نکلنے کی کوشش کررہی تھی لیکن ہر کوشش ندارد۔۔وہ بہت زیادہ تھے۔۔اور سیلین اکیلی تھی۔۔کیا یہی ہوتا ہے فلاپ ایکٹریس کا

مقدر؟ نازیبا سوالات اور ذومعنی نظریں۔۔

یکایک کوئی اس جمِ غفیر کو تیر کی طرح چِیرتا ہوا آگے بڑھا۔اس نے اپنے ہاتھ پھیلا کر سیلینہ کے آس پاس رکھے۔۔سب رپورٹرز اسکی آمد پر یکدم ہی پیچھے ہوئے تھے۔۔وہ سُرمئ آنکھوں والا، دراز قد، باڈی گارڈ تھا۔اسکے بازوؤں میں اتنی طاقت تھی کہ وہ کئ لوگوں کو ایک ساتھ پرے دھکیل سکتا تھا۔۔اور اس نے یہی کیا تھا۔

"فاصلہ رکھ کر بات کریں۔۔"اس کی جھاڑ پر رپورٹرز شرمندگی سے پیچھے ہوئے تھے۔سیلینہ اس نئے چہرے کو حیرت سے تک رہی تھی۔سُرمئ آنکھوں والا اسکی جانب گھوما۔۔

"کیا آپ بات کریں گی۔۔؟" سرگوشی میں اس سے پوچھا۔۔سیلینہ نے صرف اپنا سر نفی میں ہلایا تھا۔یہ اشارہ یاسر کے لیے کافی تھا۔اس نے تیزی سے رپورٹرز کو پرے دھکیلا۔۔کئ ایک دوسرے سے ٹکرا کر زمین پر جاگرے۔

"آپ کون ہیں سیلینہ کے۔۔؟" کسی رپورٹر نے ہانک لگائ تو اس نے سپاٹ آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"باڈی گارڈ۔۔"

اور پھر اسی تیزی کے ساتھ سیلینہ کو لیے ایجنسی کے داخلی ہال سے باہر لیے آگے بڑھ آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ دروازہ اپنے پیچھے بند کرتا ہوا باہر نکل آیا تھا۔آفس سے بھاری شے زمین پر مارے جانے کی آواز باہر تک سنائی دی تھی۔جُولیا کی سیکریٹری نے اندر بھاگتے ہوئے اس پر ایک افسردہ نگاہ ڈالی تھی۔جُولیا کا یہ لیا دیا سا باڈی گارڈ اسے شروع دن سے ہی نہیں پسند تھا۔

وہ ہاتھ میں مفلر لیے، آگے بڑھ آیا تھا۔ہال کے ایک جانب لفٹس کے سامنے رپورٹرز کا جمِ غفیر موجود تھا۔وہ سب یقیناً ایک سال کے بعد، سیلینہ کی اچانک آمد پر خاصے چونکے ہوئے تھے۔اور یہ تو طے تھا کہ اب وہ اس سے سوالات پوچھے بغیر ٹلنے والے نہیں تھے۔

یاسر کی خاموش نگاہیں لِفٹ سے زینوں کے دروازے تک پھسلیں۔وہ یقیناً لِفٹ سے نہیں اُترے گی۔ابھی اس نے چند قدم آگے بڑھائے ہی تھے کہ زینوں کا دروازہ کُھلا اور سیلینہ سفید چہرے کے ساتھ باہر نکلی۔لِفٹ کے سامنے ایستادہ جمِ غفیر اسکی جانب تیزی سے لپکا تھا۔۔

وہ نظر انداز کر کے آگے بڑھنا چاہتا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے ہاتھ میں قید مفلر کو پوری طرح سے مٹھی میں جکڑے رکھا تھا۔یہ اسکا مسئلہ نہیں تھا۔ رپورٹرز کے سوالات اسکی سماعت میں اُترے۔۔وہ اور سیلینہ کے ارد گرد موجود رپورٹرز کا جمِ غفیر ایک ساتھ ہی داخلی دروازے کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔اس نے ایک نظر رپورٹرز کے درمیان برف چہرے کے ساتھ کھڑی، بچتی بچاتی سیلینہ کو دیکھا۔۔اور بس۔۔

سامنے کی جانب بڑھتے اسکے قدم اگلے ہی پل اس ہجوم کی جانب گُھومے۔ہجوم کو پرے دھکیل کر وہ تیزی سے اسکی جانب بڑھا۔۔باقی کا کام آسان تھا۔۔یہ کام اسکا معمول تھا۔۔اسے لوگوں کو پرے دھکیلنے میں مہارت حاصل تھی۔ لیکن وہ ایک دفعہ سیلینہ سے پوچھنا چاہتا تھا۔۔اگر وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رپورٹرز کے سوالات کا جواب دینا چاہتی تھی تو وہ اسکے لیے راہ ہموار کر سکتا تھا۔۔لیکن وہ بہت سٹپٹائی ہوئی لگ رہی تھی۔۔میک اپ کی چڑھی تہہ تلے اسے سیلینہ کا چہرہ حد درجہ مُردہ محسوس ہوا تھا۔اس مُردہ چہرے کو دیکھ کر اسے لمحے بھر کے لیے کچھ بہت شدت سے یاد آیا تھا۔اور اس یاد کے لپکتے ہی، اسکے ہاتھوں میں مزید تیزی آگئی تھی۔

اس نے کئی رپورٹرز کو راستے سے ہٹایا اور اسکے لیے راستہ بناتا ہوا، اسے اپنی کار تک لے کر آیا۔ رپورٹرز اسکی کار کے دروازے تک سوالات کر رہے تھے۔اس نے پچھلا دروازہ کھولا اور سیلینہ کو اندر بٹھایا۔۔پھر فرنٹ سیٹ سنبھال کر اگلے ہی پل گاڑی تیزی سے باہر نکال لایا۔۔

"یہ سب کیا تھا نظر بھائی؟" عُمیرہ کو بمشکل قابو کر کے اس نے ریسٹ روم میں جانے کے لیے راضی کیا اور پھر تیزی سے نظر کی جانب گھوما۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ نے اس سے میرے بارے میں جھوٹ کیوں بولا، بھائی؟" یوول یکدم ہی بہت پریشان نظر آنے لگا تھا۔وہ ستائیس سالہ خُوش شکل جوان تھا۔اسے واقعتاً سیلینہ سے بہت لگاؤ تھا لیکن یہ بھی سچ تھا کہ وہ اپنا کام چھوڑ کر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔اگر وہ بیٹھ جاتا تو کھاتا کہاں سے۔۔؟ پچھلے سال کے عرصے میں کئی دفعہ اس نے بہت سے لکھاریوں کو سیلینہ کے لِیڈ رول کے لیے راضی کرنے کی کوششیں کی تھیں۔وہ انہیں نظر کے آفس تک لانے میں بھی کامیاب ہوگیا تھا۔لیکن جب وہ سیلینہ کا نام سنتے تو ان کے نقوش یکدم ہی سیاہ پڑ جایا کرتے تھے۔وہ یوں بدکتے گویا کسی زہریلے جانور نے انہیں ڈنک مار دیا ہو۔شروع شروع میں وہ خود بھی اسکے حالات سے کافی فرسٹریٹ رہا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھا۔۔لیکن جب اس نے اپنی سی کوششیں کر کے بھی پھل نہیں دیکھا۔۔تو پھر وہ یہ سب ترک کر کے اپنے کام کی جانب متوجہ ہو گیا۔

لیکن ابھی جو نظر امجد نے جھوٹ بولا تھا۔۔وہ بھی اسکی بابت۔۔اسکی اجازت کے بغیر۔۔اس پر اسے بہت افسوس ہوا تھا۔۔

"آپکو اندازہ بھی ہے کہ وہ کتنی ہرٹ نظر آرہی تھی۔۔!"اسکی آواز میں دُکھ ابھر آیا تھا۔نظر نے بھاری دل کے ساتھ گہرا سانس لیا۔۔

"میں اسے مزید ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ہم سب اپنی اپنی جگہوں پر کام کررہے ہیں۔ہم اپنی زندگیوں میں آگے بڑھ رہے ہیں اور وہ کہیں بہت پیچھے رہ گئی ہے۔میں بس اس احساس کو مزید گہرا نہیں کرنا چاہتا تھا۔"یوول نے بے چین سی سانس خارج کی۔۔

"اور اب جو میس آپ نے کری ایٹ کیا ہے۔۔اسکا کیا کرنا ہے۔۔؟ سیلینہ آپکی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہے گی اب۔۔آپکی کیا۔۔بلکہ اب تو وہ میری شکل بھی نہیں دیکھے گی۔۔"اس نے سر دونوں ہاتھوں میں گرایا اور صوفے پر گر سا گیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہیں اسکرپٹ لے کر جانا ہے اسکے اپارٹمنٹ۔۔"چند پل کی خاموشی کے بعد نظر نے کھنکھار کر کہا تو یوول نے چونک کر چہرہ اٹھایا۔۔

کیا مطلب۔۔؟ یہ فَس کری ایٹ کرنے کے بعد آپ مجھے شیر کے بِل میں اکیلا بھیجنا چاہتے ہیں۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"شیر بِل میں نہیں رہتا، گدھے۔۔!" نظر نے نظریں چُراتے ہوئے اسے ٹوکا تھا۔

"وہ کہیں بھی رہتا ہو لیکن میں اسکرپٹ لے کر اکیلے اسکے اپارٹمنٹ نہیں جاؤنگا۔۔وہ میرا یقین نہیں کرے گی۔۔"

"تو کیا چاہتے ہو تم۔۔؟" نظر کو اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہورہا تھا۔ڈائیریکٹر آف گلیمر انڈسٹری کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔۔سیلینہ کا غصہ۔۔اف۔۔گھبرا کر سر جھٹکا تھا اس نے۔۔

"آپ میرے ساتھ چل رہے ہیں اور یہ سب کلیئر کررہے ہیں۔آپ اسمارٹ بننے کی کوشش کرتے ہی کیوں ہیں جب آپ ہیں نہیں تو۔۔؟" آخر میں وہ جھنجھلا کر اٹھا تھا۔پھر اسکے اُڑے رنگ کی جانب دیکھے بغیر دروازہ ٹھاہ کی آواز کے ساتھ بند کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔سیلینہ اور یوول۔۔کسی دن اسے ہارٹ اٹیک دیں گے یقیناً۔۔!

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس شہری ہماہمی سے خاصہ دُور اِک گاؤں واقع تھا۔اسکے سر سبز لہلہاتے قطعوں پر بہت خوبصورت سن فلاورز کِھلے ہوئے تھے۔سُورج کی روشنی تلے ان کے رُخ خورشید کے چمکتے روپ کی جانب تھے۔سرسراتی ہوا تلے کئ ایکڑ پر پھیلی زمینوں کے درمیان۔۔بہت خوبصورت سا سفید گھر ایستادہ تھا۔۔چھوٹا سا، لکڑی کی باڑ کے پیچھے موجود۔۔سُورج مُکھی کے پھولوں کی روشنی تلے دمکتا ہوا۔۔سفید باڑ کا چھوٹا سا دروازہ ہوا سے جھول رہا تھا۔ذرا آگے گھاس کے قطعے پر اِک کار پارک تھی۔۔اور یہ سواری کسی کی آمد کا پتہ دیتی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

گھاس کا حصہ عبور کرتے ہی گھر کے دو لکڑی سے بنے زینے واضح تھے۔داخلی دروازہ بھاری لکڑی کا بنا تھا۔۔

اسے دھکیل کر اندر قدم رکھا جاتا تو لکڑی سے بنا وہ بنگلہ ٹھنڈا سا خاموش محسوس ہوتا۔۔

دائیں جانب بنے مہمان خانے میں دو نفوس براجمان تھے۔مہمان خانے کا نقشہ خاصہ آسان تھا۔۔ سفید بے داغ قیمتی صوفوں کے سامنے قد آور گلاس وال موجود تھی۔اس گلاس وال سے باہر موجود سر سبز باغ دور دور تک پھیلے ہوئے نظر آیا کرتے تھے۔یہ اس شاداب سے علاقے میں ایک ہی گھر تھا۔۔تنہا، سفید۔۔چھوٹا سا محل۔۔

اندر براجمان نفوس ایک دوسرے کے مقابل تھے۔۔خاموشی سے۔۔

"کیسے آنا ہوا۔۔؟" ایک جانب بیٹھے بزرگ سردار عالم نے پہلا استفسار کیا تھا۔ ان کے صحت مند سے رُخسار گلابی ہورہے تھے اور سر کے بالوں میں ایک بھی سیاہ بال موجود نہیں تھا۔لیکن اس بڑھتی عُمر نے بھی ان کے وقار میں کمی نہیں کی تھی۔وہ عمر کے اس حصے میں بھی وجیہہ دِکھ رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میرا بیٹا نظر نہیں آرہا، بابا۔۔کتنا عرصہ ہوگیا ہے میں نے اس سے بات نہیں کی ہے۔۔"سلطانہ نے نرمی سے کہا تھا۔باب کٹ بالوں کی چونچ اسکی صراحی دار گردن پر پڑی تھی۔ ان بالوں کا رنگ گہرا سُرخ تھا۔ایسے کہ وہ دھوپ میں سرخ محسوس ہوتے لیکن کم روشنی والی جگہوں میں ان کا رنگ گہرا کتھئ محسوس ہوتا تھا۔ڈیزائنر ڈریس زیب تن کیے۔۔نازک سراپے والی سلطانہ ناز اپنے وقت کی مایہ ناز اداکارہ رہ چکی تھی۔اور ایسا نہیں تھا کہ وہ اب بھی کہیں دب کر پیچھے رہ گئ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھی۔۔اپنی خوبصورتی، جِلد اور فگِر کا خیال رکھنے کی وجہ سے وہ آج تک اسکرین کی زینت تھی۔۔ اس کے لیے ترقی کے زینے اب تک ہموار تھے۔۔

"کام پر گیا ہوا ہے۔۔" سردار نے تحمل سے کہہ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

"ہمیشہ ایک ہی جواب دے کر آپ کو شرمندگی نہیں ہوتی، بابا۔۔؟" وہ مسکرا کر نرم لہجے میں پوچھ رہی تھی۔ سردار نے گہرا سانس لیا۔۔

"وہ تمہیں پسند نہیں کرتا، سلطانہ۔وہ تمہیں نہیں دیکھنا چاہتا۔نہ ہی تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔مجھے بھی ہمیشہ تمہیں ایک ہی جواب دے کر اچھا نہیں لگتا لیکن مجھے اپنے پوتے کا سکون زیادہ عزیز ہے۔"ان کی آواز میں نرمی کے ساتھ شفقت بھی تھی۔۔

"کیا کسی ایسے بیٹے کو دیکھا ہے آپ نے جو اپنی ہی ماں سے بد ظن ہو۔۔؟ ایسا نہیں ہوتا، بابا۔ آج یا کل بچہ ماضی کی تلخیوں کو بھول کر اپنی ماں کے پاس واپس آجاتا ہے۔لیکن میرا بچہ میرے پاس واپس نہیں آرہا۔ کہیں آپ۔۔اسے مجھ سے دور کرنے کی سازش تو نہیں کررہے۔۔؟" وہ اب تک مسکرا رہی تھی۔شہد لہجہ اور نپے تُلے جملے۔۔اس کی موجودگی کے باعث کمرے میں موجود ہر شے مرعوب سی محسوس ہورہی تھی۔وہ یاسر عالم کی ماں تھی۔۔خوبصورت سُرمئ آنکھوں والی۔۔

"بچے تب واپس آتے ہیں جب ان کے زخم بھر جائیں۔جب زخم تازہ رہیں تو وہ واپسی کے راستے بھول جاتے ہیں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

زخم کسے نہیں لگتے۔۔؟ لیکن اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ اپنی ماں کی شکل کو بھی دیکھنا گوارہ نہ "کیا جائے۔"

"تم اس سے یہ بات خود کیوں نہیں پوچھ لیتی۔۔؟" سردار عالم نے سو کی ایک بات کہی تھی۔

"وہ مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتا۔۔"اب کہ سلطانہ کے جبڑوں میں ہلکی سی سختی محسوس ہوئی تھی۔۔

"میں بھی بہت دفعہ اس سے تمہارے حوالے سے بات کرنے کی کوششیں کرچکا ہوں۔وہ مجھے ہر دفعہ ایک ہی جواب دیتا ہے۔۔"دادا ہم اس موضوع پر اب بات نہیں کریں گے۔۔"یاسر کے انداز میں کہہ کر سردار نے گویا سلطانہ کو حیران کردیا تھا۔کیا وہ اب تک اس سے نفرت کرتا تھا۔۔؟ اب تک۔۔!

چند پل وہ چہرہ جھکائے اپنے چائے کے کپ کو دیکھتی رہی۔اس میں موجود چائے کا رنگ ہلکا سبز تھا اور اوپر چند پتے کیمومائل کے ڈلے ہوئے تھے۔بے داغ پیالی کی اوپری سطح پر تیرتے۔۔سفید پھول۔۔

"جانتے ہیں، بابا۔۔ساری زندگی میں کیمومائل ٹی پیتی رہی۔اس چائے کی مجھے اتنی عادت ہوگئی ہے کہ اب تو کسی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دوسری چائے کے بارے میں سوچا بھی نہیں جاسکتا۔۔لیکن اسے یہ چائے کبھی پسند نہیں آئی۔۔" سردار عالم اسے شفقت سے تک رہے تھے۔سلطانہ نے سر اٹھایا تو آنکھیں ہلکی سی بھیگی ہوئی تھیں۔۔

"یاسر کو اس چائے کے ذائقے اور خوشبو۔۔دونوں سے الگ طرح کا بیر تھا۔وہ مجھ سے اکثر پوچھا کرتا تھا کہ میں اتنی بد ذائقہ چائے کیوں پیتی ہوں۔۔"وہ ٹھہری تو سفید گھر میں ہر جانب خاموشی سی پھیل گئی۔۔سردار جانتے تھے کہ اب وہ کیا کہنے والی تھی۔۔

"میں اسے اتنی چھوٹی سی عمر میں یہ نہیں بتا سکی بابا۔۔کہ یہ چائے ذہنی دباؤ کو کم اور اعصاب کو پرسکون رکھنے میں مدد دیتی ہے۔یہ چائے اسٹریس کو زائل کرتی ہے۔میں نے غلطی کی۔۔مجھے اسے بتادینا چاہیے تھا کہ اسکی ماں اسٹریسڈ ہے۔اب اگر میں اسے یہ بتاؤنگی تو وہ میری بات کا یقین نہیں کرے گا۔۔ایکٹریس کی زندگی میں اگر یہ کیمومائل چائے نہ ہو۔۔تو بعض دفعہ وہ زندہ نہیں رہ پاتی، بابا۔۔میری یہ آخری بات اسے بتادیجیے گا۔۔"چائے کا کپ آہستگی سے پرچ میں رکھ کر۔۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔سردار عالم اسے دُکھ بھری نظروں سے دیکھتے رہے۔۔وہ آگے بڑھتے بڑھتے۔۔لمحے بھر کو ٹھہر کر ان کی جانب مُڑی تھی۔۔

"اور اسے یہ بھی بتادیجیے گا۔۔کہ میرے پاس اسے بُلانے کے ہزاروں طریقے ہیں۔۔اور کچھ طریقے ایسے بھی ہیں۔۔کہ جن سے وہ کبھی رُخ نہیں پھیر سکے گا۔اسے ہمیشہ میرے پاس آنا پڑے گا۔۔"وہ کہہ کر تیزی سے داخلی دروازہ عبور کرتی باہر نکلتی چلی گئی تھی۔لکڑی کے فرش پر اسکی ہیلز کی باز گشت گونجتی رہی۔۔مہمان خانے میں سردار عالم تنہا رہ گئے تھے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہلکے سبز رنگ سے مزین چائے کی خوشبو ماند پڑ گی تھی اور رنگ اب زہر آلود سا معلوم ہونے لگا تھا۔۔

(   )

گاڑی رپورٹرز کی پہنچ سے نکل کر اب مرکزی شاہراہ پر دوڑ رہی تھی۔سیلینہ کا رنگ اب تک سفید تھا لیکن وہ خود کو کافی حد تک سنبھال چکی تھی۔یاسر کی نگاہیں سیدھ میں دیکھتے ہوئے سامنے سڑک پر مرکوز تھیں۔یکلخت ہی وہ اپنے کندھے پر کُھلی ہتھیلی دیکھ کر چونکا۔۔

"کیا۔۔؟"

"پیڈ دو۔۔اور ساتھ میں پین بھی دینا۔۔تمہیں آٹوگراف دوں اور پلیز زیادہ لمبی بات مت کرنا مجھ سے۔۔میں بہت برے موڈ میں ہوں۔"وہ ایک ہاتھ سے کنپٹی دباتے ہوئے، تھکن زدہ سا کہہ رہی تھی۔یاسر نے اسکا ہاتھ اپنے کندھے سے پیچھے کیا تو وہ چونکی۔۔

"کیا تمہیں میرا آٹوگراف نہیں چاہیے۔۔؟" وہ حیران ہوئی تھی۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں۔۔"

"تم میرے فین نہیں ہو۔۔؟" بیک ویو مرر میں اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے، سیلینہ نے متعجب سا استفسار کیا۔اس سے زیادہ یاسر کی برداشت نہیں تھی۔اس نے کار سڑک کے ایک جانب لگائی اور پھر سنجیدگی سے اسے مرر میں دیکھا۔۔

"ہرگز نہیں۔۔"

"پھر کیا ہو۔۔؟ اسٹالکر۔۔؟"

"اسٹالکر۔۔!"وہ حیران ہوا تھا۔۔

"فین نہیں ہو۔۔اسٹالکر نہیں ہو۔۔پھر کیا ہو۔۔؟ لور۔۔؟" اسکی آنکھیں یکدم ہی چمکی تھیں۔یاسر نے گہرا سانس لیا۔۔

"اتنی وائلڈ امیجنیشن رکھنے کے بعد ایکٹریس کیوں بنی ہیں آپ۔۔؟ رائٹر کیوں نہیں بن جاتیں۔۔؟" اسکا ٹھنڈا سا طنز سُن کر وہ بدمزہ ہو کر پیچھے ہو بیٹھی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں اپنی اگلی زندگی میں بھی کبھی رائٹر نہیں بنونگی۔۔انتہائی خود پسند اور گھٹیا لوگ ہوتے ہیں یہ رائٹرز۔۔"اسے پچھلے سال میں ہر لکھاری سے ریجیکٹ ہونے کے دُکھ اچانک سے یاد آگئے تھے۔۔

"اگر تم میرے لور ہو بھی تو میں تم سے ابھی شادی نہیں کرسکتی۔مجھے فی الحال اپنے کیریئر پر فوکس کرنا ہے۔ان چیزوں کے لیے وقت نہیں ہے میرے پاس۔"ہاتھ جھلا کر نزاکت سے کہا تھا۔

وہ اسے بیک مرر میں لمحے بھر کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ابھی اتنے برے دن نہیں آئے ہیں مجھ پر۔۔خیر میری گاڑی سے اتریں۔۔"

"کیا مطلب۔۔؟ تم مجھے میرے اپارٹمنٹ تک نہیں چھوڑ رہے۔۔؟" وہ پچھلی نشست پر بد کی تھی۔

"نہیں۔"

"کیوں۔۔؟"

"کیونکہ میں آپکا ملازم نہیں ہوں۔"

"پھر پہلے میری مدد کیوں کی تھی۔۔؟" اس نے خفگی سے پوچھا۔ساتھ ہی ہاتھ بھی باندھ لیے۔ اسکی برف سی رنگت اب کہ بحال ہورہی تھی۔

"کیونکہ وہ سب میری

Nerves

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

(اعصاب) پر آرہا تھا۔اگر آپ اپنے رپورٹرز کو جواب دے دیتیں تو مجھے یہ قدم نہیں اٹھانا پڑتا۔"

"جیسے مجھے تو الہام ہوا تھا کہ وہ سب تمہاری نروز پر آرہا ہے۔ہے ناں۔۔!"اس نے مسکرا کر کہا تو یاسر نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔پھر اگلا دروازہ کھول کر باہر نکلا۔آگے بڑھ کر اسکی جانب کا دروازہ کھولا۔۔سیلین کو تو اسکی حرکت پر یقین نہیں آرہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم مجھے یوں بیچ سڑک پر نہیں اتار سکتے۔بنیادی مینرز بھی نہیں ہیں کیا تم میں۔۔؟" وہ دن دہاڑے پیدل چل کر کیسے جائے گی اپنے بلاک تک۔ان ہائی ہیلز کے ساتھ سڑک پر چلنا عذاب تھا۔

"باہر نکلیں۔۔"اسکے سختی سے کہنے پر سیلینہ کے رخسار ہتک سے سرخ ہوئے تھے۔اسے چار و ناچار کار سے نکلنا ہی پڑا۔

"رپورٹرز اب تک چھٹ چکے ہوں گے۔ ہم ایجنسی سے زیادہ دور نہیں ہیں۔آپ واپس جائیں اور اپنی کار لے کر جہاں جانا چاہتی ہیں جائیں۔۔"

"میں کار نہیں لائی تھی ساتھ۔۔"اس نے سرعت سے جھوٹ بولا تو یاسر نے اسے "اچھا" والی نظروں سے دیکھا۔۔

"آپکی کار کی چابی آپکے پرس میں نہیں ہے۔۔مجھے یہ ثابت کرنے کے لیے صرف آپکا پرس یہاں سڑک پر الٹنا ہوگا۔۔منظور ہے۔۔؟"سیلین نے اسکی بات پر جلدی سے اپنا پرس پیچھے چھپایا تھا۔ پھر اسے خونخوار نگاہوں سے دیکھا۔وہ اب جھک کر ڈیش بورڈ سے کچھ اٹھا رہا تھا۔پھر اسکی جانب بے مروتی سے سیاہ مفلر بڑھایا۔۔

"یہ کس لیے ہے اب۔۔؟" وہ چیخ کر بولی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپکے۔۔کام آئے گا۔۔"اس کا اشارہ سمجھ کر سیلینہ کو یکلخت ہی اپنی کھلی پُشت کا احساس ہوا تھا۔ اس نے جلدی سے اپنے شہد رنگ بالوں کو پیچھے جھٹکا تو اگلے ہی پل کمر چُھپ گئ۔پھر ساتھ ہی ایک جھٹکے سے اسکے ہاتھ میں پکڑا مفلر کھینچا۔۔

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم نے میری مدد، میری خوبصورتی سے مرعوب ہو کر نہیں کی تھی۔۔"

"اتنی بھی کوئ خوبصورت نہیں ہیں آپ۔۔"کار میں بیٹھتے ہوئے اس نے صاف گوئ سے کہا تو وہ بھک سے اڑی۔پھر اسکی کھڑکی کے کھلے شیشے پر جھکی۔۔

"تم جانتے ہو تم نے کیا کہا ہے۔۔؟" اسکا دل کیا اپنا قیمتی پرس اسکے منہ پر دے مارے۔۔

"ایک نارمل لڑکی اگر اتنا ہی میک اپ کرے جتنا کہ آپ ایکٹریس کرتی ہیں۔۔تو وہ بھی ایسی لگ سکتی ہے۔۔"لمحے بھر کو سُرمئ آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ان میں ہلکی سی استھزاء مسکراہٹ تھی۔۔"خوبصورت آئ مین۔۔"سکون سے جملہ مکمل کیا اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی گاڑی زن سے آگے بڑھا لے گیا۔وہ چند پل تو گنگ سی کھڑی اپنی تازہ ہوئ بے عزتی پر غور کرتی رہی۔۔پھر اسکے پیچھے زور سے چلائ۔۔

"جاہل۔۔بدتمیز۔۔!"ساتھ ہی اس نے مفلر منہ پر لپیٹا، سن گلاسس آنکھوں پر چڑھائے اور ہیلز میں دکھتے پیروں کے ساتھ مخالف سمت کی جانب بڑھ آئ۔۔آج کا دن ہی منحوس تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگلی شام اسکے اپارٹمنٹ کا دروازہ بجا۔دروازہ کھولنے پر اس نے تلخی سے چہرہ موڑ لیا تھا۔سامنے اسکی ماں کھڑی تھی۔۔سیاہ چم چم کرتا لباس زیب تن کیے۔۔میک اپ کی اک گہری تہہ چہرے پر چڑھائے، کانوں میں ڈائمنڈز اور ہاتھوں میں قیمتی اسٹونز جڑا بریسلیٹ پہنے۔۔اس نے کوئی بات نہیں کی۔۔پیچھے ہٹ گئ۔۔وہ اپنے پیچھے دروازہ بند کرتی اسکے پیچھے تیزی سے آرہی تھی۔۔

"کیا پچاس ہزار کا بندوبست ہوگیا، سیلین ڈارلنگ۔۔؟" اس نے افسردہ نگاہوں سے اپنی ماں کا کِھلا سا چہرہ دیکھا تھا۔اسکے بے چین سراپے کے برعکس اسکی ماں خاصی فریش لگ رہی تھی۔۔گویا کِھلا ہوا گُلاب ہو۔۔

"کیا آپ کو مجھ پر ترس بھی نہیں آتا ہے، ماں۔۔؟" وہ واقعی جاننا چاہتی تھی۔شگفتہ نے اسکے لہجے کی افسردگی کا ذرا بھی نوٹس نہیں لیا تھا۔۔وہ اب تک داخلی راہداری میں کھڑی تھی۔

"پچاس ہزار اب کوئی اتنی بھی بڑی رقم نہیں ہے کہ جس پر تم ایسے جاہلوں کی طرح ری ایکٹ کرو۔"وہ اب صاف ستھرے سے کشادہ ٹی وی لاؤنج میں، پُرتکلف سے انداز میں براجمان تھی۔ ہاتھ بڑھا کر ریموٹ سے ٹی وی بھی آن کرلیا تھا۔یہ اسکا اپارٹمنٹ تھا۔مرکزی شاہراہ کے وسط میں موجود۔۔گلاس والز اور خوبصورت فرنیچر سے آراستہ۔۔اوپن کچن اور نچلے فلور پر واقع جِم کی سہولت سے لیس۔۔وہ الگ بات تھی کہ پیسے کی کمی کے باعث وہ

A1

اپارٹمنٹس سے

A3

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تک آگئ تھی۔یہ ایکٹریس کی نیٹ ورتھ کے حساب سے دیے جانے والے پروٹوکول تھے۔اے ون، اے ٹو، اے تھری۔۔

وہ اے ون سے اے تھری تک پہنچ گئ تھی لیکن اسکی ماں کو اس پر رحم نہیں آتا تھا۔اسے اپنا آپ اب اے فور تک جاتا ہوا نظر آرہا تھا۔جس تیزی سے وہ ڈوب رہی تھی۔۔ایسا ہونا یقینی تھا۔۔

"جاہلوں کی طرح میں ری ایکٹ کررہی ہوں۔۔؟ میرے حالات آپکو نظر نہیں آرہے۔۔؟ میرے پاس پچاس ہزار نہیں ہیں، ماں۔آپکے جوے کے لیے تو ہرگز بھی نہیں۔۔"غصے سے گیلی آنکھیں لیے وہ زور سے بولی تھی۔۔شگفتہ نے اک ناگوار سی نگاہ اس پر ڈالی تھی۔۔

"ساری زندگی میں پالتی آئی ہوں تمہیں۔۔اب تمہاری باری ہے۔۔"اسی لمحے ٹی وی پر اک وجیہہ سا مرد نظر آنے لگا تھا۔وہ اس ملک کا قابلِ قدر سیاست دان تھا۔کم عُمری میں ہی اتنی بڑی سِیٹ حاصل کرنے پر اور عوام میں بے پناہ مقبولیت کے بعد وہ جہاں بھی جاتا تھا، میڈیا اسکے پیچھے ہوتا تھا۔۔اب بھی وہ اپنی خوبصورت اسمارٹ سی بیوی کے ساتھ اپنے اکلوتے بیٹے کی اسکول میٹنگ اٹینڈ کرنے آیا تھا۔۔ایک خوبصورت گھرانہ۔۔مکمل فیملی۔۔کامیاب باپ۔۔حسین بیوی اور صحت مند بچہ۔۔شگفتہ نے اک گہرے افسوس سے داخلی راہداری میں کھڑی سیلینہ کو دیکھا تھا۔کُھلے بال اور ڈھیلی سی ٹی شرٹ پہنے وہ خاصی بکھری بکھری لگ رہی تھی۔

"کاش کہ تم واجد حسن کو کبھی اپنے ہاتھوں سے جانے نہیں دیتیں۔۔تو آج اس لڑکی کی جگہ تم اسکی بیوی ہوتیں اور ہماری حالات اتنے بُرے نہیں ہوتے۔۔"یہ ایک جملہ۔۔یہ زہر میں بُجھا طعنہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسکے سینے کے آر پار ہو گیا تھا۔واجد حسن اب اپنے سحر انگیز انداز میں مسکراتا ہوا میڈیا والوں سے گفتگو کررہا تھا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنی بیوی کو بھی اپنے ساتھ لگا رکھا تھا۔سیلینہ کو لمحے بھر کے لیے سب کچھ دُھندلا سا دکھائی دیا تھا۔۔وہ اسکی پہلی محبت تھا۔۔اس نے اس شخص سے اپنی زندگی سے بھی بڑھ کر پیار کیا تھا۔۔لیکن وہ اسکا نہیں ہوسکا تھا۔۔ایکٹریس کے نصیب میں اچھے گھرانے کے مرد کہاں آسکتے تھے۔۔؟ وہ ایک شریف گھرانے کا اکلوتا چشم و چراغ تھا۔۔اسکی شادی شوبز میں کام کرنے والی اداکارہ سے کیسے ہوسکتی تھی۔۔؟ "ایکٹریس تو بدکردار ہوتی ہیں ناں۔۔!!!"

اسکے باپ نے سیلینہ کو دیکھ کر یہی کہا تھا۔اس جملے کی بازگشت اب تک تکلیف دیتی تھی۔۔

"تمہاری جذباتیت اور واجد کی بُزدلی نے سارا کھیل برباد کردیا۔۔تم اگر اسکے بچے سے پریگنینٹ ہوجاتیں تو اسکے پاس کوئی جواز نہیں ہوتا تمہیں چھوڑنے کے لیے۔۔لیکن تم۔۔تمہاری اس اخلاقیت نے سب تباہ کردیا۔بعد میں شادی ہوجاتی اور کسی کو اندازہ بھی نہیں ہوتا۔۔کاش تم عقل سے کام لیتیں۔۔"وہ ایسے کہہ رہی تھی گویا موسم کی کسی خبر سے اسے آگاہ کررہی ہو۔۔اس نے بھاری ہوتے حلق کے ساتھ آگے بڑھ کر شگفتہ کے ہاتھ سے ریموٹ جھپٹا اور تیزی سے ٹی وی بند کیا۔

"میں کسی کی زندگی میں دھوکے کے ساتھ داخل نہیں ہونا چاہتی تھی، ماں۔میں عزت کا رشتہ چاہتی تھی۔میں نے ساری زندگی آپکو اپنے باپ کے گھر والوں کے طعنے سنتے دیکھا ہے۔میں وہ تکلیف دیتی زندگی اپنے لیے نہیں چُننا چاہتی تھی۔میں ایک عزت دار بیوی بننا چاہتی تھی۔۔کیا یہ

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سب چاہنا بہت زیادہ ہے۔۔؟ کیا ہر لڑکی ایسا نہیں چاہتی۔۔؟ میں ایکٹریس ہوں۔۔میں بدکردار نہیں ہوں۔۔"

آنکھیں گیلی تھیں لیکن ایک بھی آنسو رُخسار پر نہیں پھسلا تھا۔تکلیف بہت تھی لیکن وہ پھر بھی جم کر کھڑی تھی۔۔شگفتہ نے اثر لیے بغیر گہرا سانس لے کر اسے دیکھا تھا۔۔

عزت کچھ نہیں ہوتی، سیلین۔پیسہ ہو تو عزتیں بھی خرید لی جاتی ہیں۔۔تم کیوں اتنی بیوقوف " ہو۔۔؟"

"ہاں ہوں میں بیوقوف۔مجھے پتہ ہے انڈسٹری میں سب میری پیٹھ پیچھے مجھے بیوقوف، بُدھو اور عقل سے پیدل کہتے ہیں۔میں عزت چاہتی ہوں۔۔اگر میں بیوقوف ہوں تو ٹھیک ہے۔۔مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔"اس نے تیزی سے کہہ کر اپنا بڑھتا سانس بحال کرنے کی کوشش کی تھی۔ شگفتہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر اسکی مقابل آئی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اچھا۔۔اگر تمہارا یہ عزت کا ڈھونگ میرا اور تمہارا پیٹ بھر سکتا ہے تو ضرور مجھے پچاس ہزار دے دینا۔تمہاری عزت، غیرت اور کردار اگر میری ضرورتیں پوری کرسکتے ہیں تو مجھے تمہارے اس عزت کے تمغے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔"وہ اگلے ہی پل اسکے ساتھ سے نکل کر آگے بڑھ چکی تھی۔سیلین لرزتے لب لیے اسکی جانب مڑی تھی۔۔

"کوئی پیسے نہیں ملیں گے آپکو۔۔کچھ بھی نہیں دونگی میں آپکو۔۔"وہ پیچھے سے چلا رہی تھی لیکن شگفتہ کانوں پر ہاتھ رکھے دروازہ کھول کر باہر کی جانب بڑھ چکی تھی۔۔اپارٹمنٹ کے کُھلے دروازے کے باہر یوول اور نظر امجد اس بحث کو سُن کر ساکت ہوگئے تھے۔ان کی سب سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پیاری کولیگ بہت تکلیف میں تھی۔کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک دوسرے سے نظریں چُراتے اندر داخل ہوئے تھے۔سیلین صوفے پر بے حال سی بیٹھی تھی۔۔سامنے ٹی وی چل رہا تھا اور اس نے ریموٹ سختی سے ہاتھ میں جکڑا ہوا تھا۔۔واجد حسن اب تک میٹھی باتیں کرتا اپنی بیوی کو ہنسا رہا تھا۔اسکی آنکھوں میں بہت سی کرچیاں تھیں۔۔یوول نے جلدی سے آگے بڑھ کر ٹی وی کا مین پلگ نکال لیا تھا۔وہ جامد ہی رہی۔۔ہلی تک نہیں۔۔نظر اور یوول نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔

"اتنے منحوس آدمی کو کیوں دیکھ رہی ہو تم، سیلین۔۔؟" یوول نے ناگواری سے کہا تھا۔وہ خاموش رہی۔۔

"وہ منحوس نہیں ہے، یوول۔وہ ایک خوش بخت مرد ہے۔جس کے نصیب میں عزت دار بیوی کا ساتھ رقم ہے۔اس نے مجھے چھوڑ کر ایک اچھا فیصلہ کیا تھا۔"کچھ پل بعد اسکی آواز ابھری تھی۔نظر نے آگے بڑھ کر اسکے سامنے اسکرپٹ رکھی۔اسکی نگاہ سامنے ٹیبل پر رکھی اسکرپٹ پر پھسلی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم پہلے سے بھی زیادہ طاقت ور ایکٹریس بن کر ابھرو گی۔۔"نظر نے آہستگی سے مسکرا کر کہا تھا۔یوول بھی سر اثبات میں ہلا کر اسے دیکھتے ہوئے مسکرایا تھا۔وہ بھی انہیں دیکھ کر ہلکا سا مسکرادی تھی۔۔اسکے مخلصین۔۔

"میں مسکرا رہی ہوں۔۔اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں ناراض نہیں ہوں۔۔"اور اگلے ہی پل اس نے اپنی دونوں ہیلز اٹھا کر ایک نظر اور دوسری یوول کو ماری تھی۔اپارٹمنٹ میں، یوول اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نظر تیزی سے آگے بھاگ رہے تھے اور وہ ان کے پیچھے انہیں مارنے کے لیے دوڑ رہی تھی۔اب ساری رات کان پکڑ کر معافی مانگتے ہوئے گزرنی تھی۔۔

اگلی صبح وہ ایجنسی کے داخلی دروازے سے اندر آیا تو ہر جانب ہماہمی سی محسوس ہوئی۔ جُولیا اینڈرسن اپنے آفس سے باہر نکلی کئ رپورٹرز کو اپنے آنے والے پروجیکٹ کی بابت بریف کررہی تھی۔وہ ایک مشہور اداکارہ تھی۔۔اسکی موجودگی پر رپورٹرز کا جمِ غفیر یقینی سی بات تھی۔یکایک، جُولیا کی نظر اس ہجوم میں بھی یاسر پر پڑ گئ تھی۔لیکن نہ ہی اسکے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئ اور نہ ہی چہرے کا کوئ تاثر تبدیل ہوا۔۔آنکھوں کی سختی البتہ قدرے بڑھ گئ تھی۔۔اس نے بے تاثر سی نگاہ ڈالی اور پھر آگے بڑھ آیا۔۔اپنے مخصوص باڈی گارڈ کے لباس میں ملبوس۔۔ بالوں کو پیچھے جمائے، آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگائے۔۔وہ اونچے قد کا قدرے فِٹ بندہ تھا۔جسم کسرتی تھا اور چہرہ سنجیدہ۔۔اس نے انڈر گراؤنڈ جاتی لِفٹ کے سینسرز پر اپنا کارڈ رکھا تو اگلے ہی پل لفٹ کے دروازے ایک دوسرے سے جُدا ہوگئے۔۔اگلے کئ لمحات میں وہ انٹرٹینمنٹ ایجنسی کے انڈر گراؤنڈ فلور پر موجود تھا۔اس فلور پر ایک طاقت ور سیکیورٹی نیٹ ورک کام کرتا تھا۔یہ نیٹ ورک اس ایجنسی میں کام کرتی سینکڑوں ایکٹریس کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے تشکیل دیا گیا تھا۔نہ صرف ایکٹریس کی سیکیورٹی بلکہ ادارے کی حفاظت کو ہر بیرونی تھریٹ سے محفوظ رکھنا بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس میں ہر رینک کا باڈی گارڈ، چیف ان چارج اور کمانڈنگ چیف موجود تھے۔جیسے ملکی سلامتی کے لیے سیکیورٹی نیٹ ورکس ہوتے ہیں۔۔یہ بھی ایک ایسا ہی نیٹ ورک تھا لیکن پرائیوٹ۔۔وہ خود ہی پیسہ کما کر اپنے پیروں پر کھڑے تھے۔گورنمنٹ کی جانب سے ان کی کسی آمدنی کا امکان موجود نہیں تھا۔

وہ بھی ایک ہائی رینک کا باڈی گارڈ تھا۔رینکنگ تجربے اور سبجیکٹ کی قابلیت پر منحصر تھی۔ساتھ ہی کمانڈنگ چیف اسے کن نظروں سے دیکھتے تھے۔۔کیا وہ ان کے بھروسے کے قابل تھا بھی یا نہیں۔۔اس نے کئی سال محنت سے کام کر کے ایک قابلِ قدر باڈی گارڈ کا درجہ حاصل کیا تھا۔ ایک جُولیا اینڈرسن اسے زمیں بوس نہیں کرسکتی تھی۔کئی راہداریوں میں بہت سے ورکرز نے اسے سلام کیا تھا۔سر کے خم سے جواب دیتا وہ آگے بڑھ آیا۔کئی دروازے چھوڑ کر وہ سب سے نچلے حصے میں واقع کمانڈنگ چیف کے آفس چلا آیا تھا۔یہ ملاقات یقینی تھی۔۔یقیناً جُولیا نے اسکے خلاف شکایت درج کروائی تھی۔وہ آفس میں داخل ہوا اور پھر مؤدب سا آگے بڑھ آیا۔۔قیمتی میز کے پیچھے حنیفہ براجمان تھے۔۔اسے دیکھ کر گہرا سانس بھرتے اپنی کرسی پر پیچھے ہو بیٹھے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایسا کیا کیا ہے تم نے جُولیا کے ساتھ۔۔کہ وہ رپورٹ فائل کرتے ہوئے غصے سے کپکپا رہی تھی۔۔"ٹھنڈی سی آواز میں پوچھا۔۔اس نے بیزاریت سے انہیں دیکھا تھا۔۔

"میں دوہرانا نہیں چاہتا۔۔"

"اتنے اونچے درجے پر پہنچ کر ایسے وڈ ڈرا نہیں کیا کرتے۔آپکے پروفیشن پر اثر پڑتا ہے۔"

"یہ بات مجھے پتہ ہے، چیف۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہی تو مصیبت ہے۔سب کچھ پتہ ہوتا ہے تمہیں۔انسان حیران ہی ہوجاتا ہے کبھی۔۔"وہ خفگی سے بولے تھے۔یاسر پہلی دفعہ مسکرایا تھا۔

"مجھے حیران کرنے کے ساتھ آپ اتنے آبسیسڈ کیوں ہیں۔۔؟"

"کیونکہ تمہارا یہ ٹھنڈا اور پرسکون چہرہ بعض دفعہ میری نس پر لگتا ہے۔"وہ مسکراتا ہوا کرسی کھینچ بیٹھا تھا۔

" چہرہ تبدیل کروالیتا ہوں پھر۔۔"

"رہنے دو۔۔چہرہ اچھا ہے جبھی برداشت ہوجاتے ہو تم۔۔نہیں تو تمہیں جھیلنا بہت مشکل ہے۔۔" وہ مسکراتا رہا۔کمانڈنگ چیف حنیفہ سے اسکی بہت بنتی تھی۔لیکن بہت بننے کا مطلب یہ نہیں تھا کہ ان کے درمیان لڑائی نہیں ہوتی تھی۔۔سب سے زیادہ بحث بھی وہ انہی کے ساتھ کیا کرتا تھا۔۔

"یہ کل کیا کیا تھا تم نے۔۔؟" کل سیلینہ والے واقعے کی جانب اشارہ تھا ان کا۔۔ وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔

www.urdunovelbank.com

"وہ سب کے درمیان اکیلی تھی۔نکلنے کی جگہ نہیں دے رہے تھے رپورٹرز اسے۔۔"کھسیانے سے انداز میں کہہ کر گردن پر ہاتھ پھیرا۔۔

"کولڈ سے یاسر کے پاس دل بھی ہے مطلب۔۔"وہ اسکے جواز سے محظوظ ہوئے تھے۔یاسر انہیں دیکھ کر رہ گیا تھا۔کچھ پل بعد انہوں نے ریموٹ سے سامنے موجود دیوار پر لگی بڑی سی اسکرین کو آپریٹ کیا۔پوری اسکرین پر ایجنسی کا نقشہ پھیلا ہوا تھا۔کئی پیچیدہ سبز اور سُرخ لکیریں مختلف داخلی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

اور خارجی دروازوں کی جانب نشاندہی کررہی تھیں۔اس نقشے کو سمجھنے کے لیے بھی دماغ چاہیے تھا۔

"سیلینہ مظہر کی جان کو خطرہ ہے۔۔"حنیفہ نے آہستگی سے کہا تو وہ بری طرح چونکا۔پھر ان کی جانب گھوما۔۔

"کیا مطلب۔۔؟"

"واجد حسن کی بیوی۔۔ماریہ حسن۔۔"وہ اٹھ کر آگے بڑھے اور پھر شلیف میں موجود کُتب کے اوپر رکھی فائل اٹھائی۔آگے بڑھ کر اسے تھمائی۔۔

"وہ ایک سال سے غائب تھی۔لیکن کل وہ ٹی وی اسکرین پر ایک بار نظر آئی ہے۔جتنی نظریں اس پر ایک سال پہلے تھیں وہ پھر سے پلٹ آئی ہیں۔اسکا اصل دُشمن تو منظرِ عام پر نہیں آیا لیکن ثانوی دُشمن بہت ہیں اس لڑکی کے۔۔"فائل کھولے سنجیدگی سے سیلینہ کی زندگی کا ہر فعل وہ پڑھتا جارہا تھا۔اس ایجنسی میں کام کرتی ہر ایکٹریس کا ایسا ڈیٹا بیس موجود تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایک اسٹالکر کی نشاندہی کی گئ ہے اس کے پیچھے۔کل وہ واپس جب اپنی گاڑی لینے آئی تب ایک اسٹالکر کی فوٹیج ہمارے پاس محفوظ رہ گئ ہے۔وہ کوئی فین اسٹالکر نہیں ہے۔۔اسکی چال فارمر ملٹری آفسر جیسی ہے۔غالب گمان یہی ہے کہ اسے ماریہ واجد نے ہائیر کیا ہے۔ہر کوئی فارمر ملٹنٹس کو ہائیر نہیں کرسکتا، یاسر۔ایسا کرنے کے لیے سیاسی پاور کا ہونا بہت ضروری ہے۔اور یہ بات واضح ہے کہ ماریہ حسن ایک طاقت ور سیاسی فیملی سے ہے۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب وہ اپنا لیپ ٹاپ کھولے اسکے سامنے کل کی فوٹیج چلا رہے تھے۔وہ آنکھیں چھوٹی کیے بغور سامنے چلتی

تصویر کو تک رہا تھا۔۔

"نہ صرف سیلینہ۔۔بلکہ جُولیا کو بھی تھریٹ ملا ہے۔۔"اور اب کہ وہ بری طرح ٹھٹکا تھا۔

"میں یہ کہنا تو نہیں چاہتا تھا، یاسر۔۔لیکن ایجنسی میں کچھ گڑبڑ چل رہی ہے۔کوئی ہمارے درمیان موجود ہے۔۔بہت خاموشی سے۔۔"ان کی ٹھنڈی سی خاموش سرگوشی پر اسکی کمر میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔

"اور وہ جو کوئی بھی ہے۔۔ہماری کمزور ایکٹریس کو ٹارگیٹ کررہا ہے۔تم پچھلے کئی مہینوں سے دادا کی طبیعت کی وجہ سے ڈکلائن پر تھے۔۔یہ معاملات تب سے ہی مشکوک ہیں۔۔"اس نے کئی دفعہ فوٹیج کو دیکھا۔۔

"مجھ سے کیا چاہتے ہیں آپ۔۔؟" اس نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹاتے ہوئے ان کی جانب دیکھا تھا۔

"میں تمہیں جُولیا یا سیلینہ کے ساتھ کام کرنے کا نہیں کہہ رہا۔ایک کے ساتھ تم کام کرتے ہوئے غیر آرام دہ ہو اور دوسری کے پاس تمہیں ہائیر کرنے کے پیسے نہیں ہیں۔تمہیں اندر پلتے اس شخص کو ڈھونڈنا ہے۔یہ معاملہ تمہارے، میرے اور ڈائیرکٹر اِن چیف تک محدود ہے بس۔۔انتہائی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کانفیڈینشل۔۔"اس نے سر اثبات میں ہلایا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔سیلینہ کی فائل بھی ساتھ لے لی۔۔

"میں جلد ہی آپکو اپڈیٹ کرونگا۔۔"اتنا کہا اور باہر نکل آیا۔پیچھے موجود چیف اب تک اس فوٹیج کو تک رہے تھے۔ان کے چہرے پر اب کہ پریشانی واضح طور پر نظر آنے لگی تھی۔۔انہوں نے ہاتھ آگے بڑھا کر اسکرین پر نظر آتے سیلینہ کے ساکت وجود کو چھوا۔۔

جانتے ہو ان کا پورا نام کیا تھا۔۔؟

حنیفہ۔۔حنیفہ مظہر۔۔!

وہ نچلا لب دانتوں تلے دبائے، اوپر بڑھتی لِفٹ میں موجود تھا۔اگلے فلور پر پہنچ کر لفٹ کا دروازہ کھلا تو وہ باہر نکل آیا۔۔پھر ایک پل کو ٹھہر سا گیا۔سامنے موجود ڈائیریکٹر کے آفس سے سیلینہ اداس سی نکل رہی تھی۔۔یوول اسکے پیچھے آیا تھا۔۔ان کی آوازیں اسے یہاں تک سنائی دے رہی تھیں۔۔

شاید رائٹر نے سیلینہ کو ڈرامے میں لینے سے انکار کر دیا تھا۔ایک اور تکلیف دہ ریجیکشن۔۔یوول نے اسے تسلی دی اور چلا گیا۔۔وہ پرس ہاتھ میں تھامے کھلے سے ہال میں کھڑی رہ گئی۔۔آج اس نے سیاہ میکسی زیب تن کر رکھی تھی۔۔دور سے دیکھنے پر اسکا وجود چمک رہا تھا۔۔یاسر چپ چاپ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسے دیکھے گیا۔۔اسی پل وہ زینوں کے دروازے کی جانب بڑھی تو دور سے آتی کولیگ ورکرز کو دیکھ کر ٹھہر سی گئی۔۔پھر مسکرا کر ان سے حال احوال لینے لگی۔۔

"اوہ۔۔آپ لفٹ کیوں یوز نہیں کررہیں۔۔؟" ایک نے پوچھا تو وہ ہنس دی۔۔

"تھوڑا ویٹ لوز کرنا چاہ رہی ہوں۔۔سیڑھیاں بیسٹ ہیں ویٹ لوز کرنے کے لیے۔۔" پیچھے کھڑے یاسر نے افسوس سے گہرا سانس لیا تھا۔ورکرز آگے بڑھیں تو وہ گہرا سانس بھرتی دروازہ کھول کر زینوں پر اتر آئی۔۔وہ میکانکی سے انداز میں اسکے پیچھے بڑھا تھا۔۔وہ زینوں سے تنہا اترا کرتی تھی۔۔کوئی بھی اسکی روٹین ٹریک کر کے اسے نقصان پہنچا سکتا تھا۔۔

زینوں پر دو نفوس بالکل خاموشی سے اتر رہے تھے۔۔

سیلینہ اوپری زینوں پر خاموشی سے اترتے یاسر کی موجودگی سے بے خبر تھی۔۔

لیکن وہ اسکی موجودگی سے باخبر تھا۔۔فائل اب تک اسکے ہاتھ میں تھی اور زینوں پر اترتے اسکے قدموں کی چاپ نہ ہونے کے برابر تھی۔اور یہ تو طے تھا کہ باڈی گارڈ یاسر عالم جلد ہی اس کانفیڈینشل کام کا حصہ بننے والا تھا۔۔

وہ اسکے پیچھے بالکل خاموشی سے اُتر رہا تھا۔اسکا دماغ اپنے اور چیف حنیفہ کے درمیان ہوئی گفتگو کے درمیان اُلجھا ہوا تھا۔اسی اثناء میں اسے احساس ہی نہ ہوسکا کہ سیلینہ کی ٹک ٹک کرتی ہیلز رُک چکی ہیں۔وہ زینوں پر غائب دماغی کے ساتھ اُتر رہا تھا کہ یکدم گڑبڑا کر پیچھے ہوا۔۔سیلینہ

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سامنے موجود زینوں کے کُشادہ حصے میں کھڑی، ہاتھ باندھے اسے گھُور رہی تھی۔۔اس نے کھنکھار کر آس پاس دیکھا۔۔

"تم نے کل کہا تھا کہ تم اسٹالکر نہیں ہو۔۔"وہ اسے آنکھیں چھوٹی کیے گھُورتی ہوئی زینے چڑھ رہی تھی۔پھر اس سے ایک زینے نیچے رُک گئ۔۔

"میں اپنے راستے جارہا تھا۔۔"

"پیچھے آنے والا ہمیشہ پیچھا کررہا ہوتا ہے۔۔"آنکھیں اب تک چھوٹی تھیں۔رنگت جو لکھاری کے انکار پر زرد پڑ رہی تھی۔۔اب کہ کچھ کچھ بحال محسوس ہورہی تھی۔

"کہیں تم مجھے تنہا پا کر مجھ سے فائدہ تو نہیں اٹھانے والے تھے۔۔؟ ایسا سوچنا بھی مت۔۔میں نے کُنگ فُو میں کراٹے کر رکھے ہیں۔۔"گردن اٹھا کر کہا تو یاسر کے ابرو تعجب سے اوپر کو اٹھے۔۔ اس نے ایسا جُملہ آج تک نہیں سُنا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کُنگ فُو میں کراٹے۔۔؟"

"نہ صرف یہ بلکہ ہتھیار بھی موجود ہے میرے پاس۔۔"اگلے ہی پل اس نے اپنے سیاہ پرس سے سیب کاٹنے والی چُھری نکال کر یاسر پر تانی تھی۔

"یہ ہتھیار ہے۔۔؟ اسے کھلونا نہیں کہتے۔۔؟"کیا کمال سنجیدگی سے پوچھا تھا اس نے۔

"اسکا استعمال اسے خطرناک بناتا ہے۔۔"

"آپکو اسکا استعمال آتا ہے۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا تم پر تجربہ کر کے ثابت کروں۔۔؟" ابرو اٹھا کر پوچھا۔۔وہ بیزار ہونے لگا تھا۔۔

"اگر آپ راستہ دیں گی تو میں اپنی مطلوبہ جگہ تک پہنچ سکتا ہوں۔۔"

"پہلے یہ بتاؤ کہ لفٹ چھوڑ کر تم سیڑھیوں سے کیوں نیچے جارہے ہو۔۔؟ ایک مضبوط جواز دو۔۔" چند پل ٹھہر کر یاسر نے اپنے بال کُھجائے تھے۔۔

"میں تھوڑا۔۔ویٹ لوز کرنا چاہ رہا تھا۔۔"وہ اسکے جواب پر چند پل کے لیے لاجواب ہوئی تھی۔

"میرا۔۔مزاق اڑارہے ہو تم۔۔؟ میں تمہیں اٹھا کر پھینک سکتی ہوں ان سیڑھیوں سے نیچے۔۔" چبا کر کہا تو یاسر نے ایک ناقدانہ سی نگاہ اس کے سراپے پر ڈالی۔سیاہ مخملی میکسی اسکے پیروں تک تھی۔لیکن اسکا اوپری حصہ کُھلا تھا۔اس کُھلے حصے سے اسکی کالر بونز واضح طور پر اُبھری ہوئی نظر آرہی تھیں۔جسم اس قدر نازک تھا کہ دیکھنے پر بھی اسکی ہڈیاں نظر آیا کرتی تھیں۔یہ اسکا نہیں اسکے پروفیشن کا قصور تھا۔۔ایکٹریس اور ان کی ایکسٹریم ڈائٹس۔۔!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ شیور ہیں کہ مجھے اٹھا کر پھینک سکتی ہیں۔۔؟" اس نے پُوچھ ہی لیا۔۔اسکے ایسے پوچھنے پر وہ ذرا گڑبڑائی تھی۔۔پھر پیچھے ہوئی۔۔ہاتھ باندھ کر، گردن ترچھی کیے اسے دیکھا۔۔

"جاسکتے ہو تم۔۔"راستہ دے کر احسان جتایا گیا تو یاسر گہرا سانس بھر کر سر ہلاتا نیچے اُتر گیا۔پھر لمحے بھر کو ٹھہرا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سیڑھیاں محفوظ نہیں ہیں۔یہاں کسی بھی اینگل پر سی سی ٹی وی موجود نہیں ہے۔ نچلا دروازہ اور داخلی دروازہ بند کردیا جائے تو نکلنے کی کوئی جگہ نہیں ہوتی۔کون آپکا نچلے زینوں پر انتظار کررہا ہے، آپ ادراک نہیں کرسکتی۔بہتر یہی ہے کہ لِفٹ کا استعمال کیا جائے۔۔"

کہہ کر وہ تیزی سے نیچے اُترا تو سیلینہ کو اسکا اچانک سے محتاط انداز سمجھ نہیں آیا۔چُھری پرس میں رکھتے ہوئے وہ بھی تیزی سے اسکے پیچھے اُتری لیکن اسکی ہائی ہیلز میں قید ایڑھی بُری طرح مڑی۔۔یکدم ہی پیر رپٹا اور وہ اوندھے منہ زینوں پر قلاں بازی کھاتی نیچے جا گری۔۔وہ یکلخت ہی ایک جانب ہوگیا تھا۔۔اسکا سر بُری طرح دیوار سے ٹکرایا تھا اور کمر پر ریلنگ کا کونہ زور سے لگا تھا۔۔

آہ۔۔اسکی کراہ بے ساختہ تھی۔۔

یاسر نے لمحے بھر کو ٹھہر کر گہرا سانس لیا اور پھر سر نفی میں ہلایا۔یہ لڑکی آخر کوئی بھی کام ڈھنگ سے کیوں نہیں کرسکتی تھی۔۔؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا تم ہاتھ دے کر نہیں اٹھاؤ گے۔۔؟" اس نے آنکھوں میں تکلیف دہ حیرت لیے، بُت بن کر کھڑے یاسر کی جانب دیکھ کر کہا تھا۔اسے چارو ناچار اپنا ہاتھ اسکی جانب بڑھانا ہی پڑا۔۔سیلینہ نے اسکا ہاتھ تھاما اور جونہی میکسی کی لمبائی سمیٹ کر اٹھنے لگی تو کڑچ کی آواز کے ساتھ کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی۔۔آؤچ۔۔ان دونوں نے ایک دوسرے کی جانب چونک کر دیکھا تھا۔۔

ہیل ٹوٹ چکی تھی۔۔اسکی مہنگی سیاہ ہیل ٹوٹ چکی تھی۔۔!!

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میری ہیل۔۔!"اس نے خوفزدہ ہو کر اپنے پیروں کی جانب دیکھا تھا۔ساتھ ہی اس نے یاسر کے کندھے کا ایک ہاتھ سے سہارہ بھی لے رکھا تھا۔وہ انتہائی غیر آرام دہ ہوا، لبوں کو سیدھی لکیر میں بند کیے ہوئے تھا۔۔

"میری اتنی مہنگی ہیل تھی۔۔یا اللہ۔۔میرے پاس تو پیسے بھی نہیں ہیں ہیلز لینے کے۔۔"وہ درمیان سے ٹوٹی ہیل کو ہاتھ میں اٹھائے روہانسی ہوئی کہہ رہی تھی۔یاسر اس وقت کو کوس رہا تھا جب وہ اسکے پیچھے زینوں پر آیا تھا۔

"باڈی گارڈ۔۔ہیل ٹوٹ گئی ہے۔۔"اس نے اسکی جانب دیکھ کر کہا تھا۔آنکھوں میں آنسو بھی تھے۔۔وہ اسے دیکھ کر حیران ہوا تھا۔وہ ریجیکشن پر نہیں رونے والی لڑکی نہیں تھی۔وہ اپنی ہیل کے ٹوٹ جانے پر رونے والی لڑکی تھی۔۔

"میں بھی دیکھ سکتا ہوں یہ۔۔"اس نے اسکا ہاتھ نا محسوس طریقے سے اپنے کندھے سے ہٹایا تھا۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اب میں کیا کرونگی۔۔؟"

"تحمل سے بھی اتر سکتی تھیں آپ۔۔"

"میں یہاں پر وکٹم ہوں۔۔"

"یہاں پر سب سے بڑا وکٹم ابھی میں ہوں۔۔"اس نے ضبط سے گہرا سانس لے کر کہا اور جونہی نیچے اترنے لگا تو سیلینہ نے اسکا بازو کہنی سے تھام لیا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب میں ننگے پیر کیسے جاؤنگی، باڈی گارڈ۔۔؟ ایکٹریس کو اور موقع مل جائے گا میرے پیچھے باتیں کرنے کا۔ دیکھو ذرا۔۔پہلے تو کارڈ نہیں تھا آفیشل لفٹ کا۔۔اب تو جُوتے بھی چلے گئے۔۔ ایسے کہیں گی سب۔۔"

اسٹائل ہوئے بالوں کا بیڑہ غرق ہوچکا تھا۔ہاتھ لگنے کی وجہ سے آنکھ پر لگا سیاہ لائنر پھیل کر رُخسار تک آرہا تھا۔وہ عجیب مضحکہ خیز لگ رہی تھی۔۔

"تو آپ فائنلی مان رہی ہیں کہ آفیشل کارڈ نہ ہونے کی وجہ سے آپ زینے استعمال کررہی تھیں۔۔؟" سیلینہ نے چونک کر خشک ہوتے رنگ کے ساتھ یاسر کی سُرمئ آنکھیں دیکھی تھیں۔ یہ کیا کہہ دیا اس نے۔۔!

"نہیں تو۔۔مطلب۔۔ہاں۔۔"ہار ماننا ہی پڑی۔۔وہ اسکے سامنے انجانے میں اعتراف کرچکی تھی۔

"پبلک لِفٹ کھائے گی نہیں آپکو۔۔"

"لیکن لوگوں کی باتیں اور نظریں ضرور کھا جائنگی۔۔"اس نے آہستہ سے کہا تو یاسر چُپ سا ہوگیا۔پھر اسکے ننگے پیروں کی جانب دیکھا۔۔

"گارڈ جی۔۔کیا آپ میری مدد کروگے۔۔؟ میں خدا کی قسم آپکو آئندہ چُھری نہیں دکھاؤنگی۔مجھے تو اس سے صرف سیب کاٹنے آتے ہیں۔اور میں نے کراٹے میں کُنگ فُو بھی نہیں کر رکھا۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کُنگ فُو میں کراٹے نہیں ہوتا۔کُنگ فُو کراٹے ہوتا ہے۔"یاسر نے اس حالت میں بھی تصیح کی تھی اسکی۔۔وہ اب بُھوکوں کی طرح اسکے چمچماتے سیاہ جوتوں کو دیکھ رہی تھی۔ پھر چمکتی آنکھیں لیے، مسکراتے ہوئے جونہی

چہرہ اٹھا کر لب کھولے ہی تھے کہ۔۔

"میں اپنے جُوتے نہیں دونگا۔۔"اسکے بے مروتی سے کہنے پر اس نے مایوسی سے لب بند کر لیے۔۔ پھر جھک کر دونوں ہیلز اٹھا کر ہاتھ میں تھام لیں۔۔

"غریب کی بددُعا لے کر کبھی خوش نہیں رہوگے تم۔۔"وہ ننگے پیر نیچے اترتی ہوئی اسے دھمکا رہی تھی۔وہ ہاتھ میں فائل تھامے کھڑا رہا پھر اسے آواز دی۔۔

"رکو۔۔"وہ فوراً اوپر آئی تھی۔۔

"مجھے پتہ تھا تم مجھے اپنے جُوتے دے دو گے۔۔مطلب شکل اچھی نہیں ہے تو کیا ہوا حرکتیں تو اچھی ہونگی ناں۔۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"میں تمہیں اپنے جُوتے نہیں دے رہا۔۔"اس نے قطعیت سے کہا تو ننگے پیر کھڑی سیلینہ کا دل کیا اس پر لعنت بھیج دے۔۔

"پھر روکا کیوں تھا۔۔؟" وہ تڑخی۔۔

"یہاں رکو۔۔میں جُوتے لے کر آتا ہوں۔۔"اسی کے ساتھ وہ تیزی سے زینے پھلانگتا اگلے ہی پل آنکھوں کے سامنے سے غائب ہوچکا تھا۔وہ ہونقوں کی طرح اسکے غائب ہوجانے پر کھڑی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رہی۔۔کیا یہ پرینک کر کے گیا ہے۔۔؟ پرینک والا بندہ لگتا تو نہیں ہے خیر۔۔اس نے گہرا سانس لیا اور موبائل نظروں کے سامنے کرتی زینوں پر ہی بیٹھ گئی۔۔کینڈی کرش کھیلنے کی آواز زینوں پر اوپر تک گُونج رہی تھی۔۔

یاسر لِفٹ میں سوار ہوا انڈر گراؤنڈ فلور پر پھر سے جا رہا تھا۔چیف حنیفہ کے بہت سے جُوتے اور کپڑے یہاں

پر بطورِ ایمر جنسی موجود تھے۔اسے کسی بھی طرح نظر بچا کر ان کے جُوتے اڑانے تھے۔۔وہ ان کے آفس میں داخل ہوا۔۔حنیفہ شاید واش روم میں تھے۔اس نے ایک محتاط نظر واش روم کے بند دروازے پر ڈالی۔۔پھر ایک جانب بنے کیبنیٹ کا دروازہ کھولا۔۔اندر کئ جُوتے رکھے تھے۔وہ ایک لمحے کے لیے رُک سا گیا تھا۔۔اندر کسی لڑکی کے جُوتے بھی رکھے تھے۔۔بالکل نئے۔۔سیاہ ہیلز۔۔اس نے نا سمجھی سے پلٹ کر واش روم کے بند دروازے کو دیکھا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس عمر میں بھی۔۔؟ سیر ئسلی۔۔!

اگلا پل ضائع کیے بغیر وہ جھکا اور ہیلز نکال لیں۔۔پھر تیزی سے باہر نکلا اور لفٹ کی جانب بڑھا۔۔ سات سالوں میں یاسر عالم کو کسی نے ہاتھ میں ہیلز لیے بھاگتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔۔لفٹ میں موجود باڈی گارڈز نے اسکے ہاتھ میں ہیلز دیکھیں تو چونک سے گئے۔۔

"آفیسر۔۔یہ ہیلز۔۔؟"

"آ۔۔یہ میری ہیں۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جی۔۔؟" سب ایک ساتھ بولے تھے۔اس نے آنکھیں یکلخت بند کر کے کھولیں۔ اف۔۔

"میرا مطلب میری ماما کی ہیں۔۔"

"آپکی ماما کی ہیلز ایجنسی کے انڈر گراؤنڈ فلور پر کیا کررہی ہیں۔۔؟" وہ بھی باڈی گارڈز تھے۔۔ہنس کر پوچھا تو اسکے کان سُرخ ہوئے۔۔

"میں انہیں برتھ ڈے پر گفٹ کرنا چاہتا تھا۔سب سے زیادہ محفوظ جگہ اس فلور پر موجود میرا آفس ہی ہے۔۔"

"اوہ۔۔ہماری طرف سے بھی وِش کردیں آنٹی کو۔۔"ایک اور باڈی گارڈ بولا تو اس نے سر اثبات میں ہلایا۔۔لفٹ کے اوپر پہنچتے ہی وہ تیزی سے زینوں کی جانب بھاگا تھا۔یوول اور نظر جو آفس سے نکل رہے تھے اسے ہیلز ہاتھ میں لیے زینوں کی جانب بڑھتے دیکھ کر ٹھہر سے گئے۔۔پھر ایک دوسرے کو دیکھا۔۔

"یہ گارڈز آجکل کس قسم کا فیشن کررہے ہیں۔۔!" نظر کے کہنے پر یوول نے کندھے اچکائے تھے۔

"یہ لو۔۔"پھولا سانس بحال کرتے ہوئے اس نے ہیلز اس کے سامنے رکھیں تو وہ آنکھیں پوری کھول کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔پھر چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

"اپنی گرل فرینڈ کی تو چُرا کر نہیں لے آئے کہیں۔۔؟" وہ جاننا چاہتی تھی۔اس نے انتہائی کوفت زدہ سی نگاہ اس پر ڈالی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"پبلک لفٹ استعمال کرنا، اکیلے سیڑھیوں پر چڑھنے اترنے سے بہتر ہے۔۔" وہ اسے ایک بار پھر نصیحت کرنے لگا تھا لیکن سیلینہ مجال ہے جو اسے سن رہی ہو۔

"بھاڑ میں جائے پبلک لفٹ۔۔میں سیڑھیوں سے بہت خوش ہوں۔۔اچھا بتاؤ۔۔میں ٹھیک تو لگ رہی ہوں ناں۔۔؟" اس نے ٹھہر کر چہرہ اٹھاتے ہوئے پوچھا تو یاسر نے ایک۔۔بس ایک نظر اسے دیکھا۔پھر سر اثبات میں ہلا کر تیزی سے زینے اتر گیا۔اپنے پیچھے زینوں کا دروازہ زور سے بند کیا تو سیلینہ اوپر ڈر سی گئ۔

"اسے کیا ہوا؟"

ہیلز اسے تھوڑی بڑی تھیں لیکن وہ ان میں باآسانی چل سکتی تھی۔۔

اپنا پرس اور فون ہاتھ میں لیے وہ پھیلے لائنر اور بکھرے بالوں کی پرواہ کیے بغیر باہر نکل آئی تھی۔ساتھ سے گزرتے لوگ اسے دیکھ کر مسکراہٹ دباتے گزر رہے تھے۔۔اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ لگایا۔کیا کچھ لگا ہوا تھا اس کے منہ پر۔۔؟ وہ تیزی سے گردن جھکا کر اپنی کار کی جانب بڑھی اور جونہی بیک مرر میں اپنا چہرہ دیکھا تو دھک سے رہ گئ۔۔۔

"جاہل باڈی گارررررڈ۔۔!!!بتا نہیں سکتا تھا۔۔گدھا کہیں کا۔۔!"وہ اب اسٹیرنگ وہیل پر سر رکھے یاسر کو کوسنے دے رہی تھی۔کتنے لوگوں نے اسے ایسے دیکھا تھا۔۔اف اف۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"پچھلے دِنوں سیلینہ مظہر کو گلیمر ایجنسی کے داخلی ہال میں دیکھا گیا ہے۔رپورٹرز کے مستقل سوالات پر بھی وہ خاموشی سے سرجھکائے اپنے باڈی گارڈ کے ہمراہ چلی گئیں۔مختلف ایجنسیز کے ماہر تبصرہ نگاروں کا یہی خیال ہے کہ سیلینہ اپنے کم بیک کی تیاری بھرپور انداز سے کرنا چاہتی ہیں لیکن وہ کیپٹل (پیسے) کی کمی کے باعث خاموش ہیں۔تبصرہ نگاروں کے حساب سے آنے والے دنوں میں سیلینہ مختلف کمرشلز میں بھی نظر آسکتی ہیں۔۔"

وسیع سے قیمتی ٹی وی لاؤنج میں چلتے ٹی وی کی آواز پر داخلی دروازے سے اندر داخل ہوتی ماریہ لمحے بھر کو ٹھہر گئ تھی۔آف وائٹ بیش قیمت صوفوں پر براجمان واجد حسن افسوس بھری نگاہوں سے ٹی وی اسکرین کو تک رہا تھا۔وہ شاید ابھی ابھی کام سے واپس آیا تھا۔اسکی ڈریس شرٹ کے اوپری بٹن آرام دہ سے انداز میں کھلے تھے اور ٹائی کی گرہ ڈھیلی تھی۔۔

ماریہ کو لمحوں ہی میں اپنا وجود جلتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا۔۔لیڈیز تھری پیس سُوٹ میں، ورک ہیلز پہنے، چھوٹے کٹے بالوں کے ساتھ وہ باوقار لگ رہی تھی۔وہ ایک خوبصورت عورت تھی۔۔ واجد کے عین لائق۔۔

"دن کیسا رہا، واجد۔۔؟" وہ مسکرا کر آگے آئ تو واجد چونکا۔وہ اسکی موجودگی سے بے خبر لگتا تھا۔پھر تھکن زدہ سا مسکرا کر ٹی وی آف کیا۔وہ ماریہ کی موجودگی میں سیلینہ کو نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔اس نے بارہا کہا تھا کہ وہ اسے چھوڑ چکا تھا لیکن دل کے کسی خانے میں وہ آج تک پوری آب و تاب کے ساتھ پنہاں تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ویسے ہی۔۔نارمل ورک ڈے تھا۔۔تمہاری میٹنگ کیسی رہی۔۔۔؟" ماریہ اپنے باپ اکرم اعوان کی این جی اوز کو ریگیولیٹ کرتی فرم کی ڈائریکٹر انچارج تھی۔اسکے انڈر کئ بارسوخ این جی اوز سوشل ورک کیا کرتی تھیں۔۔

"ہوں۔۔اچھا تھا۔لاڑکانہ کا پراجیکٹ ہمیں مل چکا ہے۔جلد ہی پرائمری ایجوکیشن پر کام شروع کریں گے۔فنڈنگز کی بابت بات ہوئ ہے لیکن کچھ خاص انویسٹرز ابھی دلچسپی لیتے نظر نہیں آرہے اس پراجیکٹ میں۔جونہی اس پراجیکٹ کے جیک پاٹ کا اندازہ ہوگا تو لوگ خود ہی کھنچے چلے آئیں گے۔۔"اس نے خالص کاروباری زبان میں مدعا بیان کیا تو واجد سمجھ کر سر ہلانے لگا۔ماریہ کی زیرک آنکھیں اس کے نچڑے رنگ پر جمی تھیں۔۔

"کیا ہوا۔۔؟ تم ٹھیک ہو۔۔"اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر اسکے رُخسار پر رکھا تو واجد نے نامحسوس طریقے سے اسکا ہاتھ اپنے رخسار سے ہٹایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہاں ٹھیک ہوں۔۔"

"سیلینہ کی وجہ سے پریشان ہو۔۔؟" نرم لہجے میں کیے گئے استفسار پر وہ بُری طرح چونکا تھا۔اتنی بُری طرح کہ ماریہ کو اسکے انداز پر حیرت ہونے لگی۔۔اسے اپنے اندر خالی پن سا محسوس ہونے لگا تھا۔

"نہیں۔۔مطلب۔۔اب اس سے میرا کیا تعلق ہے۔۔؟" بمشکل مسکرا کر کہا لیکن اسکی رنگت عجیب سی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"تم مجھ سے شیئر کرسکتے ہو، واجد۔۔"اس نے ہاتھ بڑھا کر اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تو واجد کے پُرکشش نقوش پر سایہ سا لہرایا۔۔

"ہاں۔۔پریشان ہوں اسکی وجہ سے۔ایک سال سے بہت کرائسس میں ہے وہ۔پتہ نہیں کام کے بغیر خود کو کیسے مینیج کر پارہی ہے وہ۔۔؟" اور اسکی بات سنتے ہی ماریہ کے اندر اِک آگ سی جلنے لگی تھی۔اس نے تنگ ہوتے سینے کے ساتھ اسکا ہاتھ تھپتپایا تھا۔۔

"تم بات کیوں نہیں کرلیتے اس سے۔۔"کچھ لمحوں بعد اس نے کہا تو واجد نے سر نفی میں ہلایا۔۔

"میں اسکی کوئی مدد نہیں کرسکتا۔وہ میری کسی مدد کے لیے راضی نہیں ہوگی۔۔"

"کیا میں بات کروں اس سے۔۔؟" اس نے کہا تو واجد نرمی سے مسکرایا۔۔پھر اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکال لیا۔۔ماریہ کو کبھی اپنا ہاتھ اتنا خالی محسوس نہیں ہوا تھا۔۔

"نہیں۔۔وہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ساتھ ہی صوفے کے ہتھے سے اپنا کوٹ بھی اٹھالیا۔۔

www.urdunovelbank.com

"وہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔۔لیکن تم اسے ہمارا مسئلہ بنا رہے ہو، واجد۔۔"اس نے بہت ضبط سے کہا تھا۔وہ آگے بڑھتے بڑھتے ٹھہر سا گیا۔۔پھر مڑ کر اسے دیکھا۔۔

"میں نے دوبارہ اسے کبھی اپروچ نہیں کیا، ماریہ۔۔"یہ سچ تھا۔اس نے کبھی سیلینہ کی جانب پلٹ کر بھی نہیں دیکھا تھا۔ماریہ نے ضبط سے گُلابی پڑتی آنکھوں سے اسے دیکھا اور پھر اٹھ کر اسکے مقابل آکھڑی ہوئی۔۔وہ واجد سے چھوٹی تھی۔۔

"خرابی یہاں ہے، واجد حسن۔۔"اس نے اسکے دل پر انگلی رکھ کر کہا تھا۔ایک لمحے کو سامنے کھڑے شخص کے دل پر زوردار سا گھونسا پڑا۔۔اسکی بیوی اسکے لاکھ چھپانے پر بھی۔۔اسے جانتی تھی۔۔

"میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔"وہ اسکا ہاتھ ہٹا کر تیزی سے باہر نکل گیا۔ماریہ جانے کب تک لاؤنج کے وسط میں ایستادہ رہی۔۔ٹانگیں جب درد کرنے لگیں تو وہ آہستگی سے صوفے پر بیٹھ گئ۔۔اسکا چہرہ آکسیجن کی کمی کے باعث سفید لگ رہا تھا اور رگوں میں پلتی جلن ہر لمحہ بڑھ رہی تھی۔۔اسکی زندگی میں اگر کوئی ایک شگاف تھا۔۔تو اس کا نام سیلینہ مظہر تھا۔۔اور وہ اس شگاف کو ہمیشہ کے لیے ختم کردینا چاہتی تھی۔۔

"یاسر راضی ہے اس انویسٹگیشن کے لیے۔۔؟" سلمان عابد نے جھولتی کُرسی پر پیچھے ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔وہ ایک درجہ بُلند رینک کے چیف تھے۔سامنے براجمان حنیفہ نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"کچھ خاص جواب تو نہیں دیا ہے اس نے ابھی۔۔دیکھتے ہیں۔اپڈیٹ کرنے کا کہہ کر گیا ہے۔اگر یہ انویسٹیگیشن ہمارے انڈر ہوسکتی ہے تو ٹھیک ہے۔۔نہیں تو پھر ہمیں پولیس کی مدد لینی پڑے گی۔"سلمان نے ساتھ رکھی فائلز میں سے ایک کھول کر سامنے رکھی۔۔

"اگر یاسر نے منع کردیا تو۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تو ہمارے پاس اور بھی منجھے ہوئے باڈی گارڈز ہیں۔ہم سیکیورٹی بڑھا سکتے ہیں۔ ادارے اور ایکٹریس دونوں کی۔۔بہر حال ہمارا کام یہی ہے۔۔حفاظت کرنا۔۔"

"ہوں۔۔انویسٹیگیٹ کرنا ہمارا کام ہے بھی نہیں۔۔لیکن اگر ایجنسی کی بات یہیں رہ جائے تو زیادہ بہتر ہے۔باہر سے پولیس کو انوالو کرنے کا مطلب تم اچھے سے جانتے ہو۔۔ہماری مکمل ساکھ پر اثر پڑ سکتا ہے۔۔"وہ فائل کھولے، ورق گردانی کرتے ہوئے مصروف سا کہہ رہے تھے۔

"سیلینہ کے پاس باڈی گارڈ نہیں ہے، حنیفہ۔۔میں نے سنا ہے اسکے حالات اچھے نہیں چل رہے۔"اب کہ انہوں نے فکرمندی سے چہرہ اٹھا کر پوچھا تو حنیفہ نے اک گہرا سانس لیا۔۔دل پر بوجھ تو ان کے بھی تھا۔۔

"جانتا ہوں۔۔میں باڈی گارڈ رکھوا سکتا ہوں اسکے لیے۔۔لیکن کیا جواز پیش کرونگا اپنی اس پرسنل خدمت کا۔۔؟ میرے پاس جواز نہیں ہے اسکی ایسے مدد کرنے کا۔۔"ان کے لہجے میں عجیب بے بسی تھی۔۔سلمان نے افسوس نے سر ہلایا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بتا کیوں نہیں دیتے تم اسے۔۔؟ کب تک یوں دور سے دیکھتے رہوگے اسے۔۔؟"

"میں نے ساری زندگی اسکے لیے کچھ نہیں کیا۔اپنی آخری عُمر میں اسکے سامنے جا کر اپنے اعمال کی جسٹیفیکیشن نہیں دے سکتا میں۔۔سو چِیپ ناں۔۔؟" وہ مسکرائے لیکن سلمان نہیں مسکرا سکے۔۔

"کچھ شک نہیں کہ یاسر کے ہیڈ ہو تم۔ایسی ہی باتیں کرتا ہے وہ بھی۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ باتیں کرتا کب ہے، چیف۔۔بمشکل منہ سے چند لفظ نکال کر ہم پر احسان کرتا ہے۔ایک سے زائد سوال کرلو تو یوں گُھورتا ہے جیسے کھا جائے گا۔۔"ان کے کہنے پر سلمان ہنس پڑے تھے۔اسی لمحے دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو وہ اس طرف متوجہ ہوئے۔سامنے تین باڈی گارڈز کھڑے تھے۔مخصوص باڈی گارڈز کے یونیفارم میں ملبوس۔۔بالوں کو جیل سے پیچھے جمائے۔۔

یہ سب ایک ہی ٹیم کا حصہ تھے۔ان کی ٹیم کا نام "ٹیم بی" تھا۔ٹیم اے کا آفس ان سے پہلے تھا۔اسی ترتیب کے حساب سے انہیں نام دیا گیا تھا۔

ایسی کئی ٹیمز اس ایجنسی میں مختلف چیف انچارجز کے انڈر کام کررہی تھیں۔وہ کس ایکٹریس کے باڈی گارڈ تھے اور ایجنسی میں ان کی کیا ذمہ داریاں تھیں۔۔ان سب پر چیک رکھنا حنیفہ مظہر کا کام تھا۔اور حنیفہ مظہر پر چیک رکھنا سلمان عابد کا کام تھا۔اسی ٹیم کا حصہ یاسر بھی تھا۔

"تم تین کیوں ہو۔۔؟ یاسر کہاں ہے۔۔؟" سلمان کے پوچھنے پر وہ تینوں آگے بڑھ آئے تھے۔

"وہ اپنی ہیلز لے کر اوپر فلور پر گئے ہیں۔۔"ان میں سے ایک کی زبان پھسلی۔۔ اس کا نام شیر حسن تھا۔اسکے ساتھ کھڑے دونوں باڈی گارڈز کے مقابلے میں اسکا قد چھوٹا تھا اور وہ اکثر قدرے گھبرایا ہوا لگتا تھا۔اس ٹیم کا سب سے چھوٹا گارڈ۔۔صاف رنگت اور بُھوری آنکھوں والا۔۔

"واٹ۔۔؟" اسکے جواب پر حنیفہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔شیر کے ساتھ، سینہ تان کر کھڑے زار کی ہنسی بے ساختہ تھی۔اسے ہزار دفعہ کہا تھا کہ اتنا زیادہ سینہ تان کر مت کھڑے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہوا کرو۔۔لیکن وہ زار ہی کیا جو کسی کام میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لے۔۔اسکا قد حسن سے لمبا تھا۔رنگت گندمی اور آنکھیں گہری سیاہ تھیں۔وہ ایک پُرکشش دِکھنے والا مرد تھا۔۔

مطلب۔۔وہ ان کی ماما کی ہیلز تھیں۔ان کی برتھ ڈے کا گفٹ تھا۔۔وہی لے کر گئے ہیں "آفیسر۔۔"

"کیا بکواس کررہے ہو، شیر۔۔"حنیفہ نے اسکے مزاق پر اسے گھرکا تھا۔"اسکی ماں کی ہیلز یہاں کیا کررہی تھیں۔۔؟"

"اس کا کہنا تھا کہ گھر میں اس کے پاس ہیلز چھپانے کی جگہ نہیں تھی۔۔"اب کہ بولنے والا ساحر تھا۔مضبوط جبڑے، ٹین ہوئ رنگت اور کسرتی جسم والا ساحر۔۔اسکی اُٹھان سے ہی اسکی ٹف روٹین کا اندازہ ہوتا تھا۔

وہ بہت کم بولتا تھا۔۔ زیادہ تر خاموش ہی رہتا۔۔ مسکرانا تو بالکل بھی نہیں آتا تھا اسے۔۔جانے وہ سارا سال سیدھے جبڑے کے ساتھ کیسے گزارتا آیا تھا۔ساحر، زار اور یاسر ہم عمر تھے۔اسی لیے وہ آپس میں آرام دہ ہو کر گفتگو کیا کرتے تھے۔شیر نیا تھا۔۔وہ ان سے "تم" سے بات نہیں کرسکتا تھا۔وہ تین ہینڈسم گارڈ تھے۔۔اور ان کا سپریم ہینڈسم پارٹ ماں کی ہیلز لیے اوپر فلور پر موجود تھا۔۔

"اس نے کہا کہ اس کے پاس گھر میں ہیلز چھپانے کی جگہ نہیں تھی اور تم لوگوں نے یقین کرلیا۔۔؟" حنیفہ نے انتہائ سکون سے ہاتھ باندھ کر ان تین گدھوں کی جانب دیکھا تھا۔سلمان نے بمشکل مسکراہٹ دبائ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہمیں پتہ ہے وہ جھوٹ بول رہا تھا۔۔"زار کی ذہین آنکھیں چمکی تھیں۔

"یقیناً کسی ایکٹریس کو ہیلز کی ضرورت ہوگی اور پرائیوسی کے خیال سے یاسر نے یہ جھوٹ بولا ہوگا۔وہ بھی جانتا ہے کہ ہم نے اسکے جھوٹ پر یقین نہیں کیا ہے۔لیکن ہم سب نے ایسے ایکٹ کیا جیسے اسکے علاوہ کچھ سچ نہیں ہے۔ماں کی ہیلز ہیں تو ہیں۔۔اب کونسی ماں کی ہیلز ہیں یہ تو اللہ جانتا ہے۔۔"سلمان ہنس پڑے تھے اور حنیفہ اسکی صاف گوئی سے محظوظ ہوئے تھے۔

"یہ بات یاسر کے سامنے کر کے دکھاؤ تو مانوں۔۔؟" ہاتھ باندھ کر مزاق اڑاتے انداز میں کہا تو زار نے انہیں ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو۔۔"یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں۔۔"

"میں یہ اسکے سامنے بھی کہہ سکتا ہوں، سر۔۔"

"بالکل۔۔کہنے کے بعد دو تین دن تک پھر آپ کچھ کہنے کے قابل نہیں رہ سکیں گے، زار بھائی۔۔"حسن نے سمجھ کر معصومیت سے کہا تو اسکی مسکراہٹ غائب ہوئی۔یاسر کے وائلنس سے کون واقف نہیں تھا۔بقول ساحر کے۔۔"اسکا دماغ خراب ہوتے دیر نہیں لگتی تھی۔۔"حنیفہ اور سلمان نے ایک ساتھ چہروں پر ابھرتی مسکراہٹ روکی تھی۔۔زار نے حسن کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو "بیٹا تُو باہر نِچ۔۔"

"تم چُپ رہو۔۔"

"آپ بھی چُپ رہیں۔۔"وہ دونوں سرگوشی میں ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔جبکہ ساحر ان کے ساتھ بالکل سنجیدگی سے کھڑا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یاسر کچھ عرصے تک ایک سنگل کیس پر کام کرے گا۔کیس کے حوالے سے بریف کر دیا ہے میں نے اسے۔کچھ دنوں تک جواب دے گا وہ مجھے۔تم دونوں تو اس کیس میں آفیشلی کام نہیں کرسکتے۔۔"ان کا اشارہ زار اور حسن کی جانب تھا۔وہ دونوں عمیرہ زاہد کے باڈی گارڈز تھے۔۔

"کیونکہ عُمیرہ زاہد کا ورلڈ ٹور متوقع ہے اگلے دنوں میں۔۔ہوسکتا ہے تم دونوں کو باقی گارڈز کے ساتھ سیکیورٹی کے حساب سے جانا پڑے۔۔ایسے میں صرف ساحر مدد کرسکتا ہے اسکی۔۔اگر اسے مدد درکار ہو تو دیکھ لینا تم تینوں۔۔خاص کر تم ساحر۔۔"انہوں نے آخر میں سنجیدگی سے اسکی جانب اشارہ کر کے کہا تو ساحر نے سر اثبات میں ہلایا۔پھر وہ تینوں چیف کے آفس سے پلٹ آئے۔۔

"کیا کیس ہوگا۔۔؟" باہر نکلتے ہی شیر نے پوچھا تو زار نے کندھے اچکائے۔

"انہوں نے ہمیں کیس کی نوعیت نہیں بتائی۔شاید بہت کانفیڈینشل ہو۔۔ون آن ون کام کرنے والا کیس ہو۔۔ایسے کیسس میں ون مین انویسٹریگیشن ہوتی ہے۔ٹیمز تحقیقات نہیں کیا کرتیں۔۔"

"لیکن اکیلے انسان کے لیے مشکل نہیں ہوگا کیس ہینڈل کرنا۔۔؟" ساتھ چلتے حسن نے پوچھا تو زار نے سر اثبات میں ہلایا۔۔

"کیس پیچیدہ نہیں ہوتا زیادہ۔۔یا پھر وہ انسان اس قابل ہوتا ہے کہ کیس کو اکیلے ہینڈل کرسکے۔۔"حسن نے سمجھ کر سر ہلایا۔اسکے لیے بہت سی اصطلاحات اب بھی نئی تھیں۔

"اور ایسا بھی ہوتا ہے۔۔کہ چیف اس کیس کے حوالے سے کسی اور پر بھروسہ نہیں کرسکتے۔۔" خاموشی سے ساتھ چلتے ساحر نے پہلی دفعہ کہا تو وہ دونوں ہی سر ہلانے لگے۔ساحر ان سے تجربے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں کہیں زیادہ تھا۔وہ اور یاسر دونوں ایک ساتھ ہی اس ایجنسی کے لیے اپائنٹ ہوئے تھے۔جبکہ زار اور حسن بعد میں ان کی ٹیم کا حصہ بنے تھے۔

"یاسر اکیلا نہیں ہے۔۔ہم ہر ممکن مدد کریں گے اس کی۔۔"کچھ پل بعد زار نے کہا تھا۔وہ اس گروپ کا برین تھا۔دی اسیلجب ون۔۔ساحر خاموش رہ کر ٹھنڈے دماغ سے کام کرنے والا آدمی تھا۔اسکا جسم ان چاروں میں خاصہ کسرتی تھا۔اسے ورک آؤٹ کرنے کا بے حد شوق تھا اور وہ اپنے فارغ اوقات میں جِم ہی میں پایا جاتا تھا۔۔شیر چھوٹا اور معصوم تھا۔۔لیکن اپنے کام سے لگاؤ اسے بھی ان چاروں جتنا ہی تھا۔آنے والے وقتوں میں وہ ایک اہم رُکن بننے والا تھا۔۔اور سب سے آخر میں یاسر تھا۔۔کم گو، سنجیدہ، زیرک اور بہت لیا دیا سا۔۔بقول زار کے اسکے چہرے پر لکھا ہوتا تھا کہ "مجھ سے بات مت کرو۔۔"وہ ایک جانب بنے اپنے کیبسر کی جانب بڑھ آئے تھے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

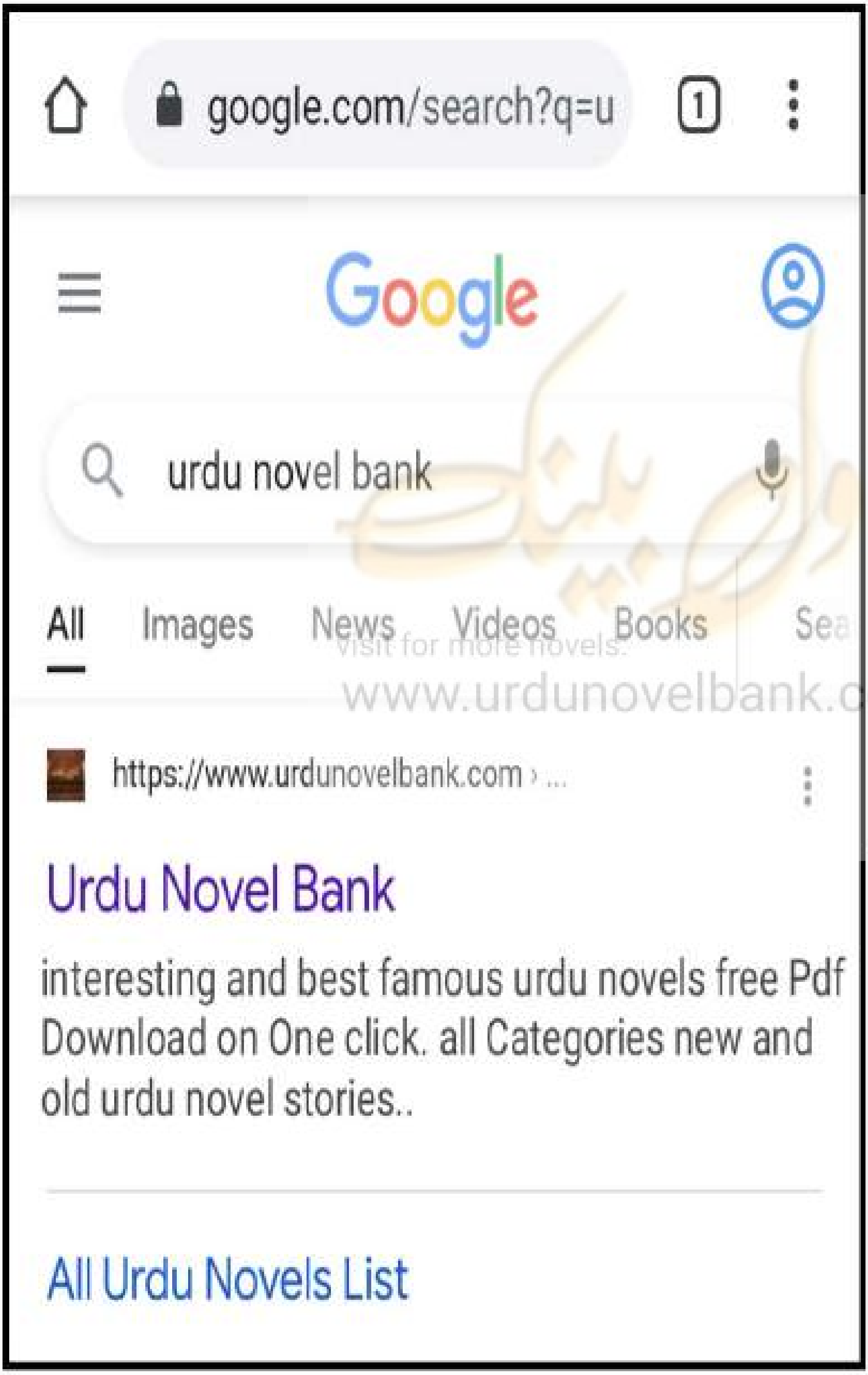

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

"تم آج شام افرحہ کے نکاح میں شرکت نہیں کررہی ہو، سیلین۔مجھے تمہارے باپ کے گھرانے سے شدید نفرت ہے۔میں ان کی شکلیں تک نہیں دیکھنا چاہتی۔۔اسی لیے تم بھی وہاں نہیں جاؤگی۔۔"ابھی وہ نہا کر نکلی ہی تھی کہ ماں کو لاؤنج کے صوفے پر براجمان دیکھ کر یکلخت ہی سیدھی ہوئی۔۔افرحہ اسکے تایا کا بیٹا تھا۔

"اس پوری دنیا میں میرے پاس آپکے علاوہ اور کوئی رشتہ نہیں ہے، ماں۔۔وہ لوگ جیسا بھی سلوک ہمارے ساتھ رکھتے رہے ہوں۔۔لیکن وہ ہمارے رشتے دار ہیں۔۔رشتے داروں کو معاف کیا جاسکتا ہے۔پلیز۔۔مجھے میرے رشتے بچانے دیں۔۔"اسے اگر کسی چیز سے اس دنیا میں نفرت تھی تو وہ تھا قطع تعلق کرنا۔۔رشتے توڑنا۔۔جو دل رشتے توڑنے کے لیے درکار تھا۔وہ اس دل سے خالی تھی۔۔اسکے پاس وہ دل نہیں تھا جو قطع رحمی کرسکتا ہو۔۔شگفتہ نے انتہائی کڑوی نگاہ ڈالی تھی اسکے سراپے پر۔۔

"وہ تمہارے سوتیلے رشتے دار ہیں بیوقوف لڑکی۔نفرت کرتے ہیں تم سے۔۔مجھ سے۔۔تمہیں صرف ذلیل کرنے کے لیے بُلا رہے ہیں وہ لوگ۔۔"

"سگّے ہوں یا سوتیلے۔۔رشتے تو ہیں ناں۔۔میرے پاس ان رشتوں کو گنوانے کا کوئی جواز نہیں ہے۔۔"اس نے کہا تو آواز آخر میں لرز سی گئی۔اندر کہیں وہ جانتی تھی کہ شگفتہ درست تھی۔وہ اسے پسند نہیں کرتے تھے۔وہ مذہبی لوگ تھے۔۔نیک اور متقی۔۔پرہیزگاروں کی صَف میں اس جیسی اداکارہ کی کوئی جگہ نہیں تھی۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمہیں خود شوق ہے اپنے دل کو چھلنی کرنے کا۔جاؤ۔۔شوق سے جاؤ۔۔لیکن جب وہ تمہارا دل توڑ دیں تو میرے پاس روتی ہوئی مت آنا۔۔ میں تب تمہاری شکل بھی نہیں دیکھونگی۔۔"وہ پھنکار کر یکلخت ہی اٹھی اور تیزی سے داخلی دروازہ پار کر نکلتی چلی گئی۔۔شام کے اس پہر اپارٹمنٹ مدھم روشنیوں سے روشن تھا۔وہ اداس آنکھیں لیے درمیان میں ہی کھڑی رہ گئی۔۔پھر دانت جما کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ آئی۔شگفتہ کی کسی بات پر اس نے دھیان نہیں دیا تھا۔سُرخ ریشمی لباس پر چم چم کرتے سفید ستاروں کا کامدار جوڑا پہنے وہ خاموشی سے اپنے بالوں کو سنوار رہی تھی۔اس لمبی قمیص اور چوڑی دار پجامے کے ساتھ اسکے پاس کامدار دوپٹہ بھی موجود تھا۔۔ دوپٹہ۔۔جو وہ اکثر نہیں لیا کرتی تھی۔۔

شہد رنگ بالوں کو کُھلا چھوڑے، چہرے کو مناسب میک اپ سے سجا کر وہ اپنے کمرے سے باہر نکل آئی تھی۔کمرے میں ایک جانب بنے جوتوں کے دراز کا دروازہ کھول کر جُھکی تو بال لہرا کر آگے کو آگرے۔۔وہ لمحے بھر کو ٹھہر گئی تھی۔۔اسکی سُرخ مخملی ہیلز کے ساتھ باڈی گارڈ کی دی گئی ہیلز بھی رکھی تھیں۔۔اگلے ہی پل اس نے سر جھٹک کر سُرخ ہیلز نکالیں اور بیڈ پر بیٹھ کر اسکے نازک اسٹریپس باندھنے لگی۔۔

جن کے گھر وہ نکاح کی دعوت پر جارہی تھی وہ واقعتاً اسکے سوتیلے رشتے دار تھے۔اسکی ماں نے اپنے پہلے شوہر سے طلاق لے لی تھی۔وہ اسکی کم مایہ سی تنخواہ پر گزارہ نہیں کرسکتی تھی۔پھر وہ ایک بار میں جاب کرتی رہی۔۔سیلینہ تب محض چھ سال کی تھی۔اسکی ماں اگلے کئی سالوں میں بار ہوسٹیس کے عہدے پر فائز ہوگئی۔۔انھی دنوں وہ اپنے دوسرے شوہر سے ملی تھی۔وہ بار میں

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

صرف اور صرف شگفتہ کے لیے آیا کرتے تھے۔۔شگفتہ اپنی زندگی سے خوش تھی لیکن اپنے لیے ایک امیر گھرانے کے بیٹے کو محبت میں پاگل دیکھ کر وہ مزید اسے ٹال نہیں سکی۔۔اسکا سوتیلا باپ ایک شریف النفس شخص تھا۔اسے شگفتہ سے نکاح کر کے عزت سے اپنے گھر لے جانا تھا۔یہاں تک کہ اسے سیلینہ کے وجود سے بھی کوئ مسئلہ نہیں تھا۔۔لیکن پھر جو سوچا ویسا نہ ہوسکا۔۔

اس نے اپارٹمنٹ کا دروازہ بند کیا اور لِفٹ کی جانب بڑھ آئ۔کار پارکنگ ایریا میں آگے بڑھتے ہوئے لمحے بھر

کے لیے اسے کچھ محسوس ہوا تھا۔۔وہ ٹھہر سی گئ۔۔پھر پلٹ کر خوفزدہ نگاہوں سے اپنے پیچھے دیکھا۔۔مغرب بیت چکی تھی اور پارکنگ ایریا خاصہ سنسان ہورہا تھا۔گھبرا کر اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اندر آ بیٹھی۔۔اگلے ہی پل اب وہ سڑک پر، سوچوں میں گُم صُم سی ڈرائیو کررہی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کی ماں اور احسن علی نے شادی کرلی۔۔وہ ان دونوں کو عزت کی چادر اوڑھا کر اپنے گھر لے آئے۔۔لیکن ان کے گھر والے بار ہوسٹیس اور اسکے وجود کو برداشت نہیں کرسکے۔۔وہ اپنے قیمتی سپوت کو ان دو زندگیوں کے ساتھ ذلت سے دوچار ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔احسن علی تین بھائ تھے۔مراد علی اور شہیر علی دونوں اسکے تایا تھے۔۔وہی جنھیں وہ کبھی ایک آنکھ بھی نہیں بھائ تھی۔۔قسمت نے ساتھ نہیں دیا اور احسن کی اچانک موت نے ان دونوں پر آسمان گرا دیا۔۔وہ اس گھر میں نوکرانی کی سی حیثیت سے زندگی گزارنے لگیں۔۔اس نے بمشکل دھکوں سے سیکنڈ ایئر کلیئر کیا اور پھر اپنی زندگی کے لیے نکل پڑی۔۔ نظر امجد اسکا پہلا مددگار تھا۔اسی کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ذریعے اسے ایک ڈرامے میں چھوٹا سا رول مل گیا تھا۔۔وہ خوبصورت تھی۔۔پیٹ خالی اور اذیت ناک محرومی کے بعد وہ اس آفر کو ٹھکرانے کی جسارت نہیں کرسکتی تھی۔۔

اسے ٹی وی اسکرین پر دیکھ کر گھر میں ایک طوفان سا برپا ہوگیا تھا۔وہ ان کے بھائی کی سوتیلی بیٹی تھی۔۔وہ مانتے یا نہیں مانتے لیکن دنیا مانتی تھی۔۔لوگوں نے ان سے طرح طرح کے سوالات کیے تو وہ جواب نہیں دے سکے۔۔اور پھر ردعمل یہ نکلا کہ شہیر نے بھرے گھر میں۔۔اسے سب کے سامنے مارا۔۔اسے یاد تھا وہ اس وقت بہت کمزور تھی۔۔ان کے تھپڑ سے زمین پر جاگری تھی۔۔لیکن اس نے اف تک نہیں کہا۔۔گھر والوں نے ان دونوں ماں بیٹی سے بائیکاٹ کرلیا۔۔ کچھ عرصے تک وہ انہیں برداشت کرتے رہے لیکن پھر جب سیلینہ کو ایک بڑے ڈرامے میں کام کرنے کی آفر آئی۔۔اور اس نے وہ آفر قبول کرلی۔۔تب وہ رات۔۔ان کی اس گھر میں آخری رات ثابت ہوئی۔۔انہیں گھر بدر کردیا گیا۔۔وہ اپنی ماں کے ساتھ نظر کی چوکھٹ تک چلی آئی تھی۔۔ڈرامہ کامیاب ہوا تو اس نے اپارٹمنٹ کرائے پر لے لیا۔۔کئی سال گزر گئے اور اسکا نام صفِ اول کی ایکٹریس میں آنے لگا۔۔اسکے حالات اچھے ہوگئے۔۔وہ اپنی ماں اور اپنا پیٹ پالنے کے قابل ہوگئی تھی۔۔انہی دنوں اسکے سوتیلے رشتے داروں نے اس سے رابطہ کر کے اسے اپنے پاس واپس آنے کی دعوت دی تو وہ شگفتہ کی تنبیہہ پر بھی ان کو انکار نہ کرسکی۔۔وہ رشتوں کو کبھی انکار نہیں کر سکتی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن وقت گواہ تھا۔۔جب بھی دوبارہ وہ اس گھر میں بلائی گئی تھی ذلت کے لیے بلائی گئی تھی۔۔ شہیر اور مراد دونوں خاصے سخت مذہبی تھے۔۔وہ اسے ناپسند کرتے تھے۔۔لیکن عمر اسے ہمیشہ بلا لیا کرتا تھا۔۔عمر اس گھر میں اسکا خیر خواہ تھا۔۔

ڈرائیو کرتے ہوئے وہ پھر سے اسی جگہ جارہی تھی۔اسی جگہ جہاں سے ہمیشہ تکلیف ملا کرتی تھی۔ ہمیشہ کی طرح اس امید پر۔۔کہ شاید اب کچھ بدل گیا ہو۔۔شاید اب دلوں میں رحم آگیا ہو۔۔جو اللہ کے قریب ہوں ان کے دل تو نرم ہوتے ہیں ناں۔۔پھر اسکے سوتیلے رشتے داروں کے دل اسکے لیے اتنے سخت کیوں تھے بھلا۔۔؟ وہ زیادہ مذہب کو نہیں جانتی تھی۔۔لیکن جانے کیوں وہ مذہبی لوگوں سے اچھی امید رکھا کرتی تھی۔۔ایسے لوگ امید دیا کرتے تھے۔۔اور اسے نا امید ہونے سے نفرت تھی۔۔

سڑک پر بڑھتی کار درمیانی رفتار سے چل رہی تھی۔۔اور وہ ڈرائیو کرتی گہری سوچوں میں گم تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگلے کئی لمحات میں وہ اپنے باپ کے گھر کی چھت تلے موجود تھی۔وسیع و عریض بنگلہ اک شان سے سر اٹھائے کھڑا تھا۔سبزہ زار پر برقی قمقمے لگے تھے۔۔ان سنہری قمقموں تلے وہ سُرخ لباس میں دمک رہی تھی۔۔افرحہ اور عُزیر مراد کے بیٹے تھے۔۔جبکہ ماہ جبین اور عُمر شہیر کے بچے تھے۔۔وہ ایک چھوٹا سا خوشحال گھرانہ تھا جو اس وسیع سے خوبصورت بنگلے میں رہا کرتا تھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رشتے داروں نے اسے سبزہ زار پر بیٹھے دیکھا تو رُخ پھیر لیا۔۔ڈرگز والے کیس کے بعد تو وہ ان کے لیے اور بھی قابلِ نفرت ہوگئ تھی۔اس نے بھاری دل کے ساتھ بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا اور پھر وہاں سے اٹھ آئ۔۔لاؤنج میں مہمانوں کی بہتات تھی۔۔نکاح سادگی سے کیا جارہا تھا اور مہندی جیسی رسومات سے پرہیز کیا جارہا تھا۔۔عزت دار گھرانوں کی نشانی۔۔کاش وہ بھی اتنی ہی عزت سے کسی کی زندگی میں داخل ہوسکے۔۔

زُبیدہ اور راحمہ تائ نے اسے داخلی دروازے میں کھڑے دیکھا تو نفرت سے چہرہ پھیر لیا۔۔راحمہ کے ہزار دفعہ منع کرنے پر بھی عمر نے سیلینہ کو دعوت دے دی تھی۔۔

صوفوں پر براجمان مہمان اسے گردنیں موڑ موڑ کر دیکھ رہے تھے۔اسکے رخسار گلابی ہوئے۔۔ بمشکل مسکراتے ہوئے وہ آگے بڑھ آئ۔۔سلام کیا تو دبی دبی سی آواز میں بہت مایوس سا "وعلیکم السلام" موصول ہوا۔۔اس نے ایک جانب رکھا خالی صوفہ دیکھا اور پھر وہاں بڑھ گئ۔۔مہمانوں کے درمیان کوئ بھی اسے اپنے پاس بٹھانے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔وہ پھر بھی مسکراتی رہی۔۔ یکایک کسی کے آواز دینے پر اس نے گردن پھیر کر دیکھا تو لمحے بھر کے لیے ساری اداسی عنقا ہوگئ۔۔سامنے عمر کھڑا تھا۔۔اس گھر میں واحد انسان جو سیلینہ کو انسان سمجھتا تھا۔۔

وہ چوبیس سالہ نوجوان تھا۔وجیہہ اور دراز قد۔۔سیاہ بال اور سیاہ آنکھیں بہت محبت سے سیلینہ کو تک رہی تھیں۔پھر وہ آگے بڑھ آیا۔۔

"کیسی ہیں آپ ایکٹریس صاحبہ۔۔؟" وہ بے تکلفی سے کہتا اسکے ساتھ آ بیٹھا تھا۔سفید کرتا شلوار میں ملبوس بہت ہینڈسم دکھ رہا تھا وہ۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں تو ٹھیک ہوں تم بتاؤ۔۔کیسے ہو۔۔؟ کہاں ہو اتنے دن سے۔۔؟" وہ ایک عمر کے آجانے سے بہت خوش ہوگئی تھی۔عمر اس سے عمر میں تین سال چھوٹا تھا لیکن ان کے درمیان کی بے تکلفی بہت عزت والی تھی۔البتہ راحمہ تائی کو اپنے بیٹے کی اس سے بے تکلفی ایک آنکھ نہیں بھایا کرتی تھی۔۔

"یہیں تھا۔۔بابا کے ساتھ بزنس میں ہاتھ بٹا رہا ہوں۔آفس جاتا ہوں۔۔آپکو بہت مِس کرتا ہوں۔۔پرسوں آپکو ٹی وی پر دیکھا تھا۔۔بہت خوشی ہوئی۔۔پھر کب آرہا ہے آپکا ڈرامہ۔۔؟" اس نے پوچھا تو سیلینہ نے اسے کندھے اچکا کر دیکھا۔۔

"کوئی کام نہیں کرنا چاہتا میرے ساتھ۔۔"اسکا جواب سن کر وہ لمحے بھر کے لیے چپ سا ہوگیا تھا۔پھر آنکھوں میں ڈھیروں غصہ لیے بولا۔۔

"سب بیوقوف ہیں۔انہیں آپکی ورتھ نہیں پتہ۔جس دن پتہ چل گئی کوئی آپکو انکار کرنے کی جسارت نہیں کرسکے گا۔۔"اسے اپنے لیے حساس ہوتا دیکھ کر اسکا دل محبت سے بھر گیا تھا۔کوئی تو تھا جو اسکی پرواہ کیا کرتا تھا۔اس نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔

"بس ینگ مین۔۔اتنا جذباتی نہیں ہوتے۔۔تمہاری ماما نے تمہیں میرے ساتھ بیٹھا دیکھ لیا ناں تو خیر نہیں ہوگی پھر تمہاری۔۔"اس نے مسکراہٹ دبا کر اسے چھیڑا تو وہ ہنس دیا۔۔

"اب بڑا ہوگیا ہوں میں۔۔اب آپکو یا مجھے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔"سیلینہ مسکرادی۔۔لیکن وہ اسے یہ نہیں بتا سکی کہ لوگ جملے کسنے کبھی نہیں چھوڑا کرتے تھے۔۔لوگ دل توڑنے کا کام ہمیشہ اچھے سے کیا کرتے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھے۔۔

"کتنی پیاری پیاری لڑکیاں آئی ہوں ہیں آج۔۔دیکھو ذرا۔۔"اس نے اسے پھر چھیڑا تو وہ اسے آنکھیں چھوٹی کیے دیکھنے لگا۔۔

"آپ سے زیادہ کوئی خوبصورت نہیں لگ رہی یہاں۔۔"وہ اسکے کہنے پر چونکی تھی۔ پھر گہرا سانس لے کر اسکے کندھے پر دھپ رسید کی۔۔

"تائی تمہیں مار دینگی۔۔ایسی بات سوچنا بھی مت۔۔"

"شادی کرونگا تو کوئی کچھ نہیں کہہ سکے گا۔۔"

"لوگ شادی کے بعد بھی نہیں بخشتے۔میں زندہ مثال ہوں تمہارے سامنے۔۔"ابھی وہ دونوں بات کر ہی رہے تھے کہ راحمہ تائی یکدم دندناتی ہوئی آگے بڑھیں اور عُمر کو بازو سے گھسیٹ کر اٹھایا۔ ان کی اس جارحانہ حرکت پر یکدم ہی لاؤنج میں براجمان خواتین دلچسپی سے ان کی جانب دیکھنے لگی تھیں۔عمر اور سیلینہ بھی راحمہ کے ایسے ردعمل پر حیران رہ گئے تھے۔۔

"ماما کیا کررہی ہیں آپ۔۔؟" عمر نے احتجاجً کہا لیکن راحمہ اسے نہیں سن رہی تھی۔وہ انگلی اٹھائے سیلینہ کو تنبیہہ کررہی تھی۔۔

"میرے بیٹے سے دور رہو تم۔۔کچھ اور نہیں تو کم از کم عمر کے فرق کا ہی لحاظ کرلو۔۔"اسکا رنگ یکدم سفید ہوا تھا۔عمر نے بے یقینی سے اپنی ماں کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ماما فار گاڈ سیک۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے ہی دعوت دی ہے ناں اسے یہاں۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ لڑکی ایسی شریف دعوتوں کے لائق نہیں ہے۔اسے ایسی محفلیں زیب نہیں دیا کرتیں۔اور جیسی محفلیں اسے زیب دیتی ہیں وہ ہم افورڈ نہیں کرسکتے۔۔"حلق میں یکدم ہی بہت سے کانٹے ابھر آئے تھے۔اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن الفاظ نے ساتھ نہیں دیا۔مہمانوں کی نظریں۔۔برقی قمقموں کی آنکھوں کو چُندھیاتی ہوئی روشنی۔۔اپنا سفید پڑتا رنگ۔۔سب کچھ گڈمڈ ہورہا تھا۔۔

"ماما خدا کے لیے۔۔"

"ہمیشہ کی بے عزتی بھی یاد نہیں رہتی اس لڑکی کو۔۔اگر عمر تمہیں انسانیت کے ناطے دعوت دیے دیتا ہے تو کم از کم اپنی غیرت کا ہی خیال کرلیا کرو۔۔ہمیشہ بے شرموں کی طرح منہ اٹھا کر یہاں آنا ضروری نہیں ہے۔کیا تم نہیں جانتی کہ کچھ جگہوں پر دعوتیں دینا ضروری ہوتا ہے۔۔نا چاہتے ہوئے بھی مکروہ لوگوں کو بلانا پڑتا ہے۔۔ایسے میں ان لوگوں کو چاہیے کہ اپنی اور آگے والوں کی مشکل آسان کر کے نہ ہی آئیں۔۔ایسی بدمزگی سے تو بچ جائیگا سب کچھ۔۔"شہد رنگ آنکھوں میں بہت سے آنسو چمک رہے تھے۔۔لیکن رخسار خشک رہے۔۔وہ آنسو آنکھوں کے اندر ہی رکھنے کی عادی تھی۔۔اسکے آنسو باہر نہیں گرا کرتے تھے۔۔

"ماما آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں۔۔چلیں یہاں سے۔۔سیلینہ۔۔سیلین۔۔بات سنیں سیلینہ۔۔"وہ سیلینہ کو باہر کی جانب بھاگتے ہوئے دیکھ کر اسے آوازیں دیتا اسکے پیچھے گیا تھا۔وہ تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔کئی مرد اسے پلٹ کر دیکھ رہے تھے۔سبزہ زار پر سرخ ہیلز میں بھاگتی لڑکی کا دل ایک بار پھر زخمی کردیا گیا تھا۔۔عمر اسکے پیچھے اسے آوازیں دیتا بھاگ رہا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سیلینہ۔۔کہاں جارہی ہیں آپ۔۔؟" اس نے اسے کہنی سے تھام کر روکا تو وہ ٹھہر گئی۔اسکی جانب مڑنے کی

ہمت نہیں تھی اسکے اندر۔۔وہ اسکے سامنے آیا۔۔اسکا چہرہ اونچا کر کے اسے دیکھا۔اسکی آنکھیں گلابی تھیں۔۔عمر کو تکلیف ہونے لگی۔۔

"آئم سوری سیلین۔۔رئیلی سوری۔۔"اس نے نم آنکھوں سے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا تھا۔

"کوئی بات نہیں۔۔تم اندر جاؤ۔۔نہیں تو تائی بلاوجہ تایا سے شکایت کریں گی اور پھر وہ وائلنس پر اتر آئیں گے۔۔کوئی پوچھے تو مجھے ڈیفینڈ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔اپنی زندگی میری وجہ سے مشکل مت بناؤ۔۔"اس نے کہا اور پھر اسکے ساتھ سے نکل آئی۔۔کار میں بیٹھ کر اس نے جلد از جلد یہاں سے نکل جانے ہی میں عافیت جانی تھی۔۔عمر اب تک بے بسی سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔سیلینہ کی زندگی میں موجود ہر مرد مجبور تھا۔۔پہلے واجد حسن۔۔ پھر نظر امجد اور یوول۔۔اب عمر۔۔اس نے تیزی سے گاڑی آگے بڑھائی اور مرکزی شاہراہ پر آ نکلی۔۔

ایجنسی کی بتیاں حتی الامکان رات کے اس پہر بند تھیں۔ساری ٹیمز اپنا اپنا کام سمیٹ کر گھروں کو جا چکی تھیں۔اسکی ٹیم بھی جاچکی تھی۔۔انٹرٹینمینٹ ایجنسی کے نچلے فلور پر وہ اپنے کیبن میں تنہا بیٹھا، لیپ ٹاپ نگاہوں کے سامنے کھولے ہوئے تھا۔اندھیرے میں لیپ ٹاپ کی روشن اسکرین اسکے چہرے کو روشن کررہی تھی۔۔اپنا سیاہ کوٹ اتار کر کرسی کے پچھلے حصے پر ڈالے، وہ

visit for more novels:
www.urdunovelbanks.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آستینیں کہنیوں تک برابر موڑے ہوئے تھا۔ٹائی کی گرہ ڈھیلی تھی اور وہ بار بار ایک ہی وڈیو کلِپ پیچھے کر کے دیکھ رہا تھا۔

یہ وہی فوٹیج تھی جو حنیفہ نے اسے دی تھی۔سیلینہ کو اسٹالک کرتے فارمر ملٹنٹ کی۔۔اس نے ویڈیو ایک بار پھر روائنڈ کی۔۔مُکمل سیاہ لباس سے ڈھکا وہ اسٹالکر بالکل خاموشی سے ایک کار کے پیچھے سے نکل کر آیا تھا۔۔

بالکل کسی سائے کی طرح خاموش انداز تھا اس کا۔۔اس نے ویڈیو روک رکھی تھی۔۔

"میں کہنا نہیں چاہتا لیکن ہماری ایجنسی میں کچھ گڑبڑ چل رہی ہے۔۔کوئی ہمارے درمیان بہت خاموشی سے موجود ہے۔۔"حنیفہ کی بات اسکے کانوں میں گُونجی تھی۔وہ اپنی کرسی پر پیچھے ہو بیٹھا۔۔پھر گُوگل کا ٹیب کھول کر اس کے چوکھٹے میں کچھ لکھنے لگا۔۔

"ماریہ حسن۔۔"

سرچ میں ماریہ حسن کی تصاویر، واجد حسن سے متعلق مختلف آرٹیکلز اور واجد کے سُسر کی سیاسی کمپیئن سے متعلق ٹالک شوز اور مشہور تبصرہ نگاروں کے کالم لکھے نظر آرہے تھے۔

"ہر کوئی فارمر ملٹنٹس کو ہائیر نہیں کرسکتا۔۔ایسا کرنے کے لیے سیاسی پاور کا ہونا بہت ضروری ہے۔۔"ماریہ حسن تحقیق کرنے پر اک ادنیٰ سی این جی اوز کو ریگیولیٹ کرتی ڈائریکٹر کے طور پر اُبھر رہی تھی۔اس نے کئی آرٹیکلز کھول کر پڑھے۔وہ ایک پڑھی لکھی اور خاصی بارسوخ عورت تھی۔۔لیکن فارمر ملٹنٹ ہی کیوں؟؟ یہ کام تو بہت سے عام اسٹالکرز بھی کرسکتے تھے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسکرین پر اُبھری ماریہ کی مسکراتی تصویر کو بالکل خاموشی سے دیکھتے ہوئے وہ کچھ سوچ رہا تھا۔۔ کچھ دیر مزید سرچ کرنے کے بعد وہ اپنی جگہ سے اٹھ آیا تھا۔ایک چھوٹی سی کِلپ اور انٹرنیٹ پر موجود چندری سرچز کے بعد مزید کیا پتہ چل سکتا تھا۔۔؟ ابھی وہ اپنی کُرسی سے اٹھا ہی تھا کہ یکدم کچھ کھڑکنے کی آواز پر ٹھہر سا گیا۔۔بالکل آہستگی سے چہرہ پھیر کر دروازے کی جانب دیکھا۔۔راہداری کی بتی جل رہی تھی۔۔وہ اپنا کوٹ اٹھاتا باہر چلا آیا۔۔اسکے قدموں کی آواز نہیں آتی تھی۔۔

باہر نکل کر ایک طائرانہ نگاہ گُل ہوئی بتیوں تلے موجود، اندھیرے میں ڈوبے کیبنز پر ڈالی۔۔کوئی بھی موجود نہیں تھا۔۔اس نے آہستگی سے ہاتھ بڑھا کر راہداری کی بتی بھی بند کردی تھی۔۔اب وہ مکمل اندھیرے میں گھرا کھڑا تھا۔۔

"اگر شک ہو تو پینک نہیں ہونا۔۔خاموش رہ کر بتیاں بند کرنی ہیں۔۔جو موجود ہوگا وہ اندھیرے کے باعث ہلنے کی کوشش کرے گا۔۔تب تم آواز سُننا۔۔قدموں کی۔۔سانس لینے کی۔۔کیا تم جانتے ہو یاسر۔۔انسانی سانس لینے کی آوازیں بہت دلچسپ ہوا کرتی ہیں۔۔"کسی کے کہے گئے جُملے اسکی سماعت میں گُونجے تھے۔اگلے ہی پل اسے تیزی سے سانس لینے کی آواز محسوس ہوئی۔۔یوں گویا کوئی اندھیرے میں داخلی دروازے کی جانب بھاگ رہا ہو۔وہ بجلی کی تیزی سے آگے بڑھا اور آگے والے نے دروازے کے ناب پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ یاسر نے ٹھنڈی انگلیوں سے اسکی گُدّی دبوچ لی۔۔آگے والے کی دبی دبی سی چیخ بُلند ہوئی تھی۔۔اس نے یہ آواز کہیں سُن رکھی تھی۔۔ سیلینہ سے بات کرتی آواز۔۔یوول۔۔!

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اگلے ہی پل اس نے قریب میں ہاتھ مار کر لائٹ جلائ تو یوول کا خوف سے زرد چہرہ سامنے آیا۔ وہ سرتا پیر کپکپاہٹ کا شکار تھا۔۔اس نے اسے گریبان سے تھام کر دیوار سے لگایا تھا۔۔

"تم اس وقت انڈر گراونڈ فلور پر کیا کررہے ہو۔۔؟ یہاں داخلے کا کارڈ کہاں سے ملا۔۔؟" سُرمئ آنکھیں اندھیرے میں سیاہ محسوس ہورہی تھیں۔۔آواز بھاری اور ٹھہری ہوئ تھی۔۔چہرہ ٹھنڈا تھا۔۔

"می۔۔می میں نظر سر کے کہنے پر آیا تھا یہاں۔۔س۔۔سیلینہ کا آفیشل کارڈ اٹھانے۔۔"

اس نے اسکا گریبان چھوڑ دیا تھا۔پھر دو قدم پیچھے ہٹا۔۔

"تم جانتے ہو یہ سچ نہیں ہے۔۔"

"می۔۔میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔ن۔۔نظر سر نے مجھے ب۔۔بھیجا تھا۔وہ او۔۔اوپر فلور پر میرا انتظار کررہے ہیں۔"اسکی زبان بری طرح لڑکھڑا رہی تھی۔یاسر نے اسے گریبان سے دبوچ کر گھسیٹا اور لِفٹ میں لیے سوار ہوا۔ایک ہاتھ سے اس نے اسے گریبان سے پکڑ رکھا تھا اور دوسرے ہاتھ میں کوٹ تھام رکھا تھا۔۔اوپر موجود فلور پر نظر امجد واقعی یوول کا انتظار کررہا تھا۔ نظر نے پسینے میں شرابور یوول کو یاسر کے ہاتھ تلے کپکپاتے دیکھا تو یکدم ہی آگے بڑھا۔۔ایک جھٹکے سے اسے یاسر کی گرفت سے آزاد کروایا۔۔

"تمہارا دماغ درست ہے۔۔؟" وہ اس پر چلایا تھا۔۔یوول اب نظر کے پیچھے کھڑا اسے خوفزدہ نگاہوں سے تک رہا تھا۔۔

www.urdunovelbank.com
All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اسلام علیکم۔۔کیا اسے آپ نے نچلے فلور پر بھیجا تھا۔۔؟ سیلینہ کا آفیشل کارڈ لینے۔۔؟" اس نے دھیمے لہجے میں پوچھا تو نظر نے مشکوک انداز سے اسے دیکھ کر سر ہلایا۔۔

یہ ادارے کی سیکیورٹی کی بات ہے۔آپ کسی فارن سبجیکٹ کو یوں حساس سسٹم میں نہیں بھیج سکتے۔۔"

"یہ انڈسٹری میرے انڈر کام کرتی ہے۔میں ڈائریکٹر ہوں اسکا۔۔اسی لیے تم اپنی بکواس بند رکھو۔۔ایک عام باڈی گارڈ کی حیثیت نہیں ہے ڈائریکٹر کو ڈکٹیٹ کرنے کی۔۔" نظر نے سنجیدگی سے کہا تو یوول نے چونک کے اسکے سرد انداز کو دیکھا۔۔نظر ایسے تو بات نہیں کیا کرتا تھا۔۔

"آپ اس پوری گلیمر ایجنسی کے ڈائریکٹر نہیں ہیں۔آپ اس ایجنسی میں کام کرتے ایک ادنیٰ سے ڈپارٹمنٹ ڈائریکٹر ہیں۔ادارے کی سیکیورٹی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اگر آپ اپنی حیثیت کو دیکھیں تو وہ بھی اس قابل نہیں کہ کسی ادنیٰ سے گارڈ کو ڈکٹیٹ کرسکے۔۔صبح تک آپکو اپنے آفس میں چارجڈ فائن اسائین کردیا جائے گا۔سیکیورٹی کو رِسک پر رکھنے کی وجہ سے فائن کی بھرپائی کریں گے آپ۔۔"اس نے بنا کسی لچک کے کہا اور جونہی پلٹنے لگا تو نظر کی چونکی ہوئی آواز پر ٹھہر گیا۔۔

"تمہارا دماغ درست ہے۔۔؟ اور کیسا فائن۔۔؟ کون چارج کرے گا مجھے۔۔؟ کون فائل کرے گا میرے خلاف شکایت۔۔؟" اس نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"میں۔۔شب بخیر۔۔"کہہ کر وہ مڑا اور پھر تیزی سے زینوں کی جانب بڑھ گیا۔۔یوول اور نظر اسکے جواب پر لمحے بھر کو ساکت رہ گئے تھے۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ۔۔یہ احمق انسان۔۔کیا کہا اس نے مجھے۔۔ہاہ۔۔دیکھ لونگا میں اسے۔۔"وہ اب بلند آواز سے بول رہا تھا۔یوول اسکو بمشکل گھسیٹ کر اب لفٹ کی جانب لے جارہا تھا۔نظر امجد کو آج تک کسی نے ایسے غصہ نہیں دلایا تھا۔۔

یاسر اپنی گاڑی میں سفر کرتا اب شہری حدود سے باہر نکلتا جارہا تھا۔اسکا کوٹ فرنٹ سیٹ پر ساتھ ہی رکھا تھا اور وہ رات کے اندھیرے میں ڈرائیو کررہا تھا۔اسکا شہر میں اپارٹمنٹ موجود تھا لیکن وہ وہاں بہت کم رہا کرتا تھا۔۔کیونکہ گاؤں میں اسکے دادا تنہا ہوا کرتے تھے۔دادی کے انتقال کے بعد وہ خاصے اکیلے ہوگئے تھے۔۔اس نے بارہا انہیں اپنے ساتھ شہر چلنے کو کہا لیکن وہ اپنے گھر کو چھوڑنے پر راضی نہیں تھے۔۔اس نے بھی کہنا چھوڑ دیا۔۔لیکن وہ دادا کو زیادہ دنوں تک اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔اسی لیے وہ ہفتے میں کئ دفعہ ان کے پاس رہنے جاتا تھا۔

کار گھاس کے قطعے پر پارک کر کے وہ اتر آیا۔پھر آہستگی سے گھر میں داخل ہوا۔دادا یقیناً رات کے اس پہر سو رہے ہونگے۔۔اس نے ابھی داخلی دروازے سے قدم اندر رکھا ہی تھا کہ کسی نے لاؤنج کی بتیاں روشن کردیں۔۔وہ گڑبڑایا تھا۔۔دادا ٹانگ پر ٹانگ جمائے صوفے پر براجمان اسے دیکھ رہے تھے۔۔پھر اٹھ کر اسکے پاس چلے آئے۔۔اس نے بمشکل مسکرانے کی کوشش کی تھی۔۔ پھر ہاتھ اٹھا کر انہیں ہلکا سا "ہائے" بھی کہا۔۔

"کس کے ساتھ تھے اب تک۔۔؟"

"جی۔۔؟"

"اتنی رات بعد آرہے ہو۔۔یقیناً کسی کے ساتھ تو ہوگے ناں۔۔!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں۔۔اپنے ساتھ تھا۔۔"

"یہ اپنے ساتھ تو رہنے کی عمر نہیں ہے۔۔کیا سیلینہ کے ساتھ تھے۔۔؟" اور وہ یکلخت ہی بھک سے اڑا تھا۔آنکھیں پھیلا کر انہیں دیکھا۔۔

"کیا کہا آپ نے۔۔؟"

"سیلینہ مظہر۔۔تم باڈی گارڈ ہو ناں اسکے۔۔ٹی وی پر دیکھا تھا میں نے۔۔"اوہ۔۔اس نے گہرا سانس لیا۔۔اف دادا۔۔۔

"اتنا ٹی وی کیوں دیکھتے ہیں آپ۔۔؟"

"سیلینہ کے ساتھ تھے یا نہیں۔۔؟"

"نہیں بابا۔۔کسی کے ساتھ نہیں تھا۔اور میں اس کا باڈی گارڈ نہیں ہوں۔وہ تو سچویشن ایسی ہو گئی تھی اسی لیے بس۔۔غلط فہمی ہے یہ۔۔آپ تو پتہ نہیں کیا کیا سوچ رہے ہیں۔۔"دادا کے چہرے پر یکدم ہی مایوسی ابھری تھی۔۔وہ آگے بڑھ کر صوفے پر آ بیٹھا۔۔

"اچھا بتاؤ۔۔قریب سے دیکھنے پر کیسی لگتی ہے وہ۔۔؟" دادا یکدم ہی پرجوش ہو کر اسکے پیچھے آئے۔۔آہ۔۔سیلینہ ان کی فیورٹ تھی۔۔وہ سیلینہ کے بہت بڑے فین تھے۔۔یہ بات کیوں بھول گئی تھی اسے۔۔

"ٹھیک تھی بس۔۔"

"جھوٹ مت بولو۔۔"دادا نے خفگی سے اسے دیکھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"دادا خدا کے لیے۔۔رات کے اس وقت میں سیلینہ نامہ نہیں سننا چاہتا۔۔"

وہ شدید بیزار ہوا تھا۔لیکن دادا کو ذرا جو فرق پڑ جاتا۔۔انہیں بس سیلینہ کے متعلق بات کرنی تھی۔سیلینہ انہیں اپنے آخری ڈرامے سے بہت پسند تھی۔اس ڈرامے میں اس نے ایک فرمانبردار بیٹی کا کیا کمال کردار نبھایا تھا۔جب وہ اسکرین سے غائب ہوئی تو سب سے زیادہ اداس سردار عالم ہی تھے۔۔اب وہ دوبارہ نظر آنے لگی تھی تو وہ پھولے نہیں سما رہے تھے۔۔

"دادا۔۔وہ ایک خوبصورت لڑکی ہے۔بس۔۔سن لیا آپ نے۔۔اب مجھے آرام کرنے دیں۔۔" وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ سردار نے اسے زبردستی ساتھ بٹھایا۔وہ ضبط سے آنکھیں میچ کر بیٹھا تھا۔۔

"کیا تم مجھے۔۔اسکا آٹوگراف لا کر دے سکتے ہو۔۔؟" وہ آنکھوں میں بچوں کی سی خوشی لیے اس سے پوچھ رہے تھے۔۔ وہ انہیں لمحے بھر کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔

"آپ کیا ہیں، دادا۔۔فائیو ایئر اولڈ۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یاسر۔۔میں تمہیں اپنی جائیداد سے عاق کردونگا۔۔"

"ایک پرائی لڑکی کے لیے آپ اپنے پوتے کو جائیداد سے عاق کرنے کا کہہ رہے ہیں!" اسکی آنکھوں میں یکدم ہی خفگی ابھری تھی۔سردار عالم نے چہرہ پھیر لیا۔وہ ناراض ہوگئے تھے یقیناً۔۔

"اوکے۔۔لادونگا آٹوگراف۔۔"اس نے ہار مانتے ہوئے کہا تو سردار یکدم ہی اسکی جانب گھومے۔۔ پھر اسے گلے لگایا۔۔وہ بے بسی سے مسکرا کر رہ گیا تھا۔دادی کے بعد وہ خاصے حساس ہوگئے تھے۔انہیں منع کرنا اسکے لیے کٹھن ہوتا تھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ ایک بہت پیاری ایکٹریس ہے۔۔انڈسٹری کو اسکی قدر نہیں معلوم۔۔"

"جی بالکل۔۔پیاری اور بیوقوف۔۔!"دادا نے اسے گھُورا تو وہ کندھے اچکاتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"تمہیں تو کچھ پتہ ہی نہیں ہے۔۔"

"جی۔۔سب کچھ آپکو جو پتہ ہے۔۔"ان دونوں کا بلیم گیم چلتا رہتا تھا۔۔

"میں کھانا کھا کر آیا ہوں۔۔آپ سوجائیں جا کر۔۔"

"تمہاری ماں آئی تھی۔۔"اور وہ جو آگے بڑھنے لگا تھا اپنی جگہ برف سا ہوگیا۔سردار اسے ہی چہرہ اٹھائے تک رہے تھے۔۔

"ایک دفعہ مل کر بات کرلینے سے کیا ہوجائے گا، یاسر۔۔؟ وہ ماں ہے تمہاری بیٹے۔۔تم بچے ہو اسکے۔۔محبت کرتی ہے وہ تم سے۔۔ایسے مت کرو۔۔وقت نکل جائے گا تو بہت پچھتاؤگے۔۔"دادا کی نرم سی آواز ابھری تو وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکا۔اسکے حلق میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بیٹے ماؤں کو معاف کردیتے ہیں۔۔اور میں جانتا ہوں کہ میرے بیٹے کا دل بھی بہت بڑا ہے۔۔"

اس نے کچھ

نہیں کہا۔۔بس خاموشی سے آگے بڑھ آیا۔۔اپنے پیچھے کمرے کا دروازہ آہستگی سے بند کرتا وہ بیڈ تک چلا آیا تھا۔پھر یونہی آڑھا ترچھا لیٹ گیا۔۔چھت کو تکتا رہا۔۔رات کے اسی پہر۔۔سیلینہ بھی بستر پر دراز اپنے کمرے کی چھت کو تک رہی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان دونوں کے نصیب میں اچھی مائیں نہیں آئی تھیں۔۔اور خود غرض ماؤں کی اولادوں کو نیند ہمیشہ بہت دیر سے آیا کرتی تھی۔۔ان کی نیند بھی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔

رات گئے تک افرحہ کا نکاح کیا جاچکا تھا۔مہمان اپنے گھروں کو رُخصت ہوچکے تھے۔گھر والے درمیانے ہال میں رکھے صوفوں پر آمنے سامنے براجمان تھے اور ماحول میں تناؤ بخوبی محسوس کیا جاسکتا تھا۔موضوعِ گفتگو سیلینہ تھی اور توپوں کا رُخ اسے یہاں دعوت دینے والا عُمر کی جانب تھا۔۔جس کا مُوڈ سیلینہ کے ناراض ہو کر جانے پر شدید خراب نظر آرہا تھا۔

"اس لڑکی کو یہاں دعوت دینے کا کیا جواز تھا، عُمر۔۔؟ تم جانتے ہو اب ہمیں ان ماں بیٹی سے کوئی تعلق نہیں رکھنا۔پہلے ہی وہ بمشکل ہمارے گھرانے سے باہر نکلیں ہیں۔۔" شہیر نے اپنے سپوت کو سخت نگاہوں سے دیکھ کر استفسار کیا تھا۔جواباً عُمر نے محض سر ہلایا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ میری کزن ہیں۔۔چاچو نے شادی کی تھی شگفتہ آنٹی سے۔۔ان کے مابین کوئی ناجائز تعلق نہیں تھا۔میں سیلینہ کو ہمیشہ اپنے گھر کی دعوتوں میں بُلاتا رہونگا۔کیونکہ وہ ایک انتہائی اچھا دل رکھنے والی لڑکی ہیں۔۔"اسکے جواب پر شہیر کی آنکھوں میں موجود سختی گہری ہوگئی تھی۔ان کے ساتھ ہی سنگل صوفے پر براجمان مراد علی نے بھی انہی سخت نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔وہ دونوں اُدھیڑ عمر تھے اور ان کی کن پٹیوں میں چمکتی سفیدی انہیں مزید کرخت ظاہر کرتی تھی۔۔

"وہ ایک بدکردار لڑکی ہے بدبخت۔۔!"شہیر کے پھنکارنے پر عُمر کو اپنی کنپٹیاں سُلگتی ہوئی محسوس ہورہی تھیں۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا۔۔مجھے ان کے بدکردار ہونے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔جب تک وہ ایک اچھا دل رکھیں گی، میری لیے قابلِ عزت رہیں گی۔آپ نے کبھی ان کو کسی غلط کام میں ملوث نہیں دیکھا ہے، ابو۔۔ٹی وی پر بھی کبھی وہ کسی نازیبا رول میں نہیں آئیں۔آپ نے اپنی آنکھوں سے کچھ بھی نہیں دیکھا ہے۔۔آپ صرف لوگوں کی باتوں پر کان دھرے بیٹھے ہیں۔ہر ایکٹریس کا بدکردار ہونا لازم نہیں ہے۔۔ہر ایکٹریس کا اپنے شریف گھرانوں میں ذلیل کیا جانا درست نہیں ہے۔۔"بولتے بولتے اسکا سانس پھول گیا تھا۔گھر کی عورتوں نے اسے ناپسندیدہ نگاہوں اسے دیکھا تھا جبکہ گھر کے مرد اسکی بے باکی پر آتش پا ہورہے تھے۔۔

"مجھے مزید کوئی بحث نہیں کرنی ہے۔وہ لڑکی اب اس گھر کی کسی دعوت میں شریک نہیں ہوگی۔ ہمارا بڑے بڑے علماء کرام کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے۔ہم ہر سوال کا جواب دینے کی نہ ہمت رکھتے ہیں اور نہ ہی جواز۔۔آئندہ۔۔وہ مجھے اس گھر میں نظر نہیں آئے، عمر۔۔"شہیر کی تنبیہ پر بھی وہ اثر لیے بغیر انہیں دیکھتا رہا تھا۔۔افسوس بھری نظروں سے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"علماء کرام تو دستِ شفقت رکھنے والے انسان ہوتے ہیں ناں، ابو۔۔آپ کو کسی نے حق نہیں دیا ہے سیلینہ کو جج کرنے کا۔وہ کس جہنم میں رہ رہی ہیں آپ اس بات کا اندازہ بھی نہیں کرسکتے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ انہیں ہر گناہ سے بری کردیں۔۔میں بس اتنا کہہ رہا ہوں کہ کم از کم آپ انہیں انسان سمجھیں۔۔انسان فرشتے نہیں ہوا کرتے۔۔انسان، انسان ہوتے ہیں۔ ان سے غلطیاں ہوسکتی ہیں اور انہیں معاف بھی کیا جاسکتا ہے۔۔آپ کے پاس کسی بھی انسان کو ذلیل

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، ابو۔۔"اسکی آواز میں موجود تکلیف محسوس کر کے لمحے بھر کو سب خاموش سے ہو گئے تھے۔

"عمر۔۔!ابو کے ساتھ زبان مت چلاؤ۔۔"راحمہ نے اسے جھاڑ کر کہا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔کبھی کبھی اسکا اپنے گھر والوں کے ساتھ دم گھٹنے لگتا تھا۔

"آپ نے کبھی ان دونوں کا ان کا حق نہیں دیا۔چاچو ان کے لیے اپنی آخری وصیت میں خرچ باندھ کر گئے تھے۔وہ چاچو کی فیملی ہیں۔۔چاچو نے ان دونوں سے محبت کی تھی۔۔کیا آپ کے علماء کرام رشتے داروں کے حقوق پر کوئی درس نہیں دیا کرتے۔۔؟" لمحے بھر کو ہر جانب سناٹا چھا گیا تھا۔شہیر اور مراد کو سانپ سُونگھ گیا تھا۔زُبیدہ نے عمر کو کڑوی نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"اب تم ہمیں اسلام سکھاؤ گے، لڑکے۔۔!"مراد کی کرخت آواز پہلی مرتبہ ابھری تھی۔۔عمر اسی بے خوفی سے جذباتی ہوا انہیں دیکھتا رہا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نہیں تایا ابو۔۔وہ تو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔۔میں تو بس یہ کہہ رہا ہوں کہ جو رشتے داروں سے قطع رحمی کرتے ہیں۔۔انہیں جنت میں داخلے کی اجازت نہیں دی جاتی۔۔"

"بکواس بند کرو اپنی۔۔"وہ اس پر چلائے تھے۔عمر یکدم ہی بہت ہرٹ نظر آنے لگا تھا۔۔

"مجھے کوئی شرکت نہیں کرنی افرحہ کی شادی میں۔۔آپ کو اپنا یہ تکبر سے بھرپور مذہبی رویہ مبارک ہو۔۔جو انسان کو انسان نہ سمجھیں۔۔ان کے پاس کوئی جواز نہیں خدا سے محبت کرنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کا۔۔ان کا خدا سے محبت کا دعویٰ اس روئے زمین پر بولا گیا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔۔" اس کے ساتھ ہی وہ پلٹ گیا تھا۔اسکا رُخ داخلی دروازے کی جانب تھا۔

"تم۔۔بیٹھو یہاں۔۔کہاں جارہے ہو۔۔پہلے جواب دو ساری باتوں کا۔۔"شہیر اسکے پیچھے دھاڑے لیکن وہ نظر انداز کرتا آگے بڑھ گیا تھا۔سنہری برقی قمقمے اب تک ٹمٹما رہے تھے لیکن ان کی روشنی میں پہلی سی چمک نہ رہی تھی۔ان کی تازگی ماند پڑ گی تھی۔۔اور ہر جانب گھٹن سی پھیل گی تھی۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com

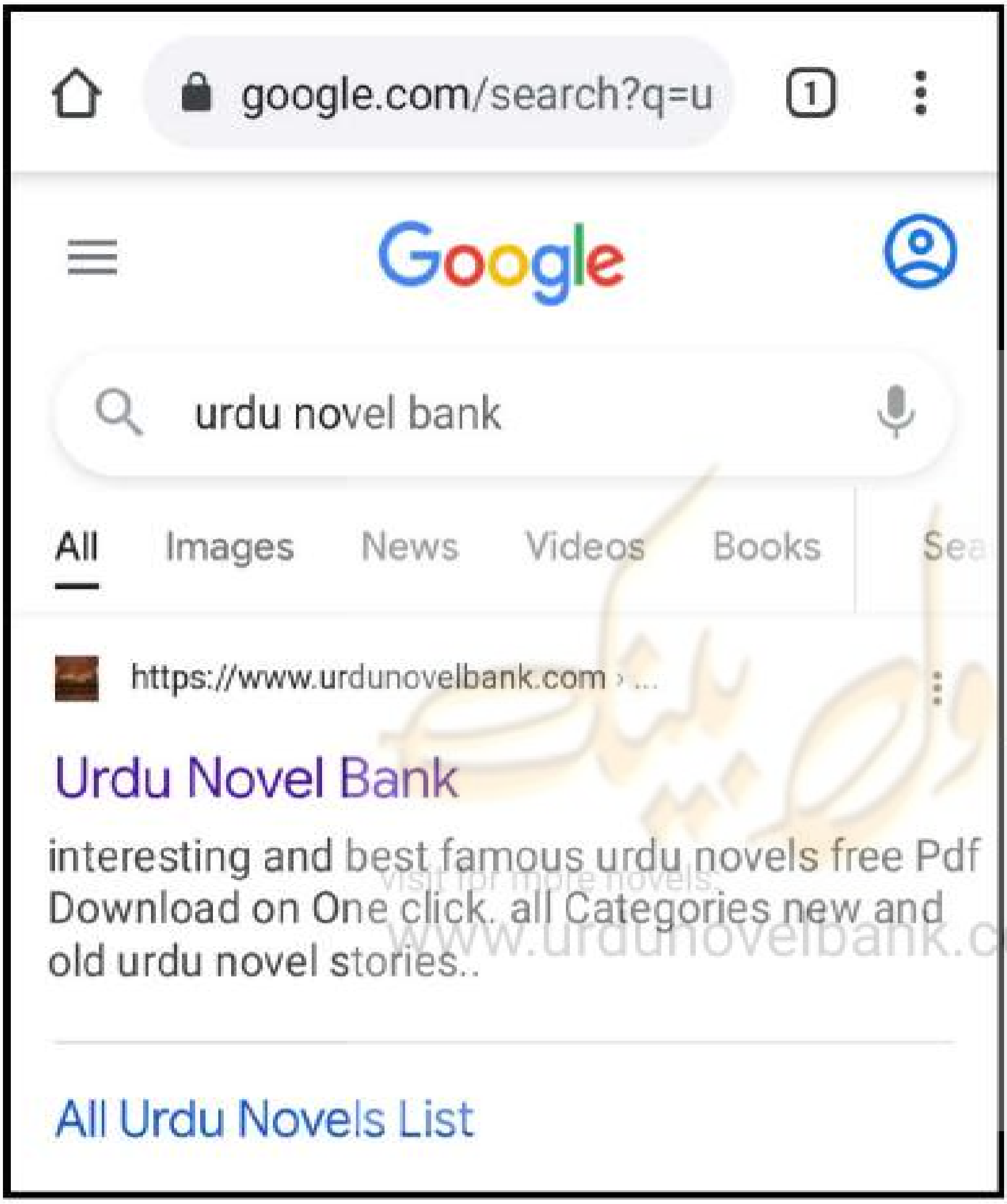

Urdu Novel Bank website
جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔
گوگل پر ٹائپ کریں
Urdu Novel Bank
اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

اگلی صبح وہ اندھیرے میں اُٹھا تھا۔آنکھ کُھلی تو خود کو رات والے انداز میں ہی بستر پر سویا ہوا پایا۔۔وہ آنکھیں ملتا اُٹھ بیٹھا تھا۔اگلے کی لمحات میں وہ تازہ شاور لینے کے بعد جینز اور بٹن شرٹ پہنے کمرے سے باہر نکل رہا تھا۔سفید شرٹ کی آستینیں کلائیوں تک برابر کرتا وہ چھوٹے سے لاؤنج میں چلا آیا تھا۔یخ لکڑی پر ننگے پیر چلتے ہوئے، اب وہ لاؤنج کی عقبی دیوار پر دیوار گیر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آئینے میں دیکھتا گیلے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے جھٹک رہا تھا۔اسی پہر دادا اپنے کمرے کا دروازہ بند کرتے باہر نکل رہے تھے۔سفید بے داغ سے قمیص شلوار میں ملبوس۔۔سفید بالوں کو سلیقے سے پیچھے جمائے ہوئے۔۔اسے دیکھ کر لمحے بھر کو ٹھہرے۔۔

"مسجد جارہے ہو۔۔؟"

"ہوں۔۔"اس نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے رُخ ان کی جانب پھیرا۔

"آپ چل رہے ہیں۔۔؟"

"ہاں۔۔"پھر وہ دونوں داخلی دروازہ عبور کرتے باہر نکل آئے۔گھاس کے وسیع قطعے پر واقع چھوٹا سا سفید محل

صبح کی نیلی روشنی میں نیلا محسوس ہورہا تھا۔دروازے کے اوپر روشن سنہری قمقمے تلے کھڑے دادا اب دروازہ مقفل کررہے تھے۔پھر چابی ہاتھ میں لیے آگے بڑھ آئے۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"ویٹ۔۔کیا ہم کار میں مسجد نہیں چل رہے۔۔؟" اس نے کار کے پاس ٹھہر کر پوچھا تو دادا نے نفی میں سر ہلایا۔اس نے گہرا سانس لیا اور پھر ان کے پیچھے ہولیا۔

"کیا کبھی آپ میری طرف دار نہیں کرسکتے۔۔؟" ان کے ساتھ مناسب رفتار سے چلتے ہوئے اس نے کہا تو سردار نے اسکی جانب مسکرا کر دیکھا۔وہ دونوں پکی سڑک پر مدھم قدم اٹھاتے نیلی روشنی میں چل رہے تھے۔فجر کا گہرا اندھیرا چھٹتا ہوا محسوس ہورہا تھا۔سُوندھی سی ہوا سے یاسر کے بال ماتھے پر گِر کر لہرائے تھے۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

"تمہیں انکار کر کے بہت مزہ آتا ہے۔اور ایسے ایکٹ مت کرو جیسے تم تو میری ہر بات بنا چوں چرا کیے مان لیتے ہو۔جب تک سو دفعہ اعتراض نہ کرلو تمہیں سکون نہیں آتا۔۔"ان کے کہنے پر وہ دھیرے سے مسکرایا تھا۔جینز کی جیبوں میں ہاتھ اڑسے وہ سردار کی وجہ سے دھیرے قدموں سے چل رہا تھا۔۔

"جتنی تیز آپ چل رہے ہیں ناں۔۔اس حساب سے تو جماعت تک پہنچنا ممکن نہیں ہوگا۔اسی لیے کار لینے کا کہہ رہا تھا میں۔۔لیکن میری یہاں سُنتا کون ہے۔۔؟" یاسر اعتراض پر اعتراض نہ کرتا۔۔ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔۔

"ہاں تو تم میرے ساتھ کیوں آئے ہو؟ جاؤ۔۔جا کر اپنی کار میں بیٹھ جاؤ۔۔"

"میں نے سوچا اب بوڑھے دادا کو کہاں اکیلا چھوڑ سکتا ہوں سڑک پر۔۔ویسے بھی فجر کے اس پہر دور دور تک کوئی انسان موجود نہیں ہے۔۔"

"جیسے روز تو تم میرے ساتھ مسجد جاتے ہو ناں۔۔!"دادا بھی کہاں پیچھے رہنے والے تھے۔اس نے ترچھی آنکھوں سے انہیں دیکھا۔۔خفگی سے۔۔

"آپ لڑنا چاہتے ہیں۔۔؟"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں لڑنے پر۔۔"مسجد کا گہرے نیلے رنگ سے مزین گنبد اب ہلکا سا نظر آنے لگا تھا۔گاؤں کی داخلی حدود میں بہت سے کسانوں کے گھر موجود تھے۔بہت سے لوگ سڑک پر اب مسجد کی جانب بڑھتے ہوئے نظر آرہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مان لیں کہ آپ بوڑھے ہوچکے ہیں۔۔"اس نے مسکراہٹ دبا کر ان کی جانب جھکتے ہوئے کہا تھا۔سردار نے آنکھیں گُھمائی تھیں۔اس نے ان کے ایسے آنکھیں گُھمانے پر بمشکل ہنسی روکی تھی۔

"ابھی اگر تمہاری دادی زندہ ہوتی تو کہتی کہ تم سے کہیں زیادہ وجیہہ تو سردار ہیں، یاسر۔۔ان کے سفید بالوں کے درمیان موجود سُرخ و سپید چہرہ کس قدر باوقار لگتا ہے۔۔غور سے دیکھنے پر وہ بالکل ٹام کروس جیسے لگتے ہیں۔۔"دادی کی باتیں دہراتے ہوئے وہ مسکرا رہے تھے۔اور اس دفعہ یاسر نے ان کی مبالغہ آرائی پر انہیں نہیں ٹوکا تھا۔دادی نے کہا تھا کہ وہ ٹام کروس ہیں تو پھر ہیں۔۔

"ٹام کروس نے خود کشی کرلینی ہے۔۔"مسجد کے دروازے پر قدم رکھتے ہوئے وہ بولا تو سردار نے ناک سے مکھی اڑائی تھی۔وہ دونوں مسجد کے ٹھنڈے سفید ٹائلز پر آگے بڑھ آئے تھے۔دادا اب گاؤں کے لوگوں سے سلام دعا کرتے، ان کا حال احوال دریافت کررہے تھے۔یاسر جو کچھ لمحات پہلے تک مسکرا رہا تھا اب سنجیدہ ہوچکا تھا۔سلام دعا کے علاوہ اس نے کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی۔وہ محدود لوگوں کے ساتھ بے تکلف تھا۔۔انہی کے ساتھ ہنستا اور بولتا تھا۔۔باقی سب اجنبی تھے۔اور اسے اجنبیوں کو اپنا بنانے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔

فجر بِیتے وقت گزر چکا تھا۔سفید محل کے کچن سے اُٹھا پٹخ کی آوازیں آرہی تھیں۔مغربی طرز پر بنے سفید کچن میں ہر شے صاف ستھری تھی۔دادا درمیانی گول ٹیبل پر بیٹھے انگریزی اخبار پڑھ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رہے تھے۔وہ انگریزی ادب کے قابلِ قدر استاد تھے۔کئی سالوں تک وہ کیمبرج میں پڑھاتے بھی رہے تھے۔دادی کے انتقال پر انہوں نے ریٹائیرمینٹ لے لی تھی۔۔اب وہ سارا دن گھر میں کتابیں پڑھا کرتے تھے۔۔یا پھر میثم کے ساتھ زمینوں پر چلے جاتے۔۔میثم ان کے گھر کا ملازم تھا۔کھانے سے لے کر صفائی تک کا ہر کام اسکے ذمے تھا۔۔فی الحال گاؤں میں اسکی امی بیمار تھیں اسی لیے وہ چھٹی پر گیا ہوا تھا۔

یاسر نے ناشتہ بنا کر درمیانی ٹیبل پر لگایا۔ٹریننگ کے دوران وہ شہر میں اکیلا رہا تھا اسی لیے اسکی کھانے پکانے کی اسکلز خاصی منجھ گئی تھیں۔آستینیں کہنیوں تک موڑے وہ اب کپس میں چائے انڈیل رہا تھا۔پھر ٹرے اٹھائے ٹیبل پر رکھتا، کرسی کھینچ بیٹھا۔۔

"اگر آٹوگراف نہیں لائے تو گھر مت آنا۔۔"سردار نے کن آنکھیوں سے اسے دیکھتے ہوئے اعلان کیا تھا۔ہاتھ میں کانٹا تھامے وہ چونکا۔رات والا وعدہ آیا۔۔وہ ذہنی طور پر کراہا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"دادا پلیز۔۔۔"انہوں نے اخبار بند کر کے ٹیبل پر پٹخا۔۔یاسر یکدم ہی گڑبڑایا تھا۔۔

"گھر۔۔مت آنا۔۔جائیداد تو بھول ہی جاؤ۔۔"اسکا چہرہ بگڑا بگڑا سا نظر آنے لگا تھا۔ سردار اب رغبت سے ناشتہ کرنے لگے تھے۔

"اگر اسے باڈی گارڈ بن کر بچایا ہے تو آٹوگراف لینے میں اتنا کیا مسئلہ ہے تمہیں۔۔؟" انہیں اسکا اعتراض واقعی سمجھ نہیں آیا تھا۔یاسر نے گہرا سانس لیا۔۔اسے سیلینہ کا پچھلا رویہ یاد تھا۔۔کیسے وہ اسے زبردستی اپنا آٹوگراف دینے پر مصر تھی۔اور اس نے کس درشتی سے منع کیا تھا اسے۔۔اب وہ جانے کس منہ سے آٹوگراف مانگے گا۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ ڈرامہ کنگ ہیں تو سیلینہ ڈرامہ کوئین ہے۔اور آپ جانتے ہیں کہ مجھے ڈراموں سے سخت نفرت ہے۔"اس نے منہ میں آملیٹ رکھتے ہوئے کہا تھا۔دادا مسکرائے۔۔اپنے اور سیلینہ کے درمیان مشابہت چاہے جیسی بھی ہو۔۔انہیں بہت عزیز تھی۔۔

"ہمیں بھی تمہارے جیسے اکھڑے ہوئے خشک انسان میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"سیوج دادا۔۔اس نے گہرا سانس لیا اور پھر ناشتہ کرنے لگا۔

"اپنی ماں سے۔۔"اسکا چلتا ہاتھ یکلخت ہی رُک گیا تھا۔چہرہ بے ساختہ ہی سنجیدہ ہوگیا۔۔"اپنی ماں سے ایک بار مل لینا بیٹا۔وہ کہہ کر گئی تھی کہ اگر تم اس کے بُلانے پر بھی نہیں آئے تو اسکے پاس ہزاروں طریقے ہیں تمہیں اپنے پاس بُلانے کے۔۔بیٹا وہ کچھ ایسا ویسا نہ کر بیٹھے۔۔"ان کی فکر مند سی آواز پر اس نے کانٹا آہستہ سے پلیٹ میں رکھ دیا تھا۔سنجیدہ سی سُرمئی آنکھیں اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"دادا ہم پہلے ہی کلیئر کر چکے ہیں کہ اس بارے میں بات نہیں کریں گے۔۔"

"یاسر۔۔میری بات بھی نہیں مانوگے۔۔؟" ان کی پیاری سی آنکھیں۔۔وہ جانے کیوں انکار نہیں کر پارہا تھا۔

"میرے پاس ان سے بات کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے، دادا۔وہ کچھ بھی کہیں گی تو میری زبان سے ہرٹ ہونا یقینی سی بات ہے۔میں بس انہیں ہرٹ ہونے سے بچا رہا ہوں۔۔"

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"تمہیں اس سے کیا گلہ ہے بیٹا۔معاف کردو ناں۔۔عورتوں کو اتنی لمبی سزائیں نہیں دیا کرتے بچے۔وہ نازک ہوتی ہیں۔۔ان کے ٹوٹنے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔مرد مضبوط ہوتے ہیں۔ ان کے ٹوٹ جانے پر بھی جُڑنے کی امید واثق ہوتی ہے۔۔"اسکے لبوں پر تلخ سے مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"بعض دفعہ ٹوٹے ہوئے مرد بھی نہیں جُڑ پاتے، دادا۔۔چاہے اُمید کتنی ہی گہری کیوں نہ ہو۔۔ عورتیں، مردوں کو توڑتے ہوئے یہ کیوں بھول جاتی ہیں کہ وہ مرد ہونے سے پہلے انسان ہوتے ہیں۔اور انسان جب ٹوٹتے ہیں تو جنس کی قید سے آزاد ہو کر یکساں تکلیف ہوتی ہے۔فرق ٹوٹنے میں نہیں ہوتا۔۔فرق بس اتنا ہوتا ہے کہ عورتیں رو کر اپنے ٹوٹنے کا غم منا لیتی ہیں اور مرد۔۔ وہ رونے سے قبل صرف یہ سوچتے ہیں کہ اگر وہ روئے تو جو لوگ انہیں دیکھ کر زندہ ہیں وہ زندہ نہیں رہ سکیں گے۔۔اور صرف اسی لیے۔۔مرد۔۔کبھی نہیں روتے۔۔"

وہ نارمل سی آواز میں کہہ کر اپنی جگہ سے اٹھ گیا تھا۔سردار نے اسکے ادھورے ناشتے کو دُکھ سے دیکھا۔۔

کچھ پل بعد وہ اپنا یونیفارم پہنے کمرے سے باہر چلا آیا تھا۔بالوں کو سلیقے سے پیچھے جمائے۔۔ آنکھوں پر سیاہ چشمہ چڑھائے۔۔لاؤنج میں ٹھہر کر وہ ہاتھ میں گھڑی باندھ رہا تھا۔۔پھر دادا کو خدا حافظ کہتا باہر نکل آیا۔سردار نے بے ساختہ ہی اسکے پیچھے حفاظتی دعائیں پڑھ کر دم کیا تھا۔پھر گہرا سانس بھرتے اٹھ کر اسٹڈی کی جانب بڑھ گئے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ ایجنسی پہنچا تو صبح کے وقت بھی خاصی گہما گہمی محسوس ہوئی۔وہ دوسری کسی بھی جانب توجہ دیے بغیر انڈر گراؤنڈ فلور پر چلا آیا تھا۔اپنے کیبن کی جانب بڑھتے ہوئے اس نے ٹیم میٹس کو سلام کیا اور پھر کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔ابھی وہ بیٹھا ہی تھا کہ شیشے کے پار بنی راہداری سے ایک گارڈ اندر جھانکا۔۔یہ ٹیم سی کا باڈی گارڈ جمال تھا جو حال ہی میں اپائنٹ ہو کر آیا تھا۔۔

"یاسر عالم۔۔آپ کو چیف حنیفہ اپنے آفس میں طلب کررہے ہیں۔۔"اس نے سن کر اثبات میں سر ہلایا اور پھر اٹھ کر حنیفہ کے آفس کی جانب بڑھ گیا۔اندر وہ تیوری چڑھائے، مشکوک نظروں سے اسے چند لمحات کے لیے دیکھتے رہے۔۔

"کیا۔۔؟ کیا میں نے کچھ ایسا دیکھ لیا ہے جو مجھے نہیں دیکھنا چاہیے تھا۔۔؟" اسے ان کی خاموشی سے کوفت ہوئی تو کہہ پوچھ لیا۔حنیفہ "اچھا" والے انداز میں کرسی پر پیچھے ہو بیٹھے۔۔پھر کمرے کے دائیں جانب بنے دراز کی طرف اشارہ کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہاں سے کچھ غائب ہے، مسٹر عالم۔۔"یاسر ہلا تک نہیں۔۔آنکھیں بھی نہیں جھپکیں۔۔وہ اسے اسکی ڈھٹائی پر داد دیے بغیر نہیں رہ سکے تھے۔

"کیا غائب ہے۔۔؟"

"سیاہ ہائی ہیلز۔۔"

"اوہ۔۔افسوس ہوا۔۔آپکو اتنا حساس سامان یوں کھلے عام نہیں رکھنا چاہیے تھا۔۔"ہاتھ باندھ کر سیدھے چہرے کے ساتھ کہا تھا اس نے۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"میں تمہیں اس اسٹیٹمنٹ پر اس آفس سے بے دخل بھی کر سکتا ہوں۔"وہ بھی اتنے ہی سنجیدہ تھے۔ایک تو سیلینہ کی وجہ سے سب جانے کیوں اسے بے دخل کرنے پر تُلے ہوئے تھے۔۔پہلے دادا اب چیف۔۔دادا تو

چیف سے بھی دو ہاتھ آگے تھے۔وہ تو جائیداد سے ہی عاق کررہے تھے اسے۔۔

"مجھے نہیں پتہ تھا۔۔کہ تم اپنی ماما کی برتھ ڈے پر دیے جانے والی ہیلز میرے دراز میں رکھ کر بھول گئے تھے۔۔"اور ان کے یکدم پکڑ لینے پر وہ پہلی دفعہ بری طرح چونکا تھا۔ماما کی ہیلز۔۔یہ بات اس نے اپنی ٹیم سے کہی تھی۔۔اور یہ بات یہاں تک پہنچ گئ تھی۔۔چیف حنیفہ کے آفس کے پار۔۔دروازے سے کان لگا کر باتیں سنتے۔۔وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔ان سے گڑبڑ ہوگئ تھی۔۔اندر کھڑے یاسر نے گہرا سانس لیا۔اب باتیں گھمانے سے کوئ افاقہ نہیں ہونا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہیلز میں نے ہی نکالی تھیں۔۔"

"بالکل۔۔سی سی ٹی وی میں تم واضح طور پر ہیلز لے کر بھاگتے ہوئے نظر آرہے ہو۔۔کیا تم فوٹیج حذف کرنا بھول گئے تھے۔۔؟" وہ حیران تھے۔

"مجھے یاد تھا۔۔ڈیلیٹ کرنا ضروری نہیں لگا۔"

"کیوں چاہیے تھیں ہیلز۔۔؟" حنیفہ نے سیدھے ہوتے ہوئے اہم سوال کیا تھا اس سے۔۔

"سیلینہ کی ہیلز ٹوٹ گئ تھیں۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم اسے اپنے جوتے دے سکتے تھے۔۔"

"لیکن پھر میں ہیلز نہیں پہن سکتا تھا۔"دروازے کے پار موجود شیر اور زار کی دبی دبی سی ہنسی گونجی تھی۔بہت سے گارڈز بھی اب کہ ان کے ساتھ رکنے لگے تھے۔یاسر اور حنیفہ کی باہمی گفتگو ہمیشہ بہت مزے کی ہوا کرتی تھی۔۔

"تم دوسروں کی پرواہ تو نہیں کرتے۔۔جانے دیتے اسے ننگے پیر۔۔"اور اس دفعہ وہ جیسے کچھ بول نہیں سکا تھا۔انہوں نے بغور اسکا خاموش چہرہ دیکھا تھا۔

"خیر۔۔کیا ہیلز اسے پوری آگئ تھیں۔۔؟" اگلے ہی پل وہ سرسری سا بولے تو یاسر نے سر ہلایا۔۔

"جی۔۔بالکل۔۔ایسے جیسے وہ انہی کے لیے لی گئ تھیں۔۔"اسکے جواب پر جانے کیوں انہوں نے خشک ہوتے حلق کے ساتھ تھوک نگلا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جاسکتے ہو تم۔۔اور آئندہ۔۔ایسی کوئی حرکت نہیں ہونی چاہیے۔۔میرے آفس میں داخلے کی اجازت دیے جانے پر ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ۔۔غضب خدا کا۔۔ایک سینئر گارڈ کا رویہ اتنا غیر سینئر۔۔"وہ بڑبڑا رہے تھے۔یاسر پلٹ آیا۔۔جونہی دروازہ کھولا تو وہ تینوں جو کان لگائے ہوئے تھے۔۔اندر گرتے گرتے بچے۔۔اسے دیکھ کر شیر اور زار زبردستی مسکرائے تھے۔۔ساحر نے تو اس کی بھی زحمت نہیں کی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم تینوں کیوں ہو آخر میری زندگی میں۔۔؟" اس نے دانت پیس کر کہا اور انہیں گھورتا ہوا باہر چلا آیا۔وہ تینوں اسکے پیچھے آئے تھے۔

"کیا آپ سیلینہ سے ملے تھے۔۔؟" شیر نے متجسس ہو کر پوچھا تو وہ یکدم پلٹا۔ ایک تو اسکے آس پاس موجود ہر مرد سیلینہ کا فین کیوں تھا آخر۔۔؟ وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔۔اس نے انگلی اٹھا کر اسے دکھائی۔۔

"اس عورت کی بات مت کرنا میرے سامنے۔۔"اس نے گھور کر تنبیہ کی تھی۔شیر نے ڈر کر زور سے سر ہلایا تھا۔سیلینہ کے متعلق جو بھی بات کرے گا۔۔اب جبڑے پر مکا کھائے گا یقیناً اس سے۔۔وہ آفس میں داخل ہوا اور برے موڈ کے ساتھ کرسی کھینچ بیٹھا۔ان تینوں نے ایک دوسرے کو ایک ساتھ دیکھا تھا۔۔ابھی اس سے بات کرنے کا مطلب ایک سیریس پنچ کا سامنہ کرنے کو دعوت دینا تھا۔۔اور وہ تینوں ہی ایسی دعوت سے گھبرایا کرتے تھے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ آج پھر سے سیاہ لباس زیب تن کیے ایجنسی چلی آئی تھی۔۔سلک کا سیاہ خوبصورت لباس، جو اسکے ٹخنوں سے ذرا اونچا تھا۔۔گلے میں موجود سفید نازک سا چاکر اور ایک کلائی میں باریک سا بریسلیٹ۔۔کانوں میں ٹاپس پہنے، شہد رنگ بالوں کو ایک طرف ڈالے۔۔وہ باریک سیاہ ہیلز میں اعتماد سے چلتی نظر کے آفس کی جانب بڑھ رہی تھی۔جُولیا جو اپنی سیکریٹری کے ساتھ مخالف سمت میں بنے آفس کی طرف جارہی تھی لمحے کے ہزارویں حصے میں چونک کر ٹھہری۔۔شہناز بھی اسے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رُکتا دیکھ کر بے ساختہ رُکی تھی۔۔سیاہ مفلر۔۔جو یاسر اس دن اسکے منع کرنے پر بھی اپنے ساتھ لے آیا تھا۔۔

وہ پلٹی۔۔اور پھر اسی تیزی سے آگے بڑھ آئی۔۔سیلینہ کو آواز دے کر روکا۔۔

"ایکسکیوز می۔۔"وہ نزاکت سے پلٹی تھی۔اسے دیکھ کر سوالیہ سا ابرو اچکایا۔۔

"جی۔۔؟"

"یہ مفلر۔۔آپ کا ہے۔۔؟" وہ اسکے سوال پر جزبز ہوئی تھی۔۔پھر سر نفی میں ہلا کر گلے میں موجود چاکر پر پہنے مفلر کو اتارا۔۔ہلکا سا مسکرائی۔۔آہ۔۔وہ ایکٹریس تھی۔۔

"یہ ایک گارڈ نے مجھے دیا تھا۔۔فین تھا میرا۔۔میں نے سوچا رکھ لیتی ہوں۔۔"مزے سے کہا تو جُولیا اینڈرسن کے قدموں تلے موجود زمین لمحے بھر کو ہل سی گئی۔۔یاسر عالم۔۔سیلینہ مظہر کا فین تھا۔۔؟!

اسے اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہورہا تھا۔سیلین نے ناسمجھی سے اسکا سرخ پڑتا چہرہ دیکھا۔۔

"کیا کوئی ایشو ہے۔۔؟" اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی جُولیا آگے بڑھی اور اسکے ہاتھ سے مفلر کھینچا۔۔وہ اسکی حرکت پر ششدر رہ گئی تھی۔۔شہناز بھی چونک سی گئی تھی۔۔

"اس نے کہا وہ تمہارا فین ہے۔۔؟" اسکی مزاق اڑاتی نظریں سیلینہ کو بہت بری لگی تھیں۔۔

"جی۔۔کیا وہ میرا فین نہیں ہوسکتا۔۔؟"

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آئی مین۔۔اتنی چیپ چیزیں پسند تو نہیں کرتا وہ۔۔!"اسکا انداز بہت برا تھا۔۔

"چیپ کس کو کہا ہے آپ نے۔۔؟ اپنے آپ کو دیکھا ہے۔۔؟ ایسے مفلر کھینچتی ہوئی آپ زیادہ چیپ لگ رہی ہیں۔۔"اس نے بھی اسی تیزی کے ساتھ اسکے ہاتھ سے مفلر کھینچا تھا۔۔جُولیا کو اسکی جرأت پر جیسے یقین نہیں آیا۔۔اس نے آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے دوبارہ مفلر کھینچا اور پھر اسے مسکرا کر دیکھا۔۔

"اب یہ فیصلہ آپکا فین بوائے ہی کرے گا۔۔کہ اس نے یہ آپکو خود دیا تھا یا نہیں۔۔"اسی کے ساتھ وہ تیزی سے پلٹ کر انڈر گراؤنڈ جاتی لفٹ کی جانب بڑھی۔۔سیلینہ بھی اسی تیزی کے ساتھ اسکے پیچھے آئی تھی۔۔لیکن لفٹ بند ہوچکی تھی۔۔اس نے بٹن دبایا۔۔جواب ندارد۔۔ اف۔۔ایک تو یہاں کی لفٹس کے آفیشل کارڈز۔۔وہ تیزی سے زینوں کی جانب بھاگی تھی۔۔

اگلے کئی لمحات میں جُولیا یاسر کے سر پر کھڑی تھی۔اسکے ہاتھ میں سیاہ مفلر بھی تھا۔فلور پر کام کرتے تمام گارڈز یاسر کے کیبن کے دروازے پر کھڑے تھے۔۔اور تماشہ بس شروع ہی ہونے والا تھا۔آج سے پہلے کوئی ایکٹریس یوں نیچے نہیں آئی تھی۔۔یہ پہلی دفعہ تھا اسی لیے سب کی دلچسپی کا مرکز تھا۔۔

"یہ مفلر تم نے دیا تھا اس ایکٹریس کو۔۔؟ ہاؤ ڈیئر یو۔۔!"وہ اس پر غرائی۔۔اسی پل سیلینہ ہانپتی کانپتی زینوں کا دروازہ کھول کر فلور پر آئی تھی۔۔اسے دیکھتے ہی گارڈز کے درمیان شور سا مچ گیا۔۔کسی نے اسے دیکھ کر "بیوٹی کوئین" کا نعرہ بھی لگایا تھا۔کوئی کہتا نہیں تھا لیکن وہ ان سب گارڈز کے دلوں پر راج کرتی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"سیلینہ مظہر آرہی ہیں۔۔"کسی نے چیف حنیفہ کو اطلاع کردی تھی۔۔وہ حیرت زدہ سے اپنے آفس سے اٹھ آئے۔۔کیبن کے باہر لگا رش اسے دیکھتے ہی چھٹ گیا تھا۔وہ سب درمیان سے ہٹے۔۔سیاہ باریک ہیل کی ٹک ٹک کے ساتھ وہ اندر داخل ہوئی۔۔کندھے پر پڑے بال پیچھے جھٹکے تو شیر حسن کو دل کا دورہ پڑتے پڑتے رہ گیا۔۔آہ وہ سیلینہ تھی۔۔

"یہ۔۔۔جس کے پاس آفیشل کارڈ تک نہیں ہے۔۔تم نے یہ مفلر اسے دیا تھا۔۔!مجھ پر اسے فوقیت دی تھی۔۔؟" سیلینہ پر ایک ناقدانہ نگاہ ڈال کر بولتی جُولیا نے اچھا نہیں کیا تھا۔سیاہ لباس والی لڑکی آگے بڑھی اور اسکے ہاتھ سے مفلر زور سے کھینچا۔۔اسکی جرأت پر پیچھے سے گارڈز کی دبی دبی "ہو" کی آواز گونجی تھی۔۔

"میں نے کہا ناں۔۔یہ گارڈ میرا فین ہے۔فینز اپنے آرٹسٹس کو تحائف دے سکتے ہیں، مس جُولیا۔۔"وہ دونوں یاسر کے سر پر کھڑی لڑ رہی تھیں۔اور وہ وہ بند لبوں کے ساتھ سامنے دیکھتا ہوا بالکل خاموش بیٹھا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اسکا فیصلہ یہ کرے گا۔۔بتاؤ۔۔تم اسکے فین ہو یا نہیں۔۔؟" جولیا ضبط سے بند لبوں کے ساتھ بیٹھے یاسر کی جانب پلٹی تھی۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔ایک طرف، ہاتھ باندھ کر کھڑی سیلینہ پر نگاہ ڈالی اور پھر جُولیا کو دیکھا۔۔

"یہ میں نے ہی انہیں دیا تھا۔۔"اسکے کہنے پر پیچھے کھڑے گارڈز نے یکدم اسے سراہا تھا۔اوئے ہوئے۔۔

"واٹ۔۔!تم نے میرے بجائے اسے مفلر دیا۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ ایک مفلر ہے۔۔ قارون کا خزانہ نہیں جس پر اتنا سین کری ایٹ کیا جائے۔۔"سیلینہ نے ابرو تان کر کہا۔۔

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم اتنے چیپ ہوسکتے ہو۔۔!اس فلاپ ایکٹریس میں دیکھا کیا ہے تم نے۔۔؟" اور یہ حد تھی۔۔سیاہ سلک کے لباس والی لڑکی آگے بڑھی اور اس نے وہ کیا جو کبھی فراموش کیا جانے والا نہیں تھا۔۔

اس نے جُولیا اینڈرسن کو بالوں سے پکڑا تھا۔۔اور اب وہ اسکے بال چھوڑنے پر راضی نہیں تھی۔۔ دی بچ سیلینہ۔۔!

"بہت بکواس ہوگئی۔۔"جولیا نے بھی جواباً اسکے بال پکڑے تھے۔اور اگلے ہی پل اب سارے گارڈز انہیں چھڑانے کے لیے آگے بھاگے تھے۔۔یاسر نے ان دونوں کو الگ کرنا چاہا لیکن ناکام رہا۔۔وہ دو لڑتے ہوئے لڑکوں کو تو الگ کرسکتا تھا۔۔لیکن دو لڑتی ہوئی لڑکیوں کو الگ کرنا اسکے بس کی بات نہیں تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں تمہارے سارے بال نکال دونگی۔۔ گنجی جُولیا۔۔"وہ دانت کچکچاتی پوری قوت سے اسکے بال کھینچتی ہوئی بولی تھی۔اس نے بھی جواباً اسکے بالوں کو زور سے کھینچا تھا۔

یکدم ہی فلور پر شور ہنگامہ سا مچ گیا۔لڑائی پورے زور و شور سے جاری تھی۔

"ہی از مائین۔۔!"جولیا چلائی تو سیلینہ نے گردن جھٹکی۔۔

"ان یور ڈریمز۔۔!"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ سب کیا ہورہا ہے آخر۔۔؟" اور یہ حد تھی۔۔چیف کی آواز پر سب کچھ پل بھر کے لیے ساکت ہوگیا تھا۔ گارڈز درمیان سے ہٹے۔۔سامنے کا منظر واضح ہوا۔۔سیلینہ نے جولیا کو بالوں سے پکڑا ہوا تھا۔اور جولیا نے

بھی اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑا ہوا تھا۔چیف حنیفہ کی آنکھیں حیرت سے کھل سی گئیں۔۔

"یہ آپ دونوں کیا کررہی ہیں۔۔؟"

"چیف انکل۔۔لڑائی پہلے اس نے شروع کی تھی۔۔" سیلینہ کی غصیلی آواز ابھری تو گارڈز کے دبے دبے قہقہے گونجے۔۔او گاڈ۔۔چیف انکل۔۔!یاسر ایک جانب بے بسی سے کھڑا دو لڑکیوں کو اپنے لیے لڑتا ہوا دیکھ رہا تھا۔آج تو چیف اسے واقعتاً آفس سے بے دخل کرنے والے تھے۔۔

"جُولیا۔۔آپ اوپر جائیں۔۔"اور اسی پل جولیا نے نفرت سے اسکے بالوں کو جھٹکا۔ آہ۔۔جھٹکے سے بال چھوڑنے پر اسکی کراہ بے ساختہ تھی۔۔وہ دانت کچکچا کر اسے مارنے آگے بڑھی تو درمیان میں یاسر آگیا۔۔اسکی خوفزدہ کردینے والی آنکھیں دیکھ کر وہ بیچ میں ٹھہر گئی تھی۔۔

جُولیا کے اوپر جاتے ہی گارڈز نے یکدم تالیاں بجائیں۔۔دی فائٹر سیلینہ۔۔بیوٹی کوئین سیلینہ۔۔!وہ بکھرے بال، ایک ناک سے نکلتے خون اور ایک ہیل پہنے بے اختیار خوش ہوگئی تھی۔اسکی دوسری ہیل لڑائی میں کھل کر اتر گئی تھی۔۔کچھ لمحات بعد وہ یاسر کے کیبن میں۔۔اسی کی کرسی پر براجمان تھی۔۔ناک میں ایک روئی بھی اٹکا رکھی تھی۔۔اور گارڈز اسکے آگے پیچھے گھومتے۔۔اپنی خدمات پیش کررہے تھے۔۔وہ مسکرا کر سب کا شکریہ ادا کر رہی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شیر نے اسکی ایک ہیل اٹھا کر پیروں میں رکھی تو وہ مسکرائی۔۔پھر اسکا شکریہ ادا کیا۔۔

"آپ تو لڑتے ہوئے بھی خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔"اس نے محبت پاش لہجے میں کہا تو وہ ہنس دی۔۔چیف حنیفہ اسی پل ان کے کیبن میں داخل ہوئے تو سب گارڈ پیچھے ہو گئے۔۔

"آپ سب باہر جائیں۔۔مجھے سیلینہ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔"ان کے حکم پر سب باہر کی جانب بڑھ گئے تھے۔وہ انہیں شہد رنگ سوالیہ آنکھوں سے تک رہی تھی۔انہوں نے کرسی کھینچی اور پھر اسکے سامنے بیٹھے۔۔

"آپ زینوں سے اتر کر کیوں آئی تھیں، سیلینہ۔۔؟"

"مجھے کوئی آفیشل کارڈ ہی نہیں دیتا۔۔"اس نے بچوں کی طرح کہا تو حنیفہ کا دل لمحے بھر کو پگھل سا گیا۔وہ اٹھے۔۔اپنے آفس کی جانب بڑھے۔۔پھر وہاں سے ایک کارڈ اٹھا کر واپس آئے۔۔اسکے سامنے ہاتھ بڑھایا تو وہ کارڈ دیکھ کر چونکی۔۔پھر سیدھی ہو بیٹھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ۔۔یہ کس کا ہے۔۔؟"

"میرا۔۔"وہ حیران ہوئی تھی۔۔

"آپ اپنا کارڈ۔۔مجھے کیوں دے رہے ہیں۔۔؟" اس نے کارڈ لیتے ہوئے پوچھا تھا۔

"آجکل ایجنسی کے حالات کچھ ٹھیک نہیں۔۔زینوں سے چڑھنا اترنا سیف نہیں ہے۔آپ یہ کارڈ رکھ لو۔۔"ان کی آواز شفیق تھی یا مزاج۔سیلینہ کی آنکھوں میں جانے کیوں آنسو سے امڈ آئے تھے۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تھینک یو سو مچ، چیف انکل۔۔"

"اب آپ لفٹ سے اوپر جائیں گی۔۔"انہوں نے رک کر یاد دہانی کروائی تو اس نے سر اثبات میں ہلایا۔۔پھر کچھ یاد آنے پر چونکی۔۔

"وہ گارڈ بھی یہی کہہ رہا تھا کہ سیڑھیاں سیف نہیں ہیں۔۔۔کیا واقعی کچھ ہورہا ہے ایجنسی میں۔۔؟" باہر کی جانب بڑھتے چیف حنیفہ نے گہرا سانس لیا۔۔پھر اسکی جانب پلٹے۔۔

"ہم آپ کی حفاظت کے لیے ہیں۔۔آپ پریشان نہ ہوں۔۔"اور پھر آگے بڑھ گئے۔۔وہ گولڈن کارڈ کو ہر زاویے سے اونچا نیچا کر کے دیکھ رہی تھی۔۔سیلینہ مظہر بہت خوش تھی۔۔اسی پل آفس میں یاسر داخل ہوا۔۔وہ اسے دیکھ کر سیدھی ہو بیٹھی۔۔وہ کچھ بھی کہے بغیر آگے بڑھا۔۔ایک رائٹنگ پیڈ اٹھا کر اسکے سامنے پٹخا تو وہ خوفزدہ ہوئ اسے دیکھنے لگی۔۔وہ جارحانہ سے انداز میں ٹیبل پر رکھا قلم اٹھائے اسکی جانب بڑھا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آٹوگراف دیں۔۔"

"ایسے کون آٹوگراف مانگتا ہے؟" اس نے کہا تو یاسر نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔ اس نے جلدی سے پین اٹھا کر اسے آٹوگراف دے دیا تھا۔

"سوری۔۔میری وجہ سے آپکو یہ سب فیس کرنا پڑا۔۔"

"میں ابھی کچھ بھی نہیں سننا چاہتا۔۔آپ جائیں یہاں سے۔۔"وہ تھک کر کہتا ہوا پیچھے ہٹا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئ۔۔لڑائ ہوگئ تھی لیکن یاسر کا مفلر اسی کے پاس تھا۔حیرت کی بات تھی کہ اس نے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سیلینہ سے وہ مفلر مانگا بھی نہیں تھا۔وہ اٹھ کر آگے بڑھی اور پھر دروازہ کھولا۔۔لمحے بھر کو ٹھہر کر اسے دیکھا۔۔

"گارڈ جی۔۔تھینک یو سو ویری مچ۔۔!"پھر تیزی سے باہر نکل گئ۔۔پیچھے یاسر حیران سا کھڑا رہ گیا تھا۔۔

"یور موسٹ ویلکم۔۔"اس نے سر ہلاتے ہوئے، آفس کی بکھری حالت دیکھ کر آہستہ سے کہا تھا۔۔

اُترتی صبح کو گزرے کافی وقت گزر چکا تھا۔میڈیکل یونیورسٹی کے اعلیٰ ستون بُلندی سے سر اٹھائے کھڑے تھے۔مٹیالے رنگ سے سجی دیواروں کے پار دو عمارتیں موجود تھیں۔ایک عمارت میڈیکل کی درسگاہ تھی اور اسی کے ساتھ اسی نام سے اسپتال کی عمارت بھی موجود تھی۔بُلند حفاظتی دیواروں کے اندر قدم رکھتے ہی دُور دُور تک پھیلے سبزہ زار کی خوشبو سانس کے ساتھ اندر اُترتی محسوس ہوتی تھی۔۔

سبزہ زار کے پار پکی اینٹوں کی سُرخ روش موجود تھی۔درسگاہ کی بُلند دیواروں تک اس روش پر چل کر پہلے برآمدے میں قدم رکھا جاتا تھا۔برآمدے کے چِکنے فرش پر بہت سے ڈاکٹرز اپنے لباس پر سفید کوٹ پہنے آ جارہے تھے۔اسپتال کے ساتھ بنی اس درسگاہ میں میڈیکل کی پڑھائی ہوا کرتی تھی۔یہاں پر پڑھانے والے اُستاد اکثر ساتھ موجود اسپتال کے ڈاکٹرز تھے۔۔وہ ایک قابلِ قدر درسگاہ تھی اور یہاں پر موجود اساتذہ باہر کی بڑی درسگاہوں سے میڈیکل کا علم حاصل

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کر کے آئے ہوئے تھے۔کوئی بھی اس درسگاہ کی علمی حیثیت کو چیلنج کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا تھا۔۔

کُشادہ سے داخلی برآمدے کے دائیں جانب بہت سے کمرہِ جماعت موجود تھے۔ان میں اساتذہ کرام معمول کے حساب سے پڑھا رہے تھے۔اسی برآمدے کی راہداری کے آخری سِرے پر موجود ایک کمرہِ جماعت میں بارعب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔

اوپر کو جاتے زینوں پر لکڑی کی نشستیں بنی تھیں۔ان نشستوں پر براجمان طالبِ علم محو ہو کر سامنے موجود پروفیسر کو سُن رہے تھے۔بُلند دیوار گیر شیشے کی کھڑکیوں سے باہر کا ابر آلود سا سُرمئی موسم بھی اندر کو جھانک رہا تھا۔۔

ڈائس کے پار موجود پینتیس سالہ پروفیسر اپنی ٹھہری ہوئی نرم آواز میں کچھ کہہ رہا تھا۔اسکا قد دراز تھا۔آنکھیں زیرک اور انداز بہت نرم سی ٹھنڈک لیے ہوئے تھا۔بالوں کو سلیقے سے ایک جانب جمائے، ڈریس شرٹ اور سیاہ پینٹ میں ملبوس وہ انتہائی وجیہہ صورت ماہرِ نفسیات تھا۔۔

"پینک اٹیکس، پینک ڈِس آرڈرز کیسے بنتے ہیں۔۔؟" اسکا سوال سن طالبِ علم مرعوب سے ہوئے سُن رہے تھے۔وہ ڈائس سے ہٹ کر اب ہاتھ اونچا کیے وائٹ بورڈ پر سیاہ مارکر سے کچھ رہا تھا۔ اسکے ہاتھ بہت خوبصورت تھے۔۔انگلیاں لمبی اور سفید تھیں۔۔

"پینک اٹیک ایک وقت تک ہوتا ہے۔ایک ڈیوریشن کے بعد اٹیک تھم جاتا ہے۔اینگزائیٹی اور ذہنی دباؤ جسے ہم عام زبان میں ڈپریشن کہتے ہیں۔۔یہ دو اہم عنصر کسی بھی پینک اٹیک کو جنم

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دینے کے لیے کافی ہیں۔لیکن پھر بہت سے انسانوں کے پینک اٹیکس ان کے جنزل ڈس آرڈرز میں کیسے بدل جاتے ہیں۔۔؟"

وہ بورڈ پر "جنرل اینگزائٹی ڈس آرڈر" لکھ کر پلٹا تھا۔یہ آج کا موضوع تھا۔

"ہمیں پریشانی کیوں ہوتی ہے۔۔؟ اینگزائٹی کی بڑی وجہ جانتے ہیں کیا ہوتی ہے۔۔؟ ڈر اور غیر یقینی۔۔!"اسکے جواب پر خاموش جماعت میں مزید خاموشی پھیلی ہوئی محسوس ہونے لگی تھی۔۔

"ہمارا دماغ غیر یقینی سے نفرت کرتا ہے۔

Uncertainty and fear

ہمارے دماغ کے لیے کسی دیمک کی طرح کا کام کرتے ہیں۔جیسے ہی ہم کسی واقعے، آنے والے کل یا پھر پوری معلومات نہ ہونے کی وجہ سے انسرٹینٹی کا شکار ہوتے ہیں تو ہمارا دماغ یکدم ڈر جاتا ہے۔اسی لیے ہم فوراً سے اس غیر یقینی کو ختم کرنے کے لیے آگے بڑھ کر معلومات اکھٹی کرنے لگتے ہیں۔یہ معلومات اکھٹی کرتے وقت دراصل ہم اینگزائٹی کا شکار ہورہے ہوتے ہیں لیکن ہمیں اس کا ادراک نہیں ہوتا۔کچھ لوگ آنے والے کل کا سوچ کر پریشان ہوجاتے ہیں۔۔کیوں ہوتا ہے ایسا کہ رات کو اکثر اپنے فیوچر کے بارے میں سوچ کر آپ کو سانس لینے میں دُشواری سی ہونے لگتی ہے۔۔؟ وہ اسی لیے کیونکہ آپ کے دماغ کو نہیں پتہ کہ آنے والے کل میں کیا ہونے والا ہے۔۔یہ غیر یقینی اسے پاگل کرنے لگتی ہے۔۔پھر اسے اینگزائٹی ہوتی ہے۔۔انسان کا سینہ تنگ ہونے لگتا ہے اور دل بند ہوتا محسوس ہونے لگتا ہے۔۔آپ اٹھ کر فوراً پڑھنے بیٹھ جاتے ہیں۔اگر آپ پڑھیں گے نہیں تو میڈیکل کلیئر نہیں کرپائیں گے۔یہ نہیں کریں تو آپ ڈاکٹر کیسے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

بن پائیں گے۔۔؟ اس غیر یقینی کو ختم کرنے کے لیے آپ بغیر تھکے پڑھتے رہتے ہیں۔جب آپکے دماغ کو محسوس ہونے لگتا ہے کہ آپ اس قابل ہیں کہ اپنا فیوچر سیکیور کرسکیں۔۔تب اسکی اینگزائٹی تھمنے لگتی ہے۔کیونکہ انسرٹینٹی کافی حد تک زائل ہوچکی ہوتی ہے۔اسکے پاس حال کی معلومات آجاتی ہے۔۔یہ پینک ہونا چھوڑ دیتا ہے۔۔ڈر یکدم ہی ختم ہوجاتا ہے۔۔آپ پڑھ کر بستر پر واپس چلے جاتے ہیں۔۔یاد رہے اٹیک تھم چکا ہے اب۔۔لیکن پھر۔۔آپکا دماغ آپکو ایک خیال سے ڈنک مارتا ہے۔۔"

وہ یہاں پر لمحے بھر کے لیے ٹھہرا تھا۔ساتھ میں ہلکا سا مسکرایا بھی تھا۔۔طالبِ علم مرعوب سے چہرہ اٹھائے اسے تک رہے تھے۔۔

"یہ آپکے کان میں سرگوشی کرتا ہے۔۔کہ اگر۔۔مجھے یہ پینک اٹیک دوبارہ ہوا تو۔۔؟ ایک اور غیر یقینی۔۔اب آپکا دماغ مکمل معلومات نہ ہونے کی وجہ سے ڈر کا شکار ہوجاتا ہے۔۔اگر آپکو یہ پینک اٹیکس ہوتے رہے تو۔۔آپ تو ذہنی بیمار ہوجائیں گے۔۔پھر آپکو کسی اسائلم میں بھیج دیا جائے گا۔۔آپکا مستقبل تباہ ہوجائے گا۔۔آپ وہ انتہائی ٹھنڈے مزاج کے پروفیسر جیسے کیسے بنیں گے پھر۔۔؟ غیر یقینی پلس ڈر مل کر آپکو پھر سے پاگل کرنے لگتے ہیں۔۔اور یہاں سے پینک اٹیکس، پینک ڈس آرڈر بننے لگتے ہیں۔۔"

لمحے بھر کو ٹھہر کر وہ بورڈ کی جانب مڑا۔۔پھر ایک سیاہ گول دائرہ بنایا۔۔

"نارمل دماغ ایک نارمل آرڈر میں کام کرتا ہے۔آپکا فیوچر آپکو ڈراتا نہیں ہے۔۔آپکے خیالات نارمل رفتار سے آتے جاتے ہیں۔۔ایک بالکل نارمل سائیکل چل رہا ہوتا ہے۔۔پھر آپکا دماغ اسکا

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آرڈر بدل دیتا ہے۔۔اب یہاں غیر یقینی اور ڈر موجود ہے۔۔آپکا دماغ چکر کو اُلٹی طرف چلانے لگتا ہے۔۔جیسے ہم کار ریورس کرتے ہیں بالکل ویسے ہی۔۔مستقبل کا خیال، غیر یقینی کو جنم دیتا ہے، غیر یقینی ڈر کو جنم دیتی ہے۔۔اور پھر یہ تین چیزیں آپکا آرڈر بن جاتی ہیں۔۔چونکہ یہ نارمل آرڈر نہیں ہے۔۔اسی لیے اسے ڈس آرڈر کہا جاتا ہے۔۔آپکا دماغ سیدھی طرح سوچنے کے بجائے ٹاکسک انداز سے سوچنے لگتا ہے۔پھر یہ آپکا بی ہیورل پیٹرن بن جاتا ہے۔آپ ہر چیز کو ڈر اور غیر یقینی کے ساتھ سوچنے کے عادی ہوجاتے ہیں۔پھر ہمارے لیے روز مرہ کی اینگزائٹی ایک نارمل رویہ بن جاتی ہے۔۔ایک ری سرچ کے مطابق، اس پینڈیمک کی زد میں آنے کے بعد دنیا میں موجود اسی فیصد لوگوں کو جنرل اینگزائٹی ڈس آرڈر ہوچکا ہے اور وہ اس بات سے بے خبر ہیں۔۔ ایک انتہائی ایب نارل پیٹرن ان کے لیے نارمل بن گیا ہے۔۔ہمارا دماغ ایک بہت عجیب چیز ہے۔۔عجیب اور خطرناک۔۔اگر آپ اسے کنٹرول نہیں کریں گے تو یہ آپکو کنٹرول کرنے لگے گا۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکے ٹھنڈے سے انداز میں کہنے پر بہت سے طلباء کی ریڑھ کی ہڈی سنسنائی تھی۔مارکر بند کر کے ڈائس پر رکھتے ہوئے اب وہ جھک کر سفید کاغذات اٹھا رہا تھا۔پھر اسے کلاس مانیٹر کی جانب بڑھایا۔۔

"آپ سب کو ایک ہوم ٹاسک دیا جارہا ہے۔۔اپنے اپنے اینگزائٹی کے چکر دار دائروں کو بغور اسٹڈی کرنا ہے۔آپ پینک اٹیک کے دوران، آنے والے پینک اٹیکس کے بارے میں کتنا سوچتے ہیں۔۔؟ اگر آپ ایسا سوچتے ہیں تو کیا آپ آل ریڈری ڈس آرڈر کا شکار نہیں۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ سب سے زیادہ ظالم ہوم ٹاسک ہے، پروفیسر۔۔" گھنگھریالے بالوں والی لڑکی نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی جواباً

مسکرایا۔۔

"اپنے آپ کو جاننا بہت ظالم ہوتا ہے۔لیکن جب تک آپ خود کو جانیں گے نہیں تو اپنے ٹاسک پیٹرن کیسے بدلیں گے۔۔؟ خود کو بدلنے کے لیے خود کو جاننا انتہائی ناگزیر ہے۔۔"اسکے جواب پر لڑکی آنکھوں میں ڈھیروں ستائش لیے سر ہلانے لگی تھی۔

"بہت شکریہ، پروفیسر مُعید حسن۔۔"اس نے متانت سے مسکرا کر سر ہلایا اور پھر اپنا سفید کوٹ ہاتھ میں لیے راہداری میں آنکلا۔وہ اس قابلِ قدر درسگاہ کا ایک اہم استاد تھا۔۔ایک قابل ماہرِ نفسیات۔۔مُعید حسن۔۔راہداری میں اب بہت سے طلباء اسے ستائش سے تکتے سلام کررہے تھے۔ وہ نرم مسکراہٹ کے ساتھ سر کے خم سے ان کے جوابات دیتا بغیر رکے آگے بڑھ رہا تھا۔۔اسکا کیبن اسپتال کے سائکیٹرک وارڈ میں موجود تھا۔۔سفید لمبی انگلیوں والا۔۔ماہرِ نفسیات۔۔اب سنجیدگی سے آگے بڑھ رہا تھا۔

وہ اوپر موجود فلور پر آئ تو یوول سامنے ہی نظر آگیا۔اسکی حالت دیکھ کر چند پل وہ گنگ سا کھڑا رہا تھا۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ۔۔یہ کیا ہورہا ہے۔۔؟ تمہارے بالوں کو کیا ہوا۔۔؟" وہ آفیشل کارڈ انگلیوں میں گُھماتی آگے بڑھ رہی تھی۔پھر ریسٹ روم کی جانب بڑھ کر اپنا حُلیہ درست کیا۔۔جب واپس نظر کے آفس میں آئی تو حالت خاصی بہتر تھی۔۔میک اپ کو ہلکا سا ٹچ دے کر اس نے بالوں میں برش چلایا تو سب کچھ اپنے مدار پر درستگی سے آلگا۔۔

"میری جُولیا سے لڑائی ہوگئی تھی۔۔"اس نے اعلان کیا تھا۔نظر جو کرسی پر پیچھے ہو کر بیٹھا تھا گرتے گرتے بچا۔۔وہ دونوں آنکھیں پھیلائے اسے تک رہے تھے۔۔

"اس نے مجھ سے بدتمیزی کی تو میں نے اسکے بال نوچ لیے۔۔"کندھے اچکا کر کہا جیسے یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہ ہو۔۔نظر نے بمشکل اپنے بڑھتے بلڈ پریشر کو نارمل رکھا تھا۔۔

"سیلینہ۔۔تمہارے حالات ایسے نہیں ہیں کہ تم اتنی امیر ایکٹریس سے لڑتی پھرو۔اگر وہ تم پر فائن فائل کردیگی تو دینے کے لیے پیسے نہیں ہونگے تمہارے پاس۔۔بہتر یہی ہے کہ خاموش رہ کر اپنا کام کیا جائے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اس نے مجھے سب گارڈز کے سامنے فلاپ ایکٹریس کہ تھا، بھائی۔۔یہ کوئی بات نہیں ہوتی۔۔" اس نے بھی جواباً اسی خفگی سے کہا تو نظر نے گہرا سانس لیا۔۔پھر مزید بحث کو ٹال کر دراز میں سے کچھ نکالنے لگا۔اگلے ہی پل اب وہ اسکی جانب کچھ بڑھا رہا تھا۔آفیشل کارڈ۔۔سیلینہ نے ایک جھٹکے سے اس سے کارڈ جھپٹا تھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"واہ واہ۔۔پہلے ایک کارڈ نہیں مل رہا تھا اب تو دو دو ہوگئے ہیں۔۔"وہ دونوں کو نگاہوں کے سامنے کیے بچوں کی سی خوشی سے کہہ رہی تھی۔یوول اسکی خوشی دیکھ کر بے ساختہ ہی مسکرایا تھا۔۔البتہ نظر کی پیشانی پر

استفہامیہ سے بل نمودار ہوئے تھے۔۔

"یہ دوسرا کارڈ کہاں سے آیا ہے۔۔؟"

"چیف انکل نے دیا ہے اپنا کارڈ۔۔"جتا کر اسکے گوش گزار کیا تو وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔وہ ان دو کارڈز کو دیکھ دیکھ کر نہیں تھک رہی تھی۔پھر الوداعی کلمات کہہ کر یوول کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔

"ایک ڈائیریکٹر نے ہم سے تمہارے متعلق رابطہ کیا ہے۔ہوسکتا ہے کہ اسکا سیکریٹری تم سے کچھ دنوں تک رابطہ کرے۔۔اگر ان کا فون آئے تو فوراً ہامی بھر لینا۔۔لیڈ رول کی بات کررہے تھے وہ۔۔"وہ اسکی جانب خوشی سے چمکتی آنکھیں لیے دیکھتی رہی۔۔پھر مسکراکر سر ہلاتی لفٹ کی جانب بڑھ گئی۔۔آہ۔۔آفیشل لفٹ کا خواب پورا ہوا چاہتا تھا۔۔یوول اسکی خوشی پر مسکراتا ہوا اسے ہاتھ ہلا رہا تھا۔۔وہ بھی پرجوش سی ہاتھ ہلاتی رہی۔۔لفٹ کے دروازے بند ہوئے تو یوول پلٹ آیا۔۔نظر اپنے آفس میں پریشانی سے براجمان تھا۔۔

"چیف نے اگر خود ہی اسے کارڈ دینا تھا تو ہم سے اتنا رسکی کام کروانے کی کیا ضرورت تھی۔۔؟"

یوول نے اندر آتے ہی پوچھا تو نظر نے لاعلمی کے باعث سر نفی میں ہلایا۔۔چیف کا رویہ اسکے لیے بھی سوالیہ نشان تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسی فلور کے نچلے فلور پر یاسر ایک بار پھر حنیفہ کے سامنے ہاتھ ادب سے آگے باندھے کھڑا تھا۔

"نظر سے سیلینہ کو آفیشل کارڈ دینے کا میں نے ہی کہا تھا۔۔"وہ ان کی بات سن کر ہلکا سا حیران ہوا تھا۔

"وہ یہاں کی آفیشل ایکٹریس نہیں ہے۔جس کا مطلب ہے کہ ایجنسی کے پاس اسے کارڈ دینے کا کوئی جواز نہیں۔۔لیکن چونکہ اسکی سیکیورٹی زیادہ اہم ہے تو میں نے نظر کو اسے کارڈ الیگل طریقے سے دینے کا کہا تھا۔اسکی ذمہ داری میری ہے۔۔نظر یا یوول کی نہیں۔۔"انہوں نے متانت سے کہہ کر یاسر کا نظر کے خلاف چارجڈ فائن رد کردیا تھا۔وہ سمجھ کر سر ہلاتا باہر نکل آیا تھا۔صد شکر کہ چیف نے اس سے آج کے عجیب و غریب حادثے کے بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔۔وہ اپنے کیبن میں چلا آیا تھا۔۔گارڈز اب تک اسکے سر پر سوار تھے۔ یہاں انہیں ایک ایکٹریس نہیں دیکھتی تھی۔۔اور یاسر کے لیے دو دو ایکٹریس لڑ رہی تھیں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا اب تم سب میرے سر سے ہٹو گے۔۔؟"اس نے بلند آواز سے سب کو جھاڑا تو وہ یکدم ڈر کر پیچھے ہوئے۔۔پھر نظریں چرا کر اپنے اپنے کیبنز کی جانب بڑھ گئے۔۔اس نے ایک خونخوار نگاہ دروازے پر ڈالی تھی۔۔کچھ پل بعد سینئر گارڈ اسکی جانب ایک فائل لیے بڑھے۔۔یہ فائل جُولیا کے متعلق تھی اور اس نے ہی مانگی تھی۔۔وہ سر کے خم سے ان کا شکریہ ادا کررہا تھا۔۔وہ پلٹتے پلٹتے لمحے بھر کو ٹھہرے۔۔پھر اسکی جانب جھکے۔۔

"ایسا کیا کیا ہے تم نے۔۔کہ ایک نہیں۔۔دو دو حسین عورتیں لڑ رہی تھیں تمہارے لیے۔۔؟" وہ سرگوشی میں پوچھ رہے تھے لیکن زار اور شیر کے کانوں تک یہ سرگوشی پہنچ چکی تھی۔ان کی ہنسی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بے ساختہ تھی۔۔یاسر کی گھوری پر فوراً سے ہنستے ہنستے کھانسنے لگے تھے وہ دونوں۔۔ساحر جو اسکے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھا تھا۔۔یکلخت ہی اسکی جانب جھکا۔۔

"میں بھی جاننا چاہتا ہوں۔۔"وہ جو بولتا نہیں تھا۔۔اب اس سے پوچھ رہا تھا۔اس نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا تھا۔۔

"میرا خیال ہے میں ہی یہاں سے اٹھ جاتا ہوں۔۔"باہر کی جانب بڑھتے ہوئے اس نے آفس کا دروازہ "ٹھاہ" کی آواز کے ساتھ بند کیا تھا۔۔ایسی کی تیسی ان ایکٹریس کی۔۔!

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com

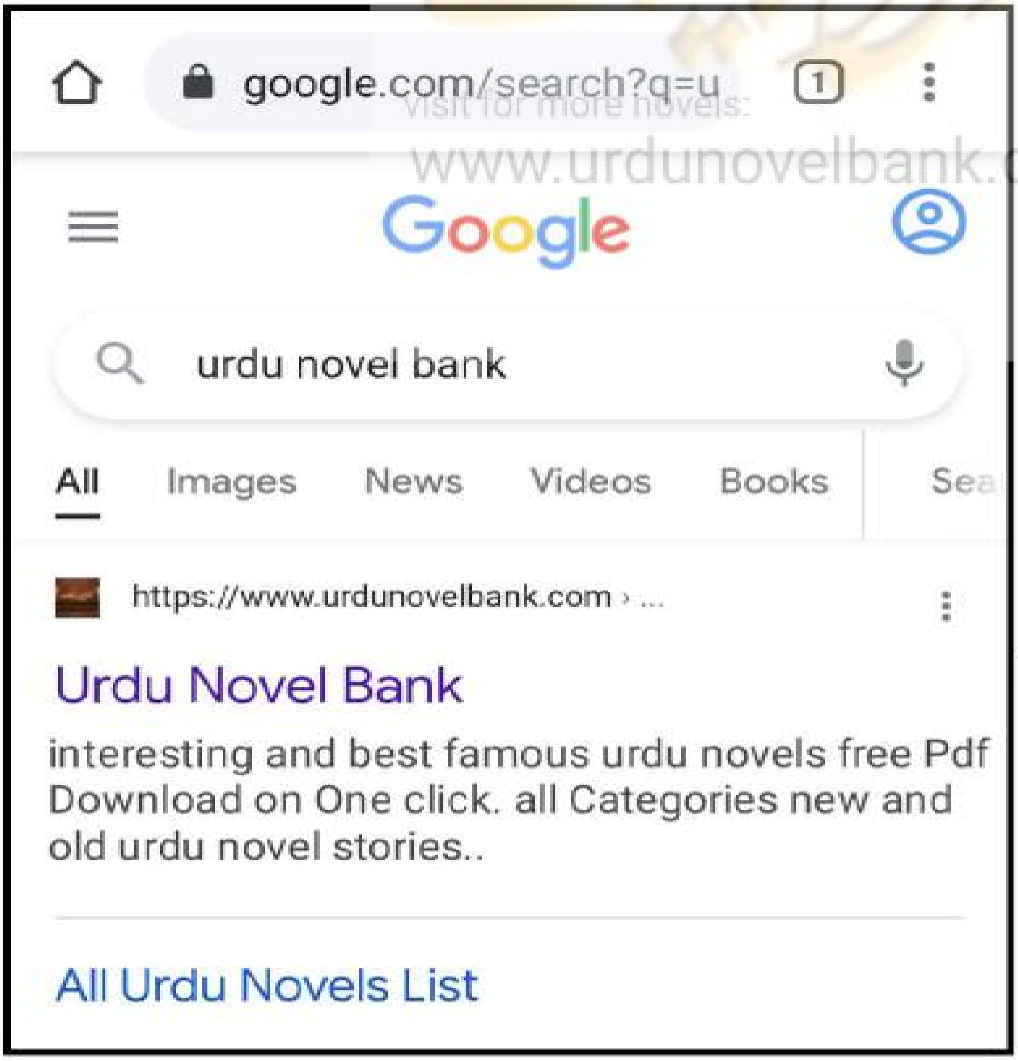

Urdu Novel Bank website
جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔
گوگل پر ٹائپ کریں
Urdu Novel Bank
اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

)

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چند دن قبل۔۔

شام کی گہری ہوتی سیاہی میں ماریہ حسن اپنے باپ کی کمپنی سے باہر نکل رہی تھی۔کار کی پچھلی نشست پر بیٹھ کر اس نے ڈرائیور کو چلنے کا اشارہ کیا تو وہ مؤدب سا سر ہلاتا ڈرائیو کرنے لگا۔ مرکزی شاہرہ سے گزرنے کے بعد اب اسکی سیاہ چمچماتی کار چھوٹی تنگ گلیوں میں داخل ہو رہی تھی۔ایک تنگ و تاریک گلی کے آخری سِرے پر کار رک گی تھی۔۔اس تنگ گلی میں کار نہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جاسکتی تھی اسی لیے اب اسے خود چل کر جانا تھا۔گلی کے آخر میں ڈیڈ اینڈ تھا۔۔اس دیوار سے ذرا پہلے ایک پُرانا سا کار سروس کا ہال موجود تھا۔۔یہاں پر خستہ حال سی گاڑیاں کھڑی تھیں۔۔آئل اور کار کے کُھلے پُرزوں کی عجیب سی بُو تھی اس کباڑ خانے میں۔۔

وہ ناک پر ہاتھ رکھتی آگے بڑھ آئی تھی۔۔ایک جانب اندھیرے میں کوئی موجود تھا۔وہ اس جگہ کو پہچانتی تھی۔۔لیکن اس جگہ کی بُو سے اسے چکر سے آنے لگتے تھے۔وہ کبھی اس بُو کی عادی نہیں ہوسکتی تھی۔۔

اندھیرے میں کرسی پر براجمان شخص کا چہرہ واضح نہیں تھا۔۔نہ ہی ماریہ نے اسکا چہرہ دیکھنے کی کبھی خواہش کی تھی۔۔

وہ سامنے رکھے ایک اسٹول پر پر تکلف سی بیٹھ گئی تھی۔

"ملٹنٹ۔۔میں نہیں جانتی تم کون ہو۔۔کہاں سے ہو اور کیسے دکھتے ہو۔لیکن میں اتنا جانتی ہوں کہ تم اپنے کام میں خاصے ماہر اور منجھے ہوئے ہو۔اسی لیے۔۔ہم ڈائریکٹ کام کی بات پر آئیں گے۔۔" آگے سے کوئی جوابی ردعمل نہ ابھرا تو ماریہ نے گہرا سانس بھر کر کہنا شروع کیا۔۔

"سیلینہ مظہر۔۔!"ایک نام لیا تھا اس نے۔۔پھر اپنے پرس سے ایک تصویر نکال کر آگے بڑھائی۔۔اندھیرے میں موجود شخص نے آگے بڑھ کر تصویر لے لی تھی۔۔

"اسے تباہ کردو۔۔تنکا تنکا کر کے۔۔اتنا کہ میں اس پر ترس کھا کر اسے اپنے باپ کی چیرٹی پر رکھنے کے لیے مجبور ہوجاؤں۔اسے ایسے توڑنا کہ وہ دوبارہ اٹھ نہ پائے۔۔ختم کردو اسے۔۔"ملٹنٹ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نے اندھیرے میں سر ہلایا تھا۔یوں گویا اس نے حکم سن کر مان لیا ہو۔۔ماریہ کی آنکھیں جلن کے باعث اندھیرے میں گلابی ہورہی تھیں۔۔

"لیکن۔۔تم اسکے تنکا تنکا ہونے پر ہر جگہ مجھے دعوت دو گے۔۔میں اپنی آنکھوں سے اسے تباہ ہوتا ہوا دیکھنا چاہتی ہوں۔میں یہ ثابت کرونگی کہ وہ کبھی بھی واجد حسن کے قابل نہیں تھی۔۔ واجد حسن کے قابل صرف ایک عورت ہے۔۔ماریہ حسن۔۔"سینے پر دستک دے کر سُلگتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔اندھیرے میں براجمان شخص خود بھی اندھیرے کا ہی حصہ معلوم ہورہا تھا۔۔وہ باہر نکل کر آئی تو تیزی سے ہانپ رہی تھی۔اندر کی گھٹن اسے سانس نہیں لینے دے رہی تھی۔کچھ پل بعد خود کو کمپوز کر کے اس نے اپنے قدم کار کی جانب بڑھائے اور پھر گاڑی ان مکروہ تنگ گلیوں سے نکلتی چلی گئی۔۔ان گلیوں سے تعافن کی عجیب سے بُو اٹھ رہی تھی۔۔یوں گویا۔۔کچا گوشت پک رہا ہو۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آج۔۔

وہ نہا کر واش روم سے باہر نکلی تو موبائل کی بجتی گھنٹی پر اس جانب کو مڑی۔غیر شناسا نمبر دیکھ کر لمحے بھر کو رکی۔۔پھر فیصلہ کر کے فون اٹھا لیا۔۔اسکی توقع کے برعکس وہ یوول کے بتائے گئے ڈائیریکٹر کے سیکریٹری کا فون تھا۔۔اسے بس اتنی جلدی رابطے کی توقع نہیں تھی۔۔

"جی۔۔جی ضرور۔۔آپ مجھے ایڈریس بھیج دیں۔۔اسکرپٹ لینے میں خود آجاتی ہوں۔۔" آج بہت دنوں بعد اسے اصل معنوں میں زندگی محسوس ہوئی تھی۔پھر فون رکھ کر الماری کی جانب

بڑھی۔۔رات کے آٹھ بج رہے تھے۔۔اسے جلد از جلد تیار ہو کر اس جگہ پہنچنا تھا۔۔اسے کام جتنی جلدی ملتا اتنا ہی بہتر تھا۔۔وہ اب مزید انتظار نہیں کرسکتی تھی۔۔

دوسری جانب یاسر گہری ہوتی رات کے اندھیرے میں گاؤں میں موجود دادا کے سفید محل کے سامنے گاڑی روک رہا تھا۔پھر چھوٹی سی باڑھ کو پار کرتا آگے بڑھ آیا۔سردار دروازے میں ہی اسکا انتظار کررہے تھے۔۔ان کے بولنے سے قبل ہی اس نے رائٹنگ پیڈ ان کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔

"آپکا آٹوگراف۔۔"آہستگی سے کہا تو دادا نے اسکے ہاتھ سے پیڈ جھپٹا۔۔پھر صوفے پر جا بیٹھے۔۔وہ ان کی پشت کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔اس میں تو انہیں جیسے دلچسپی ہی نہیں تھی۔۔اس نے سر ہلایا اور پھر اپنے کمرے کی جانب بڑھ آیا۔شاور لیا تو طبیعت کچھ بحال ہوئی۔۔آج بہت تھکادینے والا دن تھا۔جینز پر سیاہ بٹن شرٹ پہنے اب وہ آستینیں کہنیوں سے موڑ رہا تھا۔۔پھر موبائل اٹھاتا کمرے سے باہر چلا آیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"خوش ہیں اب آپ۔۔؟"اس نے پوچھا۔۔

"بہہہتتتت" سردار کی آواز خوشی سے بھرائی ہوئی تھی۔وہ آٹوگراف کو ہر زاویے سے دیکھ رہے تھے۔انہیں ایسے دیکھ کر لمحے بھر کے لیے اسے سیلینہ یاد آئی تھی۔۔وہ بھی اپنا کارڈ ایسے ہی ہر طرف سے دیکھ رہی تھی۔۔

"کچھ کھانا دیں گے یا پھر آٹوگراف پر ہی گزارہ کرنا پڑے گا مجھے۔۔؟" اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو دادا ہنس کر سر ہلاتے اٹھے۔۔وہ آج بہت خوش تھے۔۔کچن سے اٹھا پٹخ کی آوازوں پر وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔پھر موبائل نگاہوں کے سامنے کیا۔اگلے ہی پل مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔اسکی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ماں کا پیغام سامنے ہی جگمگا رہا تھا۔اس نے انگوٹھا رکھ کر پیغام کھولا۔۔سانس جیسے رک سا گیا تھا۔۔ ایک لمحے کے لیے۔۔بچپن کی ایک سیاہ رات نظروں کے سامنے لہرائی تھی۔

"9090C14"

وہ اگلے ہی پل اٹھ کر تیزی سے باہر کی جانب بھاگا تھا۔سردار نے اسے باہر بھاگتے دیکھ کر آوازیں دیں لیکن وہ کار تیزی سے ریورس کرتا جانے کہاں جارہا تھا۔

نک سک سے تیار ہوئی سیلینہ نے ایڈریس دیکھنے کے لیے پیغام کھولا تو آنکھیں لمحے بھر کو پھیل سی گئیں۔۔یہ ایڈریس۔۔اسکرپٹ لینے کے لیے انتہائی غیر مناسب تھا۔۔اگلے ہی پل سیکریٹری کے نمبر سے کال آنے لگی تو اس نے بمشکل مسکرا کر کال اٹھائی۔۔

"نہیں۔۔نہیں میں آرہی ہوں۔۔پلیز آپ یہ رول کسی اور کو مت دیجیے گا۔۔"اس نے منت کی تھی۔۔پھر اگلی کوئی بھی بات سوچے بغیر باہر کی جانب بڑھی۔اسے بہت سے کڑوے گھونٹ پینے ہونگے۔وہ ایسے ہی اپنے پیروں پر کھڑی نہیں ہوسکتی تھی۔۔پارکنگ ایریا میں موجود اسکی کار کا ٹائر برسٹ تھا۔۔اسے چارو ناچار ٹیکسی لے کر ہی جانا تھا۔۔وہ پریشانی سے کھلے بال پیچھے کرتی باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔

شہر کی تاریک گلیوں میں موجود کیفیز تلے بڑے بڑے کلبز موجود تھے۔ان کلبز میں دنیا جہان کے فحش، بارسوخ، مافیاز اور سیاست دان آیا کرتے تھے۔اسکی ماں نے سردار کو بتایا تھا کہ وہ یاسر کو بلانے کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتی تھی۔۔اور اس نے یہی کیا تھا۔۔یاسر کے پاس، پیغام میں موجود نمبر اس کلب میں موجود ایک چیمبر کا نمبر تھا۔۔وہ شراب کے نشے میں دُھت لوگوں کی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جگہ تھی۔۔وہ اپنی ماں سے جتنی بھی نفرت کرتا لیکن۔۔وہ انہیں یہاں ایک پل کے لیے بھی اکیلا چھوڑنے کا سوچ نہیں سکتا تھا۔۔

کار گلی میں ایک جانب روک کر وہ ایک کیفے کے اندر بھاگا۔۔پھر نچلے زینوں پر تیزی سے اترنے لگا۔لڑکیاں نازیبا لباس زیب تن کیے، نشے میں غرق مردوں کو سہارا دیے اوپر نیچے جارہی تھیں۔ اس نے درمیانی ہال میں پہنچ کر ایک پل کو سانس لیا۔۔وہ اس جگہ کو پہچانتا تھا۔۔ ہر رنگ کی بتیاں جل رہی تھیں کلب میں۔۔تیز بجتے میوزک کے باعث کان پڑی آواز تک سنائی نہیں دیتی تھی۔۔

وہ ایک راہداری کی جانب بڑھ آیا۔۔پھر عورتوں کے آوازیں دینے پر بھی تیزی سے آگے بڑھا اور اس مطلوبہ چیمبر کا دروازہ دھاڑ سے کھولا۔۔

اسکی ماں۔۔ایک جانب قیمتی نشست پر تنہا بیٹھی اسکا انتظار کررہی تھی۔اسے دیکھ کر لمحے بھر کو فاتحانہ سا مسکرائی۔۔اسکی آنکھیں ضبط سے گُلابی ہورہی تھیں۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سیلینہ اسی پل، اسی کلب کے درمیانی ہال میں زینوں سے اتر آئی تھی۔اسے یہی ایڈریس بتایا گیا تھا۔شراب اور مختلف ڈرگز کی بُو سے اسے بے ساختہ ہی متلی ہوئی تھی۔بمشکل گہرا سانس لیتی وہ مطلوبہ راہداری کی جانب بڑھ آئی تھی۔۔موبائل پر جگمگاتا چیمبر کا نمبر دیکھ کر اس نے تھوک نگلا اور پھر بچتی بچاتی آگے بڑھ آئی۔۔

"میں نے کہا تھا ناں کہ میں تمہیں بلانے میں ہمیشہ کامیاب ہوجاتی ہوں۔۔تم مجھ سے انحراف نہیں کرسکتے۔۔"وہ اٹھ کر اسکے پاس چلی آئی تھی۔چیمبر کے اندر بجتے میوزک کی محض دھمک

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سنائی دے رہی تھی۔کمرے کی دیواریں ایسے ڈیزائین کی گئی تھیں کہ باہر کا میوزک اندر موجود نفوس کی گفتگو میں حائل نہیں ہوا کرتا تھا۔۔

"آپ کبھی کامیاب نہیں ہونگی۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔"اس نے اگلے ہی پل انہیں ہاتھ سے تھاما اور باہر نکل آیا۔۔لیکن راہداری میں جو اس نے دیکھا وہ اسکے قدم زنجیر کردینے کے لیے کافی تھا۔۔ سیلینہ کو ایک نشے میں دُھت شخص چیمبر کے اندر زبردستی گھسیٹ رہا تھا۔وہ اس سے اپنا بازو بمشکل چھڑاتی شاید رو رہی تھی۔۔اسکے ساتھ اسکرپٹ کے نام پر اسکام ہوگیا تھا۔۔یکایک اس کی نظر یاسر پر پڑی تو وہ ساکت سی ہوگئی۔۔سُلطانہ بھی یاسر کے رک جانے پر چونک کر رک گئی تھی۔۔پھر اسکی نظروں نے یاسر کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔۔ساکت ہوئی سیلینہ پر نظر پڑتے ہی وہ حیران ہوئی تھی۔۔

یاسر نے نظر انداز کیا اور سلطانہ کو اپنے ساتھ لیے آگے بڑھ آیا۔لیکن پھر وہ آگے نہیں بڑھ سکا۔۔دو شہد رنگ آنکھیں اسے بہت امید سے تک رہی تھیں۔نشے میں دُھت شخص اسے گالیاں دیتا اب بری طرح اندر گھسیٹ رہا تھا۔اس نے آنکھیں ضبط سے بند کی اور پھر سلطانہ کا ہاتھ چھوڑ کر پوری قوت سے مخالف سمت میں بھاگا۔۔

ایک زور دار لات اُچھل کر اس شخص کے سینے پر ماری تو وہ لڑکھڑا کر بری طرح پیچھے جاگرا۔۔ ایک پل کو جیسے ہر شے رک سی گئی تھی۔۔اس نے ایک لمحے کو پلٹ کر زخمی آنکھوں سے سیلینہ کو دیکھا تھا۔پھر گہرے گہرے سانس لیتا آگے بڑھا اور گرے شخص کو گریبان سے کھینچ کر اٹھایا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لیٹ می ٹیچ یو اے فکنگ لیسن!" اس نے اگلے ہی پل اس کے جبڑے پر ایک زور دار مکا مارا تھا۔اور پھر جب تک اس نے اسکا جبڑہ پھاڑ نہیں دیا تب تک مارتا رہا۔۔بجتے میوزک کے باعث کسی کو بھی اس چیختے شخص کی آواز نہیں جارہی تھی۔۔نیلی پیلی روشنیوں میں سب جیسے خون آلود ہوگیا تھا۔۔وہ اگلے ہی پل پیشانی سے پسینہ صاف کرتا مڑا۔۔سیلینہ کو جارحانہ سے انداز میں کہنی سے تھاما اور اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا آگے بڑھا۔۔وہ اسکے ساتھ کھنچی چلی جارہی تھی۔۔راہداری کے سرے پر ٹھہر کر دوسرے ہاتھ سے اس نے اپنی ماں کو بھی کہنی سے تھاما اور پھر پتھر چہرہ لیے۔۔دونوں عورتوں کو تھامے کلب کے مکروہ ماحول سے انہیں بچاتا ہوا نکال لایا۔۔

کلب کی ایلیٹ کرسی پر بیٹھی، کڑوا مشروب حلق سے اتارتی ماریہ حسن نے دلچسپی سے اس شخص کو دیکھا تھا۔۔اس شخص نے سیلینہ کو بچا کر اسکا بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا تھا۔۔پھر وہ زہر خندہ سا مسکرائی۔۔اس بجتے میوزک میں بھی وہ کچھ گنگنا رہی تھی۔۔وہ رابرٹ فراسٹ کی ایک نظم تھی۔۔**"کارپ ڈائم"**۔۔پھر ٹھہر کر مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔گنگناہٹ اب تک جاری تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"Be happy, happy, happy and seize the day of pleasure."

اس نظم سے کوئی کیسا بھی مطلب نکالتا۔۔لیکن جو ظالم اور خوفزدہ کردینے والا مطلب ماریہ نے اس سے اخذ کیا تھا۔۔وہ کسی بھی انسانی زندگی میں قابلِ قبول نہیں تھا۔ایک ہی سطر بار بار گنگنا کر آگے بڑھتی وہ اب تک مسکرا

رہی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسکے لیے۔۔اصل کھیل۔۔اب شروع ہوا تھا۔۔!

"ماما۔۔بابا بہت بیمار ہیں۔۔میں بہت اکیلا اور ڈرا ہوا ہوں۔۔بابا چل نہیں سکتے۔۔بابا اب کبھی نہیں اٹھ سکتے، ماما۔۔کیا آپ مجھے سُن رہی ہیں؟؟" ہسپتال کے کاؤنٹر پر رکھے فون کا ایک سِرا کان سے لگائے، اسکی ہتھیلیوں میں پسینہ آچکا تھا۔گیارہ سالہ ایک بچہ بھیگی آنکھیں لیے، رُندھی آواز لیے کہہ رہا تھا۔

"ماما۔۔"اس نے ایک بار پھر کہا۔۔رابطہ منقطع ہوچکا تھا۔وہ تکلیف سے تنگ ہوتا سینہ لیے، وہیں کھڑا رہا۔۔فون کو سختی سے تھامے۔گرتے آنسوؤں کے ساتھ۔۔

اسے یاد تھا کہ ہسپتال کا وہ ٹھنڈا فرش، اسکے برہنہ قدموں تلے کس قدر سرد محسوس ہورہا تھا۔ اسے اس سرد فرش کی ٹھنڈک آج تک اپنی ذات کے اندر کُھبتی ہوئ محسوس ہورہی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے آہستہ سے لمبی تار والا فون رکھ دیا۔ریسیپشن کے پار موجود لڑکی نے بہت دُکھ سے اس چھوٹے بچے کو

دیکھا تھا۔اسے یاد تھا۔۔جب وہ بابا کے ہسپتال والے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا تب اسکی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔۔وہ اس اسپتال کے ٹھنڈے وجود میں آہستگی سے برف بنتا جارہا تھا۔۔

ان دنوں کی خوفناک تنہائ نے یاسر عالم کا پیچھا کبھی نہیں چھوڑا تھا۔دادا اور دادی حج کی ادائیگی کے لیے سعودیہ گئے ہوئے تھے۔۔اسکی ماں اپنی بلاک بسٹر فلم کے لیے نیو یارک کے آسمان تلے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

شُوٹنگ پر موجود تھی۔۔اور وہ اسپتال کے اس ٹھنڈے کمرے میں۔۔اپنے باپ کے لاغر وجود کے ساتھ بالکل تنہا تھا۔

اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر بابا کے ہاتھ کو چُھوا۔۔

وہ ہاتھ زندگی سے خالی تھا۔۔

کمرے کے دروازے پر موجود گول شیشے سے بس یہی دکھائی دیتا تھا۔۔کہ ایک چھوٹا سا لڑکا اپنے باپ سے کچھ کہہ رہا تھا۔۔

اسکے گرم آنسو اپنے باپ کے ٹھنڈے ہاتھوں پر گر رہے تھے۔۔

شاید وہ ان سے کہہ رہا تھا کہ وہ۔۔انہیں بچا لے گا۔

وہ انہیں اپنی ماں کی طرح کبھی تنہا نہیں کرے گا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہاں وہ یہی کرے گا۔۔

اس نے یہی کیا تھا۔۔

اس نے گرتے آنسوؤں کے ساتھ اپنے باپ کو اس رات بہت سی کہانیاں سنائی تھیں۔۔

ایسی کہانیاں۔۔

جن میں موت ہار جاتی ہے اور زندگی جیت جاتی ہے۔۔

کُہر برساتی اس سیاہ رات تلے۔۔یاسر عالم نے پہلی دفعہ اپنی ماں سے نفرت محسوس کی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شدید نفرت۔۔

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com
google.com/search?q=u
Google
urdu novel bank
All
Images
News
Videos
Books
https://www.urdunovelbank.com › ...
Urdu Novel Bank
interesting and best famous urdu novels free Pdf Download on One click. all Categories new and old urdu novel stories..
All Urdu Novels List
Urdu Novel Bank website
جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔
گوگل پر ٹائپ کریں
Urdu Novel Bank
اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں
visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

( )

وہ ان دونوں کو کلب کی زہریلی روشنیوں سے بچا کر باہر لے آیا تھا۔سُلطانہ جان بُوجھ کر ٹیکسی میں آئی تھی تاکہ یاسر اسے اپنے ساتھ کار میں واپس لے جا سکے۔۔البتہ سیلینہ کے ٹیکسی میں آنے کی وجہ اسکی کار کی خرابی تھی۔اس نے بغیر کچھ کہے آگے بڑھ کر اپنی گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا۔۔سُلطانہ نے گہرا سانس لیا اور پھر اندر جا بیٹھی۔۔سیلینہ البتہ اسکی جانب گھومی تھی۔۔

"گارڈ۔۔میں خود چلی جاؤنگی۔۔"اسکی رنگت سفید اور آنکھیں خشک تھیں۔لیکن وہ پھر بھی اعصاب پر قابو پائے، اس سے کہہ رہی تھی۔یاسر کی ٹھنڈی آنکھوں نے لمحے بھر کے لیے اسے دیکھا۔۔اور پھر اس نے اگلے ہی پل اسے کلائی سے پکڑ کر اندر بٹھایا۔۔وہ اسکے سخت چہرے کو دیکھ کر جیسے کوئی مزاحمت نہیں کرپائی۔۔گاڑی تیزی سے باہر ریورس کرتے ہوئے وہ ان دونوں کو ان مکروہ گلیوں سے نکال لایا تھا۔کار میں تناؤ سے بھرپور خاموشی پھیلی تھی۔ یاسر پتھر چہرہ لیے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ڈرائیو کررہا تھا۔۔سُلطانہ سنجیدہ چہرے کے ساتھ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔گاہے بگاہے وہ ساتھ بیٹھی سیلینہ پر اِک ناپسندیدہ نگاہ بھی ڈال لیتی تھی۔۔اس لڑکی کی وجہ سے آج کا سارا لائحہ عمل بیکار جاچکا تھا۔اس کا مُوڈ سخت خراب ہورہا تھا۔۔سیلینہ کا چہرہ سفید اور دھڑکن معمول سے زیادہ بڑھی ہوئی تھی۔پچھلے واقعے کا اثر اب تک اسکے اوپر موجود تھا۔۔

کئی پہروں کی ڈرائیو کے بعد یاسر اب سُلطانہ کے بنگلے کے سامنے کار روک رہا تھا۔اس نے اسے اپنی کار سے اُترنے تک کے لیے نہیں کہا تھا۔اس کے لب یوں بند تھے گویا قیامت تک بولنے کا ارادہ نہ رکھتے ہوں۔

"یہ سب یہیں ہے۔۔میری اور تمہاری ملاقات۔۔تم مجھ سے پھر ملنے آؤگے۔۔اگر نہیں آئے تو میں پھر یہی کرونگی۔۔ہزار ایسے طریقے استعمال کرونگی جو تمہیں ناگوار گزریں گے۔اور تم مجھے بچانے ہمیشہ چلے آؤگے۔کیونکہ تم بے غیرت نہیں ہو۔یہی بات تمہیں ہمیشہ میری طرف کھینچ لائے گی۔۔آج کی ملاقات تو خیر زہر ہو ہی گئی ہے۔"ایک ناگوار نگاہ سیلینہ پر ڈال کر وہ کار کا دروازہ کھولتی باہر نکل گئی تھی۔اسکے نکلتے ہی یاسر نے کار آگے بڑھا دی تھی۔۔اب اسکا رُخ سیلینہ کے اپارٹمنٹ کی جانب تھا۔

ایک وقت تھا جب وہ اسے بیچ سڑک پر اتار کر چلا گیا تھا۔اور ایک یہ وقت تھا کہ جب وہ اسکے منع کرنے پر بھی اسے اسکے گھر تک چھوڑنے آیا تھا۔اپارٹمنٹ آچکا تو وہ اپنی جانب کا دروازہ کھولتا باہر نکلا۔۔پھر پچھلی نشست کا دروازہ کھولا تو سیلینہ خاموشی سے باہر نکل آئی۔۔لمحے بھر کے لیے محتاط نگاہوں سے یاسر کا چہرہ دیکھا۔۔وہاں اب صرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگلے ہی پل اس نے اپنے پرس سے ایک سفید رومال نکالا اور پھر جھجھکتے ہوئے، جُھک کر اسکا زخمی ہاتھ تھاما۔۔اب وہ نرمی سے سفید رومال اسکی ہتھیلی کے گرد باندھ رہی تھی۔ یاسر نے اسے نہیں روکا۔۔نہ ہی اسے جھڑکا۔۔نہ ہی اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے نکالنے کی کوشش کی۔۔

"کس نے بلایا تھا وہاں پر تمہیں۔۔؟" سنجیدگی سے پوچھا تو اسکا چلتا ہاتھ لمحے بھر کو ٹھہرا۔لبوں پر زبان پھیر کر اس نے چہرہ اٹھاتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

"یوول نے کہا تھا کہ ایک ڈائیریکٹر نے میرے لیڈ رول کے متعلق بات کی ہے۔اس نے کہا تھا کہ اگر اس کا سیکریٹری مجھ سے رابطہ کرے تو میں منع نہیں کروں۔۔لیکن میرے ساتھ اسکام ہوگیا۔ایسے اسکام ایکٹریس کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں۔۔نتھنگ سیریس۔۔"آخر میں خفیف سا مسکرائی تو یاسر اسکی مسکراہٹ پر حیران ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔وہ اس سب کے بعد کیسے مسکرا سکتی تھی؟ وہ اس سب کے بعد بھی اتنی مثبت کیوں تھی۔۔؟ بلکہ اس سب کے بعد وہ اتنی مثبت کیسے تھی؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے آہستگی سے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔

"آج کے لیے۔۔بہت شکریہ۔۔"اتنا کہا اور ساتھ سے نکل گئ۔وہ آہستگی سے اسکی جانب پلٹا۔بالکل خاموش نگاہوں سے اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔اپارٹمنٹ کی جلتی روشنیوں کے باہر، داخلی دروازے پر وہ ایک پل کے لیے ٹھہری تھی۔دروازے کے ساتھ ایک عورت اپنے نومولود بچے کو سینے سے لگائے، ٹھنڈ سے بچانے کی کوشش میں بُری طرح ناکام ہورہی تھی۔وہ آگے بڑھنے کے بجائے تیزی سے اس عورت تک بڑھ آئ تھی۔اب وہ جُھک کر اس سے کچھ کہہ بھی رہی تھی۔۔چہرے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پر فکر مندی اور لہجے میں نرمی لیے وہ اس عورت سے یہاں ایسے بیٹھنے کی وجہ پوچھ رہی تھی شاید۔۔

وہ اسے دیکھے گیا۔۔اگلے ہی پل وہ تیزی سے آگے بڑھی پھر کئ لمحات بعد جب وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک تہہ شُدہ کمبل موجود تھا۔اپارٹمنٹ کے اندر ایسے لوگوں کا داخلہ ممنوع تھا۔۔اب وہ اس عورت کے اوپر کمبل کھول کر ڈال رہی تھی۔ساتھ ہی وہ کچھ کھانے کی اشیاء بھی لے آئی تھی۔کچھ لمحات اس عورت سے بات کرنے کے بعد وہ اندر کی جانب بڑھ گئ تھی۔۔یاسر کو اسکی چال میں تھکن محسوس ہوئ تھی۔۔گہری اور نا ختم ہونے والی تھکن۔۔

وہ اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔۔بالکل خاموشی سے۔۔

سیلینہ مظہر کے لیے اسکا سخت دل جانے کیوں لمحے کے ہزارویں حصے میں پگھل سا گیا تھا۔اگلے ہی پل وہ کار میں بیٹھا اور پھر آگے بڑھ گیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکا رُخ ایجنسی کی جانب تھا۔۔

یوول جو بس کام سمیٹ کر باہر کی جانب بڑھنے ہی لگا تھا لمحے بھر کو چونک کر رُک سا گیا۔آفس کے کُھلے دروازے کے سامنے یاسر کھڑا تھا۔اور اسکا چہرہ اس قدر سخت تھا کہ لمحے بھر کے لیے یوول بھی گڑبڑایا تھا۔

"آپ۔۔آپ اس وقت یہاں۔۔؟" لیکن اس کا سوال مکمل نہیں ہوا تھا۔وہ تیزی سے آگے بڑھا اور ایک ہاتھ سے اسکا گریبان جکڑا۔۔پھر سپاٹ چہرہ لیے اسی سختی کے ساتھ اسے دیوار سے لگایا۔۔یوول کی آنکھیں پوری طرح کُھل گئی تھیں۔اسے یاسر کا ایسا رویہ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔

"سیلینہ کو کس ڈائیریکٹر سے رابطے کا کہا تھا تم نے۔۔؟" اسکی سُرمئی آنکھیں سیاہ محسوس ہورہی تھیں۔آواز ٹھنڈی اور ٹھہری ہوئی تھی۔۔یوول نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔۔

"کیا اب اسکے پروفیشنل کام کی تفصیلات بھی آپ کو دینی ہونگی۔۔۔؟" اسکا سوال بجا تھا۔

"جتنا پوچھا ہے اتنا جواب دو۔۔"

"جی میں نے ہی کہا تھا اسے۔ایک ڈائیریکٹر نے اسکے لیڈ رول کی بات کی تھی ہم سے۔۔اچھا چانس تھا اسی لیے میں نے سیلین کو پہلے سے ہی آگاہ کردیا۔۔تاکہ موقع ضائع نہ ہو۔اب سکون آگیا آپکو۔۔؟" انتہائی ناگواری

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سے پوچھا تھا اس نے۔

"وہ اسکام تھا۔۔"اس نے اتنا کہا اور پھر اسکا گریبان چھوڑ دیا۔یوول جھوٹ نہیں بول رہا تھا۔شاید وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ سب ایک اسکام تھا۔۔وہ ناسمجھی سے اسکی جانب دیکھنے لگا تھا۔

"اسکام۔۔؟

(scam)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیسا اسکام۔۔؟ اس کے سیکریٹری سے میری بات ابھی کچھ لمحات پہلے ہی ہوئی ہے۔وہ کل سیلینہ سے آفیشلی رابطہ کریں گے۔۔"وہ اسکی بات سُن کر چونکا تھا۔پھر آنکھیں چھوٹی کیے اسکی جانب گھوما۔۔

"تو پھر وہ کون تھا جس نے سیلینہ کو اسکرپٹ لینے کلب بُلایا تھا۔۔؟" اور اب چونکنے کی باری یوول کی تھی۔وہ آنکھیں پھیلائے حیرت سے اسے تکنے لگا تھا۔۔

"واٹ۔۔!کونسا کلب۔۔؟ سیلینہ کیوں گئ تھی وہاں۔۔؟ اسکرپٹ تو اب تک ان کے پاس ہی ہے۔۔!"اسکے آس پاس خطرے کی گھنٹیاں بج رہی تھیں۔۔

"کوئی ہمارے اندر ہی موجود ہے۔وہ سیلینہ کے ہر کام سے واقف ہے۔اسی لیے ایسا اسکام تشکیل دینے میں اسے کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔۔اب سیلینہ اس ڈائیریکٹر سے اسکرپٹ لینے کہیں بھی نہیں جائے گی۔۔اب وہ یہاں۔۔اس آفس میں اسے اسکرپٹ دینے آئے گا۔اور تم۔۔یہ بات یقینی بناؤگے کہ وہ خود آکر اسے اسکرپٹ دے۔۔!"آخر میں تنبیہ کی تو یوول بھک سے اڑا۔۔یاسر اتنا کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا۔یوول اسکے پیچھے بھاگتا ہوا آرہا تھا۔۔

"میں کسی ڈائیریکٹر کو ڈکٹیٹ نہیں کرسکتا۔وہ میری بات نہیں مانیں گے۔۔"

"یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔لیکن اگر اب سیلینہ کو کسی بھی نازیبا جگہ پر بُلایا گیا تو سب سے پہلے تمہیں شُوٹ کرونگا میں۔۔"اسکی دھمکی پر یوول کے چودہ طبق روشن ہوگئےتھے۔ اسے جیسے لمحے بھر کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔وہ دونوں تیزی سے لِفٹ کی جانب بڑھ رہے تھے۔ یوول اسکے ساتھ تھا۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں۔۔میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔وہ میری بات نہیں مانیں گے۔۔سیلینہ کو اگر بلایا گیا تو میں کچھ نہیں کرسکتا۔۔سوائے انکے حکم کی تعمیل کرنے کے۔۔"وہ ہانپتا ہوا کہہ رہا تھا۔یاسر لمحے بھر کو ٹھہرا تک نہیں۔لفٹ کے اندر داخل ہو کر اس نے بس ایک لمحے کے لیے دروازے کے پار کھڑے یوول کو دیکھا تھا۔۔

"میں سچ میں کچھ نہیں کرسکتا۔۔"یوول نے بے چارگی سے کہا تھا۔۔

"ڈائیریکٹر کے ایسے کسی بھی مطالبے پر فون مجھے دے دینا۔۔بس۔۔اتنا کام ہے تمہارا۔۔"

"آپ کیا کریں گے۔۔؟ اور کس حیثیت سے کریں گے۔۔؟" یوول کو اسکا سنجیدہ چہرہ خوفزدہ کررہا تھا۔یاسر نے ہاتھ آگے بڑھا کر لفٹ کا بٹن دبایا۔دروازے درمیان سے جُڑنے کے لیے آگے بڑھنے لگے۔اس نے اسکے سوال کا جواب نہیں دیا تھا۔اسے بلاوجہ کے سوالات زہر لگتے تھے۔ دروازہ درمیان سے بند ہوا تو یوول غائب ہوگیا۔لفٹ اب تیزی سے نیچے جارہی تھی۔وہ سیدھے چہرے کے ساتھ کھڑا اب کچھ سوچ رہا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسپتال کے صاف سُتھرے سے حصے میں سائیکٹرک وارڈ موجود تھا۔بہت سے مریض سفید فرش پر رکھیں کرسیوں پر انتظار کررہے تھے۔ریسپشن پر موجود لڑکیاں فون کان سے لگائے، نرم لہجے میں بول رہی تھیں۔وہاں گہما گہمی تھی لیکن شور محسوس نہیں ہوتا تھا۔اسکے کانوں کو یہ ٹھنڈی سی گہما گہمی بھلی محسوس ہورہی تھی۔۔

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

آج اس نے نیلی جینز پر گُلابی سی نرم سوئیٹ شرٹ پہن رکھی تھی۔وہ شرٹ خاصی ڈھیلی ڈھالی سی تھی۔۔اسکی آستینیں ہتھیلیوں تک آتی تھیں۔۔شہد رنگ بالوں پر پھول دار رومال باندھے، آنکھوں پر بڑا سا چشمہ لگائے وہ چہرہ جُھکائے اپنے نمبر کا انتظار کررہی تھی۔۔کچھ لمحات بعد وہ بھی اٹھ کر آگے بڑھ آئی۔۔دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوتے ہوئے وہ خاموشی سے اندر چلی آئی تھی۔۔سامنے براجمان مُعید حسن نے لمحے بھر کو چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔پھر ہلکا سا مسکرایا۔۔اسکی مسکراہٹ اتنی نرم گرم سی تھی کہ سیلینہ کو اپنی زندگی کے گرم تھپیڑے تھمتے محسوس ہوئے تھے۔

"آپ یہاں کیوں آگئیں۔۔؟ میں آپکو پرسنل کلینک میں ٹریٹ کرسکتا ہوں۔۔"نرمی سے مسکرا کر کہا تو وہ بھی جواباً ہلکا سا مسکرادی۔۔

"لوگ شاید اسی لیے ماہرِ نفسیات سے دور بھاگتے ہیں۔آپ لوگ اپنے پیشنٹس کو اپنا عادی بنا لیتے ہیں۔پھر وہ اتنے بے صبرے ہوجاتے ہیں کہ پرسنل کلینک کے بجائے، پبلک کلینک میں ہی ٹریٹ ہونے چلے آتے ہیں۔۔"اس نے صاف گوئی سے کہا تو وہ لمحے بھر کو ہلکا سا ہنس دیا۔اسکی آنکھیں گہرے بھُورے رنگ کی تھیں۔کھڑکی سے اندر کو گرتی دھوپ میں معید کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔سیلینہ نے کبھی کسی مرد کو اتنا خوبصورت نہیں دیکھا تھا۔وہ ہر دفعہ اسکی خوبصورتی سے مرعوب ہوجایا کرتی تھی۔

"ہم عادتیں چھُڑانے والے لوگ ہیں۔ہمیں ہی عادت بنا لینا ایک بہت بڑا نقصان ثابت ہوسکتا ہے آپکے لیے۔۔"وہ اسکے جواب پر سر ہلانے لگی تھی۔معید ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپکی ذہنی حالت کیسی ہے۔۔؟ پچھلے سیشن کو کافی عرصہ گزر چکا ہے۔مجھے لگا شاید آپ میڈیسن سے ریکور کررہی ہیں۔۔لیکن آپکا اگلا اپائنمنٹ دیکھ کر مجھے خاصی حیرت ہوئی تھی۔۔"

"میرے ایٹنگ ڈس آرڈرز بڑھتے جارہے ہیں، معید۔۔میں جب بھی اسٹریس یا پھر پریشانی کا سامنہ کرتی ہوں، تب میں اپنا کھانا یا تو بالکل چھوڑ دیتی ہوں یا پھر اتنا کھا لیتی ہوں کہ مجھے الٹیاں ہوجاتی ہیں۔۔میں میانہ روی سے کھانا نہیں کھا پارہی۔۔یہ چیز مجھے پاگل کررہی ہے۔۔"اس نے کہہ کر آنکھوں پر چڑھا چشمہ اتار لیا تھا۔اسکی شہد رنگ آنکھیں بھی دھوپ کی تمازت سے چمک رہی تھیں۔گوری گلابی سی رنگت اور بھرے بھرے سے گلابی ہونٹوں کے اوپر سیاہ تِل۔۔معید حسن نے بغور اسکا سُتا ہوا چہرہ دیکھا تھا۔

"آپ نے اپنے پیٹرن پر کافی حد قابو پا لیا تھا۔پھر ایسی کیا چیز ٹریگر بنی کہ آپ پھر سے وہیں جا کھڑی ہوئی ہیں۔۔جہاں سے چلی تھیں۔۔؟" وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔سفید لمبی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسائے۔۔سیلینہ کو اسکے خوبصورت ہاتھوں نے ہمیشہ متاثر کیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کچھ بھی ٹھیک نہیں ہورہا، معید۔۔جب کچھ بھی ٹھیک نہیں ہوتا تو میں اپنی فرسٹریشن کھانے سے نکالنے کی کوشش کرتی ہوں۔میرا ویٹ بھی اسی لیے بہت زیادہ لوز ہوا ہے۔۔کیونکہ میں کئی کئی دن کھانا نہیں کھاتی۔۔کھانے کے نام سے ہی مجھے متلی ہونے لگتی ہے۔۔پھر کچھ دن ایسے آتے ہیں کہ میں کھانے کو ہی اپنا سب کچھ سمجھنے لگتی ہوں۔میں اتنا کھاتی ہوں کہ میرا معدہ مزید سہار نہیں پاتا۔مجھے پھر کئی دنوں تک الٹیاں ہوتی رہتی ہیں۔۔یہ پیٹرن پچھلے تین مہینوں سے پھر شروع ہوچکا ہے۔اور اب یہ میرے ہاتھ سے نکلتا جارہا ہے۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے بہت تھک کر کہا تھا۔ٹاکسک پیٹرن کبھی بھی اسکے جان نہیں چھوڑا کرتے تھے۔۔

"آپ کو پتہ ہے ناں کہ آپ اس رویے کو مزید تین مہینوں سے زیادہ سہار نہیں سکتی۔۔؟" اسکے پوچھنے پر اس نے کسی خفا بچے کی طرح سر ہلایا تھا۔

"میں اپنے آپ کو روک نہیں پا رہی، معید۔۔میرا پیٹرن اتنا مضبوط ہوچکا ہے کہ اب وہ مجھے خود گائیڈ کرتا ہے۔۔"

"ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ آپ معاملے کو ٹھیک کرنے کے بجائے عارضی حل یعنی کھانے کی جانب بھاگتی ہیں۔ آپکو اپنے معاملات سے اسٹریس ہوتا ہے۔۔اسٹریس سے اپنے دماغ کو آزاد کرنے کے لیے آپ کھانے کا سہارہ لیتی ہیں۔۔ کھانا کھاتے ہی آپ اپنے غم کو بھولنے لگتی ہیں۔۔بس ان چند لمحات کے سکون کے لیے آپ اتنا کھا لیتی ہیں کہ وہ قے کی صورت باہر نکل آتا ہے۔۔یہ ایک انتہائی ٹاکسک بی ہیورل پیٹرن بن چکا ہے آپکا۔۔آپ اسے ایسے ہی ختم نہیں کر سکتیں۔ آپکو اس معاملے کو سدھارنا ہو گا جو اس پیٹرن کو شروع کرنے کا باعث بنتا ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔

"میری ورک لائف سب سے بڑا ٹریگر ہے میرے لیے۔۔"

"آپ کی فرم میں کام کرتی پچاس سے زائد ایکٹریس ایٹنگ ڈس آرڈر کا شکار ہیں۔ اور ان سب کا ٹریگر صرف ایک چیز ہے۔۔ان کی انتہائی اسٹریسڈ ورک لائف۔۔آپ اس سب میں اکیلی نہیں ہیں۔۔ایکٹریس کو ایٹنگ ڈس آرڈرز اکثر ہوجایا کرتے ہیں۔"سیلینہ کو اسکی بات سن کر واقعتاً

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سکون محسوس ہوا تھا۔صرف وہ ہی اس سب کا شکار نہیں تھی۔۔بلکہ بہت سارے لوگ اس جال میں اسکے ساتھ پھنسے ہوئے تھے۔۔

"میں اس پیٹرن سے بہت بیزار ہوچکی ہوں، معید۔۔پلیز میری مدد کرو۔۔مجھے اس جال سے آزادی

چاہیے۔۔"اسکے لہجے میں عجیب سی بے بسی تھی۔مُعید سر ہلاتا پیچھے ہو بیٹھا تھا۔پھر ایک نوٹ پیڈ اور پین اسکی جانب بڑھایا۔۔

"اس پر آپ نے کھانے کے ایب نارمل رویے کا ایک نقشہ بنانا ہے۔۔سب سے پہلے اس نقشے کو ٹریگر سے شروع کریں۔۔آپکو کیا چیز ایب نارمل طریقے سے کھانے پر اُکساتی ہے۔۔دوسری چیز۔۔آپ کھانا کھانے کے بعد کیسا محسوس کرتی ہیں۔ہم ان رویوں کو بہت تیزی سے اپنا پیٹرن بناتے ہیں، جن رویوں کا نتیجہ ہمیں خوشی دیتا ہے یا پھر اسٹریس سے آزادی دیتا ہے۔۔پھر چاہے وہ آزادی چند لمحات کی ہی کیوں نہ ہو۔۔"سیلینہ اب پیڈ پر کچھ لکھ رہی تھی۔اسٹریس۔۔کھانا۔۔نتیجہ اسٹریس سے نجات۔۔اور گہرا نتیجہ۔۔طبیعت کی خرابی۔۔

"میں اس پیٹرن کو بہت دفعہ توڑ چکی ہوں۔۔لیکن ایسا کیوں ہوتا ہے کہ یہ بار بار مجھ پر پلٹ آتا ہے۔۔؟" اس نے پیڈ اسکی جانب بڑھاتے ہوئے استفسار کیا تو معید ہلکا سا مسکرایا۔۔پھر اپنی گہری بھوری آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

"کیا کبھی بچپن میں آپ کو کھانے کی قلت کا سامنہ رہا ہے، سیلینہ۔۔؟" اور اسکے ایسے سوال پر وہ لمحے بھر کو سُن ہوئی اسکا چہرہ تکتی رہی تھی۔۔کھانا اسکی زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ رہا تھا۔جب

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسکی ماں بار ہاسٹیس تھی تب بھی اسے لوگوں کا بچا ہوا کھانا پڑتا تھا۔۔پھر جب وہ اپنی ماں کے سسرال چلی آئی تب وہاں اس سے اور اسکی ماں سے کھانا چھپا چھپا کر رکھا جاتا۔کتنی راتیں وہ بھوک سے بلک کر سوئی تھی۔کتنی راتیں اس نے ماں کو روتے ہوئے یہ بتاتے گزاری تھیں کہ وہ بُھوکی ہے۔۔

معید کا آفس کہیں بہت پیچھے رہ گیا تھا اور اب وہ سڑک پر بے منزل چل رہی تھی۔اسکی کار مکینک کے پاس

تھی اسی لیے اسے پیدل ہی سڑک پر چلنا پڑ رہا تھا۔اسے اپنے بچپن کے وہ سارے تکلیف دہ لمحات یاد آنے لگے جب وہ بھوک کی شدت سے بلکتے ہوئے سوئی تھی۔۔اسے اس انڈسٹری میں محض ایک شے نے دھکیلا تھا۔۔اور وہ تھی بُھوک۔۔بھوکا رہ جانا اس کا سب سے بڑا خوف تھا۔ کسی بھوکے کو دیکھ کر اسے بچپن کی سرد راتوں میں، اپنے اندر پلتی بھوک یاد آجایا کرتی تھی۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بھوکوں کو کھلانے پر مجبور ہوجاتی۔۔وہ سڑک پر موجود بھوک کی شدت سے بلکتے ان بے لباس بچوں کو دیکھتی تو اپارٹمنٹ میں کئی پہروں تک چھپ کر روتی رہتی۔۔اسے ان بچوں کی محرومی میں اپنا آپ نظر آیا کرتا تھا۔۔

سڑک بہت طویل تھی۔۔شہد رنگ بالوں پر باندھا گیا پھول دار رومال دھوپ میں چمک رہا تھا۔۔ وہ اس سڑک پر چلتی کہیں بہت دور نکل آئی تھی۔۔دور۔۔۔بہت دور۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

احسن علی سے اسکی ماں کا نکاح ہوچکا تھا۔وہ ان دونوں کو اپنے گھر لے آئے تھے۔ اسکی ماں نے اسکے رخساروں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لیے۔۔یہاں آنے سے قبل کچھ کہا تھا۔۔

"سیلین۔۔اب ہمارے تکلیف دہ دن ختم بیٹا۔۔اب ہم پیٹ بھر کر کھا سکیں گے۔۔"وہ خوش ہوگئ۔۔دو وقت کی روٹی۔۔پیٹ بھر کر۔۔عزت سے۔۔اسے اور کیا چاہیۓ تھا۔لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔گھر آتے ہی انتہائ نفرت سے ان دونوں کی جانب دیکھا گیا۔وہ چھوٹی تھی۔اسے نفرت کے بارے میں اتنا کچھ خاص پتہ نہیں تھا۔لیکن اسے اتنا پتہ تھا کہ وہ اور اسکی ماں اس عزت دار گھرانے میں۔۔ایک انتہائ مکروہ حصہ تھے۔وہ اس گھرانے کے لائق نہیں تھے۔

احسن علی نے ان کے لیے محاذ پر ہر جنگ لڑی۔وہ جب تک زندہ رہے تب تک دونوں ماں بیٹی سکون سے کھانا کھا سکے۔۔لیکن پھر ان کی اچانک وفات نے ان دونوں کو رزق سے محروم کردیا۔ گھر کی بھابھیاں کھانے کے ٹیبل پر انہیں اپنے ساتھ بٹھانا گوارہ نہیں کیا کرتی تھیں۔۔اسکی ماں سارا دن کام کر کے بھی ان کے لیے قابلِ عزت ثابت نہ ہوسکی۔۔وہ ان کے ساتھ ایک ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔

سیلینہ دروازے کی چوکھٹ میں کھڑی، محروم نگاہوں سے کھانے کو تکتی رہتی۔۔وہ چھوٹی تھی اور خاصی کمزور بھی۔۔اسکے شہد رنگ بالوں کی دو چٹیا اسکے کندھے پر پڑی ہوتی تھیں۔۔ماہ جبین کے پرانے کپڑے پہنے، وہ محروم نگاہوں سے ان سب کو کھاتے دیکھتی رہی۔۔اس محرومی نے ساری عمر اسکا ساتھ نہیں چھوڑا۔۔رات وہ اپنی ایڑیوں پر اونچی ہو کر سلیب پر رکھی روٹیوں کو دیکھتی۔۔ وہ سُوکھی روٹیاں ہوا کرتی تھیں۔۔اتنی سُوکھی کے انہیں حلق سے اتارنا ممکن نہیں تھا۔وہ انہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پانی میں ڈبو کر بمشکل حلق سے اتارا کرتی تھی۔اسے رونا نہیں آتا تھا۔۔اسے پتہ نہیں تھا کہ سُوکھی روٹیوں پر رونا چاہیے۔۔

راحمہ اور زُبیدہ کے امیر بھائی باہر ملک سے واپس آتے تو گھر کے بچوں کے ہاتھوں میں تحائف سنبھلنے سے قاصر ہوجاتے۔مہنگے پرفیومز، اسٹیشنری، نت ن ئے رنگوں کی پینسلیں اور خوبصورت جُوتے۔۔ان کے پاس ہر شے کے ڈھیر لگ جایا کرتے تھے۔۔وہ تب بھی دروازے کی چوکھٹ میں کھڑی انہیں تکتی رہتی۔۔اسے یہاں سے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں تھی۔اسکی محرومی سوا ہوتی گئی۔۔وہ اندر سے خالی ہوتی جارہی تھی۔ماں نے پھر سے کسی بار میں جاب ڈھونڈ لی تھی۔۔شاید یہ اس ایک کم تنخواہ کو حاصل کرنے والے شوہر کو چھوڑ دینے کا نتیجہ تھا۔۔ایک ذلت جو اب تک ان کے چہروں پر مسلط تھی۔۔

وہ بھی عمر، ماہ جبین، اور گھر کے مزید بچوں کی طرح کسی کو "بابا" کہنا چاہتی تھی۔اسکی زبان ترس گئی تھی یہ لفظ کہنے کے لیے۔۔اسے تو احسن کو بھی بابا کہنے کا موقع نہیں مل سکا تھا۔۔اسے اپنی پوری زندگی میں کسی کو بھی یہ لفظ کہنے کا موقع نہیں مل سکا تھا۔

اسکی تائیاں اپنے بچوں کو نگاہوں میں تنبیہہ کیا کرتیں۔۔کہ اسکے سامنے کسی بھی تحفے کو نہ کھولیں۔۔نظر لگ جائیگی۔۔وہ ایسی نظریں سمجھنے کے لیے بہت چھوٹی تھی۔۔ان کی تیز نظروں کو معصومیت سے تکنے کے علاوہ اسکے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔۔

پھر ماں کئی کئی دن گھر نہیں آیا کرتی۔وہ ان گھر والوں کے رحم و کرم پر رہنے لگی۔ بچوں میں صرف ایک عمر اس سے مانوس تھا۔۔وہ اس سے چھوٹا تھا۔سیلینہ کو اسے اپنا ساتھ رکھنا اچھا لگتا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھا۔۔لیکن راحمہ اپنے بچے پر اسکا منحوس سایہ پڑ جانے سے ڈرتی تھی۔۔اسی لیے وہ اسکی ننھی گود سے عمر کو چھین کر لے جایا کرتی تھیں۔۔ساری رات وہ خاموشی سے بستر پر لیٹی عمر کو یاد کرتی رہتی۔۔اس نے اپنی زندگی بہت خوفناک تنہائی میں گزاری تھی۔۔بھوکا رہ جانا۔۔اکیلے رہ جانا۔۔بھلا دیا جانا۔۔اسکے خوف اس کے ساتھ بڑے ہونے لگے تھے۔پڑھائی میں دلچسپی تھی لیکن اسکی محرومیوں نے اسے پڑھنے نہیں دیا۔۔وہ کچھ بڑی ہوئی تو جاب کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔۔انہی دنوں اسے نظر ملا تھا۔۔وہ ایک چھوٹی سی ایجنسی کا ڈائیریکٹر تھا۔اسکی خوبصورتی اور ضرورت کو دیکھتے ہوئے اسے کام پر رکھ لیا گیا تھا۔۔ایکٹنگ میں اس نے اپنی جان کی بازی لگادی۔۔وہ ساری زندگی آنسو اپنے اندر رکھتی آئی تھی۔اس نے وہ سارے آنسو ڈرامے کے سیٹ پر بہا لینے کو ترجیح دی۔۔اسکی اداکاری اس قدر نیچرل تھی کہ بڑے بڑے ڈائیریکٹرز کی نگاہیں اس چھوٹی سی لڑکی کی جانب اٹھنے لگی تھیں۔۔

گھر والوں کے لیے وہ مزید مکروہ ہوگئی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شہیر نے اسکے پہلے ڈرامے پر اسے بہت برا مارا۔۔وہ ایک تھپڑ سے دور جاگری تھی۔اسکی بالی بھی کان سے ٹوٹ کر دور جا گری تھی۔بلاشبہ وہ بہت بھاری تھپڑ تھا۔وہ اسکے چہرے پر نہیں۔۔روح پر برسا تھا۔۔

"آپ مجھے تھپڑ نہیں مارسکتے، تایا۔۔آپ مجھے تھپڑ مارنے کے ہر حق سے محروم ہیں۔۔"اس نے کپکپاتے لبوں کے ساتھ بس اتنا ہی کہا تھا۔شہیر اس پر جھکا اور پھر اسے بالوں سے نوچ کر کھڑا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیا۔وہ اسکے سخت ہاتھوں تلے لرز رہی تھی۔گھر والے ایک جانب کھڑے سکون سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔عمر اکیڈمی گیا ہوا تھا۔۔نہیں تو وہ اپنے باپ کا ہاتھ ضرور روکتا۔۔

"یہ ماں بیٹی۔۔کس چیز کی کمی رکھی ہے تمہارے لیے ہم نے۔۔؟ لیکن تم دونوں ناشکری عورتیں۔۔! کبھی عزت کی روٹی نہیں کھاسکتی تم دونوں۔۔"اس نے اسکے بالوں کو جھٹکا تھا۔اسکے اندر سب کچھ کرچی کرچی ہوتا جارہا تھا۔۔

"عزت۔۔!روٹی، روٹی ہوتی ہے تایا۔۔اسکا عزت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔میں سُوکھی روٹیاں کھا کھا کر بڑی ہوئی ہوں۔۔فریج کے بند دروازے کو محروم آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر اس مقام تک پہنچی ہوں۔۔آپ کے پاس مجھے مارنے کا کوئی حق نہیں ہے۔۔آپ ہر حق سے محروم ہیں۔۔"اب کہ رخسار پر پڑنے والا کرخت تھپڑ۔۔مراد کی جانب سے تھا۔اسکا معصوم رخسار سُرخ ہوگیا تھا۔بھاری ہاتھ پڑنے کے باعث ہونٹ پھٹ گئے تھے اور اب ان سے خون رس رہا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بکواس کرتی ہے۔۔!ہمارے بھائی کی زندگی کو کھانے والی ڈائین ہے تو۔۔اور تیری وہ ماں۔۔" اسکے ساتھ ہی اس نے اسے بالوں سے پکڑا اور گھسیٹتا ہوا گھر کے دروازے تک لایا۔۔دروازے سے اندر آتی شگفتہ کی آنکھیں لمحے بھر کو پھیل سی گئ تھیں۔سیلینہ کے چہرے پر تشدد کے نشان تھے اور گھر والے اسے گھر سے باہر پھینک رہے تھے۔۔لیکن پھر کوئی مزاحمت کام نہیں آئی۔۔اسے اور شگفتہ۔۔دونوں کو کسی کُوڑے کی مانند باہر پھینک دیا گیا۔۔وہ روتی رہی۔۔پھر نظر کے پاس چلی آئی۔۔اسکے پاس اپنا کیریر مضبوط کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔وہ بھوکا رہنے۔۔اکیلے رہ جانے۔۔اور بھلا دیے جانے سے آج تک خوفزدہ تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

انڈسٹری والوں نے اسے کئ ہی سالوں میں آسمان پر بٹھا لیا تھا۔وہ برانڈڈ لباس زیب تن کرنے لگی۔اسکی رہائش اور سواری سب سے مہنگی تھیں۔لیکن بچپن کی محرومیاں کبھی ساتھ نہیں چھوڑتی۔۔اسکی محرومیاں چھپ ضرور گئ تھیں لیکن وہ آج تک اسکے ساتھ بڑی ہورہی تھیں۔۔

اپنے ایک ڈرامے کی شُوٹ کے دوران ہی اسے واجد حسن ملا تھا۔انتہائ نرم دل اور عزت کی نگاہ رکھنے والا واجد۔۔وہ پہلی ہی نظر میں اسکی دیوانی ہوگئ تھی۔وہ اس سے محبت کرنے لگی تھی۔۔وہ اسے عزت دے رہا تھا۔۔اسے ہر عزت دینے والے سے محبت ہوجایا کرتی تھی۔۔واجد بھی اسے زیادہ دیر تک نظر انداز نہیں کرسکا۔وہ بہت خوبصورت تھی۔۔اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا۔۔ان دونوں کے درمیان محبت کا رشتہ قائم ہوگیا۔۔کبھی ساتھ نہ چھوڑنے کے قسمیں اور وعدوں کا سلسلہ چل نکلا۔۔وہ اپنے کیریئر کی بلندی پر تھی۔۔لیکن پھر اس کے ساتھ وہ ہوا جو اسے۔۔اس بُلندی سے پستی میں لیے آگرا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سیلینہ مظہر پر ڈرگز کا اسکینڈل ثابت ہوچکا تھا۔۔

اور وہ۔۔واجد حسن کے لیے۔۔ایک ناقابلِ قبول انسان ثابت ہوگئ تھی۔۔!

سڑک تھم گئ تھی۔۔

اس نے رخساروں کو چُھو کر دیکھا تو وہ بھیگے ہوئے تھے۔۔سڑک ختم ہوچکی تھی لیکن ماضی کی تکلیف دہ یادیں اب تک ساتھ تھیں۔وہ داخلی دروازے سے اپارٹمنٹ کی عمارت میں داخل ہوئ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پھر لفٹ کی جانب چلی آئی۔۔ابھی لفٹ کا دروازہ بند ہونے ہی لگا تھا کہ سیاہ دستانے والا ہاتھ لمحے بھر کو دروازوں کے درمیان آیا۔۔

انسانی موجودگی کے باعث دروازہ پھر سے کھل گیا تھا۔سیاہ لباس میں ملبوس شخص اندر داخل ہوا۔۔ اسکے چہرے پر سیاہ ماسک چڑھا تھا اور سر پر کیپ لیے وہ نظریں جھکائے اندر داخل ہوا تھا۔لفٹ کا دروازہ بند ہوگیا۔۔سیلینہ نے ایک سرسری سی نگاہ اس شخص پر ڈالی تھی۔اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی آگے والے نے اسکے گلے میں موٹی سی رسی ڈال کر پیچھے کی جانب زور سے کھینچا تو وہ کھانستی ہوئی آگے جھکی۔۔اسکا سانس بند ہورہا تھا۔وہ ہاتھ مارتی بمشکل لفٹ کے بٹن دبانے کی کوشش کررہی تھی۔۔کھینچا تانی میں اسکا رومال کُھل کر لفٹ میں ہی گر گیا تھا۔حملہ آور پوری قوت سے رسی پیچھے کی جانب کھینچ رہا تھا۔۔وہ ہمت ختم ہونے پر بے ساختہ ہی گھٹنوں کے بل جھکی تھی۔۔گلے سے رسی نکالنے کوشش میں اس نے اپنے ناخنوں سے اپنی ہی گردن زخمی کرلی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے لگا وہ مر رہی ہے۔۔

اسکا سانس حلق کے بالکل آخری حصے میں اٹکا ہوا تھا۔۔لفٹ کے بٹن پر رکھا اسکا ہاتھ کپکپا کر نیچے آگرا تھا۔۔

زبیر اینڈ سنز کمپنی کا چھوٹا بیٹا اسکا فین تھا۔لیکن اسے پتہ نہیں تھا کہ وہ ایک اسٹالکر فین ہے۔۔ ٹاکسک فین۔۔اس نے اسے اپنی پارٹی میں مدعو کیا تھا۔۔اور پھر اسکے مشروب میں ڈرگز گھول کر اسے پلادی تھیں۔۔اگلے کئ گھنٹوں میں پولیس کی آمد کے ساتھ ہی وہ نشے میں دُھت برآمد کرلی گئ تھی۔۔اسکے ٹیسٹ کروانے پر پتہ چلا کہ وہ ڈرگز لے چکی تھی۔۔اسکے کیریئر کی بلندی زمین پر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آگری تھی۔۔اس اسکینڈل نے کبھی اس کی جان نہیں چھوڑی۔۔واجد جو اس سے شادی کرنے ہی والا تھا۔۔اب کبھی اسے اپنی بیوی نہیں بنا سکتا تھا۔۔وہ ایک بدکردار ایکٹریس ثابت ہوئی تھی۔۔ وہ اس کی بیوی کیسے بن سکتی تھی۔۔

کپکپاتا ہاتھ زمین پر رکھے وہ کھینچ کر سانس لے رہی تھی۔اسکی آنکھوں سے کئ آنسو ٹوٹ کر گرے۔۔شدت پر اسے لگا گویا اسکے پھیپھڑے پھٹنے کو ہیں۔۔

کیا یہ اسکا انت تھا؟ ایک محروم ایکٹریس کا انجام۔۔!

واجد حسن۔۔ماں۔۔ محروم زندگی۔۔ شہیر کے ہاتھوں پڑی مار۔۔بھوک کی اذیت۔۔اذیت پر اذیت۔۔اسکی مزاحمت دم توڑ رہی تھی۔۔وہ مر رہی تھی۔۔وہ مرنے والی تھی۔۔کہ یکایک لفٹ کے دونوں دروازے ایک دوسرے سے جُدا ہوئے۔۔اور کسی نے حملہ آور کو زور دار لات ماری تو وہ پیچھے دیوار سے جا لگا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے سمجھ نہیں آیا۔۔وہ نیم بیہوشی کی حالت میں تھی۔آنے والا حملہ آور کو بری طرح مار رہا تھا۔ لیکن حملہ آور اسکی گرفت سے نکل کر بھاگ چکا تھا۔اس شخص کے پاس فی الحال اسکے پیچھے بھاگنے کا وقت نہیں تھا۔۔سیلینہ کا وجود ہوا سے بھی زیادہ ہلکا ہوگیا تھا۔۔اسے سانس نہیں آرہا تھا۔۔ پھیپھڑے جیسے سانس لینے سے انکاری ہوگئے تھے۔۔

اسکا مسیحا اب اسے سیدھا کیے اس پر جھکا ہوا تھا۔اسکی ادھ کھلی آنکھیں اسے تک رہی تھیں۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ شاید اسکا رخسار تھپتھپا کر کچھ کہہ رہا تھا۔۔وہ اسے سن نہیں پا رہی تھی۔۔سب دھندلا ہوتا جارہا تھا۔۔اور پھر۔۔اس شخص نے اسے اپنے ہاتھوں میں اٹھالیا۔۔اب وہ اسے لیے تیزی سے آگے بھاگ رہا تھا۔۔اذیت جیسے تھم رہی تھی۔۔وہ بیہوش ہوئی اسکے ہاتھوں میں جُھول رہی تھی۔۔

اسے بس بچانے والے کی آنکھیں یاد تھیں۔۔

وہ سُرمئی آنکھیں تھیں۔۔

خوبصورت اور سُرمئی۔۔!

وہ آنکھیں بند کیے دراز تھی۔۔وہ آنکھیں کھولنا چاہتی تھی لیکن نشہ آور دوائیوں کے زیرِ اثر اسے پلکیں جُدا کرنا دُشوار معلوم ہورہا تھا۔یکایک اسے اپنے رُخسار پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا۔۔ٹھنڈا سا لمس۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ ہاتھ اب رُخسار سے پھسل کر اسکی زخمی گردن پر آٹھرا تھا۔۔اور پھر اسے کسی کی گرم سانسیں اپنے کان کے بے حد قریب محسوس ہوئی تھیں۔۔اسے اپنا سانس رُکتا ہوا محسوس ہورہا تھا۔کیا وہ کوئی خواب دیکھ رہی تھی۔۔؟

"Be happy happy happy and seize the day of pleasure.."

کوئی اسکے بے حد قریب آہستگی سے گُنگُنایا تھا۔اسے اپنا جسم پسینے میں شرابور ہوتا محسوس ہوا۔۔اور پھر ایک جھٹکے سے اسکی آنکھ کُھل گئی۔۔اسکا جسم واقعتاً پسینہ پسینہ ہورہا تھا۔۔رخسار پر وہ دہکتا لمس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب تک موجود تھا۔۔اسے اپنی گردن اندیکھے لمس تلے سُلگتی محسوس ہورہی تھی۔۔وہ ایک خواب تھا۔۔ہاں بس۔۔ایک خوفناک خواب۔۔!

اگلی دفعہ اس نے آنکھیں کھولیں تو ہسپتال کی بے داغ سی اونچی سفید چھت نگاہوں کے سامنے لہرائی۔اسے

آنکھیں کھولنے میں دُشواری سی ہورہی تھی۔۔پلکیں کسی اندیکھے بوجھ تلے دبی معلوم ہورہی تھیں۔آہستگی سے پلکیں جھپکتی وہ ہاتھوں پر زور دیتی اُٹھنے ہی لگی تھی کہ کسی کی آواز پر چونک کر رُک سی گئی۔۔

"لیٹی رہو۔۔ڈاکٹر نے ابھی اُٹھنے سے منع کیا ہے۔۔"یوول تھا۔۔پاس چلا آیا۔۔پھر اسے تکیوں کا سہارہ دیتا ٹھیک سے بٹھانے لگا۔سیلینہ کو تھوک نگلتے ہوئے شدید تکلیف ہورہی تھی۔گردن پر موجود زخموں میں جلن ہوئی تو وہ کراہی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا ہوا۔۔؟ درد ہورہا ہے۔۔؟" یوول کی فکرمند سی آواز پر اس نے محض سر ہلایا تھا۔وہ کئی دنوں سے کھانا ٹھیک سے نہیں کھا رہی تھی۔۔اور اسی لیے اسے اس لمحے شدید کمزوری کا احساس ہورہا تھا۔پھر یکلخت ہی چونک کر آس پاس دیکھا۔ہسپتال کا کمرہ سفید قمقموں سے روشن تھا اور کھڑکی کے پار موجود شام ڈھلتی ہوئی محسوس ہورہی تھی۔اس نے حیرت سے یوول کی جانب دیکھا تھا۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اتنی دیر کیسے ہوگئی۔۔؟ میں کب سے ہوں ہاسپٹل میں۔۔؟" اسے حملہ یاد تھا۔۔حملہ آور بھی یاد تھا۔۔اسے وقت اور جگہ بھی یاد تھی۔۔

"تم شاک کی وجہ سے بیہوش ہوگئی تھیں۔ڈاکٹرز نے مکمل آرام کی غرض سے نشہ آور دوائیاں دی تھیں۔۔اسی لیے تھوڑی دیر ہوگئی۔"وہ اب کرسی کھینچے اسکے بستر کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔پھر آنکھوں میں ڈھیروں نرمی لیے اسے دیکھنے لگا۔وہ اسے ایک ہی دن میں بے حد مضمحل محسوس ہورہی تھی۔

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔۔؟" اس نے زور لگا کر کہا۔۔حلق میں تکلیف سی اُبھری۔۔

"دیکھ رہا ہوں کہ ایک دن میں ہی کتنی کمزور ہوگئی ہو تم۔نظر بھائی بھی کہہ رہے تھے کہ تمہارا وزن بہت زیادہ لوز ہوا ہے۔۔اتنی جلدی۔۔اتنی تیزی سے وزن گرنا اچھی بات نہیں ہوتی۔۔"وہ نرمی سے کہہ رہا تھا۔اس

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نے گہرا سانس لیا۔۔

"ایٹنگ ڈس آرڈر۔۔!"بس دو لفظ کہے تھے اس نے۔یوول کو اسکی نفسیاتی کمزوریوں کے بارے میں علم تھا۔جب وہ اسکے لیے کام کرتا تھا تب اسے مُعید کے پاس بھی وہی لے کر جاتا تھا۔

"ڈاکٹر معید سے بات کی۔۔؟"

"کی تھی۔۔پیٹرن بہت مضبوط ہوگیا ہے۔۔پھر سے توڑنے کے لیے بہت محنت اور توجہ درکار ہے۔۔"اسکی تھکن زدہ سی آواز اُبھری۔۔یوول کو جانے کیوں دُکھ سا ہونے لگا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اسکرپٹ کا کیا بنا۔۔؟" اسکے پوچھنے پر وہ یکدم ہی سیدھا ہو بیٹھا تھا۔پھر نفی میں سر ہلایا۔۔

"شاید اب تمہیں اسکرپٹ نہ مل سکے۔۔"

"کیوں۔۔!"

"باڈی گارڈ یاسر عالم نے کہا ہے کہ تم اسکرپٹ لینے کہیں نہیں جاؤ گی۔۔بلکہ ڈائیریکٹرز تمہیں اسکرپٹ دینے خود آئیں گے۔ایسا چونکہ ممکن نہیں ہے تو شاید وہ رول عمیرہ زاہد کو دے دیا جائے۔۔"

اس نے بے چین سا سانس خارج کیا تھا۔ایک کام خدا خدا کر کے مل رہا تھا۔وہ اس آئے ہوئے رزق کو کسی اور کی جھولی میں گرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

"باڈی گارڈ یاسر۔۔!اچھا تو اسکا نام یاسر ہے۔۔خیر۔۔وہ کون ہوتا ہے میرے فیصلے لینے والا۔۔؟ یہ میرا کام ہے اور مجھے ہی کرنا ہے۔تم تاریخ طے کرو۔میں ان سے اسکرپٹ لینے ضرور جاؤنگی۔۔"

www.urdunovelbank.com

تکلیف اب قدرے کم ہوگئی تھی۔فکرِ معاش لاحق ہوئی تو ہر تکلیف دھول بن کر عنقا ہوتی محسوس ہونے لگی۔۔

وہ ایک طرح سے ٹھیک کہہ رہا ہے۔تم پر ایک رات پہلے بھی حملہ ہوا تھا۔یہ سب اتفاق نہیں " ہوسکتا۔"

"میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ سکتی، یوول۔۔!میرے پاس جانے کے لیے کوئی جگہ موجود نہیں ہے۔میں کماؤنگی نہیں تو کھا بھی نہیں سکونگی۔میں نے سب کچھ چھوڑ کر اس زندگی کو اپنایا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھا۔میں اسے ایسے نہیں گنوا سکتی۔۔"وہ جذباتی ہوئے بغیر صاف لہجے میں کہہ رہی تھی۔کبھی کبھی یوول کو لگتا تھا کہ سیلینہ جتنا کوئی سمجھدار نہیں۔۔اور کبھی کبھی اسے اس جتنا بیوقوف بھی کوئی نہیں لگتا تھا۔۔

"میں تمہیں کام چھوڑنے کا نہیں کہہ رہا۔لیکن ہم تھوڑا انتظار تو کرسکتے ہیں ناں۔۔!"

"پچھلے ایک سال سے میں انتظار ہی کررہی ہوں۔مزید انتظار بیکار ہوگا۔۔"وہ اب بستر پر اٹھ بیٹھی تھی۔پھر چونک کر یکدم رُک سی گئ۔

"لفٹ سے مجھے ہاسپٹل تم لے کر آئے تھے۔۔؟" اس کے پوچھنے پر یوول جو سیدھا ہورہا تھا، ٹھہر گیا۔پھر دھیرے سے نفی میں سر ہلایا۔۔

"یاسر عالم۔۔"وہ اسکے جواب پر حیران ہوئی تھی۔پھر پیر نیچے اتارتے ہوئے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔۔

"وہ وہاں کیا کررہا تھا۔۔؟" لاعلمی کے باعث یوول نے محض کندھے اچکائے تھے۔

"تمہیں ہاسپٹلائز کرنے کے بعد مجھے ایک کال موصول ہوئی کہ تم یہاں ہو۔جب میں آیا تو تم نرسس کے زیرِ نگرانی بیہوش تھیں۔وہ میرے آنے سے پہلے ہی چلا گیا تھا۔۔"

"لیکن وہ پہلی دفعہ میرے اپارٹمنٹ آیا ہی کیوں تھا۔۔؟" وہ اُلجھ رہی تھی۔یوول بھی اب اسکے ساتھ ہی اٹھ

رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہارے ہاسپٹل کا بِل بھی پے کر دیا گیا تھا۔ڈاکٹرز کو خاص ہدایات بھی دی گئ تھیں کہ میرے علاوہ تمہارے کمرے میں کسی کو بھی داخل نہ ہونے دیں۔۔اِٹس جسٹ آ باڈی گارڈ تِھنگ، یو نو۔۔"یکایک اسکا فون بجنے لگا تو وہ اس طرف کو متوجہ ہوا۔سیلینہ اب جھک کر اپنے سینڈل کے اسٹریپس بند کررہی تھی۔بالوں کو دونوں ہاتھوں سے جُوڑے میں گوندھتی وہ یوول کے چونکے ہوئے چہرے کو بغور دیکھ بھی رہی تھی۔۔

"میں ابھی نہیں آسکتا نظر بھائی۔۔سیلینہ اکیلی ہے۔۔"اس نے دبی دبی سی آواز میں دانت کچکچا کر کہا لیکن وہ اسے سن چکی تھی۔گہرا سانس لے کر وہ اٹھی اور اسکے سامنے جا کھڑی ہوئی۔وہ سُرخ چہرے کے ساتھ رابطہ منقطع کررہا تھا۔پھر خفیف سا سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

"کیا ہوا۔۔؟ نظر بھائی بُلارہے ہیں۔۔؟"

"ہاں۔۔"اسے نہ چاہتے ہوئے بھی جواب دینا پڑا۔سیلینہ نے نرمی سے مسکرا کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونکا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یوول، میرے علاوہ بھی تمہاری زندگی میں بہت سے مسائل ہیں۔خود کو مجھ پر ضائع مت کرو۔۔ جاؤ۔۔میں چلی جاؤنگی۔۔"

"لیکن تمہارے پاس کار بھی نہیں ہے۔۔"اسے جیسے سیلینہ کی بات پسند نہیں آئ تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"میں پیدل جاسکتی ہوں۔۔ تھوڑا سا تو راستہ ہے۔جانتے ہو ناں میں نے بڑے اور کٹھن راستے عُبور کیے ہیں۔جاؤ۔۔ عمیرہ زاہد کے کام میں کوتاہی کا مطلب جانتے ہو ناں۔۔؟" اور اب کہ وہ پورا سُرخ ہوگیا تھا۔۔ آہ۔۔

سیلینہ کو پتہ تھا کہ نظر اسے عمیرہ کے کام کے لیے بُلارہا تھا۔

"آئی ایم رئیلی سوری۔۔"وہ مسکرا کر سر نفی میں ہلاتی جارہی تھی۔۔

یہ تمہارا کام ہے۔۔اب جاؤ۔۔اور مجھے اس ڈائیریکٹر سے اسکرپٹ لینے کی تاریخ معلوم کر کے " بتاؤ۔۔"

"تم اسکرپٹ لینے نہیں جاؤ گی۔۔"دروازہ کُھلا اور کوئی اسکی بات قطیعت سے کاٹتا ہوا اندر داخل ہوا۔یوول اور وہ ٹھٹک کر دروازے کی جانب گُھومے تھے۔وہاں سُرمئ آنکھوں والا گارڈ کھڑا تھا۔ یوول نے اگلے ہی پل جلدی سے خدا حافظ کہا اور یاسر کے ساتھ سے نکل گیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ فیصلہ میں کرونگی۔۔"وہ ہاتھ باندھ کر بولی تھی۔یاسر نے لحظہ بھر کو اسے دیکھا۔پھر آگے بڑھ آیا۔اسکے رُوم کا باریک بینی سے جائزہ لینے لگا۔سیلینہ اسے گردن پھیرے دیکھ رہی تھی۔۔

"کیا یوول کے علاوہ کوئی یہاں آیا تھا۔۔؟" اس نے رُک کر پوچھا تو سیلینہ کو یکدم وہ خواب یاد آیا۔اس نے بے ساختہ ہی اپنا سُلگتا رُخسار چُھوا تھا۔وہ گُنگناتا سا لہجہ۔۔اسے جُھرجُھری آئی تھی۔۔

"یوول کے علاوہ کوئی نہیں آیا۔۔"ایک خواب کی بنا پر وہ اسے شک میں مُبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی۔وہ سر ہلاتا اسکے قریب چلا آیا۔لمحے بھر کو نگاہیں اسکی نشان زدہ گردن کی جانب پھسلیں۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اسکرپٹ لینے تم نہیں جاؤ گی۔۔"

"تم کس حیثیت سے منع کر رہے ہو مجھے؟"

"ایک گارڈ ہونے کی حیثیت سے۔۔"

"تم میرے گارڈ نہیں ہو۔۔نہ میں نے تمہیں یہ حق دیا ہے۔"اس نے جواب نہیں دیا۔جواب دینا ضروری ہی

نہیں سمجھا۔خاموشی سے دروازہ دھکیلتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔

سیلینہ اسکے پیچھے آرہی تھی۔ایک کندھے پر پرس بھی ٹنگا تھا۔کمزوری کے باعث اسے لمحے بھر کو چکر سے آئے۔۔

"تم میرے کام میں مداخلت نہیں کرسکتے۔۔"وہ خاموشی سے آگے چلتا رہا۔سیلینہ کو اسکے ساتھ قدم ملانے میں دُشواری ہورہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے مداخلت کرنے کا۔لیکن ایجنسی کی سیکیورٹی بھی کسی چیز کا نام ہے۔تم پر دو دفعہ حملہ ہوچکا ہے۔مزید مجھے کچھ نہیں کہنا۔۔"

"اتنے سرد ہو تم۔۔پھر تمہاری آنکھیں کیسے اتنی نرم ہیں۔۔؟" وہ ٹھہر کر یکدم زور سے بولی تو یاسر کے بڑھتے قدم رُک گئے۔سیلینہ گہرے سانس لیتی اس سے پیچھے کھڑی تھی۔۔وہ آہستہ سے پلٹا۔۔ابرو لمحے بھر کو حیرت سے اونچے ہوئے تھے۔۔

"کیا۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جب تم نے مجھے بچایا تھا۔۔تب تمہاری یہ سرمئی آنکھیں بہت وارم لگ رہی تھیں۔۔اب اتنی سرد کیوں لگ رہی ہیں۔۔؟" وہ جانے کس بات پر خفا ہورہی تھی۔اسے لگا وہ رونے والی ہے۔۔سڑک کے اطراف میں موجود درختوں کی اِک طویل قطار کے ساتھ وہ دونوں ایک دوسرے سے قدرے فاصلے پر کھڑے تھے۔درختوں پر لگے سنہرے قمقمے لمحے بھر کو جل اُٹھے۔۔

"تم بچانے کی بات کررہے ہو۔۔سیکیورٹی کی بات کررہے ہو۔۔اور اتنے سرد انداز میں کررہے ہو کہ مجھے رونا

آرہا ہے۔حالانکہ ہر جگہ مشہور ہے کہ میں نہیں روتی۔حالات کتنے ہی کٹھن کیوں نہ ہوجائیں۔۔ میں کبھی نہیں رویا کرتی۔۔"اسکی آنکھوں میں بے ساختہ ہی نمی سی ڈبڈبائی۔۔سب کچھ لمحے بھر کو دُھندلا گیا تھا۔درختوں کے قمقمے اور یاسر کا بُلند سراپا۔۔سب کچھ نمی کے باعث دُھندلا محسوس ہورہا تھا۔

"تم بہت تیز چل رہے ہو۔میں تم سے قدم نہیں ملا پارہی۔۔مجھے چکر آرہے ہیں۔۔کسی بھی لمحے بیہوش ہو کر گر سکتی ہوں میں۔لیکن تم انتہائی اُکھڑے ہوئے انداز میں باتیں کرتے ہوئے آگے ہی آگے جارہے ہو۔۔ایک بار بھی پیچھے مُڑ کر نہیں دیکھ رہے۔۔کیا گارڈز ایسے ہوتے ہیں۔۔؟" اسکا دل کیا سڑک کا خیال کیے بغیر بلند آواز سے رونے لگ جائے۔وہ انگشتِ بدنداں اسکے زخمی انداز کو دیکھ رہا تھا۔بہت سے لوگ بھی سڑک پر رُک رُک کر انہیں دیکھنے لگے تھے۔۔

"تم اسکرپٹ لینے کے لیے جانے نہیں دے رہے۔۔تم کچھ نہیں جانتے کہ کام نہ ہونا کس قدر اذیت ناک ہوتا ہے۔تمہاری ایسی سیکیورٹی کا میں کیا کروں جب مجھے اپنے رزق کی فکر ہی ختم

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کررہی ہے۔اتنے ہی جینٹل مین ہو تو مجھے تم خود کیوں اسکرپٹ لا کر نہیں دے دیتے۔۔"سانس بُری طرح پُھول رہا تھا اور وہ تیز تیز کہتی جارہی تھی۔کئی مہینوں کا غُبار تھا جو اس نے یاسر پر نکال دیا تھا۔۔سامنے کھڑے بے تاثر سے گارڈ کے حلق میں گِلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔پھر وہ آہستگی سے قدم اٹھاتا اسکی جانب بڑھ آیا۔۔ایک فاصلے پر آکر ٹھہر بھی گیا۔۔قمقموں میں اسکا چہرہ واضح ہوا تھا۔

"اب مجھے یہ بتاؤ کہ تم میرے ساتھ کیوں چل رہے ہو۔۔؟" وہ اسکے پاس آکر کھڑا ہوا تو اس نے تیز تنفس کے ساتھ پوچھا۔یاسر کا چہرہ سنجیدہ ہی رہا۔۔

"تم لِفٹ سے اپنے اپارٹمنٹ تک نہیں جاسکتی۔۔"

"ہاں۔۔؟" اسے اسکا جواز سمجھ نہیں آیا تھا۔

"تم پر آج دوپہر میں لفٹ کے اندر حملہ ہوا تھا۔تم اکیلے لفٹ سے اپنے اپارٹمنٹ تک نہیں جاسکو گی۔انسان ہونے کے ناطے ہم اسّی فیصد ایسی جگہوں پر جانے سے اعتراض برتتے ہیں، جہاں ہمارے ساتھ کوئی ناگوار حادثہ پیش آیا ہو۔لیکن تم اس بارے میں نہیں سوچ رہیں کیونکہ تمہیں مجھے کوسنے سے فرصت نہیں مل رہی۔۔"اور اسکے ذہن میں یکدم ہی جھماکہ سا ہوا تھا۔وہ واقعتاً اس واقعے کے بعد لِفٹ سے اپارٹمنٹ تک نہیں جاسکتی تھی۔لِفٹ کا سوچ کر ہی اسکا دم گُھٹنے لگا تھا۔۔

"لیکن تم۔۔۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"میں تمہیں اکیلے سیڑھیوں سے بھیجنے کا رِسک نہیں لے سکتا۔یہ میری جاب ہے۔۔مزاق نہیں ہے۔۔"اسکی سنجیدگی اتنی گہری تھی کہ سیلینہ لمحے بھر کو کچھ بول نہیں سکی۔

"لیکن۔۔تم کیوں میرے پیچھے صرف اس خیال سے آؤگے کہ میں لفٹ سے اپنے اپارٹمنٹ تک نہیں جاسکتی۔۔؟ تم اتنے رحمدل نہیں لگتے۔"

"میں اتنا رحمدل ہوں بھی نہیں، محترمہ۔۔یہ میری۔۔جاب ہے۔۔جاب سمجھتی ہیں آپ۔۔؟"
اسے اب شدید کوفت ہورہی تھی۔اسے وہ پوری تفصیلات دے نہیں سکتا تھا اور وہ تھی کہ ادھورے جواب پر راضی ہونے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔

"کیا تم واقعی اسٹالکر نہیں ہو۔۔؟" وہ مشکوک ہوچکی تھی۔اف۔۔۔اس نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔ہر بات آخر اسٹالکر پر جا کر کیوں ختم ہوا کرتی تھی؟ وہ اسے جواب دیے بغیر تیزی سے آگے بڑھ آیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نہیں نہیں۔۔تم اسٹالکر نہیں ہوسکتے۔۔اسٹالکرز اتنے ہینڈسم نہیں ہوا کرتے۔نہ وہ ہیلز لا کر دیتے ہیں۔۔نہ ہی سڑک پر مفلر دیتے ہیں۔۔نہ ہی کلب میں بچانے آتے ہیں۔۔نہ ہی لِفٹ سے بیہوش ایکٹریس کو گود میں اٹھا کر ہاسپٹل لے کر جاتے ہیں۔۔نہ ہی وہ بلاوجہ کی بحث کرتے ہیں۔۔اور بدتمیز تو بالکل بھی نہیں ہوتے۔۔"وہ اسکے ساتھ تیزی سے چلتی خود کی یقین دہانی کروا رہی تھی۔
وہ اسکی کسی بات کا جواب نہیں دینا چاہتا تھا۔

اسکا اپارٹمنٹ ہسپتال سے زیادہ دور نہیں تھا۔شیشے کا داخلی دروازہ دھکیل کر وہ دونوں ایک ساتھ ہی اندر داخل ہوئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں سیڑھیوں سے چلی جاؤنگی، یاسر۔۔تم جاسکتے ہو۔۔"وہ مزید اسکا احسان نہیں لینا چاہتی تھی۔ لیکن وہ تو جیسے اسے سن ہی نہیں رہا تھا۔لِفٹ کا دروازہ کُھلا تو اس نے اسے ابرو سے اندر بڑھ جانے کا اشارہ کیا۔وہ چارو ناچار اندر کی جانب بڑھ ہی گئ۔۔وہ بھی اگلے ہی پل اندر آیا تھا۔اندر پہلے سے اک لڑکا موجود تھا۔۔سیاہ جیکٹ میں ملبوس۔۔

یاسر نے خاموشی سے اسے اپنی دوسری جانب کرلیا۔اسے احساس نہیں ہوا لیکن وہ اسکی آہستین کو سختی سے جکڑے ہوئے تھی۔پیشانی پر پسینہ تھا اور آنکھیں خوفزدہ سے انداز میں بار بار اس جیکٹ والے لڑکے کی جانب اٹھ رہی تھیں۔

لفٹ کا راستہ عبور کر کے وہ دونوں اسکے اپارٹمنٹ کی جانب بڑھ آئے تھے۔اندر داخل ہو کر وہ چہرہ پھیرے اسکی جانب مڑی۔۔

"تم صبح میرے پارٹمنٹ کیوں آئے تھے۔۔؟"

"کچھ تفصیلات درکار تھیں مجھے۔۔"

"کیسی تفصیلات۔۔؟" اسکا ماتھا ٹھنکا۔۔یاسر نے گہرا سانس لے کر سر نفی میں ہلایا۔گو کہ وہ اسے بتانا چاہتا تھا لیکن رات کے اس پہر وہ اسے مزید خوفزدہ نہیں کرسکتا تھا۔۔

"ابھی نہیں۔۔پھر بات کریں گے اس بارے میں۔۔اور آج رات اکیلی نہ رہو تو بہتر ہوگا۔۔کسی گھر والے کا ٹھہرنا مناسب ہے۔۔"اسکے کہنے پر اسے یاد آیا کہ ماں تو سہیلیوں کے ساتھ کیمپنگ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کرنے گئی ہوئی تھی، یوول مصروف تھا اور سائرہ اس شہر میں موجود نہیں تھی۔۔سائرہ اسکی بچپن کی سہیلی تھی جو فی الحال کام کے سلسلے میں دوسرے شہر میں موجود تھی۔۔

یاسر نے اسکے خاموش چہرے کو دیکھا اور پھر گہرا سانس لیا۔پھر ہاتھ آگے بڑھایا تو وہ چونکی۔۔

"اپنا فون دو۔۔"اس نے اسے فون دے دیا۔۔اگلے ہی لمحے اس نے اپنا نمبر محفوظ کر کے فون اسکی جانب بڑھادیا تھا۔۔

"میرا نمبر ہے تمہارے پاس۔۔کوئی ایمر جنسی ہو تو کال کرسکتی ہو تم۔۔"

"کہیں تم مجھے پسند تو نہیں کرنے لگے۔۔؟" اور آخر کار اس نے پوچھ ہی لیا۔۔انتہائی سیلینہ نما سوال۔۔یاسر کو جیسے اسکے سوال پر یقین نہیں آیا تھا۔۔

"واٹ۔۔؟"

"تم اتنا خیال رکھ رہے ہو تو مجھے لگا کہ شاید۔۔"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"ہر خیال رکھنے والا آپکو پسند کرے ایسا ضروری نہیں ہے۔۔"

"مجھ میں کیا خرابی ہے۔۔؟ آدھے ملک کے لڑکے مرتے ہیں مجھ پر۔۔ابھی ایک کال دوں تو قطار لگ جائیگی

لڑکوں کی۔۔"شہد رنگ بالوں کو جھٹک کر کہا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔

"دروازہ ٹھیک سے بند کرو۔۔بلاوجہ کسی کے لیے مت کھولنا۔۔کوئی بھی مشکوک حرکت محسوس ہو تو مجھے فوراً کال کرنا۔۔فی الحال کچھ بھی لینے کے لیے گھر سے باہر نہ نکلو تو بہتر ہوگا۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرے پاس ملازم نہیں ہے جو مجھے باہر سے کچھ لا کر دے گا۔۔یوول بھی بزی ہے۔۔"وہ ستائیس سالہ ایکٹریس کہیں سے نہیں لگ رہی تھی۔اسے لگا گویا وہ کسی پانچ سالہ بگڑی لڑکی سے مخاطب ہو۔۔اسے خود پر لمحے بھر کو ترس سا آیا تھا۔۔

"تم مجھ سے رابطہ کر سکتی ہو۔۔لیکن۔۔"وہ ٹھہرا تھا۔۔"بلاوجہ پریشان نہیں کروگی تم مجھے۔۔"اسے تنبیہہ کر کے وہ چلا گیا۔سیلینہ نے مسکرا کر دروازہ بند کیا۔اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ کیوں مسکرا رہی ہے۔۔اس کا اسے بلاوجہ پریشان کرنے کا خیر سے بہت زیادہ ارادہ تھا۔۔

وہ نیچے اترا تو اسکا فون بجنے لگا۔اس نے رسیو کر کے کان سے لگایا۔۔

"گارڈ جی۔۔تھینک یو۔۔بہت اچھے ہو تم۔۔اور تمہاری آنکھیں تو بہت ہی پیاری ہیں۔۔"

"سیلینہ۔۔!" اور اسکی آواز سن کر اس نے ایک جھٹکے سے رابطہ منقطع کر دیا تھا۔اس نے بے یقینی سے فون کو دیکھا تھا۔کیا اس سے غلطی ہوگئی تھی۔۔؟ اتنی بے باک تو جُولیا بھی نہیں تھی جو اسے کہتی کہ اسکی آنکھیں پیاری ہیں۔۔اف۔۔اس نے جُھرجُھری سی لی تھی۔۔

کہاں پھنس گیا تھا وہ۔۔؟

اپنے اپارٹمنٹ کی گلاس وال سے اسے جاتا دیکھتی سیلینہ کو یکدم ہی بہت مزہ آیا تھا۔اپنے موبائل میں محفوظ یاسر کا نمبر دیکھ کر اسے خوشگوار سی لہر نے گھیر لیا تھا۔اسے اپنے اوپر ہوا حملہ جیسے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ٹھولنے لگا تھا۔۔اس بس اب اس گارڈ کی سُرمئی سی پیاری آنکھیں ہر جگہ محسوس ہونے لگی تھیں۔۔

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

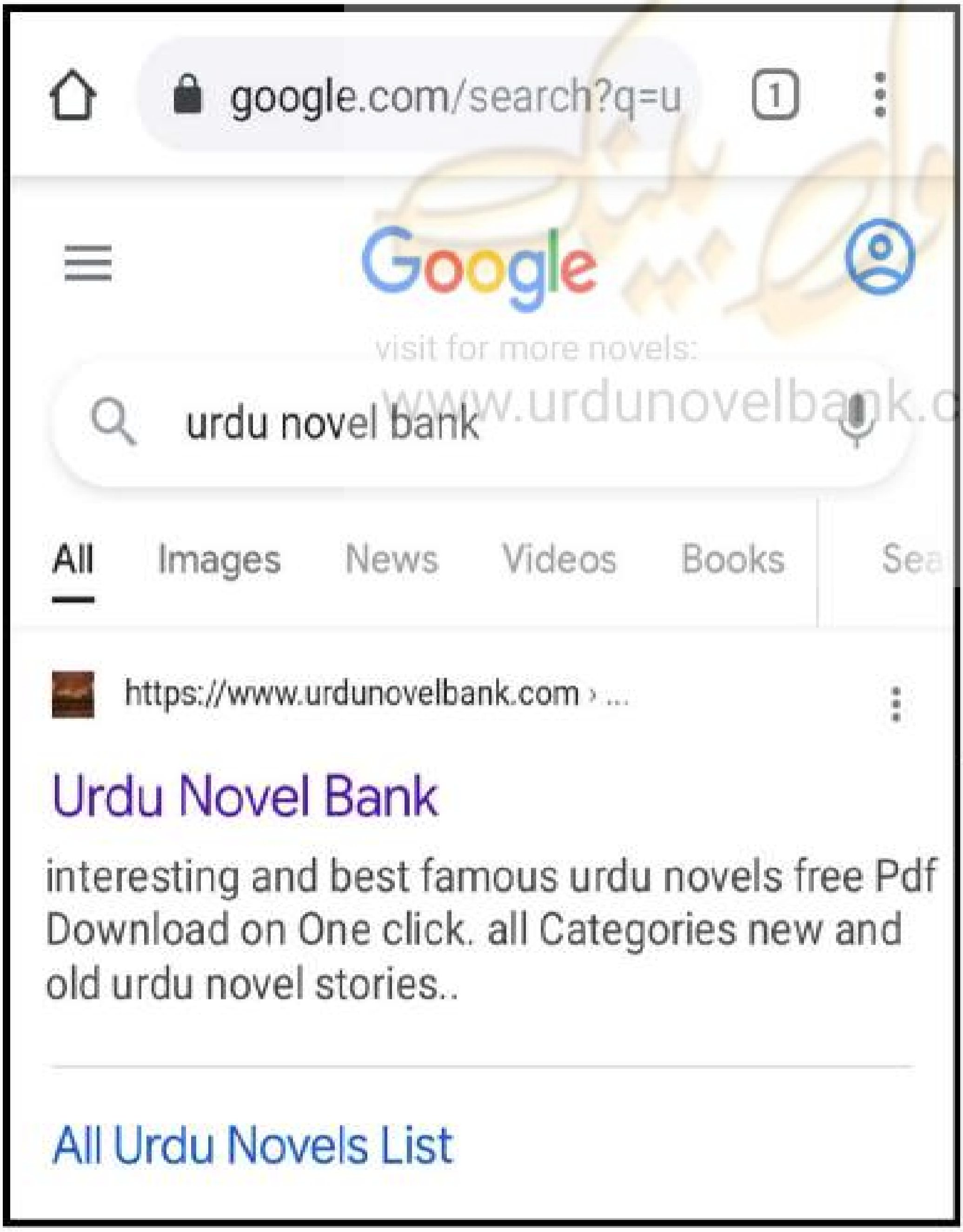

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

( )

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور پھر اپنی ہی جگہ ٹھہر سا گیا۔۔راہداری کے پار لائٹ جل رہی تھی۔۔وہ اس لائٹ کو بُجھائے رکھتا تھا۔۔اس نے آہستگی سے قدم آگے بڑھائے اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھ پاتا۔۔وہ اپنی جگہ ہی رُک گیا۔۔

اسکے اوپن کچن میں کوئی کھڑا اپنے لیے تازہ چائے دم پر رکھ رہا تھا۔۔یاسر عالم نے ذہنی طور پر آنکھیں ضبط سے بند کی تھیں۔۔

"تم یہاں کیا کررہے ہو۔۔؟" کچن میں موجود نفس اسکی جانب پلٹا۔وہ دراز قد، لگ بھگ یاسر کی عُمر کا ہی تھا۔۔بالوں کو ماتھے پر بکھیرے، مسکراتی آنکھیں لیے۔۔وہ وجیہہ دکھتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ایک کیس اپنے اختتام کو پہنچا تو میں نے سوچا کہ اپنا بریک اپنے ایک عدد دوست کے ساتھ گزار لوں۔۔لیکن دوست تو مجھے دیکھ کر ذرہ بھی خوش نظر نہیں آرہا۔۔"وہ اب کپ میں چائے انڈیلتا، بغیر کسی خفگی کے کہہ رہا تھا۔

"ارمان۔۔یہ آخری دفعہ ہے۔۔چائے کے بعد تم اپنے گھر جارہے ہو۔۔"

"ہرگز۔۔بھی نہیں۔۔"

"مجھے پسند نہیں کوئی میرے ساتھ رہے۔۔"

"تمہاری پسند ناپسند پوچھی ہے کسی نے۔۔؟ ویسے تمہارا ہی گھر ہے۔۔اندر آسکتے ہو تم۔۔"وہ مزے سے کہتا اپنی چائے لیے صوفے پر آبیٹھا تھا۔یاسر جو اب تک دروازے ہی میں ایستادہ تھا، اندر بڑھ آیا۔پھر اپنا کوٹ اتار کر صوفے کے ہتھے پر ڈالا۔۔آستینیں کہنیوں تک موڑ کر ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی۔۔اسکا اپارٹمنٹ صاف سُتھرا سا تھا۔۔

"کیا ہوا۔۔؟ پریشان ہو۔۔؟" وہ اگلے ہی پل بھانپ گیا تھا۔اس نے نفی میں سر ہلایا۔لیکن وہ ارمان کی زیرک آنکھوں سے بچ نہیں سکتا تھا۔وہ ایک ڈیٹیکٹو تھا۔۔پچھلے ہی دنوں اسکی ٹیم نے ایک انتہائی پیچیدہ کیس حل کیا تھا۔۔اسی لیے وہ چند دن کے بریک پر یاسر کے پاس رہنے چلا آیا تھا۔

"جاب کیسی جارہی ہے۔۔؟"

"جاب سے ریزائن کرچکا ہوں میں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیوں۔۔؟ جُولیا ٹف ٹائم دے رہی تھی کیا۔۔؟"

اس نے محض سر ہلایا تھا۔وہ سمجھ کر اپنی چائے سے گھُونٹ بھرنے لگا۔۔

"پھر کیا کررہے ہو آجکل۔۔؟"

"ایک کیس سالو کررہا ہوں۔۔چیف حنیفہ نے اسائین کیا ہے۔۔"

"انٹرسٹنگ۔۔کیسا کیس ہے۔۔؟"

"کوئی ایجنسی کی کمزور ایکٹریس کو ٹارگیٹ کررہا ہے۔۔غالب گُمان یہی ہے کہ کوئی اندر سے باہر مخبری کررہا ہے۔۔"

"حال میں کون اپائنٹ ہو کر آیا ہے۔۔؟" ارمان سنجیدہ ہوگیا تھا۔یاسر بھی سیدھا ہو بیٹھا۔۔

"بہت سے گارڈز آئے ہیں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ان کے بیک گراونڈز چیک کرو۔۔لیڈ مل جائیگی۔۔"

"کوئی اندر ہی موجود ہے۔مجھے یقین ہے۔۔"اس نے کہہ کر ارمان کی جانب دیکھا تو اسکی آنکھیں سُکڑیں۔۔

"کیسے۔۔؟ تحقیقات کے دوران کبھی بھی اپنے شکوک و شبہات پر یقین نہیں کیا کرتے۔۔"

"یہ شک نہیں ہے۔ایک رات قبل میں نے جب ایجنسی کے فلور پر کسی کو بھاگتے ہوئے پکڑا۔۔ تب وہاں۔۔اسکے علاوہ کوئی اور بھی موجود تھا۔کل رات جب میں فلور پر تحقیقاتی رُوم میں موجود

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھا۔۔تب اندھیرے سے کوئی مجھے گھور رہا تھا۔اسے داخلی اور خارجی دروازوں کا علم ہے۔۔اسے ایجنسی کے ہر حصے کا علم ہے۔۔"

اسکی بات سُن کر ارمان خاموش ہوگیا تھا۔لمحے بھر کو اپارٹمنٹ میں خاموشی چھاگئ۔۔

"کونسی بات تنگ کررہی ہے۔۔؟ بول بھی دو اب۔"اس نے چائے کا آخری گھونٹ بھر کر یاسر سے پوچھا تھا۔وہ گہرا سانس لیتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"ایک وقت میں دو ایکٹریس کو سیکیورٹی الرٹ جاری کیے گئے ہیں۔ایک ایکٹریس بہت مشہور اور بارسوخ ہے۔۔اس پر ہاتھ ڈالنا آسان نہیں۔۔جبکہ دوسری ایکٹریس پینی لیس ہے۔۔وہ ہی اصل ٹارگیٹ ہے۔۔ایک ہی وقت میں دو ایکٹریس کو کیوں نشانے پر رکھا جارہا ہے۔۔؟ وہ بھی ایسی ایکٹریس کو جو ایک دوسرے سے اسٹیٹس میں کہیں زیادہ مختلف ہیں۔۔"وہ فریج سے پانی کی بوتل نکال کر، اسے شیشے کے گلاس میں انڈیلتا کہتا جارہا تھا۔اسے کوئی بات بہت بری طرح چُبھ رہی تھی۔۔

"مِس ڈائریکشنز۔۔!"ایک لمحے کے لیے سب کچھ ساکت ہوگیا تھا۔۔اسکا ہاتھ ٹھہر گیا تھا۔۔ارمان نے کہہ کر مزے سے کندھے اچکائے تھے۔۔

" وہ تمھیں مِس ڈائیریکٹ کررہے ہیں، برو۔۔اصل ٹارگیٹ کمزور ایکٹریس ہی ہے۔۔"

" کیسس میں آئے دن ایسا ہوتا رہتا ہے۔جب کوئی کیس بھاری نوعیت کا ہوتا ہے تو اسکے ساتھ ہی بہت سے ایسے کیسس کا منہ بھی کھول دیا جاتا ہے۔۔جو کئی دنوں سے بند پڑے ہوتے ہیں۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ مِس ڈائریکشنز ہوتی ہیں۔۔ایسے جھنڈے جو آپکو سیدھے راستے سے بھٹکا کر گہرے جنگل کی جانب لے جائیں۔۔"اور یاسر عالم کو سمجھ آگیا تھا کہ اسے کیا بات چُبھ رہی تھی۔۔اسے جُولیا کا کیس میں موجود ہونا چُبھ رہا تھا۔وہ کسی بھی طرح کمزور نہیں تھی۔۔اسے بس سیلینہ کی جانب سے مِس ڈائریکٹ کرنے کے لیے جُولیا کا سہارہ لیا گیا تھا۔۔

"کیا پلان کررہے ہو۔۔؟" اسے خاموشی سے پانی پیتا دیکھ کر وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکا تھا۔اسکی آنکھیں کسی غیر مرئی نقطے کو گُھور رہی تھیں۔

"کچھ نہیں۔۔فی الحال تو میں نے بنیادی معلومات ہی اکھٹی نہیں کی ہے۔کیس سالو کرنے کے لیے مجھے سبجیکٹ کے کانٹیکٹس کا علم ہونا چاہیے۔۔"

"ہے کون جسے الرٹ جاری کیا گیا ہے۔۔؟"

"سیلینہ۔۔"اور اسکے جواب پر ارمان چونک سا گیا تھا۔پھر دلچسپی سے سیدھا ہو بیٹھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سیلینہ مظہر۔۔؟"

یاسر نے محض سر ہلایا تھا۔پھر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔کچھ پل بعد وہ آرام دہ لباس میں ملبوس، فریش سا باہر نکل آیا تھا۔گیلے بال ماتھے پر بکھرے تھے اور اسکے ہاتھ میں چند فائلز تھیں۔۔

"سیلینہ مظہر۔۔پچھلے سال سے کرائسس میں ہے وہ تو۔۔"

"جانتا ہوں۔۔"

"تمہیں یہ کیس پولیس کو دے دینا چاہیے۔ایسا نہیں ہے کہ تم اسے سالو نہیں کرسکتے۔لیکن جتنے لوگ سیلینہ کے ساتھ انوالوڈ ہیں، وہ سب خاصے بارسوخ ہیں۔۔ان سے دو دو ہاتھ کرنے کے نتائج اچھے ثابت نہیں ہوتے۔۔"وہ متانت سے کہہ رہا تھا۔

"پتہ ہے۔۔لیکن یہ ایجنسی کی ساکھ سے زیادہ، ایک پرسنل فیور نُما کیس ہے۔اس انسان کے بہت سے احسانات ہیں مجھ پر اسی لیے انکار نہیں کرسکتا۔پولیس کو کیس دینا مشکل نہیں ہے۔۔لیکن سیلینہ کی آلریڈی خراب ساکھ کے لیے ایسا کرنا بالکل بھی مناسب نہیں ہوگا۔۔"

"اور سیلینہ کے لیے پرسنل فیور مانگا کس نے ہے۔۔؟" اسے یکدم ہی سارا کیس بے حد دلچسپ معلوم ہونے لگا تھا۔یاسر کے ورق گردانی کرتے ہاتھ لمحے بھر کو ٹھہر سے گئے تھے۔چیف حنیفہ کا فکر مند سا چہرہ اسکی نظروں کے سامنے لمحے بھر کو لہرایا تھا۔

"اسکے باپ نے۔۔"

اور ایک لمحے کے لیے ارمان ساکت ہوگیا تھا۔یاسر کا خاموش جواب اسکے دماغ پر زور سے آلگا تھا۔

جہاں تک میں جانتا ہوں سیلینہ مظہر کا باپ مرچکا ہے اور وہ اپنی سنگل مدر کے ساتھ رہتی ہے۔۔"

"جو مرا ہے وہ اسکا سوتیلا باپ تھا۔۔اسکا سگا باپ زندہ ہے۔۔"اسکے ہاتھ پھر سے ورق گردانی کررہے تھے۔۔ارمان کو سمجھ نہیں آیا کہ اسکی معلومات پر اسے کیسے داد دے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"امپریسو۔۔!اب یہ بتاؤ کہ تم اس کیس کا حصہ بننے پر راضی کیوں ہوئے ہو۔۔؟" وہ واقعتاً انسپیکشن ٹیم کا قابل آفیسر تھا۔۔اسکے سوالات عام انسانی سوالات سے خاصے مختلف تھے۔۔

"احسان کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہے۔۔؟" اور اسکا جواب سن کر وہ چُپ سا ہو گیا تھا۔۔

"اسکے باپ کو پتہ ہے کہ تمہیں پتہ ہے کہ وہ اسکا باپ ہے۔۔؟" اسکے سوال پر وہ پہلی دفعہ مسکرایا تھا۔۔

"تمہاری کمینی مسکراہٹ بتا رہی ہے کہ تم نے اپنے منہ سے بھاپ بھی نکالنے کو حرام کر رکھا ہے۔بیچارے چیف۔۔"

"مجھے لوگوں کی غلط فہمیوں کو دُور کرنے کا شوق ہرگز نہیں ہے۔ان کے پاس وجوہات ہونگی مجھے نہ بتانے کی۔اگر ایسا ہے تو میں بھی آخر تک انہیں یقین دلانے کے لیے تیار ہوں کہ مجھے کچھ نہیں پتہ۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم آخر باڈی گارڈ کیوں ہو۔۔؟ تمہیں تو ڈیٹیکٹو ہونا چاہیے تھا۔اور یاد ہے ہم نے ایک ساتھ ٹیسٹ کلیئر کیا تھا ڈیٹیکٹو کی ڈیز گنشینز کے لیے۔۔پھر تم باڈی گارڈ بننے چلے گئے۔۔اپنے دوست کو تنہا کر کے۔۔کبھی معاف نہیں کرونگا تمہیں اسکے لیے۔۔"

"گڈ۔۔کبھی معاف مت کرنا مجھے۔۔لیکن کل تم مجھے یہاں نظر نہ آؤ۔۔مجھے نفرت ہے اگر کوئی میرے ساتھ آکر رہے۔۔"

"کچھ دنوں کے لیے کیا تم مجھے اپنی بیوی سمجھ سکتے ہو۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور کیا تم یہاں سے دفع ہوسکتے ہو۔۔؟" ٹھہر کر پوچھا اور پھر اپنی فائلز لیے صوفے پر پیچھے ہو بیٹھا۔ارمان اسکے جواب پر ہنستا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

"ویسے سیلینہ مظہر میری فیورٹ ہے۔۔"

"میرے علاوہ وہ سب کی فیورٹ ہے۔۔مجھے ذرہ بھی حیرت نہیں ہوئی۔۔"اسکی ہانک کے جواب میں اس نے سکون سے کہا تھا۔۔

"پتھر کا دل ہونا چاہیے سیلینہ کو ناپسند کرنے کے لیے۔میں تو حیران ہوں کہ اسکے ساتھ کام کرتے ہوئے تم اپنے حواس کیسے برقرار رکھتے ہو۔۔؟ کیا تمہیں اسکی خوبصورتی ڈسٹریکٹ نہیں کرتی۔۔؟"

"مجھے صرف اسکی بیوقوفی ڈسٹریکٹ کرتی ہے۔۔"اور اسکے جواب پر کمرے سے ایک اور قہقہہ ابھرا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے وہ اب مصروف سا ہر ایک ورق الٹتا جارہا تھا۔

اسکی آنکھ فون کی بجتی گھنٹی سے کُھلی تھی۔کمرے میں موجود کھڑکی سے روشنی چھن کر اسکے ورک ٹیبل پر گر رہی تھی۔۔وہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہی سوگیا تھا۔۔سامنے کاغذات کا انبار لگا تھا اور اسکا موبائل بھی کئی فائلز کے نیچے ہی دبا ہوا تھا۔اس نے مندی آنکھوں سے، ہاتھ مار کر موبائل برآمد کیا اور پھر بغیر دیکھے رابطہ جوڑ کر فون کان سے لگا لیا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یاسر عالم رائٹ۔۔؟ کیا تم مجھے ڈیلائیٹ چاکلیٹ کا ایک بڑا پیک لا کر دے سکتے ہو۔۔؟ دیکھو میری گاڑی خراب ہے اور پیدل گھر سے نکلنا میرے لیے مناسب نہیں۔۔اور یہ انتہائی ایمر جنسی کال ہے۔۔اسے مزاق مت سمجھنا۔۔"

اس نے فون کان سے ہٹا کر نا سمجھی سے دیکھا۔واٹ دا ہیل۔۔!

"میں نے بھی آپکو وارن کیا تھا کہ صرف ایمر جنسی میں کال کریں گی آپ مجھے۔۔چاکلیٹس۔۔!"

اسے جیسے یقین نہیں آیا تھا۔۔

"اگر گھر سے اکیلی نکلوں گی تو تکلیف بھی سب سے زیادہ تمہیں ہی ہوگی۔۔!"جتا کر کہا۔یاسر کا دل کیا اپنے بال نوچ لے۔۔کونسا منحوس لمحہ تھا جب اس نے اس کیس کے لیے ہامی بھری تھی۔۔

"میں ہرگز بھی تمہارا نوکر نہیں ہوں۔۔"

"گارڈز بھی ایک طرح کے نوکر ہی ہوتے ہیں۔"صبح ہی صبح وہ دادا کی طرح کیوں لڑ رہی تھی آخر! کیا ایک دادا کم نہیں تھے۔۔؟

"سیلینہ۔۔آئی ایم سیریس۔۔"

"آئی ایم ڈیم سیریس۔۔گارڈ جی۔۔"اسے لگا وہ دوسری جانب مسکرائی ہے۔اس نے فون کان سے ہٹایا اور رابطہ منقطع کر دیا۔اگلے کئی لمحات میں وہ چاکلیٹ کا ایک بڑا پیک لیے اسکے اپارٹمنٹ کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جانب بڑھ رہا تھا۔دروازہ کھٹکھٹانے سے قبل ہی کھل چکا تھا۔اس نے ہوا میں معلق اپنا ہاتھ نیچے کرلیا۔

"تم تو واقعی بہت اچھے ہو۔۔"

"یہ۔۔آخری دفعہ تھا۔۔"اس نے ٹھہر ٹھہر کر تنبیہہ کی تھی۔۔سیلینہ نے تو جیسے سنا ہی نہیں تھا۔ اس کے ہاتھ سے پیکٹ اُچکا تو وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

"یہ لو تمہارے پیسے۔۔"ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اسے ہزار کا نوٹ تھمایا لیکن وہ پیسوں کی جانب متوجہ نہیں تھا۔وہ سخت خراب موڈ کے ساتھ بغیر کچھ کہے چلا گیا تھا۔وہ مسکرا کر دروازہ بند کررہی تھی۔۔

اگلے دن ایجنسی میں جب وہ پرنٹر کے پاس کھڑا اپنی ضروری دستاویزات پرنٹ کررہا تھا تو اسکا فون بجا۔اس نے کان سے لگا کر مصروف سا "ہیلو" کہا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"گارڈ جی۔۔میرا زنگر کھانے کا بہت دل چاہ رہا ہے۔۔کیا تم مجھے لا کر دے سکتے ہو۔۔؟ ایک ٹھنڈی ٹھار کوک کے ساتھ۔۔؟" اس کے ہاتھ سے کاغذات گرتے گرتے بچے تھے۔اس نے کاغذات ٹیبل پر لا کر "شڑپ" سے رکھے تو زار اور شیر اسے چہرے اٹھا کر دیکھنے لگے۔۔ساحر نے بھی اس پر ایک نگاہ ڈالی تھی۔۔ان کے سپریم ہینڈسم پارٹ کا موڈ سخت خراب تھا۔۔

مزید کچھ نہیں ہوا۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اگلے کئی لمحات میں کے ایف سی سے باہر نکل رہا تھا۔اسکے ہاتھ میں برگر کا ڈبہ اور ساتھ کوک بھی موجود تھی۔دروازہ بجنے سے پہلے ہی کھول دیا گیا تھا۔یوں جیسے وہ اسی کا انتظار کررہی ہو۔۔ اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر اسے دونوں چیزیں تھمائیں۔

"تم اندر آسکتے ہو۔۔میں کاٹتی نہیں ہوں۔۔"

لیکن وہ کچھ بھی کہے بغیر پلٹ گیا تھا۔سیلینہ کی شرارتیں تھمنے میں نہیں آرہی تھیں۔وہ گاڑی سے نکل رہا ہوتا

یا نچلے فلور پر بہت سے سینئر گارڈز کے سامنے پریزنٹیشن دے رہا ہوتا۔۔وہ اس سے۔۔کسی بھی وقت۔۔کبھی بھی۔۔کچھ نہ کچھ فرمائش کررہی ہوتی تھی۔۔اب تو ہوٹل مالکان بھی اسے مشکوک نظروں سے دیکھنے لگے تھے۔۔اتنا سنجیدہ گارڈ ہاتھوں میں رنگ برنگی چیزیں لیے آتا جاتا انہیں بہت بھلا معلوم ہوتا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایک رات سیلینہ نے اسے فون کیا تو اس نے اوّل تو فون ہی نہیں اٹھایا۔۔لیکن اسکی مستقل کالز پر اسے فون اٹھانا ہی پڑا۔۔وہ دوسری جانب کراہ رہی تھی۔اسکے معدے میں شدید تکلیف ہورہی تھی۔اسے پھر سے بھاگنا پڑا۔۔ہاسپٹل لے کر گیا تو ڈاکٹرز کے انکشاف پر سیلینہ مظہر کو اپنا وجود پگھلتا ہوا محسوس ہونے لگا۔۔

"انہیں کھانا ٹھیک سے نہ کھانے کی وجہ سے قبض ہورہی ہے۔۔"اور اسکا دل کیا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔اسکے ایٹنگ ڈس آرڈر کی وجہ سے اکثر معدے میں شدید تکلیف کا سامنہ رہا کرتا تھا۔۔اب کی بار اس سے غلطی ہوگئی تھی۔۔کیا ضرورت تھی گارڈ کو بلانے کی۔۔یاسر البتہ بنا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کسی تاثر کے ڈاکٹر کو سن رہا تھا۔وہ چیک اپ بیڈ پر دراز تکیے میں اپنا منہ چھپانے کی ناکام کوشش کررہی تھی۔۔

"قبض بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے ایسی دوائی کا استعمال کیا جو ہاضمے میں مدد دے۔۔ اب انہیں لوز موشن ہورہے ہیں۔۔کیا آپ کھانا بہت کم کھا رہی ہیں۔۔؟" ڈاکٹر نے ٹھہر کر پوچھا تو اس نے یاسر کو دیکھنے سے حتی الامکان پرہیز کیا۔البتہ اسکا چہرہ ہتک سے شدید سرخ ہورہا تھا۔

"جی۔۔میں ڈائٹ پر ہوں۔۔"

اور یاسر نے لمحے بھر کو اسے حیرت سے دیکھا تھا۔زنگر اور چاکلیٹس کے ساتھ کونسی ڈائٹ ہوتی ہے۔۔؟

"دیکھیں۔۔ایکسٹریم ڈائٹ کی وجہ سے ان کا میٹابالزم انتہائی سلو ہوچکا ہے۔اسکے لیے انہیں بیلنس ڈائٹ لینے کی ضرورت ہے۔آپ شوہر ہیں ناں ان کے۔۔؟ ان کی ڈائٹ کا خیال رکھیں۔۔" اور زمین کو اب واقعتاً پھٹ جانا چاہیے تھا۔۔تاکہ وہ ڈھنگ سے اس میں سما سکتی۔۔یاسر کا چہرہ البتہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔اسے جیسے اپنے ساتھ ہوتے واقعات پر یقین نہیں آرہا تھا۔وہ اسے ہسپتال سے لیے باہر چلا آیا۔وہ رف جینز اور سوئیٹ شرٹ میں ملبوس تھی۔۔یاسر نے سفید شرٹ پر بھوری جیکٹ زیب تن کر رکھی تھی۔۔وہ اس سے بہت آگے تیزی سے چل رہی تھی۔۔اب کیسے سامنہ کرسکتی تھی بھلا وہ اسکا۔۔؟ قبض۔۔لوز موشن۔۔!یا اللہ۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تو تم۔۔وہ سب کچھ کھا نہیں رہی تھیں۔۔بس مجھے تنگ کررہی تھیں۔۔؟" اس نے اپارٹمنٹ کے باہر ٹھہر کر گویا ساری باتوں کا لبِ لباب اخذ کیا تھا۔اس نے سر نہیں اٹھایا۔ یاسر کو اب اس پر غصہ بھی نہیں آرہا تھا۔۔

"اندر جاؤ۔۔"کچھ لمحے بعد نرمی سے کہا۔۔

"تم ڈانٹو گے نہیں مجھے۔۔؟" اسکے کچھ نہ کہنے پر اس نے پہلی دفعہ سر اٹھایا تھا۔شہد رنگ آنکھوں میں بہت سی حیرت تھی۔وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔۔

"میرے پاس تمہیں کہنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔۔"

"سوری۔۔"اس نے سر جھکا کر آہستہ سے کہا تھا۔۔وہ سر ہلانے لگا۔۔

"اندر جاؤ۔۔دروازہ بلاوجہ مت کھولنا کسی کے لیے۔۔"وہ پلٹ گیا۔سیلینہ بھی اندر کی جانب بڑھ آئی تھی۔کچن کاؤنٹر پر وہ ساری چیزیں بڑے اہتمام سے رکھی تھیں جو اس نے یاسر سے منگوائی تھیں۔اس نے ان میں سے کسی چیز کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔۔اسے بس اپنی ایک پکار پر کسی کے دوڑے چلے آنے کے احساس نے ان دنوں مسحور کیے رکھا تھا۔کوئی اسکے لیے بھی آسکتا تھا۔۔ ایک پکار پر۔۔عرصہ ہوا اسکی ایک پکار پر دوڑے چلے آنے والے لوگ تھم گئے تھے۔

شہد رنگ آنکھوں میں جانے کیوں گلابی سی نمی تیرنے لگی تھی۔وہ خاموش چہرہ لیے اپنے بیڈ روم کی جانب بڑھ آئی تھی۔اسکا دل ساری دنیا سے خفا ہوگیا تھا۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

حسن ہاؤس دُھوپ کی تمازت تلے جُھلس رہا تھا۔اسکے اونچے خوبصورت سُتون اور قیمتی پتھروں جڑا داخلی دروازہ اسکی شان و شوکت کا علمبردار تھا۔واجد حسن سربراہی کُرسی پر براجمان خاموشی سے ناشتہ کررہا تھا۔ہال میں محض کانٹے اور چمچ کی آواز گُونج رہی تھی۔۔ایک جانب آئی پیڈ کُھلا رکھا تھا اور وہ ساتھ ساتھ ای میلز نیچے کرتا ایک نگاہ ڈال رہا تھا۔۔

ساتھ بیٹھی ماریہ نے اس پر ایک نظر ڈالی تھی۔۔ان کی آخری تلخ کلامی کے بعد سے وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو نظر انداز کررہے تھے۔۔

"کیا ہم ایک دوسرے کو کسی تیسرے فرد کی وجہ سے اگنور کرتے رہیں گے۔۔؟" اس نے کانٹے سے انڈے کا ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے، سپاٹ لہجے میں پوچھا تھا۔۔واجد کا ہاتھ لمحے بھر کو ٹھہر سا گیا تھا۔۔پھر اس نے نظریں اسکی جانب پھیریں۔۔

"تیسرے فرد کو تم لائی تھیں درمیان میں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم اتنے پارسا نہیں ہو، واجد۔۔" وہ تلخ ہوئی تھی۔اس نے کانٹا زور سے پلیٹ میں رکھا تو کچن میں کھڑے نوکر سہم سے گئے۔۔

میں نے کبھی بھی بددیانتی نہیں کی ہے اس رشتے میں۔ کبھی بھی اسے پلٹ کر نہیں دیکھا میں " نے۔۔"

"میں نے کہا ناں تم اتنے پارسا نہیں ہو۔۔تم آج بھی اسے یاد کرتے ہو۔۔"ماریہ کو اپنی آنکھیں دہکتی محسوس ہورہی تھیں۔اسے کسی پل چین نہیں آتا تھا۔واجد نے ضبط سے اسکی جانب دیکھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بہت ہو گیا، ماریہ۔۔میں اسے بھولنا بھی چاہوں تو نہیں بھول سکتا۔۔کیونکہ تم مجھے بھولنے ہی نہیں دیتی ہو۔۔"

"ایسا کیا ہے اس دوٹکے کی ایکٹریس میں جو تم اسے آج تک اپنے دل سے نکال نہیں سکے ہو۔۔؟ نہ عقل ہے۔۔نہ شکل ہے۔۔نہ اسٹیٹس ہے۔۔نہ ہی اخلاقیات ہیں۔۔نہ اثر و رسوخ ہیں۔۔ہے کیا آخر اسکے پاس۔۔؟" وہ ہتھے سے اکھڑ گئی تھی۔واجد نے لمحے بھر کو اسے افسوس سے دیکھا تھا۔یہ عورت اپنا گھر خود برباد کرنے پر تُلی ہوئی تھی۔۔

"اسکے پاس۔۔معصومیت ہے۔۔بہت شفاف دل ہے۔۔منافقت سے خالی۔۔محبت سے بھرا دل ہے۔۔بغیر کسی تفریق کے محبت دینے پر راضی دل ہے اسکے پاس۔۔اور یہ تمہارے پاس نہیں ہے، ماریہ۔۔"اس نے ٹھہر ٹھہر کر۔۔ایک ایک لفظ علحیدگی سے کہا تھا تاکہ وہ اسے پوری طرح سن لے۔اور ماریہ حسن نے اسے سن لیا تھا۔۔اسے اپنی کنپٹیاں جلتی محسوس ہورہی تھیں۔اسکے چہرے پر بہت خوفناک تاثرات ابھر آئے تھے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم چاہو بھی تو ویسی نہیں بن سکتیں۔۔دنیا کی کوئی بھی لڑکی چاہے تو میرے لیے سیلینہ مظہر نہیں بن سکتی۔میں چاہوں بھی تو اسکی وہ معصوم عادتیں نہیں بھلا سکتا۔اس دنیا کی ہر شے مجھے اسکا بے داغ وجود یاد دلاتی ہے۔کیا کچھ اور بھی سننا ہے تمہیں۔۔؟" اس نے تیزی سے کرسی گھسیٹی اور ہال سے باہر نکلتا چلا گیا۔پیچھے ماریہ کو جیسے اسکے ہتک آمیز جملوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔واجد حسن نے کئی سالوں اس جواب کو دینے سے خود کو باز رکھا تھا۔۔لیکن اب۔۔اسکا صبر اپنی حد کو پہنچ چکا تھا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گھر میں ہر طرف خاموشی چھا گی تھی۔یوں گویا کبھی اس گھر میں کسی نفس نے کلام کو زحمت دی ہی نہ ہو۔۔

( )

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگلے دن اسکی کار ٹھیک ہو کر واپس آچکی تھی۔اسی لیے وہ آج ایجنسی چلی آئی تھی۔یوول نے اسے کہا تھا کہ وہ آج ڈائیریکٹر سے بات کرے گا۔ساتھ ہی نظر نے اسکے کم بیک کے لیے ایک فوٹو سُوٹ ترتیب دے دیا تھا۔۔کچھ نہ کچھ کام اسے ملتا تو بہتر تھا۔۔

ہلکے گُلابی رنگ کا لباس زیب تن کیے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔اسکی جالی دار آستینیں ہتھیلیوں تک آتی تھیں۔سیدھے بالوں کو ایک جانب کندھے پر ڈالے وہ اعتماد سے آگے بڑھ رہی تھی۔گردن پر نشان البتہ ضرور موجود تھا۔۔ڈریس کا گلا چوکور تھا اسی لیے اسے گردن میں گُلابی رنگ کا ڈریس سے میچ کرتا مفلر لینا پڑا۔۔اسکے فیشن میں کسی کو کیا احساس ہونا تھا بھلا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آفس کی جانب بڑھتے ہوئے اسے یوول دور سے ہی نظر آگیا تھا۔وہ شاید فون پر کسی سے محوِ گفتگو تھا۔۔سیلینہ نے اسے ہاتھ ہلایا اور پھر پاس چلی آئی۔۔وہ اسکے ڈائیریکٹر سے ہی بات کررہا تھا۔ اسکے چہرے پر آس و امید کے ڈورے جڑنے لگے۔۔

"جی۔۔جی بہتر۔۔آپ جگہ بتادیں۔۔سیلینہ خود آپ سے اسکرپٹ آکر۔۔۔"لیکن اسکی بات مکمل نہیں ہوئی تھی۔کسی نے اسکے ہاتھ سے فون اچک لیا تھا۔ان دونوں نے اس جانب دیکھا تو چونک گئے۔یاسر اب فون کان سے لگائے بغیر کسی دقت کے ڈائیریکٹر سے بات کررہا تھا۔

"نہیں سیلینہ نہیں آسکتیں۔۔آپ کو ریگولیشنز کے تحت اسکرپٹ یہاں آکر خود دینی چاہیے۔اگر آپ ایسا نہیں کرنا چاہتے تو بہتر یہی ہوگا کہ اپنی آفر پر دوبارہ غور کرلیا جائے۔اگر ایجنسی میں آپکے رُوڈ رویے کے بارے میں افواہیں پھیل گئیں تو کوئی ایکٹریس آپکے ساتھ کام کرنے پر راضی نہیں ہوگی۔کیا یہ بات آپکو منظور ہے۔۔؟" سیلینہ اور یوول اس سے موبائل چھین کر ڈائیرکٹر سے معذرت کرنا چاہتے تھے لیکن اس سے موبائل لیتا کون۔۔؟ وہ آنکھوں میں تنبیہ لیے ان دونوں کو چپ رہنے کا اشارہ کرچکا تھا۔

"افواہ کون پھیلائے گا۔۔؟ انڈسٹری میں افواہیں پھیلانا کوئی مشکل کام نہیں۔اور میں سیلینہ کا باڈی گارڈ بات کررہا ہوں۔۔کچھ سیکیورٹی ایشوز کے باعث وہ نہیں آسکتیں۔۔"کچھ لمحات بات کرنے کے بعد اس نے فون کان سے ہٹا کر یوول کی جانب بڑھایا تو سیلینہ کا دل کیا اپنا پرس اسکے سر پر دے مارے۔۔

"یہ کیا تھا۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کچھ نہیں۔۔کل وہ اسی وقت تمہیں اسکرپٹ دینے آئے گا۔۔وقت پر پہنچ جانا۔۔"وہ اگلے ہی پل انہیں ہونق بنا چھوڑ کر پلٹ گیا تھا۔سیلینہ اسکے پیچھے ہیلز کے ساتھ بھاگتی ہوئی آرہی تھی۔

"یہ تم نے کیسے کیا۔۔؟"

"میں سات سال سے باڈی گارڈ ہوں۔۔جھک نہیں مارا ہے میں نے۔۔اور بھاگو مت اگر اب ہیلز ٹوٹیں تو ننگے پیر گھر جاؤ گی۔۔"لیکن وہ نہیں سُن رہی تھی۔۔وہ اسکے ساتھ قدم ملانے کی کوشش میں ہلکان ہورہی تھی۔۔

"کیا تم میرے باڈی گارڈ بنوگے۔۔؟ میں تمہیں بہت اچھا پے کرونگی۔۔"وہ اسکے ساتھ ہی لفٹ میں چڑھ رہی تھی۔پارکنگ ایریا تک وہ اس سے اپنا باڈی گارڈ بننے کے لیے بحث کرتی رہی تھی۔۔

"ہرگز بھی نہیں۔۔"

"کیوں۔۔؟ کیا میں خوبصورت نہیں ہوں۔۔؟" اس نے ٹھہر کر اسے دیکھا تھا۔۔بس ایک پل کے لیے۔۔

"بالکل بھی نہیں۔۔"

سیلینہ نے ضبط سے سانس لیا تھا۔یہ بدتمیز گارڈ۔۔وہ اسکے پیچھے تیزی سے بڑھی اور ابھی اسکا پیر اُلجھا ہی تھا اور عین ممکن تھا کہ وہ گر پڑتی لیکن یاسر نے بغیر کسی دقت کے ایک ہاتھ سے اسے تھام لیا تھا۔۔پھر اسی بازو سے پکڑ کر اسے سیدھا کھڑا کیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کوئی کام ٹھیک سے کیوں نہیں کرتی تم۔۔؟" اس نے بیزار ہو کر کہا لیکن سیلینہ اسکی جانب متوجہ نہیں تھی۔۔وہ ایک جگہ ہی ساکت ہوگئی تھی۔اسکے عین سامنے واجد حسن کھڑا تھا۔وجیہہ اور ٹھہرا ہوا واجد۔۔لمحے بھر کو یاسر نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔واجد کو دیکھ کر اسکی آنکھیں سنجیدہ ہوگئی تھیں۔اس نے گہرا سانس لیا اور پلٹ کر ان دونوں کے درمیان سے نکل گیا۔اسکا رُخ اپنی کار کی جانب تھا۔۔

"کتنی کمزور ہوگئی ہو، سیلین۔۔"واجد کے پہلے جملے پر سیلینہ کو لگا وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکے گی۔کچھ آج بھی ٹوٹ کر جڑ رہا تھا۔۔جڑ کر ٹوٹ رہا تھا۔اسکی آنکھیں ڈبڈبا سی گئی تھیں۔۔اس شخص سے کبھی اس نے بہت محبت کی تھی۔۔

"لیکن خوبصورت آج بھی بہت ہو تم۔۔"وہ قریب چلا آیا۔۔اور قریب تھا کہ اسکے رُخسار کو چھو لیتا لیکن کسی نے اسکا ہاتھ تھام لیا تھا۔سیلینہ نے چونک کر درمیان میں آئے ہاتھ کو دیکھا تھا۔پھر اسکی آنکھیں اس شخص کے وجود پر پھسلتی گئیں۔۔وہ گارڈ تھا۔۔سُرئی آنکھوں میں ڈھیروں ناگواری لیے۔۔سامنے والے کا ہاتھ درمیان میں ہی روکے۔۔

"Keep your distance.."

واجد حسن کو جیسے اسکے جملے پر یقین نہیں آیا تھا۔اس نے ناپسندیدگی سے اسکا ہاتھ جھٹکا تھا۔

"تم کون ہو۔۔؟ اور ایسے ہاتھ روکنے کی بدتہذیبی کی قیمت جانتے ہو ناں۔۔؟" اس نے انتہائی ناگواری سے کہا تھا۔یاسر کا چہرہ بے تاثر ہی رہا۔فضول سوالات اسے ویسے بھی بے حد زہر لگتے تھے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا تم اسے جانتی ہو سیلین۔۔؟" اس نے اسکی جانب دیکھ کر نرمی سے پوچھا اور ایک بار پھر آگے بڑھنا چاہا لیکن۔۔ایسا ممکن نہیں ہوسکا۔۔یاسر کا ہاتھ درمیان میں موجود تھا۔۔اس نے ماتھے پر بہت سے بل لیے واجد کو دیکھا تھا۔۔

"فاصلہ۔۔رکھ کر۔۔بات کریں۔۔"اور اب کہ اسکی آواز میں واضح وارننگ لہرا رہی تھی۔ سیلینہ بہت سی نمی لیے بالکل خاموشی سے بس اس گارڈ کو دیکھ رہی تھی۔جو اسکی زندگی میں آئے باقی مردوں کی مانند بزدل نہیں تھا۔جسے معلوم تھا کہ جرأت اور غیرت کن احساسات کا نام تھا۔۔جو ہاتھ توڑنا اور روکنا دونوں جانتا تھا۔۔

"اپنی بکواس بند رکھو اور درمیان سے ہٹو۔۔ہمارے درمیان موجود کئی ماہ و سال ہیں۔۔تمہاری یہ لیم حرکتیں ان سالوں کو عنقا نہیں کر سکتیں۔۔"واجد کی پھنکار پر وہ پہلی دفعہ مسکرایا تھا۔ایک پل کو اسے محظوظ نگاہوں سے دیکھا۔پھر چہرہ سیلینہ کی جانب پھیرا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

"کیا آپ انہیں خود کو ہاتھ لگانے دینا چاہتی ہیں، سیلینہ۔۔؟"اس نے پوچھا تو واجد زہر خندہ سا مسکرایا۔لیکن اسکی مسکراہٹ اگلے ہی پل غائب ہوگئی تھی۔۔کیونکہ سیلینہ اس گارڈ کو دیکھ کر سر نفی میں ہلارہی تھی۔۔اسکی آنکھوں میں موجود التجاء یاسر تک پہنچ گئی تھی۔۔

"اس آدمی کو مجھ سے دور لے جاؤ، یاسر۔۔مجھے اس سے بچا لو۔۔"اور پھر اس نے سمجھ کر سر ہلاتے ہوئے واجد کی جانب دیکھا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے کہیں پڑھا تھا کہ اگر کوئی لڑکی کہے کہ اس سے دور ہوجاؤ تو اخلاق کا دائرہ کار یہی کہتا ہے کہ اس سے دور ہوجانا چاہیے۔۔لیکن اگر پھر ایسے لوگ بات نہ مانیں تو غیرت کا دائرہ کار کہتا ہے کہ مار مار کر ان کی شکل بگاڑ دینی چاہیے۔۔!"

اور ایسے کہتا ہوا وہ سیلینہ مظہر کے دل کا ہر دروازہ توڑتا اندر جا بیٹھا تھا۔کیا کوئی اس لڑکے کو بتائے گا کہ وہ دائیں جانب سے کتنا ہینڈسم لگتا ہے۔۔؟ کوئی اسے بتادے۔۔وہ اس کے لیے واجد سے بحث کررہا تھا اور وہ۔۔وہ بس محو ہو کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔پارکنگ ایریا کے اس حصے میں اب ہر جانب محبت کی پریاں اتر آئی تھیں۔۔اور وہ ان سنہری پریوں کے حصار میں بھیگتی جارہی تھی۔آج ایک محبت کا سیاہ نشان دل سے دُھل گیا تھا۔۔اور دوسری محبت کا سنہرا نشان ثبت ہوگیا تھا۔۔

اسکی بھیگی آنکھیں خاموشی سے یاسر کو تک رہی تھیں۔اگلے ہی پل اس نے واجد کی جانب دیکھا۔ وہ ماتھے پر ناگوار لکیریں لیے، سخت ناپسندیدہ نگاہوں سے گارڈ کو دیکھ رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اگر آپکو فاصلہ رکھ کر بات کرنے نہیں آتی تو بہتر یہی ہے کہ آپ بات مت کریں۔۔"وہ کہہ رہا تھا۔واجد نے کرخت انداز سے اسکا ہاتھ دوبارہ جھٹکا تھا۔لیکن یاسر بنا کسی اثر کے کھڑا رہا۔شاید اسکی ٹریننگ نے اسے ایسے معاملات کو پرسنل نہ لینا سکھا دیا تھا۔

"یہی بات میں سیلینہ سے سُننا چاہتا ہوں۔کیا وہ بھی ایسا ہی چاہتی ہے یا تم اس کے منہ میں اپنے لفظ دے رہے ہو۔۔"یاسر نے پلٹ کر اسکی جانب دیکھا۔وہ اسے اس لمحے بہت زرد محسوس ہوئی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھی۔لیکن اسکی آنکھیں مُردہ تھیں۔۔وہ آنکھوں میں بے حد عجیب سا تاثر لیے واجد کو دیکھ رہی تھی۔۔

"باڈی گارڈز اسی لیے رکھے جاتے ہیں تاکہ وہ اپنے سبجیکٹ کے لیے وہ فیصلہ لے سکیں جو ان کی حفاظت میں معاون ثابت ہو۔بعض دفعہ ہم خود اپنے لیے فیصلے نہیں لے سکتے۔۔اسی لیے ہم اپنے گارڈز کے فیصلوں پر بھروسہ کرتے ہیں۔۔آپ سے کسی قسم کا خطرہ محسوس کر کے ہی وہ درمیان میں آیا ہے۔۔اور میں۔۔اسکے درمیان میں آنے پر بالکل بھی ناخوش نہیں ہوں۔۔"اس نے مُردہ آنکھیں لیے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔واجد جو چونکا سو چونکا لیکن ایک لمحے کے لیے یاسر نے بھی اسکے جواب پر۔۔اسے حیرت سے دیکھا تھا۔اس نے سیلینہ کو کبھی ایسے انداز میں بات کرتے ہوئے نہیں سُنا تھا۔۔

"ایک گارڈ کے فیصلے پر تم بھروسہ کررہی ہو۔۔؟" وہ بے یقینی سے ہنسا تھا۔۔"تم تو آج بھی اتنی ہی معصوم اور بیوقوف ہو، سیلین۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سیلینہ۔۔!"اس نے قطعیت سے اسکی تصحیح کی تھی۔واجد حسن کا چہرہ تعجب سے سُرخ ہوگیا تھا۔

"سیلینہ نام ہے میرا۔۔مجھ سے وابستہ لوگوں کے علاوہ مجھے اس نام سے کوئی بھی نہیں پُکار سکتا۔ آپ بھی نہیں، واجد حسن صاحب۔۔"اور اس نے اپنے اور اسکے درمیان ایک لکیر کھینچ دی تھی۔ زندگی میں پہلی دفعہ۔۔

"مجھے پتہ ہے تم آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے کی تھی آپ سے محبت۔۔شاید آپ نے ہی مجھ سے کبھی محبت نہیں کی تھی۔۔"اسکی بات سُن کر واجد بے قراری سے یکدم آگے بڑھا تھا۔لیکن پھر وہ ایک حد سے آگے نہیں بڑھ سکا۔درمیان میں یاسر کا ہاتھ موجود تھا۔

"میں۔۔میں نے تم سے بہت محبت کی تھی۔اب بھی کرتا ہوں۔۔میں تمہارے لیے آسانیاں پیدا کرنا چاہتا

ہوں، سیلینہ۔میں بہت سے ڈائیریکٹرز اور مختلف پروڈیوسرز سے تمہارے لیے بات کرسکتا ہوں۔ میں تمہاری کٹھن زندگی کو بس تھوڑی سی آسانی دینا چاہتا ہوں۔۔مجھے اپنی مدد کرنے سے مت روکو۔۔میں خود کو معاف نہیں کرپارہا ہوں۔۔"اسکا لہجہ مِنت لیے ہوئے تھا۔سیلینہ لمحے بھر کو تلخی سے مسکرائی تھی۔۔اس نے یاسر کے بازو کو لمحے بھر کے لیے تھاما۔۔وہ چونکا تک نہیں۔۔اسے سیلینہ کے ہاتھ میں موجود لرزش بخوبی محسوس ہورہی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بدکردار۔۔بے غیرت۔۔بدذات۔۔یہ الفاظ مجھے آپکے بابا نے کہے تھے۔یہ الفاظ میری سماعت سے زائل نہیں ہوتے۔مجھے ان لفظوں کی بازگشت پاگل کردیتی ہے، واجد۔۔مجھے آپ سے کچھ نہیں چاہیے۔۔بھیک میں دی گئی امداد تو ہرگز بھی نہیں۔۔آپ مجھے رُسوا ہونے سے نہیں بچا سکے۔ آپ میرے لیے اسٹینڈ نہیں لے سکے۔۔آپکی مجبوریاں تھیں۔۔میں آپکو اسکے لیے کبھی بھی گنہگار نہیں ٹھہراؤنگی لیکن۔۔"اسکی آواز میں لمحے بھر کا لرزی تھی۔یاسر کے بازو پر اسکی گرفت سخت ہوگئی تھی۔"جن سے محبت کرتے ہیں ناں۔۔انہیں کبھی رُسوا نہیں ہونے دیتے۔۔آپ مجھے ذلیل ہونے سے نہیں بچاسکے۔مجھے آپ سے کوئی گلِہ نہیں ہے۔مجھے بس آپکی محبت سے گلِہ تھا۔۔"گُلابی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پڑتی آنکھیں۔۔درد کرتا حلق۔۔اندر گرتے آنسو۔۔دل پر لگتے زخم۔۔اگر اس نے یاسر کو تھام نہیں رکھا ہوتا تو وہ گر جاتی۔۔

"میں ان کی طرف سے معافی مانگتا ہوں۔۔تم بدکردار نہیں ہو۔۔کبھی بھی نہیں تھیں۔۔"

"یہ بات آپکو وہاں۔۔پچاس لوگوں کے درمیان کرنی چاہیے تھی، واجد۔۔آپ وہاں گردن جھکا کر کھڑے رہے اور مجھے ذلیل ہونے کے لیے تنہا کر گئے۔۔ان چُبھتی نگاہوں کے بعد میرا دل خالی ہو گیا ہے۔۔کھوکھلا کر دیا تھا مجھے آپکے پارسا رشتوں نے۔۔لیکن پھر بھی۔۔اس خالی دل میں آپکے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔۔"آنسو باہر نہیں گرے۔۔اسکا اندر بھیگتا رہا۔۔اسے سانس لینے میں دُشواری سی ہو رہی تھی۔

"میں آپکے لائق نہیں ہوں۔میں ایک کم تر ایکٹریس ہوں۔جس کی ماں ایک بار ہاسٹیس ہے۔ میرے پاس لمبے چوڑے اثاثہ جات رکھنے والے رشتے دار موجود نہیں ہے۔۔میں آپکا لیے کبھی بھی اچھا آپشن نہیں تھی۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سیلینہ۔۔پلیز۔۔"واجد حسن کا لہجہ التجائیہ تھا۔اسی لمحے کوئی قطار میں لگی گاڑیوں سے ہیل کی ٹک ٹک لیے ان کی جانب بڑھا تھا۔اسکے کندھوں تک آتے بال اور پینٹ کوٹ میں ملبوس سراپا دراز اور پتلا سا تھا۔ہاتھ میں قیمتی پرس لیے۔۔وہ ماریہ حسن تھی۔جو اگلے ہی لمحے واجد حسن کے عین ساتھ آکھڑی ہوئی تھی۔لمحے بھر کو جیسے ہر ذی نفس کا سانس تک رُک گیا تھا۔واجد کا چہرہ بے حد سفید محسوس ہو رہا تھا۔۔اسے ماریہ کو یہاں دیکھنے کی امید ہرگز نہیں تھی۔۔

"تمہیں کسی اور کے شوہر پر ہاتھ ڈالتے ہوئے ذرا شرم نہیں آتی۔۔؟" اسکا زہریلا لہجہ اور ہتک آمیز انداز۔۔سیلینہ کو ان دونوں کے سامنے اپنا آپ بے حد چھوٹا محسوس ہونے لگا تھا۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی لرز رہی تھی۔

"آپ کے شوہر سے یہ بات پوچھی جائے تو زیادہ بہتر ہو گا۔کیونکہ میں تو ان کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔"اس نے نفرت سے کہا تھا۔ماریہ استہزاء سا مسکرائی۔۔

"کیا تمہاری ماں نے تمہیں یہی سکھایا ہے۔۔؟ ہر لمحہ وکٹم کارڈ کھیل کر مردوں کی ہمدردی حاصل کرنا۔۔؟ پتہ ہے کیا۔۔تم الگ طرح کی بدکردار ہو۔۔وہ جو ہر موقع پر مظلوم ہونے کا ڈھونگ رچا کر توجہ حاصل کرنے میں ماہر ہوتے ہیں ناں۔۔بالکل ویسی۔۔"

"ماریہ۔۔!" واجد نے اسے تنبیہہ کی تھی۔۔لیکن وہ اسے نہیں سن رہی تھی۔اسکی آگ برساتی آنکھوں کا رُخ فی الحال سیلینہ تھی۔

"تم ایکٹریس کیوں ہو۔۔؟ تمہیں تو ریڈ لائٹ ایریا کی زینت ہونا چاہیے تھا۔۔خاصی خوبصورت ہو۔۔اچھا کما لیتی۔۔بلاوجہ عزت کے ڈھونگ رچا کر اپنا پیٹ کیوں کاٹ رہی ہو۔۔؟ ساتھ میں میرے شوہر اور جانے مزید کتنے لوگوں کو ورغلاء بھی رہی ہو۔۔"

"مجھے ایک منٹ لگے گا یہ ثابت کرنے میں کہ یہاں کون کس کو ورغلاء رہا تھا۔۔"یاسر کی بے تاثر سی آواز ابھری تھی۔ماریہ نے اس پر اک اچٹتی نگاہ ڈالی۔پھر وہ دو قدم چل کر سیلینہ کے قریب آئی۔۔اسکی آنکھوں میں اپنی شعلہ بار آنکھیں گاڑیں۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں تمہیں تباہ کردونگی۔۔"اسکی سرگوشی یاسر اور واجد نے بخوبی سن لی تھی۔

"گو اہیڈ۔۔"سیلینہ کے بجائے اس نے جواب دیا تھا۔اس نے ایک جھٹکے سے چہرہ موڑ کر یاسر کی جانب دیکھا تھا۔وہ بے حد سنجیدہ تھا۔۔خوفناک حد تک سنجیدہ۔۔

"میں اسکے ساتھ کام کرتے ہر فرد کی زندگی جہنم بنا دونگی۔۔"وہ اب خاص طور پر یاسر کی جانب دیکھتی غرائی تھی۔

"آئی سیڈ گو اہیڈ۔۔!"ماتھے پر بل ڈال کر کہا۔۔

"تم دیکھو گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔۔"واجد نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر پیچھے کھینچا تھا۔"فار گاڈ سیک، ماریہ" وہ اس پر چلایا تھا۔لیکن ماریہ کو یاسر کا ٹھنڈا سا کاٹ دار انداز بُری طرح چُبھ سا گیا تھا۔

"میں دیکھنا پسند کرونگا کہ آپ کیا کرتی ہیں۔ویسے اگر آپ اپنے شوہر کو سنبھال لیں تو مزید آپکو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔"ہلکا سا مسکرایا۔۔ماریہ حسن کو جیسے زور دار چانٹا دے مارا تھا اس نے۔۔

"اپنی بکواس بند رکھو۔۔تم ہو کون۔۔؟"

"میں وہ ہوں جس کے پاس اس ایجنسی کا سیکیورٹی سسٹم کام کرتا ہے۔سی سی ٹی وی فوٹیج۔۔ دروازوں پر کھڑے گارڈز۔۔میری جیب میں اڑسا کیمرہ پین اور پارکنگ ایریا کے اندر کھڑی تمام گاڑیوں میں موجود بلیک باکسس۔۔آپ کے شوہر کی گھٹیا حرکت کے گواہ ہیں۔۔اور اس سے پہلے

visit for more novels!
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مُلک کے نامور انڈسٹریلیسٹ آپکی ازدواجی زندگی کے اُدھڑے بخیے دیکھ لیں۔۔ بہتر یہی ہوگا کہ آپ اپنا شوہر لیں۔۔اور یہاں سے چلی جائیں۔۔اور ہاں۔۔"وہ جو سیلینہ کو کلائی سے تھامے پلٹنے لگا تھا، لمحے بھر کو رُکا۔۔"میں نے سُنا ہے کہ ریڈ لائٹ ایریا میں کئی شُرفاء آتے ہیں۔ان میں سے ایک کا نام شعیب بسطامی ہے۔۔کیا وہ آپ کے والد نہیں۔۔؟"

اور اگر وہ کہتا تھا کہ اس نے سات سال سے جھک نہیں مارا تو ٹھیک ہی کہتا تھا۔ماریہ اور واجد کے چہروں سے لگتا تھا گویا لہو کا آخری قطرہ تک نچوڑ لیا گیا ہو۔

اس نے سیلینہ کو اپنے ساتھ لیا اور آگے بڑھ آیا۔پھر پارکنگ ایریا کے کنٹرول روم کا دروازہ کھول کر اسے وہاں لے آیا۔وہ لنچ آور تھا اسی لیے ورکرز وہاں موجود نہیں تھے۔اس نے کہیں سے کُرسی لا کر رکھی تو سیلینہ لرزتے قدم لیے بے دم سی بیٹھ گئی۔کچھ دیر بعد وہ بالکل خاموشی سے اسکے سامنے پانی کا گلاس لیے کھڑا تھا۔۔اس نے گلاس لیا اور غٹاغٹ پانی حلق سے اتارنے لگی۔۔اسے احساس نہیں ہوا کہ وہ اتنی پیاسی ہے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ چُپ چاپ اسکے سامنے کھڑا رہا۔۔

گلاس اسکے ہاتھ میں اب تک تھا۔۔پھر یکایک ہی کئی آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے۔رخسار خاموشی سے بھیگنے لگے۔وہ خاموش چہرہ لیے اسے دیکھ رہا تھا۔۔وہ ہتھیلی کی پُشت سے آنسو رگڑتی جارہی تھی۔ناک شدت سے دہک رہی تھی اور لب مزید آنسو روکنے کی سعی میں بے تحاشہ لرز رہے تھے۔۔اس نے ایک نظر سامنے موجود یاسر پر ڈالی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کتنی بُری لگ رہی ہوں ناں میں روتے ہوئے۔۔"لرزتی ہوئی آواز میں پوچھا تو وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔۔

"اچھا۔۔تو تم اسی لیے کسی کے سامنے نہیں روتی۔۔ تمہیں لگتا ہے تم روتے ہوئے بدصورت لگتی ہو۔۔؟" اسکے استفسار پر وہ معصومیت سے سر ہلانے لگی تھی۔۔

"ٹھیک ہی لگتا ہے تمہیں۔۔"لیکن اسکی اگلی بات پر وہ روتے روتے ہنس دی تھی۔یاسر اسکے گورے گُلابی سے چہرے کو دیکھے گیا۔وہ روتے روتے ہنس رہی تھی۔۔وہ اچھا نہیں کررہی تھی۔ اسکے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

"ہنستے ہوئے بھی بری لگتی ہو۔۔"آہستہ سے کہا تو۔۔

وہ مزید ہنس دی۔پھر اسکی جانب آنسوؤں سے جگمگاتی آنکھیں لیے دیکھا۔۔اسکی شہد رنگ آنکھوں میں جیسے بہت سے جگنو چمک رہے تھے۔۔

"تھینک یو۔۔"

"کس لیے۔۔؟"

"میری حفاظت کرنے کے لیے۔۔مجھے پانی پلانے کے لیے۔۔میرے لیے لفٹ سے آنے کے لیے۔۔ویسے تمہیں کیسے پتہ کہ ماریہ کا باپ ریڈ لائٹ ایریا جاتا ہے۔۔؟" وہ واقعتاً جاننا چاہتی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے نہیں پتہ۔۔"اس نے سکون سے کہا تو وہ ٹھٹکی۔۔لمحے بھر کو نا سمجھی سے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔"کیا مطلب۔۔؟

"میں نے تو بس ایک کہانی بنائی تھی۔۔ہو سکتا ہے اسکا باپ وہاں نہ جاتا ہو۔۔"

"واٹ۔۔؟"

"کیوں۔۔؟ تمہیں لگتا ہے کہ اداکاری صرف تم کر سکتی ہو۔۔؟" وہ اسکا جواب سن کر سُن ہو گئی تھی۔پھر اٹھ کر اسکے پاس چلی آئی۔

"اگر تم مزید ایسے کرتے رہے تو مجھے تم سے محبت ہو جائے گی۔۔"

"اگر تم چاہتی ہو کہ میں تمہارے ساتھ کام کروں تو ایسی بیوقوفی ہرگز مت کرنا۔۔" اس نے دو بدو سکون سے کہا تھا۔ذرا جو گڑبڑاتا ہو یہ لڑکا۔۔اسے کوئی بات حیران نہیں کیا کرتی تھی۔

"تمہیں مجھ میں کیا نہیں پسند۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ دونوں ایک ساتھ کنٹرول روم سے باہر نکل آئے تھے۔سیلینہ ایک بار پھر سے اسکے پیچھے تھی۔۔وہ اپنی کار کی جانب بڑھ رہا تھا۔واجد اور ماریہ کا نام و نشان تک موجود نہیں تھا۔۔

"مجھے تمہاری ایک بھی بات پسند نہیں ہے۔تم انتہائی مادیت پسند ہو۔پیسے کی پُجارن، رنگ برنگے برینڈز سے آبسیسڈ، اوور فیشن اور میک اپ کا بے تحاشہ استعمال کرنے والی۔بیوقوفی کی حد تک معصوم ہو اور ہر کسی سے مسکرا کر بات کرتی ہو۔آئی ہیٹ ایوری تھنگ۔۔!"کار کا اگلا دروازہ کھولتے ہوئے بغیر کسی دِقت کے کہا۔وہ تو جیسے اسکی تفصیل پر بولنا ہی بھول گئی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے خود کو بدل سکتی ہوں۔۔"اور اسکے کہنے پر وہ کار میں بیٹھتے رک سا گیا تھا۔پھر سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔

"کبھی کسی لڑکے کے لیے خود کو مت بدلنا۔دُنیا کی سب سے بڑی بیوقوفی ہے یہ جو لڑکیاں کرتی ہیں۔رشتے سچائی پر بننے چاہیے۔۔تمہیں مجھے ایسے ہی قبول کرنا ہوگا۔۔تمہارا جواب یہ ہونا چاہیے ۔۔اگر کوئی تم سے اپنے لیے بدلنے کا کہے تو اس پر پانی پھینک کر وہاں سے اٹھ جانا۔۔ہوسکے تو اسکے بال کھینچ لینا۔۔تمہیں بال کھینچنے آتے ہیں ناں۔۔؟" آخر میں جواب کا انتظار کیے بغیر اندر بیٹھ گیا۔اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی۔۔کار زن سے آگے بڑھا لے گیا۔سیلینہ مظہر اسکے جواب پر اب تک انگشتِ بدنداں کھڑی تھی۔

فوٹو شُوٹ کا وقت متعین کرنے کی غرض سے وہ دوبارہ نظر امجد کے آفس کی جانب بڑھ آئی تھی۔اندر موجود عمیرہ زاہد کو دیکھ کر لمحے بھر کے لیے اس نے گہرا سانس لیا تھا۔وہ نظر سے اپنے متوقع پراجیکٹ کی بابت بات کررہی تھی۔اسکی پشت سیلینہ کی جانب تھی۔وہ اثر لیے بغیر آگے بڑھ آئی۔۔پھر صوفے پر آ بیٹھی۔۔عمیرہ نے یونہی رُخ پھیر کر دیکھا تو لمحے بھر کو ٹھٹک سی گئی۔۔اسے سیلینہ کی موجودگی کی توقع نہیں تھی۔۔

اس نے البتہ مسکرا کر نزاکت سے دو انگلیاں ہلا کر اسے سلام کیا تھا۔اس نے کڑوی نگاہ ڈال کر چہرہ واپس پھیر لیا تھا۔۔یوول اگلے ہی پل اسکے سامنے آ بیٹھا تھا۔پھر اسے اگلی شُوٹ کی جگہ اور اوقات بتانے لگا۔وہ اب سنجیدگی سے آگے جھکی، پورے انہاک سے اسے سُن رہی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمہاری شُوٹ کا تھیم نظر بھائی نے خود کو طے کیا ہے۔۔"اس نے مختلف تھیمز پر مشتمل کئی آؤٹ لیٹس اسکی جانب بڑھائے تھے۔وہ اب ہر ایک آؤٹ لیٹ کو بغور دیکھ رہی تھی۔

"یہ سب تھیمز تو بہت ڈارک ہیں۔۔!"اس نے چہرہ اٹھا کر پوچھا۔پھر آؤٹ لیٹس کو سامنے ٹیبل پر ڈال دیا۔

"وہ اسی لیے تاکہ تم دوبارہ سے انڈسٹری کی نظروں میں آجاؤ اور تمہارے اوپر سے یہ فلاپ ایکٹریس کا ٹیگ ہٹ جائے۔۔"اب کہ جواب دینے والی عمیرہ تھی۔شاید اسکا کام ختم ہوگیا تھا۔وہ قیمتی پرس ہاتھ پر ٹانگے باہر جانے کے لیے بالکل تیار لگ رہی تھی۔۔اسکے جواب پر یوول اور نظر۔۔دونوں نے غیر آرام دہ نگاہ سیلینہ پر ڈالی تھی۔وہ خلافِ معمول بہت آرام سے بیٹھی تھی۔۔

"اچھا۔۔جبھی آپکو ہمیشہ بہت نیوڈ قسم کے تھیمز ملتے ہیں کیونکہ آپکی بڑھتی عُمر کے باعث اگر آپکو اس طرح کے ڈارک تھیمز دیے گئے تو آپ۔۔ایکٹریس کم۔۔اور آپا زیادہ لگیں گی۔۔" اس نے سمجھ کر سر ہلایا تھا۔یوول نے بمشکل تھوک نگلا تھا۔۔

"تمہیں مجھ تک آنے کے لیے ہمیشہ انڈسٹری میں پھیلے ڈرٹی جوکس کا سہارہ کیوں لینا پڑتا ہے آخر۔۔؟" وہ اندر سے پیچ و تاب کھاتی بظاہر مسکرا کر بولی تھی۔۔اس نے بھی مسکرا کر کندھے اچکائے۔۔

visit for more novels: urdunovelbank.com

"آپکو دیکھ کر ڈرٹی جوکس کے علاوہ اور کسی چیز کا خیال ہی نہیں آتا، عمیرہ آپا۔۔" معصومیت سے کہا۔۔آنکھیں پٹپٹا کر۔۔رونے کے بعد اسے اپنا آپ بہت ہلکا محسوس ہورہا تھا اور وہ پچھلی والی سیلینہ ہی معلوم ہورہی تھی۔۔

"آپا۔۔؟"

"مائے بیڈ۔۔عمیرہ جی۔۔"

"دیکھتی ہوں کہ کتنے دن تم ان فوٹو شوٹس پر زندہ رہ سکتی ہو۔۔"اسکے کڑوے انداز پر سیلینہ نے مسکرا کر چہرہ

اٹھایا تھا۔

"اب تو لگتا ہے کامیاب ہونا ہی پڑے گا۔۔کیونکہ بہت سارے لوگ میری ناکامی کے منتظر ہیں۔۔!"عمیرہ اسکی بات پر استھزاء سا ہنسی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"جیسے تمہاری خواہش سے تم کامیاب ہو ہی جاؤ گی۔۔"

وہ دونوں ہی قہقہہ لگا کر ہنس پڑی تھیں۔نظر نے اپنی ٹائی کی ناٹ بے ساختہ ہی ڈھیلی کی تھی۔وہ ان ایکٹریس کو کبھی نہیں سمجھ سکتا تھا۔۔

"میں خواہش نہیں کرتی۔۔بس کام کرتی ہوں۔۔آپ بھی دوسروں کے معاملات میں اپنی ناک لانے کے بجائے اگر محض اپنے کام پر توجہ دیں گی تو ہوسکتا ہے آپکی بڑھتی عمر نظر انداز کردی جائے۔۔"یوول کا یکدم ہی تالی بجانے کا دل چاہا تھا۔سیلینہ کے جوابات اسکے دل کو سکون پہنچا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رہے تھے۔عمیرہ جیسی عجیب عورت کے ساتھ کام کرتے ہوئے اسکے بھی بہت سے حساب اس عورت کے کھاتے میں نکلتے تھے۔۔

عُمیرہ نے دانت پیس کر ایک نظر چہرہ جھکا کر مسکراہٹ روکتے یوول پر ڈالی اور پھر دھم دھم کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئ۔۔اسکے جاتے ہی سیلینہ نے ہاتھ یوں جھاڑے گویا خس کم جہاں پاک کا اشارہ کررہی ہو۔۔

"دیکھو۔۔تمہارے لیے آج بھی بدلے لے رہی ہوں میں۔۔"اس نے یوول کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا کر اسکے آوٹ لیٹس سمیٹنے لگا۔۔

"یہ۔۔ہماری مضبوط سیلینہ۔۔!"نظر نے اسے سراہا تھا۔اس نے ماتھے تک ہاتھ لے جا کر انہیں سلام کیا۔۔

"اگر کوئی ایکٹریس آپکو ٹف ٹائم دے تو بس مجھے اشارہ کردیجیے گا۔۔ایسی طبیعت صاف کرونگی کہ نسلیں یاد رکھیں گی ان کی۔۔"اس نے نظر کو بھی اپنی خدمات سے آگاہ کیا تھا۔۔وہ یکدم ہی ہنس دیا تھا۔۔

"اب بتائیں۔۔اتنے ڈارک تھیمز کیوں منتخب کیے ہیں میرے لیے۔۔؟" اس کے پوچھنے پر یوول پیچھے ہو بیٹھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تاکہ کسی بھی دیکھنے والے کو تم قابلِ ترس نہ لگو۔۔بلکہ تم سے آتی وائبز دی بچ سیلینہ والی ہوں۔۔جو مر تو سکتی ہے۔۔لیکن ڈُوب نہیں سکتی۔۔"اس نے ایک نگاہ دلچسپی سے ان تھیمز پر ڈالی تھی۔پھر پرس ہاتھ پر ڈالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مجھے تھیمز پر کوئی اعتراض نہیں۔۔ذرا انہیں بھی پتہ چلے کہ سیلینہ کس کا نام ہے۔۔بائے نظر بھائی۔۔چلو یوول، چل کر کافی پیتے ہیں۔۔"وہ دونوں اٹھ کر نظر کے آفس سے باہر کی جانب بڑھے تو وہ پیچھے گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔سیلینہ کبھی نہیں بدل سکتی تھی۔۔اور سچ تو یہ تھا کہ وہ اسے ایسے ہی پسند تھی۔شفاف اور کبھی کبھی مسکرا کر طنز کرنے والی۔۔جذباتی اور اپنے کام سے مخلص۔۔بیوقوف اور معصوم۔۔

واجد نے اسے بازو سے گھسیٹتے ہوئے لاؤنج میں رکھے صوفے پر دھکیلا تھا۔اسکی آنکھیں شدتِ جذبات سے سُرخ پڑ رہی تھیں اور چہرہ تمتما رہا تھا۔ماریہ کی حالت بھی اس سے کچھ مختلف نہیں تھی۔

"تم مجھے ٹیل کررہی ہو۔۔!مجھے ٹیل کرتی رہی ہو تم۔۔!"وہ اس پر دھاڑا تھا۔جواباً وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔پھر اسکے مقابل آئی۔۔وہ زخمی لگ رہی تھی۔۔

"یہ بات تمہیں اپنی پچھلی محبوبہ کے پاس جانے سے پہلے سوچنی چاہیے تھی۔تم نے کہا تھا کہ تم اس سے رابطے میں نہیں ہو۔تم اس سے نہیں ملتے۔۔تم اس سے دوبارہ کبھی نہیں ملے۔۔پھر یہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سب کیا تھا۔۔؟ تم وہاں اس پارکنگ ایریا میں کیا کررہے تھے۔۔؟" وہ بھی اتنی شدت سے اس پر چلائی تھی۔واجد نے بدستور تیز ہوتے تنفس کے ساتھ اسے نفرت سے دیکھا۔۔

"میں اسکی زندگی سہل بنانے گیا تھا۔۔"

"کیوں!! کیا لگتی ہے وہ تمہاری۔۔؟ اگر وہ کچھ لگتی ہے تو پھر میں کون ہوں تمہاری؟ مجھے اور اپنی اولاد کو چھوڑ کر تم اس بازاری عورت سے کیا لینے گئے تھے؟" اسکے الفاظ کا چُناؤ بہت گھٹیا تھا۔۔ گھر کے ملازم دیواروں کے ساتھ کان لگائے سننے لگے تھے۔۔

"اسکی زندگی میری وجہ سے تباہ ہوئی ہے۔۔وہ اس حالت میں میری وجہ سے پہنچی ہے۔اگر میں اس پر لگے الزامات رد کردیتا تو کسی کی مجال نہیں تھی اسے اس سب میں گھسیٹنے کی۔۔لیکن میری بُزدلی نے اسے ذلیل کردیا۔۔میں اس گلٹ سے آزاد نہیں ہوسکتا۔میں اس سے زیادہ اپنی زندگی کو آسان بنانا چاہتا ہوں۔۔"اس نے سُرخ آنکھیں لیے طیش سے کہا تھا۔ماریہ کا سانس دھونکنی کی مانند چلنے لگا۔۔اسکا دل کیا کہ اس دنیا اور اس میں پلتی ہر شے کو آگ لگادے۔۔اس نے ایک جھٹکے سے واجد کا گریبان جھپٹا تھا۔۔

"وہ تمہاری کچھ نہیں لگتی ہے، واجد حسن۔۔!وہ تمہیں برباد کردے گی۔۔تمہاری سیاسی ساکھ اور کمپیئن تباہ ہو کر رہ جائے گی۔۔تمہیں اس دو ٹکے کی لڑکی کے بجائے میرے ساتھ یہ دنیا فتح کرنی چاہیے۔۔تمہیں میرا ساتھ مانگنا چاہیے۔تمہیں میری قدر کرنی چاہیے۔۔تمہیں سیاست کے اس بُلند مقام تک لانے والی وہ نہیں۔۔میں ہوں۔۔"

واجد نے اگلے ہی پل ایک جھٹکے سے اسکے ہاتھوں کو پرے کیا۔پھر سلگتی نگاہیں اس پر جمائیں۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم ایک انتہائی گھٹیا سوچ رکھنے والی سِک عورت ہو۔۔پہلے تمہیں محض برداشت کرنا پڑتا تھا۔۔ لیکن اب گزرتے وقت کے ساتھ تم ناقابلِ برداشت ہوتی جارہی ہو۔۔میں وہاں اس سے رشتے استوار کرنے نہیں گیا تھا۔میں اسکی مدد کرنے گیا تھا۔۔"

"بھاڑ میں جائے وہ اور اسکی زندگی۔۔!"وہ دھاڑی تھی۔۔واجد کو اسکی ذہنی حالت پر شک سا ہونے لگا تھا۔"اب تم سے کوئی شکایت نہیں کرونگی میں۔۔اب اس معاملے کو میں خود دیکھونگی۔۔"وہ اگلے ہی پل تیزی سے مڑی لیکن واجد نے اسکا ہاتھ کہنی سے تھام لیا تھا۔اس نے اسی تیزی سے ماریہ کو اپنی جانب گھمایا تھا۔۔

"تم ایسا ویسا کچھ نہیں کروگی۔۔!"وہ اسے تنبیہہ کررہا تھا۔ماریہ نے نفرت سے اسکا ہاتھ جھٹکا تھا۔ پھر اسی تیزی سے آگے بڑھ گئ۔۔واجد نے بے بسی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔اس نے ایک غلط انتخاب کیا تھا۔اس نے غلط وقت پر غلط فیصلے لیے تھے۔۔اور اب اسے ان فیصلوں کے خمیازے صدا بُھگتنے تھے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نِچلے فلور پر معمول کی گہما گہمی تھی۔ہر جانب سے فون کی گھنٹیاں سنائی دے رہی تھیں، فائلز ہاتھوں میں لیے آتے جاتے گارڈز، کان میں بلیو ٹوتھ لگائے ایک دوسرے سے مستقل رابطہ رکھے ہوئے اور بیک وقت مختلف کیسس پر تحقیق کرتے ہوئے۔۔وہ سب دن کے مصروف ترین وقت میں سفر کررہے تھے۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یاسر اپنے کیبن میں براجمان جُولیا کی فائل کو دیکھ رہا تھا۔پھر اس نے سیلینہ کی فائل اٹھا لی۔۔وہ کئ لمحات تک ورق گردانی کرتا رہا تھا۔۔سیلینہ کے شروع سے لے کر اب تک کے پراجیکٹس، اسکے نامور لوگوں کے ساتھ کام کرنے کی فہرست، آخر میں اسکا اسکینڈل۔۔جس کے بعد اسے کہیں سے بھی کام نہیں ملا تھا۔اسکی آنکھیں ہر ایک تفصیل اسکین کرتی جارہی تھیں۔۔

لیپ ٹاپ پر مصروف ساحر نے اس پر ایک خفیف سے نگاہ ڈالی۔

"کیا ہوا۔۔؟ کہاں اسٹک ہوگئے ہو۔۔؟" اس نے فائلز سامنے ٹیبل پر ڈال دیں۔۔پھر نفی میں سر ہلایا۔۔

"یہ کیس اتنا سیدھا ہے نہیں جتنا سب کو لگ رہا ہے۔۔"اس کے کہنے پر ساحر کی چلتی انگلیاں لمحے بھر کو رکی تھیں۔اس نے آنکھیں پھیر کر اسے دیکھا تھا۔۔

"کیا مطلب۔۔؟ کیا ماریہ حسن نے نہیں بھیجا اس اسٹالکر کو۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کیس کے حوالے سے کچھ معلومات اسے بھی تھیں۔یاسر نے گہرا سانس لیا اور پھر سر کرسی کی پشت پر رکھا۔اسکی آنکھیں پُرسوچ انداز میں سُکڑی ہوئ تھیں۔۔

"اسٹالکر کو پکڑنا مشکل نہیں ہے۔اور مجھے یقین ہے کہ اسے ماریہ نے ہی بھیجا ہوگا۔۔لیکن جو حملہ آور میں نے لِفٹ میں پکڑا تھا۔وہ حملہ آور کوئ اور تھا۔۔"اور اسکی آخری بات پر ساحر چونکا تھا۔۔

"مطلب۔۔اسے کسی اور نے بھیجا تھا۔۔؟" اسکے پوچھنے پر یاسر نے محض سر اثبات میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ ملٹنٹ نہیں تھا۔نہ ہی اسے مارنے کے لیے بھیجا گیا تھا۔اسے بس سیلینہ کو ڈرانے کے لیے " بھیجا گیا تھا۔۔"

"زبیر اینڈ سنز کا چھوٹا بیٹا۔۔؟" ساحر نے ایک شک اسکے سامنے رکھا تھا۔

"ہوسکتا ہے۔لیکن آخری اطلاعات کے مطابق وہ ملک سے باہر تھا۔کیا تم مجھے کل تک بتا سکتے ہو کہ وہ کہاں ہے؟" ساحر نے سُن کر سر ہلادیا تھا۔اسکے لیے ایسی معلومات اکھٹی کرنا مشکل نہیں تھا۔

"ایسے حالات میں سیلینہ کو باڈی گارڈ کی سخت ضرورت ہوگی۔کیا ابھی تک انہوں نے گارڈ نہیں رکھا۔۔؟" اسکے استفسار پر وہ سیدھا ہو بیٹھا تھا۔سیلینہ کی صبح والی گردان سماعت میں اترنے لگی۔وہ اسے اپنا باڈی گارڈ بنانے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی۔

"سر یاسر۔۔آپکو چیف اپنے آفس میں بلارہے ہیں۔۔"ساحر کو یونہی چھوڑ کر وہ اگلے ہی پل حنیفہ کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔انہوں نے دو انگلیوں سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ کوٹ کا بٹن کھولتا کرسی کھینچ بیٹھا۔۔چیف حنیفہ اسے بہت متفکر محسوس ہوئے تھے۔۔

"سیلینہ پر ہوئے حملے کی اطلاع مجھے ملی تھی۔۔"انہوں نے بات کا آغاز کیا۔وہ ہمہ تن گوش تھا۔

"اسے باڈی گارڈ کی ضرورت ہے، یاسر۔۔کیا تم تحقیق کے ساتھ اسکے گارڈ بن سکتے ہو۔۔؟" ان کی آواز میں فِکر ہلکورے لے رہی تھی۔وہ انہیں چند پل دیکھتا رہا۔

"اس ایجنسی میں سینکڑوں گارڈز ہیں۔آپ مجھے ہی کیوں اسکا گارڈ مقرر کرنا چاہتے ہیں۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیونکہ میں ان سینکڑوں گارڈز میں سے تم پر سب سے زیادہ بھروسہ کرتا ہوں۔"جواب آسان تھا۔وہ کندھے سیدھ میں رکھے بیٹھا رہا۔پھر چیف کی جانب دیکھا۔ان کی آنکھوں کا رنگ اور چہرے کی ساخت بالکل سیلینہ کے چہرے جیسی تھی۔چہرے پر رقم معصومیت اور نرمی بھی سیلینہ کا پرتُو تھی۔

"اس ایجنسی میں آئے دن ایکٹریس کو طرح طرح کے مسائل کا سامنہ رہتا ہے۔آپ کبھی کسی ایکٹریس کے لیے ایسے متفکر نہیں ہوئے۔۔"اسکی بات سن کر وہ چونکے تھے۔ ٹیبل پر رکھے ان کے ہاتھ لمحے بھر کو بے چینی کا شکار ہوئے تھے۔وہ ان کی ہر ہر حرکت کو بغور تک رہا تھا۔

"یہ ایجنسی کی ذمہ دا۔۔"

"اوکے۔۔میں ان کا گارڈ بننے کے لیے تیار ہوں۔لیکن فی الحال میں اپنی شناخت ان کے باڈی گارڈ کے طور پر متعارف نہیں کروانا چاہتا۔۔میرے گارڈ رہنے کے چند مطالبات بھی ہونگے۔اگر آپ ان مطالبات پر راضی ہیں تو میں تحقیق کے ساتھ ان کی حفاظت کرنے کا ذمہ لے سکتا ہوں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے انہیں دِقت سے بچا لیا تھا۔وہ اسے خاموشی سے چند پل دیکھتے رہے۔انہیں لمحے بھر کو شک سا گزرا تھا۔۔کیا وہ جانتا تھا۔۔؟

"کیسے مطالبات؟" وہ بھی پیچھے ہو بیٹھے تھے۔ساتھ ہی قلم ہاتھ میں لیے، کورے کاغذ کو نگاہوں کے سامنے کیا۔۔سیلینہ کی حفاظت کے لیے وہ کسی بھی حد تک جاسکتے تھے۔

"پہلا۔۔میں ان کا کانفیڈینشل گارڈ رہنا چاہتا ہوں۔۔کچھ وقت کے لیے۔۔جب تک میری تحقیق کو لِیڈ نہیں مل جاتی۔تب تک آپ منظرِ عام کے لیے کوئی گارڈ ان کے لیے مختص کرسکتے ہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دوسرا۔۔تحقیقات مکمل ہوجانے پر میں ان کا باڈی گارڈ نہیں رہونگا۔میرے پاس اس جاب کو ختم کرنے کا حق موجود ہوگا۔۔تیسرا۔۔میری باڈی گارڈ اور تحقیقات کی پیمنٹ آپ الگ الگ مجھے ارسال کریں گے۔۔میں بغیر پیسوں کے کوئی کام نہیں کیا کرتا۔۔"وہ اسکی ساری شرائط کو تیزی سے کاغذ پر رقم کرتے جارہے تھے۔

"اور کچھ۔۔؟" انہوں نے سر اٹھا کر پوچھا تو وہ لمحے بھر کو پیچھے ہو بیٹھا۔۔انہیں بغور دیکھا۔۔

"اور یہ۔۔کہ آپ مجھ پر شک نہیں کریں گے۔۔"اسکی آخری بات سن کر وہ رُک سے گئے تھے۔ کاغذ اور قلم ایک جانب رکھ دیا۔۔

"کیا۔۔؟ میں تم پر شک کیوں کرونگا۔۔؟"

"کیونکہ آپ اور میں ایک جیسے ہیں۔۔"وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔پھر اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"اگر میں آپکی جگہ ہوتا تو اس گارڈ پر کبھی اندھا بھروسہ نہیں کرتا، جسے میں اتنا اہم کیس اسائین کرتا۔۔"حنیفہ اسکی بات سن کر چونک سے گئے تھے۔ان کی آنکھیں تیکھے انداز میں سُکڑی تھیں۔۔

"تم ایسا کیا کروگے جس سے مجھے تم پر شک کرنے کا موقع ملے گا۔۔؟"

"میں نے کب کہا کہ میں ایسا کچھ کرونگا۔۔؟" پرسکون انداز۔۔وہ گڑبڑاتا نہیں تھا۔۔

"مطلب تم ایسا کچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہو۔۔؟" انہوں نے سمجھ کر سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"نہیں۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ایسا کچھ بھی نہیں ہونا چاہیے، مسٹر عالم۔۔!"انکی آنکھوں میں کچھ لہرایا تھا۔۔ تنبیہہ۔۔وہ ایک واضح تنبیہہ تھی۔۔

"میں غیر جانب دار ہو کر اس کیس کو حل کرونگا، چیف۔۔اسکا مطلب جانتے ہیں ناں آپ۔۔؟ اسکا مطلب یہ ہے کہ سبجیکٹ کی غلطی کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔۔"

"تم سیلینہ کی حفاظت کرنے کے لیے ہائیر کیے جارہے ہو۔۔"انہوں نے اسے یاد دلایا تھا۔آواز میں سختی سی ابھر آئی تھی۔۔

"میں نے محض سبجیکٹ کی بات نہیں کی ہے۔۔میں نے اس سبجیکٹ سے بلواسطہ اور بلاواسطہ تعلق رکھنے والے ہر فرد کی بات کی ہے۔۔"اور حنیفہ مظہر اپنی جگہ ٹھہر سے گئے تھے۔۔کیا یہ لڑکا جانتا تھا۔۔؟ انکی پیشانی پر ابھرتا پسینہ یاسر کو اتنی دور سے بھی نظر آرہا تھا۔۔

"اگر آپ میری شرائط پر راضی ہیں تو میں بھی اس کیس کے متعلق کانٹریکٹ دستخط کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔"وہ کہہ کر پلٹنے ہی لگا تھا کہ لمحے بھر کو چیف کی بات پر ٹھہر سا گیا۔۔

"تم کتنا جانتے ہو۔۔؟" ان کی آواز۔۔لہجہ۔۔انداز۔۔وہ بیوقوف ہرگز نہیں تھے۔۔

"بالکل اتنا ہی جتنا آپ مجھے معلوم نہیں ہونے دینا چاہتے تھے۔۔"ایک لمحے کو پلٹ کر انہیں دیکھا۔۔"سوری۔۔میں نے وہ بھی دیکھ لیا جو نہیں دیکھنا چاہیے تھا۔۔"جانے وہ اتنے سیدھے چہرے کے ساتھ ایسی باتیں کیسے کرلیا کرتا تھا۔۔؟ وہ پلٹ کر گیا تو چیف نے گہرا سانس لیا۔وہ جانتا تھا۔۔انہیں معلوم ہوگیا تھا کہ وہ جانتا ہے۔۔!اور انہیں اب سمجھ آیا تھا کہ وہ گھیر لیے گئے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھے۔وہ انہیں جان بوجھ کر جذباتی کرگیا تھا۔وہ ایسے سوال کررہا تھا جو انہیں واضح طور پر سیلینہ کی جانب سے پریشان کردیتے۔۔انہوں نے ایک نظر بند دروازے کو دیکھا تھا۔۔وہ انہیں اتنے سالوں بعد بھی حیران کرگیا تھا۔۔

اس نے اُترتی رات کی سیاہی کے ساتھ ہی کار گھاس کے قطعے پر روکی اور باہر نکل آیا۔وہ سردار کے پاس پچھلے کئی دنوں سے نہیں آیا تھا۔۔وہ اس سے کام کے باعث گلِہ نہیں کیا کرتے تھے لیکن بچوں کی طرح خفا ضرور ہوجایا کرتے تھے۔۔اس نے داخلی دروازہ دھکیلا اور اندر چلا آیا۔لکڑی کا فرش ٹھنڈا ہورہا تھا۔۔لاؤنج سے متصل کچن سے خوش گپیوں کی آوازیں بھی آرہی تھیں۔۔اگلے ہی پل اس نے گہرا سانس لیا اور آگے بڑھ آیا۔۔وہ ان آوازوں کو پہچانتا تھا۔۔

"دادا آپ یقین نہیں کریں گے کس قدر سِک تھا وہ مجرم۔۔اسے گلِٹ محسوس نہیں ہوتا تھا۔اتنا گھناؤنا جرم کرنے کے بعد بھی وہ پشیمان ہونے سے قاصر تھا۔ہماری ٹیم نے کیس کے ساتھ جُڑی ڈاکٹر کی ٹیم سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ اسے ذہنی بیماری تھی۔۔سائیکو تھا وہ۔۔"دادا ارمان کے ساتھ گول ٹیبل پر براجمان، انہماک سے اسکی کہانیاں سُن رہے تھے۔وہ ہاتھوں کو حرکت دیتا، آنکھوں میں ڈھیروں جوش و جذبہ لیے انہیں اپنے آخری کیس کی روداد سنا رہا تھا۔میثم ایک جانب کھڑا، اسے حیرت سے تک رہا تھا۔۔ارمان کی کہانیاں سُننے میں مزہ تو بہت آتا تھا لیکن پھر اسے اور سردار کو کئی کئی راتیں ڈر سے نیند نہیں آتی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

"تم اپنی فضول کہانیوں سے باز نہیں آؤ گے۔۔؟" اس نے کچن میں دروازے سے آگے بڑھتے ہوئے اسے ٹوکا تھا۔دادا اسکی آواز پر چونک کر مڑے تھے۔اسے دیکھ کر جیسے رگ و پے میں خوشی کی لہر سرایت کر گئی تھی۔۔ان کا ہینڈسم پوتا آج ان کے ساتھ رہنے چلا آیا تھا۔۔

"تم کب آئے۔۔؟" ارمان نے پوچھا تو اس نے کوٹ اتار کر کرسی پر ڈالا۔پھر آگے بڑھ کر پانی کی بوتل فریج سے نکالنے لگا۔۔

"جب تم اپنے سائیکو کیسس کی رُوداد پورے جوش و خروش سے سنا رہے تھے۔۔"

"دادا آپکو مزہ آتا ہے ناں سن کر۔۔؟" اس نے یقین دہانی کے لیے فوراً پوچھا تھا۔۔

"آف کورس۔۔" کُول دادا جی۔۔ایسے مسکرا کر کہتے وہ بہت پیارے لگے تھے۔۔

"ہاں۔۔مزہ آتا ہے اور پھر رات کو کوئی میرے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تاکہ میں انہیں اپنے ساتھ سلا لوں۔۔کیوں۔۔؟ کیونکہ ارمان کی کہانیاں سننے کے بعد سیریل کلر انہیں اپنے سر پر منڈلاتا دکھائی دینے لگتا ہے۔۔"اسکا اشارہ سمجھ کر سردار نے خفگی اسے اسے گھورا تھا۔۔

"ایک دفعہ بجایا تھا بس دروازہ۔۔"

"میں آپکو آج رات اپنے ساتھ نہیں سلاؤنگا۔۔"

"ارمان ہے یہاں۔۔تم سے تو کوئی امید رکھنا ہی فضول ہے۔۔"

"آپ اسے ہی کیوں اپنا پوتا نہیں بنا لیتے۔۔؟" اس نے جل کر کہا تھا۔ارمان کے پیٹ میں گدگدی سی ہونے لگی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ آلریڈی میرا پوتا ہے۔میں اسے دل و جان سے اپنا پوتا مان چکا ہوں۔"وہ بھی دوبدو بولے تھے۔ارمان کا پیروں کی تالی بجانے کا دل چاہا تھا۔

"یقیناً جائیداد میں بھی اسکا حصہ مقرر کردیا ہوگا آپ نے۔۔میرے علاوہ آپ سب کو اپنا وارث بنانا چاہتے ہیں۔۔"پانی پی کر وہ آستینیں موڑتا سلیب سے ٹیک لگائے کھڑا ہوگیا تھا۔۔

"اگر تم اتنا کہہ ہی رہے ہو تو کیوں ناں میں اسے واقعتاً اپنا وارث مقرر کردوں۔۔؟" دادا کو ارمان پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔ارمان نے ہنس کر تالیاں بجائی تھی۔میثم کے بھی دانت نکل آئے تھے۔یاسر نے ہنستے ہوئے میثم کو گھور کر دیکھا تھا۔۔اسکے دانت فوراً غائب ہوئے تھے۔۔

"مجھے چاہیے بھی نہیں آپکی جائیداد۔۔"

"دادا۔۔کوئی جل رہا ہے یہاں پر۔۔دیکھیں تو ذرا۔۔اسکا چہرہ جلن سے سیاہ پڑ چکا ہے۔۔" ارمان کا انداز ایسا تھا کہ دادا نے پلٹ کر ایسا منظر ملاحظہ کرنا ضروری سمجھا تھا۔پھر وہ ہنس کر ارمان کی جانب گھومے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہماری خوشیوں سے جلتا ہے۔۔"

"آف کورس۔۔"اس نے آنکھیں گھمائیں اور باہر نکل آیا۔۔کچھ پل بعد وہ فریش ہوا کمرے کا دروازہ بند کرتا

باہر نکل رہا تھا۔جینز پر سیاہ ٹی شرٹ پہنے۔۔گیلے بالوں کو ماتھے پر بکھیرے۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کھانا تو کھا ہی لیا ہو گا آپ نے ارمان کی کہانیوں کو انجوائے کرتے ہوئے۔۔؟" اسکی آواز ابھری تھی۔لاؤنج میں ارمان کے ساتھ براجمان سردار نے کندھے اچکائے۔۔

"ظاہر سی بات ہے۔۔اب اتنی رات گئے تک کوئی بے مروت پوتے کا انتظار بھلا کیوں کرے گا۔۔؟" وہ اثر لیے بنا کچن کی جانب بڑھ آیا تھا۔۔

"بے مروت۔۔میرا ہی دماغ خراب تھا کہ اتنا طویل سفر کر کے آپکے پاس رہنے چلا آیا۔۔"اسکی جلی کٹی آواز ابھری تھی۔سردار اور ارمان نے ایک دوسرے کو دیکھ کر گہرا سانس لیا تھا۔یوں جیسے دو دوست ایک دوسرے کو دیکھ کر اپنے تیسرے دوست کے انتہائی غیر دوستانہ رویے پر افسوس کررہے ہوں۔۔پھر جب وہ دونوں اسکے ساتھ ٹیبل پر بیٹھنے لگے تو وہ حیران ہوا۔۔

"میرا دل رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"اس نے کہا تو ارمان نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔

"اتنی بھی اچھی شکل نہیں ہے تمہاری کہ محض دل رکھنے کے لیے دوبارہ کھانے بیٹھ جائیں گے تمہارے ساتھ۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میثم اب تازہ کھانا ٹیبل پر لگا رہا تھا۔دادا نے گرم روٹی اسکے سامنے نکال کر رکھی تو وہ انہیں دیکھنے لگا۔"نہیں کھایا تھا کھانا تمہارے بغیر۔۔مت سڑو اتنا۔۔"اور ان کے ایسے کہنے پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی خفیف سا سُرخ ہوا تھا۔۔

"ایکٹ ایسے کرتا ہے جیسے کوئی فرق نہیں پڑتا اسے۔۔دیکھیں دادا۔۔آپکا پوتا ٹف گائے بننے کے چکر میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بہت جگہوں پر اپنا نرم حصہ چھپانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔"ارمان کی چلتی زبان کہاں رک رہی تھی۔اس نے اسے تِرچھی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔

"میں نے کچھ نہیں کہا۔۔کھا لیتے میرے بغیر کھانا۔۔"

کندھے اچکا کر یوں کہا جیسے اوہو۔۔یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں۔۔لیکن ارمان اور سردار۔۔دونوں اسے بہت اچھے سے جانتے تھے۔۔

"اچھا اب سکون سے کھانا کھاؤ۔۔"

وہ تینوں خوش گپیوں کے دوران کھانا کھا رہے تھے۔ارمان اور دادا بول رہے تھے اور وہ انہیں سن رہا تھا۔کبھی کبھی ہنس پڑتا اور کبھی صرف مسکرانے پر اکتفا کیا کرتا۔۔

"ارمان بتا رہا تھا تم نے جُولیا کے گارڈ کی جاب چھوڑ دی۔اگر ایسا ہے تو ایجنسی جا کر کیا کرتے ہو تم۔۔؟" کھانے کے بعد لاؤنج میں براجمان وہ تینوں سبز چائے پی رہے تھے۔۔جب دادا نے اس سے پوچھا۔اس نے ارمان کو خونخوار آنکھوں سے دیکھا تھا۔ایک راز نہیں رکھ سکا گدھا۔۔مگر وہ بھی ڈھیٹ تھا۔۔اسکی آنکھوں کا اثر لیے بغیر بیٹھا رہا۔۔

"جی۔۔کچھ مسئلہ ہو گیا تھا۔۔"

"پھر اب کیا کر رہے ہو تم۔۔؟"

"کچھ خاص نہیں۔۔ایک کیس سالو کر رہا ہوں۔۔"

"کیسا کیس۔۔؟"

www.urdunovelbank.com

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"ہوتے ہیں بہت سے کیسس ایجنسی میں ایکٹریس کے متعلق۔۔آپ پریشان مت ہوں۔۔میں جاب لیس نہیں ہوں۔۔"اس نے یقین دہانی کروائی تھی۔سردار نے گہرا سانس لیا۔۔

"کتنا کہا تھا تمہیں کہ ایسا تھکادینے والا پیشہ مت اختیار کرو۔۔لیکن یہ لڑکا میری بات مانے بھی تو سہی۔۔"ان کے کہنے پر ارمان اسے بالکل خاموش نگاہوں سے تکنے لگا تھا۔وہ جانتا تھا کہ یاسر باڈی گارڈ کیوں بنا تھا۔۔

"سیلینہ سے ملاقات ہوئی تھی تمہاری۔۔؟" انکے اگلے استفسار پر وہ سیدھا ہو بیٹھا تھا۔۔پھر ہاتھ آگے بڑھا کر خالی کپ درمیانے ٹیبل پر رکھ دیا۔۔گُلابی لباس میں ملبوس صبح والی سیلینہ اسے یونہی یاد آئی تھی۔۔

"میں ایجنسی اپنے کام سے جاتا ہوں۔۔سیلینہ سے ملنے نہیں۔۔"اسکے جواب پر سردار بدمزہ ہوئے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کوئی ہوگا اس جیسا جو سیلینہ کو نظر انداز کرسکتا ہو۔۔!"وہ ارمان سے مخاطب تھے۔۔وہ بھی ان کی بات پر سر دُھن رہا تھا۔۔

"آپ دو فین بوائز ہیں ناں اسکے۔۔میری کیا ضرورت۔۔؟" اس نے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔ پھر شب بخیر کہتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ آیا۔ان دونوں نے اسے نہیں روکا۔اسے سویرے جلدی اٹھنے کی عادت تھی۔ایک باڈی گارڈ ہونے کی حیثیت سے اسے پہلے اپنی صحت کا خیال رکھنا تھا۔وہ فِٹ ہوتا تب ہی تو کسی دوسرے شخص کی حفاظت کرسکتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رات گئے تک وہ اپنے کمرے میں موجود بیڈ پر دراز تھا۔اسکا کمرہ صاف سُتھرا اور خاصہ کُشادہ تھا۔ چھت کا پچھلا حصہ سیدھا جبکہ آگے کا حصہ خاصہ نیچے کی جانب جُھکا ہوا تھا۔اس جُھکے حصے پر شیشے کی ایک بڑی سی کھڑکی

تھی۔۔اس کھڑکی سے تاریک آسمان پر جگمگاتے کئ ستارے نظر آتے تھے۔

ایک جانب رائٹنگ ٹیبل کے ساتھ ہی دیوار گیر الماریاں موجود تھیں۔کتابوں کے کئ چھوٹے چھوٹے شیلفز پر کئ کُتب ترتیب وار رکھی تھیں۔۔ان کتابوں پر فیری لائٹس کے سنہری قمقمے جگمگارہے تھے۔کمرے میں موجود محض ان چھوٹے سنہری قمقموں کی مدھم روشنی بکھری تھی۔۔ ایک جانب دیوار کے ساتھ بُلند سا آئینہ بھی ٹکا کر کھڑا کیا گیا تھا۔اسکا قیمتی فریم سنہرے رنگ کا تھا۔۔فیری لائٹس میں اسکا سنہرہ پن دمک رہا تھا۔۔

رائٹنگ ٹیبل کے ساتھ موجود شیشے کی کھڑکی اور چھت پر لگی اس گلاس ونڈو سے، باہر اترتی خوبصورت رات کا نظارہ وہ بہت فرصت سے تک رہا تھا۔۔گردن کے نیچے ایک ہاتھ تکیے کی صورت رکھے۔۔محو ہو کر چھت کو تکتا ہوا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یکایک اسے دروازے کے پار کسی کے قدموں کی چاپ محسوس ہوئ تھی۔وہ نہیں ہلا۔۔

پھر اس نے کسی کو آہستگی سے دروازہ دھکیل کر اندر آتے ہوئے محسوس کیا۔۔وہ نہیں ہلا۔۔

اب کوئ بے حد آہستگی سے اسکے ساتھ بیڈ پر دراز ہورہا تھا۔یہاں وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔لیکن کمرے میں موجود مبہم تاریکی کے باعث آنے والے نے اسکی مسکراہٹ نہیں دیکھی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یاسر۔۔" سردار کی معصوم سی آواز پر وہ اس ابھرتی مسکراہٹ کو جیسے روک نہیں پارہا تھا۔وہ اب بغور اسے دیکھ رہے تھے۔اسے جاگتا دیکھ کر وہ مسکرائے تھے۔

"دادا۔۔میری پرائیوسی کا ہی خیال کرلیا کریں۔۔"اس نے گلاس ونڈو سے آنکھیں نہیں ہٹائیں۔۔ سردار نے اثر لیے بغیر اس کے ساتھ دراز ہو کر سر رکھ دیا تھا۔اب وہ دونوں، ایک ہی انداز میں ہاتھ سر کے نیچے دیے اوپر موجود رات کا چاندنی سا وجود تک رہے تھے۔۔

"ارمان کے پاس جارہے تھے ناں آپ تو۔۔؟"

"ارمان گہری نیند سو رہا ہے۔۔"

"آپکی نیند اُڑا کر وہ گہری نیند ہی سورہا ہو گا۔۔" دادا ہنس رہے تھے۔ان کے ہنسنے پر وہ مسکرایا تھا۔

"ارمان کی کہانیاں تو بہانہ ہیں۔۔"

"اچھا۔۔؟" مسکراہٹ دبا کر سوالیہ سا پوچھا۔دادا سر ہلانے لگے تھے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم مجھے بہت پیارے ہو۔۔"

"رات کے اس وقت آپ مُجھ سے اتنی کرپی باتیں نہیں کرسکتے۔۔"وہ پھر سے ہنس دیے تھے۔ پھر کچھ پل بعد آہستہ سے بولے۔۔

"رات کتنی خوبصورت ہے ناں۔۔"

"راتیں تو ہوتی ہی خوبصورت ہیں۔۔"اس نے آنکھیں ہٹائے بغیر آہستگی سے کہا تھا۔۔

"ستاروں کے بغیر راتیں بھیانک معلوم ہوتی ہیں۔۔" دادا نے نرم سا اعتراض کیا تھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دیکھنے والے کی آنکھ کا کمال ہے، دادا۔۔میں نے ستاروں کے بغیر بھی راتوں کو خوبصورت محسوس کیا ہے۔۔"

"پوتا رات کے اس پہر سونے کے بجائے، جاگ کر ستاروں بھری رات کو دیکھ رہا ہے۔مجھے تو کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے۔۔"

"پوتا تھک چکا ہے۔۔وہ سونا چاہتا ہے۔۔لیکن دادا سونے نہیں دے رہے۔۔بلاوجہ رات کی خوبصورتی کے قصیدے پڑھ رہے ہیں۔"

"ایسا کیوں بھلا؟" قابلِ قدر ادب کے اُستاد نے استفسار کیا تھا۔

"کیونکہ وہ ادبی انسان ہیں۔۔ادبی لوگوں کو تارے دیکھ کر رابرٹ فراسٹ یاد آجاتا ہے۔اور پھر جب تک وہ اس رابرٹ کی نظم میں بیان کی گئ رات کی خوبصورتیوں کو بیان نہ کرلیں۔۔اپنے پوتے کو چین سے سونے نہیں دیتے۔"اور ادھر سردار کا ایک قہقہہ بلند ہوا تھا۔انہیں رات دیکھ کر واقعی انگریزی ادب کا ایک نامور شاعر یاد آگیا تھا۔۔کتنے اچھے سے جانتا تھا وہ انہیں۔۔

"رابرٹ فراسٹ ایک عظیم شاعر تھا۔۔"دادا کو اسکی عظمت میں کوئ شک نہیں تھا۔

"دیکھا۔۔کیا کہا تھا میں نے۔۔"اس نے گہرا سانس لے کر کہا تو وہ ہنستے رہے۔۔

"اب میں کچھ کہونگا تو تم ناک بھوئیں چڑھاؤ گے۔۔لیکن چلو اب میں کہہ لیتا ہوں۔۔مجھے رابرٹ فراسٹ بہت پسند ہے۔۔لیکن اسکی شاعری مجھے خوفزدہ کرتی ہے۔۔"ان کے کہنے پر، اس نے چہرہ پھیر کر حیرت سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیوں۔۔؟ کیا ادب بھی کسی کو خوفزدہ کرسکتا ہے۔۔؟" وہ اسکے سوال پر متبسم ہوئے تھے۔۔

"ادب نہیں بچے۔۔انسان، انسانوں کو خوفزدہ کردیتے ہیں۔بعض دفعہ وہ اتنا سچ لکھ دیتے ہیں کہ اسے سہارنا مشکل ہوجاتا ہے۔۔"

"ایسا کیا کہہ دیا رابرٹ نے کہ آپ اس سے خوفزدہ ہی ہوگئے۔۔"

"تم یقین نہیں کروگے کہ مجھے اسکی لکھی کونسی سطر خوفزدہ کرتی ہے۔۔"اس نے متجسس ہو کر ابرو اونچے کیے تھے۔۔

"کونسی۔۔؟"

دادا چند پل خاموش رہے۔۔پھر ان کی مدھم سی آواز ابھری۔۔

"Be happy happy happy and seize the day of pleasure."

اور وہ واقعی یقین نہیں کرپارہا تھا۔یہ سطر تو بہت بے ضرر اور خوبصورت تھی۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"رئیلی۔۔؟"

"مجھے اسکے الفاظ نہیں۔۔مجھے اس سطر سے نکلتی منفی توانائی خوفزدہ کرتی ہے۔۔یہ عجیب سطر ہے۔۔انسان کو خوف محسوس ہونے لگتا ہے۔۔جتنی دفعہ اس نے خوش رہنے پر زور دیا ہے۔۔اتنی ہی دفعہ میرا اس نظم سے ایک عجیب سا تعلق استوار ہوا ہے۔۔"

"کیا الفاظ بھی توانائی رکھتے ہیں۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بالکل۔۔الفاظ جس توانائی سے لکھے جاتے ہیں، وہی توانائی پڑھنے والے محسوس کرتے ہیں۔کچھ لکھاری بہت سادہ لکھتے ہیں۔۔لیکن ان کے الفاظ کی وائبز لوگوں کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہیں۔
فراسٹ کی وائب اچھی نہیں

ہے۔۔"ان کے کہنے پر وہ خاموش ہوا چھت کو تکنے لگا تھا۔

"خوش رہنے کے لیے آپ سب کچھ نہیں کرسکتے۔ایک حد ہوتی ہے جو انسان کو انسان ہونے کے ناطے کبھی پار نہیں کرنی چاہیے۔لوگ اپنی خوشی کے لیے اس ایک انسانی حد کی بھی حفاظت نہیں کرتے۔بعض لوگ خوش رہنے کے لیے دوسروں کی زندگیوں میں جو زہر گھولتے ہیں، وہ ناقابلِ تلافی ہوتا ہے۔بعض لوگ اس سطر کو بہت غلط انداز سے اپنی زندگی میں شامل کرتے ہیں۔وہ حال میں خوش رہنے کے لیے، دوسروں کا حال برباد کرنے سے بھی بعض نہیں آتے۔وہ اپنا راستہ بنانے کے لیے دوسروں کو پیروں تلے کُچلتے ہوئے گزرتے چلے جاتے ہیں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سردار کی بات پر اسے بہت سے چہرے یاد آئے تھے۔سلطانہ، ماریہ، واجد۔اپنے حال کی خوشی کے لیے دوسروں کا حال برباد کرنے والے لوگ۔۔وہ خاموش ہی رہا۔۔

"کیا تم اس نظم کا نام جانتے ہو۔۔؟"

اس نے لاعلمی کے باعث محض سر ہلایا تھا۔

"کارپ ڈائم۔۔"

"کارپ ڈائم۔۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ لاطینی سطر ہے۔۔جس کا مطلب ہے مستقبل اور ماضی کے غم سے آزاد ہو کر حال میں زندہ رہا جائے۔حال کو اپنی پوری خوشگوار توانائی سے گزارہ جائے۔مستقبل کی خوفزدہ کر دینے والی فکر سے آزاد ہو کر۔۔ماضی کی تکلیف دہ یادوں کو پرے دھکیل کر۔۔صرف اور صرف حال کا سپوت بن کر جیا جائے۔۔"

"یہ تو بہت مشکل کام ہے۔۔"اس نے کچھ پل بعد کہا تھا۔سردار کو اس کی بات سے اختلاف نہیں تھا۔۔

"بالکل۔۔"

"یہ ایک ایسی عبارت ہے جو انسان کو گرو کرنے میں مدد دیتی ہے۔ماضی میں قید رہنے والے ایک دائرے میں قید ہو جاتے ہیں۔وہ بڑھتے نہیں۔۔ مستقبل میں زندہ رہنے والے ہر لمحہ گہری اذیت کا شکار رہتے ہیں۔۔ویسے تم کہاں قید ہو۔۔؟ ماضی یا مستقبل میں۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

انکے استفسار پر وہ چند پل کچھ بھی نہیں بولا تھا۔اترتی رات کے پار اسے ایک دُھندلا سا منظر محسوس ہوا تھا۔ہسپتال کا وہ ٹھنڈا فرش۔۔جما دینے والی تکلیف۔۔اس نے بہت سا تھوک نگلا تھا۔۔

"مجھے پتہ ہے تم کہاں قید ہو۔۔"دادا نے خود ہی سمجھ کر کہا تھا۔وہ جانتا تھا کہ سردار لاعلم نہیں تھے۔

"ہماری زندگیوں میں کوئی ایک لمحہ ایسا ضرور وارد ہوتا ہے کہ ہم اس سے کبھی آزادی حاصل نہیں کرسکتے۔چاہیں تب بھی نہیں۔۔وہ لمحہ یا تو بہت خوشگوار ہوتا ہے یا پھر بہت گہری تکلیف کا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

غماز۔۔ہم صرف وہ ہی لمحات یاد رکھ پاتے ہیں جو ایکسٹریمزم کا مظہر ہوں۔۔ہمیں عام دن رات یاد نہیں رہتے۔۔ہمیں ایکسٹریم خوشی یا تکلیف کے لمحات یاد رہ جاتے ہیں۔اور کیا تم جانتے ہو کہ اس ایک لمحے کی قید سے آزادی انسان کو ایک عظیم انسان بنادیتی ہے۔۔"

باہر اُترتی رات پہلے سے زیادہ خوبصورت اور اداس محسوس ہونے لگی تھی۔سردار کی باتیں اس رات کی مانند اداس اور خوبصورت تھیں۔۔

"سردار عالم۔۔آپ بہت بولتے ہیں۔۔"کچھ پل بعد اسکا مدھم سا تبصرہ اُبھرا تو دادا بے بسی سے ہنس دیے۔۔

"سیلینہ کی مدد کردیا کرو۔۔بہت اکیلی لگتی ہے وہ مجھے۔۔"ان کے کہنے پر اس نے گہرا سانس لیا تھا۔

"اسکے آس پاس بہت لوگ ہیں۔۔وہ کیسے تنہا ہوسکتی ہے۔۔؟"

"روشنیوں میں گھرے لوگ اکثر تنہا ہوتے ہیں۔"دادا اٹھ گئے تھے۔پھر شفقت سے ہاتھ آگے بڑھا کر اسکے بالوں کو چُھوا۔اس نے چھت سے آنکھیں ہٹا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔آنکھوں پر نازک سی عینک لگائے، نرم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے۔۔ایک لمحے کے لیے اسکا دل شکر سے بھر گیا تھا۔لیکن اس نے کہا تو صرف اتنا ہی۔۔

"اب سونے دیں مجھے۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں۔۔سوجاؤ۔۔گُد نائیٹ۔۔"وہ اٹھ کر اب دروازے کی جانب بڑھ رہے تھے۔ایک لمحے کو پلٹ کر اسکی جانب مسکرا کر دیکھا اور پھر باہر کی جانب بڑھ گئے۔۔وہ ان کے انداز پر دیر تک مسکراتا رہا تھا۔

"اَا عَلَیُ

"

/ /

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com

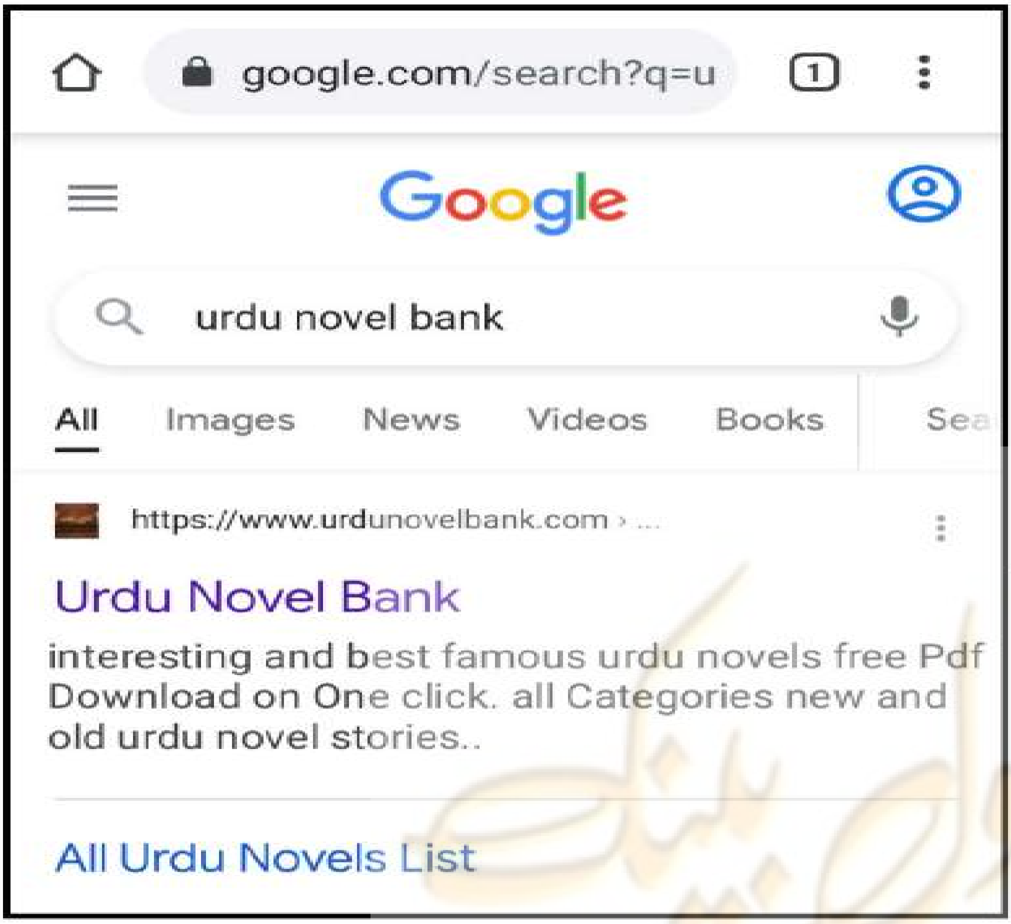

Urdu Novel Bank website
جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔
گوگل پر ٹائپ کریں
Urdu Novel Bank
اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگلی صبح وہ اسکرپٹ لینے نظر کے آفس چلی آئی تھی۔لیکن دروازے میں بہت سا جم غفیر محسوس کر کے اسکے قدم لمحے بھر کو تھمے تھے۔اسے کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔وہ اگلے ہی پل راستہ بناتی آگے بڑھنے لگی تھی۔۔رپورٹرز نے اسے دیکھتے ہی اس پر سوالات کی بوچھاڑ کردی تھی۔یوول نے بمشکل رپورٹرز کو پرے دھکیل کر اسے اندر کی جانب کھینچا۔۔فلیس لائٹس اور سوالات۔۔وہ ناسمجھی سے ہر ایک کو تک رہی تھی۔اور پھر اسکی ہر ناسمجھی عنقا ہوگی۔۔آفس میں لگے قیمتی صوفوں پر ماریہ براجمان تھی۔اسکے عین سامنے ڈائیریکٹر بیٹھا تھا۔نظر امجد ایک جانب بے بسی سے ایستادہ تھا اور ماحول خاصہ تناؤ کا شکار تھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا آپ ایک بدنام زمانہ ایکٹریس کو اپنے ڈرامے میں لینا چاہیں گے، ڈائیریکٹر صاحب؟" وہ اپنا مدعا پہلے ہی بیان کرچکی تھی۔اب محض آخری کلمات سے اپنے مُدعے پر مہر ثبت کررہی تھی۔ اسکے قدم پیچھے ہی کہیں جم گئے تھے۔۔ڈائیریکٹر نے ایک ملامتی نگاہ اس پر ڈالی تھی۔۔یوول اسکے ساتھ ہی کھڑا تھا۔۔

"میں خود بھی ہچکچاہٹ کا شکار تھا۔لیکن اب آپکے کہنے پر تو میں انہیں واقعی کام نہیں دے سکتا۔"

ماریہ نے اسکی جانب دیکھا۔۔لمحے بھر کو مُسکرائی۔سیلینہ کو اپنا آپ ایک بار پھر سے بہت چھوٹا محسوس ہونے لگا تھا۔ایسے جیسے وہ اسکے سامنے کسی جسارت کی ہمت نہ رکھتی ہو۔۔

"ہر ایک کا انکے بارے میں یہی خیال ہے۔میں بس آپکو کسی بھی پستی کا شکار ہونے سے بچانا چاہتی تھی، ڈائیریکٹر صاحب۔۔ان محترمہ کی ہسٹری شیٹ بتاتی ہے کہ یہ ماضی میں جس کے ساتھ بھی رہیں، انہیں پستی میں دھکیل گئیں۔سیلینہ مظہر کا بیڈ لک ان کا پیچھا ہر جگہ کرتا رہا ہے۔۔"وہ اگلے ہی پل اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔قدموں میں رکھا پرس بھی اٹھالیا۔اسکے کندھوں تک آتے بال سیدھے تھے اور چہرہ دمک رہا تھا۔وہ اپنا بھرپور خیال رکھنے والی عورت تھی۔۔ڈائیریکٹر شبیر رضا بھی اسکے ساتھ ہی اٹھا تھا۔

"میں آپکو اس سے کہیں اچھی ایکٹریس اسائین کرسکتی ہوں۔۔بس خود کو ڈوبنے سے بچائیں۔۔"

"آپ یہ ٹھیک نہیں کررہی ہیں، ماریہ۔۔"نظر پہلے بھی اسے روکتا رہا تھا لیکن وہ تو گویا اسکی بات سن ہی نہیں رہی تھی۔"کسی کے رزق کو آپ یوں نہیں چھین سکتی۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے ایک ناقدانہ نگاہ نظر پر ڈالی اور پھر بُت بنی سیلینہ کو زہر آلود نفرت سے دیکھا۔اگلے ہی پل سر جھٹک کر وہ اسکے ساتھ سے نکلتی آگے بڑھ گئی تھی۔یوول نے بُت بنی سیلینہ کو دیکھا۔اسکا دل دُکھی ہوگیا تھا اسے ایسے دیکھ کر۔۔لیکن وہ اگلے ہی پل ماریہ کے پیچھے بھاگی تھی۔وہ اب اپنے ساتھ لائے گئے رپورٹرز اور گارڈز کی ہمراہی میں داخلی دروازے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔

وہ اسکے پیچھے بھاگ رہی تھی۔لِفٹ سے نکلتے ارمان، حنیفہ اور سلمان اپنی ہی جگہ ٹھہر گئے تھے۔وہ اسے بھاگتا ہوا دیکھ چکے تھے۔ارمان چیف حنیفہ کو کسی حوالے سے جانتا تھا، اسی لیے وہ ان سے ملنے یاسر کے ساتھ ایجنسی چلا آیا تھا۔جانے یاسر خود کہاں تھا؟

"میری بات سنیں۔۔پلیز۔۔ایسے مت کریں۔آپ ایسے نہیں کرسکتیں۔۔"اس نے بُلند آواز کے ساتھ کہا تو کئی مردوں میں گھری ماریہ نے لمحے بھر کو پلٹ کر اسکی جانب حیرت سے دیکھا۔۔رپورٹرز اب مائکس اور کیمرے اسکی جانب پھیرے کھڑے تھے۔داخلی دروازے کے قریب تماشہ سا لگ گیا تھا۔۔وہ تینوں بھی کسی انہونی احساس کے تحت ہجوم کی جانب بڑھ آئے تھے۔

"میں ایسا کرسکتی ہوں۔۔اور میں ایسا کررہی ہوں۔۔"

"آپ زیادتی کررہی ہیں۔آپ میری ورک پلیس پر آکر پرسنلز کو درمیان میں نہیں لاسکتیں۔۔آپ اپنے حسد کی وجہ سے میرا کام نہیں خراب کرسکتیں۔۔!"وہ ضبط سے کہہ رہی تھی۔ رپورٹرز اب اسے دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ماریہ نے استہزاء سر جھٹکا تھا۔۔پھر قریب چلی آئی۔۔اور اس سے پہلے کوئی کچھ سمجھ پاتا۔۔ماریہ نے اسے کھینچ کر چانٹا دے مارا تھا۔ایک پل کے لیے سب کچھ ساکت ہوگیا تھا۔یوں گویا کبھی حرکت میں آیا ہی نہ ہو۔۔حنیفہ یکلخت ہی آگے بڑھنے لگے تو

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلمان نے انہیں ہاتھ سے پکڑ کر روک لیا۔۔وہ بے بسی سے سیلینہ کا سُرخ پڑتا رخسار دیکھ کر رہ گئے تھے۔۔

"دوسروں کے شوہروں پر ڈورے ڈالنے والی بدنام زمانہ اداکارہ اب مجھے ورک ایتھکس سکھائے گی۔۔؟" اسکی ہتک آمیز آواز ابھری تھی۔وہ اپنے رخسار پر ہاتھ رکھے سُن ہوئی اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"دوسروں کے شوہروں پر ڈورے ڈالنے سے کیا مراد ہے آپکی۔۔؟" ایک رپورٹر نے چٹخارے دار سوال داغا تھا۔

"ان جیسی گولڈ ڈِگرز کو کون نہیں جانتا۔۔اپنے لائف اسٹائل کو بہتر بنانے کے لیے یہ کسی بھی امیر مرد کو پھانس لیتی ہیں۔۔اور پھر زندگی بھر ان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔۔لیکن اب بہت ہوگیا۔۔میں مزید ان جیسی عورتوں کو برداشت نہیں کرسکتی۔۔میرا سینس آف جسٹس مجھے ایسا کرنے سے باز رکھتا ہے۔۔"وہ کہہ کر باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔رپورٹرز اسکے پیچھے تیزی سے باہر بڑھے تھے۔ان سب کو اپنے اخبارات اور نیوز چینلز کے لیے چٹخارے دار خبر درکار تھی۔وہ پیچھے تنہا کھڑی رہ گئی۔۔اسی پل داخلی دروازے سے یاسر اندر داخل ہوا تھا۔اسے درمیان میں کھڑا دیکھ کر لمحے بھر کو ٹھہرا۔۔پھر نگاہوں نے باہر موجود رپورٹرز کا پیچھا کیا۔۔اگلے ہی پل اس نے ضبط سے گہرا سانس لے کر سیلینہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

یاسر اور ارمان۔۔باڈی گارڈز کا ایک جمِ غفیر جو اسے بے حد پسند کرتا تھا۔۔حنیفہ اور سلمان۔۔نظر اور یوول۔۔ایک بھی انسان اسکی مدد نہیں کرسکا تھا۔وہ اس ہجوم میں تنہا تھی۔اس کا ہاتھ رخسار

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

سے بے دم ہو کر پہلو میں آگرا تھا۔۔پھر اس نے کسی بھی جانب دیکھے بغیر مُردہ آنکھیں لیے قدم باہر کی جانب بڑھادیے۔وہ رو نہیں رہی تھی۔۔اسے رونا نہیں آرہا تھا۔۔ماریہ نے اسکے اندر امید کی اس آخری آس کو بھی اپنی جلن سے خاکستر کردیا تھا۔۔پیچھے سب بے بسی سے کھڑے رہ گئے تھے۔۔اس نے پلٹ کر کسی سے مدد نہیں مانگی۔۔اس نے کسی کو پُرشکوہ نگاہوں سے دیکھا تک نہیں۔۔وہ بس بے دم قدم لیے آگے ہی آگے بڑھتی جارہی تھی۔۔اگلے کئ لمحات میں وہ مُعید کے سامنے ایستادہ تھی۔۔وہ اسے بے وقت اپنے کلینک میں دیکھ کر چونکا تھا۔۔

"ہمیں ڈس آرڈرز کیوں ہوتے ہیں، معید۔۔؟" اسکا چہرہ بے حد سفید تھا۔۔معید نے اسے محتاط نگاہوں سے دیکھا۔۔اسے بیٹھنے تک کے لیے نہیں کہہ سکا وہ۔۔وہ اسے بہت عجیب سی لگ رہی تھی۔۔

"ہمارا دماغ ہمیں زندہ رکھنے کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتا ہے۔وہ جب دیکھتا ہے کہ پچھلے صحت مند آرڈر سے کام نہیں ہورہا۔۔تو وہ اپنا آرڈر بدل لیتا ہے۔اسے نہیں پتہ کہ وہ ایک آرڈر کو توڑ کر ایک ٹاکسک چکر میں داخل ہوچکا ہے۔اسے صرف ایک بات پتہ ہے کہ وہ آپکو زندہ رکھے ہوئے ہے۔۔کیسے زندہ رکھے ہوئے ہے۔۔وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔۔"اس نے نرمی سے کہا تھا۔پھر اٹھ کر اسکی جانب چلا آیا۔۔اسے پانی کا گلاس دیا۔وہ خالی نظروں سے اس آب خورے کو دیکھے گئ۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اگر ہمارا دماغ سروائیول موڈ سے ہٹ کر کام کرنا جانتا۔۔تو کیا ہماری زندگی آسان ہوتی۔۔؟" اس نے آہستگی سے پوچھا تھا۔معید نے گہرا سانس لے کر گلاس ٹیبل پر رکھ دیا۔۔پھر اسکی جانب پلٹا۔۔

"پھر شاید ہم میں سے کوئی انسان اس روئے زمین پر زندہ نہیں رہتا۔ہم انسان اکیسویں صدی تک صرف اسی لیے پہنچے ہیں کیونکہ ہمارے پاس ایک ایسا دماغ موجود تھا جو ہمیں کسی بھی حال میں زندہ رکھنے کے لیے راضی تھا۔۔سروائیو کرنا آسان نہیں ہوتا۔۔"

"میں اپنے دماغ کو کیسے بتاؤں کہ میں مزید سروائیو نہیں کرنا چاہتی۔۔؟" وہ اسکے سوال کو سمجھتا تھا۔۔اسی لیے حیران ہوئے بغیر کہنے لگا۔۔

"آپ اپنے دماغ کو یہ بات کبھی نہیں سمجھا سکتیں۔۔وہ آپکو زندہ رکھنے کے لیے کسی بھی حد جائے گا۔اسے ایسے ہی ترتیب دیا گیا ہے۔۔کیا آپ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Split personality disorder

کے بارے میں جانتی ہیں۔۔؟" اس نے پوچھا تو سیلینہ نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا۔وہ اسکے جواب کا انتظار کیے بغیر کہتا جارہا تھا۔۔

"یہ ایک ایسا ڈس آرڈر ہے جو جسمانی تشدد کے باعث وجود میں آتا ہے۔اسکی اور بھی وجوہات ہیں۔۔لیکن سب سے بڑی وجہ فزیکل وائلنس ہے۔۔ایسا وائلنس جسکا بچپن میں سامنہ کیا گیا ہو۔۔ مجھے ہمارے دماغ کا یہ ڈس آرڈر سب سے زیادہ فیسینیٹ کرتا ہے۔۔جانتی ہیں کیوں۔۔؟" وہ لمحے بھر کو ٹھہرا تھا۔۔پھر پلٹ کر دیوار پر لگی ایک مصوری کی جانب بڑھ آیا۔اس کینوس پر کئی رنگ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہر جانب سے بکھیرے گ‌ئے تھے۔ان رنگوں کی زبان سمجھنا عام انسان کے لیے کٹھن تھا۔۔بالکل ویسے ہی جیسے عام انسان کے لیے انسانی دماغ کو سمجھنا کٹھن تھا۔۔

وہ اب جیبوں میں اپنے خوبصورت ہاتھ اڑسے، اس رنگ برنگی مصوری کو دلچسپی سے تک رہا تھا۔ پھر اس نے ایک ہاتھ جیب سے نکال کر گہرے نیلے رنگ کے پیٹرن پر پھیرا۔۔

"ہمارا دماغ ہر اس یاد کو بلاک کردیتا ہے جو بہت زیادہ تکلیف دہ ہو۔۔یا جس کی اذیت ہمیں سانس تک نہ لینے دے۔۔ہم جب ایک اذیت برداشت کرنے کی سکت خود میں نہیں پاتے تو اس کے نتیجے میں ہمارا دماغ کئ شخصیتیں گھڑ لیتا ہے۔۔وہ پرسنیلٹیز ہماری تکلیف بانٹنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔پھر ہم ان شخصیات کو اپنے سامنے دیکھتے ہیں۔۔بالکل اپنے ہمزاد کی مانند۔نفسیات کی زبان میں اسے

Hallucination

کہتے ہیں۔۔"اسکی آواز میں کچھ تھا جو بہت گہرا تھا۔اس کی لمبی سفید انگلیاں اب تک نیلے رنگ پر اپنا اندیکھا سا نشان ثبت کرتی جارہی تھیں۔۔

"ہمارا دماغ صرف ہمیں زندہ رکھنے کے لیے۔۔ہمارے ہی جیسی۔۔کئ شخصیات گھڑ لیتا ہے۔تاکہ ہم اپنی تکلیف ان سے بانٹ لیں۔پھر جو تکلیف آپکی اس ایک شخصیت نے سہی ہوتی ہے وہ آپکی دوسری شخصیت کو یاد تک نہیں ہوتی۔یہ ایک ذہنی بیماری ہے۔۔اور جانتی ہیں کہ یہ بیماری کیوں ہوتی ہے۔۔؟" نیلا رنگ تھم گیا تھا۔۔اب اسکی انگلیاں گہرے سُرمئ رنگ پر دائرہ کھینچ رہی تھیں۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تاکہ ہم اکیلے اپنی تکلیف کا سامنہ نہ کرتے رہیں۔۔بلکہ ہمارے پاس بھی کوئی ہو جس سے ہم اپنی تکلیف بانٹ سکیں۔ہمارا دماغ ہمیں زندہ رکھنے کے لیے۔۔ہمارے ہی جیسی کئ شخصیات گھڑنے سے بھی نہیں چُوکتا۔وہ کسی بھی حد تک جاسکتا ہے۔۔لیکن یو نو واٹ۔۔"وہ پلٹا تھا۔لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے۔۔یہ مسکراہٹ اسکی شخصیت کا خاصہ تھی۔۔

"There is an irony..!"

رنگ برنگی مصوری پیچھے رہ گئ تھی۔وہ اس تک چلا آیا تھا۔اسکے ہاتھ اب جیبوں سے باہر تھے۔۔

"ہمارے دماغ کو نہیں پتہ کہ وہ ہمیں بچانے کے بجائے، ایک گہری اور نا ختم ہونے والی دلدل میں دھکیل رہا ہوتا ہے۔جنہیں پر سنلٹی ڈس آرڈر ہوتا ہے۔۔وہ اکثر تھکن سے مرجاتے ہیں۔۔کیونکہ وہ شخصیتیں انسان کے ساتھ بڑی ہوتی ہیں۔۔وہ وقت کے ساتھ ساتھ ایک الگ انسان کی مانند پُختہ ہوجاتی ہیں۔۔پھر گیم اُلٹ جاتا ہے۔۔انہیں بھی زندگی سے اتنا ہی حصہ چاہئے ہوتا ہے جتنا کہ اصل انسان جی رہا ہوتا ہے۔وہ اس حصے کو گزارنے کے لیے ہر لمحہ انسان پر ہاوی ہونے کے لیے تیار ہوتی ہیں۔۔ایک پر سنلٹی کے سوتے ہی دوسری پر سنلٹی ایکٹو ہوجاتی ہے۔۔انسان کو پتہ نہیں چلتا۔۔اور وہ ان شخصیتوں کے ساتھ زندہ رہتے رہتے تھکن سے مرجاتا ہے۔۔کیونکہ وہ آرام نہیں کرپاتا۔۔وہ ایک زندگی میں کئ زندگیاں گزار رہا ہوتا ہے۔۔"وہ لحظہ بھر کو ٹھہرا تھا۔۔

"ہے ناں فیسنیٹنگ۔۔؟" وہ اسکے سوال پر مسکرائ تھی۔۔

"یہ فیسنیٹنگ ہونے سے زیادہ۔۔ڈارک ہے۔۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"کس نے کہا کہ ڈارک چیزیں فیسنیٹنگ نہیں ہوسکتی۔۔؟ دماغ کے کئی حصے بہت سیاہ ہیں اور ان سیاہ حصوں کی داستان اکثر بہت سحر انگیز ہوتی ہے۔ان سیاہ حصوں کے باعث ہی انسان نے آج تک سروائیو کیا ہے۔۔"وہ اس سے نفسیات کی بحث میں نہیں جیت سکتی تھی۔پھر کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔اسکی ٹانگیں مستقل کھڑے رہنے سے تھکنے لگی تھیں۔

"ہمارا دماغ ڈس آرڈرز کا شکار صرف اسی لیے ہوتا ہے۔۔کیونکہ وہ ہم سے پیار کرتا ہے۔ اور جس سے ہم پیار کرتے ہیں۔۔اسے زندہ رکھنے کے لیے کسی بھی حد کو پار کرنے سے نہیں گھبراتے۔۔"وہ بھی اسکے سامنے کرسی پر جا بیٹھا تھا۔اسکی گہری بُھوری آنکھیں ٹھنڈے سے انداز میں پُرسکون رہا کرتی تھیں۔ان میں نرمی تھی۔۔لیکن اک عجیب سی ٹھنڈک تھی جو سیلینہ کو ان آنکھوں میں ہمیشہ محسوس ہوتی تھی۔۔

"تم تو بیماریوں کو بھی مثبت انداز میں دیکھنے کے عادی ہو، مُعید۔۔!مجھے حیرت ہے کہ کوئی انسان اتنا مثبت کیسے ہوسکتا ہے۔۔؟" وہ اسکے سوال پر ہنس دیا تھا۔سیلینہ بھی خود کو کافی حد تک بہتر محسوس کررہی تھی۔مُعید سے بات کرنے کے بعد اسے ہمیشہ اپنے اندر سُکون محسوس ہوتا تھا۔۔

"جو خود کو جانتے ہیں وہ منفی خیالات سے خود کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔یہ ایک بہت بڑا فائدہ ہے نفسیات پڑھنے کا۔۔"وہ اب مسکرا رہی تھی۔کچھ لمحوں قبل وارد ہوا سرد سا خول چٹخ گیا تھا۔وہ اب خود کو پھر سے زندہ

محسوس کرنے لگی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ویسے آپ میرے آفس بغیر اپائنمنٹ لیے آئی ہیں۔۔اور وہ بھی پبلک کلینک۔۔مجھے لگتا ہے ورک لائف خاصی کٹھن ہوتی جارہی ہے۔"اس نے سمجھ کر نرمی سے سر ہلایا تھا۔سیلینہ نے اسکا خیال رد کرنے کے بجائے سر اثبات میں ہلادیا تھا۔۔

"کٹھن تو ہے۔۔لیکن میں اسے ہینڈل کرسکتی ہوں۔۔"اس نے کہا تو وہ اسے دیکھتا رہا۔۔

"میں بُھول گئ تھی مُعید کہ میں ایک ایکٹریس ہوں۔میں نے اس ایک چیز کو ہی بُھلادیا جسے کرنے میں مجھے مہارت حاصل تھی۔میں بُھول گئ تھی کہ جو انسان کو کرنا آتا ہے، وہ اسکی جان ہمیشہ بچاتا رہتا ہے۔۔اب مجھے وہ کرنا ہے جو مجھے بچائے گا۔۔یعنی۔۔"وہ مسکرا کر اٹھ کھڑی ہوئ تھی۔وہ آنکھیں اٹھائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

"اداکاری۔۔مجھے اداکاری کرنی ہوگی۔۔"اگلے ہی پل وہ پلٹ گئ تھی۔وہ فی الحال کسی سے بھی ملنا نہیں چاہتی تھی۔وہ اب کچھ سوچنا چاہتی تھی۔۔مُعید نے اسکے جواب پر محظوظ ہو کر اَبرو اُوپر اٹھائے تھے۔اسے اسکا جواب اچھا لگا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سیلینہ اب اپنے اپارٹمنٹ میں موجود تھی۔وہ داخلی دروازے کے ساتھ ہی لگ کر بیٹھتی چلی گئ تھی۔۔وہ جانے کتنے ہی پہروں ایسے بیٹھی رہی تھی۔۔اپارٹمنٹ شام ڈھلنے کے باعث گہری سیاہی میں ڈُوبا معلوم ہورہا تھا۔۔اسکی ماں اپارٹمنٹ کا دروازہ دھڑ دھڑا رہی تھی۔۔لیکن اس نے کوڈ تبدیل کردیا تھا۔وہ بجتے دروازے کو جواب دیے بغیر اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ آئ تھی۔۔پھر آئینے کے عین سامنے آکھڑی ہوئ۔۔اسکے فون پر کئ کالز موجود تھیں۔۔اس نے کسی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رابطے کا جواب نہیں دیا۔۔اگلے ہی لمحے نظر امجد کا نمبر اسکرین پر جگمگانے لگا تو اس نے بے تاثر چہرہ لیے فون کان سے لگا لیا۔۔

"کل صبح دس بجے تمہاری شُوٹ ہے۔کیا تم سویرے سیٹ پر تیار ہونے آسکتی ہو۔۔؟ میں نے کوشش کی تھی کہ وقت تبدیل کروا لوں لیکن۔۔۔۔"

"میں آؤنگی۔۔"اسکے یکلخت کہنے پر دوسری جانب موجود نظر لمحے بھر کو ٹھہرا تھا۔

"وقت تبدیل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔میں آؤنگی۔۔"اس نے اگلی بات سنے بغیر فون رکھ دیا تھا۔

اگلی صبح گہرے اندھیرے میں وہ گھر سے نکل آئی تھی۔ایجنسی کی جانب سے بھیجی گئی گاڑی میں وہ سیٹ کی لوکیشن پر چلی آئی تھی۔۔یہاں اسکا میک اپ اور ڈریس میک اوور ہونا تھا۔۔

www.urdunovelbank.com

اسے تیار ہونے میں تین سے چار گھنٹے لگ گئے تھے۔۔ابھی شُوٹ شروع ہونے میں وقت تھا۔ وہ یول کے ساتھ ایجنسی چلی آئی تھی۔صبح کے نو بج رہے تھے۔۔ایجنسی کی گہما گہمی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔

اس نے نِچلے فلور پر جانے کے لیے کارڈ انسرٹ کیا اور پھر کئی انچ لمبی ہیلز سے چلتی آگے بڑھ آئی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اپنے کیبنز میں سر جھکا کر کام کرتے تمام گارڈز اسے سر اٹھا کر دیکھنے لگے تھے۔سیلینہ مظہر آج مسکرا نہیں رہی تھی۔۔وہ آج سنجیدہ تھی۔۔

"مجھے ایجنسی کی ریگیولیشنز کے تحت چند حفاظتی گارڈز چاہیے۔۔"وہ چیف حنیفہ کے سامنے کھڑی تھی۔وہ بالکل گنگ ہوئے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

اسکا لباس۔۔اسکا لباس تھا جو توجہ کھینچتا تھا۔۔

وہ قیمتی سِلک کا گہرے سُرخ رنگ کا لباس تھا۔اسکی لمبائی قدموں تک گِرتی تھی۔اوپری گلا ایک جانب سے بندھ تھا اور ایک آہستین ہتھیلی تک آتی تھی۔دوسرا کندھا ایک جانب سے برہنہ تھا اور دوسری آہستین غائب تھی۔۔اسکا سفید بازو اور گردن کا نازک حصہ اونچی بندھی پونی ٹیل کے باعث مزید واضح ہوگیا تھا۔آگے سے سارے بال سمیٹ کر انہیں

Ariana Grande

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

والی مشہورِ زمانہ پونی ٹیل میں گُوندھا گیا تھا۔سِلک کے لباس پر کمر کے پاس ایک سِلور رنگ کا چمکتا ہوا بیلٹ موجود تھا۔وہ اس لباس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا۔۔آنکھوں پر اسموکی میک اپ کیے، ڈیپ ریڈ رنگ کی لب اسٹک لگائے۔۔وہ بلاشبہ حسین لگ رہی تھی۔۔گارڈز کو اسکی خوبصورتی سہارنے کے لیے آنکھیں چُندھیانی پڑ رہی تھیں۔۔

حنیفہ نے اسے ریگیولیشنز سے زیادہ گارڈز دے دیے تھے۔وہ انہیں لیے کہیں جانے کی تیاری میں تھی۔نظر اور یوول کو کہہ دیا تھا کہ وہ سیٹ پر خود کو محفوظ محسوس نہیں کرتی اسی لیے ان گارڈز کو لیے جارہی ہے۔۔اسکا انداز ایسا تھا کہ کوئی بھی اسے منع نہیں کرسکا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسکے نکلتے ہی یاسر اپنے کیبن میں داخل ہوا تھا۔چیف حنیفہ پریشانی سے اسکی جانب بڑھے تھے۔۔

"یاسر۔۔سیلینہ۔۔وہ کئ گارڈز کو اپنے ساتھ لیے جانے کہاں گئ ہے۔۔"اور وہ ان کی بات سن کر چونکا تھا۔

"کیا میری ٹیم بھی گئ ہے اسکے ساتھ۔۔؟" اور چیف کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے اوپر کی جانب بھاگا۔ساتھ ساتھ اس نے ساحر کے ساتھ بھی رابطہ جوڑا تھا۔۔

"کہاں ہو تم۔۔؟"

اور اسکا جواب سن کر وہ لمحے بھر کو ساکت ہوگیا تھا۔پھر تیزی سے اپنی کار کی جانب بڑھا۔۔زن سے گاڑے آگے لے گیا۔

وہ ان گارڈز کی ہمراہی میں ایک بلند و بالا عمارت تک سفر کر کے چلی آئ تھی۔شہزادی کی جانب کا دروازہ کھولا گیا۔۔اور وہ اپنے کئ غلاموں کی معیت میں آگے بڑھ آئ۔۔یہ سب غلام اسکے ہر جانب موجود تھے۔۔بُلند و بالا عمارت میں موجود افراد ٹھہر کر اس سرخ و سفید لڑکی کو تکنے لگے تھے۔اس کاروباری عمارت میں اسکے آتے ہی ہلچل سی مچ گئ تھی۔۔

وہ بغیر کسی دقت کے آگے ہی آگے بڑھ رہی تھی۔اسکی ہیلز کی بازگشت گارڈز کے بوٹوں کی بازگشت میں بھی واضح طور پر سنائ دے رہی تھی۔اس نے ایک گارڈ کو اشارہ کیا تو وہ اسکے لیے راستہ بنانے لگا۔۔اسے اب کانفرنس روم کی جانب بڑھنا تھا۔۔تمام راستے اسے ازبر تھے۔۔وہ اس این جی اوز کے کسی راستے کو نہیں بھولی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

شعیب بسطامی کی اکلوتی بیٹی، ماریہ حسن آڈیٹوریم نما کانفرنس روم میں موجود ایک میٹنگ کنڈکٹ کررہی تھی۔وہ بڑی سی اسکرین کے سامنے کھڑی کئ نامور شخصیات کے سامنے اپنے اگلے لائحہ عمل کو ترتیب دے رہی تھی۔۔

ایجنسی سے این جی اوز کا ہیڈ آفس دور نہیں تھا۔وہ اپنی کار سے نکل کر تیزی سے اندر بھاگا تھا۔

ماریہ حسن نے اس صبح ہر شے کی توقع کی تھی۔۔لیکن اس نے سیلینہ مظہر کو اپنے سامنے ایسے دیکھنے کی توقع ہرگز نہیں کی تھی۔وہ اسے دیکھ کر مسکرائ تھی۔۔پھر آگے بڑھ آئ۔۔سب چہرے اٹھائے اسے دیکھنے لگے

تھے۔

کانفرنس روم خاصہ وسیع و عریض تھا۔بلند نشستوں پر انویسٹرز براجمان تھے اور ایک جانب نیوز رپورٹرز کی کرسیاں لگی تھی۔کیمروں کی لائٹس اب بہت بڑھ گئ تھیں۔۔کلک کلک کی آوازوں میں تیزی آگئ۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یاسر اب تیزی سے اس روم کی جانب بھاگ رہا تھا۔اسکی پیشانی پر پسینہ تھا۔۔سانس پھولا ہوا تھا۔۔اسے سیلینہ کو کسی بھی بیوقوفی سے روکنا تھا۔کافرنس روم کے باہر اسکی ایجنسی کے گارڈز، ماریہ حسن کے گارڈز کو روکے ہوئے تھے۔اس نے کئ گارڈز کو پرے دھکیل کر راستہ بنایا اور بمشکل اندر داخل ہوا۔۔لیکن پھر دروازے میں ٹھہر بھی گیا۔۔ماریہ اور وہ آمنے سامنے تھے۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔۔؟" اس نے دانت سختی سے پیسے تھے۔سیلینہ نے اسے اسی سکون سے دیکھا۔۔پھر چہرہ دروازے کی جانب پھیرا۔۔وہاں وہ کھڑا تھا۔۔بے یقین سُرمئی آنکھوں سے اسے دیکھتا۔وہ ماریہ کی جانب گھومی۔۔

"لیٹ می ٹیچ یو آ فکنگ لیسن۔۔!"اس نے کسی کا جُملہ دہرایا تھا۔اور پھر۔۔اس نے ایک زناٹے دار چانٹا ماریہ حسن کے رخسار پر عین اسی جانب لگایا۔۔جہاں کل وہ اسے چانٹا مار کر گئی تھی۔۔ آواز کانفرنس روم میں کہیں دور تک گونجی تھی۔۔

"نہیں۔۔سیلینہ نہیں۔۔"یاسر نے بے یقینی سے نفی میں سر ہلا کر بنا آواز کے کہا تھا۔وہ کل کا واقعہ جانتا تھا۔لیکن شاید ابھی وہ سیلینہ کو نہیں جانتا تھا۔۔وہ فاصلہ عبور کر کے اسکے نزدیک آئی تھی۔۔پھر اسکی جانب جھکی۔۔پتھر ہوئی ماریہ کے وجود میں کسی جنبش کی گنجائش باقی نہیں تھی۔۔

"مجھے بھول گئی تھی کہ میں ایک ایکٹریس ہوں۔۔ تھینکس ٹو یو۔۔ مجھے اب یاد آگیا ہے کہ میں کون ہوں۔۔"وہ سرد سی سرگوشی کر کے پیچھے ہوئی تھی۔۔پھر اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نام یاد رکھنا۔۔سیلینہ کہتے ہیں مجھے۔۔دی بچ سیلینہ۔۔"اور اسی کے ساتھ وہ پلٹ گئی تھی۔ماریہ اتنی بے یقین تھی کہ کسی بھی ردعمل کو دینا اسے یاد ہی نہیں رہا۔۔وہ بس بے یقینی سے اپنا رخسار پکڑے کھڑی تھی۔

سیلینہ نے ٹھہر کر ایک نظر سُرمئی آنکھوں والے کو دیکھا تھا پھر وہ اسکے ساتھ سے نکل گئی تھی۔

اب وہ گارڈز کی ہمراہی میں، سب کی توجہ کا مرکز بنی، متوازن چال چلتی باہر کی جانب بڑھ رہی تھی۔دن کی روشنیوں میں اسکی دودھیا رنگت جگمگا رہی تھی۔سب کی نگاہیں ستائش لیے اسے تک

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رہی تھیں۔ہیلز کی ٹک ٹک اب تک جاری تھی۔۔وہ اب کہیں دور تک سنائی دے رہی تھی۔۔وہ پتہ دے رہی تھیں کہ سیلینہ کون تھی۔۔وہ کیا تھی۔۔!

"اور جو آپکو آتا ہے۔۔وہ آپکی جان ہمیشہ بچاتا رہے گا۔۔"

(حالم از نمرہ احمد)

فضا میں ہر جانب سنّاٹا محسوس ہورہا تھا۔کسی ذی روح کی آواز نہیں آتی تھی۔پھر کچھ شیشے کا زمین پر زور سے آلگنے کی آواز اُبھری۔کچھ ٹوٹ کر چِکنے فرش پر دُور تک بِکھر گیا تھا۔

"وہ لڑکی میرے آفس کے اندر تک کیسے گُھس کر آئی تھی۔۔؟ کیا تم سب مر گئے تھے۔۔!"وہ چِلا رہی تھی۔اسکی آواز میں طیش سے اُبھرتی کپکپاہٹ اور وجود میں سُلگتی آگ اب ہر طرف تباہی بکھیرنے لگی تھی۔آڈیٹوریم نما کانفرنس رُوم کہیں پیچھے رہ گیا تھا۔اب وہ اپنے آفس میں کھڑی، گارڈز کی فوج پر چیخ رہی تھی۔اسکی نامور انویسٹرز کے سامنے جتنی بے عزتی ہوچکی تھی، اُسکا ازالہ ناممکن تھا۔اسے اپنے اوپر پوری دُنیا ہنستی ہوئی محسوس ہورہی تھی۔پہلے ازدواجی زندگی۔۔ پھر کاروباری زندگی۔۔سیلینہ مظہر اسکے اعصاب پر بُری طرح سوار ہوگئی تھی۔۔

"اس نے مجھے سب کے سامنے تھپڑ مارا۔۔اسکی اتنی جرأت! اسکی اتنی ہمت۔۔میں اسے زندہ نہیں چھوڑونگی۔۔"وہ چیخ رہی تھی۔گارڈز خاموشی سے کھڑے رہے۔ان میں سے کسی کے پاس بھی جواب دینے کا کوئی جواز موجود نہیں تھا۔وہ اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑتی صوفے پر بیٹھ گئی

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھی۔اسے اپنے رُخسار پر اب تک سیلینہ کے ہاتھ کا نشان محسوس ہورہا تھا۔اسے جیسے اپنے ساتھ ہوئے واقعے پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔

"میم۔۔شعیب صاحب آپکو اپنے ہیڈ آفس بُلارہے ہیں۔"اسکے مینیجر نے اطلاع دی تو وہ اگلے ہی پل بھک سے اڑی۔سرخ چہرہ اٹھا کر حیرت سے سامنے کھڑے مینیجر کو دیکھا۔۔

"انہیں کس نے بتایا۔۔؟کیا تم نے رپورٹرز کو ہینڈل نہیں کیا تھا۔۔؟"

"ہم نے اپنی پوری کوشش کی تھی لیکن کسی نے ویڈیو لِیک کردی ہے۔اب وہ یوٹیوب پر ٹرینڈنگ پر چل رہی ہے۔۔"اسکے کہنے پر وہ ساکت ہوئی تھی۔پھر تیزی سے اٹھ کر لِفٹ کی جانب بھاگی۔ اگلے ہی پل اب وہ شُعیب بسطامی کے سامنے تمتماتا چہرہ لیے ایستادہ تھی۔

"یہ سب کیا ہے، ماریہ۔۔؟کیا بکواس ہے یہ سب؟کاروباری زندگی میں ذاتی زندگی کی کیا مُداخلت ہے۔۔!ابھی کہ ابھی اس ویڈیو کو ہٹواؤ۔۔ان انویسٹرز کو بھی اب تمہاری ساکھ پر شک ہوگیا ہے۔۔وہ اس پراجیکٹ پر انویسٹ کرنے والے روپیے سے انکاری ہوجائیں تو حیران مت ہونا۔۔"

اسکا سنسناتا طنز جیسے اس پر کوڑے کی طرح آلگا تھا۔اسکے باپ نے اس سے کہا تھا کہ وہ اس پرجیکٹ کی کامیابی کے بعد، این جی اوز کی فرم کا اسے سی ای او مقرر کردے گا۔ لیکن اب سب کچھ تلپٹ ہوگیا تھا۔اسکی جذباتیت نے اسے ذلیل کردیا تھا۔

"میں کوشش کررہی ہوں کہ معاملات مزید گمبھیر نہ ہوں۔۔"اسکی کمزور سی آواز پر شعیب نے اسکی جانب تنفر سے دیکھا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کوشش۔۔۔!یہ لفظ اپنی لغت سے نکال باہر کرو۔تمہارے اس بُزدل اور لوزر شوہر کی وجہ سے تم آج ان کرائسس میں ہو۔۔جب تک اس معاملے کو سُلجھا نہ لو۔۔میرے سامنے مت آنا۔۔"وہ اٹھ کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔ماریہ حسن نے ایک غلط قدم اٹھایا تھا۔اور اس غلط قدم کا خمیازہ اب اسکے ساتھ تاعُمر رہنا تھا۔وہ سفید چہرہ لیے باہر چلی آئی۔اسکی مینیجنگ ٹیم بھی اسکی جانب بڑھ آئی تھی۔۔

"وہ ویڈیو جلد ہی حذف ہوجائے گی۔۔"اس نے آئی ٹی ایسکپرٹ کی بات پر ہاتھ اٹھا کر اسے تھمنے کا اشارہ کیا تھا۔پھر ٹھہر گئی۔۔وہ سب بھی اسکے ساتھ ہی ٹھہر گئے تھے۔۔

"ہم وہ ویڈیو حذف نہیں کریں گے۔بہت سے لوگ اس ویڈیو کو دیکھ چکے ہیں۔اب اسے ہٹانے سے ہمارا ہی نقصان سب سے زیادہ ہوگا۔۔"وہ اب سوچ سوچ کر کہہ رہی تھی۔مینیجر نے اسکی بات پر حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"پھر ہم کیا کریں گے۔۔؟"

"ہم اس مسئلے کو فیس کریں گے۔۔ہم اس ویڈیو کے متعلق بیان دیں گے۔۔"اسکا دماغ ٹھنڈا ہوچکا تھا اور اسے دُنیا واضح طور پر نظر آنے لگی تھی۔

"کیسا بیان۔۔؟"

"سیلینہ کی کردار کُشی کا بیان۔۔ایک گرل فرینڈ اپنے ایکس کی زندگی میں مُداخلت کررہی ہے۔وہ اپنے زمین بوس ہوئے مستقبل کو کسی بھی تاریکی سے بچانے کے لیے، امیر سیاست دان کی ازدواجی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زندگی کو تباہ کرنے سے بھی نہیں چُوک رہی۔۔پرفیکٹ۔۔!"اس نے کہہ کر ان سب کی جانب دیکھا تھا۔وہ سب پہلے ہی اسکی ذہانت کے متعارف تھے۔اسکے لیے لمحوں میں تالیاں بجا ڈالیں۔۔ اس نے سنجیدگی سے ہاتھ جُھلا کر انہیں خاموش ہونے کا کہا۔۔

"وسیم۔۔میرے ساتھ آؤ۔۔میٹنگ کا لائحہ عمل دوبارہ طے کرو۔۔ہمیں اس مسئلے کو حل کرنا ہے۔"وہ اب ہیلز سے چلتی وسیم کو اگلا لائحہ عمل سمجھا رہی تھی۔۔

"یہ وہی لڑکی ہے ناں۔۔سیلینہ۔۔؟" حسن مصطفیٰ نے عینک ناک پر قدرے جُھکا کر واجد کی جانب دیکھا تھا۔وہ اس سمے ان کے آفس میں براجمان تھا۔اپنی سیاسی کیمپیئن کے حوالے سے ان کے ساتھ گفتو شنید کرنے حاضر ہوا تھا۔لیکن سیلینہ اور ماریہ کی ویڈیو جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئ تھی۔

وہ آنکھوں میں ڈھیروں افسوس لیے ان دو ویڈیوز کو دیکھ رہا تھا۔پہلے ماریہ نے سیلینہ کو استحصال کا نشانہ بنایا تھا اور اب سیلینہ نے ماریہ کو جواباً اپنی حیثیت کا احساس دلایا تھا۔ اسے اپنے سر میں صبح ہی صبح درد سا محسوس ہونے لگا تھا۔

"جی۔۔یہ وہی ہے۔۔"

"یہ اب تمہاری زندگی میں واپس آنے کے لیے اوچھے ہتھکنڈے آزما رہی ہے۔۔"ان کی ٹھنڈی سی ٹون پر اس نے چُبھتی آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ڈیڈ۔۔ہم اس بارے میں بات ختم کرچکے تھے۔آپ سیلینہ کے بارے میں کوئی غلط بات نہیں کریں گے۔"اسکا جذباتی سا انداز تھا یا کیا۔۔لمحے بھر کو مصطفیٰ چونکا تھا۔۔ بالکل ہلکا سا۔۔پھر آنکھوں سے عینک اُتار کر سامنے رکھی۔۔پُرسکون انداز لیے سامنے بیٹھے واجد کو دیکھا۔۔

"کیا۔۔؟ تم اب تک اسکے معاملے میں جذباتی ہو۔۔!مردوں کو اتنی طویل محبت نہیں بھاتی۔تم بھی اپنے اس بچکانہ رویے سے باہر نکل آؤ۔۔"

اسے اپنے سر میں ٹیس سی اُٹھتی محسوس ہورہی تھی۔انہی باتوں کے باعث وہ پہلے ہی سیلینہ کو کھو چکا تھا۔

"محبت بچکانہ نہیں ہوتی، ڈیڈ۔۔!"

"طویل محبت بچکانہ ہی ہوتی ہے۔ایک فیز سمجھ کر اسے گزار لینا اور اسکے اثر سے آزاد ہونا ہی تمہیں اصل مرد بناتا ہے۔۔نہیں تو ساری زندگی بُزدل ہی رہو گے۔"وہ اب پھر سے عینک ناک پر جما رہا تھا۔پھر سامنے رکھا اخبار اٹھا کر نگاہوں کے سامنے کیا۔۔

"بُزدل ہی تو ہوں میں۔۔بزدل ہی تھا جبھی اسے کھودیا۔۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔اسے اب مصطفیٰ سے کوئی بات نہیں کرنی تھی۔

"ویسے اچھا ہی ہے تمہاری سیاسی مقبولیت کے لیے۔دو عورتیں تمہارے سر پر لڑ رہی ہیں۔تم نوجوانوں میں مزید شہرت حاصل کرسکتے ہو اس واقعے کی بنیاد پر۔۔بس اسے اچھی میڈیا کوریج دو

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور بیانات کا سلسلہ جاری رکھو۔۔"واجد نے اسکی جانب گہرے افسوس سے دیکھا تھا۔وہ بلاشبہ اک سیاست دان تھا۔اسے ہر زحمت کو اپنے لیے رحمت بنانا آتا تھا۔

اگلے ہی پل وہ اسکے آفس کا دروازہ دھکیلتا باہر نکلا تو پیچھے سے وہ اسکی بیوقوفی پر گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔پھر اخبار نگاہوں کے سامنے کرلیا۔۔یہ معاملہ اس سے زیادہ اسکی توجہ کا حامل نہیں تھا۔

سیلینہ گارڈز کو لیے واپس ایجنسی چلی آئی تھی۔پارکنگ ایریا میں تمام گارڈز کی سیاہ گاڑیاں آ رُکی تھیں۔اگلے ہی پل اب تمام گارڈز اسکے سامنے کھڑے تھے۔وہ بھی اپنی کار کا پچھلا دروازہ کھولتی باہر آ نکلی تھی۔یاسر نے اپنی کار ایک جانب پارک کی اور پھر خاموشی سے ٹھہر کر اسے دیکھنے لگا۔۔وہ اب اپنی کار سے پُشت ٹکائے، سامنے موجود گارڈز کی نفری سے مخاطب تھی۔۔

"آپ سب کی رضاکارانہ خدمت کا بے حد شُکریہ۔۔آپ سب کا کھانا آج میری طرف سے ہو گا۔۔"اسکے مسکرا کر کہنے پر گارڈز نے تالیاں بجائی تھیں۔پھر وہ سب اس سے اجازت لیتے چھٹ گئے۔وہ کار کی پُشت سے ٹکی، ان سب کی جانب مسکرا کر ہاتھ ہلا رہی تھی۔ یاسر اب بھی اک فاصلے سے اسے دیکھ رہا تھا۔تمام گارڈز ایجنسی کے اندرونی حصے کی جانب بڑھے تو اسکی مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔اس نے گہرے گہرے سانس لیے تھے۔۔یوں جیسے وہ اپنا سانس کئی لمحات سے روکے رکھے ہوئے ہو۔۔

اس نے اپنے ہاتھوں کو نگاہوں کے سامنے کیا۔۔وہ کپکپا رہے تھے۔۔ماریہ حسن جیسی بارسوخ شخصیت کو تھپڑ دے مارنا آسان نہیں تھا۔اس نے اپنی حیات کی تمام تر ہمت مجتمع کر کے ایسا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

فیصلہ لیا تھا۔۔لیکن اب وہ اپنے ہی فیصلے کے نتائج تلے لرز رہی تھی۔سانس بحال کر کے اس نے اپنی کار کی جانب بڑھنا چاہا تو لمحے بھر کو قدم کپکپاہٹ کا شکار محسوس ہوئے۔ وہ اُلجھ کر گرنے ہی لگی تھی کہ کسی نے اسے کہنی سے تھام کر باآسانی سیدھا کھڑا کیا۔۔

وہ چونک کر مُڑی۔۔سُرمئی آنکھوں والا گارڈ اسکے قریب کھڑا تھا۔اس نے سُکون کا سانس لیا تھا۔

"کچھ کہوگے نہیں۔۔؟"

وہ اسے دیکھتا رہا تو اس نے پوچھ ہی لیا۔۔

"بیوقوف۔۔!"زیرِ لب آہستگی سے بس یہی کہا تھا اس نے۔

"بیوقوف تو ہوں۔۔اگر نہیں ہوتی تو کیا واجد حسن سے محبت کرتی۔۔؟" وہ خود پر ہنسی تھی۔اسکی ہنسی میں موجود زخم یاسر کو بخوبی محسوس ہوا تھا۔۔

"پوائنٹ تو ہے۔۔"وہ اسکی کہنی چھوڑ چکا تھا۔سیلینہ نے خفگی سے دیکھا تھا اسے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کبھی محبت کروگے نا۔۔پھر پوچھوں گی۔۔"

"محبت کرنے کے لیے بیوقوف ہونا پڑتا ہے۔میں ایسی کسی بھی خوبی سے فی الحال کوسوں دور ہوں۔۔"وہ اسکے جواب پر محظوظ ہوئی تھی۔پھر اسکی جانب دیکھا۔۔شہد رنگ آنکھوں میں چمک لیے۔۔

"آپ محبت اسی لیے نہیں کرتے کیونکہ آپ بیوقوف ہوتے ہو۔آپ محبت کر کے بیوقوف ہوجاتے ہو۔آپکی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔واضح سُرخ نشان تک آپکو خطرے کی نشاندہی کرتا ہوا محسوس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں ہوتا۔بلکہ آپ اس ریڈ فلیگ کو بھی اپنی محبت کا ضامن سمجھنے لگتے ہو۔۔آپکو اندازہ نہیں ہوتا لیکن آپ کسی کی آنکھوں کے اسیر ہوجاتے ہو۔۔بالکل خاموشی سے۔۔پھر کسی کمزور لمحے میں جا کر آپکو احساس ہوتا ہے کہ آپ تو قید ہوچکے ہو۔۔آپکو اپنے ہاتھوں میں بیڑیاں محسوس ہونے لگتی ہیں۔۔پھر آپ سوچتے ہو کہ میں تو انتہائی عقل مند انسان تھا۔میں اس سب میں کیسے پھنس سکتا ہوں۔۔؟ لیکن تب تک بہت دیر ہوجاتی ہے، یاسر عالم۔۔کیا تم جانتے ہو کہ کسی کی آنکھوں کا پسند آجانا کس قدر خطرناک بات ہے۔۔؟"

اسکی جانب سے محبت پر کیے گئے طویل تبصرے پر بھی یاسر نے کوئی جواب نہیں دیا۔سیلینہ نے نوٹ کیا تھا کہ وہ بغیر ضرورت کے جواب نہیں دیا کرتا تھا۔

"کہاں جارہی ہو۔۔؟ میں چھوڑ دیتا ہوں تمہیں۔۔"اسکے کہنے پر وہ اب کہ واقعتاً متعجب ہوئی تھی۔۔

"محبت پر کیے گئے طویل تبصرے کے جواب میں تم یہ کہہ رہے ہو!کچھ شک نہیں کہ اب تک سنگل ہو تم۔۔مجھے تو بیچاری جُولیا پر ترس آرہا ہے۔تمہارے خُشک انداز کو جانے کیسے برداشت کیا ہوگا اس نے۔۔"وہ اسے چھیڑ رہی تھی۔اس نے گہرا سانس لیا تھا۔

"اکیلی جارہی ہو سیٹ پر۔۔؟" وہ پھر سے استفسار کررہا تھا۔اسی سنجیدگی سے۔۔لیکن سیلینہ مجال ہے جو سنجیدہ ہوجاتی۔۔

"کیوں۔۔کیا تم میرے لیے پریشان ہورہے ہو۔۔؟" آنکھوں میں ڈھیروں شرارت لیے کہا تو اس نے ماتھے پر کئی لکیریں لیے اسے دیکھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں بلاوجہ پریشان نہیں ہوتا۔۔"

"تم ایک لمحے کے لیے پریشان ہوئے تھے۔۔تم مجھے اکیلے بھیجنے کا رِسک نہیں لیتے ہو۔تمہیں یقین ہے کہ تم مجھے پسند نہیں کرنے لگے ہو۔۔؟" تجسس سے بھرپور استفسار پر اس نے دوسری جانب دیکھا تھا۔یہ لڑکی کبھی

سُدھرنے والی نہیں تھی۔

"کچھ مسائل کی وجہ سے تم پر چیک رکھنا میری ذمہ داری ہے۔نہیں تو پوری ایجنسی کو معلوم ہے کہ میں تمہیں کتنا ناپسند کرتا ہوں۔۔"وہ اب اپنی کار کی جانب بڑھ رہا تھا۔سیلینہ اسکے پیچھے آرہی تھی۔

"حالانکہ مجھے ناپسند کرنا ایک انتہائی ناممکن سی بات ہے۔۔"

"اتنی بھی کوئی ناممکن بات نہیں ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے یقین ہے کہ تم مزید دو تین دن اگر میرے آس اس رہے تو مجھ سے محبت کر بیٹھو گے۔۔"

"میں وہ دن آنے سے قبل ہی اس جاب سے مستعفی ہوجاؤنگا۔۔"وہ اب پچھلی نشست کا دروازہ اسکے لیے کھول رہا تھا۔ساتھ ساتھ اسے بغیر رُکے جواب بھی دے رہا تھا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تم ایسا ہی کروگے۔۔؟ اگر کچھ گڑبڑ ہوجائے تو مجھ سے مت کہنا۔۔مجھے تو فین بوائز کی جانب سے نچھاور کی گئ محبت کی عادت ہوچکی ہے۔لیکن تمہارا کیا ہوگا بھلا۔۔؟" وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب اندر بیٹھتی بولتی جارہی تھی۔ایسے جیسے وہ اس سے ہر روز محبت کے موضوع پر ایسے ہی گفتگو کرتی ہو۔۔یاسر کار کا اگلا دروازہ کھولے اندر بیٹھ رہا تھا۔

"کس نے کہا کہ میں فین بوائز والی محبت کرونگا۔۔؟" اور یہاں وہ بری طرح چونکی تھی۔۔اپنے سوال پر اندر کہیں وہ خود بھی ٹھٹک سا گیا تھا۔سیلینہ دلچسپی سے آگے ہوئی۔اپنی پیاری سی آنکھیں پھیلا کر اسکے چہرے کو دیکھا۔۔

"پھر۔۔کونسی محبت کروگے۔۔؟" وہ جاننا چاہتی تھی۔۔یاسر نے ذرا آگے نکلے اس کے چہرے کو دیکھنے سے اجتناب برتا تھا۔اسکے استفسار پر وہ خاموش ہی رہا۔۔وہ اب چہرہ ایک ہاتھ پر گرائے اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کیا تمہیں پتہ ہے کہ تم دائیں جانب سے کتنے ہینڈسم لگتے ہو۔۔؟ تمہاری رائٹ پروفائل بہت اچھی ہے۔۔"وہ اب بھی کچھ نہیں بولا تھا۔سیلینہ نے اسکی خاموشی پر گہرا سانس بھرا۔۔اسے جیسے اپنے سوالوں کے جواب میں اسکی پُرسکون خاموشی کی عادت ہوتی جارہی تھی۔اسے بولنے کی عادت تھی اور یاسر کو سننے کی۔وہ بولتی رہتی اور وہ سنتا رہتا۔۔بغیر اسے ٹوکے۔۔کتنا اچھا تھا وہ۔۔

"تمہیں مجھ سے کوفت نہیں ہوتی۔۔؟" کچھ پل بعد اس نے آہستہ سے پوچھا تھا۔

"ہوتی ہے۔۔ابھی بھی ہورہی ہے۔۔"اور بیڑہ غرق ہو اسکے اچھے ہونے کا۔اپنے دل میں اسے "اچھا" کہنے پر سیلینہ کا دل کیا خود پر لعنت بھیج دے۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں تو اُتار دو پچھلی دفعہ کی طرح سڑک پر۔۔کس نے کہا ہے خود پر جبر کرنے کے لیے۔۔"وہ تیزی سے پیچھے ہو بیٹھی تھی۔ساتھ ہی تڑخ کر بولی۔۔

"کاش میں ایسا کرسکتا۔۔"کیا خوب گہرے افسوس کے ساتھ کہا گیا تھا۔۔ٹھنڈی آہ بھر کر۔۔جیسے اگر وہ ایسا کرسکتا تو کر گزرتا۔۔

"تم ایسا کرسکتے ہو۔۔"وہ اسی لٹھ مار انداز میں بولی تھی۔

"ہاں لیکن میں ایسا نہیں کرونگا۔۔"

"اور کیوں نہیں کروگے۔۔؟"

"کیونکہ ہم ٹریفک کے عین درمیان میں ہیں۔تمہیں یہاں پر اتارا بھی تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔گاڑیوں کی طویل اور تنگ قطاروں کے درمیان تم کار کا دروازہ بھی کھول کر باہر نہیں نکل سکتیں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور اگر سیلینہ کے ساتھ پرس پڑا ہوتا تو وہ اسے یاسر عالم کے سر پر دے مارتی۔اس انسان کو ہر طرح سے اسکا موڈ غارت کرنا آتا تھا۔وہ ضبط سے گہرا سانس لے کر ایک بار پھر سے آگے جھکی تھی۔

"زہر لگ رہی ہے اب تمہاری رائٹ پروفائل۔۔!"اور اسکے کہنے پر ڈرائیو کرتے یاسر نے پُرسکون نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

"تھینک یو۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سیلینہ نے اسے "بھاڑ میں جاؤ" والی نظروں سے دیکھا اور خراب موڈ لیے پیچھے ہو بیٹھی۔اب وہ سکون سے خاموشی کے ساتھ ڈرائیو کررہا تھا اور وہ خالی خالی آنکھیں لیے سڑک پر پیچھے کی جانب دوڑتے درختوں کو تک رہی تھی۔اسکے چہرے پر پریشانی کے آثار تھے۔۔بے چینی کے آثار تھے۔۔کیا جو قدم اس نے اٹھایا تھا وہ درست تھا۔۔؟ کہیں اس سے کوئی بڑی کوتاہی تو سرزد نہیں ہوگئ تھی۔۔؟

یاسر نے بیک ویو مرر میں اس پر ایک بالکل خاموش نگاہ ڈالی تھی۔پھر آہستگی سے ہاتھ اٹھا کر شیشہ اوپر کردیا۔سیٹ پر پہنچ کر اس نے کار ایک جانب لگائی تھی۔سیلینہ نے نظریں اٹھا کر اسکے سر کو دیکھا۔اسکی گُدی کے بالوں پر اُسترا پھیرا گیا تھا۔کان میں ایک عدد بلیو ٹوتھ لگائے، وہ سیدھ میں دیکھتا، اسٹیرنگ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔دائیں جانب سے کیا۔۔وہ تو پیچھے سے بھی وجیہہ لگتا تھا۔اس نے گہرا سانس لیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا میں نے ٹھیک فیصلہ لیا ہے۔۔؟"

"تم نے ایک مشکل فیصلہ لیا ہے۔"اس نے کہا تو سیلینہ کو اپنے کندھوں پر بہت سا بوجھ محسوس ہونے لگا۔وہ یونہی چہرہ پھیرے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی۔یاسر ٹھیک کہہ رہا تھا۔

"کیا چیز ایک فیصلے کو مشکل بناتی ہے، یاسر۔۔؟"

"اسکے نتائج۔۔"اسکے جواب پر وہ تھکن سے اپنا سر نشست کی پُشت سے ٹکا گئ تھی۔۔پھر آنکھیں مُوند لیں۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ بہت بارسوخ ہے۔۔اس نے کہا تھا وہ مجھے تباہ کردے گی۔مجھے تباہ ہوجانے سے ڈر لگتا ہے۔ مجھے غُربت اور بھوک سے خوف آتا ہے۔میں نے اسے تھپڑ دے مارا ہے لیکن اب مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ رپورٹرز کے برہنہ سوالات کے جواب دے سکوں۔میں واقعی ایک بچ کیوں نہیں ہوں؟" اس نے آنکھیں کھول دی تھیں۔دل بھاری تھا۔۔سانسوں میں خوف کے آثار تھے۔۔ آگے بیٹھا یاسر بے تاثر ہی رہا۔

"جو ہوچکا ہے اس پر کفِ افسوس ملنے سے کیا فائدہ۔۔؟ بہتر یہی ہے کہ اب اس فیصلے کے نتائج کا سامنہ کیا جائے۔۔"

"مجھے نتائج کا سامنہ نہیں کرنا آتا۔۔"

"تو سیکھو۔۔نتائج کا سامنہ کرنا سیکھنے سے آتا ہے۔۔"

"کیا تم مجھے تسلی کے دو بول نہیں بول سکتے۔۔؟ کیا ضروری ہے تمہارا اتنا حقیقت پسند ہونا۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اسکے اداسی سے کہنے پر لمحے بھر کو چُپ سا ہوگیا تھا۔پھر آہستگی سے بولا۔۔

"ہماری جاب میں کہیں بھی کسی جھول کی گنجائش نہیں ہوتی۔اگر ہم لمحے بھر کے لیے بھی حقیقت سے غافل ہوئے تو حفاظت نہیں کرپائیں گے۔۔شاید میری جاب نے مجھے تلخ بنادیا ہے۔۔"اس کے لہجے میں اب کہ معذرت سی تھی۔سیلینہ نے اسکی جانب دیکھا۔پھر ہلکا سا مسکرائی۔۔

"اتنے پیارے ہوکر تلخی کی حد تک حقیقت پسند کیسے ہوسکتے ہو تم۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

"کیا حقیقت پسند ہونے کے لیے بدصورت ہونا پڑتا ہے۔۔؟ ایسی کنڈیشن پہلی دفعہ سنی ہے میں نے۔"اور اسکے سیدھے انداز پر وہ بے بسی سے ہنس پڑی تھی۔پھر کار سے باہر نکل آئی۔وہ اسے خاموشی سے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔اسے سیٹ پر چھوڑ کر وہ ایجنسی چلا آیا تھا۔نچلے فلور پر سامنے ہی اسے حنیفہ مل گ ئے تھے۔وہ ان کی فکر مند آنکھیں دیکھ کر لمحے بھر کو ٹھہرا تھا۔۔پھر گہرا سانس لیا۔۔اگلے لمحات میں وہ دونوں بُلند عمارت کی چھت پر موجود تھے۔۔نومبر کی سرد ہواؤں سے ان دونوں کے بال اُڑ رہے تھے اور وہ دونوں خاموشی سے سامنے نظر آتے مصروف شہر کو تک رہے تھے۔۔

"کب سے جانتے ہو تم۔۔؟"

حنیفہ کا خاموش سا استفسار ابھرا تھا۔یاسر نے لمحے بھر کو چہرہ جھکا کر اپنے قدموں کو دیکھا۔۔پھر چہرہ اٹھایا۔۔

"کچھ عرصے سے۔۔"

"کتنے عرصے سے۔۔؟"

"ایک سال تین مہینے اور دس دن سے۔۔"اس نے آرام سے کہا تو وہ حیران ہوئے۔گردن اسکی جانب پھیری۔۔

"ایک سال۔۔ایک سال سے۔۔!"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے محض سر اثبات میں ہلایا تھا۔حنیفہ نے بمشکل گہرا سانس لیا۔۔

"کتنی غلط بات ہے۔۔"وہ افسوس سے کہہ رہے تھے۔

"جاننا غلط بات ہے یا ایک سال سے جاننا غلط بات ہے۔۔؟" اسکے سوال پر وہ چہرہ پھیرے اسکی جانب دیکھنے لگے تھے۔۔

"دونوں۔۔"

"کیوں۔۔؟ جاننا کیوں غلط ہے۔۔؟" اسکے پوچھنے پر وہ حیران ہوئے۔

"یہ میرا راز ہے، عالم۔اسکا لوگوں کو پتہ چلنا کوئی خوش آئند بات نہیں ہے۔"

"یہی پوچھ رہا ہوں، چیف۔یہ راز کیوں ہے۔۔؟ اس راز کا لوگوں کے لیے جاننا خوش آئند کیوں نہیں ہے۔۔؟ اسے راز رکھنا کیوں ضروری ہے۔۔؟ کیا آپ اپنی بیٹی پر پشیمان ہیں۔۔؟" اسکا انداز بہت خشک تھا۔۔حنیفہ کو کچھ چبھ سا گیا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یاسر۔۔!"انہوں نے اسے تنبیہہ کی تھی۔وہ اثر لیے بغیر، جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا رہا۔

"کیا آپ اسکے اپنی اولاد ہونے پر شرمندہ ہیں۔۔؟"

"کیا تمہیں اپنے بے ادب انداز کا ادراک ہے۔۔؟" وہ ناگواری سے ٹوکے بغیر نہیں رہ سکے تھے۔ یاسر نے انہی سپاٹ آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"جو سوال آپکو چبھنے لگیں، ان سوالوں کے جواب اکثر بہت کڑوی حقیقت لیے ہوئے ہوتے ہیں، چیف۔اگر آپ اس حقیقت پر شرمندہ نہیں ہیں تو کیوں آگے بڑھ کر اپنے تعلق کو وضع نہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کرلیتے۔۔؟ آپ اسکے ساتھ سے شرمندہ ہیں۔۔یا۔۔نہیں۔۔؟" اس نے اپنا سوال اسی سنجیدگی سے دُہرایا تھا۔حنیفہ کو لمحے بھر کے لیے سانس لینے میں دُشواری سی ہوئی تھی۔۔

"نہیں۔۔وہ۔۔وہ میری بیٹی ہے۔۔میرا حصہ ہے وہ۔۔میں کیسے شرمندہ ہوسکتا ہوں اسکے اپنی اولاد ہونے پر۔۔؟" ان کی آنکھوں میں زخم سا اُبھرا تھا۔یاسر نے کندھے اچکائے۔۔

"میرا اس حقیقت کو جاننا اتنا اہم نہیں ہے۔جتنا آپ کے لیے اس حقیقت کو قبول کرنا اہم ہے۔ جن رشتوں کو سرِ عام قبول نہیں کیا جائے، وہ سب سے بڑا سوالیہ نشان ثابت ہوتے ہیں۔رشتے قبول کرنے کی جرآت نہ رکھتے ہوں تو انہیں پہلی ہی دفعہ استوار کرنے کی جسارت بھی نہیں کرنی چاہیے۔اگر ایسی جسارت کر بیٹھیں ہیں تو پھر آگے بڑھ کر ان رشتوں کو اون بھی کرنا چاہیے۔۔ چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہوجائے۔"حنیفہ کو آج اندازہ ہوا تھا کہ وہ کتنا خُشک تھا۔اسکا انداز کتنا سرد اور بے لچک تھا۔

"میں اسکے بھلے کے لیے ہی اتنے سال تک خاموش رہا ہوں۔۔"ان کی کمزور سی دلیل پر وہ لمحے بھر کو تلخی سے مسکرایا تھا۔اسے کچھ یاد آگیا تھا۔۔کچھ بہت سرد سا۔۔اسکے قدموں میں پھر سے وہی ٹھنڈک اترنے لگی تھی۔۔

"جان لیں چِیف۔۔اتنے سال خاموش رہ کر آپ نے اسکے لیے کسی بھلے کو دعوت نہیں دی ہے۔ آپکی خاموشی نے محض تکلیف دی ہے۔۔اسے بھی اور آپکو بھی۔۔"وہ اتنا سچ کیوں بولتا تھا۔۔؟ کوئی اس لڑکے کو بتائے کہ اتنی کڑوی سچائی کو سرِ عام بولنے سے پرہیز کیا کرے۔۔لیکن وہ کسی کی سنتا ہی کہاں تھا۔۔؟ حنیفہ کو اپنے سامنے نظر آتی دنیا لمحے بھر کو دُھندلی محسوس ہوئی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں بے بس تھا۔۔"

"انسان کبھی بے بس نہیں ہوا کرتے۔۔"اس نے ان کی تاؤیل پھر سے رد کردی تھی۔

"میں اس سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔ہمیشہ سے کرتا تھا۔بس کبھی اسے سرِ عام اپنی بیٹی کہنے کی جرأت نہیں کرپایا۔وہ مجھے میری ایسی سنگدلی پر کبھی معاف نہیں کرے گی۔میں کبھی اسے اپنی بیٹی بننے پر راضی نہیں کرسکتا، یاسر۔۔میں کیا کروں۔۔؟" ان کا سینہ تکلیف سے تنگ ہونے لگا تھا۔وہ ہر رات سیلینہ کے ساتھ کے لیے تڑپ کر سوئے تھے۔وہ اندر سے کہیں بہت زخمی تھے۔ اس نے ان کی جانب دیکھا تک نہیں۔۔ایک لمحے کے لیے بھی نہیں۔۔جانے کیوں۔۔رشتوں سے پیچھے ہٹنے والوں پر اسے کبھی رحم نہیں آتا تھا۔۔کبھی بھی نہیں۔۔

"آپ اس رشتے کو نام دینے کے علاوہ کچھ نہیں کرسکتے۔۔اور اگر۔۔آپ اتنی جرأت نہیں رکھتے تو آئندہ مجھ سے اس موضوع پر بات مت کیجیے گا۔۔"اس نے حد واضح کردی تھی۔حنیفہ نے ہتھیلی سے آنکھیں رگڑی تھیں۔۔پھر اسکی جانب گُلابی ارتکاز سے دیکھا۔۔اسکے سیاہ بال ماتھے پر گر رہے تھے اور وہ انہیں پیچھے کرنے کے تکلف سے بے نیاز، جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔۔

"کیا وہ مجھے معاف کردے گی۔۔؟"

"اصولاً تو اسے آپکو کبھی معاف نہیں کرنا چاہیے۔۔"اس کے کہنے پر وہ گہرا سانس لے کر رہ گئے تھے۔یاسر کی کسی بات سے انہیں کوئی اختلاف نہیں تھا۔۔

"اگر وہ مجھے معاف نہیں کرے گی تو میں کہاں جاؤنگا، یاسر؟"

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ آپکو معاف کردے گی۔۔اسے رشتے توڑنے سے نفرت ہے۔۔اپنے اتنے زہریلے رشتے داروں کو ہی نہیں چھوڑ سکی ہے وہ تو اب تک۔۔شکر کریں میرے جیسا بیٹا نہیں ملا ہے آپکو۔۔شکل تک نہیں دیکھتا آپکی دوبارہ۔۔"اور یہاں وہ بے ساختہ ہی مسکرادیے تھے۔۔

"شکر تم میرے بیٹے نہیں ہو۔۔"

"مجھے صرف سردار عالم برداشت کرسکتے ہیں۔آپ تو پہلے ہی مناظرے میں ڈھے جائیں گے۔۔"

اس نے پہلی دفعہ ہلکا سا مسکرا کر کہا تھا۔چیف ہنس دیے تھے۔۔ان کی ہنسی میں ہلکی سی نمی موجود تھی۔۔

"اتنا سچ کیوں بولتے ہو تم۔۔؟ ہر کوئی اتنا سچ نہیں سن سکتا۔۔"

"جانتا ہوں۔۔"اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔کچھ پل وہ دونوں سامنے موجود شہر کو تکتے رہے۔

ان دونوں کا تعلق بہت عجیب سا تھا۔۔بہت سرد اور نرم گرم سا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ بہت جذباتی ہے۔۔بیوقوف اور جلدی ردعمل دینے والوں میں سے ہے۔۔اس نے ماریہ کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔وہ پہلے ہی اسکی اسٹالکنگ کے لیے ایک ملٹنٹ ہائیر کرچکی ہے۔مجھے اب اسکی پہلے سے بھی زیادہ فکر ہورہی ہے۔۔"

وہ موسمِ سرما کی نرم دھوپ کے باعث آنکھیں چھوٹی کیے سامنے دیکھتا رہا۔۔دھوپ اب زردے کی مانند سفید

عمارتوں پر پگھل کر گر رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"ماریہ اب پتہ نہیں کیا کرے گی۔۔؟" وہ ان کی آواز میں ہلکورے لیتی فکر کو سمجھتا تھا۔۔

"وہ اب ایک انتہائی گھٹیا بیان دے گی۔۔وِچ ہنٹ۔۔وہ سیلینہ کی کردار کُشی کرنے کی کوشش کرے گی۔"اس کے کہنے پر حنیفہ کو کچھ اور بے چینی ہونے لگی تھی۔یاسر کے اندازے بمشکل ہی غلط ہوا کرتے تھے۔۔

"اب۔۔اب کیا کریں گے ہم۔۔؟"

"سب سے پہلے تو ساحر کو اسکا باڈی گارڈ مقرر کریں۔۔اسکے سیٹ پر وہ اسکے ساتھ ہمہ وقت ہونا چاہیے۔۔اور دوسری بات۔۔ سیلینہ کو منع کرنا ہو گا کہ وہ کوئی بھی جوابی رد عمل دینے سے پرہیز کرے۔۔فی الحال۔۔"

"اور اسے منع کون کرے گا۔۔؟ کیا وہ منع کرنے سے مان جائے گی۔۔؟"

"نہیں۔۔آسانی سے تو نہیں مانے گی۔۔لیکن ہو جائے گی راضی۔۔میں نظر سے بات کرتا ہوں۔"وہ پلٹنے ہی لگا تھا کہ حنیفہ کی آواز پر ٹھہر سا گیا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"کیا اس نے ماریہ کے ساتھ اتنا بولڈ قدم اٹھا کر ٹھیک کیا ہے۔۔؟" وہ ان کے سوال پر ٹھہر گیا تھا۔

"اس نے وہی کیا ہے جو سیلینہ کو کرنا چاہیے تھا۔مجھے لگتا ہے کہ ایک اسی طرز کا چانٹا واجد کو بھی پڑنا چاہیے۔۔"حنیفہ نے اسکی جانب حیرت سے دیکھا تھا۔۔

"واجد۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہے ایک مصیبت۔۔اور مجھے لگتا ہے کہ یہ مصیبت کسی دن مجھ سے بہت بُرا پڑے گی۔۔"

"کیا واجد دوبارہ سیلینہ کو تنگ کررہا ہے۔۔؟"

"جی۔۔اسکا کچھ بندوبست کرنا ہوگا۔۔"

"کیا تم اسے سیدھا کرسکتے ہو۔۔؟"

"وقت آنے پر ضرور کرونگا۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔چلو میرے ساتھ۔۔ نظر اور ساحر دونوں سے بات کرتے ہیں۔سیلینہ کو اب واقعتاً ایک گارڈ کی سخت ضرورت ہے۔۔"اسی کے ساتھ وہ دونوں زینوں کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔

صبح ڈھلے خاصہ وقت گزر چکا تھا۔لکڑی کے فرش والے سفید محل پر کئی زرد لمحات پگھل کر بہتے چلے گئے تھے۔سورج ٹھنڈا محسوس ہورہا تھا۔گھاس کے اونچے نیچے قطعوں پر میثم پودوں کی تراش خراش میں مصروف تھا۔اس نے جنگلی گھاس اُکھاڑ کر سبزہ زار کی صفائی کردی تھی۔۔

گھر کے اندر کچن سے اٹھا پٹخ کی آوازیں آرہی تھیں۔ارمان آستینیں پیچھے کو چڑھائے، پاستا بنا رہا تھا۔گوشت اور بُھنے مصالحے کی اشتہا انگیز مہک نے سفید محل کو اپنے احاطے میں لے رکھا تھا۔میثم چونکہ سبزہ زار میں مصروف تھا تو اس نے کھانے کی ذمہ داری لے لی تھی۔ویسے بھی کیس کے بعد اسکا سردار کے پاس چند دن ٹھہرنے کا ارادہ تھا۔

اس نے ایک نظر پیچھے مُڑ کر دیکھا۔سردار لاؤنج میں براجمان ہاتھ میں کوئی کتاب لیے پڑھ رہے تھے۔کچن سے لاؤنج کا آدھا حصہ نظر آتا تھا۔اسی پہر باہر سے میثم بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا تھا۔ سردار نے کتاب نیچے کیے بغیر کہا۔۔

"کیوں بھاگ رہے ہو، میثم۔۔؟ کیا اولمپکس کی دوڑ میں حصہ لینے کا ارادہ ہے۔۔؟"

"صاحب جی۔۔وہ باہر ایک میم صاحب آئی ہیں۔۔"

اب کے سردار نے کتاب نیچے کی تھی۔وہ بھی آستینیں برابر کرتا کچن سے باہر نکل آیا تھا۔

"کونسی میم صاحب؟"

"کہتی ہیں ان کی گاڑی خراب ہوگئی ہے۔شہر جانے کا کوئی ذریعہ نہیں۔وہ باہر کھڑی ہیں۔۔کیا میں اُنہیں اندر لے آوٗں۔۔۔؟"

اگلے ہی لمحات میں سردار اور ارمان کے سامنے سیب جیسے گالوں والی لڑکی کھڑی تھی۔اسکے نقوش تیکھے اور بال سیاہ تھے۔کندھوں سے ذرا نیچے گِرتے، اسٹیپس میں کٹے بال۔۔لباس سے وہ کوئی فیشن آئی کون لگتی تھی۔اسکے رخسار، پٹھانوں کی مانند دُھوپ میں کھڑے رہنے کے باعث سرخ ہورہے تھے اور سبز آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔۔

"گاؤں کے راستے میں پریاں کب سے اترنے لگی ہیں، دادا۔۔اور وہ بھی دن کی چمچماتی روشنی میں۔۔؟" اس نے سردار کی جانب جُھک کر ہلکی سی سرگوشی کی تھی۔سردار نے اس پر اک نگاہ ڈالی اور پھر سامنے کھڑی لڑکی سے مخاطب ہوئے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپکا نام کیا ہے بیٹا۔۔؟ اور گاؤں کے سنسان راستوں پر اکیلی کیا کررہی ہو۔۔؟"

"میں شہر کے راستے ہی جانا چاہتی تھی لیکن کسی نے مجھے یہاں سے شارٹ کٹ بتایا تھا۔چونکہ مجھے جلدی پہنچنا تھا تو یہاں سے سفر کرنا بہتر لگا۔۔لیکن میری گاڑی راستے کے عین درمیان میں خراب ہوگئی۔نام سائرہ ہے

میرا۔۔سائرہ ارمغان۔۔"

"شارٹ کٹس خطرناک ثابت ہوسکتے ہیں۔"ارمان کی جاسوسی حِس پھڑکی تھی۔کیوں نہ پھڑکتی۔۔؟ آخر کو قابلِ ستائش ڈٹیکٹو جو تھا۔

"مجھے نہیں پتہ تھا۔۔کیا آپ کچھ دیر مجھے یہاں رہنے پر راضی ہوسکتے ہیں؟ تب تک میں شہر سے اپنی دوست کو کال کر کے بلا لونگی۔۔"اس نے کہا تو ان دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔ارمان کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔اسے تو پہلی نظر میں محبت ہونے کا خدشہ محسوس ہورہا تھا۔ سردار بھی اسے تنہا سڑک پر چھوڑنے کے حق میں نہیں تھے۔میثم البتہ تجسس سے بھرپور نگاہیں لیے اس خوبصورت میم صاحب کو دیکھ رہا تھا۔۔

"کھانا کھایا ہے آپ نے۔۔؟" سردار نے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"چلو کوئی بات نہیں۔ہمارے ساتھ کھا لینا۔۔جاؤ میثم کھانا لگاؤ۔۔"ارمان میثم کے پیچھے کچن کی جانب بڑھا تھا۔سردار اسے اپنے ساتھ لیے لاؤنج میں آ بیٹھے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سوری بیٹے۔۔لیکن اس گھر میں کوئی عورت نہیں جو آپکو کمپنی دے سکے۔۔آپکو مردوں کو ہی برداشت کرنا پڑے گا۔۔"اور سائرہ پہلی دفعہ ہنس پڑی تھی۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں، انکل۔۔آپ اتنے سوئیٹ لگ رہے ہیں۔۔"

سردار مسکرائے تھے۔کتنا شوق تھا انہیں کہ گھر میں بہو لے کر آئیں۔لیکن مجال ہے جو یاسر بدتمیز شادی کے لیے ہامی بھرتا ہو۔انہیں تو پوتا پوتی دیکھے بغیر ہی اس دنیا سے اپنا پتہ صاف ہوتا محسوس ہورہا تھا۔

"اے۔۔تم کیا گُھور رہے تھے میڈم کو۔۔؟ اب اگر ان کی جانب دیکھا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔"اس

نے میثم کے ساتھ کھانا لگاتے ہوئے اسے گھر کا تھا۔وہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگا۔۔

"آپ بھی تو گُھور رہے تھے۔۔"اس نے احتجاج کیا تھا۔ارمان نے اسے دیکھا۔یعنی واقعی دیکھا۔۔

www.urdunovelbank.com

"میں اسے دیکھ رہا تھا۔۔"

"اسے بھی گُھورنا کہا جاسکتا ہے۔۔"

"تمہاری زبان زیادہ ہی نہیں چل رہی ہے۔۔؟" اس نے ٹھہر کر اسے لتاڑا تھا۔میثم دبک سا گیا۔ کھانا لگا اور پھر سب گول میز کے گرد سِمٹ آئے۔سائرہ اور دادا تو یوں گفتگو کررہے تھے گویا ادب کی جماعت میں شانہ بشانہ پڑھتے رہے ہوں۔وہ اور میثم چُپ کر کے کھانا کھاتے رہے۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کھانا کھا کر سائرہ کی کار چیک کرلینا، ارمان۔شاید تم کچھ کر سکو۔۔"ان کے کہنے پر سائرہ نے اپنی سبز آنکھیں اسکی جانب پھیری تھیں۔وہ اسے دیکھ کر نرمی سے مسکرایا تو وہ بھی جواباً مسکرا دی۔۔ ارمان کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہورہا تھا۔۔وہ نروس نہیں ہوتا تھا۔۔لیکن وہ اس لڑکی کے سامنے نروس ہورہا تھا۔

"آپ گاؤں میں اکیلے رہتے ہیں۔۔؟"

"اکیلے کہاں۔۔میرے دو دو پوتے ہیں۔دونوں کی جابز شہر میں ہیں البتہ یہ مجھ سے ملنے ہر ہفتے آتے رہتے ہیں۔مجھے اکیلا پن محسوس نہیں ہوتا۔۔"

وہ ان کا جواب سن کر مسکرائی تھی۔پھر ارمان کی جانب دیکھا۔۔

"کیا یہ آپکے پوتے ہیں۔۔؟"

"ہاں۔۔یہ بھی میرا پوتا ہی ہے ایک طرح سے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایک طرح سے مطلب۔۔؟"

"یہ میرے پوتے کا دوست ہے۔لیکن عزیز مجھے بالکل اسکی طرح ہے۔۔"ارمان کو سردار پر بے ساختہ ہی پیار آیا تھا۔وہ اٹھ کر انہیں گلے لگا لیتا اگر جو سائرہ موجود نہیں ہوتی تو۔۔

"اور شہر والا پوتا۔۔کیا وہ بھی اتنے ہی سوئیٹ ہیں۔۔؟" اس نے پوچھا تو کچن میں لمحے بھر کو خاموشی چھا گئی۔شہر والا پوتا جتنا سوئیٹ تھا نا۔۔وہ اس بارے میں بات بھی نہیں کرنا چاہتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"ہاں۔۔وہ الگ طرح کا سوئیٹ ہے۔۔" دادا کے زبردستی مسکرا کر کہنے پر ارمان کو بے ساختہ ہنسی آئی تھی۔اس نے کھانس کر اپنی ہنسی روکی تھی۔میثم نے بھی مسکراہٹ دبانے کے لیے چہرہ جھکا لیا تھا۔۔

کھانا کھایا جاچکا تو وہ اسکے ساتھ باہر چلا آیا۔سردار اب آرام کی غرض سے لیٹنے جاچکے تھے۔اس نے کار کا بونٹ اٹھایا اور پھر اسے راڈ پر ٹکا کر جھکا۔۔سائرہ اسکے ساتھ آکھڑی ہوئی تھی۔گاؤں کی صاف سُتھری سی سڑک پر دوپہر پگھل رہی تھی۔۔

سڑک کے اطرافی حصوں میں دور دور تک سُورج مُکھی کے پھولوں کی طویل زمینیں موجود تھیں۔وہ اس خوبصورت منظر کو دیکھ دیکھ کر تھک نہیں رہی تھی۔ارمان اب آستینیں پیچھے چڑھائے ایک ٹیوب کو ہاتھ سے چُھو کر محسوس کررہا تھا۔

"آپکے ہاتھ۔۔" سائرہ نے بے ساختہ کہا تو اس نے چہرہ اسکی جانب پھیرا۔۔ان دونوں کی آنکھیں چار ہوئی تھیں۔سورج مُکھی کے پھولوں کی زردی ان دونوں میں گھلنے لگی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbanks.com

"کوئی بات نہیں۔۔آپکی کار ٹھیک ہے بس درمیانی ٹیوب میں تھوڑا کچرا آگیا ہے۔ابھی ٹھیک ہوجائے گی۔۔"

اسکے ہاتھوں پر کالک لگ گئی تھی۔لیکن وہ اثر لیے بغیر جُھک کر کام کرتا رہا۔ایک ہاتھ کار کے اگلے حصے پر رکھے وہ منہمک محسوس ہوتا تھا۔۔سائرہ کو اسکی سیاہ آنکھیں بہت اچھی لگی تھیں۔نرم۔۔مہربان سی آنکھیں۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"گاؤں کا یہ حصہ بالکل کسی کہانی کا حصہ لگ رہا ہے۔پُرسکون۔۔خوبصورت اور ٹھہرا ہوا۔۔"اسکے کہنے پر وہ مسکرایا تھا۔پھر سیدھا ہوا۔۔بونٹ راڈ سے ہٹا کر اگلے حصے پر برابر کرنے لگا۔

"چلیں۔۔آپکی کار ٹھیک ہوگئ۔۔"

"تھینک یو سو مچ۔۔"اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔سبز آنکھیں اسے بہت بھلی معلوم ہورہی تھیں۔

"اب آپ کار اسٹارٹ کر کے دیکھیں۔شروع میں مسئلہ ہو گا لیکن اب ٹیوب صاف ہوگئ ہے تو جلد ہی انجن اسٹارٹ ہوجائے گا۔۔"اس نے سر ہلایا اور پھر کار کا اگلا دروازہ کھول کر اندر آ بیٹھی۔۔چابی اگنیشین میں گُھمائی۔۔انجن نے حرارت پکڑنے میں کچھ وقت لیا لیکن اگلے ہی پل گاڑی اسٹارٹ ہوگئ تھی۔سائرہ نے اسکی جانب سراہتی ہوئی مسکراہٹ سے دیکھا۔۔وہ اسکی کھڑکی کے پاس چلا آیا۔۔

"آپ بہت اچھے لوگ ہیں۔۔بہت شکریہ میری مدد کرنے کے لیے۔۔اس فیور کے بدلے میں کیا چاہیں گے آپ۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ سوچنے لگا۔۔پھر اسے دیکھا۔۔

"ایک اور ملاقات۔۔؟" اور وہ ہنس دی تھی۔وہ خود بھی مسکرا رہا تھا۔۔

"اگر ہم یہاں بائے چانس ملے ہیں تو کہیں اور بھی بائے چانس مل سکتے ہیں۔۔"سائرہ نے آنکھوں میں سن گلاسس چڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔وہ ہنس دیا۔۔پھر سر ہلانے لگا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپکا سفر اچھا گزرے۔۔"وہ دو قدم پیچھے ہوا تھا۔ساتھ ہی ہاتھ بھی ہلایا۔سائرہ نے بھی جواباً سر کے خم سے شکریہ ادا کیا تھا پھر گاڑی آگے بڑھا لے گئ۔وہ دیر تک اسکی کار کو دور جاتے دیکھتا رہا۔اسے اندازہ نہیں ہوسکا کہ وہ کتنی دیر تک کھڑا رہا ہے۔۔سردار کے آواز دینے پر وہ چونک کر سیدھا ہوا تھا۔۔

"اتنے ہی اسیر تھے تو رات کے کھانے تک روک کیوں نہیں لیا اسے۔۔؟"

اسکے رخسار گلابی ہوئے تھے۔۔گردن کے پیچھے ہاتھ پھیرتا وہ بے بسی سے ہنس دیا تھا۔

"اس نے کہا تھا کہ اسے شہر جلدی پہنچنا ہے۔۔"سردار اسکے جواب پر مسکرائے تھے۔پھر اسکے ساتھ آکھڑے ہوئے۔۔

"یاسر تو شادی جانے کب کرے گا۔۔تم ہی کرلو شادی۔میرا کسی کا نکاح دیکھنے کا بہت دل چاہ رہا ہے۔"وہ ہنستا رہا۔

"صرف آپکے نکاح دیکھنے کی خواہش کے لیے میرا نکاح کروا رہے ہیں آپ۔۔؟" وہ اب ان کے ساتھ اندر بڑھ رہا تھا۔

"پہلے کے وقت میں تمام نکاح صرف اسی لیے ہوتے تھے کیونکہ ان کے بڑے بوڑھوں کو بچوں کی خوشیاں دیکھنے کا بہت شوق ہوتا تھا۔۔"

چلیں۔۔میں آپکے لیے نکاح کرنے کو تیار ہوں۔لیکن مصیبت یہ ہے کہ مجھ سے شادی کرے گا "

"کون۔۔؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ دونوں اب باتیں کرتے اندر کی جانب بڑھ گئے تھے۔سردار اب اسکی کسی بات پر دل کھول کر ہنس رہے تھے اور وہ انہیں ہنسا رہا تھا۔سورج مکھی کے پھول ہوا سے لہلہانے لگے۔۔گاؤں کا راستہ اب کی دنوں تک ارمان

کو معطر محسوس ہونا تھا۔۔

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

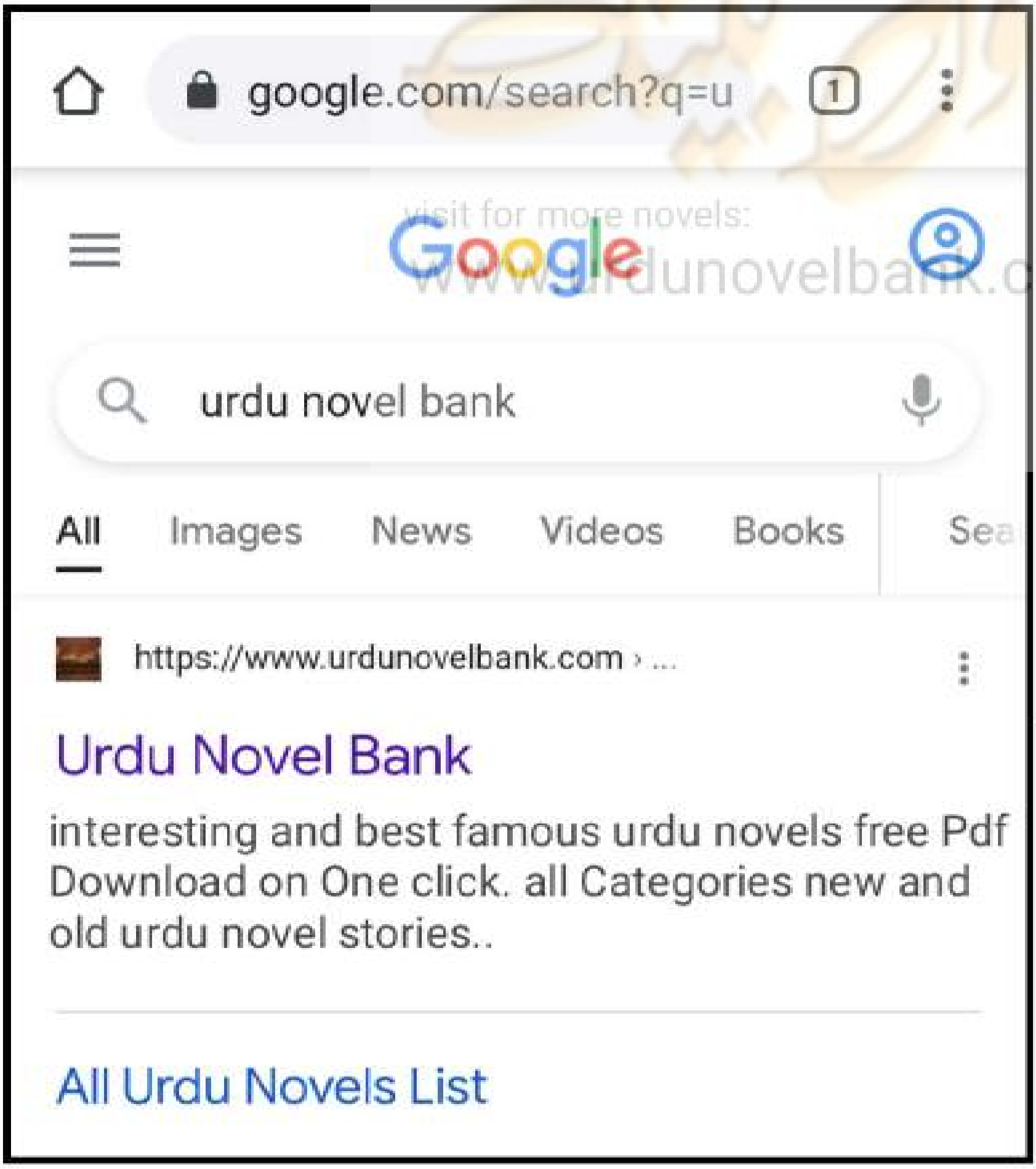

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

( )

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

رات گئے تک وہ گھر لوٹا تو دروازے میں ہی رُک سا گیا۔ارمان اپنے کمرے سے باہر نکل رہا تھا۔ فون کو کان پر لگائے۔۔سنجیدگی سے دوسری جانب کی بات سُنتا ہوا۔۔شاید ہیڈ آفس سے اسے حاضری کا عندیہ جاری کیا گیا تھا۔۔

"انویسیگیس ٹیم۔۔؟ کیا میرا نام بھی ان ڈیکوز کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔۔؟" اس نے ٹھہر کر پوچھا۔یاسر نے اس سے اشارتاً "کیا ہوا۔۔؟" پوچھا تھا۔اس نے سر ہلا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اوکے۔۔ چلیں میں آتا ہوں۔ میرے بریک کے دوران اگر مجھے دوبارہ کال کیا جارہا ہے تو شاید کیس سنجیدہ ہے۔ جی۔۔ جی میں وقت پر پہنچ جاؤنگا۔ آپ میٹنگ ارینج کردیں۔" اگلے ہی لمحے اس نے فون رکھا تھا۔ پھر چہرہ اٹھا کر یاسر کو دیکھا۔۔

"تمہاری ایجنسی میں سب ٹھیک ہے۔۔؟" اسکے سنجیدہ استفسار پر وہ ٹھٹکا تھا۔۔

"ہاں۔۔ کیوں۔۔؟ کس کی کال تھی۔۔؟"

"دانش حیات کی تھی۔ وہ کہہ رہے تھے کہ گلیمر ایجنسی کی کسی ایکٹریس کے قتل کا کیس ہے۔ تم نے مجھے بتایا تھا نا کہ جُولیا کو بھی تھریٹ ملا ہے۔۔؟" اسکے آس پاس لمحے بھر کو سب کچھ رُک سا گیا تھا۔

"ہاں۔۔ کیسا کیس ہے۔۔؟ کس کا قتل ہوا ہے۔۔؟"

"وہ فون پر نہیں بتارہے۔۔ شاید معاملہ پیچیدہ ہے۔ میں معلومات لے کر تمہیں مطلع کردونگا۔ دادا سو گئے

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

ہیں۔۔ کھانا گرم کر کے کھا لینا۔۔" وہ اب دوسرا نمبر ملاتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔ اس نے اگلے ہی پل فون نکال کر تیزی سے نمبر ڈائل کیے تھے۔ ایک خدشہ۔۔ ایک خیال۔۔

اگلے ہی پل فون اٹھالیا گیا تھا۔

"سیلینہ کہاں ہو۔۔؟ ٹھیک ہو نا۔۔؟" اس نے چھوٹتے ہی پوچھا تو وہ دوسری جانب حیران ہوئی۔

"ایک ہی دن میں اثر ہوگیا تم پر تو۔۔" وہ مسکرائی تھی لیکن وہ سنجیدہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"فضول باتیں مت کرو۔۔کہاں ہو تم اس وقت۔۔؟" وہ لِفٹ کے بجائے زینوں سے چڑھ کر اپنے اپارٹمنٹ تک جارہی تھی۔آج سارا دن شُوٹ میں مصروف گزرا تھا۔وہ تھک چکی تھی۔۔ لیکن لِفٹ سے جانے کا سوچ کر ہی اسے اپنا سانس گھٹتا ہوا محسوس ہونے لگتا تھا۔اسے وہ کُھردری رسّی اپنے گلے پر سلگتی ہوئی محسوس ہونے لگتی تھی۔۔

"میں اپارٹمنٹ جارہی ہوں۔۔"

"لِفٹ سے۔۔؟ نہیں تم زینوں سے جارہی ہو رائٹ۔۔؟" اس نے پریشانی سے استفسار کیا تھا۔

"ہاں۔۔ تمہیں کیسے پتہ۔۔؟"

"تمہاری ہیلز کے زینے چڑھنے کی آواز آرہی ہے۔کیا کوئی اور وہاں پر موجود ہے۔۔؟" وہ واقعتاً پریشان ہوگیا تھا۔سیلینہ ٹھہر سی گئی۔۔پھر چہرہ نیچے جھکا کر دیکھا۔سیڑھیا بے حد سنسان تھیں۔کسی ذی روح کی موجودگی کا احساس نہیں ہوتا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کوئی نہیں ہے یہاں۔۔میں اکیلی ہوں۔۔"

"آس پاس گردن گھما کر دیکھو۔۔کیا سی سی ٹی وی نظر آرہا ہے۔۔؟" اس نے یاسر کے کہنے پر چہرہ اٹھا کر آس پاس دیکھا تھا۔وہاں کوئی کیمرہ نصب نہیں تھا۔

"نہیں۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا اب میری بات سُنو۔۔تم جتنی تیزی سے ہوسکے سیڑھیاں چڑھتی جاؤ۔۔کم آن۔۔اور فون مت کاٹنا۔"اسکی آواز میں کچھ ایسا تھا کہ سیلینہ کو خوف سا آنے لگا۔ایک پل کے لیے اسے سنسان زینوں سے واقعتاً خوف آیا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔؟ تم مجھے ڈرا رہے ہو۔۔"وہ اب تیزی سے زینے چڑھتی جارہی تھی۔اسے لگا کوئی اسکے پیچھے اسی تیزی سے زینے چڑھ رہا ہے۔

"یاسر مجھے ڈر لگ رہا ہے۔کوئی میرے پیچھے ہے۔۔"اور اسکی لرزتی آواز سُن کر یاسر عالم کو اپنے سر پر دادا کا سفید محل گُھومتا ہوا محسوس ہورہا تھا۔۔

"تم زینے چڑھتی جاؤ۔۔رُکنا نہیں۔۔میں آرہا ہوں۔۔"اور وہ اسی تیزی سے اوپر چڑھتی جارہی تھی۔وہ باہر کی جانب بھاگا تھا۔سیلینہ کو اپنا سارا وجود کپکپاتا ہوا محسوس ہورہا تھا۔اسے لگا وہ کسی بھی لمحے پیچھے سے دھر لی جائے گی۔اسے اپنے جسم کے ہر مسام سے پسینہ بہتا محسوس ہورہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یاسر۔۔"

"میں آرہا ہوں۔۔"اور اسی پل کسی نے اسے بالوں سے کھینچ کر پیچھے کی جانب گھسیٹا تھا۔اسکی دلخراش چیخ پر دوسری جانب موجود یاسر نے بریک پر یکلخت ہی پیر رکھا تھا۔۔کار ایک جھٹکے سے رک گئ تھی۔وہ پاگلوں کی طرح اسے پکار رہا تھا لیکن اسکا فون زینوں پر ہی کہیں گر گیا تھا۔سیاہ لباس سے ڈھکا وجود اب اسے بُری طرح نیچے کی جانب گھسیٹ رہا تھا۔۔وہ ہچکیوں سے روتی اپنا آپ آزاد کروا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"اللہ کا واسطہ ہے مجھے چھوڑ دو۔۔!"کال چل رہی تھی۔۔یاسر نے تیزی سے کار آگے بڑھائی تھی۔۔اتنی تیزی سے کہ ٹائیر لمحے بھر کو چرچرا اٹھے۔۔

وہ اب اسے زبردستی گھسیٹ رہا تھا۔وہ اپنے بال چھڑاتی مدد کے لیے چلا رہی تھی۔ یکلخت ہی حملہ آور نے اسکے رُخسار پر طمانچہ مارا تو وہ بلبلا کر نیچے جاگری۔اور جونہی وہ اس پر جُھکنے لگا تو کسی جانب سے پڑی لات پر پیچھے دیوار سے جالگا۔سیلینہ نے بے یقینی سے چہرہ اٹھا کر دیکھا تھا۔۔حملہ آور کی آنکھوں میں حیرت سی اُبھر آئی تھی۔۔

اگلے ہی پل وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔آنے والے نے لمحے بھر کو اسکی جانب پلٹ کر دیکھا تھا۔۔اسکی آنکھیں گہرے بُھورے رنگ کی تھیں۔ٹھنڈی۔۔جمادینے والی۔۔اگلے ہی پل وہ حملہ آور کی جانب مڑا اور اسے پوری قوت سے مکا دے مارا۔وہ شدید غصے میں تھا۔۔اسکے خوبصورت ہاتھوں کی مٹھیاں اب بغیر رکے حملہ آور کو زخمی کررہی تھیں۔۔وہ بغیر کچھ کہے اسے مار رہا تھا۔۔پھر ایک زار دار لات ماری تو وہ زینوں سے کہیں نیچے جاگرا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اگلے ہی پل پلٹ کر سیلینہ کی جانب چلا آیا تھا۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔؟" ٹھنڈی آنکھوں میں نرمی سی ابھری۔سیلینہ کو جواب دینے میں وقت لگا تھا۔۔

"ج۔۔۔جی۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ زخمی ہیں۔۔"اس نے اسکی پیشانی سے نکلتا خون دیکھ کر کہا تھا۔پھر اسی تیزی سے زینے اترا۔۔ اگلے کئ لمحات میں وہ اس حملہ آور کو پولیس کے حوالے کررہا تھا۔عمارت کے باہر اہلکاروں اور مکینوں کا جمِ غفیر سا لگ گیا تھا۔اسی پل داخلی دروازہ کھول کر یاسر تیزی سے اندر کی جانب بڑھا تھا۔لیکن پھر وہ اگلے ہی پل رُک سا گیا۔۔سیلینہ سامنے انتظار گاہ کے صوفے پر براجمان تھی۔مُعید اسکے ماتھے پر پٹی باندھ رہا تھا۔ساتھ ساتھ وہ نرمی سے اسے کچھ کہہ بھی رہا تھا۔یاسر کو جانے کیوں اپنی کنپٹیاں سُلگتی محسوس ہوئ تھیں۔

اگلے ہی پل وہ آگے بڑھ آیا۔۔

سیلینہ نے اسے دیکھا تو اٹھ کھڑی ہوئ۔۔پھر تیزی سے اسکی جانب بڑھی۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔؟کون تھا وہ۔۔؟"اس نے تیزی سے پوچھا تو وہ سکون سے مسکرائ۔۔

"بالکل ٹھیک ہوں میں۔۔صد شکر کہ مُعید وقت پر پہنچ گیا نہیں تو پتہ نہیں کیا ہوجاتا۔۔"اس نے کہا اور پھر اپنے پیچھے کھڑے مُعید کی جانب گھومی۔وہ اب ان دونوں کی جانب بڑھ آیا تھا۔

دراز قد، وجیہہ اور بالوں کو پیچھے جمائے ہوئے۔۔سیاہ لانگ کوٹ پہنے وہ کسی مجسمے جیسا لگتا تھا۔۔

"یاسر یہ میرے سائیکاٹرسٹ ہیں مُعید حسن۔۔اور مُعید یہ میرے خیر خواہ ہیں یاسر عالم۔۔"

مُعید نے اسی سنجیدگی سے سر ہلایا تھا۔پھر ہاتھ اسکی جانب بڑھایا تو یاسر نے بے تاثر چہرہ لیے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ اس وقت زینوں پر کیا کررہے تھے، مُعید صاحب؟" اسکی خشک سی آواز ابھری تھی۔
سیلینہ کی مسکراہٹ اگلے ہی پل غائب ہوئی۔کیا وہ اس پر شک کررہا تھا۔۔؟ خدا کے لیے یاسر۔۔ اس نے جان بچائی ہے میری۔۔وہ آنکھوں میں اسے خفا سی تنبیہہ کررہی تھی۔

"میں سیلینہ سے ملنے جارہا تھا۔لِفٹ کا ٹائمر خراب ہونے کے باعث مجھے زینوں کا استعمال کرنا پڑا۔۔"مُعید نے اسی سکون سے کہا تھا۔ان دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔وہاں عجیب سا تناؤ در آیا تھا۔۔

اور یہ تو طے تھا۔۔کہ وہ ایک دوسرے کو پہلی ہی نظر میں اچھے نہیں لگے تھے۔۔

وہ دونوں آمنے سامنے ایستادہ تھے۔۔

ماحول میں گہرا سا تناؤ محسوس ہوتا تھا۔سیلینہ نے ان دونوں پر باری باری محتاط نگاہ ڈالی تھی۔پھر وہ زبردستی مسکرا کر یاسر کے ذرا سامنے ہوئی۔اب وہ مُعید سے اپنے اگلے اپائنمنٹ کی بابت بات کررہی تھی۔وہ بھی اسی نرمی سے اسے جواب دے رہا تھا۔کچھ لمحات بعد وہ الوداعی کلمات کہتا جانے کے لیے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔یاسر دُور تک اسکی پُشت دیکھتا رہا۔اسکے جاتے ہی سیلینہ اسکی جانب بل کھا کر مُڑی تھی۔۔

"کیا تھا یہ۔۔؟ اس بندے نے عین خطرے کے وقت جان بچائی تھی میری۔۔"وہ اس پر خفا ہوئی تھی۔یاسر نے گہرا سانس لیا۔

"سب سے پہلا شک جان بچانے والوں پر ہی کیا جاتا ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"پھر تو مجھے بھی تم پر شک کرنا چاہیے۔۔"وہ جل کر بولی تھی۔اس نے کندھے اُچکائے۔۔

"اصولاً تو تمہیں شک کرنا چاہیے تھا۔لیکن جتنی سمجھدار تم ہو اسکے بعد تم صرف ایکٹنگ ہی کر سکتی ہو۔۔شک کرنے کے لیے تھوڑی عقل درکار ہوتی ہے۔۔"

ایک پل کے لیے سیلینہ کو اپنے سر میں درد محسوس ہوا تھا۔حملہ آور نے اسکے بال بُری کھینچے تھے۔ماتھے پر آئی چوٹ کے باعث بھی اسکا سر دُکھ رہا تھا۔

"چلو۔۔"یاسر نے اسکے چہرے پر تکلیف دہ آثار نمودار ہوتے دیکھ کر کہا تھا۔وہ آگے بڑھا تو سیلینہ بھی اسکے پیچھے ہولی۔۔

لِفٹ کا ٹائمر واقعی خراب تھا۔بہت سے ماہرین اسے ٹھیک کرنے کی تگ و دو میں محسوس ہوتے تھے۔لِفٹ کی خرابی کے باعث دوسری لِفٹ میں خاصہ رش تھا۔اسی لیے انہیں زینوں سے چڑھ کر ہی اوپر تک جانا تھا۔زینوں پر چڑھتے وقت یاسر اب تنقیدی نگاہ سے ہر جانب چہرہ گُھما کر دیکھ رہا تھا۔سیلینہ نے اس پر ایک نگاہ ڈالی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکے گلے میں ٹائی موجود نہیں تھی، سفید شرٹ کے اوپری دو بٹن کُھلے تھے۔ سیاہ کوٹ غائب تھا اور وہ ڈریس شرٹ کی آستینیں پیچھے چڑھائے ہوئے تھا۔

بال جو ہمہ وقت سلیقے سے پیچھے جمے ہوتے تھے فی الوقت ماتھے پر گِر رہے تھے اور وہ اسے خاصہ تھکا ہوا لگ رہا تھا۔اسے لمحے بھر کو اس پر ترس آیا تھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا دیکھ رہے ہو۔۔؟" اس نے چند پل بعد اسکے ساتھ زینے چڑھتے ہوئے پوچھا تھا۔اسکی وجہ سے وہ آہستگی سے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔۔

"بلائنڈ اسپاٹس۔۔"اس نے کہا تو وہ بھی چہرہ اُٹھا کر دیکھنے لگی۔

"کیا مطلب ہوتا ہے بلائنڈ اسپاٹس کا۔۔؟"

اس نے لاعلمی کے باعث استفسار کیا تھا۔یاسر اب اوپر چڑھتے ہوئے ساتھ ساتھ ریلنگ سے چہرہ جُھکائے نیچے دیکھ رہا تھا۔زینوں پر سینسر لائٹس لگی تھیں۔انسانی موجودگی کے باعث وہ قمقمے خود بخود جل اُٹھتے تھے۔جونہی انسانی موجودگی کا احساس ختم ہوتا، وہ خود بخود بند بھی ہوجایا کرتے تھے۔نِچلے زینے بے حد خاموش اور اندھیرے میں ڈُوبے محسوس ہورہے تھے۔

"بلائنڈ اسپاٹس وہ جگہیں ہوتی ہیں جو کیمرے کی آنکھ سے دُور ہوتی ہیں یا ان جگہوں پر کیمرہ نصب نہیں ہوتا۔کیمرے کی غیر موجودگی کے باعث جرائم کا ہونا یقینی سی بات ہے۔حملہ آور کو علم ہوتا ہے کہ کونسا بلائنڈ اسپاٹ کہاں ہے۔۔اسی لیے وہ حملہ کرنے کے لیے ایسی جگہوں کا کا انتخاب کرتے ہیں، جہاں پر ان کے حملے کے آثار باقی نہ رہیں۔۔"

وہ متعجب ہوئی تھی۔۔

"واؤ۔۔لیکن میں بھی تو حملے کی عینی شاہد ہوں۔بلکہ میں تو وِکٹم ہوں۔۔کیا میری گواہی اہمیت کی حامل نہیں ہوگی حملہ آور کو پکڑنے کے لیے۔۔؟" یاسر نے اسکی جانب لمحے بھر کو دیکھا تھا۔وہ اب بھی چہرہ گُھما کر اپنے آس پاس دیکھ رہی تھی۔حملے کے آفٹر شاکس۔۔!اس نے سر جھٹکا تھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کوئی ایک ایسی بات بتاؤ جو حملہ آور کو پکڑنے میں معاون ثابت ہوسکے۔۔"اسکے پوچھنے پر وہ لمحے بھر کو ٹھہر گئ تھی۔شاید وہ سوچ رہی تھی۔۔یاد کرنے کی کوشش کررہی تھی۔

"اس نے سیاہ ماسک اور سیاہ لباس زیب تن کرر کھا تھا۔میں اسکا چہرہ نہیں دیکھ سکی۔۔"

"یہ دیکھو۔۔یہ گواہی ہے تمہاری۔۔اس سے حملہ آور کے متعلق کیا معلوم ہوسکتا ہے۔۔؟" اور وہ اس سے متاثر ہوگئ تھی۔اسے سمجھانے کے لیے ہی یاسر نے سوال کیا تھا۔

"حملہ آور ذہین شخص ہوتا ہے۔اسے پتہ ہوتا ہے کہ کونسی چیز اسکے خلاف استعمال کی جاسکتی ہے۔وہ اپنے وِکٹم

کو اچھے سے جانتے ہیں۔۔تم ایک کمزور اور آسان وِکٹم ہو ان کے لیے۔۔اگر انہیں مجھ پر حملہ کرنا ہوگا تو وہ کوئی تگڑا اور ایسا بندہ بھیجیں گے جسے لڑنا آتا ہوگا۔۔کیونکہ میں آسان وِکٹم ثابت نہیں ہوسکتا۔۔انہیں مجھ تک آنے کے لیے محنت کرنی ہوگی۔۔"اسکی تفصیلات۔۔اسکا انداز۔۔وہ خواہ مخواہ متاثر ہوتی جارہی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تو پھر۔۔جو تحقیقات میں متاثرہ شخص کا بیان لیا جاتا ہے۔۔کیا وہ بھی اہمیت نہیں رکھتا۔کیا وہ صرف ایک طرح کی فارمیلٹی ہوتی ہے۔۔؟" اسکے سوال ختم نہیں ہورہے تھے۔یاسر نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں۔۔وہ بھی اہمیت رکھتا ہے۔بعض وِکٹمز بھی بہت ذہین اور باریک بین ہوتے ہیں۔وہ حملہ آور کے وجود سے آتی مخصوص خوشبو کو محسوس کرلیتے ہیں۔یا حملہ آور کا کوئی ایسا ٹریڈ مارک دیکھ لیتے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

ہیں جو انہیں پکڑنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔۔لیکن ایسے وکٹمز بہت کم ہوتے ہیں۔۔حملے کے وقت انسان شدید خوف کے زیرِ اثر ہوتا ہے۔ایسے میں اپنے اعصاب بحال رکھ کر حملہ آور پر توجہ دینا کٹھن ہوتا ہے۔۔"

وہ اسکا جواب سُن کر سر ہلانے لگی تھی۔اس نے کبھی ان معاملات کو ایسے نہیں دیکھا تھا۔

"اور اگر ہم بلائنڈ اسپاٹس ختم کردیں۔۔اگر ہم ہر جگہ کیمرے نصب کردیں۔۔تو کیا جرائم کا قلع قمع مکمل طور پر ہوسکتا ہے۔۔؟" اور وہ اسکے سوال پر گردن جُھکا کر لمحے بھر کو مسکرادیا تھا۔اسے واقعی صرف اداکاری کرنے آتی تھی۔۔کتنی معصومیت سے پوچھا تھا اس نے جرائم ختم ہونے کے متعلق۔۔اسے مسکراتا دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی۔

"کیا ہوا۔۔؟ کیا کچھ غلط پوچھ لیا میں نے۔۔؟"

"تم اتنی سمجھدار کیوں ہو، سیلینہ۔۔؟" اسے ہنسی آرہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا ہوا ہے۔۔؟" سیلینہ کو سمجھ نہیں آیا۔۔

"جرائم کبھی ختم نہیں ہوسکتے۔۔کبھی بھی نہیں۔۔ہاں بلائنڈ اسپاٹس کو ختم کر کے ہم جرائم کا ریشو کم کرسکتے ہیں لیکن اسے ختم کبھی نہیں کرسکتے۔۔کیمرے کی آنکھ کو دھوکا دینا، اسکرین اور وائس فریز کردینا، سی سی ٹی وی فوٹیجز ڈیلیٹ کرنا یا پھر فوٹیج کو مینیوپلیٹ کردینا۔۔یہ سب کام با آسانی ہوجاتے ہیں۔جرائم پیشہ افراد مزاق نہیں ہوتے۔۔وہ انتہائی زیرک لوگ ہوتے ہیں۔۔"اسکی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جانب سے دیا گیا جواب سیلینہ کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔اسے تو لگا تھا کہ شاید کیمرے نصب کر کے سب کچھ گرفت میں آسکتا ہے۔اسکے لیے دنیا اور انسان اتنے ہی سیدھے تھے۔۔

اپنی بیوقوفی پر لمحے بھر کو وہ خود بھی ہنسی تھی۔یاسر نے چہرہ پھیر کر اسکی جانب دیکھا۔وہ ہنستی جارہی تھی۔

"مجھے لگا تھا بس کیمرے لگا کر ہم سارے جرائم کی روک تھام کرسکتے ہیں۔۔"وہ ہنس رہی تھی۔۔ ہنسنے سے اسکی شہد رنگ آنکھیں چھوٹی ہوجاتی تھیں۔۔

"کچھ شک نہیں کہ تم نے انویسٹرز کی فوج کے سامنے ماریہ حسن کو چانٹا مارا تھا۔۔ایسی باتیں کیسے سوچ لیتی ہو تم۔۔؟" اسکا پُر تجسس استفسار سن کر سیلینہ کو اپنی حرکت پر اور ہنسی آئی تھی۔۔

"دیکھ لو۔۔یہ صرف میں ہی سوچ سکتی ہوں۔کیا تم ایسی باتیں سوچ سکتے ہو۔۔؟" اس نے رک کر پوچھا تو یاسر نے سر نفی میں ہلایا۔وہ ایسی باتیں واقعی نہیں سوچ سکتا تھا۔ایسی باتیں سوچنے کا فن صرف سیلینہ مظہر کے پاس تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگلے ہی پل وہ راہداری میں آنکلے تھے۔ان دونوں کا رُخ سیلینہ کے اپارٹمنٹ کی جانب تھا۔وہ اب موبائل نگاہوں کے سامنے کیے، اپنی اور ماریہ کی وائرل ہوئی ویڈیو دیکھ رہی تھی۔ کمنٹ سیکشن میں اسکے خلاف لوگوں نے بہت غلط باتیں لکھی ہوئی تھیں۔وہاں ایسے جُملے درج تھے کہ وہ چلتے چلتے لمحے بھر کو ٹھہر گئ تھی۔یاسر بھی رُک گیا تھا۔پھر اسکے فون کی اسکرین پر نگاہ ڈالی تو گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔۔اگلے ہی پل اس نے اسکے ہاتھ سے فون اُچکا تو وہ چونکی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مت دیکھو۔۔"اس نے ساتھ ہی اسکا موبائل بھی آف کردیا تھا۔

"مجھے دیکھنے تو دو۔۔وہ سب باتیں غلط ہیں۔۔مجھے انہیں جواب دینا ہوگا۔۔"اپنے خلاف کمنٹس پڑھ کر اسے نئے سرے سے تکلیف ہوئی تھی۔

"کیا کوئی تم بھروسہ کرے گا۔۔؟" اور اسکے سوال پر وہ یکدم ہی خاموش ہوگئی تھی۔

"لیکن میں نے کبھی واجد کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے ایسا قدم نہیں اٹھایا۔۔ مجھے وہ واپس نہیں چاہیے۔۔"شدتِ جذبات کے باعث اسکی آنکھوں میں آنسو آگۓ تھے۔سچ بولتے ہوئے بھی دُنیا کی نظروں میں جھوٹا ثابت ہوجانا ایک اذیت ناک احساس تھا۔

"کیا تم بھی میرا یقین نہیں کررہے ہو۔۔؟ کیا تمہیں بھی لگتا ہے کہ میں واجد کی ازدواجی زندگی تباہ کررہی ہوں۔۔؟" یاسر کے بے تاثر چہرے کو دیکھ کر لمحے بھر کے لیے اسے شک سا گزرا تھا۔وہ چپ چاپ کھڑا رہا۔۔اسکی خاموشی سیلینہ کو بری طرح چُبھی تھی۔اگلے ہی پل اس نے اسکے ہاتھ سے فون جھپٹا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اگر تمہیں بھی ایسا ہی لگتا ہے تو کیوں مجھے میرے اپارٹمنٹ تک چھوڑنے آئے ہو تم۔۔؟" وہ اس پر چلائی تھی۔۔حملے کی تکلیف اور احساسِ زیاں۔۔سب کچھ تازہ ہوکر پھر سے اذیت دینے لگا تھا اسے۔۔

"تم لوگوں کو اپنے سچ پر ایسے یقین نہیں دلاسکتی، سیلینہ۔۔ تمہیں جذباتیت کے علاوہ کچھ اور سوچنا ہوگا۔۔ایسا لائحہ عمل جس کے بعد لوگ تمہارے بیان پر یقین کرسکیں۔۔انہیں یقین دلانے کے لیے تمہارے پاس مضبوط جواز کا ہونا ضروری ہے۔یا تو لوگوں کی پرواہ کرنا چھوڑ دو۔وہ کیا سوچتے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہیں یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہونا چاہیۓ۔لیکن اگر تم اس سب کو نظر انداز نہیں کرسکتی تو ایسا لائحہ عمل ترتیب دو جو انہیں تمہارے سچ پر یقین کرنے پر مجبور کردے۔۔میرے یقین کرنے یا نہ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔"

اسکی کمپوزڈ سی آواز ابھری تھی۔سیلینہ کے جذباتی ردعمل کو وہ سمجھتا تھا۔اسکی بات سُن کر اس نے تھکن زدہ سی سانس خارج کی تھی۔۔پھر وہ اس سے مزید کوئی بات کہے بغیر انہی تھکے قدموں سے اپنے اپارٹمنٹ کی جانب بڑھ آئی۔

وہ اسے خاموشی سے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔جب وہ دروازے کے پار غائب ہوگئ تو وہ بھی زینوں کی جانب چلا آیا۔ساتھ ساتھ وہ فون بھی کان پر لگا چکا تھا۔۔

"ارمان۔۔کہاں پر ہو تم۔۔؟"

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے اپنی کار وسیع و عریض رقبے پر پھیلے بنگلے کے سامنے روکی اور پھر اسی سنجیدگی سے باہر نکل آیا۔۔اسکا رُخ اب اندر کی جانب تھا۔۔

کئ ملازمین نے اسے ٹھہر کر سلام کیا تھا۔

وہ کسی کا بھی جواب دیے بغیر تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا۔اسکے خوبصورت ہاتھوں کی اوپری جِلد ہلکی سی خراش زدہ تھی۔

وہ پرواہ کیے بغیر آگے بڑھتا رہا اور پھر لاؤنج کے پار خاصے فاصلے پر موجود ٹی وی ہال کی جانب چلا آیا۔۔شیشے کا

دروازہ دھکیلا تو دونوں نفوس چونک کر اس کی بے وقت آمد پر دم بخود ہوگئے۔۔

واجد اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

وہ واجد کے بالکل برابر آتا تھا۔۔ان میں ذرا سا فرق تھا۔۔بالکل ذرا سا۔۔

"تم یہاں کیا کررہے ہو۔۔؟" واجد کی پیشانی پر بل ابھرے تھے۔اسی ناگواری سے پوچھا۔۔ماریہ بھی اسکی موجودگی پر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔اسے کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔

اسکی ٹھنڈی آنکھیں واجد سے ہوتی ہوئی ماریہ پر پھسلی تھیں۔

"اگر سیلینہ کو نقصان پہنچانے کے لیے۔۔آئندہ۔۔کسی بھی لوزر کو ہائیر کیا۔۔تو مجھ سے برا اس روئے زمین پر تمہارے لیے کوئی نہیں ہوگا۔۔!"اسکی آواز بھی اتنی ہی ٹھنڈی تھی جتنی کہ اسکی آنکھیں۔۔ماریہ کا چہرہ لمحوں ہی میں سفید ہوا تھا۔

"کیا مطلب۔۔؟ کس کی بات کررہے ہو۔۔؟" واجد بری طرح چونکا تھا۔چہرہ ذرا سا پھیر کر بے یقینی سے ماریہ کی جانب دیکھا۔

"وہ میری پیشنٹ ہے۔۔اسکی ذہنی صحت میرے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے۔تمہاری بیوی اسکی ذہنی حالت تباہ کرنے پر تُلی ہوئی ہے، واجد حسن۔۔اور اس سے پہلے کہ میرا صبر جواب دے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جائے۔۔اپنی بیوی کو سمجھا لو۔۔میں آئندہ تم میں سے کسی کو بھی تنبیہہ کرنے نہیں آؤنگا۔۔"اور اسی کے ساتھ وہ پلٹ گیا تھا۔اسکا اوور کوٹ چلنے کے باعث مخالف سمت میں اڑ رہا تھا۔

وہ مُعید حسن جو کبھی اپنے سوتیلے بھائ کے زہریلے رشتے کی جانب دیکھتا تک نہیں تھا۔آج وہ محض اپنی ایک

پیشنٹ کے لیے اسے تنبیہہ کرنے چلا آیا تھا۔۔اور کچھ اصول تھے جن کی وہ کبھی خلاف ورزی نہیں کیا کرتا تھا۔اب پیچھے سے ماریہ اور واجد کے بُلند آواز سے بحث کرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔لیکن وہ کسی بھی چیز کا اثر لیے بغیر باہر کی جانب بڑھتا جارہا تھا۔۔

وہ گھر جانے کا ارادہ ملتوی کر کے ارمان کے پاس، پولیس کے ہیڈ کوارٹر چلا آیا تھا۔اس تھانے کے ساتھ ڈیٹیکٹوز کا آفس بھی موجود تھا۔ کیسس کی نوعیت کے حساب سے ہی وہاں پر کام کیا جاتا تھا۔ اگر کیس پیچیدگی لیے ہوئے ہوتا تو اسے ڈیٹیکٹوز کی ٹیم کو دیا جاتا تھا۔اور اگر کیس چھوٹی نوعیت کا ہوتا تو پولیس کے افسران اسے دیکھا کرتے تھے۔کئ سالوں تک تو پولیس ہیڈ کوارٹر نے ڈیٹیکٹوز کی مداخلت کو برداشت ہی نہیں کیا تھا۔۔لیکن وقت کے ساتھ ساتھ وہ ان کے وجود کو قبول کرتے جارہے تھے۔وہ سب قابل لوگ تھے۔۔ان کی قابلیت نے اپنا آپ منوالیا تھا۔

میٹنگ رُوم سے باہر نکلتے ارمان پر اسکی نگاہ پڑی تو وہ اسکی جانب بڑھ آیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"حملہ آور کہاں ہے۔۔؟" اسکے پوچھنے پر ارمان نے عارضی جیل کی جانب اشارہ کیا تھا۔لاک اپ کے پیچھے، سلاخیں مضبوطی سے پکڑے حملہ آور کھڑا، انہی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

"اس سے تفتیش کرنے پر کیا معلوم ہوا۔۔؟"

"کچھ خاص نہیں۔۔وہ خود کو اسٹالکر فین بتا رہا ہے۔۔"

"جھوٹ بول رہا ہے یہ۔۔"اس نے سرعت سے کہا تو ارمان نے سر اثبات میں ہلایا۔وہ بھی یاسر سے متفق تھا۔

"کیا یہ ملٹنٹ ہے۔۔؟" اسکے سوال پر وہ چونکا تھا۔

"ملٹنٹ۔۔؟ کیا مطلب۔۔؟"

"سیلینہ کے پیچھے ایک ملٹنٹ اسٹالکر کو دیکھا گیا تھا۔۔"اسکے جواب پر ارمان اس حملہ آور کی جانب دیکھنے لگا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ٹیسٹ کریں۔۔؟" کہتے ہی وہ لاک اپ کی جانب بڑھ گیا تھا۔پھر چابی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور اپنے پیچھے دروازہ بند کرلیا۔یاسر اب اسکے کیبن میں رکھے ٹیبل کے ساتھ ٹک کر کھڑا اسی جانب دیکھ رہا تھا۔وہ جانتا تھا کہ ارمان کیا کرنے والا تھا۔۔

اگلے ہی پل ارمان نے حملہ آور پر اچانک سے وار کیا تو وہ لمحے بھر کو بجلی کی تیزی سے ایک جانب ہوگیا۔رات کے اس پہر آفس انسانوں سے خالی تھا۔محض سلاخوں کے اوپر موجود سفید چُبھتی روشنی والا قمقمہ جل رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے اسی تیزی سے اس پر دوسرا وار کیا تو وہ اپنا بچاؤ کرتا ایک جانب کو ہوا۔۔

"ہوں۔۔اچھا تو تم تھے وہ جو اب تک سیلینہ کو پریشان کر رہے تھے۔۔"اس نے سمجھ کر سر ہلاتے ہوئے کہا تھا۔لمحے بھر کو حملہ آور کی آنکھیں پھیل سی گئ تھیں۔

"میں۔۔میں وہ نہیں ہوں۔۔"اسکی زبان میں ہلکی سی لُکنت تھی۔شاید وہ بولنے میں دُشواری کا سامنہ کیا کرتا تھا۔۔

"کیا تم جانتے ہو کہ مارنے سے پہلے بچنا سکھایا جاتا ہے۔انسان کتنا بھی محتاط کیوں نہ ہو جائے لیکن اسکی نارمل عادتیں اسکا نشان ہمیشہ ثبت کر جاتی ہیں۔تمہارا وار پر جوابی وار کرنے کے بجائے، ڈفینس کرنا بتارہا ہے کہ تم مِلٹنٹ رہے ہو۔۔"ارمان کو اپنا جواب مل گیا تھا۔وہ اگلے ہی پل باہر چلا آیا تھا۔دروازہ لاک کیا۔۔یاسر کی جانب بڑھ آیا۔۔اب وہ دونوں ڈیسک کے ساتھ ٹِکے حملہ آور کو دیکھ رہے تھے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ اس حملہ آور کا انتخاب کیوں کیا گیا ہے۔۔؟" اسکے پوچھنے پر یاسر آنکھیں سُکیڑے اب حملہ آور کے بے وقت ہنستے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔وہ سلاخوں سے ٹکا ہنس رہا تھا۔۔

کچھ ہی پل بعد وہ یکلخت زور زور سے رونے لگا تو وہ دونوں چونک گئے۔کچھ پل بعد یاسر آگے بڑھ آیا تھا۔۔پھر اس حملہ آور کو بغور دیکھا۔۔

"ملٹری سے کیوں نکالا گیا تھا تمہیں۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حملہ آور اسکے سوال پر ہنستا جارہا تھا۔یاسر کو اسکی ذہنی حالت پر شک سا ہوا تھا۔کہیں کچھ گڑ بڑ تھی۔۔

اور لمحوں ہی میں اسکے سامنے جھماکہ سا ہوا تھا۔۔وہ اگلے ہی پل پلٹا۔۔

"کیا اس سال خارج کیے گئے ملٹنٹس کی فہرست نکال سکتے ہو تم۔۔؟" اس نے ارمان سے کہا تو اس نے سر اثبات میں ہلا کر اپنے لیپ ٹاپ کا رُخ کیا۔پچھلے ہی دنوں اس نے ایک دوسری جیورسڈکشن کے کیس کو

اسٹڈی کیا تھا۔اس میں ان ملٹنٹس کی تفصیلات تھیں جنہیں اسی سال فوج سے نکالا گیا تھا۔۔

اگلے ہی پل وہ سیدھا ہوا۔۔چہرہ اٹھا کر سلاخوں سے لگ کر کھڑے حملہ آور کی جانب دیکھا۔۔

"یاسر۔۔"اس نے اسے آواز دی تو وہ جلدی سے آگے بڑھا۔اسکرین پر ایک جانب چھوٹی سی تصویر کے ساتھ اسی حملہ آور کی تفصیلات درج تھیں۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"خارج کیے جانے کی وجہ۔۔ذہنی معذوری اور شارٹ ٹرم ڈمینشیا۔۔!"ارمان نے آہستگی سے پڑھ کر حیرت سے ساتھ جھکے یاسر کو دیکھا تھا۔وہ گہرا سانس لیتا سیدھا کھڑا ہوگیا۔۔

"انہوں نے ایک ذہنی معذور شخص کو کیوں ہائیر کیا۔۔؟" ارمان بری برح اُلجھ گیا تھا۔۔

"تاکہ اس پر کوئی کیس ثابت نہ ہوسکے اور ذہنی معذوری کے باعث وہ کورٹ سے باعزت طور پر بری کیا جاسکے۔ذہنی عارضے کے باعث اس حملہ آور کا کوئی بھی بیان قابلِ بھروسہ نہیں ہوگا۔وہ اگر ان کا نام لے گا بھی تو کوئی اس پر یقین نہیں کرے گا۔ایک ذہنی معذور شخص کے کسی بھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیانیے پر یقین نہیں کیا جاسکتا۔یہ ایک بہت ذہین موو تھا۔۔"اس کے تجزیے پر ارمان چونکا تھا۔ یاسر ٹھیک کہہ رہا تھا۔

"نام کیا ہے اسکا۔۔؟" اس نے حملہ آور کو بغور دیکھتے ہوئے ارمان سے پوچھا۔وہ اب چہرہ جُھکائے لیپ ٹاپ سے اسکا نام دیکھ رہا تھا۔

"رحیم دین۔۔"

وہ دونوں اب بالکل خاموشی سے رحیم دین کو دیکھ رہے تھے۔کیا وہ واقعتاً ذہنی معذور تھا یا یہ سب ایک ڈرامہ تھا۔۔؟

"تم نے مجھے کس کیس کا بتایا تھا۔۔؟ کونسی ایکٹریس کے قتل کی بات کررہے تھے تم۔۔؟"

وہ اب دھیمی آواز میں پوچھ رہا تھا۔ارمان نے گہرا سانس لیا۔

"ثمرین رضا۔۔اسکا قتل ہوا ہے۔۔تین دن قبل ہی کیس فائل کیا گیا ہے۔مجھے اور کئ قابلِ قدر افسران کو اس کیس کی تحقیقات کے لیے ٹیم میں اکھٹا کیا گیا ہے۔کل سے ہم سب آفیشل تحقیقات شروع کریں گے۔۔تمہاری ایجنسی میں کوئ مسئلہ چل رہا ہے، یاسر۔۔"اس نے کہا تو وہ اپنے جُوتے کی نوک کو دیکھنے لگا۔یہی بات اسے حنیفہ نے بھی کہی تھی۔

"کیا میں کیس کی فائل دیکھ سکتا ہوں۔۔؟" اس نے کچھ پل بعد چہرہ اٹھایا تھا۔ارمان نے اسکی جانب دیکھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"تم جانتے ہو نا تم کیس کی فائل نہیں دیکھ سکتے جب تک تمہارے پاس اجازت نامہ نہ ہو اسکی تحقیقات کرنے کا۔۔؟" اس کے پوچھنے پر یاسر نے گہرا سانس لیا تھا۔۔پھر سر اثبات میں ہلایا۔۔

"اور میں ایک ایسا افسر ہوں جسے ہر غیر قانونی عمل سے نفرت ہے۔کیا تم پھر بھی مجھ سے اس فائل کو مانگنے کی ہمت رکھتے ہو۔۔؟" اس نے ایک بہت بیزار نگاہ ڈالی تھی ارمان کے چہرے پر۔۔

"نہیں دینا تو مت دو۔۔میرے پاس اور بھی بہت طریقے ہیں فائل نکلوانے کے۔۔"وہ ہاتھ باندھے، اسی سکون سے ڈیسک کے ساتھ لگا کھڑا تھا۔ارمان نے اس پر ایک ملامتی نگاہ ڈالی تھی۔

"اگر میں تمہیں ایک ایسی عارضی پوزیشن دے دوں جو تمہیں اس کیس کے ہر مدّ و جزر سے آگاہ رکھے۔۔تو کیسا رہے گا پھر۔۔؟"

اور وہ جو جُوتے سے زمین کُھرچ رہا تھا لمحے بھر کو رُک سا گیا۔آہستہ سے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔آنکھیں سُکیڑیں۔۔

"کیا مطلب۔۔؟"

"مطلب یہ ہے کہ کل ہماری ٹیم تمہاری ایجنسی کا دورہ کرے گی۔ہمیں تمہارے سیکیورٹی سسٹم کے بڑے افسران سے کیس کو لے کر بات کرنی ہے۔میٹنگ میں یہی طے ہوا ہے کہ کسی قابل باڈی گارڈ کو بھی تحقیقات میں شامل کیا جائے گا۔۔تاکہ ایجنسی کے متعلق کیس کو حل کرنے میں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آسانی ہو۔۔مجھے تم سے بہتر کوئی نام نہیں لگا تھا اسی لیے اپنے سینئرز کو تمہارے نام سے آگاہ کر دیا میں نے۔۔اور اب مجھے ایسے مت دیکھو جیسے تم

مجھے مکا مارنے والے ہو۔۔ابھی تک طے نہیں کیا گیا ہے کسی کا نام۔۔"

اس نے کندھے اچکا کر بہت مزے سے بات سمیٹی تھی۔یاسر کا دل کیا واقعتاً ایک عدد مکا اسے جڑ ہی دے۔

"ہزار دفعہ منع کیا ہے کہ میری اجازت کے بغیر مجھے ادھر ادھر مت پھنسایا کرو۔۔"اسکا مُوڈ سخت خراب ہوا تھا۔ارمان نے تو جیسے سُنا ہی نہیں۔ڈھٹائی کے ساتھ کھڑا رہا۔۔

"اب کل ہم چِیف حنیفہ سے باڈی گارڈ کے متعلق بات کریں گے۔۔اور یقیناً وہ تمہارا ہی نام لیں گے کیونکہ۔۔۔"

"کیونکہ تم آلریڈی ان سے بات کر چکے ہو۔۔۔!"اس نے اسکا جُملہ تیزی سے اُچک کر مکمل کیا تھا۔ارمان ہنس دیا۔۔

"اوہ یاسر۔۔تم اتنے ذہین کیوں ہو۔۔؟"

اس نے ضبط سے بھرپور ایک نگاہ ارمان پر ڈالی تھی۔

"میں ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک شدید کمینہ انسان بھی ہوں جو تمہارے یہ دانت اسی لمحے توڑ سکتا ہے۔کل تک سامنے مت آنا میرے۔۔"وہ اسے گھرک کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

ارمان اسکے انداز پر ہنستا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ باہر کی جانب بڑھ آیا تھا۔۔پھر کی لمحات اپنی کار میں خاموشی سے بیٹھا رہا۔ اگلے ہی لمحات میں اسکی کار سیلیسہ کے اپارٹمنٹ کے سامنے کھڑی تھی۔رات خاصی گہری ہوگی تھی اسی لیے سڑک پر کسی ذی روح کا گُمان تک نہیں ہوتا تھا۔۔

وہ اب اپنی کار سے پُشت ٹکائے، سیلیسہ کی گلاس ونڈو کو چہرہ اٹھائے تک رہا تھا۔کچھ تھا جو اسے گھر جانے سے

روک رہا تھا۔بس کل تک کی بات تھی۔۔ساحر کے گارڈ کرنے پر وہ اس کی حفاظت سے بے فکر ہوسکتا تھا۔

اس نے گہرا سانس لیا اور یخ پڑتی رات میں اسکے لیے پہرہ دیتا رہا۔۔

---

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

"اَلسَلامُ عَلَیکُم"

"

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

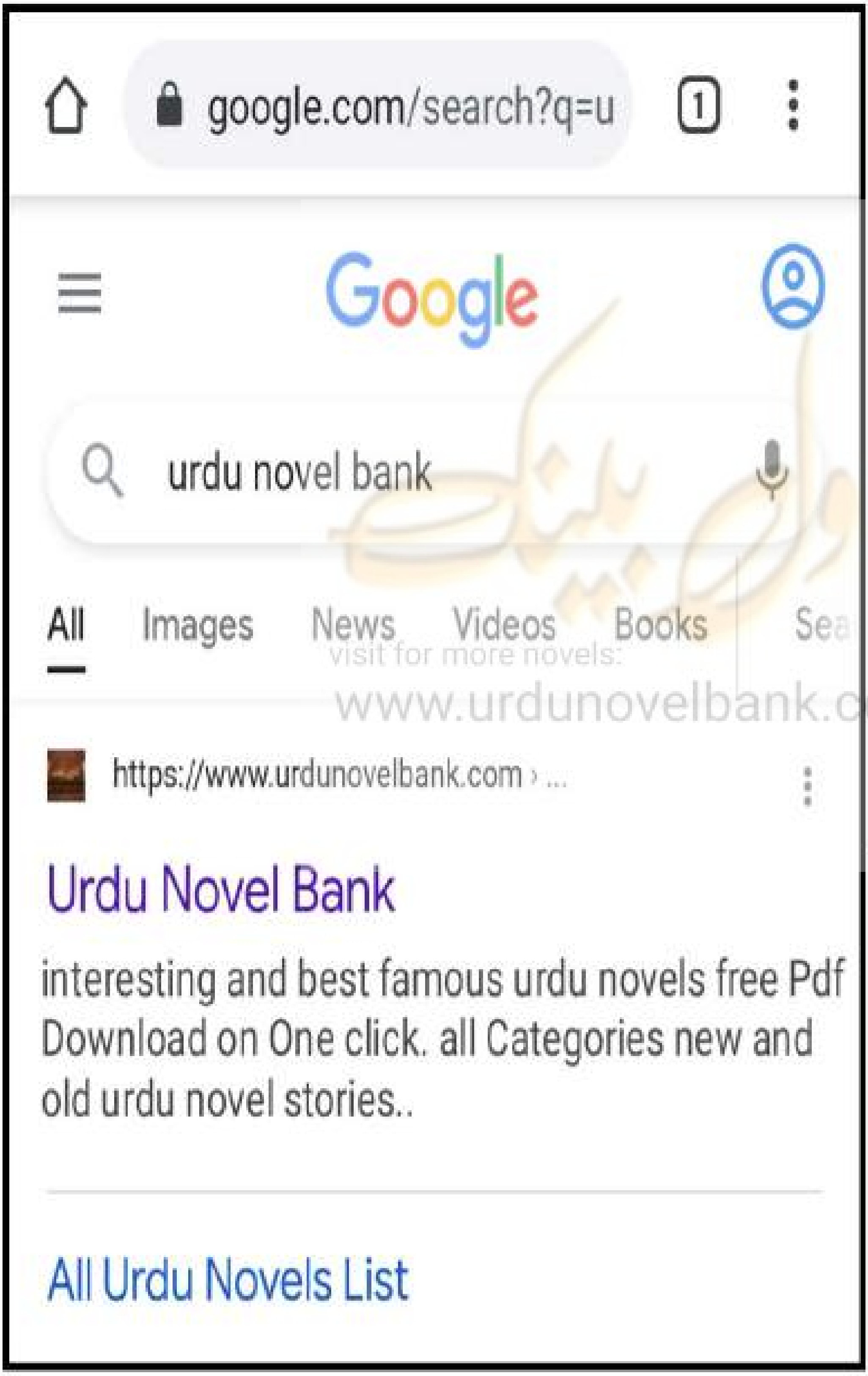

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

اگلے دن وہ انتہائی تھکن کے باوجود بھی شُوٹ پر چلی آئی تھی۔اس پورے ہفتے اسکے اوقات کار خاصے مصروف تھے۔نظر امجد نے یہ فوٹو شُوٹ بہت کٹھن مراحل کے بعد رکھوایا تھا۔وہ اپنے مسائل میں اپنے کام کو نظر انداز کرنے جیسی جسارت نہیں کر سکتی تھی۔۔ایسی لگژریز کی گنجائش صرف ان ایکٹریس کے پاس نکلتی تھی جو خاصی امیر تھیں۔۔اس جیسی اداکارہ کے پاس سر جھکا کر کام کرنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا۔۔

شُوٹ کے دوران ہی اسے چِیف حنیفہ کی کال موصول ہوئی تھی۔وہ اسے کسی اہم معاملے کے تحت ایجنسی بُلا رہے تھے۔اس نے شُوٹ سے فارغ ہو کر ان سے ملنے کا وعدہ کرلیا۔۔لیکن شُوٹ سے فارغ ہوتے ہوتے بھی اسے مغرب ہوچکی تھی۔ تھکن تھی کہ اعصاب سے اب پٹھوں میں سرایت کرتی جارہی تھی۔وہ مغرب کی اذانوں کے ساتھ ہی ایجنسی میں داخل ہوئی تھی۔گلیمر ایجنسی واقعتاً گلیمرس لگ رہی تھی۔۔رات کی اترتی سیاہیوں میں اسکے سفید روشن قمقمے ہر جانب روشن تھے۔ان روشنیوں میں اسے پل بھر کو اپنی آنکھیں چُندھیاتی ہوئی محسوس ہورہی تھیں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ آگے بڑھ آئی۔۔یوول اور نظر امجد کو اپنی آمد کی اطلاع دی اور ان سے حال احوال دریافت کرنے کے بعدِنچلے فلور تک چلی آئی۔شُوٹ کے بعد وہ خاصے آرام دہ سے لباس میں ملبوس تھی۔۔اس نے ہلکے گُلابی رنگ کی گھٹنوں تک آتی فراک زیب تن کر رکھی تھی۔سفید ٹائٹس اور ہیلز کے بجائے اسنیکرز پہنے، کُھلے بالوں کو پیچھے کیے ان پر پیارا سا رومال باندھے۔۔چہرے پر دو عدد باریک لٹیں گرائے۔۔وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آگے بڑھتے ہوئے اس نے بہت سے گارڈز کو سر کے خم سے مسکراتے ہوئے سلام کا جواب دیا تھا۔اسے ایجنسی کا یہ نِچلا فلور بہت پسند تھا۔۔کیونکہ اس جگہ کبھی اسکی بے عزتی نہیں کی گئ تھی۔ کبھی اسے حقارت سے نہیں دیکھا گیا تھا۔۔اسے ہر گارڈ نے ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھا تھا۔

کھڑکتے فون کی گھنٹیوں اور ہما ہمی کے ساتھ آتے جاتے گارڈز کے باوجود بھی اسے وہ جگہ پُرسکون محسوس ہوئی تھی۔چِیف حنیفہ کے آفس سے قبل، یاسر کا کیبن موجود تھا۔۔اس نے لمحے بھر کو اندر جھانک کر دیکھا۔۔ساتھ خود کو یاسر کی ڈانٹ کے لیے تیار بھی کرلیا۔وہ یوں ایک مصروف ٹیم کے آفس میں جھانک رہی تھی۔کوئی لتاڑتا یا نہیں لیکن یاسر کی جانب سے پڑنے والی جھاڑ یقینی تھی۔۔

لیکن اندر کا منظر اسے حیران کر گیا تھا۔ ٹیم کا کوئی بھی رُکن اندر موجود نہیں تھا۔درمیانے ٹیبل پر بہت سی فائلز اور لیپ ٹاپس کھُلے رکھے تھے۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی آفتاد کے آنے پر اپنے آفس سے اٹھ کر گ ۓ تھے۔اسی مصروف ٹیبل کے پار، کوئی تھا جو نماز پڑھ رہا تھا۔وہ ٹھہر گئ تھی۔۔پھر آہستگی سے اندر چلی آئ۔۔

وہ سیاہ کوٹ کرسی پر ڈالے، محض ڈریس شرٹ میں ملبوس نماز ادا کررہا تھا۔اترتی مغرب میں اگر کوئ منظر خوبصورت ہوسکتا تھا تو سیلینہ کے لیے وہ یہی منظر تھا۔۔اسکے پُرسکون رکوع اور سجدے کی حرکات و سکنات اسے رک کر دیکھنے پر مجبور کر گئ تھیں۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ کسی کو نماز پڑھتے دیکھنا بھی اتنا دلچسپ ہوسکتا ہے۔۔اسی پہر زار یاسر کو آواز دیتا اندر داخل ہوا تو سیلینہ نے اسے یکلخت ہی لبوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسکے ہاتھ میں ایک کُھلی فائل موجود تھی۔۔ شاید وہ اسے کچھ دکھانے لایا تھا۔۔یاسر پر نگاہ پڑتے ہی وہ معذرت خواہانہ سا مسکرا کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔وہ سلام پھیرنے کے قریب ہی تھا کہ سیلینہ کو چِیف حنیفہ کی جانب

سے کال کرلیا گیا۔۔

وہ اسے یونہی چھوڑ کر ان کے آفس کی جانب بڑھ گئ تھی۔سلام پھیر کر لمحے بھر کے لیے یاسر نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔۔

"آپکو ایجنسی کی جانب سے ایک باڈی گارڈ اسائین کیا جارہا ہے، سیلینہ۔۔آپ ورک پلیس یا پھر کسی بھی جگہ اس گارڈ کے بغیر نہیں جائینگی۔اگر آپ اسکے بغیر جائینگی تو آپکو مجھے اپنی مجبوری سے پہلے ہی آگاہی دینی ہوگی۔کیا آپکو اس اقدام پر کوئی اعتراض ہے۔۔؟"

وہ چند پل ان کا شفیق سا چہرہ دیکھتی رہی تھی۔۔پھر سیدھی ہو بیٹھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔میرے پاس معترض ہونے کا کوئی جواز موجود نہیں۔لیکن بس یہ بتا دیں کہ مجھے کونسا گارڈ دے رہے ہیں آپ۔۔؟" وہ چند پل اسکے استفسار پر اسے دیکھتے رہے تھے۔وہ ہمیشہ ایسے سوال کیا کرتی تھی جو سب سے کم اہمیت کے حامل ہوا کرتے تھے۔وہ بھی ایسی معصومیت سے کہ اس پر غصہ نہیں آیا کرتا تھا۔

اگلے ہی پل وہ اسے اپنے ساتھ لیے آفس سے باہر چلے آئے تھے۔کُشادہ سی راہداری میں بہت سے گارڈز ٹولیوں کی صورت بٹے ہوئے تھے۔اسی ہماہمی کے دوران اسے یاسر بھی نظر آگیا۔۔وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کسی سینئر گارڈ کے ساتھ کھڑا، نقشہ ہاتھ میں لیے، گہری سنجیدگی سے گفتگو کررہا تھا۔اس نے ایک طائرانہ نگاہ تمام گارڈز پر ڈالی۔۔وہ سب جیسے کہیں جانے کی تیاری میں لگ رہے تھے۔

اگلے ہی پل اس نے سوالیہ سا پلٹ کر حنیفہ کی جانب دیکھا تھا۔

"یہ سب کیا کررہے ہیں، چِیف انکل۔۔؟"

وہ بھی گارڈز کی پُھرتیلی حرکات و سکنات دیکھتے بتانے لگے۔۔

"یہ سب ایک ایکٹریس کی باہر مُلک سے پاکستانی داخلے کی سیکیورٹی ریگیولیشنز کی تیاری کررہے ہیں۔جب بھی کوئی ایکٹریس باہر ملک سے پاکستان آتی ہے تو ایئرپورٹ پر اسکے آنے کی اطلاع پھیلنے کے باعث خاصہ رش ہوجاتا ہے۔فینز اور رپورٹرز کے جمِ غفیر کو قابو رکھنا پڑتا ہے۔اوپر سے وہ جگہ حساس ہوتی ہے۔۔ایسی جگہوں پر حملے ہونا بہت عام بات ہے۔اسی لیے ہمارے وہاں پر موجود گارڈز، ہمہ وقت ایجنسی کے سیکیورٹی سسٹم سے رابطے میں رہتے ہیں۔یہاں پر موجود ایک قابل افسر ان کے پورے گروپ کو ریگیولیٹ کررہا ہوتا ہے۔۔"وہ خاموش ہوئے تو اسکے لب "اوہ" میں سُکڑے۔یاسر اب تک ہاتھ میں نقشہ لیے ساتھ کھڑے سینئر گارڈ سے گفتگو کررہا تھا۔

"یاسر۔۔وہ وہاں اس گارڈ سے کیا ڈسکس کررہا ہے۔۔؟" اس نے متجسس ہو کر پوچھا تو حنیفہ نے گہرا سانس لیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آج ہمارے ایک قابل ریگیولیٹری افسر کا سڑک حادثہ ہوگیا ہے۔جس کے باعث ایمرجنسی کے تحت اب کسی اور کو ایئرپورٹ سیکیورٹی ریگیولیٹ کرنی ہوگی۔اسی ریگیولیشن کے لیے یاسر اس سینئر گارڈ سے بات کررہا ہے۔۔"

"مطلب۔۔وہ سیکیورٹی کو جانچ کر آخر تک ان گارڈز سے رابطے میں رہے گا۔۔؟" اس نے سمجھ کر پوچھا تو حنیفہ نے نرمی سے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا تھا۔پھر یکلخت ہی ساحر کے سامنے سے گزرنے پر سیلینہ کو اس جانب متوجہ کیا۔۔

"یہ گارڈ۔۔جو ابھی آپکے سامنے سے گزر کر گیا ہے۔یہ آپکا پرسنل باڈی گارڈ ہوگا۔ساحر نام ہے اسکا۔۔ہماری ایجنسی کا انتہائی قابل اور منجھا ہوا گارڈ ہے۔۔"سیلینہ نے بغور اس پُھرتیلے سے ساحر کو دیکھا تھا۔وہ کسرتی جسم کا اونچا سا بندہ تھا۔اسکی اور یاسر کی اُٹھان بالکل ایک جیسی تھی۔

"یہ۔۔؟" اس نے مایوسی سے کہا تو حنیفہ نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیوں۔۔؟ کیا ہوا۔۔؟"

"انکل۔۔کیا آپ مجھے۔۔وہ۔۔وہ والا گارڈ نہیں دے سکتے۔۔جس کی آنکھیں سُرمئی رنگ کی ہیں۔۔"اس نے چِیف کو دُکاندار ہی سمجھ لیا تھا۔نہیں بھائی یہ نہیں۔۔وہ والا جُوتا دکھائیں جو پِنک رنگ کا ہے۔۔لیکن مسئلہ یہ تھا کہ چِیف دکاندار نہیں تھے اور یاسر کسی شیشے کے پار سجا جُوتا نہیں تھا۔۔جو اسکی خواہش پر اسے دے دیا جاتا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں۔۔وہ آپکو نہیں مل سکتا۔۔"حنیفہ نے کہا تو اس نے خفگی سے ان کی جانب دیکھا۔وہ اسکی خفا نگاہوں پر مسکرادیے تھے۔وہ اتنی پیاری تھی کہ اسے دیکھتے رہنے کو دل چاہتا تھا۔۔

"وہ کیوں نہیں۔۔؟" وہ منمنائی تھی۔چیف اب تمام گارڈز کو سیکیورٹی رُوم کی جانب بڑھتے دیکھ رہے تھے۔سب سے آخر میں یاسر اندر کی جانب بڑھا تھا۔اس نے ایک پل کے لیے چِیف کو دیکھا تو وہ چونکے۔۔

"کیا۔۔؟"

"کیا میں۔۔دیکھ سکتی ہوں کہ گارڈز ریگیولیشن کیسے کرتے ہیں۔۔؟" اسکے سوال پر وہ حیران ہوئے تھے۔پھر سر نفی میں ہلایا۔۔

"نہیں۔۔"

"پلیز۔۔۔پلیز پلیز۔۔۔"وہ بچوں کی طرح ضد کرنے لگی تو حنیفہ کو بہت کچھ بگڑتا نظر آنے لگا۔کیا وہ اس چہرے کے ساتھ اسے منع کرسکتے تھے۔۔؟ شاید نہیں۔۔

"اوکے۔۔لیکن آپ وہاں کوئی بات نہیں کریں گی۔۔بالکل چُپ رہنا ہوگا آپکو۔۔ٹھیک ہے۔۔؟"

ان کے راضی ہونے پر وہ پُرجوش سی سر اثبات میں ہلانے لگی تھی۔اسے خود بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ کس بات پر اتنا خوش ہورہی تھی۔۔لیکن وہ بس یاسر کو دیکھنے کے خیال سے ہی خوش ہوگئ تھی۔۔کیبنز بہت حد تک خالی محسوس ہورہے تھے۔گارڈز سیکیورٹی رُوم کے اندر تھے۔وہ دونوں

www.urdunovelbank.com

بھی بلی کی چال چلتے بے حد آہستگی سے اپنی منزلِ مقصود کی جانب بڑھ رہے تھے کہ یکایک سلمان کے سامنے آجانے پر ڈر کر سیدھے ہوئے۔۔

وہ اپنے آفس سے نکل رہے تھے۔۔ان دونوں کو دیکھ کر رُک سے گئے۔۔لمحے بھر کو آنکھیں چھوٹی کر کے انہیں سر سے پیر تک دیکھا۔۔وہ دونوں اب ان کی جانب دیکھتے زبردستی مسکرا رہے تھے۔۔چِیف سلمان کو لمحے بھر کے لیے ہنسی آئی تھی۔۔

"یہ کیا ہورہا ہے۔۔؟ آپ دونوں کہاں جارہے ہیں۔۔؟"

حنیفہ نے خُشک لبوں پر زبان پھیر کر انہیں دیکھا تھا۔پھر انہیں کہنی سے تھام کر ایک جانب کو ہوئے۔۔

"سیلینہ نے زندگی میں پہلی دفعہ مجھ سے کسی بات کی خواہش کی ہے، چِیف۔۔میں اسے منع نہیں کرسکا۔وہ بس گارڈز کی سیکیورٹی ریگیولیشن کو خاموشی سے دیکھنا چاہتی ہے۔ میں اسکے ساتھ ہی اندر رہونگا۔کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔۔"سلمان نے ایک نگاہ ان کے لجاجت بھرے چہرے پر ڈالی تھی۔پھر ایک نظر پلٹ کر سیلینہ کی جانب دیکھا۔۔لمحے بھر کو گہرا سانس لیا اور اپنا بازو ان سے آزاد کیا۔۔

"اوکے۔۔"سر اثبات میں ہلا کر انہیں اجازت دی تو حنیفہ بے ساختہ ہی مسکرا اٹھے۔ پھر سر کے خم سے ان کا شکریہ ادا کر کے سیلینہ کی جانب بڑھ آئے۔وہ دونوں اب پھر سے بلی کی چال چلتے آگے بڑھ رہے تھے۔سلیمان ان دونوں کو مسکرا کر دیکھتے رہے۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

انہیں ایسے دیکھ کر بس ایک ہی لفظ آیا تھا ان کے ذہن میں۔۔

"کیوٹ۔۔!"

اسی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھٹکتے وہ آگے بڑھ آئے تھے۔سیلینہ اور حنیفہ سیکیورٹی رُوم کا دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوئے۔اس کا سانس لمحے بھر کو رُک سا گیا تھا۔وہ محض ایک رُوم نہیں تھا۔۔بلکہ وہاں اک الگ ہی طرح کی دنیا سانس لے رہی تھی۔

رُوم خاصہ وسیع و عریض تھا۔کئ کیبنز گولائ کی صورت بنے تھے اور اس کیبن میں موجود ہر ٹیبل پر گارڈ براجمان تھا۔ان کے سامنے قیمتی اور جدید طرز کے کمپیوٹرز رکھے تھے۔انٹرنیٹ کی تیزی باقی راؤٹرز سے کہیں زیادہ تیز رفتار تھی۔سامنے بڑی سی اسکرین نصب تھی۔اس اسکرین کے ساتھ ہی کئ چھوٹی اسکرینز بھی موجود تھیں۔۔رُوم کی بتیاں گُل تھیں۔ محض کمپیوٹرز اور سامنے موجود اسکرین کی روشنی نے رُوم میں مبہم سا اندھیرا بکھیر رکھا تھا۔وہاں کی بورڈ پر تیزی سے انگلیاں چلنے کی آوازیں تھیں۔۔اسکرین پر ایئرپورٹ پر لگے ہر کیمرے کی فوٹیج لائیو کور کی جاری تھی۔

اس نے اسی مبہم سی روشنی میں یاسر کو تلاش کرنا چاہا۔لیکن وہ اسے کہیں بھی نظر نہیں آرہا تھا۔ شاید فوکس رکھنے کے لیے سیکیورٹی سسٹم کی زائد از ضرورت بتیاں گُل تھیں۔

حنیفہ نے اسے اشارہ کیا تو وہ چونک کر آگے بڑھ آئ۔وہ احساس کیے بغیر دروازے میں ہی ٹھہر گئ تھی۔حنیفہ نے اسکے لیے ایک خالی کرسی لا کر رکھی تو وہ خاموشی سے بیٹھ گئ۔وہ خود بھی اسکے ساتھ ہی کرسی کھینچے بیٹھ گۓ تھے۔۔یکایک اسکرین پر شور سا ابھرا۔۔شاید وہ ایکٹریس پاکستان

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

پہنچ گئی تھی۔اسی پہر ایک درمیانی لائٹ روشن ہوئی۔۔اس درمیانی روشنی تلے یاسر کھڑا تھا۔۔سفید شرٹ کی آہستیں مین پیچھے کی جانب موڑے، کان میں بلیو ٹوتھ لگائے، بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتا ہوا۔۔

اس اسپاٹ لائٹ میں وہ لمحے بھر کو بہت وجیہہ سا لگا تھا۔اسکے علاوہ شاید اتنے انہاک سے اسے کوئی بھی نہیں دیکھ رہا تھا۔شاید ان سب کے لیے یہ سب ایک نارمل بات تھی۔۔لیکن یاسر عالم کو اسپاٹ لائٹ تلے دیکھنا اسکے لیے نارمل ہرگز بھی نہیں تھا۔۔

"سیکیورٹی اِن آپریشن۔۔"اسکی ٹھہری ہوئی آواز رُوم میں لگے اسپیکرز پر گونجی تھی۔اسے لگا وہ بے چین ہورہی ہے۔کسی کی سیکیورٹی ریگیولیٹ کرنا مزاق ہرگز نہیں تھا۔۔یہ ایک مضبوط اعصاب کا کام تھا۔۔اگر وہ یاسر کی جگہ ہوتی تو اتنے اعتماد سے کبھی اتنے سارے لوگوں کو ریگیو لیٹ نہیں کر پاتی۔

"کیمرہ نمبر ٹین۔۔اپنے دائیں جانب سے میڈم کو سیکیور کیا جائے۔فرنٹ پر موجود کیمرہ اگلی راہداری کا منظر واضح کرے۔۔"وہ بغیر رُکے اعتماد سے ہدایات دیتا جارہا تھا۔اسکی ہر ہدایت پر کی بورڈ پر کھٹکتی انگلیاں تیز تر ہوجاتیں۔

"سیف علی، کیا آپکا مائیکروفون ٹھیک سے کام نہیں کررہا ہے۔۔؟ مجھے آپکی آواز کھر کھر سی محسوس ہورہی ہے۔جُنید۔۔دیکھو کہیں انٹرنیٹ کا مسئلہ تو نہیں۔۔"اس نے لمحے بھر کو پلٹ کر اندھیرے میں براجمان کسی جنید کی جانب اشارہ کر کے کہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"ایف سیون۔۔اپنے تمام کیمروں کی فوٹیجز کو منظرِ عام پر لایا جائے۔راہداریوں کے ہر حصے کو سیکیور کیا جائے۔۔آپ آگے بڑھ سکتے ہیں۔۔درمیان میں کہیں ٹھہرنے کی ضرورت نہیں۔جلد از جلد میڈم کو ایئر پورٹ کی حدود سے بحفاظت نکالنا ہماری ذمہ داری ہے۔کسی رپورٹرز یا فین کی آواز پر میڈم کو رُکنے نہیں دیا جائے۔۔کوتاہی کی کوئی گنجائش نہیں۔۔"اس کی آواز میں ہلکی سی تنبیہہ اُبھری تھی۔

"ولید اکرم۔۔آپکے بائیں جانب سے کوئی بھاگتا ہوا میڈم کی طرف بڑھ رہا ہے۔۔نامعلوم افراد کو سبجیکٹ تک بڑھنے سے روکا جائے۔۔"ہر لمحے رُوم میں موجود سنجیدگی اور خاموشی گہری ہوتی جارہی تھی۔اسے ہر کیمرے کی، ہر حرکت پر نگاہ رکھنی تھی۔۔سیلینہ بھی خُشک ہوتے حلق کے ساتھ اسکرین پر نگاہیں جمائے بیٹھی تھی۔ہر لمحے اسکرین ہر کیمروں کی فوٹیجز تبدیل ہوتی جارہی تھیں۔وہ ایک نقشے کے تحت چل رہے تھے۔۔اور وہ ٹھہر گئ۔۔اچھا تو یاسر کے ہاتھ میں وہ نقشہ اسی لیے تھا۔۔وہ اپنا ہوم ورک مکمل کر کے ہی سامنے کھڑا ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"داخلی راستہ بہت رِسکی ہوسکتا ہے۔ہیڈ اِن چارج شاہد رُستم، سبجیکٹ کو لے کر ساتویں دروازے کی جانب بڑھا جائے۔۔معاملات انڈر کنٹرول ہیں۔۔وہاں راہداریاں صاف اور لوگوں کی بہتات سے خالی ہیں۔۔"اس نے لمحے بھر کو ٹھہر کر ہاتھ میں بندھی گھڑی کی جانب دیکھا تھا۔دس منٹ۔۔ محض دس منٹ کے اندر اندر اسے انہیں ایئر پورٹ کی حدود سے باہر نکلنے کی ہدایات دینی تھیں۔۔کچھ سیکیورٹی رِسکس کی وجہ سے آج پہرہ بہت سخت تھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"دس منٹ میں آپ ساتواں دروازہ پار کر سبجیکٹ کو لیے باہر نکل آئیں گے۔دھیان رہے رپورٹرز کی نگاہ ان پر نہ پڑے۔۔پیچھا کرنا ہم افورڈ نہیں کرسکتے۔۔ایف الیون کو راہداری کے آخری سرے پر ایک قطار کی صورت کھڑا کیا جائے۔۔مزید لوگ اس جانب نہیں آنے چاہیے۔۔"

"راجر باس۔۔"دوسری جانب سے گارڈز کی آوازیں اک ساتھ ابھری تھیں۔انہیں اپنا کام کرنا آتا تھا۔اور جب تک وہ ایکٹریس دروازے سے پار ہو کر کار تک سلامتی سے نہیں پہنچ گئ، ان سب گارڈز کی سانسیں اٹکی رہیں۔کئ گاڑیاں ایک ساتھ آگے بڑھیں تو یاسر نے ہاتھ باندھ کر اسکرین کی جانب دیکھا۔۔

"سیکیورٹی آپریشن کلوزڈ! سبجیکٹ سیکیورڈ!" اور اسی کے ساتھ اس نے کان سے بلیو ٹوتھ نکال کر پیچھے ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔سب کی پرسکون سی سانس خارج ہونے کی آواز ایک ساتھ ہی محسوس ہوئ تھی۔اسی لمحے ہال نُما سیکیورٹی رُوم کی بتیاں روشن کردی گئ تھیں۔گارڈز ایک دوسرے کو آپریشن کی بحالی پر مبارک باد دے رہے تھے۔وہ بھی سینئر گارڈ کے ساتھ ہاتھ ملاتا سر کو خم دے رہا تھا۔وہ اور حنیفہ اس کے لیے ہلکی آواز میں تالیاں بجا رہے تھے۔یکایک اسکی نگاہ دور بیٹھی سیلینہ پر پڑی تو وہ حیران ہوا۔۔اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ یہاں موجود تھی۔۔

وہ اسکے دیکھنے پر اسے مسکرا کر سراہ رہی تھی۔وہ نہیں مسکرایا۔۔بس سنجیدگی سے نگاہ دوسری جانب پھیر لی۔۔سیلینہ کو اسکے انداز نے غصہ نہیں دلایا تھا۔شاید وہ ہر وقت بے وجہ مسکرانے والا آدمی نہیں تھا۔

اسے اسکے انداز کی عادت ہوتی جارہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"انکل۔۔ اگر یہ آپریشن کامیاب نہیں ہوتا تو پھر۔۔؟"

"پھر اس آپریشن کی ناکامی کی تمام ذمہ داری یاسر کو اپنے سر لینی پڑتی۔ڈسپلین کے تحت اسے چند دن کے لیے سسپینڈ بھی کیا جاسکتا تھا۔اسکا سات سالہ بے داغ ریکارڈ خراب ہونے کا خدشہ بھی تھا۔"اسکی آنکھیں پھیل گئ تھیں۔وہ اسکے حیران ہونے پر مسکرائے تھے۔۔

"اسی لیے یہ کام سینئر گارڈز کو بھی نہیں دیا گیا۔ہر کوئ ایسے معاملات کو پایہء تکمیل تک نہیں پہنچا سکتا اور پھر ناکامی کی صورت ذمہ داری بھی اپنے سر لینا آسان نہیں ہوتا۔اسے کسی وجہ کے تحت یہ کام سونپا گیا تھا۔۔کیونکہ۔۔"وہ یہاں لمحے بھر کو ٹھہرے تھے۔پھر چہرہ اٹھا کر یاسر کو دیکھا۔

"He has nerves of steel"

آہستہ سے جُملہ مکمل کیا تو وہ بے طرح متاثر ہو کر اسکی جانب دیکھنے لگی۔وہ اب گارڈز کے ساتھ ہی باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔پھر ان سے اجازت لیتا ان دونوں کی جانب بڑھ آیا۔۔حنیفہ اب اسے مسکرا کر "گُڈ ورک" کہہ رہے تھے۔وہ محض سر کے خم سے ان کی ستائش قبول کررہا تھا۔

"تم اتنے کُول لگ رہے تھے میں کیا بتاؤں۔۔"اس نے تالیاں بجا کر اسے سراہا تو اس نے چونک کر آس پاس دیکھا۔گارڈز اب مسکراہٹ دبائے سیلینہ کو دیکھ رہے تھے۔لیکن یاسر کی نگاہ پر نظر یوں بچائ گویا کچھ دیکھا ہی نہ ہو۔۔

اگلے ہی پل وہ تینوں باہر کی جانب بڑھ آئے۔راہداری میں ہی اسے ارمان مل گیا تھا۔ان کی چیف کے ساتھ میٹنگ تھی۔حنیفہ ڈیٹیکٹوز کی جانب بڑھے تو وہ اسکے ساتھ پیچھے کھڑا رہ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔؟"

"انکل نے بلایا تھا۔۔باڈی گارڈ اسائین کرنے کے لیے۔۔"وہ سمجھ کر سر ہلانے لگا تھا۔

"پھر میں نے ان سے پوچھا کہ مجھے اس گارڈ کے بجائے وہ گارڈ نہیں مل سکتا۔۔تو انہوں نے منع کر دیا۔۔"اس نے گہری مایوسی سے کہا تو وہ چونکا۔۔ابرو لمحے بھر کو اکھٹے ہوئے۔۔

"ساحر کے علاوہ کونسا گارڈ چاہیے تمہیں۔۔؟"

"وہی۔۔جس کی آنکھیں بہت پیاری ہیں۔۔"سادگی سے کہا۔۔وہ ٹھٹک سا گیا۔۔

"کس کی آنکھیں پیاری ہیں۔۔؟" اسے جیسے کچھ بہت برا لگا تھا۔ایک نگاہ سامنے موجود گارڈز پر ڈالی۔کون تھا وہ جس کی آنکھیں سیلینہ کو پیاری لگ رہی تھیں۔۔!

"ہیں بس کسی کی۔۔تمہیں کیوں بتاؤں۔۔؟" ٹھوڑی اٹھا کر پوچھا۔۔جیسے وہ اس سے یہ اگلوا ہی نہیں سکتا۔وہ اسکی اُٹھی ٹھوڑی کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بھاڑ میں گیا تمہارا پیاری آنکھوں والا گارڈ۔۔ تمہیں وہ گارڈ ہرگز نہیں ملے گا۔ساحر ہی ہے اب سے تمہارا باڈی گارڈ۔۔"بگڑے نقوش لیے کہا تھا اس نے۔ سیلینہ نے بے ساختہ ابھرتی ہنسی بمشکل روکی تھی۔پھر مسکراہٹ دبا کر اسے دیکھا۔۔

"یو شیور۔۔؟ تمہیں اس دوسرے گارڈ کی آنکھوں کے علاوہ اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔؟" وہ اسے چھیڑ رہی تھی۔یاسر نے اس پر ایک آخری بیزار نگاہ ڈالی اور آگے بڑھ گیا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم ہو وہ۔۔تمہاری آنکھیں ہیں بہت پیاری۔۔!"اور اس نے اتنی بُلند آواز سے کہا تھا کہ نِچلے فلور پر موجود ہر گارڈ ساکت ہوگیا تھا۔میٹنگ روم کی جانب بڑھتے چیف انچارج، تحقیقاتی ٹیم اور حنیفہ نے ان دونوں کی جانب آنکھیں پھیلا کر دیکھا تھا۔ارمان کی ہنسی بے ساختہ تھی۔۔یاسر کی آنکھیں حیرت سے پوری کھل گئ تھیں۔لب ساکت ہوگئے تھے اور رخسار لمحے بھر کو گُلابی ہوئے تھے۔ شیر اور زار نے ابلتی ہنسی قابو کرنے کے لیے چہرے جھکا لیے تھے۔ساحر نے گلا کھنکھار کر صاف کیا تھا۔۔وہ تو جیسے برف بن گیا تھا۔۔اسے مڑ کر دیکھ تک نہیں سکا۔۔

وہ آگے بڑھی۔۔اسکی جانب دیکھا۔۔اور پھر ہنسی دباتی لِفٹ کی جانب بھاگ گئ۔ اسے اپنے انکشاف پر کوئ اعتراض نہیں تھا۔اس نے ساکت ہوئے گارڈز سے سر جھکا کر معذرت کی اور پھر اسی سرخ چہرے کے ساتھ اپنے کیبن کی جانب بڑھ گیا۔۔

اف۔۔اف اف۔۔!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ مسکراتی ہوئ لِفٹ سے اوپر چلی آئ تھی۔اسی پہر بہت سی ایکٹریس گروہ کی صورت داخلی دروازے کی جانب بڑھتی ہوئ نظروں کے سامنے سے گزری تھیں۔اس نے نظر انداز کر کے آگے بڑھنا چاہا لیکن ایسا ممکن نہیں ہوسکا۔ان میں سے جُولیا اسے دیکھ چکی تھی۔ مفلر والے واقع کے بعد اس نے سیلینہ سے الگ طرح کا بیر وابسطہ کر رکھا تھا۔

"دیکھو تو۔۔آج ہماری ایجنسی میں کون چلا آیا ہے۔سیلینہ مظہر۔۔پچھلے سالوں میں انہیں اتنے پراجیکٹس پر کام کرنے کا موقع دیا گیا ہے کہ اب تو ان کے پاس کسی سے بات کرنے تک کا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وقت نہیں ہے۔۔ساتھ ہی آجکل سیاست میں خاصی دلچسپی لے رہی ہیں یہ۔۔"مسکرا کر طنز کرتی جُولیا کا انداز اسے بہت بُرا لگا تھا۔اتنے خوبصورت چہروں کے ساتھ ایسے طنز جانے کیوں کرتی تھیں یہ ایکٹریس۔۔؟

اس نے جواب دیئے بنا آگے بڑھنا چاہا لیکن دُشمن ابھی کم نہیں تھے۔اسی قطار سے عُمیرہ زاہد کی آواز بھی اُبھری تھی۔۔

"اور حُلیہ ایسا اختیار کیا ہے محترمہ نے۔۔جیسے ان سے زیادہ بچہ تو کوئی ہے ہی نہیں۔لیکن میں بتاتی چلوں کہ جی یہ گُلابی رنگ کے لباس پہننے سے آپ ستائیس سے سترہ سال کی نہیں ہوجائینگی۔۔"اسکی چوٹ پر ایک دلفریب سا قہقہہ گُونجا تھا۔جُولیا اور عُمیرہ اسے طنز کا نشانہ بنانے کے لیے ایک ہی صف میں جا کھڑی ہوئی تھیں۔اس نے ان سب کی جانب افسوس سے دیکھا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے آپ سب میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔"

"لیکن ہمیں آپ میں خاصی دلچسپی ہے۔۔آپ میں بھی۔۔آپ کی ورک لائف میں بھی اور لو لائف میں بھی۔۔بس یہ بتادو یار کہ اتنے امیر ہینڈسم مردوں کو کیسے قابو کرتی ہو۔۔؟" اور یہ والا طنز جیسے دل میں برچھی کی مانند اُتر گیا تھا۔وہ محبت جو اس نے واجد حسن سے کبھی کی تھی، آج اسکے لیے ایک خوفناک طنز ثابت ہورہی تھی۔۔

اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن حلق میں بہت سے گرہیں لگ گئیں۔اس سے ایک بھی لفظ ڈھنگ سے ادا نہیں ہو پارہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں بتاتی ہوں کہ امیر لڑکوں کو کیسے پھنساتے ہیں۔۔"ایک جانی پہچانی سی آواز اسکے عقب سے اُبھری تھی۔وہ ایک جھٹکے سے مُڑی اور پھر اسکی خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔سائرہ اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔ہاتھ باندھ کر۔۔ہمارا پیارا سا فیشن آئیکون۔۔!

وہ اسکے سامنے سے نکل کر ان ایکٹریس سے سامنے آئی تو لمحے بھر کو سب کا سانس خُشک ہوگیا۔ وہ اس انڈسٹری کی انتہائی کامیاب اور منجھی ہوئی میک اپ آرٹسٹ تھی۔ان سب نے اپنے پراجیکٹس میں سائرہ کے ساتھ کام کیا تھا اور پھر اس کے ہاتھ میں موجود صفائی کے بعد وہ اسکی مستقل گاہک بن گئی تھیں۔۔کچھ عرصے سے وہ اپنے کام کے سلسلے میں دوسرے شہر گئی ہوئی تھی۔۔لیکن اب وہ واپس آچکی تھی۔۔اور ان سب کو یہ جان لینا چاہیئے تھا کہ وہ سیلینہ مظہر کی بیسٹ فرینڈ تھی۔۔!اسکی بچپن کی سہیلی۔۔

"سب سے پہلے تو آپ کی شکلوں کا اچھا ہونا ضروری ہے۔اگر دو کلو میک اپ کے بعد بھی آپکا چہرہ قابلِ قبول لگتا ہے تو آپ امیر مردوں کو نہیں پھانس سکتیں۔ایسے خواب دیکھنا چھوڑ دیں۔۔" اسکی تیز زبان اپنے جوہر دکھا رہی تھی۔سیلینہ نے بھی اعتماد سے ہاتھ باندھے اور بالکل سائرہ کے انداز میں کھڑی ہو کر ان سب کے چہروں کو تکنے لگی۔۔

"اور آپ جُولیا جی۔۔آپ کی حالیہ سرجری کے اثرات کیسے رہے ہیں۔۔؟ میں نے سُنا تھا خاصی مہنگی ٹریٹمنٹ ہوتی ہے آئی لِڈز لِفٹ کروانے کی۔۔"اور اس نے بہت سکون سے ایک دھماکے دار انکشاف ان ایکٹریس کے سامنے کردیا تھا۔سیلینہ نے بھی حیران نظروں سے جُولیا کا چہرہ دیکھا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"آپ نے سرجری کب کروائی۔۔؟"

"!آپ نے تو کہا تھا آپ نیچرل بیوٹی ہیں۔۔"

"اور جو مساج تم نے مجھے بتایا تھا آئی لِڈز کا۔۔وہ کیا بکواس تھی۔۔؟"

سوالات کا اک ریلہ تھا جو جُولیا پر اُبل پڑا تھا۔اس نے خونخوار نظروں سے سائرہ کو گھورا تو اس نے بے نیازی سے کندھے اچکا دیے۔

"نیچرل بیوٹی۔۔"وہ ہنسی تھی۔۔بالکل چڑیلوں کی طرح۔۔"سوری لیکن اس نام کی کوئی شے نہیں ہوتی۔سب مہنگی پراڈکٹس اور ٹریٹمنٹ کا کمال ہوتا ہے۔۔"اس نے ہاتھ جھلا کر کمال انداز سے کہا تھا۔ساتھ بال بھی کندھے پر جھٹکے۔۔

"مزید یہ کہ اگر دل حسد سے سیاہ پڑ چکا ہو تو یہ میک اپ پراڈکٹس بھی کام نہیں کیا کرتی۔۔"وہ مزے سے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ساتھ ساتھ زہر میں بُجھے تِیر چھوڑتی جارہی تھی۔ان کی ہمت کیسے ہوئی سیلینہ کو بُلی کرنے کی۔۔

"تم۔۔۔میں تمہیں چھوڑونگی نہیں۔۔"جولیا نے اسے انگشتِ شہادت اٹھا کر تنبیہہ کی تھی۔سائرہ کو جیسے فرق پڑ جانا تھا۔۔

"بالکل۔۔شوق سے مت چھوڑیں مجھے۔۔اور عُمیرہ جی آپ۔۔مت بُھولیں کہ آپ نشے کی حالت میں دُھت میرے سیلون آئی تھیں ایک دفعہ۔۔سی سی ٹی وی فوٹیج آج تک پوری آب و تاب کے ساتھ بحفاظت رکھی ہے میرے پاس۔۔"اور یہ ہوا ایک اور دھماکہ۔۔اس نے یقیناً ان کا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ساتھ کھانے کا لائحہ عمل تباہ کر دیا تھا۔وہ سب اب ملامتی نگاہوں سے عمیرہ کو تک رہی تھیں۔

عمیرہ کا چہرہ کانوں کی لوؤں تک سُرخ پڑ چکا تھا۔۔

"میرے ایک کولیگ بتا رہے تھے کہ حال ہی میں ایک ڈائیریکٹر سے لڑ پڑی تھیں آپ۔۔محض اس لیے کیونکہ اس نے آپ کو بڑی بہن کا رول دیا تھا۔۔سوری لیکن ایسے ہتھکنڈوں سے آپ بھی پینتیس سال سے پچیس سال کی نہیں ہو جائینگی۔۔"

سائرہ جیسی زبردست خاتون کے ہاتھ غلط راز لگ گئے تھے ان سب کے۔وہ ذرا آگے آئی تو سب ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹیں۔

"اگر میری دوست کو آئندہ بُلی کرنے کی کوشش بھی کی۔۔تو مت بھولیے گا کہ آئندہ آپکا پالا مجھ سے بھی پڑ سکتا ہے۔۔اگر میں میک اپ سے چہرے سنوار سکتی ہوں تو ان چہروں کو بگاڑنے کا ہنر بھی بخوبی رکھتی ہوں۔۔بی ویری کیئر فُل یو بچز۔۔!"کمال تنبیہہ تھی وہ۔۔ایکٹریس کسی چیز سے خوفزدہ نہیں ہوتیں۔۔سوائے ایک بُرے میک اوور کے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کچھ ہی لمحات میں وہ سب درمیانی ہال سے چھٹ گئ تھیں۔سائرہ اسکی جانب گھومی اور پھر اسے کھینچ کر خود سے لگا لیا۔

"اتنی کمزور کیوں ہو گئی ہو، سیلین۔۔؟" اب کہ اسکی آواز میں فکر تھی۔سیلینہ کو بے اختیار ہی رونا آیا تھا۔کتنی اکیلی ہو گئی تھی وہ سائرہ کے بغیر۔۔ایسا لگتا تھا کوئی اپنا دُنیا میں موجود ہی نہ ہو۔۔

اگلے ہی پل وہ دونوں الگ ہوئیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسی پل نچلے فلور سے تحقیقاتی ٹیم داخلی دروازے کی جانب بڑھتی ہوئی نظر آرہی تھی۔وہ دونوں بھی چہرہ گھما کر ان کو دیکھ رہی تھیں کہ یکایک۔۔ارمان اور سائرہ کی نگاہیں متصادم ہوئیں۔۔وہ اسے ایسی غیر متوقع جگہ دیکھ کر لمحے بھر کو رک گیا تھا۔پھر اپنی ٹیم سے معذرت کرتا وہ ان کی جانب تیزی سے بڑھا۔۔یاسر نے چہرہ پھیر کر اسے دیکھا۔۔

"سائرہ ارمغان۔۔رائٹ۔۔؟" وہ مسکرا رہا تھا۔۔سائرہ جو لمحے پہلے اپنی زبان کی تیز دھار سے سب تباہ کردینے پر تُلی ہوئی تھی۔۔اس سے مسکرا دی۔ مسکراتے ہوئے ذرا جو گُمان ہوتا اسکی زبان کا۔ سیلینہ کبھی اسے دیکھتی۔۔ کبھی ارمان کو۔۔

"جی بالکل۔۔" ٹیم باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔یاسر اب ارمان کی جانب چلا آرہا تھا۔ پھر اسکے ساتھ آرُکا۔۔ایک نگاہ تک نہیں ڈالی سیلینہ پر۔اسے ابھی پچھلی حرکت بھولی ہی کہاں تھی۔۔

"آپ کون ہیں۔۔؟ اور میری دوست کو کیسے جانتے ہیں۔۔؟"

سیلینہ نے ہاتھ باندھ کر پوچھا تو ارمان حیران ہوا۔سیلینہ سائرہ کی دوست تھی؟ رئیلی؟

"یہ میں تمہیں بتادونگی بعد میں۔۔"سائرہ نے اسے آنکھوں میں تنبیہ کر کے پیچھے کیا تھا۔پھر مسکرائی۔۔اسکی اگلی نگاہ ارمان کے ساتھ کھڑے باڈی گارڈ پر پھسلی تھی۔۔

"یہ ہی ہیں وہ۔۔سوئیٹ پوتے۔۔؟" اسکے پوچھنے پر جہاں سیلینہ حیران ہوئی وہیں ارمان ہنس دیا۔ یاسر نے نا سمجھی سے ارمان کو دیکھا تھا۔

"جی یہ وہی ہے۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کس نے کہا کہ یہ سوئیٹ ہے۔۔؟ جس نے بھی کہا ہے انتہائی غط خبر دی ہے تمہیں۔۔" سیلینہ کی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔سوئیٹ۔۔اوہ خدا سوئیٹ۔۔!

"کیوں۔۔؟ کیا کیا ہے اس نے تمہارے ساتھ۔۔؟" سائرہ کے ابرو لمحے بھر کو تن سے گئے تھے۔ مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔

"کوئی ایک بات ہو تو بتاؤں نا تمہیں۔۔" لمحے بھر کو آنکھیں شرارت سے اسکی جانب پھیریں۔وہ بغیر جنبش کے اسے سُن رہا تھا۔"ہر جُرم یاد ہے مجھے اس گارڈ کا۔۔گِن گِن کر بدلے لونگی اس سے۔۔سوئیٹ۔۔ہونہہ۔۔"اس نے سر جھٹکا تھا۔

"کیا ان جرائم کے سرزد ہونے کے ثبوت پیش کرسکتی ہیں آپ۔۔؟" اور اس الگ طرح کے سوئیٹ پوتے نے پوچھ ہی لیا۔سیلینہ اسکے سوال پر گڑبڑائی تھی۔پھر سنبھل کر جلدی سے بولی۔۔

"میں وکٹم رہی ہوں۔۔میری گواہی ہی کافی ہوگی۔۔"

"جن کی گواہی میں ذہنی عارضے کے سیشن لیے جانے کے ریکارڈ رہے ہوں۔۔ان کی گواہیاں قابلِ قبول تو

ہوسکتی ہیں لیکن قابلِ بھروسہ ہرگز بھی نہیں ہوسکتیں۔۔"سائرہ کو سمجھ آگیا تھا کہ وہ کس طرز کا سوئیٹ تھا۔سیلینہ کو تو اسکی روانی سے چلتی زبان نے بدمزہ ہی کردیا تھا۔۔ذرا جو مزاق سمجھ لے یہ آدمی۔۔ہر وقت سنجیدہ بُھوت بنا رہتا ہے۔۔جِن کہیں کا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپکو کیسے پتہ کہ میں ماہرِ نفسیات سے سیشنز لیتی ہوں؟ کیا آپ میری بغیر اجازت میرا بیک گراؤنڈ چھان رہے ہیں۔۔؟" چمک کر پوچھا۔۔لیکن وہ یاسر ہی کیا جو متاثر ہوجائے۔۔

"غالباً کل رات انتہائی خوشگوار ملاقات ہوئی تھی آپکے ماہرِ نفسیات سے میری۔۔"

اور وہ اسکے جواب پر بھونچکی رہ گئی تھی۔یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔

"کیا یہ تمہیں زیادہ تنگ کرتا ہے۔۔؟" سائرہ نے ابرو اسی انداز سے تان کر پوچھا تھا۔اسی پل ارمان نے ہاتھ اٹھادیے۔اس سے پہلے کہ یہ زبانی لڑائی جنگِ عظیم میں تبدیل ہوجاتی۔۔اسے درمیان میں آنا ہی پڑا۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ہاں تھوڑا کڑوا ضرور ہے یہ۔۔لیکن دل کا بُرا نہیں ہے۔اور اس بات پر سیلینہ بھی متفق ہیں ہم سے۔۔ابھی کچھ ہی دیر پہلے یہ ان کی آنکھوں کے پیارے ہونے کا اعتراف بھی کرچکی ہیں۔۔اگر آپ چاہیں تو پوچھ سکتی ہیں ان سے۔۔"اور اب رنگ فُق ہونے کی باری سیلینہ کی تھی۔یاسر نے اس حوالے پر ناگواری سے ارمان کو دیکھا تھا۔پھر اسے بازو سے پکڑ کر باہر کی جانب گھسیٹا۔۔

"ہم پھر ملیں گے۔۔ان دو عجیب لوگوں کے ساتھ ہمارا ملنا ممکن نہیں۔۔"وہ دور جاتا ہوا ہانک لگا رہا تھا۔یاسر اسے باہر کی جانب گھسیٹ رہا تھا۔پھر اسے ایجنسی کے داخلی دروازے کے باہر لا کر پھینک دیا۔وہ ہنستا ہوا اپنی ٹیم کی جانب بڑھ گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اندر چلا آیا۔۔سیلمہ پر اک نگاہِ غلط ڈالے بغیر لف کی جانب بڑھ گیا۔وہ دونوں اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھیں۔پھر سائرہ نے بھی سیلمہ کو بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ گھسیٹا۔۔

"تم چلو۔۔تمہیں مجھے بہت ساری باتیں بتانی ہیں۔۔یہ پیاری آنکھوں والے گارڈ کا کیا سین ہے۔۔؟" ساتھ ساتھ وہ اس سے پوچھ بھی رہی تھی۔سیلمہ کو یاسر کا تپا ہوا چہرہ دیکھ کر بہت مزہ آیا تھا۔اف۔۔غصے میں تو وہ اور بھی کیوٹ لگتا تھا۔ایک منٹ۔۔کیوٹ؟ اسے اپنے الفاظ کے انتخاب پر لمحے بھر کو حیرت ہوئی تھی۔۔کیا ایک کسرتی جسم کا لمبا سا مرد کیوٹ لگ سکتا ہے۔۔؟ شاید نہیں۔۔یا شاید ہاں۔۔

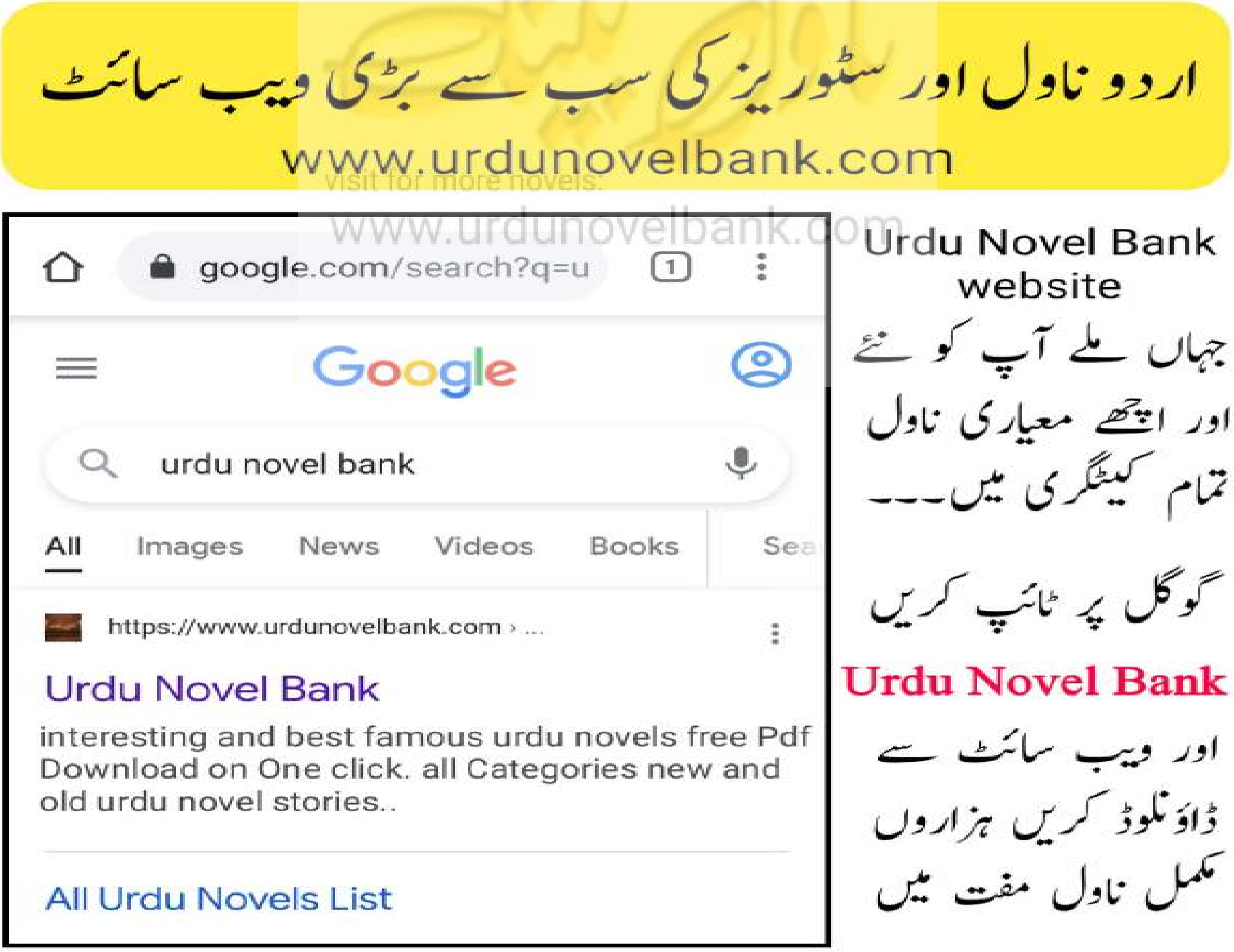

(   )

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرلے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

اس نے رات کے گہرے ہوتے پہر میں کار سبزہ زار پر روکی اور پھر باہر نکل آیا۔دادا کا سفید محل ویسے ہی ایستادہ تھا۔۔ڈھنڈا۔۔پُرسکون اور خوبصورت۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کار کی چابی ہاتھ میں لیے وہ آگے بڑھ آیا۔رات خاصی گہری ہوگئی تھی۔شاید سردار سونے چلے گئے تھے اسی لیے اسے گھر کچھ زیادہ ہی خاموش محسوس ہوا۔لکڑی کے بیچ فرش پر وہ ذرا آگے بڑھا لیکن پھر لاؤنج کی جلی بتی دیکھ کر چونکا۔۔

کیا دادا اس وقت جاگ رہے تھے۔۔؟ اس نے سوچ کر جیسے ہی اندر قدم رکھا تو ٹھٹک سا گیا۔ سردار ایک جانب صوفے پر براجمان تھے اور ان کے عین سامنے صوفے پر کوئی عورت بیٹھی تھی۔۔

اس عورت کی اسکی جانب پُشت تھی لیکن وہ اس موجودگی اور گُدی تک آتے ان گہرے سُرخ بالوں کی پہچان رکھتا تھا۔سردار کی نگاہ بے ساختہ اس پر پڑی تو اسی پہر سُلطانہ نے بھی اس کی موجودگی محسوس کر کے گردن پھیری۔۔وہ رات کے اس پہر ان کی توقع ہرگز نہیں کررہا تھا۔۔

"یاسر۔۔تم آگئے بیٹا۔۔میں کب سے تمہارا انتظار کررہی تھی۔۔"وہ جوش سے کہتی اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔اسے اس کی آواز میں ہلکی سی نمی محسوس ہوئی تھی۔دادا اب کے اسکا چہرہ محتاط نگاہوں سے تک رہے تھے۔۔وہ اسے جانتے تھے۔۔وہ سُلطانہ کو ناپسند کرتا تھا۔۔

اس نے ایک سرسری سی نگاہ اس پر ڈالی اور آگے بڑھ آیا۔پھر اسی خاموشی سے سردار کے ساتھ آبیٹھا۔۔سُلطانہ اسکا ٹھنڈا انداز دیکھ کر چُپ سی ہوگئی تھی۔۔

"تم نے کہا تھا تم آؤ گے۔۔"پُرشکوہ لہجہ۔۔ناراض انداز۔۔وہ اسے دیکھتا رہا۔۔سردار اسی پل اٹھ گئے تھے۔پھر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا دبایا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گۓ۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے آپ سے ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔" اسکی آواز پہلی بار اُبھری۔۔ بالکل خالی سی آواز۔۔ جیسے دُور دیواروں سے پلٹ کر واپس آرہی ہو۔ سُلطانہ جلدی سے مسکرائی۔۔ اسے کسی بھی طرح اس گفتگو کو طول دینا تھا۔

"ہماری پچھلی دفعہ ملاقات نہیں ہوسکی تھی بیٹا۔۔"

"میں آپ سے ملاقات نہیں کرنا چاہتا تھا۔" اس نے صاف گوئی سے کہا تو سامنے بیٹھی عورت کا رنگ زرد ہوا۔۔

"تم اپنی ماں کے ساتھ ایسا نہیں کرسکتے۔ میں نے تمہارے لیے یہ اینڈسٹری جوائن کی تھی، یاسر۔۔ تمہارے بہتر مستقبل اور تابناک کامیابیوں کے لیے۔۔ تمہاری زندگی میں ہوئے نقصان صرف تمہارے نہیں تھے۔۔ وہ میرے لیے بھی بھاری نقصان تھے۔۔ لیکن میں نے تو کبھی تمہیں موردِ الزام نہیں ٹھہرایا۔ میں نے تو کبھی تمہیں قسمت کی کارکردگی کا الزام نہیں دیا، بیٹا۔۔ پھر تم اپنی ماں کے لیے اتنے ظالم کیسے ہوسکتے ہو۔۔؟" اسکا حلق خشک ہوگیا تھا۔۔ وہ جیسے بولتے بولتے ہانپنے لگی تھی۔ وہ ویسے ہی بیٹھا رہا۔۔ مُردہ آنکھیں لیے۔۔

"تمہارے باپ کی جُدائی میرے لیے بھی ایک کٹھن مرحلہ تھی۔ اسکے جانے کے بعد زندگی میرے لیے بھی اتنی ہی عذاب تھی جتنی کے تمہارے لیے۔۔ ہم دونوں اس سفر کی اذیت میں ساتھ تھے۔ پھر کیوں تم نے اپنے راستے مجھ سے جُدا کرلیے۔۔؟ کیوں تم نے مجھے چھوڑ دیا۔۔؟" ایک آنسو ٹوٹ کر رخسار پر ڈھلکا۔ وہ ویسے ہی بیٹھا رہا۔۔ اسکی آنکھیں ہر لمحہ سُرخ ہوتی جارہی تھیں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں بھی اس دنیا میں اتنی ہی اکیلی ہوں جتنے کہ تم ہو۔۔ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ کی ضرورت ہے۔۔ میں تمہارے بغیر مزید ایک پل زندہ نہیں رہ سکتی، یاسر۔۔میں تمہارے بغیر مر جاؤنگی۔۔"وہ اب باقائدہ رونے لگی تھی۔وہ ویسے ہی بیٹھا رہا۔۔اسکا تنفس تیز ہورہا تھا۔۔آنکھیں گُلابی ہو کر درد کرنے لگی تھیں۔۔

"مجھے آپکی ضرورت نہیں ہے۔۔"بے تاثر سے لہجے پر سُلطانہ کو لگا وہ مزید اسکی سنگدلی برداشت نہیں کرپائے گی۔اسے لگا وہ کسی بھی لمحے ڈھے جائے گی۔۔

"میں تم سے معافی مانگتی ہوں۔۔میں تم سے اپنے ہر عمل کی معافی مانگتی ہوں۔۔مجھے ایسے مت ٹھکراؤ۔۔میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔۔"لاؤنج میں سسکیاں گُونجنے لگیں۔۔سردار اپنے کمرے کے دروازے سے لگے بے بسی سے آنسو صاف کررہے تھے۔

"میں آپکو معاف کرچکا ہوں۔لیکن میں آپکو کبھی پسند نہیں کرسکتا۔میں آپکو شدید ناپسند کرتا تھا۔۔کرتا ہوں اور کرتا رہونگا۔بہتر یہی ہوگا کہ اپنا اور میرا وقت ضائع کیے بغیر الگ راستوں پر خاموشی سے زندگی گزار لی جائے۔۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔سُلطانہ اسکے ساتھ ہی اٹھی تھی۔پھر اسکی جانب تیزی سے بڑھی۔۔وہ اسے روکنا چاہتی تھی۔۔وہ ایسے نہیں جاسکتا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نہیں۔۔تم آج ایسے ادھوری بات کر کے نہیں جاسکتے۔۔تمہیں آج سب کچھ کلیئر کرنا ہوگا۔میں مزید اس

اذیت کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتی، یاسر۔۔"وہ چلائی تھی۔۔اس نے اپنا ہاتھ اس سے چھڑایا۔۔ پھر اسکے روکنے کے باوجود بھی دروازے کی جانب بڑھ گیا۔۔وہ اسکے پیچھے آرہی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم ایسے نہیں جاسکتے۔۔!"وہ داخلی دروازے میں ٹھہر کر چلائی تھی۔لیکن وہ نہیں سن رہا تھا۔وہ گاڑی میں واپس بیٹھ گیا تھا۔۔شاید وہ اب کہیں جارہا تھا۔سردار بھی کمرے کا دروازہ کھولے اسے روکنے باہر چلے آئے تھے لیکن تب تک دیر ہوچکی تھی۔۔وہ جاچکا تھا۔۔وہ اب کہیں بہت دور جا رہا تھا۔۔

اسے یاد تھا کہ وہ بمشکل آٹھ سال کا تھا جب وہ دادا کے ساتھ آ کر اس گھر میں رہنے لگے تھے۔ اسکی ماں خوبصورت تھی اور باپ وجیہہ۔۔بابا کا کاروبار دیوالیہ ہوا تو ساری زندگی کی مصیبتیں ان کے سروں پر آپڑیں۔ان کا گھر، سواری اور ہر وہ شے جو قیمتی تصور کی جاسکتی تھی، دیوالیہ ہوتے کاروبار نے نگل لی۔۔

ان دنوں کی تکلیف بہت زیادہ گہری تھی۔۔ماں اور بابا کے بڑھتے جھگڑوں سے بھاگ کر وہ دادا کی چھت پر چلا آتا تھا۔تب دادی بھی حیات تھیں۔۔ماں اور دادی کی کبھی نہیں بنی۔۔گھر میں چِک چِک روز کا معمول بن گئی۔۔اسے اپنا اسکول چھوڑنا پڑا۔۔اپنی پڑھائی کو خیر آباد کہنا پڑا۔۔ دادا کی زمینیں موجود تھیں لیکن ان پر بہت سے دُشمن قابض تھے۔۔کئی سال عدالت میں کیس چلتا رہا اور سردار کی کمر جُھکتی چلی گئی۔۔وہ جب کیمبرج میں استاد رہے تب گاؤں میں زمینیں سنبھالنے والے ٹھیکیدار کی غداری پر ان کی زمینیں دوسروں کے قبضے میں آگئیں۔۔دادا کو اپنا آبائی گھر بچانے کے لیے واپس آنا پڑا۔۔بابا کو پڑھائی میں کبھی دلچسپی رہی نہیں تھی۔۔وہ کاروباری

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

انسان تھے۔۔لیکن ان کا کاروبار زندگی کی دوڑ میں کہیں پیچھے ہی دم توڑ کر بہت سی زندگیاں سالم نگل گیا۔

وہ خاموش ہوتا جارہا تھا۔۔بولتا وہ پہلے بھی نہیں تھا۔۔لیکن اب زندگی تھی کہ الفاظ تک سینچ رہی تھی۔بابا ویوالیہ ہوتے ہی دادا کے گھر آبسے۔۔وہ غریب سے غریب تر ہوتے جارہے تھے۔دادا نے زندگی بھر کمایا پیسہ اب زمینیں واپس لینے پر صرف کردیا تھا۔۔عدالتوں میں رواں کیسس اور وکلاء کی بھاری فیسیں دادا کو اپنی جیب سے بھرنی پڑیں۔۔

انہیں دنوں سُلطانہ کو انڈسٹری سے ایک عام سے رول کی آفر آئی تو وہ بابا کی بغیر اجازت آڈیشن دے آئیں۔۔دن پھر گئے اور راتیں بدل گئیں۔۔خُفیہ آڈیشن جلد ہی منظرِ عام پر آگیا اور اس کی زندگی مزید خاموش ہوتی گئ۔۔والدین کے بڑھتے جھگڑوں نے اسکا دل سیاہ کردیا تھا۔۔وہ از حد خاموش ہوتا گیا۔۔

اسکے دوست۔۔اسکول۔۔زندگی۔۔کہیں بہت پیچھے رہ گئ تھی۔۔وہ اندھیر ہوتی سڑک پر بغیر کسی نشاندہی کے چلتا جارہا تھا۔ماں ایکٹریس بن گئیں۔۔بابا سے بات کرنا ترک کردیا۔۔اب وہ دونوں ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنا تک گوارہ نہیں کرتے تھے۔۔اور وہ محض ان دونوں کے چہرے تک رہا ہوتا تھا۔۔بالکل خاموشی سے۔۔وہ انہیں ایک ساتھ خوش دیکھنا چاہتا تھا۔۔بالکل دادی اور دادا کی طرح۔۔بالکل اپنے دوستوں کے والدین کی طرح۔۔وہ ان کے ساتھ بیٹھ کر اپنے اندر پلتی خاموشیوں کو بیان کرنا چاہتا تھا۔۔وہ انہیں ایک ساتھ ہنستا دیکھنے کے لیے ترس گیا تھا۔۔اسکی ماں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ٹی وی شوز پر قہقہے لگا کر ہنسا کرتی تو اسکے دل کا خلاء مزید گہرا ہوجاتا۔۔وہ اور بابا ایک دوسرے سے نگاہیں چُرا کر ٹی وی کا چینل تبدیل کرلیا کرتے۔۔

دادا کی زمینوں کا مسئلہ حل ہونے تک اسکی زندگی کہیں بہت آگے نکل گئ تھی۔ ماں اب ایک کامیاب ایکٹریس گردانی جاتی تھی۔۔وہ سب کچھ تھی جو ایک عورت میں ہونا چاہیے تھا۔۔وہ خوبصورت تھی۔۔پڑھی لکھی تھی۔۔اچھے اطوار رکھتی تھی۔۔اب تو معاشرے میں اک بلند مقام بھی رکھنے لگی تھی۔۔بس وہ ایک

اچھی ماں ثابت نہیں ہوسکی تھی۔

اسکا داخلہ اسکول میں دوبارہ ہوگیا تھا۔بابا سردار کے دیے گئے پیسوں پر اپنا کاروبار دوبارہ جمانے کی کوشش میں جُت گئے۔ سُلطانہ اسکی پڑھائی کا خرچہ اٹھانے لگی۔۔گھر سے غُربت تو ختم ہوگئ لیکن جو گہری خلیج رشتوں کے درمیان حائل ہوچکی تھی وہ کیسے ختم کی جاسکتی تھی۔۔؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے بولنا چھوڑ دیا۔۔بس برائے نام بات کیا کرتا۔۔سردار سے بہت لگاؤ تھا اسے۔۔لیکن ان سے بھی عجیب خاموشی والا تعلق تھا۔وہ دونوں گھنٹوں خاموش بیٹھ کر گزار سکتے تھے۔بابا سے اسکا تعلق قدرے بہتر تھا۔۔وہ جب کبھی نفرت سے ماں کو ٹی وی پر دیکھ کر چینل تبدیل کرنے لگتا تو وہ اسے ٹوک دیتے۔۔پھر رات کے کسی پہر اسکے کمرے میں داخل ہو کر اسکے بال سہلاتے ہوئے کئ نصیحتیں کرجاتے۔۔وہ اس نرم آواز میں کی گئ نصیحتوں کو آج تک نہیں بھلا سکا تھا۔۔

"تمہیں اپنی ماں سے نفرت نہیں کرنی، یاسر۔۔ تمہیں میرے اور اسکے جھگڑوں میں اپنا اور اپنی ماں کا تعلق نہیں تباہ کرنا۔وہ ایک اچھی عورت ہے۔۔صرف تمہارے بہتر مستقل کے لیے ٹی وی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پر بلاوجہ ہنستی ہے۔۔اس سے نفرت نہیں کرنی ہے بیٹا۔۔ماؤں سے نفرت نہیں کیا کرتے۔۔"وہ اسکا سر چومتے اور اٹھ جاتے۔۔ساری رات پھر وہ سو نہیں سکتا۔۔اسکا دل تکلیف سے بھنچنے لگتا اور آنکھیں گرم آنسو بہانے لگتیں۔سب بظاہر ٹھیک تھا۔۔لیکن گھرانے کی جڑیں سڑ گئ تھیں۔اندر کا تعافن اسکے اندر بھرتا جارہا تھا۔وہ سانس لیتا تو اس سے سانس نہیں لیا جاتا۔۔اسے اس چھوٹی سی عمر میں خوشی کا نام نہیں پتہ تھا۔۔لیکن وہ خوش ہونا چاہتا تھا۔کیا اس نے زندگی سے بہت زیادہ حصہ مانگ لیا تھا۔؟ وہ سوچتا اور جاگتا رہتا۔۔

سُلطانہ اور بابا اسے الگ الگ محبتوں سے نوازتے رہے۔۔وہ انہیں کہنا چاہتا تھا کہ ان کی جُدا محبتیں اسے اندر سے ختم کررہی ہیں۔وہ ان کی مشترکہ محبت چاہتا تھا۔۔لیکن پھر وہ یہ سب کہہ نہیں سکا۔۔وہ یہ سب کبھی نہیں کہہ سکتا تھا۔۔

اسکول میں داخلے کے بعد اسکی زندگی میں ایک اور مسئلہ شروع ہوا۔۔وہ ایک ایکٹریس کا بیٹا تھا۔۔اور ایکٹریس کا کردار اس معاشرے کی نگاہ میں ہمیشہ مشکوک تھا۔اسکے اسکول میں بچے اس سے بات کرنے سے کتراتے تھے۔ان کی نگاہوں میں اپنے لیے تحقیر دیکھ کر اسے لگتا وہ زندہ ہی مار دیا گیا ہے۔گھر کی زندگی کے ساتھ اسکول کی زندگی بھی ابدی جہنم ثابت ہوئی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دوست نہیں مل سکے۔۔اس کی خاموشی گہری ہوگئ۔۔زندگی اسی رفتار سے گزرتی رہی۔۔دادا اور دادی اسی سال حج پر چلے گۓ اور سُلطانہ اپنی فلم کے لیے ایک دوسرے ملک۔۔وہ اور بابا گھر میں تنہا رہ گۓ۔۔وہ بابا کے ساتھ گھنٹوں گاؤں کی پگڈنڈیوں پر چلتا رہتا تھا۔ان کی گفتگو برائے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نام تھی۔۔زیادہ تر بابا ہی گفتگو کیا کرتے اور وہ سنتا رہتا۔وہ اچھے انسان تھے۔۔اسکے لیے وہ ایک عظیم انسان تھے۔۔بس زندگی نے انہیں بہت تلخ بنادیا تھا۔۔

ایک رات وہ ڈر کر اٹھا اور پھر تیزی سے ان کے کمرے کی جانب بھاگا۔۔وہ اکثر خوابوں سے ڈر کر اٹھتا تھا۔بابا نے اس ساری رات اسے اپنے سینے سے لگائے رکھا تھا۔اسے یاد نہیں تھا کہ وہ زندگی میں کب اتنا پُرسکون سویا تھا۔۔؟ بابا کی آغوش کا نرم گرم سا احساس جیسے اسکے اندر جمی برف کو پگھلا گیا تھا۔

اگلی رات وہ ان کے کمرے میں تکیا لیے پھر سے کھڑا تھا۔۔بابا نے اسے دیکھا اور پھر ہنس دیے۔۔اپنے ہاتھ اسکے لیے وا کیے تو وہ بھاگ کر ان میں سمٹ گیا۔وہ ان سے بات نہیں کرتا تھا۔وہ بس ان کی نرم گرم سی آغوش کا دیوانہ ہوتا جارہا تھا۔۔ماں کی محبت کا خلاء وہ باپ کی محبت سے بھرنے کی کوشش میں ہلکان ہوتا جارہا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پھر ہر رات ایسا ہی ہونے لگا۔۔اسے لگا وہ اب باباکے بغیر کبھی نہیں سو سکے گا۔۔ناشتے پر وہ اسے کہانیاں سناتے، محبت سے کھلا رہے ہوتے تھے اور وہ کسی بھی بات کا جواب دیے بغیر کھا رہا ہوتا تھا۔اسکی زندگی جیسے بابا کے گرد گھومنے لگی تھی۔۔بابا ایک دائرہ تھے جس میں وہ چکر کاٹتا جارہا تھا۔ایک رات بابا لاؤنج ہی میں تھک ہار کر سوگئے تو وہ بھاگ کر اپنے کمرے میں گیا۔۔بیڈ پر رکھی چادر اٹھائی اور پھر اسے لکڑی کے فرش پر گھسیٹتا ہوا لاؤنج تک لایا۔۔اب وہ ان پر چادر ڈال رہا تھا۔۔پھر وہ ان کے سامنے اکڑوں بیٹھا انہیں چپ چاپ دیکھتا رہا۔۔اسے اسی پل احساس ہوا تھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کہ وہ بابا سے دیوانگی کی حد تک محبت کیا کرتا تھا۔۔وہ ان کی آغوش، ان کی محبت، ان کی نرمی کا دیوانہ ہوتا جارہا تھا۔۔

اسے زندگی سے جیسے مزید کچھ درکار نہیں تھا۔

سُلطانہ کی واپسی طول اختیار کرتی گئ۔وہ اسے ہفتے میں دو بار فون کرلیتی۔۔وہ چپ چاپ اسکی روداد سنتا اور فون رکھ دیتا۔اس ساری رات وہ بابا کی آغوش میں سسکتا رہتا تھا۔وہ سُلطانہ کی محبت کے لیے تڑپتا تھا۔بابا اسے سمجھتے تھے اسی لیے بال سہلا کر اسے سلانے کی کوشش کرتے رہتے۔۔اور وہ واقعتاً سو جاتا۔۔

لیکن پھر اسکی زندگی میں ایک بونچھال سا وارد ہوا۔۔

اور اس نے بابا کو کھو دیا۔۔

یاسر عالم نے۔۔اپنے باپ کو۔۔ایک رات۔۔ایک خوفناک حادثے میں کھودیا تھا۔۔!

www.urdunovelbank.com

اسکی کار جانے سڑک کے کونسے اطراف میں کھڑی تھی۔اسکی ساکت پلکیں درد کرنے لگیں۔۔اس نے پلکیں جھپکائیں۔۔منظر دُھندلا ہوتا گیا۔۔

ہسپتال کے اس ٹھنڈے فرش کی اذیت اسے آج تک اپنے پیروں میں محسوس ہوتی تھی۔اس نے سُلطانہ کو فون کیا۔۔اسے بتایا کہ بابا بہت بیمار ہیں۔۔اسے بتایا کہ وہ اکیلا ہے۔۔وہ اکیلا اس سرد دُنیا میں برف بنتا جارہا ہے۔۔لیکن وہ اسکی پکار پر راضی نہ ہوئ۔۔

"اب تمہارا باپ کونسے ڈرامے کررہا ہے، یاسر۔۔!میں یوں اچانک نہیں آسکتی بیٹا۔۔"اسے لگا کسی نے اسکے وجود کو چھلنی کردیا ہو۔ڈرامہ۔۔!اسکی ماں کو بابا کا خوفناک حادثہ ڈرامہ لگ رہا تھا۔۔؟ اس نے فون رکھ دیا۔۔اسے مزید کوئی بات نہیں کرنی تھی۔۔وہ بابا کے پاس چلا آیا۔۔وہ گہری بیہوشی کی زد میں تھے۔آپریٹر مشین کی بپ بپ آواز جیسے اسکی سماعت پر کسی بھاری ہتھوڑے کی مانند برس رہی تھی۔اس نے بابا کا ہاتھ چھوا۔۔وہ یخ تھا۔۔اس ہاتھ کی ٹھنڈک جیسے اسکے وجود کے اندر تک پھیل گئ تھی۔۔

"بابا۔۔"اس نے پکارا۔۔

جواب ندارد۔۔وہ جو کبھی انہیں مخاطب نہیں کیا کرتا تھا اب پاگلوں کی طرح انہیں پکار رہا تھا۔وہ جواب دینے سے قاصر رہے۔۔

اسکے قدموں سے جان سلب ہوتی جارہی تھی۔یکایک ڈاکٹرز کی ٹیم اندر داخل ہوئ۔بابا کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں۔انہیں شاکس دیے گئے۔۔وہ پتھرائ آنکھوں سے ان کے وجود کو دیکھتا رہا۔۔پھر اس نے دیکھا کہ کوئ ڈاکٹر اسکی جانب بڑھ رہا ہے۔۔وہ اب اسکے سامنے پنجوں کے بل بیٹھ رہا تھا۔

اسے لگا وہ کچھ ایسا سننے والا ہے جس کے بعد وہ کچھ بھی سننے کے قابل نہیں رہے گا۔

"بیٹا۔۔آپ کے بابا از نو مور۔۔!"بابا از نو مور۔۔اسے انگریزی آتی تھی۔۔اور اس جملے کو سن کر جو اذیت اسکا احاطہ کرنے لگی تھی، اسکا بیان ہر حد سے باہر تھا۔وہ بابا کے ساتھ ایمبولینس میں اپنے گھر کی جانب بڑھ رہا تھا۔اسے یاد تھا کہ دادا کو انتقال کی خبر دے دی گئ تھی۔وہ وہاں سے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

نکل گئے تھے۔۔دادا نے زمینوں پر کام کرتے ٹھیکیداروں سے بابا کی میت سنبھالنے کو کہا۔۔کچھ انجان لوگ اس کے گھر میں پہلے سے موجود تھے۔وہ اب اسے خود سے لگائے تسلی دے رہے تھے۔لیکن وہ ہسپتال میں ہی کہیں بابا کے ساتھ ختم ہو گیا تھا۔۔وہ ان کے ساتھ ہی کہیں کھو گیا تھا۔۔

اور اس رات۔۔وہ بابا کے بستر پر دراز۔۔زور زور سے رویا تھا۔۔اس نے بستر کے ہر حصے کو سُونگھ کر بابا کی خوشبو اپنے اندر اتار لینی چاہی۔۔اسے لگا اب وہ کبھی چین سے نہیں سو سکے گا۔۔کبھی بھی نہیں۔۔

سُلطانہ واپس آگئی۔۔اسکی آنکھیں اس قدر پتھرا گئی تھیں کہ مردہ محسوس ہونے لگیں۔دادا اور دادی بھی آگئے تھے۔۔بس بابا ہی نہیں آسکے تھے۔

اس نے ہر ایک سے چہرہ پھیر لیا۔۔اسے ہر ایک وجود سے نفرت ہو رہی تھی۔۔جنازہ پڑھ لیا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

گیا۔۔دادا اور دادی مزید بوڑھے ہو گئے۔۔ماں اپنے کام پر دوبارہ لگ گئیں۔۔وہ ان سے کوئی بات نہیں کرتا تھا۔وہ اسکی توجہ کے لیے تڑپتی رہتی تب بھی وہ اس پر ایک نگاہ تک ڈالنا گوارہ نہیں کیا کرتا تھا۔۔اسکے لیے وہ مر چکی تھی۔۔

وہ بڑا ہوتا گیا۔۔تلخ ہوتا گیا۔۔ظالم حد تک صاف گو اور حقیقت پسند ہوتا گیا۔۔اسکول پار ہوا اور وہ کالج میں آگیا۔۔پڑھائی کی جانب اسکا رجحان خاصہ گہرا تھا۔۔انہی دنوں اسے ارمان ملا۔۔باقی لوگ اسکی ماں کے پیشے کے باعث اسے مکروہ گردانتے تھے لیکن ارمان کو ان فضولیات سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔وہ اس سے بالکل الٹ تھا۔۔باتونی، تلخ تو بالکل نہیں۔۔دل کھول کر ہنسنے والا اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خوش رہنے والا۔۔اسے پہلے پہل تو اسکے وجود سے کوفت ہوتی لیکن پھر وہ اسکا عادی ہوتا گیا۔وہ اسکی باتوں کا عادی ہوتا جارہا تھا۔۔

اس نے ماں سے ملنا بالکل چھوڑ دیا تھا۔۔وہ اب شہر میں اپنے وسیع و عریں بنگلے میں رہا کرتی تھی۔ایک رات وہ شُوٹ سے واپس لوٹی تو وہ اسکے گھر میں موجود تھا۔اسکی ماں اس رات نشے میں دُھت تھی۔۔اور اسے گھر لانے والا فرد اسکے نشے میں ہونے پر فائدہ اٹھانے والا تھا۔۔لیکن ایسا ممکن نہیں ہوسکا۔۔وہ جو دادا کے اصرار پر سُلطانہ سے ملنے آیا تھا۔۔اب اس مرد کو مار رہا تھا۔ اس نے اس ایک آدمی پر گھر کی ساری چیزیں جیسے الٹ دی تھیں۔۔

وہ اپنی ماں سے نفرت کرتا تھا۔۔بہت زیادہ۔۔لیکن وہ کسی جانور کے حوالے اسے نہیں کرسکتا تھا۔ اگلی صبح معاملہ کھلا تو معلوم ہوا کہ اسکی ماں کو بغیر مطلع کیے نشہ آور مشروبات پلائے گئے تھے۔۔ تاکہ اسکے تابناک حال پر اک داغ ملا جاسکے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے دل میں اس رات کے بعد جیسے اک پھانس سی کُھب گئ تھی۔وہ اپنی ماں سے جتنی بھی نفرت کرلیتا لیکن وہ اسے ہر خطرے سے بچا لینا چاہتا تھا۔

ارمان اور اس نے بار کا ایگزام ایک ساتھ کلیئر کیا۔۔لیکن پھر وہ جاسوس نہیں بن سکا۔۔وہ ڈیٹیکٹو نہیں بننا چاہتا تھا۔۔وہ ماں ہی کے توسط سے ایک ایجنسی چلا آیا تھا اور پھر یہیں اسے حنیفہ ملے تھے۔۔جو اسکی آنے والی زندگی میں ایک بہت بڑے مددگار ثابت ہوئے تھے۔اس نے ایجنسی سے ٹریننگ حاصل کی اور باڈی گارڈ بن گیا۔۔ محض اس لیے کہ مزید کوئ ایکٹریس کسی نشے میں دُھت

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وحشی کا نشانہ نہ بن جائے۔۔صرف اس لیے کہ وہ ایک ایسا محافظ ثابت ہوسکے جس پر بابا کو فخر ہو۔۔اور صرف اس لیے۔۔

اس نے اسی پل ایگنیشن میں چابی گھمائی اور گاڑی آگے بڑھادی۔۔

تاکہ وہ قیامت کے دن ان سے کہہ سکے کہ انتہائی نفرت کے باوجود بھی وہ اپنے مرد ہونے کی ذمہ داریوں سے کبھی پیچھے نہیں ہٹا تھا۔۔کیونکہ وہ بابا کا بیٹا تھا۔۔ان کا سب سے پیارا بیٹا۔۔

ایک ہفتہ بالکل خاموشی سے گزر گیا تھا۔سیلینہ اپنے فوٹو شُوٹ میں مصروف رہی تھی۔حال ہی میں اسے ایک فیشن پریڈ کی ماڈلنگ کی بھی آفر آئی تھی۔پیسے اچھے تھے اور وقت کا اتنا ضیاع بھی نہیں ہورہا تھا تو اس نے ہامی بھرنے ہی میں عافیت جانی۔

ساحر جب سے اسے گارڈ کرنے لگا تھا تب سے کوئی مسئلہ پیش نہیں آیا تھا۔وہ بغیر کسی خوف کے زینوں اور لِفٹ سے سفر کرلیا کرتی تھی۔ہاں البتہ ایک ہفتے سے اس نے یاسر کو نہیں دیکھا تھا۔۔وہ ایجنسی میں بھی اسے نہیں دِکھا تھا۔۔شاید اسکی مصروفیت بڑھ گئی تھی۔۔

اگلے دن وہ فیشن شو کی تیاری کے لیے عین وقت پر آپہنچی۔وہاں پر موجود میک اپ آرٹسٹس نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔اپنے لیے بچھلا پروٹوکول دیکھ کر اس کی آنکھیں جانے کیوں بھر آئی تھیں۔شاید اسکی زندگی واقعتاً نارمل ہوگئی تھی۔۔

www.urdunovelbank.com

میک اپ مکمل ہوا تو اس نے لمحے بھر کو آئینے میں دیکھا اور دم بخود رہ گئی۔کیا وہ بھی اتنی ماورائی لگ سکتی تھی؟ روشنیوں میں اسکا وجود کچھ اور جگمگا رہا تھا۔میک اوور رُوم کے اندر اسی پل کسی جانی پہچانی سی ہیلز کی ٹک ٹک سُنائی دی تو اس نے یونہی چہرہ اٹھا کر دیکھا۔۔وہ چہرہ نہیں جُھکا سکی۔۔اسے لگا وہ سانس بھی نہیں لے سکے گی۔۔

اسی پل رُوم کے باہر کھڑے ساحر کو اپنی گردن میں ایک باریک سی سوئی کھبتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔وہ اسی پل پلٹا اور اسی تیزی سے ماریہ کے گارڈز کو پرے دھکیلا۔وہ اب ان سے لڑ رہا تھا۔۔اسکے جسم کی رفتار سُست پڑتی جارہی تھی۔شاید وہ انجیکٹ کیا گیا مواد تھا جس کے باعث لمحے بھر کو اس کے لیے دنیا دُھندلاتی جارہی تھی۔۔وہ گردن میں بڑھتی تکلیف کے باعث ایک ہاتھ گردن پر رکھتا ایک گھٹنے کے بل جھکا تھا۔۔اسے سانس لینے میں دُشواری ہورہی تھی۔اس نے دانت جما کر خود کو بیہوش ہوجانے سے روکے رکھا۔۔گارڈز اب اسکے چاروں اطراف تھے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اٹھنا چاہتا تھا لیکن اٹھ نہیں پارہا تھا۔۔

"میرے اعصاب بہت مضبوط ہیں۔۔تم لوگ مجھے محض ایک انجیکشن سے قابو نہیں کرسکتے۔۔"وہ اسی پل تیزی سے اٹھا اور ان میں سے ایک کو اٹھا کر دور پھینکا۔۔

رُوم میں اسکے عین پیچھے ماریہ ایستادہ تھی۔اسکا عکس آئینے میں نظر آرہا تھا۔سیلینہ کو کچھ غلط ہوتا ہوا محسوس ہورہا تھا۔وہ اگلے ہی پل اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

"تم۔۔تم یہاں کیا کررہی ہو۔۔؟" اسکی بے یقین سی آواز ابھری تھی۔وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔پھر ساتھ رکھی آرام دہ کُرسی پر پُرسکون سے انداز میں بیٹھ گئی۔اگلے ہی پل دو انگلیوں کے اشارے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سے اس نے کسی کو اندر آنے کا اشارہ کیا تھا۔دروازے سے ایک کم عمر جوان اندر داخل ہوا۔۔ اسکے ہاتھ میں ایک کُھلا ہوا لیپ ٹاپ بھی موجود تھا۔۔اس نے لیپ ٹاپ لا کر سامنے موجود ٹیبل پر رکھا اور پھر مؤدب سا پیچھے ہو گیا۔۔

ماریہ نے آگے بڑھ کر ایک انگلی سے ویڈیو پلے کی۔۔سیلینہ کے لیے اسکرین واضح نہیں تھی۔۔ لیکن یہ آوازیں۔۔وہ ان آوازوں کو پہچانتی تھی۔۔اس نے برف ہوتے وجود کے ساتھ آگے بڑھ کر لیپ ٹاپ کی اسکرین پر نگاہ ڈالی اور پھر بے ساختہ ہی خوفزدہ ہو کر اپنے لبوں پر ہاتھ رکھے۔۔

یہ اسکینڈل کی ویڈیو۔۔یہ ویڈیو جس نے اسکی زندگی تباہ کردی تھی۔۔یہ ایک ویڈیو جس نے اسے کامیابی کے تابناک آسمان سے زمین پر لا پھینکا تھا۔۔یہ ویڈیو اب تک اپنا وجود رکھتی تھی۔اسے لگا وہ سانس نہیں لے رہی ہے۔۔ اسے لگا وہ کبھی سانس نہیں لے سکے گی۔۔اسے سانس لینے میں شدید دُشواری ہورہی تھی۔۔وہ اگر اب گری تو دوبارہ اُٹھ نہیں پائے گی۔۔وہ اگر اب کسی اسکینڈل کا شکار ہوئی تو کبھی اپنے کیرئیر کو استوار نہیں کرپائے گی۔۔اور محض اس ایک خیال نے اسکی حیات سے زندگی کا آخری قطرہ تک سینچ لیا تھا۔۔

"کیا کہا تھا میں نے تمہیں۔۔میں تمہیں تباہ کردونگی۔۔"ماریہ کی آواز پر اسے لگا کسی نے اسے ڈس لیا ہے۔اسے اسکی سفاکی پر لمحے بھر کو یقین نہیں آیا تھا۔وہ باہر اب تک گارڈز سے لڑ رہا تھا۔ لیکن اسکی طاقت جیسے لمحہ بہ لمحہ ریت کی مانند گرتی جارہی تھی۔یہ تو اسکے طاقتور بازوؤں کی طاقت تھی کہ وہ اب تک ان سے لڑنے کی ہمت مجتمع رکھ پایا تھا۔۔کوئی عام بندہ تو کب کا ہوش کھو کر گرنے کے قریب ہوسکتا تھا۔۔اس نے آگے بڑھ کر دروازہ دھاڑ سے کھولا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"تم۔۔تم ایسا نہیں کروگی۔۔"اسکی کپکپاتی آواز ابھری تھی۔۔

"ایک کِلک کی دُوری، سیلینہ مظہر۔۔بس ایک کِلک کی دُوری اور تم تباہ ہوجاؤگی۔۔"اسکے برف سے لہجے پر

اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا۔سیلینہ کے چہرے کو دیکھ کر ساحر کو کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔وہ آگے بڑھنے لگا کہ اسے ماریہ کے ساتھ آئے گارڈز نے ایک جھٹکے میں قابو کیا۔۔وہ گھٹنوں کے بل گر سا گیا تھا۔سیلینہ نے آنکھیں پھیلا کر اسکی جانب دیکھا تھا۔اسے ساحر کی غیر ہوتی حالت دیکھ کر جیسے اپنے سر پر سب کچھ گھومتا ہوا محسوس ہورہا تھا۔۔

"ہاں میں ایسا نہیں کرونگی اگر تم میری ایک بات مانوگی تو۔۔"اس نے سودے بازی کرتے ہوئے کہا تو اس نے اسے زخمی آنکھوں سے دیکھا۔

"کیا کرنا ہوگا مجھے۔۔؟" بے جان سی آواز پر ماریہ کو کمینی سی خوشی کا احساس ہوا تھا۔اس نے اگلے ہی پل دو انگلیوں سے ساتھ کھڑی لڑکی کو اشارہ کیا تو وہ اشارہ سمجھ کر رُوم کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گئی۔۔جب وہ واپس آئی تو اسکے ہاتھ میں اک لباس تھا۔۔ماریہ نے سِلک کے اس لباس کو ہاتھ میں لے کر اسکی جانب اُچھالا تھا۔۔

"تم آج یہ پہن رہی ہو۔۔"لباس اس سے ٹکرا کر قدموں میں جا گرا تھا۔۔وہ جُھکی۔۔پھر اسے اٹھالیا۔۔اس لباس کی ساخت بہت بے حیا تھی۔۔وہ بغیر دوپٹے والے بہت فیشن ایبل کپڑے پہنتی تھی لیکن وہ ایسے کپڑے نہیں پہنتی تھی۔یہ ایسا لباس تھا جو بے حیائی کے بھی کسی گہرے زُمرے میں آیا کرتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے اگلے ہی پل زخمی آنکھوں سے ماریہ کا چہرہ دیکھا تھا۔

"تم جانتی ہو کہ میں ایسے کپڑے نہیں پہنتی۔۔!"

"میں جانتی ہوں۔۔اسی لیے تو تمہیں اس لباس میں وہاں بیٹھے ہزاروں مردوں کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں۔۔تم پر یہ ثابت کرنا چاہتی ہوں کہ تمہاری کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔تم میرے سامنے ریت کے ایک ننھے ذرے جتنی اہمیت بھی نہیں رکھتی ہو۔۔"وہ بولی تو لہجے میں جلن سی بھڑکنے لگی۔۔سیلینہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"میں یہ نہیں پہن سکتی۔۔میں۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔تو پھر اس ویڈیو کے سرِ بازار ہوجانے پر تم سب کو کیا جواب دوگی۔۔اس کے لیے خود کو تیار کرلینا۔۔"وہ اگلے ہی پل تیزی سے پلٹی تھی۔۔سیلینہ نے چیخ کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔ساحر بند ہوتی آنکھوں سے اسکا خوفزدہ چہرہ دیکھ رہا تھا۔اس نے بس ایک پل کو زمین پر گرتے ساحر کو دیکھا تھا۔اور پھر انہی بے جان قدموں سے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی۔۔گارڈز اب ساحر کو باہر گھسیٹ کر ایک جانب بنے کاٹھ کباڑ کے کمرے میں پھینک آئے تھے۔۔وہ بے بسی سے گردن جھکائے اٹھنے سے قاصر تھا۔۔لیکن اسکے اعصاب اب تک جاگ رہے تھے۔۔بمشکل کان میں لگے بلیو ٹُوتھ کا بٹن دبا کر اس نے کسی سے رابطہ جوڑنے کی کوشش کی تھی۔۔

سیلینہ نے لباس زیب تن کرلیا تھا۔۔اسے لگا وہ خود کو کبھی آئینے میں نہیں دیکھ پائے گی۔اسکی آنکھیں بُری طرح جلنے لگی تھیں۔اسے لگا وہ مزید کھڑی نہیں رہ پائے گی۔۔اسکے سامنے اپنی زندگی کا ہر پہر دُھندلاتا جارہا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ انہیں۔۔نا۔۔نازیبا لباس۔۔پہننے پر۔۔مجبور۔۔کررہے ہیں۔۔"بس ایک جملہ مکمل کیا تھا اس نے۔۔وہ بھی بہت مشکل سے۔۔اپنے اندر موجود پوری طاقت لگا کر۔۔جانے کس سے رابطہ جڑا تھا اس کا۔۔مزید اسے اپنے آس پاس کی کوئی آواز محسوس نہیں ہورہی تھی۔۔شاید وہ بیہوش ہوگیا تھا۔۔

سیلینہ نے اپنے آپ کو دیکھا۔۔وہ اپنے دودھیا وجود سے آنکھیں نہیں ہٹا سکی۔۔لباس کی فال ایسی تھی کہ اسکے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے۔اسکی پوری کمر برہنہ تھی۔۔بال کھل کر ایک کندھے پر گر رہے تھے۔آگے سے اسکا نسوانی حصہ واضح تھا۔کندھے بھی برہنہ تھے۔۔باقی لباس پیروں تک گرتا تھا۔۔اسے لگا وہ کبھی اپنی جگہ سے ہل نہیں سکے گی۔۔

"خدا کے لیے۔۔"

اس نے ماریہ کی جانب دیکھ کر بس تین الفاظ کہے تھے۔وہ اسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔اس نے ہاتھ بڑھا کر اس ویڈیو کے کلک پر بھی رکھا ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے بے جان قدم موڑ لیے۔۔ماڈلز کی قطاروں کے بالکل آخر میں اسے ریمپ پر اس لباس کے ساتھ واک کرنی تھی۔اسکا سانس جیسے ہر لمحے خشک ہوتا جارہا تھا۔زمین اسکے وجود پر تنگ ہوگئی تھی۔

اگلے ہی پل اسکا نام کال کیا جانے لگا۔وہ آگے بڑھ آئی۔۔آج سیلینہ مظہر۔۔اپنی ہی نظروں میں گرنے جارہی تھی۔اس نے کئی انچ لمبی ہیل کے ساتھ قدم آگے رکھا۔۔ماریہ گارڈز کی فوج کے ساتھ کھڑی اس منظر سے بھرپور طریقے کے ساتھ لُطف اندوز ہورہی تھی۔۔ماڈلز اب اسکی واک

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پر اسکے لیے تالیاں بجا رہی تھی۔سیلینہ کے آنسو تیزی سے گرنے لگے۔۔ اسکا چہرہ موت کی حد تک سفید ہوچکا تھا۔۔اسے لگا وہ گرنے والی ہے۔۔

"اس لڑکی کی طرف داری کرتے تھے تم عمر۔۔؟ اب ذرا اسکے لباس پر نظر ثانی کرو۔۔۔!"مراد کی استہزاء سی آواز ابھری تھی۔۔عمر بھی اتنا ہی ساکت چہرہ لیے سیلینہ کو ریمپ پر واک کرتے ہوئے تک رہا تھا۔

تیز روشنیوں میں اسکے آنسو کسی کو نظر نہیں آرہے تھے۔بس اسکا چمکتا وجود نظروں کی زینت تھا۔۔وہ سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔چہرہ اٹھا کر اندھیرے میں براجمان افراد کو دیکھا۔۔

اسی پل کوئی ماریہ اور گارڈز کی قطار میں سے بغیر کسی دقت کے آگے بڑھا تھا۔لوگوں کی گردنیں یکبارگی اس آنے والے شخص کی جانب گھومی تھیں۔۔

ماریہ کی مسکراہٹ اگلے ہی پل غائب ہوئی۔۔گارڈز چونکہ سامنے کی جانب متوجہ تھے اسی لیے وہ اس شخص کو آتے ہوئے نہیں دیکھ سکے تھے۔۔وہ بھاری چاپ لیے آگے بڑھ رہا تھا۔ اسکا چہرہ سپاٹ تھا۔۔خوفناک حد تک بے تاثر۔۔اسکی بھاری چاپ جیسے پورے ہال میں گُونج رہی تھی۔

لوگ اب سیلینہ کے بجائے اس شخص کو تک رہے تھے۔۔سیلینہ نے کچھ محسوس کر کے آہستہ سے چہرہ پھیرا تھا۔۔وہ جیسے پتھر بن گئی۔۔سُرمئی آنکھوں والا گارڈ اب چلتے ہوئے اسی تیزی سے اپنا سیاہ کوٹ اتار رہا تھا۔وہ ہر لمحہ اسکے قریب ہوتا جارہا تھا۔۔وہ بھیگی آنکھیں لیے اسے تک رہی تھی۔۔پھر وہ واقعتاً اس تک آرکا۔۔ہال میں ہر جانب خاموشی چھا گئی تھی۔۔مراد اور عمر بھی اسی سُن انداز سے ٹی وی دیکھ رہے تھے۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اگلے ہی پل اس نے کوٹ گھما کر سیلینہ کے کندھوں پر ڈالا۔۔اسکی آنکھیں سُرمئ آنکھوں سے ٹکرائیں۔۔آنسو ٹھہر گئے تھے۔۔بس ان میں ایک بھیگا سا تاثر تھا۔۔

یاسر نے ایک۔۔بس ایک نگاہ اس ہال پر ڈالی تھی۔۔پھر اس نے وہ کیا جو آج تک کوئ بھی کرنے کی جسارت نہیں کرپایا تھا۔۔اس نے سیلینہ کو کلائ سے تھاما اور اپنے ساتھ لیے پلٹا۔۔ ہزاروں لوگوں کے سامنے وہ اسکی کلائ تھامے اب واپس جارہا تھا۔۔اور وہ اسکے ساتھ کھنچی چلی جارہی تھی۔اسے آج تک کسی نے ایسے بے عزتی سے نہیں بچایا تھا۔اسکی زندگی میں آنے والا ہر مرد بزدل تھا۔۔اور ایک وہ تھا۔۔جو ہر ایک پر لعنت بھیجے اسے اپنے ساتھ لیے آگے بڑھ رہا تھا۔۔ہاں یہ وہی کرسکتا تھا۔۔

"کیا تم نے کبھی محبت ہوتے دیکھی ہے۔۔؟" سیلینہ کے دل نے اس سے سرگوشی کی تھی۔وہ اب تک اسے اپنے ساتھ لیے آگے بڑھ رہا تھا۔اور اسکا چہرہ ایسا تھا کہ کوئ اسے روکتا تو اسکی ماں اسے روتی۔۔

اور جو تم دیکھو کبھی محبت ہوتے۔۔

تو جان لینا۔۔

کہ دل جان لیتا ہے۔۔

ہر اس سیاہ پہر کو۔۔

جو وارد ہوتا ہے۔۔دل کی سیاہی پر۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پھر اسکی سیاہی زائل ہونے لگتی ہے۔۔

اک سنہرے پہر سے۔۔

جو لائے تمہارے لیے۔۔

سیاہی میں اک سنہرا پہر۔۔

تو تھام لینا اسے۔۔

اے نادان دل۔۔!

اسے اپنے ساتھ لیے وہ آگے ہی آگے بڑھتا جارہا تھا۔

اور وہ اسکے ساتھ کھنچی چلی جارہی تھی۔کیا کوئی طریقہ تھا اس لڑکے کو روکنے کا؟ اگر کوئی طریقہ تھا تو سیلینہ اس طریقے سے واقف کیوں نہیں تھی؟ جانے وہ اسکے ساتھ بنا کسی دِقت کے کھنچی کیوں جارہی تھی؟ اس نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش نہیں کی۔نہ ہی اسے روکا۔۔نہ ہی اس سے یہ کہا کہ وہ اسے اپنے ساتھ لیے کہاں جارہا ہے؟ کیا اسکے پاس یہ پوچھنے کا وقت موجود تھا؟ کیونکہ یاسر کا ہاتھ اسکے ہاتھ کو بہت مضبوطی سے جکڑے ہوئے تھا۔کچھ دیر قبل والے ڈریسنگ روم میں وہ اسے ایک بار پھر لے آیا تھا۔

اس نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔آگے بڑھ کر لیپ ٹاپ اٹھایا اور اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھ پاتا۔۔ لیپ ٹاپ زمین بوس ہوچکا تھا۔پرزے دور تک اڑتے ہوئے گئے تھے۔اس نے سہم کر یاسر کی

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جانب دیکھا لیکن وہ اسکی طرف متوجہ نہیں تھا۔ماریہ حسن نے لیپ ٹاپ زمین پر دیکھا تو گویا یاسر کی حرکت پر اسے یقین نہیں آیا۔اس نے پلٹ کر لڑکی کی جانب اشارہ کیا تو وہ پلٹ کر سیلینہ کو لیے تیزی سے اندر جاچکی تھی۔اس نے پلٹ کر ایک نظر ماریہ پر ڈالی اور پھر اسکے قریب چلا آیا۔بالکل خاموش قدم لیے۔لمحے بھر کو ٹھہر کر اسکا سفید چہرہ دیکھا۔

"آئندہ اگر میں نے تمہیں سیلینہ کے آس پاس ایسی گھٹیا حرکت کرتے دیکھا۔۔تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔تم اور وہ ساتھ جو بھی کرو۔۔لیکن یہ لباس والا مزاق آئندہ برداشت نہیں ہوگا۔۔ یاد رکھنا۔"اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے اس قدر ٹھنڈک لیے کہا تھا کہ وہ چپ چاپ اسکا چہرہ دیکھتی رہی۔۔اس کے پیچھے کھڑے گارڈ نے آگے بڑھ کر یاسر کی جانب بڑھنا چاہا لیکن ایسا ممکن نہیں ہوسکا۔وہ اسے آنکھیں اٹھا کر تنبیہہ کرچکا تھا۔اور اس سمے وہ اتنا غصے میں تھا کہ کسی کی بھی ہڈیاں توڑنے سے نہ چُوکتا۔۔ماریہ نے اپنے تمام گارڈز کو ہاتھ سے پیچھے ہٹنے کا اشارہ کردیا تھا۔اسی پل سیلینہ باہر نکل آئی۔اپنے پچھلے لباس میں ملبوس۔۔یاسر نے اگلے ہی پل اسے ہاتھ سے تھاما اور اپنے ساتھ لیے باہر چلا آیا۔۔پیچھے فیشن شو میں گویا سناٹا چھا گیا تھا۔۔ایک گہرا اور خوفناک سناٹا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے گاڑی کا دروازہ دھکیلا اور اسے اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔وہ چپ چاپ بیٹھ گئی۔اس سے فی الحال کوئی بھی بات کرنے کی ہمت نہیں تھی۔وہ دوبارہ اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔ جب وہ واپس آیا تو اسکے ساتھ کندھے سے لگا ساحر موجود تھا۔وہ شاید بمشکل اپنے حواس میں واپس آیا تھا۔یاسر کے کندھے سے لگے اسکی حالت سیلینہ کو خاصی غیر ہوتی محسوس ہوئی تھی۔اس نے جلدی سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔یاسر نے جھک کر اسے پچھلی نشست پر اندر بٹھایا تھا۔سیلینہ کو اسکی حالت بہت عجیب لگ رہی تھی۔اس نے اگلے ہی پل سوالیہ نظروں سے ڈرائیو کرتے یاسر کی جانب دیکھا تھا۔

"اسے کیا ہوا ہے؟ اسکی حالت اتنی غیر کیوں لگ رہی ہے؟"

" انہوں نے اسے ایک طاقتور سا نشہ انجیکٹ کیا ہے۔"

"ہم ابھی کہاں جارہے ہیں؟"

"ہاسپٹل۔۔"اور پھر اس نے مزید کوئی سوال نہیں کیا۔وہ ساحر کے لیے پریشان ہوگئ تھی۔کتنا خیال رکھتا تھا وہ اسکا۔کتنا کیئرنگ اور پیارا سا انسان تھا وہ۔مضبوط جسم کے ساتھ نرم گرم سا دل رکھنے والا۔بیڑہ غرق ہو اس ماریہ کا تو۔۔دل میں اسے ہزاروں کوسنے دیتی وہ اب ساحر کے ٹھنڈے پڑتے ماتھے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔ہاسپٹل میں وہ اور یاسر دوڑتے ہوئے اسے لیے اندر کی جانب بڑھ رہے تھے۔ڈاکٹرز نے ان دونوں کو باہر انتظار کرنے کے لیے کہا تو وہ دونوں ہی ٹھہر گئے۔کچھ دیر قبل کا ہر واقعہ جیسے تھم سا گیا تھا۔انہیں ابھی محض ساحر کی فکر تھی۔۔کچھ پل بعد ڈاکٹرز ایمرجنسی وارڈ سے باہر نکلے تو یاسر ان کی جانب بڑھا۔۔سیلینہ البتہ اسکے پیچھے ہی ایستادہ تھی۔۔فکر مندی سے ڈاکٹرز کا چہرہ تکتی ہوئی۔۔

"آپ انہیں وقت پر لے آئے۔اگر مواد رگوں میں پھیل جاتا تو اسے قابو کرنا بے حد مشکل ہوسکتا تھا۔ان کے اعصاب کافی مضبوط تھے اسی لیے مواد کا اثر اتنا گہرا نہیں ہوا۔لیکن تین چار

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

دن کی کیئر کی انہیں ضرورت ہوگی۔۔"وہ آگے بڑھ گیا تو یاسر نے پلٹ کر ایک نگاہ سیلینہ پر ڈالی۔اب وہ دونوں ہی وارڈ کے گول شیشے سے اندر جھانکتے بیہوش ساحر کو تک رہے تھے۔

"سب میری وجہ سے ہوا ہے ناں۔۔"یاسر نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔کچھ پل بعد ایجنسی سے کئ گارڈز چلے آئے تو اوہ دونوں ہسپتال سے باہر نکل آئے۔وہ دونوں ہی بہت خاموش تھے۔ایسے جیسے کہنے کے لیے کوئی بات ہی نہ ہو۔سیلینہ چپ چاپ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی اور وہ ڈرائیو کررہا تھا۔اپارٹمنٹ آگیا تو وہ اسکے ساتھ ہی اتر آیا۔پھر اسکے ساتھ ہی لفٹ سے اوپر آیا۔ایسے جیسے یہ سب روز کا معمول ہو۔دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل ہونے لگی۔پھر ٹھہر کر پلٹی اور اسکی جانب دیکھا۔وہ بہت خاموش لگ رہا تھا۔۔بہت سنجیدہ۔۔

"میں بہت ڈر گئ تھی۔مجھے لگا میں مرنے جارہی ہوں۔"وہ کچھ نہیں بولا۔سیلینہ اب محتاط نگاہوں سے اسکا چہرہ تک رہی تھی۔کیا وہ غصے میں تھا؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم کچھ بول کیوں نہیں رہے ہو؟ میں نے وہ لباس جان کر نہیں پہنا تھا۔"اس نے جلدی سے وضاحت دی تھی۔

" تمہیں مجھے وضاحت دینے کی ضرورت نہیں ہے۔"

تم غصہ ہو کیا۔۔؟"

اس نے پیاری سی شہد رنگ آنکھیں اس پر جما کر پوچھا تھا۔وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں۔میں غصہ نہیں ہوں۔اگر تم وہ ڈریس خود پہننا چاہتی تو شاید میں کبھی درمیان میں نہیں آتا۔ایون کوئی بھی گارڈ درمیان میں نہیں آتا۔ہم سبجیکٹ اور اسکے کام کے درمیان صرف تب آتے ہیں جب ہمیں لگتا ہے کہ وہ کسی کام کو کرتے ہوئے غیر آرام دہ ہورہا ہے یا پھر اسکے ساتھ زبردستی کی جارہی ہے۔یہاں پر میرا غصہ ہونے کا کوئی جواز نہیں بنتا ہے۔اگر تم پر کوئی گارڈ غصہ ہو بھی تو تم اسے ٹوک سکتی ہو۔ہمیں حفاظت کرنی ہے۔کسی کی ذاتی زندگی میں دخل اندازی نہیں کرنی۔"اسکا جواب سن کر اس نے گہرا سانس لیا تھا۔یاسر عالم آج بھی اتنا ہی پروفیشنل تھا۔

"تھینک یو۔۔مجھے وہاں سے نکال لانے کے لیے۔۔"وہ کہہ رہا تھا کہ وہ غصہ نہیں تھا۔لیکن سیلینہ جانتی تھی کہ وہ غصے میں تھا۔اس نے جس انداز سے ماریہ کا لیپ ٹاپ زمین پر دے مارا تھا۔وہ اسکے طیش کی عکاسی کرنے کے لیے کافی تھا۔

"لیکن تم نے اسکا لیپ ٹاپ کیوں توڑا؟ کیا تم اس ویڈیو کے متعلق جانتے تھے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ساحر نے بتایا تھا۔شاید وہ دیکھ چکا تھا اس ویڈیو کی جھلک۔۔"اسکا جواب سن کر وہ چند پل خاموش ہوگئی تھی۔

"اس نے کہا تھا کہ وہ ویڈیو وائرل کردے گی اگر میں نے وہ لباس نہیں پہنا تو۔مجھے نہیں پتہ کہ وہ ویڈیو اسکے پاس کہاں سے آئی لیکن وہ یقینا اب بھی اسکے پاس ہی ہوگی۔میں ڈر گئی تھی۔مجھے لگا میں ایک بار پھر اتھا گہرائیوں میں گرنے جارہی ہوں۔"پچھلا خوف ایک بار پھر سے عود آیا تھا۔

" جس کے پاس بھی ہے ویڈیو دیکھ لیں گے اسے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"کیا مطلب دیکھ لیں گے؟ کیا وہ ویڈیو کسی طرح حذف کی جاسکتی ہے؟" اسکی آنکھوں میں امید کی اک کرن ابھری تھی۔یاسر نے خفیف سا سر اثبات میں ہلایا اور جونہی پلٹنے لگا تو کسی کی آواز پر ٹھہر گیا۔پیچھے سے سیلینہ گردن ذرا باہر نکال کر دیکھا۔وہ اس آواز کو پہچانتی تھی۔اسکے سامنے عمر کھڑا تھا۔اگلے ہی پل وہ اسکے پاس چلا آیا۔اسکی آنکھیں سیلینہ کو گیلی محسوس ہوئ تھیں۔شاید وہ پورے راستے اپنے آنسو روکتا آیا تھا۔

"عمر۔۔!"اسے کسی اپنے کو سامنے دیکھ کر سکون سا محسوس ہوا تھا۔ایک ہی فرد تھا جسے وہ اصل معنوں میں اپنا گھرانہ کہہ سکتی تھی۔

"آپ کیسی ہیں، سیلین؟ وہ سب ٹی وی پر کیا تھا؟" وہ واقعتا اسے پریشان محسوس ہوا تھا۔سیلینہ تو اسکی فکر دیکھ کر پگھل ہی گئ تھی۔اسکا دل چاہ رہا تھا رونے لگ جائے۔

"لمبی کہانی ہے۔۔تم اندر چلو۔۔"لیکن یاسر اور عمر اب ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔عمر کی آنکھوں میں یاسر کے لیے واضح ناپسندیدگی تھی۔دوسری جانب یاسر بے تاثر آنکھوں سے اسکا پرکشش سا چہرہ تک رہا تھا۔وہ بلاشبہ ایک وجیہہ جوان تھا۔

"کیا وہ آپ ہی ہیں جنہوں نے سیلینہ کو ایسا لباس زیب تن کرنے کے لیے مجبور کیا تھا۔۔؟ کیا آپکی ایجنسی کو شرم نہیں آتی ایسی چھوٹی حرکتیں کرتے ہوئے۔۔؟ سونے پر سہاگہ۔۔انہیں قربانی کا بکرا بنانے کے بعد انہوں نے بھیجا بھی اپنے ہی آدمی کو تھا بچانے کے لیے۔۔! سمجھتے کیا ہیں آپ لوگ اپنے آپ کو؟" اور اسکی بات سن کر سیلینہ بھک سے اڑی تھی۔۔عمر کو غلط فہمی ہوئ تھی۔وہ بھی شدید قسم کی۔۔وہ جلدی سے آگے بڑھی کہ عمر کو مزید کچھ کہنے سے روک سکے لیکن

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اسے کہنی سے تھامے اپنے ساتھ لگا چکا تھا۔یاسر کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ اسے بلاوجہ کے سوالات کے جواب دینے کی عادت نہیں تھی۔لیکن عمر کا اسکو کہنی سے تھام کر اپنی جانب کرنا جیسے اسکی نس پر جالگا تھا۔اس نے اگلے ہی پل سخت آنکھیں لیے اس عمر نامی مخلوق کی جانب دیکھا تھا۔کچھ تھا جو اسے بہت برا لگا تھا۔لیکن اس برا لگنے کا جواز اسکے پاس موجود نہیں تھا۔

وہ اگلے ہی پل بنا جواب دیے بنا آگے بڑھا تو وہ دونوں ہی گردن پھیر کر اسے جاتا ہوا دیکھنے لگے۔سیلینہ نے چہرہ پھیر کر ہاتھ چھڑاتے ہوئے اسکے بازو پر ہلکی سی چپت رسید کی تھی۔

"وہ مجھے وہاں سے بچا کر لایا تھا اسٹوپڈ۔!"اس نے بے چینی سے ایک بار پھر پلٹ کر دیکھا جہاں سے وہ بس ابھی ابھی ہی گیا تھا۔عمر نے ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

"سب پتہ ہے مجھے ایسے لوگوں کا۔پہلے نقصان پہنچاتے ہیں پھر اسکی بھرپائی کرنے کے لیے سب سے آگے آجاتے ہیں۔آپ تو اس انڈسٹری میں کام کرتی ہیں۔ایٹ لیسٹ آپکو تو ایسے لوگوں کا پتہ ہونا چاہیے۔"وہ اس پر خفا ہورہا تھا۔اس نے گہرا سانس لیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbanks.com

"میں اس انڈسٹری کے لوگوں کو جانتی ہوں تبھی تو کہہ رہی ہوں۔کہ وہ ایسا نہیں ہے۔بلکہ اس کے جیسا کوئی ہے ہی نہیں۔۔"

"آپ واجد حسن کے ٹائم بھی مجھ سے یہی بول رہی تھیں۔۔"عمر کو جیسے اسکی وضاحت میں دلچسپی نہیں تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس منحوس آدمی کا نام نہیں لو میرے سامنے۔سب اسکی بیوی کا کیا دھرا ہے۔"عمر اسکی بات پر چونکا تو اس نے گہرا سانس لے کر اسکی یقین دہانی کے لیے سر ہلایا۔

"لمبی کہانی ہے۔۔آجاؤ اندر چلیں۔"اسی کے ساتھ ہی وہ دونوں اپارٹمنٹ کے اندر چلے آئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

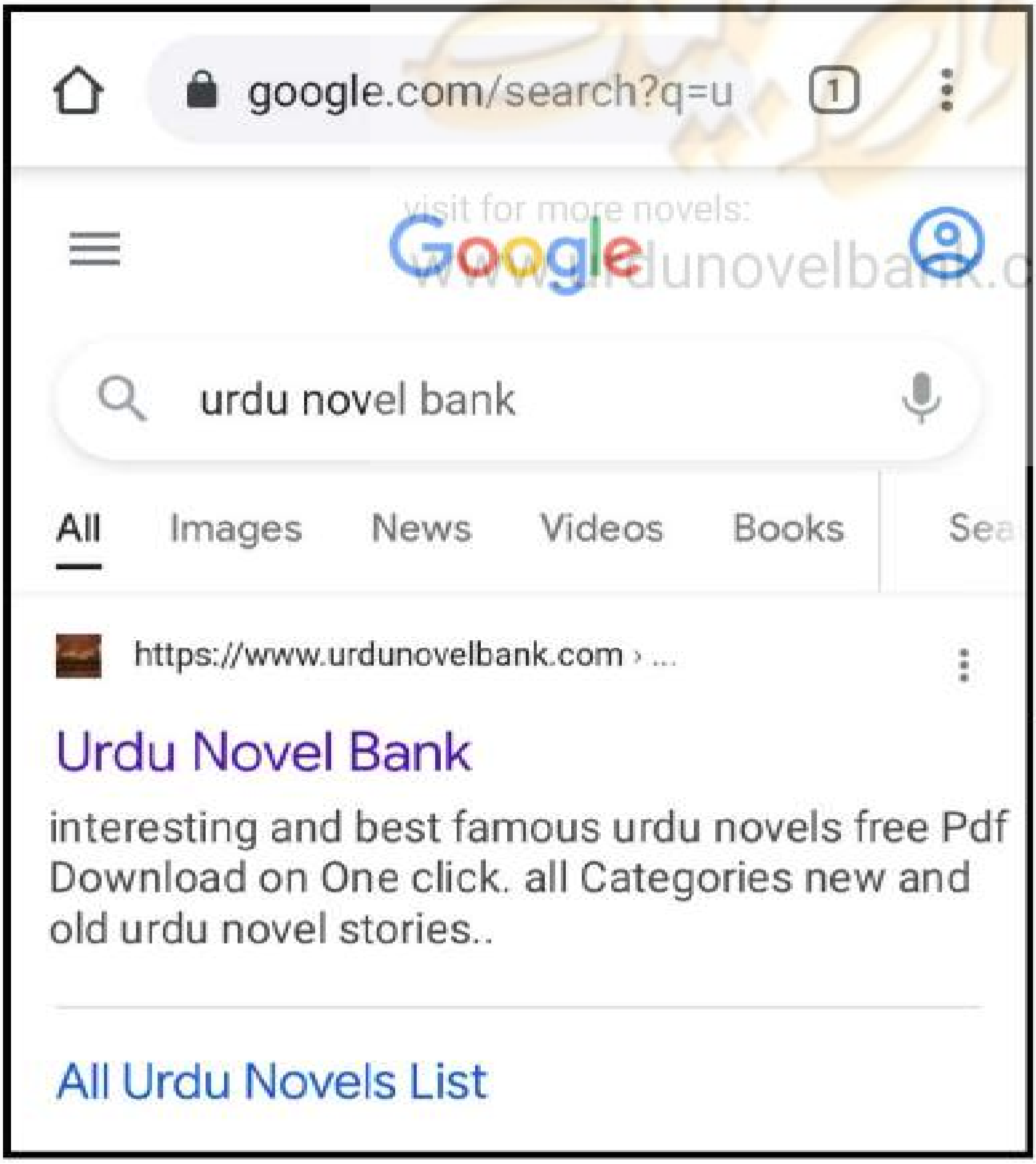

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

(   )

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ ساحر کے پاس واپس چلا آیا تھا۔ایجنسی سے اسے حنیفہ کی کال بھی آرہی تھی۔ معاملہ سر بازار ہوگیا تھا اور وہ یقینا اس سے وضاحت طلب کرنا چاہ رہے تھے۔ساحر کو دیکھ کر وہ ایجنسی چلا آیا۔ اترتی شام میں ایجنسی کی گہما گہمی بڑھ گی تھی۔وہ صبح سے ارمان کے ساتھ کیس کے سلسلے میں مصروف رہا تھا۔جس سے ساحر کا رابطہ اس سے جڑا، وہ اس پہر ایجنسی سے چند ضروری فائلز لینے واپس جارہا تھا۔صد شکر کہ ساحر کا رابطہ اس سے جڑ گیا۔اگر وہ کسی دور دراز کام میں مصروف

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہوتا تو شاید سیلینہ کے لیے کبھی نہیں جاسکتا تھا۔اور یہ ایک نہ جانے کا خیال جانے کیوں اسکے دل میں خالی پن سا اتارتا جارہا تھا۔

وہ نچلے فلور پر آیا تو بنا کسی سے کوئی بات کیے حنیفہ کے آفس کی جانب بڑھ گیا۔گارڈز اسے سر اٹھا اٹھا کر دیکھ رہے تھے۔یقینا وہ بھی اسے ٹی وی پر دیکھ چکے تھے۔لیکن ان میں سے کوئی بھی فی الحال اس سے جواب طلب کرنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔اسکا موڈ آف تھا۔اور وہ سب اس بات سے اچھی طرح واقف تھے۔

اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر چلا آیا۔حنیفہ نے گلابی آنکھوں میں ڈھیروں فکر لیے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"کیسی ہے میری بیٹی؟" اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

"ٹھیک ہے۔"

"کس کا کام تھا یہ سب۔۔؟"

"ماریہ حسن۔"حنیفہ کی پریشانی ہر لمحے جیسے بڑھتی جارہی تھی۔ماریہ اور اسکا بارسوخ باپ انہیں سیلینہ کی جانب سے فوفزدہ کررہے تھے۔

"ابھی کہاں ہے وہ۔؟"

"اپنے گھر۔"حنیفہ نے اسکی جانب دیکھا۔وہ پتھر چہرہ لیے سامنے دیکھ رہا تھا۔

"تم ٹھیک ہو۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جی۔"

"ساحر کی وجہ سے پریشان ہو گیا۔۔؟"

"جی تھوڑا سا۔"

"اب سیلینہ کو گارڈ کون کرے گا۔؟ اسکی اگلے ہفتے دوبارہ ایک شوٹ ہے۔"

"آپکو جو گارڈ قابلِ بھروسہ لگے، اسے اسائین کردیں۔"

"تم سے زیادہ میرے لیے قابلِ بھروسہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔لیکن تم تو کیس کو دیکھ رہے ہو۔ ایک وقت میں کیا کیا کروگے۔۔"وہ کہہ کر اگلے ہی لمحے اپنا خیال رد کررہے تھے۔پھر اسکی جانب دیکھا تو ہلکا سا چونکے۔۔

" تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے۔"

"میں ٹھیک ہوں۔"

"اتنے غصے میں کیوں لگ رہے ہو۔؟"

"کیونکہ میں غصے میں ہوں۔۔"اور یہاں حنیفہ نے گہرا سانس لیا تھا۔اس سے مزید سوالات کرنا بیکار تھا۔وہ جب بھی غصے میں ہوتا تو یونہی مختصر ترین جواب دیا کرتا۔وہ اسے جانتے تھے۔شاید وہ ساحر کو لے کر اپ سیٹ ہوگیا تھا۔کچھ پل وہ اسے دیکھتے رہے اور پھر اسے جانے کا اشارہ کردیا۔ اگلی کوئی بھی بات کیے بغیر وہ باہر چلا آیا تھا۔گارڈز آپس میں نظریں چرا کر اس کے ساتھ سے

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گزر رہے تھے۔اسی پہر کسی کی ہیلز کی ٹک ٹک ابھری تو سب نے چہرے اٹھا کر دیکھا۔وہ جولیا تھی۔اور وہ یقیناً یاسر سے ملنے آئی تھی۔

"کہاں ہے وہ۔؟" اس نے ٹھہر کر زار سے پوچھا تو اس نے خفیف سی نگاہ کیبن پر ڈالی۔یاسر آفس کے اندر ہی تھا۔

"وہ یہیں ہے لیکن ابھی وہ خاصے ڈسٹرب لگ رہے ہیں۔آپ پھر کبھی آجائیے گا۔"لیکن جولیا نے اسے نہیں سنا۔ایک ہاتھ نزاکت سے جھٹک کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔ان سب نے ایک دوسرے کی جانب بے بسی سے دیکھا تھا۔کچھ پل بعد ایک بلند سی آواز ابھری۔سب نے اپنے سر مزید فائلز اور لیپ ٹاپس میں گھسا لیے تھے۔

"آپ ابھی میرے آفس سے جائیں۔اور آئندہ بغیر اجازت یہاں قدم رکھنے کی کوتاہی مت کیجئے گا۔سمجھیں آپ۔۔؟" نچلے فلور پر سناٹا چھا گیا تھا۔سپریم ہینڈسم پارٹ بہت غصے میں تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایک دفعہ کی بات سمجھ نہیں آتی آپکو۔۔؟ آئی۔۔ایم۔۔ناٹ۔۔انٹرسٹڈ ان یو۔۔ایم آئی کلیئر۔۔؟" وہ دھاڑا تھا۔شیر نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔زار نے بے بسی سے آفس کے کھلے دروازے کی جانب دیکھا تھا۔سب نے ایک ساتھ ہی بھاری دل کے ساتھ گہری سانس خارج کی تھی۔

"میں آپکے باپ کا ملازم نہیں ہوں۔نکلیں میرے آفس سے ابھی۔۔"اور جولیا اینڈرسن اپنی ہچکیوں کو بمشکل قابو کرتی نکل، آفس سے نکل کر باہر کی جانب بھاگی تھی۔حنیفہ اور سلمان اسکی دھاڑ سن چکے تھے۔لیکن بغیر کسی بات کا نوٹس لیے، اپنے آفسس میں براجمان رہے۔کچھ معاملات

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

تھے جہاں وہ بھی اسکے سامنے نہیں بول سکتے تھے۔جولیا جاچکی تھی۔نچلے فلور پر کام معمول کے مطابق جاری رہا۔وہ سنجیدگی سے فائلز کی جانچ پڑتال کر رہا تھا۔ارمان سے بھی وہ مسلسل رابطے میں تھا۔وہ اپنی ٹیم کے ساتھ اس لمحے کرائم سین پر موجود تھا۔ثمرین رضا کا قتل ہوئے آج پانچواں دن تھا۔

"ٹھیک ہے تم مجھے ان کی تفصیلات بھیج دو۔میں یہاں مزید ڈائیریکٹرز وغیرہ سے ان کے متعلق اہم معلومات لے لونگا۔"وہ فون پر دوسری جانب ارمان سے بات کررہا تھا۔

"اوکے۔۔مزید کوئی اپڈیٹ ملی تو انفارم کرتا ہوں تمہیں۔"اس نے کہہ کر فون رکھ دیا تھا۔نچلے فلور پر رات کے اس پہر بس اب چند ہی گارڈز رہ گئے تھے۔یہ وہ تھے جن کی نائیٹ شفٹس تھیں۔ایجنسی میں بھی خاصی خاموشی محسوس ہورہی تھی۔وہ بھی کام سمیٹ کر اپنے آفس سے اٹھ آیا تھا۔زار اور شیر جاچکے تھے۔اس نے فون نگاہوں کے سامنے کیا۔۔وہاں سیلینہ کے چند پیغامات جگمگا رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا تم ٹھیک ہو۔؟"

"کہاں ہو۔۔؟"

"کیا تم مجھ سے ابھی ملنے آسکتے ہو۔۔؟"

اس نے آخری پیغام پڑھ کر اسکا نمبر ڈائل کیا تھا۔سفید ڈریس شرٹ میں ملبوس۔آستینیں پیچھے چڑھائے ہوئے۔اسکا کوٹ سیلینہ کے پاس ہی تھا۔نچلے فلور سے اوپر کی جانب بڑھتے ہوئے وہ فون

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مسلسل کان سے لگائے ہوئے تھا۔سیلینہ اسکا فون نہیں اٹھا رہی تھی۔ایک لمحے کے لیے اسے کئ وسوسوں نے گھیر لیا تھا۔اس نے فون کان سے ہٹا کر اپنی کار کی جانب قدم بڑھائے۔

اگلے کئ لمحات میں وہ اسکے اپارٹمنٹ کی عمارت کے سامنے موجود تھا۔وہ کار سے نکل آیا۔لیکن آگے نہیں بڑھ

سکا۔سیلینہ اسکے سامنے ہی موجود تھی۔اسکی جانب اسکی پشت تھی۔وہ اب جھک کر کسی غریب عورت سے بات کررہی تھی۔ہاتھ میں کھانے پینے کی چیزیں لیے، اسکی جانب بڑھا رہی تھی۔فکر مندی سے اسکے چھوٹے سے بچے کے متعلق کچھ پوچھ رہی تھی اب وہ شاید۔وہ اسے چپ چاپ دیکھے گیا۔جینز پر سفید سا نرم سوئیٹر پہنے، بالوں کا گول مول سا جوڑا بنائے۔۔کچھ تھا جو وہ محسوس کرکے پلٹی تھی۔شاید وہ اسکا ارتکاز تھا۔خاموش، عجیب نرم سا ارتکاز۔۔

اسے دیکھتے ہی وہ مسکرائ تھی۔پھر جلدی سے اسکی جانب چلی آئ۔۔بغور اسکا چہرہ دیکھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایسے میرے بلانے پر ہر دفعہ آجاؤ گے تو میرا کیا بنے گا لڑکے۔۔؟ تم سے محبت ہوجانے کا خدشہ ہے۔۔"وہ کہہ کر ہنس رہی تھی۔وہ اسے کچھ نہیں کہہ سکا۔وہ اس پر جُولیا کی طرح برس نہیں سکا۔اسے ٹوک نہیں سکا۔اس پر سخت الفاظ کا استعمال نہیں کرسکا۔یہ سب کیا ہورہا تھا؟

"کیوں بلایا تھا مجھے۔؟" اسکے جُوڑے سے نظریں چرا کر اسکی آنکھوں کی جانب دیکھا۔پھر آنکھوں سے بھی نگاہیں چرا لیں۔اسے احساس ہوا کہ جوڑے سے زیادہ آنکھیں خطرناک تھیں۔

"ویسے ہی بلایا تھا۔ساحر کے متعلق پوچھنا چاہتی تھی۔"

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم یہ فون پر بھی پوچھ سکتی تھیں۔میرا وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں تھی اسکے لیے۔۔"

"تمہارا وقت اتنا بھی قیمتی نہیں کہ ذرا سے ضائع ہوجانے پر مصیبت آجائے گی۔" بغیر کسی افسوس کے کہا تھا۔وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔

"کیا ہم تھوڑی سی واک کرسکتے ہیں۔۔؟ کیا تم تھوڑی دور تک چل سکتے ہو میرے ساتھ۔۔؟" اور جولیا پر طیش میں برسنے والا گارڈ بغیر کوئی بات کہے اب اس کے ساتھ چل رہا تھا۔چند پل دونوں بالکل خاموش رہے۔سڑک کے اطراف میں قطار در قطار موجود درخت ان کے ساتھ ساتھ موجود تھے۔ان کے بھاری تنوں پر لپیٹے گئے سنہری قمقمے جل رہے تھے۔سیلینہ کا چہرہ ان قمقموں کے سنہری عکس میں دمک رہا تھا۔

"میرا دم گھٹ رہا تھا۔۔"کچھ پل بعد اس نے کہا تھا۔اس نے خفیف سا چہرہ پھیر کر اسکی جانب دیکھا۔وہ سامنے دیکھ کر کہتی جارہی تھی۔"اپنے اپارٹمنٹ، اس زندگی، ان قمقموں، سڑک، پھول، پودوں ، یہاں تک کہ خود سے بھی شدید اکتاہٹ ہورہی تھی۔دم گھٹ رہا تھا ہر شے کی موجودگی سے۔دل کررہا تھا کہیں بھاگ جاؤں۔ کبھی پلٹ کر اس زندگی کی جانب دیکھوں تک نہیں۔لوگ مجھے بھول جائیں۔۔جن کی یادداشت میں میرا وجود نقش ہو۔۔وہ ختم ہوجائیں۔۔ان کے بعد آنے والے لوگ ان لوگوں کو بھی بھول جائیں جنہیں کبھی میں یاد رہی تھی۔۔میں کسی کو یاد نہ رہوں۔ نہ مجھ سے جڑی کوئی ذلت کسی کو یاد رہے۔۔"اسکی آواز میں گہری اداسی اتر آئی تھی۔آنکھوں میں گلابی سی نمی بھی ابھری تھی۔۔بالکل ہلکی سی۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"پتہ ہے۔۔ہم ایکٹریس سالہا سال ایسے کام ڈھونڈتی ہیں جن کے بعد لوگ ہمیں کئ دہائیوں تک یاد رکھیں۔ محض یاد رکھے جانے کے لیے ہم ایسے کاموں کا انتخاب کرلیتی ہیں، جن کا انت بہت تاریک اور بھیانک ہوتا ہے۔روشنیوں کے پار کچھ نظر نہیں آتا۔لیکن جانتے ہو کیا۔۔"وہ ٹھہر کر ہلکا سا اسکی جانب مڑی تھی۔وہ بھی ٹھہر گیا تھا۔۔

"لوگ پھر بھی ہمیں بھلادیتے ہیں۔"سڑک کے ہر جانب اسکی شہد رنگ آنکھوں کی اداسی تحلیل ہوگئ تھی۔

"ہماری کسی کوتاہی کو بخشنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ہر آنے والے نئے چہروں کے سامنے، پرانے چہروں کی قیمت صفر کردیتے ہیں۔ہم انتھک محنت کے بعد دوبارہ ابھرنے کی چاہ میں ہر رات گہری اذیت کا شکار ہو کر سوتی ہیں۔ہم پھر سے واپس آتی ہیں۔ایک بار پھر بھلادیے جانے کے لیے۔اور زندگی اسی دائرے میں کٹتی جاتی ہے۔بغیر کسی مقصد کے۔۔ایک اذیت ناک دائرے میں۔۔گول گول۔آغاز اور اختتام کی تفریق کیے بغیر۔۔"

وہ چپ ہوئ تو سب کچھ خاموش محسوس ہوا۔

"ایسا کیوں ہوتا ہے، گارڈ۔۔؟ لوگ ہمیں اپنی جاگیر کیوں سمجھ لیتے ہیں؟ ہمیں انسان کیوں نہیں سمجھ سکتے۔۔؟" گارڈ ساتھ کھڑے درختوں کو خاموشی سے تکتا رہا تھا۔پھر وہ کچھ دیر بعد بولا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لوگ ہر وہ شے تباہ کردیتے ہیں جو ان کی دسترس میں ہو۔صرف وہ محفوظ رہ سکتا ہے جو ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو۔یہ دنیا ہر احساس، عزت اور انسان میلا کردیتی ہے۔"اسکی مدھم سی آواز ابھری تھی۔سیلینہ نے چہرہ اسکی جانب پھیرا۔

"ایسا کیوں ہوتا ہے کہ ہم مرنا چاہتے ہیں اور پھر بھی زندہ رہتے ہیں۔۔؟" اس نے ایک دفعہ پھر پوچھا تھا۔

"کیونکہ سب کچھ انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا۔۔"درختوں کے طویل قطاریں ویسے ہی ایستادہ رہیں۔قمقمے جلتے رہے۔ذرا آگے موجود گولائی میں لگا فوارہ اپنا پانی چکردار دائرے سے گزارتا، واپس وہیں لارہا تھا۔اس پانی کے بہنے کی آواز ماحول میں اترتی جارہی تھی۔

"کیا ہم ایک ہی جھٹکے میں اس ہر لمحہ اذیت دیتی زندگی سے آزادی حاصل نہیں کرسکتے۔۔؟"

"نہیں کرسکتے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیوں سکون کے لیے محض مرنے کا خیال ہی خوبصورت لگتا ہے۔؟" اس نے نم آنکھوں کے ساتھ سامنے موجود فوارے کو دیکھا تھا۔اس دفعہ وہ کچھ نہیں بولا۔سیلینہ چند پل بعد اسکی جانب گھومی تھی۔وہ سامنے دیکھتا رہا۔

"تم آج اتنے ڈسٹرب کیوں لگ رہے تھے۔؟ پلیز مجھے یہ مت کہنا کہ تم اپ سیٹ نہیں تھے۔۔"

خاموشی۔۔وقفہ۔۔کوئی جواب نہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا تم جواب نہیں دوگے۔؟ تب بھی نہیں جب بات میرے متعلق ہوگی۔۔؟" وہ جواب کی امید لیے اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔یاسر نے گہرا سانس لیا تھا۔پھر سڑک کے اطراف میں لگی بینچ پر جا بیٹھا۔وہ بھی اسکے برابر جا بیٹھی تھی۔یہاں سے فوارے کو دیکھنے کے لیے گردن ترچھی کرنی پڑتی تھی۔لیکن وہ فی الحال گردن پھیرے یاسر کو دیکھ رہی تھی۔

"تم اگر اسٹیج پر نہیں جانا چاہتی تھیں تو کیوں گئیں۔۔؟ "

اسکے استفسار پر وہ چند پل اسے دیکھتی رہی تھی۔اسکی سرمئی آنکھوں میں کچھ تھا۔کچھ ایسا جو اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔اداسی۔۔؟ یا شاید گہرا دکھ۔۔تکلیف۔۔؟ کیا تھا وہ سمجھ نہیں پائی۔

"میں ڈر گئی تھی۔۔اسی لیے چلی گئی۔وہ لوگ ساحر جیسے بندے کو گرا چکے تھے۔سوچو میرے ساتھ کیا کرتے۔۔"اسکے جواب پر یاسر کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

"آئندہ کبھی مت جانا۔۔چاہے کچھ بھی ہو جائے۔"اس نے اپنے جوتے کی نوک پر نگاہیں جمائے کہا تھا۔بالکل

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آہستگی سے۔

"کیا تم اس وجہ سے اَپ سیٹ ہو۔۔؟" اسکے پوچھنے پر اس نے بہت خفیف سا سر ہلایا تھا۔اسکے سر ہلانے پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔پھر ہلکا سا مسکرائی۔لبوں کو دانتوں تلے دبا کر اسکی جانب مسکراتی نگاہوں سے دیکھتی رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے لگا تھا میں وہیں اسٹیج پر گرنے والی ہوں۔پھر میں نے لوگوں کو اپنے پیچھے کسی کو دیکھتے ہوئے دیکھا۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم ہو۔تمہیں ڈر نہیں لگا۔۔؟ یوں اتنے لوگوں کے درمیان سے مجھے نکال کر لاتے ہوئے۔؟ اگر کسی نے تم پر آبجیکٹ کیا ہوتا تو۔۔؟"

"تو کیا۔۔؟ منہ توڑ دیتا اسکا۔۔"سرمئی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔وہ مسکراتی رہی۔

"میں اب ٹھیک ہوں، یاسر عالم۔اتنی پیاری آنکھوں کے ساتھ میرے لیے پریشان ہوگے تو سوچو میرا کیا بنے گا۔؟" اسکے سوال پر ساتھ بیٹھے گارڈ نے ناگواری سے اسکی جانب دیکھا تھا۔

"کیا تم ہر بات میں میری آنکھوں کا ذکر کرنا بند کر سکتی ہو۔۔؟"

سیلینہ نے بمشکل مسکراہٹ دبائی تھی۔پھر نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں کر سکتی ناں۔۔یہ پیاری ہیں بہت۔"

"شٹ اپ، سیلینہ۔۔!"اور وہ ہنس پڑی تھی۔کتنا اچھا لگتا تھا ایسے چڑتا ہوا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں نے کچھ نہیں کیا۔سب تمہاری آنکھوں کا قصور ہے۔۔"اور وہ جو اسے ایک بار پھر ٹوکنے لگا تھا یکدم ٹھہر کر بے بسی سے ہنس دیا۔

"کچھ شک نہیں کہ تم ایکٹریس کے پاس دو تین مہینوں سے زیادہ کوئی گارڈ ٹھہرتا ہی نہیں ہے۔ یقیناً اپنی آنکھوں پر کیے گئے تعریفی جملے سمیٹنے کی تاب نہیں رکھتا ہوگا۔"

"حالانکہ ایسا ہونا نہیں چاہیے۔تعریف کس کو پسند نہیں ہوتی۔۔؟ تم میری آنکھوں کی تعریف کرو۔۔مجھے کچھ نہیں ہوگا۔۔"اپنی شہد رنگ آنکھیں اس پر جما کر شرارت سے کہا تھا اس نے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لمحے بھر کو یاسر نے اسکی آنکھوں کو دیکھا۔۔کچھ کہنے کے لیے لب وا کیے لیکن پھر مسکرا کر نفی میں سر ہلاتا لب بند کر گیا۔۔

"کیا ہوا۔۔؟ کرو ناں تعریف۔۔"

"اتنی بھی کوئی خاص نہیں ہیں تمہاری آنکھیں۔۔"بے نیازی سے کہا تھا۔وہ حیران ہوئی۔۔

"سب کہتے ہیں میری آنکھیں بہت پیاری ہیں۔غالب خیال یہی ہے کہ میں اپنے فینز میں اپنی آنکھوں کی وجہ سے ہی مشہور ہوں۔۔ تمہیں کیوں پیاری نہیں لگ رہیں۔۔؟" وہ اب فون کی سیاہ اسکرین میں نظر آتے عکس میں اپنی آنکھیں دیکھ رہی تھی۔۔

"کیونکہ میں فین نہیں ہوں۔۔ گارڈ ہوں۔۔"کندھے اچکا کر کہا۔۔

"کتنے برے ہو تم۔۔ تھوڑی سی تعریف کردوگے تو کیا ہوجائے گا۔۔؟"

"میرے تعریف کرنے سے کیا فرق پڑے گا۔۔؟"وہ اس کے اصرار پر حیران ہوا تھا۔۔

"ایک ہینڈسم گارڈ تعریف کرے گا تو فرق پڑے گا ناں۔۔"

"تم باز نہیں آوٴگی ناں۔۔؟"

اس نے دائیں سے بائیں گردن ہلائی تھی۔کیسے ڈانٹتا آخر وہ اسے۔۔کچھ پل وہ دونوں خاموشی سے گردنیں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ترچھی کیے، فوارے سے گرتے پانی کو تکتے رہے۔پھر وہ کلائی پر بندھی گھڑی دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔وہ بھی اسکے ساتھ ہی اٹھی تھی۔اسی خاموشی سے وہ دونوں واپس اپارٹمنٹ کی عمارت تک چلے آئے تھے۔

"کل کام پر جاؤ گی۔۔؟" اسکے سوال پر وہ سر اثبات میں ہلانے لگی تھی۔

اسی کے ساتھ اسے ہاتھ ہلاتی وہ اندر جا چکی تھی۔وہ پہلے پہل تو اسے دیکھتا رہا اور پھر واپس اپنی کار کی جانب چلا آیا۔اپنے اپارٹمنٹ کی گلاس وال سے وہ اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔کچھ دیر پہلے کی مسکراہٹ جیسے عنقا ہوگئی تھی۔وہ شوٹ پر اکیلے جانے سے کترا رہی تھی۔ساحر کی موجودگی میں جو حفاظتی احساس اسے ہوتا تھا، وہ اس احساس سے ایک بار پھر محروم ہونے جارہی تھی۔لیکن وہ یاسر کو خود کا گارڈ بننے کے لیے نہیں کہنا چاہتی تھی۔وہ اسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اگلے ہی پل گہرا سانس بھرتی وہ کھڑکی سے ہٹ آئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگلے دن وہ شوٹ پر جانے سے قبل ساحر کو دیکھنے ہسپتال چلی آئی تھی۔وہ اسے پہلے سے خاصہ بہتر محسوس ہورہا تھا۔اسے دروازے میں دیکھ کر وہ سیدھا ہو بیٹھا تھا۔اسکے کسرتی بازو، ہسپتال کے گاؤن سے واضح طور پر نظر آرہے تھے۔سیلینہ کو ان بازوؤں کو دیکھ کر ہمیشہ حیرت ہوتی تھی۔ کتنی محنت لگتی ہوگی ایسے بازو بنانے کے لیے۔۔بے ساختہ ہی اسکی نگاہ اپنے نازک سے ہاتھوں پر گئی تھی۔شاید اسے بھی تھوڑی کسرت کرنی چاہیے تھی تاکہ ماریہ جیسے لوگوں کا منہ توڑ سکتی۔سر جھٹکتی وہ آگے بڑھ آئی تھی۔مسکرا کر ساحر کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیسے ہو ساحر اب۔۔؟" وہ آگے بڑھی۔۔اسکے تکیے کے پیچھے ہاتھ دے کر اسے سیدھا بیٹھنے میں مدد دی۔ساحر اسکے والہانہ پن پر لمحے بھر کو گلابی ہوا تھا۔

"میں ٹھیک ہو، میڈم۔۔"

"ہوں۔۔"اس نے سائیڈ ٹیبل پر تازہ پھلوں کی تھیلیاں رکھیں اور پھر کرسی کھینچ کر اسکے بیڈ کے پاس آ بیٹھی۔ساحر اسکے ایسے بیٹھنے پر حیران ہوا تھا۔اس کے پاس اس نے محض ایک ہفتے کے لیے کام کیا تھا۔اور وہ ایسے ایکٹ کررہی تھی جیسے وہ برسوں اسکے ساتھ کام کرتا رہا ہو۔

"کیسے ہو۔۔؟ رات کو ٹھیک سے سوئے تھے۔؟"

"کیا ایک ہفتے کام کرنے کے بعد آپ اپنے ملازمین سے اتنا بے تکلف ہوجاتی ہیں۔۔؟" پوچھا گیا۔۔وہ اسکے سوال پر پہلے پہل چونکی تھی۔پھر کندھے اچکائے۔۔

"ایک دن بھی کام کروگے تو میں ایسے ہی بات کرونگی تم سے۔ملازم ہو تو کیا ہوگیا؟ ملازم ہونے سے پہلے انسان ہو تم۔۔۔"

"کیا آپ ہر لمحہ اتنی ہی اچھی رہتی ہیں؟ تھکن نہیں ہوتی آپکو۔۔؟" وہ واقعتا جاننا چاہتا تھا۔یہاں وہ ہنس دی تھی۔یاسر کے ساتھ کام کرتا تھا ناں وہ۔اسکا قصور نہیں تھا۔

"اچھا ہونے میں کیسی تھکن۔۔؟ تھکن تو برا ہونے میں لگتی ہے ناں۔۔"

"تھکن ہر اس چیز میں لگتی ہے جو آپ نہ ہوں۔۔جو آپ ہوں، اسے ہونے میں تھکن نہیں ہوتی۔اگر آپکو اچھا ہونے میں تھکن نہیں ہوتی تو آپ اچھی ہی ہیں۔"وہ اسکے جواب پر حیران

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

ہوئی تھی۔اس پورے ایک ہفتے میں محض اس نے ایک یا دو دفعہ کے علاوہ بات نہیں کی تھی۔وہ فطرتاً ہی خاموش انسان تھا۔۔اگر اسے پتہ ہوتا کہ وہ اتنی اچھی باتیں کرتا ہے تو وہ اسے خاموش نہ رہنے دیتی۔۔

"اتنا اچھا بولتے ہو تو اتنے چپ کیوں رہتے ہو۔۔؟" وہ پوچھ رہی تھی۔

"شاید آپکو اچھا اسی لیے لگ رہا ہے کیونکہ میں چپ رہتا ہوں۔۔"اور اب کہ اسکے ابرو واقعتاً اوپر کو اٹھ گئے تھے۔۔ تعجب سے۔۔

"تمہارے نچلے فلور پر کیا سب ایسے ہی ہیں۔۔؟ ذہین اور ایک سے بڑھ کر ایک استاد۔۔؟" ذرا کرسی پر آگے ہوئی۔۔رازداری سے پوچھنے لگی۔ساحر نے یونہی کندھے اچکائے تھے۔

"سب یونیک اور کام کرنے والے لوگ ہیں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یاسر کیسا ہے۔۔؟ اسکی خاص بات کیا ہے۔؟"

"اسٹرانگ نروز کا بندہ ہے۔۔"

"اسکے علاوہ۔۔؟ اسکی کوئی خامی بتاؤ۔۔"

"اگریسو ہے۔۔دماغ خراب ہوجائے تو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے سب کچھ۔۔"وہ پیچھے ہو بیٹھی تھی۔

"یہ تو بہت بُری خامی ہے۔لیکن میں نے اسے ہر وقت غصے میں دیکھا تو نہیں ہے۔۔"

"ہر وقت نہیں، میڈم۔۔ہر وقت غصے میں آنے والا بندہ نہیں ہے وہ۔لیکن جب غصہ آتا ہے تو تباہ کن حد تک آتا ہے۔"

"کیا تمہیں غصے میں اس سے ڈر لگتا ہے۔۔؟" ساحر اسکے سوال پر ہلکا سا ہنس دیا تھا۔

"نہیں مجھے اس سے ڈر نہیں لگتا۔میں اور وہ ایک ہی جتنے طاقتور ہیں۔۔وہ مارے گا تو مار بھی اتنی ہی بری کھائے گا۔۔"ساحر کا جواب سن کر وہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"کیا تم اسے کام ڈاؤن نہیں کروگے۔۔؟"

ساحر کو اب بے طرح ہنسی آرہی تھی۔اتنی سمجھدار کیوں تھی آخر سیلینہ۔۔؟

"سوری لیکن لڑکوں کی لڑائی میں کوئی کسی کو "کام ڈاؤن" نہیں کیا کرتا۔یہ لڑکا ہونے کے ناطے اصولوں کے خلاف ہے۔"

"لڑائی روکنا اصولوں کے خلاف ہے۔۔؟ یہ کیسے بیکار اصول ہیں بھئی۔۔؟"وہ بدمزہ ہوئی تھی۔اس نے محض کندھے اچکائے تھے۔

"کچھ اور بتاؤ یاسر کے بارے میں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھ سے پوچھو میرے بارے میں۔اسے کیوں پریشان کررہی ہو۔۔؟" اور وہ جانے کب اسکے سر پر آکھڑا ہوا تھا؟ وہ اسکی آواز پر اچھلی تھی۔اسی تیزی سے چہرہ گھما کر اسے دیکھا۔

"تم۔۔تم کب آئے۔۔؟ " اسی تیزی سے اٹھی۔

"جب تم ساحر سے پوچھ رہی تھیں کہ وہ مجھے کام ڈاؤن کیوں نہیں کرے گا۔۔"ساحر کی ہنسی بے ساختہ تھی۔یاسر کو بھی اسکا فق چہرہ دیکھ کر ہنسی آرہی تھی لیکن وہ چہرہ سیدھا رکھے اسے دیکھ رہا تھا۔وہ گڑبڑائی تھی۔ایک نگاہ ساحر پر ڈالی۔پھر دوسری نگاہ یاسر پر۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لڑائی میں ہمیشہ دوسروں کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔نہ کہ ان کے غصے کو مزید ہوا دی جائے۔ میں

"حیران ہوں کہ ایجنسی نے تمہیں اپائنٹ کیوں کیا ہے۔۔؟ کتنے نان سیریس ہو تم دونوں۔

"ہم انتہائی نان سیریس لوگ ہیں۔اسی لیے ہم سے دور رہو۔ایسا نہ ہو کہ تمہاری سنجیدگی میں خلل واقع ہوجائے۔"اف کتنے سیدھے چہرے کے ساتھ طنز کیا کرتا تھا۔سلینہ نے دانت پیس کر اسے دیکھا تھا۔

"کیا تم ہمیشہ ہی ایسے طنز کرتے رہتے ہو۔؟"

"کہاں۔۔ہمیشہ طنز کرنے کے لیے آپ جیسی سمجھدار خاتون کا موقع پر موجود ہونا لازم ہے۔"

"مجھے پتہ ہے تم میرا مزاق اڑا رہے ہو۔خود کو بہت ذہین سمجھتے ہو ناں تم۔۔؟"

"نہیں۔۔خود کو نان سیریس سمجھتا ہوں۔"ساحر کی کھانستی ہنسی بے ساختہ تھی۔ سلینہ نے ایک خفا نگاہ ساحر کے چہرے پر ڈالی تھی۔پھر انہی آنکھوں سے ساتھ، ہاتھ باندھ کر ایستادہ یاسر کی جانب دیکھا۔

www.urdunovelbank.com

"وہ تو تم ہو۔اگر تم لڑائی کو روکنے کے بجائے بڑھاوا دیتے ہو تو تم۔۔اس دنیا کے سب سے زیادہ نان سیریس انسان ہو۔اور باڈی گارڈ ہونے کے بعد تمہیں ایسا رویہ زیب نہیں دیتا۔کیا لوگ تمہیں اپنی حفاظت کے لیے نہیں رکھتے۔۔؟" دادا۔۔بالکل دادا کی طرح بات کیا کرتی تھی وہ۔ جب وہ یاسر کو کسی معاملے میں قائل نہیں کرپاتے تھے، تب ایسے سنجیدہ چہرے کے ساتھ عجیب سی باتیں کیا کرتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

"رکھتے تو ہیں۔اب انہیں کون بتائے گا میری غیر سنجیدگی کا۔۔؟" وہ واقعتاً فکر مند محسوس ہوا تھا۔ سیلینہ کا دل کیا اپنا مگر مچھ کی کھال والا پرس اسکے سر پر دے مارے۔اس سے پہلے کہ وہ مزید اسکی عزت افزائی کرتا، وہ یہاں سے چلی جانا چاہتی تھی۔اگلے ہی پل وہ ہیل پٹختی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔یاسر اور ساحر دونوں اسے جاتا ہوا دیکھ رہے تھے۔

"وہ معصوم ہیں یا بیوقوف۔؟" ساحر کے سوال پر یاسر نے گہرا سانس لیا تھا۔

"دونوں۔۔"

"ایکٹریس ایسی ہوتی نہیں ہیں۔وہ مجھ سے پوچھ رہی تھیں کہ کیا میں ٹھیک سے رات کو سویا۔۔؟ کتنا عجیب سوال ہے ناں۔۔؟" وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔پھر اسکی جانب پلٹا۔

"عجیب تو ہے۔جبھی تو سیلینہ کی جانب سے کیا گیا ہے۔"ساحر نے سمجھ کر سر ہلایا تھا۔۔"خیر۔۔تم کیسے ہو۔۔؟"

وہ لمحے بھر کو کھڑے کھڑے ہی اسکی خیریت دریافت کرنے آیا تھا۔ساحر نے سر ہلایا تھا۔وہ یاسر کو پہلے سے خاصہ صحت مند لگ رہا تھا۔۔

"سیلینہ کو کون گارڈ کررہا ہے۔۔؟"

"چِیف جس کو بھی اسائین کریں گے وہی گارڈ کرے گا۔۔"

ساحر نے اِک غیر آرام دہ سا پہلو بدلا تھا۔یاسر نے بغور اسے دیکھا۔

"انہیں کسی اور گارڈ کے حوالے مت کرنا۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیوں؟"

"وہ بہت جلدی اٹیچ ہوجاتی ہیں ہر ایک کے ساتھ اور فی الحال انکے معاملے میں کسی پر بھی بھروسہ کرنا ٹھیک نہیں ہوگا۔"وہ اسکی بات سمجھتا تھا۔اسی لیے ہاتھ ہلا کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔

اسکی منفرد فیشن پریڈ نے اسے پوری انڈسٹری میں راتوں رات مشہور کردیا تھا۔وہ اپنے اوپر ہر ایک کی نگاہیں محسوس کررہی تھی۔لوگ اسکے آگے بڑھنے پر ایک دوسرے کے کانوں میں سرگوشیاں کررہے تھے۔وہ

انہیں سُن سکتی تھی۔لیکن گہرا سانس بھر کر انہیں نظر انداز کرنے کے علاوہ اسکے پاس کوئی راستہ نہیں تھا۔

آج اسکی فیشن پریڈ کا آخری دن باقی تھا۔کل کے واقعے کے بعد بھی سائرہ کی وجہ سے اسے اپنا کام جاری رکھنے کا موقع مل گیا تھا۔اگر وہ اس آخری دن کو حذف کردیتی تو پورے ہفتے کی محنت ضائع چلی جاتی۔جو وہ چاہتی نہیں تھی۔اسے پیسوں کی اشد ضرورت تھی۔ڈریسنگ رُوم میں کام کرتی لڑکیاں اسے ٹھہر کر دیکھ رہی تھیں۔۔وہاں پر موجود کئ نامور ایکٹریس نے بھی اسے معنی خیز نگاہوں سے دیکھ کر رُخ پھیر لیے تھے۔۔اگلے ہی لمحے سائرہ اندر داخل ہوئ۔۔سب کو اسکی جانب دیکھتا محسوس کیا تو اسکی تیوری چڑھ گئ۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا کوئی تماشہ ہورہا ہے یہاں۔۔؟" سخت آواز میں پوچھا تو سب ہی خجل سے ہو کر یہاں وہاں دیکھنے لگے۔اسے کل سیلینہ والے واقعے کی خبر تھی لیکن وہ وقت نہ ملنے کے باعث اس سے بات نہیں کرپائی تھی۔اس نے اسے ہاتھ سے تھاما اور اپنے ساتھ لیے، اسے اپنے ڈریسنگ رُوم میں لے آئی۔۔کئی آئینوں کے فریمز پر لگے سفید قمقموں کی روشنی آنکھوں میں چُبھ سی رہی تھی۔۔

"تمہارا گارڈ کہاں ہے آج۔۔؟" وہ کل کے واقعے کے بارے میں پوچھ کر اسے مزید دُکھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"ہاسپٹل۔۔ماریہ کے گارڈز نے بیچارے کو پتہ نہیں کیا انجیکٹ کیا تھا۔اسکی طبیعت بہت غیر ہورہی تھی کل۔۔"

وہ بھی افسوس کے ساتھ اسکے ساتھ ہی آ بیٹھی تھی۔

"اب کیسی ہے طبیعت اسکی۔۔؟"

"ہوں۔۔بہتر ہے۔۔"سائرہ نے گہرا سانس لیا تھا۔پھر اسکی جانب دیکھا۔۔

"آج تمہیں ایک گُروم کے ساتھ واک کرنی ہے ریمپ پر۔۔تم۔۔کرلوگی ناں۔۔؟" اس نے سائرہ کی جانب دیکھا۔آج کا تِھیم ویڈنگ تھیم تھا۔اسے سفید لباس زیب تن کر کے ولیمے کی دُلہن بننا تھا۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔کیا چارہ رہ جاتا تھا بھلا اسکے پاس۔انکار کی صورت میں اسے پیسوں سے ہاتھ دھونا پڑتے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اچھا چلو۔۔میں تمہارا میک اپ کر دیتی ہوں۔ڈریس کافی بھاری ہے۔اسے پہن کر سیٹ ہونے میں بھی وقت لگے گا۔۔"اس نے سر اثبات میں ہلایا اور پھر اٹھ کر آگے کرسی پر آبیٹھی۔۔اب اسے اگلے کئی لمحات یونہی بغیر تھکے تیار ہونا تھا۔جب وہ کئی گھنٹوں کی محنت کے بعد تیار ہوچکی تو لباس تبدیل کرنے چلی گئی۔جب واپس آئی تو دروازے کے باہر رش سا لگا تھا۔اس نے اچھنبے سے اس جانب دیکھا اور تھوڑا آگے بڑھ آئی۔۔احسن علی دروازے کے سامنے کھڑا ڈیزائنر سے کچھ کہہ رہا تھا۔۔کچھ بہت ناگوار سا۔۔

"میں سلینہ کے ساتھ ریمپ پر واک نہیں کرونگا۔میری ریپوٹیشن کا سوال ہے۔ایک بدنامِ زمانہ ایکٹریس کے ساتھ دو قدم چل کر میں اپنا آپ سوالیہ نشان نہیں بنانا چاہتا۔۔"وہ انڈسٹری کا ابھرتا ستارہ تھا۔اور ہر ابھرتے ستارے کی طرح اسے بھی خود پر بہت غرور تھا۔۔اسکا چہرہ لمحے بھر کو سفید ہوا تھا۔۔ایکٹریس، ڈیزائنرز، میک اپ آرٹسٹس اور جانے کون کون اسکی بلند آواز سن کر اس جانب متوجہ ہوچکا تھا۔اسے اپنے لباس اور تیاری سے لمحے بھر کو گِھن آئی تھی۔دل کیا سب کچھ نوچ کر اتار دے یا کہیں بھاگ جائے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم اپنی بکواس بند رکھو۔۔اگر واک نہیں کرنی تو مت کرو۔۔بھاڑ میں جاؤ۔۔"سائرہ اس سے بھی بلند آواز سے بحث کررہی تھی۔تماشہ سا لگ گیا تھا۔ماریہ حسن کے آثار اب تک باقی تھے۔وہ چپ چاپ ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

"اوہ رئیلی۔۔میں جاؤنگا بھی نہیں۔۔میرا اسٹینڈرڈ ابھی اتنا گرا نہیں ہے۔"ڈیزائنرز کے پاس احسن کی منتیں کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔وہ چھ فٹ قد کا مالک وجیہہ سا بندہ تھا۔جو لباس اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نے زیب تن کرنا تھا وہ کسی اور پر جچتا ہی نہیں۔۔اس سے پہلے کہ سائرہ اسکا منہ توڑ دیتی، کسی کی آواز ہجوم سے ابھری تھی۔

"تمہارا اسٹینڈرڈ جتنا ہائی ہے وہ تمہاری خوش کلامی سے پتہ چل رہا ہے۔دوسروں کو ان کے گرے اسٹینڈرڈز کی وجہ سے بے عزت کرنے والے اپنے اسٹینڈرڈ کی بات کررہے ہیں۔۔" کوئی اب ہجوم میں سے راستہ بناتا اس تک آرہا تھا۔وہ بھی اس جتنا ہی دراز قد تھا۔۔

"آپکی تعریف۔۔؟" احسن نے ناگواری سے ٹھہر کر اس سے پوچھا تھا۔

"سیلینہ کا گارڈ۔۔"اندر براجمان سیلینہ نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔وہ اس آواز کو پہچانتی تھی۔سائرہ سمیت اب سب اسے دیکھ رہے تھے۔۔

"اچھا تو تم ہو وہ کل والے ینگ مین۔۔"وہ استہزاء سا ہنسا تھا۔یاسر کو ہنسی نہیں آئی۔۔ذرا سی بھی نہیں۔احسن کو سنجیدہ ہونا پڑا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سوری میں آپکی ایکٹریس کے ساتھ کام نہیں کرسکتا۔مجھے اپنی عزت بہت عزیز ہے۔۔"

"بہت چھوٹی سی عزت ہے یار تمہاری تو۔۔ریمپ پر ہلکی سی واک کرنے سے خطرے میں پڑ جائے گی۔۔"پیچھے

کہیں سے دبی دبی سی ہنسی ابھری تھی۔احسن کو اپنی کنپٹیاں تپتی ہوئی محسوس ہوئیں۔

"ڈونٹ میس ود می۔۔آپ مجھے جانتے نہیں ہیں۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے تمہیں جاننا بھی نہیں ہے۔اتنی چھوٹی سی عزت رکھتے ہو۔۔میری تو ایک خوش بیانی سے تمہاری عزت چلے جانے کا خدشہ رہے گا۔۔"اور ساتھ کھڑی سائرہ کی ہنسی بے ساختہ تھی۔وہ اس سے زیادہ

سیدھے چہرے کے ساتھ نہیں سن سکتی تھی۔اس سے پہلے وہ احسن کی عزت کو خاک کر ہی دیتا وہ آناً فاناً وہاں سے چلا گیا تھا۔ڈیزائنرز اب اسے خونخوار نگاہوں سے تک رہے تھے۔۔

"تم نے اسے بھگا دیا۔۔اب سیلینہ کے ساتھ ریمپ پر واک کون کرے گا۔۔؟" ان میں سے ایک بولی تھی۔اس نے کندھے اچکائے۔۔یہ اسکا مسئلہ نہیں تھا۔

"آپ اسے ہی کیوں ریمپ پر نہیں بھیج دیتی سیلینہ کے ساتھ۔۔؟ اچھا خاصہ ہینڈسم اور ٹال ہے یہ بھی۔۔"سائرہ نے مزے سے کہا تھا۔ڈیزائنرز کی آنکھیں اگلے ہی لمحے چمکی تھیں۔یاسر کی ساری بے نیازی عنقا ہوچکی تھی۔وہ بے اختیار ہی دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا ہوا۔۔؟ ابھی سیلینہ کے لیے لڑتے ہوئے تو بہت زبان چل رہی تھی تمہاری۔۔"سائرہ کہاں باز آرہی تھی۔۔

"گارڈ ہونے کی حیثیت سے اسکے لیے ہاتھ بھی چل سکتے ہیں۔۔"پیچھے ہوتے ہوئے کہا تھا۔ دروازے میں ٹھہر کر اسے دیکھتی سیلینہ زیرِ لب ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔

"کوئی راستہ نہیں ہے اب۔ تمہیں ہی جانا پڑے گا اسکے ساتھ ریمپ پر۔بہت خیال ہے ناں تمہیں اپنی ایکٹریس کا۔۔اب بھگتو۔۔"ایک ڈیزائنر نے جل کر کہا تھا۔اسے اسکا انداز بہت ناگوار

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گزرا۔۔اور اس سے پہلے کہ وہ منہ بھر کر انکار کر دیتا اسکی نگاہ دروازے میں ایستادہ، سفید لباس میں ملبوس سیلینہ پر پڑی تھی۔کامدار لباس زیب تن کیے، خوبصورت میک اپ کے ساتھ کانوں میں جھمکے پہنے وہ اسے لمحے بھر کو مبہوت کر گئ تھی۔۔اسکے بال کھل کر کندھوں پر گر رہے تھے۔سائرہ کو ابھی اسکے بال اسٹائل کرنے تھے۔۔اسکی جانب امید سے دیکھتی سیلینہ۔۔کیا وہ انکار کر سکتا تھا۔۔؟

"کیا کرنا ہو گا مجھے۔۔؟" کچھ پل بعد اس نے بگڑے بگڑے نقوش لیے کہا تھا۔۔ وہ جو دروازے میں ایستادہ تھی، لمحے بھر کو ہنس دی۔۔کیا اتنا ٹال اور بڑا سا مرد کیوٹ ہو سکتا تھا۔۔؟ اگر نہیں ہو سکتا تھا تو یاسر اسے اتنا کیوٹ کیوں لگتا تھا۔۔؟

"کیا تم راضی ہو۔۔؟" ایک ساتھ چیخنے کی آوازیں ابھری تھیں۔اس نے گہرا سانس لے کر سر اثبات میں ہلایا۔موڈ البتہ اسکا خراب ہی رہا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے ہاتھ مت لگانا کوئی بھی۔۔میں خود تیار ہو سکتا ہوں۔۔"

"ایسے کیسے۔۔تمہارے بالوں کو اسٹائل کرنا ہے۔۔اور اسپاٹ لائٹس میں انسان کا چہرہ بغیر میک اوور کے بلینڈ لگتا ہے۔تمہیں ایسے جانے نہیں دیا جا سکتا۔۔

"اوکے پھر میں نہیں جا رہا۔۔"اور اس سے پہلے کہ وہ پلٹ جاتا سب نے ایک ساتھ ہی اسے چیخ کر روکا تھا۔اسکے کانوں سے خون آنا رہ گیا تھا بس۔۔اف یہ خواتین بھی ناں۔۔

"اوکے۔۔اوکے تم جیسے کہو گے ہم ویسے ہی کریں گے۔۔"

وہ ڈریسنگ رُوم میں لباس تبدیل کرنے گیا تو سائرہ اسکی جانب چلی آئی۔اسے ہاتھ سے پکڑ کر کرسی پر بٹھایا۔وہ اب اسکے بالوں کو سنوار رہی تھی۔ایک نگاہ اس نے آئینے پر بھی ڈالی تھی۔۔ سیلینہ کے چہرے پر ابھرتی مسکراہٹ۔۔وہ بہت کچھ سمجھ رہی تھی۔۔

"یہ۔۔یاسر کا کیا سین ہے۔۔؟" اس نے سرسری سا پوچھا تو اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔ انجان بنتے ہوئے اسکی جانب دیکھا۔۔

"کیا سین ہے۔۔؟"

"اچھا جی۔۔ہم سے پنگے۔۔"سائرہ نے اسکی کرسی اپنی جانب گھمائی تھی۔کمرے میں اسکی ہنسی گونجی۔۔

"یُو لائک ہِم۔۔"

"نو آئی ڈونٹ۔۔"

"جھوٹ مت بولو۔۔"

"کیا اتنا زیادہ پتہ چل رہا ہے۔۔؟" اس نے ایک دم پوچھا تو سائرہ گردن پیچھے پھینک کر ہنسی۔۔

"نہیں۔۔بالکل پتہ نہیں چل رہا۔۔"وہ اب بھاری دوپٹہ اسکے بالوں پر ٹکاتی، مسکراہٹ دبائے پُوچھ رہی تھی۔

"سچ بتاؤ۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بس اتنا پتہ چل رہا ہے کہ وہ تمہیں اچھا لگتا ہے۔۔"سیلینہ کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی تھی۔سائرہ ہنستی جارہی تھی۔۔

"وہ بھی پسند کرتا ہے یا یک طرفہ محبت کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے تم نے۔۔؟" اس نے مسکرا کر کندھے اچکائے تھے۔

"مجھے سچ میں نہیں پتہ۔۔"

"اچھا بتاؤ۔۔کیا وہ تمہاری تعریف کرتا ہے۔۔؟"

"بالکل نہیں۔۔"

"کیا تم نے اسے اپنی جانب دیکھتے ہوئے کبھی پکڑا ہے۔۔؟"

"ہرگز بھی نہیں۔۔میری جانب دیکھنا تو وہ اپنی توہین سمجھتا ہے۔۔"

"اچھا کیا وہ تمہاری باتوں پر ہنستا ہے۔۔؟"

"نہیں۔وہ محض مجھ پر ہنستا ہے۔۔"اف۔۔سائرہ کی ہنسی نہیں رک رہی تھی۔

"کیا وہ تمہیں عقل مند سمجھتا ہے۔۔؟"

"اسے لگتا ہے کہ میں اس دنیا کی سب سے زیادہ بیوقوف لڑکی ہوں۔۔"

"ٹھیک ہی سمجھتا ہے۔۔"

"میں تمہیں بہت مارونگی۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا وہ تمہارے ساتھ خوش ہوتا ہے۔۔؟"

"وہ میرے ساتھ بہت بیزار ہوتا ہے، سائرہ۔اور اب بس۔۔مزید مجھ سے کچھ مت پوچھنا۔مجھے پتہ ہے وہ مجھے پسند نہیں کرتا۔۔"

"اچھا ایک آخری سوال۔۔تمہاری خوبصورتی سے تو متاثر ہوتا ہوگا۔۔"

"اسے لگتا ہے کہ میں اتنی بھی خوبصورت نہیں۔۔"سائرہ کی ہنسی رکنا بہت مشکل ہوچکا تھا۔سیلینہ جیسے چہرے بنا کر جواب دے رہی تھی ناں۔۔کوئی کیسے نہیں ہنس سکتا تھا بھلا۔۔اسکا دوپٹہ سیٹ ہوچکا تھا۔دوسری جانب یاسر ڈریسنگ رُوم سے باہر کی جانب بڑھا تو لمحے بھر کو سب خواتین نے ٹھہر کر اسے دیکھا۔۔سفید بے داغ سے تھری پیس سُوٹ میں ملبوس، گردن پر جمے سیاہ بو کو درست کرتا وہ واقعتاً بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔

"تم گارڈ کیوں ہو۔۔؟ تمہیں تو ماڈل ہونا چاہیے۔۔بلکہ تمہیں تو ایکٹر ہونا چاہیے۔۔ اس ہائیٹ اور ان لُکس کے ساتھ تم دھوم مچاؤ گے۔۔"

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"دھوم مچانے کا مجھے کوئی شوق نہیں ہے اور ایکٹرز زہر لگتے ہیں مجھے۔۔"ایک خاتون کو بنا دیکھے جواب دیتا وہ باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔بے مروت لڑکا۔۔

اگلے ہی لمحات میں سیلینہ اسکے ساتھ آکھڑی ہوئی۔اس نے اسکی جانب دیکھا تک نہیں۔۔وہ دونوں بیک اسٹیج پر موجود تھے۔اسپاٹ لائٹ میں انکا خیر مقدم سب سے آخر میں کیا جانا تھا۔

"تھینک یُو۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے سامنے دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا تھا۔یاسر نے سر اثبات میں ہلایا۔۔

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ میں یہ کررہا ہوں۔۔"اسکی بات پر سیلینہ ہنس پڑی تھی۔ وہ اس دُلہن کی مانند لگ رہی تھی جو اپنے دُلہن ہونے پر نازاں ہوتی ہے۔

"میرے لیے تم کیا کیا کررہے ہو۔۔"

"تمہارے لیے نہیں۔۔اپنی جاب کے لیے۔۔"

پھر سب یونہی بہانے بناتے ہیں۔اپنی جاب کو آڑ ثابت کر کے مجھ سے رابطے میں رہنا چاہتے ہیں۔۔"

"میں ابھی واپس جا کر یہ ثابت کرسکتا ہوں کہ میں تمہارے لیے یہ سب نہیں کررہا۔۔"سیلینہ نے بے ساختہ اسے بازو سے پکڑ کر روکا تھا۔اسی پہر ان پر سفید چمچماتی اسپاٹ لائٹ گری۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔اسپاٹ لائٹس تلے انکا نام کال کیا جانے لگا تھا۔ سیاہ پڑے ہال سے تالیوں کی بے تحاشہ گُونج محسوس ہورہی تھی۔ان دونوں نے قدم ایک ساتھ آگے بڑھائے تھے۔سیلینہ اب سب کو ہاتھ ہلاتی، مسکرا کر اعتماد سے چل رہی تھی۔یاسر سنجیدہ تھا۔۔ذرا جو مسکرا دیتا۔

"تھوڑا مسکرا دو۔۔"اس نے سامنے دیکھتے ہوئے اسے زیرِ لب کہا تھا۔

"بلاوجہ کیوں مسکراؤں۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یاسر میں تمہارا سر پھاڑ دونگی۔۔"سب کو مسکرا کر دیکھتی وہ دھیمی آواز میں دانت پیس کر اسے کہہ رہی تھی۔۔

"تم نہیں پھاڑ سکتیں۔۔"ہاں۔۔یہ کہتے ہوئے وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔سیلینہ نے اسے خفا نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"اچھے لگ رہے ہو۔۔"اسٹیج کے آخر پر ٹھہر کر وہ اس سے کہہ رہی تھی۔

"جانتا ہوں۔۔"

"کتنے خود پسند ہو ناں تم۔۔"

"بہت زیادہ۔۔"

ٹی وی پر نگاہیں جمائے ارمان نے گہرا سانس لیا۔(اس نے باڈی گارڈ ہونے کے ساتھ ساتھ ماڈلنگ کب شروع کی۔۔؟) دادا بھی میثم کے ساتھ ٹی وی دیکھتے حیرت کا مجسمہ بنے بیٹھے تھے۔کبھی میثم کو دیکھتے۔۔کبھی ٹی وی کو۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نامور ڈیزائنرز کے ساتھ براجمان سلطانہ ناز نے اپنے بیٹے کو اسٹیج پر دیکھا تو گنگ رہ گئیں۔یہ سب ان کے لیے بہت حیران کن تھا۔حنیفہ جو سلمان کے آفس کسی فائل کے سلسلے میں بات کرنے آئے تھے، لمحے بھر کو ٹی وی دیکھ کر ٹھہر گئے۔۔

"یاسر نے ماڈلنگ کب شروع کی۔۔؟" انہوں نے پلٹ کر سلمان سے پوچھا تھا۔وہ مسکرا کر پیچھے ہو بیٹھے۔۔

"کوئی سچویشن ہوگئی ہوگی یقیناً۔۔"

"ایسی کیا سچویشن ہوگئی ہوگی بھلا۔۔؟"

"ہوئی ہوگی۔ہمیں اسکی وضاحت کا انتظار کرنا چاہیئے۔۔"اسکے ساتھ اعتماد سے کھڑی سیلینہ کو دیکھ کر حنیفہ کا دل پگھل ہی تو گیا تھا۔۔

"میری بیٹی کتنی پیاری ہے ناں، چیف۔۔"وہ مسکرا کر کہے بغیر نہیں رہ سکے تھے۔۔سلمان نے بھی مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔

وہ دونوں اب اسٹیج سے واپس پلٹ رہے تھے۔تالیوں میں کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔۔

"اسٹیج اتنا چکنا ہے۔اوپر سے یہ بھاری لباس۔۔اور سونے پر سہاگہ یہ کئی انچ لمبی ہیلز۔۔"

"دھیان سے چلو۔۔اگر گریں تو میں اٹھاؤنگا نہیں۔۔یہیں چھوڑ کر چلا جاؤنگا۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ دونوں اب ایک دوسرے کو جلے کٹے جوابات دیتے واپس چلے آئے تھے۔اسٹیج پر کئی کپلز کے ساتھ انہیں بھی ایک قطار میں کھڑا ہونا تھا۔اسی پہر۔۔اندھیر کمرے میں براجمان۔۔ ایک شخص انہیں۔۔بے حد سرد نگاہوں سے تک رہا تھا۔پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور آگے بڑھ کر ٹی وی بند کیا۔ اسکا وجود اندھیرے میں اندھیر ہی لگ رہا تھا۔۔اسکے بازو پر اک نشان تھا۔۔اک جلا ہوا۔کندا گیا نشان۔۔ادھورے دل کا نشان۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

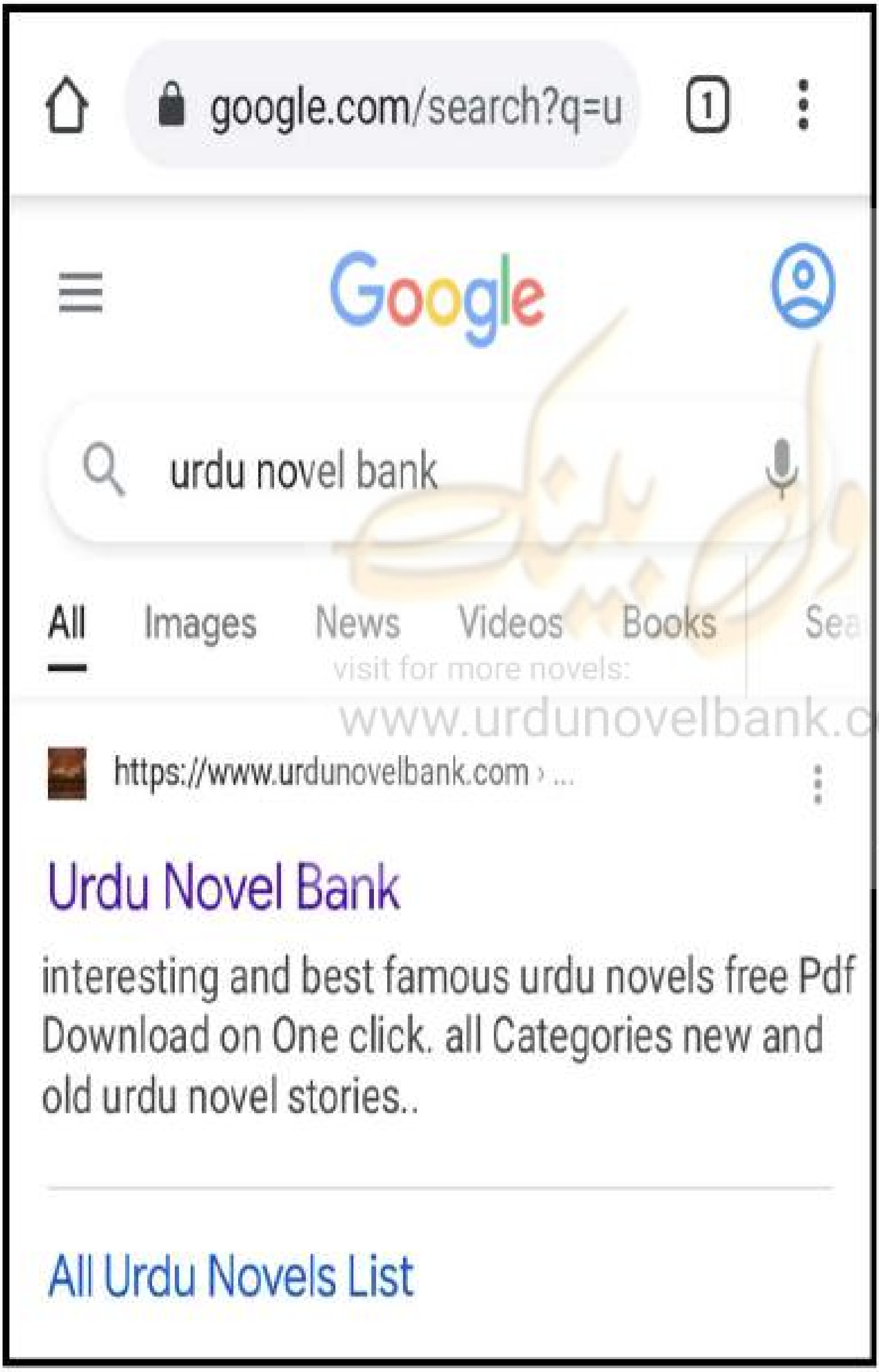

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ثمرین رضا کے بنگلے پر آج اسپیکس کو پورا ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ قتل گھر کے اندر ہوا تھا۔۔وہ بھی لاؤنج کے عین درمیان میں۔۔ارمان اسپیکس ٹیم کے ساتھ ایک بار پھر سے کرائم سین پر موجود تھا۔بنگلے کے عُقبی اور بیرونی حصوں پر بھی اسپیکس ٹیم کے لوگ کام کررہے تھے۔

ہاتھوں میں سفید دستانے پہنے ارمان سنجیدگی سے ایک تجوری کے سامنے جُھکا ہوا تھا۔وہ ہر ایک چیز کو کی بار دیکھ چکا تھا۔ ثمرین رضا کے کمرے کو آخری دفعہ تنقیدی نگاہ سے دیکھ کر وہ باہر نکل آیا تھا۔لمحے بھر کو اس نے سر اٹھا کر لاؤنج کی چھت کی جانب دیکھا اور کچھ تھا کہ وہ اگلا سانس نہیں لے سکا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چھت مدھم سے سفید رنگ کی تھی۔بالکل صاف۔۔لیکن اس پر خون کے چند چھینٹے لگے ہوئے تھے۔اسکی آنکھیں نا سمجھی سے سُکری تھیں۔۔

اسپیکس ٹیم کا ایک بندہ اسکی جانب کچھ دکھانے بڑھا تو اسے چھت کی جانب دیکھ کر اپنی ہی جگہ ٹھہر گیا۔ایک لمحے کو سر اٹھا کر دیکھا۔۔چھت پر خون کے چھینٹے تھے۔۔گہرے سُرخ رنگ کے۔۔ جو وقت کے ساتھ ساتھ اب سیاہ پڑتے جارہے تھے۔

"یہ۔۔یہ خون یہاں کیسے آیا۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اکرم نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔ارمان کی نگاہوں نے چھت سے لاؤنج کی زمین تک سفر کیا۔

"ہمیں ہتھیار کا اب تک علم نہیں ہوسکا ہے ناں۔۔؟" اس نے یاد دیہانی کے لیے پوچھا تھا۔اکرم نے اثبات میں سر ہلایا۔ارمان اب چھت اور لاؤنج کے درمیان موجود فاصلے کو اپنی نگاہوں سے ٹٹول رہا تھا۔

"غالب خیال یہی ہے کہ ہتھیار بہت بھاری نوعیت کا ہے۔"اکرم نے کہا تو اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

"چھت اور زمین کا فاصلہ اتنا زیادہ نہیں ہے۔یہ لاؤنج جاپانی طرز پر بنایا گیا ہے۔اسکی سیلنگ اور فرش کے درمیان زیادہ اسپیس نہیں ہوتا۔اسی لیے یہ خون کے چھینٹے چھت پر جا لگے ہیں۔۔"

"مطلب۔۔؟" اکرم کو اسکی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔۔

"مطلب یہ کہ جب اس نے وکٹم کے سر پر زور دار ہتھیار سے ایک دفعہ وار کیا، تو اسکے سر سے نکلتا خون اس ہتھیار پر لگ گیا۔لیکن وکٹم ایک وار کے بعد بھی زندہ رہی۔۔جب اس نے دوبارہ وار کرنے کے لیے ہتھیار اوپر اٹھایا تو یہ۔۔"اس نے چھت پر لگے خون کے چھینٹوں کی جانب اشارہ کیا۔۔"خون کے چھینٹے یہاں آ لگے۔۔"

اکرم کے لب "اوہ۔۔"میں سکڑے تھے۔

"رپورٹ میں یہی درج ہے کہ وکٹم کے سر پر ایک سے زائد دفعہ وار کیا گیا ہے۔اسکی کھوپڑی درمیان سے الگ ہوگئی تھی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بالکل۔۔وہ وکٹم کے مرجانے کے بعد بھی کئ دفعہ اسکے سر پر ہتھیار سے مارتا رہا ہے۔سِک ہے یہ آدمی۔۔"اس نے افسوس سے بھاری سانس خارج کی تھی۔

"لیکن قاتل نے بار بار وار کیوں کیا۔۔؟ وہ تو پہلے ہی دو وار میں مر گئ تھیں۔۔"

"او سی ڈی۔۔"اس نے بے ساختہ کہا تو اکرم چونکا۔۔انسپیکشن کے باقی لوگ بھی لاؤنج میں چلے آئے تھے۔اور اب وہ سب بھی سر اٹھائے چھت پر لگے اس خون کو تک رہے تھے۔

"او سی ڈی۔۔؟ اسکا یہاں کیا لینا دینا۔۔؟" اسکے سوال پر ارمان نے سر اثبات میں ہلایا اور ایک کو ہاتھ سے اشارہ کیا۔۔

"اس خون کو لیبارٹری میں انسپیکشن کے لیے بھیج دو۔ٹیسٹ کرو۔۔یہ خون ثمرین رضا کا ہے بھی یا نہیں۔۔"اسکے حکم پر اب وہ اس خون کے سیمپلز لینے لگے تھے۔

"Obsessive Compulsive Disorder"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایک ایسا ڈس آرڈر جو مریض کو ایک ہی کام بار بار کرنے پر مجبور کرے۔ایک ہی کام کے ساتھ انسان آبسیسڈ ہو کر اسے بار بار کرنا چاہے اور خود کو روکنا اسکے لیے کٹھن ہو۔جیسے آپ ایک بار ہاتھ دھونے کے بعد بھی اکثر اپنے ہاتھوں کو بار بار دھوتے ہو۔آپکو لگتا ہے آپکے ہاتھ ٹھیک سے صاف نہیں ہوئے۔حالانکہ یہ سب وہم ہوتا ہے۔لیکن آپکے دماغ کو لگتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔۔یہ ایک پیٹرن ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ مریض کی زندگی کے ہر کام میں داخل ہوجاتا ہے۔ہاتھ دھونے سے لے کر وہ زندگی کی ہر چیز کو بار بار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔اس نے یہاں بھی یہی کرنے کی کوشش کی ہے۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اکرم منہ کھولے چھت کو تک رہا تھا۔

"ہوسکتا ہے کہ اسے ڈس آرڈر نہ ہو۔وہ بس پرفیکشن سے اپنا کام کرنے کا عادی ہو۔۔"

"پرفیکشنسٹ وکٹم کے مرجانے پر رک جاتا۔لیکن ڈس آرڈر کا شکار انسان وکٹم کے مرجانے پر بھی خود کو نہیں روک پایا۔۔"اس نے فون نگاہوں کے سامنے کیا اور اکرم کو ہاتھ سے اشارہ کرتا باہر نکل آیا۔۔

"عظیم، ثمرین رضا کی

Autopsy

رپورٹ موجود ہے تمہارے پاس۔۔؟" گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتا وہ دوسری جانب کی بات سن رہا تھا۔

"ٹھیک ہے میں آرہا ہوں۔رپورٹ نکال کر رکھو۔"اس نے کہہ کر فون ڈیش بورڈ پر ڈالا اور گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ دونوں اسٹیج سے اتر آئے تھے۔فیشن شو اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔سیلینہ کے آس پاس فینز کا جمِ غفیر اکٹھا ہونے لگا تو یاسر کو اس ڈیزائنر لباس میں بھی اسکا گارڈ بننا پڑا۔۔وہ آٹوگراف دیتی اسکی جانب ہنسی دبا کر دیکھ رہی تھی۔

"آپ سیلینہ جی کے باڈی گارڈ ہیں۔۔؟" ایک لڑکی نے پلٹ کر اسکی جانب دیکھا تھا۔یاسر نے سر اثبات میں ہلایا۔

"آپ گارڈ ہیں۔۔؟ پھر آپ نے ان کے ساتھ ریمپ پر واک کیوں کی۔۔؟" ایک اور لڑکی بولی تھی۔

"جس ماڈل نے میرے ساتھ واک کرنی تھی وہ بھاگ گیا۔۔پھر اس بیچارے کو ہی بَلی کا بکرا بنانا پڑا۔۔"سیلینہ نے افسوس سے کہا تھا۔لیکن مجال ہے جو اسکے انداز میں ذرا سا بھی افسوس محسوس ہوتا۔وہ واضح طور پر یاسر کی پوزیشن سے حظ اٹھا رہی تھی۔

"آپکا بکرا تو بہت ہینڈسم ہے سیلینہ جی۔۔"ایک کہیں سے بولی تو ہر جانب سے ہنسی ابھری۔سیلینہ کو بے تحاشہ گُدگُدی ہوئی تھی۔اسکا بکرا بہت بیزار کھڑا تھا۔کچھ پل وہ اپنے فینز کے ساتھ باتیں کرتی رہی۔یاسر پیچھے ہوگیا تھا۔وہ سیلینہ کے پیچھے کھڑا تھا تاکہ وہ اپنے فینز کے ساتھ سکون سے بات کرسکے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یکدم ہی ہجوم سے ایک لڑکا بھی سیلینہ کی جانب آٹوگراف لینے بڑھا۔سیلینہ اب مسکرا کر اس اٹھارہ سالہ پیارے سے لڑکے کو آٹوگراف دے رہی تھی۔

"کیا نام ہے تمہارا۔۔؟"

"عباد۔۔"

وہ مسکرائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پیارا نام ہے۔۔"

"تھینک یو۔۔آپ بھی بہت پیاری ہیں۔۔"وہ بولا تو سیلینہ مسکرائی۔اسکا دل آج بہت خوش تھا۔ اس نے آٹوگراف دے کر اسکی جانب پیڈ بڑھایا۔

"کیا میں آپکو ایک بار گلے لگا سکتا ہوں۔۔؟" لڑکیاں ہنس دی تھیں اور سیلینہ نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا تھا۔پھر مسکرا کر جونہی آگے بڑھنے لگی تو یاسر نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر روک لیا۔اس نے چونک کر گردن پھیرتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

"یہ آپ سے گلے نہیں مل سکتیں۔۔"وہ آگے بڑھ آیا تھا۔ایک ہاتھ سے سیلینہ کو تھامے ہوئے۔ ایک جانب کیے ہوئے۔۔عباد نامی لڑکے نے مایوسی سے سیلینہ کی جانب دیکھا۔

"کیوں۔۔؟"

"میں کیوں اس سے گلے نہیں مل سکتی۔۔؟" سیلینہ نے بھی اتنی ہی حیرت سے پوچھا تھا۔یاسر نے گہرا سانس لے کر اسے گھورا۔۔

www.urdunovelbank.com

بس نہیں مل سکتیں۔۔کچھ سیکیورٹی خطرات کے پیشِ نظر وہ کسی بھی مرد کو ہاتھ نہیں لگا "سکتیں۔"

"آپ بھی تو مرد ہیں۔۔"لڑکے نے ناگواری سے کہا تھا۔

"میں ان کا گارڈ ہوں۔۔"

"تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ میں سیکیورٹی خدشات کی وجہ سے کسی مرد کو ہاتھ نہیں لگا سکتی۔۔؟" سیلینہ کی حیران آواز ایک بار پھر سے ابھری تو یاسر نے کراہ کر آنکھیں میچیں۔۔

"تم تو چُپ کرو یار۔۔"اس نے دھیمی آواز میں اسے تنبیہہ کی تھی۔لڑکا مایوس ہو کر چلا گیا۔ لڑکیاں بھی چھٹ گئیں۔وہ دونوں لباس تبدیل کیے ڈریسنگ رُوم کے باہر آ کھڑے ہوئے۔۔

"ایسی کونسی سیکیورٹی ہے جس پر وہ اپنے فینز کو گلے نہیں لگا سکتی۔۔؟" سائرہ نے پوچھا تو اس نے کندھے اچکائے۔

"تمہارا گارڈ میری سمجھ سے باہر ہے، سیلین۔۔"اس نے ساتھ کھڑی سیلینہ کو کہا تو وہ بھی بے بسی سے گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

"تمہاری کیا۔۔یہ تو میری سمجھ سے بھی باہر ہے۔بیچارہ عباد۔۔اتنا مایوس ہو کر چلا گیا بچہ۔۔"

"بچہ نہیں تھا وہ۔۔"یاسر نے خفگی سے کہا تو وہ دونوں چونکیں۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"اٹھارہ سال کا لڑکا ہمارے لیے بچہ ہی ہے، یاسر۔۔"

"لیکن میرے لیے بچہ نہیں ہے۔۔"

"تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔اتنا پیارا بچہ تھا وہ۔۔"

"پیارا۔۔نہیں تھا وہ۔۔"ٹھہر ٹھہر کر کہا تو سائرہ کی ہنسی بے ساختہ ابھری۔سیلینہ حیرت سے منہ کھولے اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"تم اتنے رُوکھے کیوں ہو۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"گارڈز ایسے ہی ہوتے ہیں۔۔"

"نہیں۔۔ایسے نہیں ہوتے۔۔ساحر اتنا سُوئیٹ تھا۔۔"اس نے خفگی سے تڑخ کر کہا۔وہ اثر لیے بغیر ڈھیٹوں کی طرح کھڑا رہا۔سائرہ ان دونوں کو لڑتا چھوڑ کر اپنے کام کی جانب بڑھ گئی تھی۔اسے ابھی یہاں مزید کئی گھنٹے لگنے تھے۔وہ ان دونوں کے ساتھ اپنا وقت نہیں برباد کرسکتی تھی۔

وہ دونوں بھی باہر کی جانب بڑھ آئے تھے۔پارکنگ ایریا کی جانب خاموشی سے بڑھتے ہوئے، یاسر چہرہ گھمائے بغیر تنقیدی نگاہوں سے جائزہ لے رہا تھا۔

"تم۔۔آج یہاں کیوں آئے تھے۔۔؟" اپنی کار کے پاس ٹھہر کر اس نے پوچھا تھا۔

"سُوئیٹ سے ساحر نے کہا تھا کہ سیلینہ کو کسی اور گارڈ کے حوالے مت کرنا۔وہ بہت جلدی ہر ایک پر بھروسہ کر کے اپنے عقل مند ہونے کا ثبوت دیتی ہیں۔"اسکے جواب پر وہ بے بسی سے ہنس دی تھی۔پھر چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"عباد کتنا پیارا لڑکا تھا۔ساحر کتنا سافٹ گارڈ ہے۔تم کیوں اتنے بدتمیز ہو۔۔؟"

"کیونکہ میں عباد اور ساحر نہیں ہوں۔۔"

سیلینہ نے اسکے جواب پر گہرا سانس لیا تھا۔

"آج کے لیے بہت شکریہ۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کوئی ضرورت نہیں۔۔عباد اور ساحر تو مجھ سے زیادہ اچھے ہیں ناں۔۔"اور یہاں سیلینہ کا قہقہہ بہت بے ساختہ ابھرا تھا۔جس طرح جل کر اس نے کہا تھا ناں۔۔وہ پہروں اسکے انداز پر ہنس سکتی تھی۔۔

"تم۔۔جیلس ہورہے ہو۔۔؟" وہ بہت حیران تھی۔

"بالکل بھی نہیں۔۔"

"تم ہورہے ہو۔۔"وہ اسکے چہرے کو دیکھ کر ہنستی جارہی تھی۔

"اچھا بس۔۔اب تنگ نہیں کررہی۔۔نہیں ہیں ساحر اور عباد تم سے زیادہ اچھے۔۔"یاسر جانے کیوں گردن جھکا کر۔۔بالکل ہلکا سا مسکرایا تھا۔وہ دروازہ کھولتے کھولتے لمحے بھر کو ٹھہر کر اسکی جانب مُڑی تھی۔

"عباد میرے لیے واقعی بچہ تھا، یاسر۔۔"اس نے سنجیدگی سے کہا تو یاسر نے بھی اسے اتنی ہی سنجیدگی سے دیکھا۔

"سترہ اٹھارہ سالہ لڑکے بچے نہیں ہوا کرتے۔انہیں بچہ سمجھنا غلطی ہے۔اور کسی بھی مرد کے ساتھ بلاوجہ اسکن شپ اچھی بات نہیں ہے۔ایکٹریس ان باتوں کو سمجھتی نہیں ہیں لیکن یہی فینز پھر آگے جا کر ان کے لیے خطرناک اسٹالکرز ثابت ہوتے ہیں۔میں نے ایسے بہت کیسس دیکھے ہیں۔اسی لیے روکا تھا تمہیں۔آگے کروگی تب بھی روکونگا۔ہر اس کام سے روکنا میرا فرض ہے جو تمہارے لیے حال یا مستقبل میں خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسکے جواز پر وہ چُپ سی ہوگئ تھی۔پھر مسکرا کر سر ہلایا۔۔

"جن معاملات کا مجھے علم نہیں۔میں ان معاملات میں تمہارے فیصلوں پر بھروسہ کرونگی۔۔"

"گڈ۔۔"

"اب چلتی ہوں۔بہت تھکن ہوگئ ہے۔۔"

"اپنے اپارٹمنٹ کا دروازہ ٹھیک سے بند کرنا اور کسی کے لیے بلاوجہ کھولنے سے پرہیز کرنا۔کوئ ایشو ہو تو کال کردینا۔رات کو باہر مت نکلنا۔۔"

اسے ہدایات دیتا دیکھ کر جانے کیوں وہ بنا سوچے مسکرانے لگی تھی۔پھر ہاتھ آگے بڑھا کر اسکے ماتھے پر گرتے بالوں کو ہاتھ سے بکھیرا تو اسکی زبان لمحے کے اگلے حصے میں رُک سی گئ۔۔اسے جیسے یقین نہیں آیا کہ سیلینہ نے اسکے بالوں کو چھوا ہے۔۔

"ہوں۔۔کچھ کہہ رہے تھے تم۔۔"اسے چپ دیکھ کر وہ ہولے سے بولی تو یاسر کھنکھار کر دو قدم پیچھے ہٹا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"اور یہ کہ تم مجھے ہاتھ نہیں لگاؤ گی۔۔"

وہ ہنسی تھی۔۔

"کیوں۔۔؟"

"سیکیورٹی رسکس ہیں۔۔"اور وہ ہنستی جارہی تھی۔

"تم نے آج اتنا ہنسایا ہے کہ اب ڈر لگ رہا ہے۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"کس بات سے۔۔؟"

"خوش ہونے سے۔۔"

"تم خوش ہو۔۔؟"

"تمہارے ساتھ ہوتی ہوں۔۔"آہستہ سے کہا تو یاسر عالم نے لب دانتوں تلے دبا کر رُخ دوسری جانب موڑ لیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔اب گھر جاؤ۔۔رات ہو گئی ہے۔۔"

"اوکے۔۔"اچھے بچوں کی طرح بات مان کر، کار کا اگلا دروازہ کھولتی وہ اندر آ بیٹھی تھی۔

"اگلے ہفتے بھی تم ہی گارڈ کروگے۔۔؟" شیشہ نیچے کر کے پوچھا تو اس نے سر نفی میں ہلایا۔۔

"نہیں۔۔تمہارا سافٹ ساحر کرے گا۔۔"اس نے ہنس کر چابی اگنیشن میں گھمائی اور ہاتھ ہلاتی کار آگے بڑھا لے گئی۔وہ اسکی گاڑی کو دُور جاتا دیکھتا رہا۔۔پھر اپنی کار کی جانب چلا آیا۔اسی پہر اسکے فون پر ارمان کی کال آنے لگی تھی۔

کچھ مصروفیت کے باعث وہ ارمان سے مل نہیں سکا۔اگلی صبح ایجنسی کے نچلے فلور پر خاصی گہما گہمی تھی۔وہ اپنے کیبن میں براجمان تھا کہ ایک گارڈ نے دروازے سے سر اندر ڈالا۔۔

"کیا یہاں ماڈل یاسر عالم رہتے ہیں۔۔؟" پیچھے سے دبی دبی ہنسی ابھری تھی۔

"شیر۔۔!"اس نے سر اٹھائے بغیر تنبیہ کی تو وہ یوں غائب ہوا جیسے گدھے کے سر سے سینگھ۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اگلے لمحات میں وہ حنیفہ اور سلمان کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔

"تم نے ماڈلنگ کب شروع کی۔۔؟ جانتے ہو ناں گارڈ ہونے کے ساتھ کوئی بھی پارٹ ٹائم جاب نہیں کرسکتے تم۔۔"حنیفہ نے ٹھنڈی سی ٹون کے ساتھ میٹھا سا طنز کیا تھا۔اس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

"جس ماڈل نے واک کرنی تھی وہ بھاگ گیا تھا۔۔"

"میں نے کوئی تفصیل نہیں مانگی۔۔"سلمان نے ہنسی چھپانے کے لیے چہرہ جھکا لیا تھا۔اس نے سر اثبات میں ہلا کر یہاں سے نکلنے ہی میں عافیت جانی تھی۔

اپنے آفس کی جانب بڑھنے ہی لگا تھا کہ ساتھ سے گزرتے سینئر گارڈ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

"مجھے کل ہی پتہ چلا ہے کہ تم سفید سُوٹ میں بھی اچھے لگ سکتے ہو۔۔"اس نے ذہنی طور پر کرّاہ کر گہرا سانس لیا تھا۔

Visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"بہت شکریہ آپکا۔۔"

"شکریہ کیسا۔۔بھائی ہو تم اپنے۔۔"

"جی بالکل۔۔"

کچھ پل بعد اس نے کیبن میں آکر فائل زور سے ٹیبل پر پٹخی۔اسی وقت ارمان اسکے آفس میں داخل ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم کل ریمپ پر کیا کر رہے تھے۔۔؟" اس نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا۔ارمان کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ اتنے غصے میں کیوں ہے۔۔

"کیا۔۔؟"

"مجھ سے اگر کل کے بارے میں ایک اور سوال کیا ناں تم نے۔۔تو سلامت نہیں جاؤگے یہاں سے۔۔"ارمان ہنس رہا تھا۔یقیناً سب نے اسکی نس پر سوالات مارے تھے۔اسی لیے وہ تپا بیٹھا تھا۔۔

"کیس کا کیا بنا۔۔؟ کوئی لِیڈ۔۔؟" کچھ پل بعد اس نے سر اٹھاتے ہوئے پوچھا تو ارمان نے سر اثبات میں ہلایا۔وہ اسکے سامنے ہی کرسی پر بیٹھا تھا۔

"قاتل کو کمپلسِو ڈس آرڈر ہے۔۔"

اسکے ابرو لمحے بھر کو سکڑے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیسے۔۔؟"

"اسکے قتل کرنے کے انداز سے پتہ چلتا ہے۔میں کل ثمرین رضا کی رپورٹ دیکھنے گیا تھا لیبارٹری۔اسکی رپورٹ میں واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔۔کہ جس طرح اسے قتل کیا گیا ہے۔۔ وہ نارمل انسان نہیں کر سکتا۔۔کسی ذہنی مریض کا کام لگتا ہے یہ۔۔"

"ایک رپورٹ دیکھ کر اسے ڈس آرڈر کا شکار کہہ دینا ایک بڑا دعویٰ ہے۔"اس نے کہا تو ارمان نے سمجھ کر سر ہلایا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لیکن اسکے قتل کرنے کا طریقہ۔۔اسکا ہتھیار۔۔اس ہتھیار کا استعمال۔۔وقت اور جگہ۔۔سب ایک خاص پیٹرن کے تحت کیا گیا ہے۔کرمنل پروفائلرز کا ماننا یہی ہے کہ قاتل کو کوئی نہ کوئی ذہنی عارضہ لاحق ہے۔۔"

"کرمنل پروفائلرز کی طرف سے حتمی رپورٹ آگئی کیا۔۔؟"

"فی الحال تو نہیں۔۔وہ کچھ ری سرچ کررہے ہیں۔کچھ دنوں تک مل جائے گی رپورٹ۔۔" اس نے ہنکارا بھر کر سر ہلایا تھا۔

"آٹھ دفعہ۔۔کُل آٹھ دفعہ اس نے وکٹم کے سر پر ہتھیار سے وار کیا ہے۔۔کیا تمہیں یہ نارمل لگتا ہے۔۔؟" ارمان نے کچھ پل بعد پوچھا تو اس نے سر نفی میں ہلایا۔آٹھ دفعہ بہت زیادہ تھا۔

"اسکا ہتھیار کس نوعیت کا ہے۔۔؟"

"ہتھوڑی نُما۔۔لکڑی کے دستے والا۔۔بھاری بھرکم۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ محض قیاس آرائی ہے۔۔؟"

"ہاں۔۔وکٹم کے زخموں سے تو اب تک یہی اخذ کیا گیا ہے۔۔"

"قاتل کا قد کتنا ہے۔۔؟"

"چھ فِٹ ایک انچ۔۔"ارمان نے جواب دیا تو اس نے سر ہلایا۔وہ کچھ سوچ رہا تھا۔

"کیوں پوچھ رہے ہو۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں کسی کو جانتا ہوں جو اتنا ہی دراز قد ہے۔۔"اس نے کہا تو ارمان چونکا۔یکدم ہی وہ کرسی پر سیدھا ہو بیٹھا تھا۔

"ایسے قد رکھنے والے بہت سے لوگ ہیں۔ہر کوئی قاتل نہیں ہوسکتا۔۔"

"تم نے بتایا تھا ناں کہ ثمرین رضا اپنے مرنے سے ایک دن پہلے تک ایک ماہرِ نفسیات سے سیشنز لیتی رہی تھی۔۔؟"

ارمان نے سر اثبات میں ہلایا۔اسے یاسر کے استفسار کی سمجھ نہیں آئی تھی۔

"میں ایک ماہرِ نفسیات کو جانتا ہوں جو ہماری ایجنسی کی تقریباً ہر ایکٹریس کو سیشنز دے چکا ہے۔" ارمان اب کہ مکمل طور پر سیدھا ہو بیٹھا تھا۔

"کون ہے۔۔؟"

"ہے ایک۔۔"مُعید حسن کی اک دُھندلی سی شبیہہ اسکی آنکھوں کے سامنے لہرائی تھی۔اگلے ہی پل اس نے انٹر کام اٹھا کر کان سے لگایا۔وہ اب زار کو آفس میں آنے کا کہہ رہا تھا۔کچھ پل بعد زار اندر چلا آیا تھا۔

"مُعید حسن کو جانتے ہو ناں۔۔؟ ڈاکٹر مُعید حسن۔۔"زار نے نا سمجھی سے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"وہ ہماری ایجنسی میں خاصہ مشہور ہے کیونکہ کم و بیش ہر ایکٹریس نے اس سے سیشنز لے رکھے ہیں۔ایک رپورٹ تیار کرو۔اس رپورٹ میں ہر اس ایکٹریس کو شامل کرو جو مُعید حسن سے سیشنز لیتی رہی ہو۔۔کم آن۔۔شام تک مجھے رپورٹ اپنے ٹیبل پر چاہیے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زار نے سر ہلایا اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔

"تم ایسے کسی پر شک نہیں کرسکتے، یاسر۔۔"ارمان نے اسے ٹوکا تھا۔

"اس بندے کی ٹائمنگز بہت آف ہیں۔۔"اس نے کہا تو ارمان چونکا۔۔

"کیا مطلب۔۔؟"

"ایک دفعہ سیلینہ اس سے سیشن لے کر واپس آرہی تھی تو اس پر لفٹ میں حملہ ہوگیا تھا۔ دوسری دفعہ جب وہ زینوں پر اوپر چڑھ رہی تھی، تب اس پر حملہ ہوا تھا اور یہ بندہ اس وقت ان زینوں پر موجود تھا۔یہ ہر غیر متوقع جگہ پر موجود ہوتا ہے۔اور غیر متوقع جگہوں پر موجود ہونے والوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔"

ارمان خاموش سا ہوگیا تھا۔یقیناً یاسر نے کچھ تو محسوس کیا ہوگا۔اگلے ہی پل اسکے فون پر کال آنے لگی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔پھر خدا حافظ کہتا جونہی باہر کی جانب بڑھنے لگا تو اندر بڑھتے شیر سے ٹکرا گیا۔شیر شرارتاً اندر داخل ہو کر یقیناً یاسر کو تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔وہ مسکرا کر سر جھٹکتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

پیچھے یاسر شیر کی کلاس لے رہا تھا۔شاید وہ سب جان بُوجھ کر ہی اسے پریشان کرتے تھے۔اسکے غصے سے محظوظ ہوتے تھے۔

www.urdunovelbank.com

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

اگلے پورے ہفتے وہ اور ارمان کیس میں اُلجھے رہے۔سیلینہ سے بھی اسکی ملاقات نہیں ہو سکی۔ساحر تندرست ہو کر واپس سیلینہ کو گارڈ کرنے جا چکا تھا۔اسکے پاس اس سے ملنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔وہ بھی شاید اپنی شُوٹ کے ساتھ مصروف تھی اسی لیے اس سے دوبارہ رابطہ نہیں جوڑ سکی۔

ماریہ اور واجد کی جانب سے بھی گہری خاموشی محسوس ہورہی تھی۔اسے بس ان کی خاموشی چُبھ رہی تھی۔رات کے پہر وہ اپنے آفس سے باہر نکل رہا تھا، جب اسکی نگاہ ساحر پر پڑی۔

"اس وقت تم یہاں کیا کررہے ہو۔۔؟ سیلینہ کو کون گارڈ کررہا ہے۔۔؟" ساحر حنیفہ کے آفس کی جانب بڑھ رہا تھا، اسکے پاس ٹھہر گیا۔۔

"ان کی شُوٹ آج جلدی مکمل ہوچکی تھی۔اور انہوں نے کسی سائیکاٹرسٹ سے ملنا بھی تھا۔میں نے کہا کہ میں ساتھ چلتا ہوں لیکن انہوں نے منع کردیا۔۔"اس نے بے ساختہ ہی کلائی پر بندھی گھڑی دیکھی تھی۔رات کے دس بج رہے تھے۔اس وقت مُعید سے ملنا سیلینہ کے لیے ہرگز بھی ٹھیک نہیں تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے ساحر کے کندھے کو تھپک کر آگے بڑھنے کا اشارہ کیا اور خود لفٹ کی جانب بڑھ گیا۔

"کہاں ہو تم۔۔؟" اس نے فون کان سے لگائے ہوئے گاڑی کی جانب بڑھتے پوچھا تھا۔کچھ پل بعد وہ مُعید کے کلینک کے سامنے کار روک رہا تھا۔صاف سُتھری سی اونچی سڑک پر ایک لمبا سا لیمپ نُما بلب روشن تھا۔اطراف بھی خاصے پُر امن لگ رہے تھے۔اس کے کلینک کی لوکیشن کافی اچھی تھی۔وہ آس پاس دیکھتا اوپر کی جانب اٹھتی سڑک پر چل رہا تھا۔پھر کلینک کا دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوگیا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اندر کی دیواریں چکنے سے سفید رنگ سے مزین تھیں۔دماغ کو سکون دیتی ٹھنڈی روشنیوں سے جگمگ کرتا کلینک کسی بھی خطرے سے خالی تھا۔اس نے ریسپشن پر موجود لڑکی سے مُعید کے آفس کے متعلق پوچھا۔۔

"آپ اس وقت اندر نہیں جاسکتے۔مُعید سر ایک کلائنٹ کے ساتھ مصروف ہیں۔۔"لیکن وہ نہیں سُن رہا تھا۔اس نے قدم آگے بڑھائے اور اگلے ہی پل دستک دیے بنا آفس کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا۔۔

ٹیبل کے پیچھے بیٹھا مُعید اسکی آمد سے ہرگز بھی نہیں چونکا تھا۔سیلینہ نے بھی کچھ محسوس کر کے چہرہ پھیرا تھا۔۔اسے اپنے سامنے دیکھ کر وہ یقیناً حیران ہوئی تھی۔۔ریسپشنسٹ پیچھے سے دوڑتی آرہی تھی۔

"آپ ایسے داخل نہیں ہوسکتے۔۔"لیکن مُعید نے اسے دو انگلیوں سے اشارہ کیا تو وہ پیچھے ہوگئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یاسر اسی پل دروازہ بند کرتا آگے بڑھ آیا تھا۔پھر کرسی پیچھے گھسیٹ کر سیلینہ کے برابر اور مُعید کے عین سامنے آ بیٹھا۔۔

دیوار پر لگی قیمتی گھڑی میں رات کا وقت ٹک ٹک کررہا تھا۔اس نے گھڑی سے نظریں ہٹا کر مُعید کی جانب دیکھا۔۔

"کیا یہ وقت ٹھیک ہے اپنے مریض سے ملنے کے لیے۔۔؟" مُعید انتہائی سکون سے کرسی پر پیچھے ہو بیٹھا تھا۔سیلینہ نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم یہاں کیا کررہے ہو۔۔؟ کیا تم نے مجھ سے اسی لیے پوچھا تھا کہ میں کہاں ہوں؟" وہ دھیمی آواز میں پوچھ رہی تھی۔ آواز میں ہلکی سی ناراضگی بھی تھی۔

"وقت میں نے طے نہیں کیا۔۔"مُعید نے اسی سکون سے کہا تھا۔اسکے سیاہ بال پیچھے کی جانب سلیقے سے جمے تھے۔سفید چہرہ، گہری بُھوری آنکھیں، استری شُدہ چیک شرٹ پہنے وہ کسی مجسمے جیسا دِکھتا تھا۔ٹھنڈا اور ٹھہرا ہوا مجسمہ۔۔

"وقت میں نے طے کیا تھا، یاسر۔مُعید اپنے آف آورز میں سے مجھے وقت دے رہا ہے۔۔"سیلینہ کی آواز میں اب کہ واضح خفگی تھی۔

"بیس نومبر کی رات کہاں تھے تم۔۔؟"

"اپنے بابا کے ساتھ ایک فارمل ڈنر میں شریک تھا میں۔"سیلینہ کو اسکے سوال کی سمجھ نہیں آئی تھی۔لیکن مُعید اور یاسر بغیر گڑبڑائے بات کررہے تھے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کوئی ایلی بائی۔۔؟"

"پچاس لوگ شریک تھے اس ڈنر میں۔وہ سب میرے ایلی بائیز ہیں۔۔"

"ثمرین رضا کو جانتے ہو۔۔؟" یہ سوال جانے کیوں بہت چُبھتی نگاہوں کے ساتھ پوچھا تھا یاسر نے۔۔سیلینہ اب کہ بری طرح چونکی تھی۔اسے ثمرین رضا کے غائب ہوجانے کی کچھ کچھ خبر تھی۔لیکن یاسر ثمرین کے متعلق مُعید سے کیوں پوچھ رہا تھا۔۔؟

"میری پیشنٹ تھیں وہ۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تھیں۔۔؟" یاسر نے زیرِ لب دہرایا تھا۔

"تھیں۔۔؟" اب کہ سوالیہ پوچھا۔۔

"جی۔۔وہ مجھ سے اپنا آخری سیشن انیس نومبر کی رات لینے آئی تھیں۔اس کے بعد ہمارا کانٹریکٹ ختم ہوگیا تھا اور وہ بھی اپنا مزید علاج نہیں کروانا چاہتی تھیں۔۔"

"انیس نومبر کو وہ تم سے ملی اور بیس نومبر کو کسی نے اسکا قتل کردیا۔۔"سیلینہ کی آنکھیں قتل لفظ پر پھٹ گئ تھیں۔اس نے کھلے لبوں کے ساتھ یاسر کی جانب دیکھا تھا۔ ایک نظر مُعید پر بھی ڈالی۔۔لیکن وہ چونکا ہوا نہیں لگتا تھا۔شاید وہ اس خبر کے بارے میں جانتا تھا۔۔

"کیا اس سب کا مجھ سے کوئی لینا دینا ہے۔۔؟"

"ثمرین رضا چوتھی وکٹم ہے۔پچھلی تین ایکٹریس جو تم سے سیشنز لیتی رہی ہیں، وہ بھی اپنے گھروں سے غائب ہیں۔۔"

مُعید سیدھا ہو بیٹھا تھا۔پھر دونوں ہاتھوں کو باہم ملا کر ٹیبل پر رکھا۔اسکے انداز کا سکون بہت عجیب تھا۔۔

"کیا آپکے پاس مجھ پر شک کرنے کے لیے کوئی ثبوت موجود ہے۔۔؟" اسکی آنکھیں ہر نرمی سے خالی تھیں۔

"ہر ایکٹریس اپنے آخری سیشن کے بعد غائب ہوئی ہے۔اور ہر ایکٹریس میں ایک کامن بات تھی۔۔"وہ ہلکا سا آگے جُھکا تھا۔پھر اسکی بُھوری آنکھوں میں جھانکا۔۔"وہ سب اپنے کم بیک کی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تیاری کررہی تھیں اور ہر ایک کو کمپلسِو ڈس آرڈر تھا۔۔"لمحے بھر کو آفس میں سناٹا چھا گیا۔کچھ تھا گھڑی کی ٹک ٹک میں کہ سارا ماحول لمحے بھر کو سرد محسوس ہوا تھا۔سیلینہ کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی تھی۔یہ بات آخر کس طرف جارہی تھی۔۔

"یہ سب اتفاق بھی ہوسکتا ہے۔۔"

"کیا میری شکل پر گدھا لکھا ہوا ہے۔۔؟" یاسر کے پوچھنے پر مُعید ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"مجھے قانون کا اتنا علم نہیں ہے، مسٹر عالم۔لیکن اتنا علم ضرور ہے کہ اتنے مبہم ثبوتوں کے ساتھ آپ مجھے تحقیقات میں شامل کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرسکتے۔۔"

"کیا آپکو تحقیقات میں شامل ہونے پر کوئی اعتراض ہے۔۔؟" اس نے پوچھا تو مُعید نے سر نفی میں ہلایا۔اسے کوئی اعتراض نہیں تھا۔یاسر اگلے ہی پل اٹھ کھڑا ہوا تھا۔سیلینہ بھی اسکے ساتھ ہی اٹھی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اگر اعتراض نہیں تو دوبارہ بھی آپکو تحقیق کے لیے کال کیا جاسکتا ہے۔۔"

"بالکل۔۔"وہ دونوں پلٹنے ہی لگے تھے کہ مُعید کی آواز پر اگلے ہی پل ٹھہر سے گئے۔۔

"کیا آپ جانتے ہیں مسٹر عالم کہ سُرمئی اور گہرا نیلا رنگ ڈپریشن اور سیاہی کی علامت ہوتے ہیں۔۔؟" اس نے چہرہ پھیر کر مُعید کی جانب دیکھا۔۔آنکھیں ناسمجھی سے سُکڑی ہوئی تھیں۔مُعید چہرہ سامنے کی جانب موڑے سرمئی اور گہرے نیلے رنگ کی پینٹنگ دیکھ رہا تھا۔پھر آہستہ سے چہرہ اسکی جانب پھیرا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپکی آنکھیں گہرے سرمئی رنگ کی ہیں۔۔"

"کیا اس مُبہم بات کا مطلب جان سکتا ہوں میں۔۔"اس نے گردن پھیرے ہی پوچھا تھا۔ایک نگاہ سامنے لگی پینٹنگ پر بھی ڈالی۔۔

"قاتل ڈپریشن کا مریض ہے۔کرائم سین پر دیکھیں۔۔سرمئی اور گہرا نیلا رنگ موجود ہوگا۔۔"اور ٹک ٹک کرتی گھڑی جیسے ساکت ہوگئی تھی۔مُعید حسن جیسا مشکوک آدمی یاسر نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا تھا۔کچھ تھا اسکے انداز میں جو بہت غیر آرام دہ تھا۔۔اس نے قدم آگے بڑھائے تو سیلینہ اسکے پیچھے دوڑتی چلی آئی۔اسکا ذہن ان دونوں کی گفتگو سے ماؤف ہوا جارہا تھا۔

اسی پہر ارمان کی کال آنے لگی تو اس نے فون اٹھا کر کان سے لگایا۔

"پروفائلرز کی رپورٹ آگئی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ قاتل گہرے ڈپریشن کا مریض ہے۔۔"اس نے لمحے بھر کو ٹھہر کر آفس کے دروازے کی جانب دیکھا تھا۔سیلینہ بھی اسکے ساتھ ہی رُک کر پیچھے دیکھنے لگی تھی۔اسکا دل اچانک سے بہت گھبرا رہا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اپنے آفس میں براجمان مُعید حسن نے دراز کھول کر دیکھا۔۔کچھ لمحے وہ ایسے ہی دیکھتا رہا۔۔اور پھر دراز بند کردیا۔۔بھاری بھرکم سی ہتھوڑی نظروں سے غائب ہوگئی۔اسکا پچھلا سکون تھم گیا تھا۔ اب وہ سرد پڑتی سُرخ آنکھوں سے آفس کے بند دروازے کی جانب دیکھ رہا تھا۔ٹک ٹک پھر سے شروع ہوگئی تھی۔۔کچھ تھا جو اسے اپنے ہاتھوں سے پھسلتا ہوا محسوس ہورہا تھا۔۔

گاڑی میں گہری خاموشی تھی۔سیلینہ کی کار یاسر کی کار کے پیچھے تھی۔وہ اسے اسکے اپارٹمنٹ تک چھوڑنے جارہا تھا۔اپارٹمنٹ کی عمارت تک پہنچ کر وہ اپنی کار سے نکل آئی تھی۔ یاسر نے بھی کار کا دروازہ اپنے پیچھے بند کیا اور باہر نکل آیا۔۔

"یہ سب کیا تھا یاسر۔۔؟ کیا تم معید پر شک کررہے ہو۔۔؟ وہ ایک بہت اچھا انسان ہے۔ وہ قاتل نہیں ہوسکتا۔۔"اس نے بے چینی سے کہا تو یاسر نے گہرا سانس لیا۔پھر سر اثبات میں ہلایا۔ وہ خود بھی الجھا الجھا سا لگ رہا تھا۔۔

"جاؤ۔۔دروازہ ٹھیک سے بند کرنا۔۔"

اس نے کہا لیکن وہ اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں۔۔

"پہلے تم مجھے بتاؤ چل کیا رہا ہے۔۔؟ کونسی چار ایکٹریس غائب ہیں۔۔؟"

"وقت آنے پر بتاؤنگا۔۔ابھی سب کچھ کانفیڈینشل ہے۔اور تمہاری جان خطرے میں پڑ سکتی ہے یہ سب جان کر۔۔بس محتاط رہو۔۔حالات ٹھیک نہیں چل رہے۔۔"لیکن وہ اسے نہیں سن رہی تھی۔

"کیا اسکا مجھ سے کوئی تعلق ہے۔۔؟"

اسکے سوال پر وہ لمحے بھر کو ٹھہر گیا تھا۔

"وکٹمز میں ہمیشہ کوئی ایک بات کامن ہوتی ہے جس سے تحقیقاتی ٹیم قاتل یا اغواکار کا تعین کرتی ہے۔یہاں پر بہت چیزیں کامن ہیں۔سب ایکٹریس تھیں۔ایک ہی بندے سے نفسیات کے متعلق

www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سیشنز لیتی رہی تھیں۔ہر ایک کو ڈس آرڈر تھا اور۔۔سب تمہاری طرح انڈسٹری میں کسی اسکینڈل کا شکار ہو کر پسِ پردہ چلی گئ تھیں۔جیسے تم اپنے کم بیک کی تیاری کررہی ہو وہ سب بھی کررہی تھیں۔۔بہت چیزیں کامن ہیں اسی لیے ایجنسی نے تمہیں اپنی طرف سے گارڈ دیا ہے۔

سمجھیں۔۔؟" اسکی آواز جانے کیوں آخر میں سخت ہوگئ تھی۔سیلینہ کو اپنا رنگ سفید پڑتا محسوس ہوا تھا۔۔

"یہ سب۔۔یہ اتفاق بھی ہوسکتا ہے۔۔"

یاسر نے گہرا سانس لے کر سر نفی میں ہلایا تھا۔۔

"مُعید بھی یہی کہہ رہا تھا۔ہر دیکھنے والے کو یہی لگے گا۔لیکن سب کچھ اتفاق نہیں ہوتا اور پیٹرن تو کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔یاد رکھنا۔۔قاتل یا ملزم کتنا بھی ذہین کیوں نہ ہوجائے لیکن وہ ہمیشہ ایک پیٹرن کے تحت کام کرتا ہے۔اور اسی پیٹرن کو فالو کرنے سے وہ پکڑا جاتا ہے۔کرمنل پروفائلرز اسے اتفاق نہیں کہتے۔۔وہ اسے حملہ آور کی نفسیاتی حالت کہتے ہیں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

خوف سے لمحے بھر کے لیے اسکی ٹانگیں جواب دے گئ تھیں۔یاسر بہت سنجیدہ تھا۔۔اور اسے اسکی یہی سنجیدگی خوفزدہ کررہی تھی۔۔

"اب جاؤ۔۔پریشان مت ہو۔۔میں ساحر کو بھیجتا ہوں وہ گارڈ کرے گا تمہیں۔۔"

اس نے کہا اور پھر کار کا اگلا دروازہ کھولتا اندر جا بیٹھا۔کبھی نہ کبھی تو اسے سیلینہ کو یہ سب بتانا ہی تھا۔وہ شاک میں تھی۔۔لیکن وہ جلد ہی سنبھل جائے گی۔۔اسے یہ بھی معلوم تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کار ریورس کرتا وہ وہاں سے نکل آیا تھا۔اسے اسی پہر ارمان سے ملنا تھا۔اگلے ہی پل اسکا فون بجنے لگا۔اس نے فون کان سے لگا لیا۔۔

"جی دادا۔۔"

"یاسر۔۔آج گھر آوٴگے کیا بچے۔۔؟" ان کی شفیق سی آواز پر وہ ضرور مسکراتا لیکن فی الحال وہ پریشان تھا۔

"نہیں۔۔مصروفیت ہے۔شاید اگلے ہفتے تک آوٴں۔۔"

"اچھا بیٹا۔۔ایک دفعہ اپنی ماں سے مل کر بات کرلو۔وہ آج بھی بہت رو کر گئ ہے میرے سامنے۔مجھ سے اسکی بے بسی اور تکلیف نہیں دیکھی جاتی۔پہلے میرا بیٹا دُکھ دیتا رہا اسے اور اب تم وہی کررہے ہو۔۔"اسکے لب بے اختیار بِھنچ گئے تھے۔چہرہ جو پہلے ہی سنجیدہ تھا مزید خاموش محسوس ہونے لگا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اوکے۔۔"

دوسری جانب سے کوئ آواز نہ ابھری۔۔وہ شاید اسکے اتنے آسانی سے راضی ہوجانے پر حیران ہوئے تھے۔۔

"کیا تم ملنے جاوٴگے اس سے۔۔؟"

"جی دادا۔وہیں جارہا ہوں۔۔"اس نے اسٹیرنگ وہیل کو گول گول گھما کر کار کا رُخ موڑ لیا تھا۔ سردار کے دل کو سکون سا ملا تھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"چلو ٹھیک ہے۔میں تمہارا گھر پر انتظار کرونگا۔جب بھی فارغ ہو ضرور آنا۔"اس نے خدا حافظ کہہ کر فون رکھ دیا تھا۔پھر اسی خاموشی سے ڈرائیو کرتا رہا۔اگلے کئ لمحات میں وہ سُلطانہ کے بنگلے کے سامنے اپنی کار روک رہا تھا۔

چند پل سامنے دیکھتا رہا اور پھر دروازہ دھکیلتا باہر نکل آیا۔سلطانہ لاؤنج میں اندھیرا کیئے براجمان تھی۔وہ آگے بڑھ آیا۔۔ہاتھ بڑھا کر لائٹ بورڈ کا بٹن دبایا تو سارے لاؤنج کی بتیاں روشن ہوگئیں۔سلطانہ نے بے ساختہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تھا۔۔پھر تیزی سے چہرہ پھیر کر دیکھا اور اگلا سانس نہیں لے سکی۔۔جانے کتنے سالوں بعد وہ اسکے گھر آیا تھا۔۔

یاسر آگے بڑھا۔۔خاموشی سے ایک صوفے پر جا بیٹھا۔۔سلطانہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"دادا کو پریشان کیوں کرتی ہیں آپ۔۔؟" ٹھنڈے لاؤنج میں جیسے اسکی آواز گُونج کر واپس آرہی تھی۔

"تم مجھے اتنا کیوں پریشان کرتے ہو۔۔؟ تم پریشان مت کرو میں بابا سے کچھ نہیں کہونگی۔۔"وہ خفگی سے گویا ہوئی۔وہ اسکا چہرہ خالی نظروں سے تکتا رہا۔۔

"میں آپکو پہلی اور آخری دفعہ کہنے آیا ہوں۔۔کہ مجھے پریشان مت کریں۔میں یہاں پر صرف اسی لیے آیا ہوں تاکہ آپ دادا کو آئندہ فکرمند نہ کریں۔وہ بہت مشکل سے سنبھلے ہیں۔میں نہیں چاہتا انکی صحت پھر سے خراب ہو۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسکا انداز ہر نرمی سے خالی تھا۔سُلطانہ کی آنکھوں میں جلتی جوت بجھ سی گی۔پھر اسکی آنکھوں میں یکلخت ہی تپش سی ابھری۔۔

"کیا وہ لڑکی تمہاری ماں سے زیادہ اہم ہے جو اسکے ساتھ تم ریمپ پر واک تو کرسکتے ہو لیکن مجھ سے مل نہیں سکتے۔۔"وہ لمحے بھر کو ٹھٹکا تھا۔لیکن پھر سنبھل گیا۔۔

"میری جاب کا حصہ تھا وہ۔۔"

"میں کس کا حصہ ہوں پھر۔۔؟ کیا میں تمہاری ذمہ داری کا حصہ نہیں۔۔؟" اسکی آواز میں جانے کتنے ہی آنسوؤں کی نمی تھی۔وہ کچھ نہیں بول پایا۔۔

"تم اس لڑکی کے ساتھ کچھ زیادہ ہی انوالو ہورہے ہو۔"وہ پھر بولی تو یاسر اٹھ کھڑا ہوا۔اسے مزید کچھ نہیں سننا تھا۔۔

"آئندہ دادا کی جانب سے کوئی شکایت نہیں ملنی چاہیے مجھے۔نہیں تو آپ میرا چہرہ دیکھنے کو بھی ترس جاسکتی۔۔"وہ آگے بڑھ آیا تھا۔سُلطانہ نے بے بسی سے گردن پھیر کر اسے جاتا دیکھا۔اسکے پاس اپنے بیٹے کو روکنے کا کوئی طریقہ نہیں تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسّلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

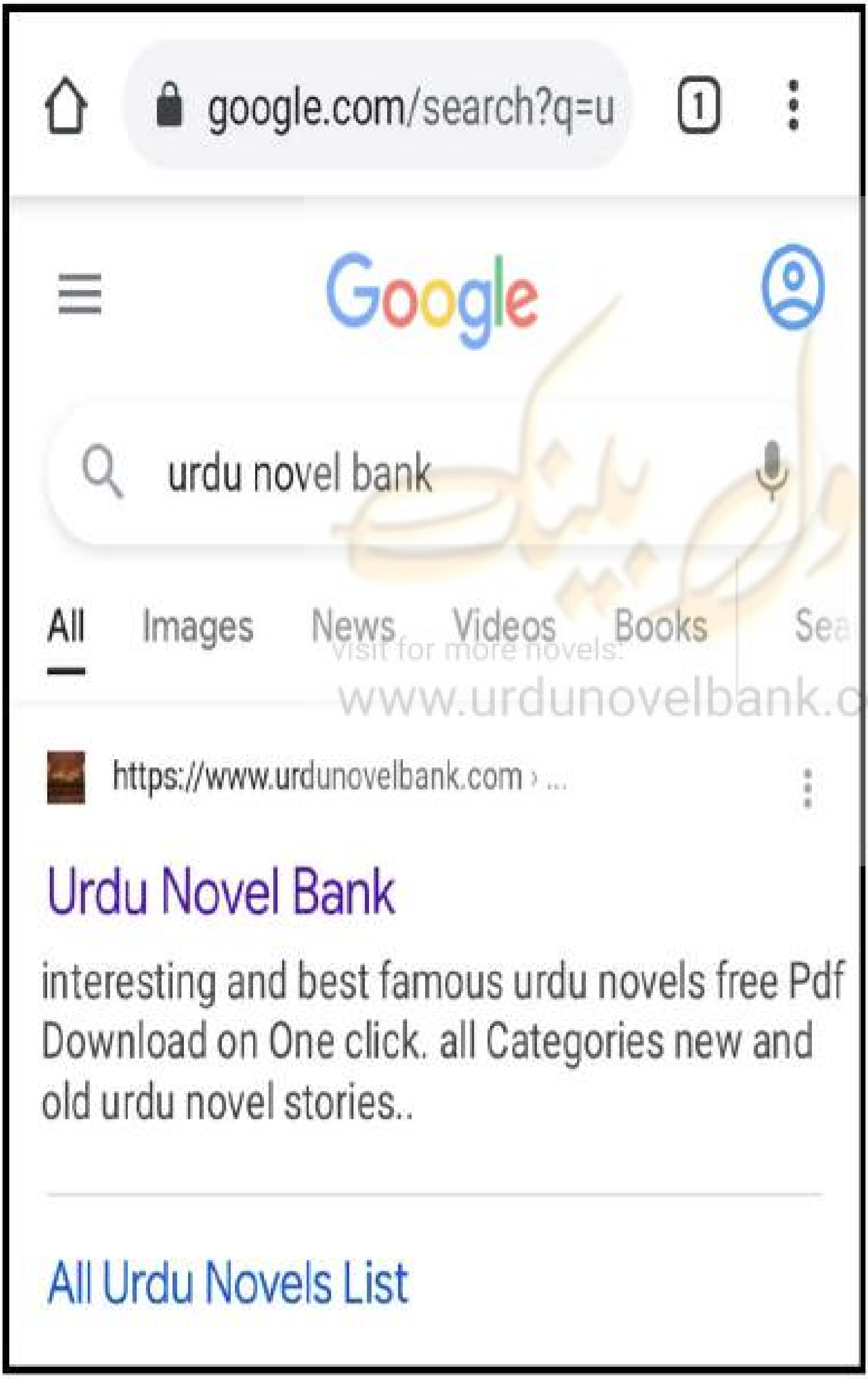

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

وہ ڈیکسو ہیڈ آفس چلا آیا تھا۔لیکن ساتھ موجود پولیس اسٹیشن اور اس آفس میں مچی ہلچل دیکھ کر لمحے بھر کو ٹھہر گیا۔اسٹیشن کے درمیانے ٹیبلز کے اوپر لگی ٹی وی اسکرین پر آج کی تازہ ترین خبریں چل رہی تھیں۔۔

"جوے کے اڈوں سے کی لوگوں کو براہِ رست گرفتار کرلیا گیا۔مُلک کے کی نامور افراد بھی ان گرفتاریوں میں شامل ہیں۔۔"اس نے ٹی وی اسکرین کی جانب دیکھا۔وہاں ایک نام پورے زور و شور سے جگمگا رہا تھا۔سیلیسہ مظہر کی والدہ شگفتہ کو بھی جوا کھیلتے ہوئے گرفتار کرلیا گیا تھا۔اس نے افسوس سے گہرا سانس لیا۔ارمان بھی اس تک چلا آیا تھا۔

"کہاں جارہے ہو تم لوگ۔۔؟"

"جہاں گرفتاریاں ہوئی ہیں وہاں پر مزید فورسس طلب کی گی ہیں۔جوے کے بڑے بڑے اڈوں کے پیچھے پولیس کب سے لگی ہوئی تھی۔ہم لوگ وہیں جارہے ہیں۔۔"اس نے سر اثبات میں ہلایا۔ارمان نے اسکی جانب فکرمندی سے دیکھا تھا۔

"سیلیسہ تو ٹھیک رہے گی ناں۔۔؟"

اس نے سر نفی میں ہلایا تھا۔وہ پہلے ہی مُعید اور اسکے مابین ہوئی گفتگو سے پریشان ہوگی تھی۔ جانے اب وہ شگفتہ کی گرفتاری کو کیسے برداشت کرتی۔۔؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"فی الحال ہم ایکٹریس کے کیس کو نہیں دیکھ پائیں گے۔یہ معاملہ ذرا ٹھنڈا ہو پھر ہی کچھ ہو سکتا ہے۔۔"اس نے سمجھ کر سر ہلایا تھا۔ارمان کئی افسران کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔وہ بھی اسٹیشن سے باہر نکل آیا تھا۔۔

"ساحر۔۔سیلینہ کی طرف جاؤ۔وہاں اسے تمہاری ضرورت ہوگی۔۔"اس نے فون پر ہدایت دے کر کار کا اگلا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔

دوسری جانب سیلینہ اپنے اپارٹمنٹ کے باہر ہی ایک جانب کھڑی ہوگئی تھی۔اسکے اپارٹمنٹ کے دروازے کے باہر رپورٹرز کا جمِ غفیر تھا۔اس نے نا سمجھی سے اپنے مستقل بجتے فون کی جانب دیکھا۔۔

"کیا ہوا ہے، یوول۔۔؟ اتنے رپورٹرز میرے گھر کے باہر کیا کررہے ہیں۔۔؟" اس نے آواز حتی المقدور کم کر کے پوچھا تھا۔ان میں سے ایک بھی اسکی جانب متوجہ ہوجاتا تو اسکا یہاں سے نکلنا مشکل ہوسکتا تھا۔۔

"کیا۔۔؟" لیکن یوول کی اگلی بات سن کر اسکا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔ماں جوا کھیلتے ہوئے گرفتار کرلی گئی تھی! اسے لگا لمحے بھر کو زمین اسکے قدموں تلے لرز رہی ہے۔اتنی محنت کی تھی اس نے خود کو باعزت طریقے سے انڈسٹری میں واپس لانے کی۔۔یہ سب کیا ہونے جارہا تھا۔۔

اسکا ذہن ماؤف ہوگیا تھا۔ہر جانب جیسے گہرا اندھیرا چھا رہا تھا۔وہ لرزتے قدموں سے پیچھے ہٹی۔ساتھ ساتھ کپکپاتے ہاتھوں سے سائرہ کو بھی فون کرنے لگی۔وہ اپنا فون نہیں اٹھا رہی تھی۔۔وہ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شاید شہر میں ہی نہیں تھی۔کپکپاہٹ اسکے پورے وجود میں اترتی جارہی تھی۔آج اس نے اپنے ساتھ مفلر بھی نہیں لیا تھا جس سے وہ اپنا منہ چھپا سکتی۔۔اس نے لفٹ کے بجائے تاریک زینوں کی جانب قدم بڑھائے تھے۔اسے جلد از جلد اس عمارت سے باہر نکلنا تھا۔وہ اس سمے رپورٹرز کے ہاتھ آجانے جیسے کوتاہی نہیں کرسکتی تھی۔۔

اس نے تیزی سے زینوں پر قدم رکھے اور جلدی جلدی اترنے لگی۔تاریک زینے اسکی موجودگی کے ساتھ اپنی گُل بتیاں روشن کرتے جارہے تھے۔یکدم ہی اسے زینوں پر شور سا محسوس ہوا۔۔ شاید کسی رپورٹر نے اسے دیکھ لیا تھا اور اب وہ اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا۔اس نے پارکنگ ایریا کی جانب کھلتا دروازہ تیزی سے کھولا اور جونہی باہر بھاگنے لگی تو کسی سے ٹکرا گئ۔۔چہرہ اٹھا کر دیکھا تو یاسر تھا۔۔وہ جو اس سے ابھی سخت کلامی کر کے گیا تھا اب اسکے سامنے ایستادہ تھا۔فکرمندی سے اسے دیکھتا ہوا۔۔

"کیا ہوا۔۔؟ اتنی ڈری ہوئ کیوں ہو۔۔؟"

"ر۔۔رپورٹرز میرے پیچھے ہیں۔۔"اسکا پسینے میں بھیگا جسم اور لڑکھڑاتی زبان۔۔یاسر نے بے ساختہ اسے اپنے پیچھے کیا تھا۔زینوں کا دروازہ کھول کر رپورٹر اب ان دونوں کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔۔

"سیلینہ جی کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ شگفتہ میڈم پر عائد کیے گۓ الزامات سچ ہیں۔۔؟" وہ کپکپا رہی تھی۔یاسر نے سخت نگاہوں سے اس رپورٹر کی جانب دیکھا۔اور پھر آگے بڑھ کر اسے دیوار سے لگایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"انسانیت نام کی کوئی چیز ہے بھی تم لوگوں میں یا نہیں۔۔؟ ایک منٹ میں دفع ہوجاؤ نہیں تو اچھا نہیں ہوگا۔۔"اس نے ایک جھٹکا دے کر اسے چھوڑا تو وہ پیچھے جا گرا۔اگلے ہی لمحے اس نے سیلینہ کو ساتھ لیا اور اپنی کار کی جانب تیزی سے بڑھا۔لیکن اگلے ہی پل اسکے سامنے تین چار آدمی کہیں سے نکل کر آکھڑے ہوئے تھے۔ان کے جسموں پر جا بجا سیاہ ٹیٹوز بنے تھے۔گلے میں موٹی چینیں لٹکی تھیں اور جسم گینڈے جیسے بھاری بھر کم تھے۔وہ یکدم ہی اسے لیے پیچھے ہوا تھا۔۔

"کون ہو تم لوگ۔۔؟ کیا چاہتے ہو۔۔؟"

"لان شارکس۔۔!"ایک ہنس کر بولا تو سیلینہ کا دماغ بھک سے اڑا۔لمحہ لگا تھا اسے سمجھنے میں۔اسکی ماں نے جوا کھیلنے کے لیے نچلے طبقے میں پلتے ان لان شارکس سے سود پر پیسہ لیا تھا۔لان شارکس سے کبھی معاملات طے نہیں کرنے چاہیئے۔۔وہ انسانی آنتیں بیچ کر اپنے پیسے وصول کرنے کے لیے مشہور سمجھے جاتے ہیں۔یاسر نے لمحے بھر کو اسکی جانب چہرہ پھیر کر دیکھا تھا پھر اسے اپنے بالکل پیچھے کرلیا۔۔

"اس نے جوے کے لیے پیسے نہیں لیے۔۔"

"اس نے نہیں۔۔اسکی ماں نے لیے ہیں۔ایمرجنسی کی صورت میں وہ ہمیں اسکا پتہ دے کر گئی تھی۔اب وہ گرفتار ہوگئی ہے۔ہمارا پیسہ کیا تمہارا باپ دے گا۔۔؟ اس لڑکی کو ہمارے حوالے کردو۔ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔۔بس اپنا پیسہ چاہیے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگلے ہی پل انہوں نے بڑے بڑے چُھرے نکالے تو سیلینہ کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئ۔اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی وہ یاسر پر جھپٹ پڑے تھے۔چُھرا بروقت پکڑ لیا گیا تھا اور اسی تیزی سے پیچھے کھینچا گیا تو اسکی ہتھیلی میں اک گہرا سا زخم ابھر آیا۔خون کے کئ قطرے زمین پر گرے تھے۔وہ آگے بڑھا اور ایک زور دار لات اچھل کر ان میں سے ایک کو ماری۔۔ایک سے ٹکرا کر دو بندے زمین پر جاگرے تھے۔وہ اگلے ہی پل پلٹا اور اسے تیزی سے آگے بڑھ کر دوسرے کے ہاتھ سے چُھرا اچکا۔تیز پھل والا چُھرا اک خطرناک ہتھیار تھا۔وہ ذرا سی غفلت پر گوشت کے اندر تک پیوست ہوجاتا تھا۔وہ ان چار لوگوں سے بیک وقت لڑ رہا تھا۔اس کے بازوؤں پر جگہ جگہ کٹ لگ گ ئے تھے۔سیلینہ مدد کے لیے پکار رہی تھی۔وہ رو رہی تھی۔۔یاسر نے ایک کو زور دار گھونسا مارا تو وہ لڑکھڑا کر ایک گاڑی پر جاگرا۔۔وہ قدرے بھاری جسم کے تھے۔۔جلد ہی ہانپنے لگے۔۔وہ اب دوسرے کا سر مستقل گاڑی کے بونٹ سے مار رہا تھا۔۔ہر جانب خون خون پھیل گیا تھا۔جب وہ چاروں ادھر ادھر گر کر کراہنے لگے تو اس نے پلٹ کر لمحے بھر کو سیلینہ کی جانب دیکھا اور پھر۔۔وہ سانس نہیں لے سکا۔۔انہی کا ایک ساتھی اسکی گردن پر چھرا رکھے ہوئے تھا۔۔ وہ دونوں ہاتھ اٹھائے، ساکت کھڑی تھی۔یوں جیسے سانس تک روکا ہوا ہو۔۔

"چھوڑ دو۔۔"اسکی بہت کُھردری سی آواز ابھری تھی۔اور اس سے پہلے کہ وہ چھرا اسکی نرم گردن میں مزید پیوست کرتا کسی نے اسے بالوں سے پکڑ کر پیچھے کی جانب گھسیٹا تھا۔وہ ساحر تھا۔۔سخت چہرہ لیے اسکا چھرا اسے ہی گھما گھما کر جگہ جگہ سے زخمی کررہا تھا۔سیلینہ خوف سے سانس روکے

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کھڑی تھی۔۔پھر وہ اگلے ہی لمحے بھاگ کر اس سے آلگی۔۔اسکی ہچکیاں پارکنگ ایریا میں گونج رہی تھیں۔۔

اس نے گہرا سانس لے کر اسکے بالوں کو نرمی سے چھوا تھا۔وہ روتی جارہی تھی۔۔

"سب ٹھیک ہے۔۔یہاں سے نکلنا ہے پہلے۔۔"اس نے اسے خود سے ہٹایا۔۔پھر اپنے خون آلود ہاتھ کی پرواہ کیے بنا اسے اپنے ساتھ لیے آگے بڑھ آیا۔ساحر اسکے پیچھے ہی آرہا تھا۔۔

"میڈم کو ہم ان کے اپارٹمنٹ میں نہیں چھوڑ سکتے۔۔آپ انہیں کہاں لے کر جارہے ہیں۔۔؟" وہ کھڑکی پر جھکا اس سے پوچھ رہا تھا۔۔

"اسے چند دن کے لیے یہاں سے غائب ہوجانا چاہیئے۔تم یہاں سب سنبھال لوگے۔۔؟" اس نے ساحر سے پوچھا تو اس نے تیزی سے سر اثبات میں ہلایا۔

"سیلینہ کی کار یہیں کھڑی ہے۔رپورٹرز کو لگے گا کہ وہ اپنے اپارٹمنٹ میں ہے۔خبر کی وجہ سے باہر نہیں آرہی۔میک شیور کہ وہ اسی بات پر یقین کریں۔۔"اس کی ہدایات پر وہ سر ہلا کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔یاسر نے تیزی سے کار ریورس کی اور بھگا لے گیا۔اسے فی الحال سیلینہ کو لیے یہاں سے جلد از جلد نکلنا تھا۔۔

"ہم۔۔ہم کہاں جارہے ہیں۔۔؟"

اس نے پوچھا۔۔یاسر کی جانب سے کوئی جواب نہیں ابھرا۔۔

"یاسر۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ایک محفوظ جگہ پر جارہے ہیں۔تم یہاں نہیں رہ سکتیں۔بہت خطرات ہیں۔کچھ دن تک معاملہ ٹھنڈا ہوجائے گا۔پھر تم واپس آسکتی ہو۔۔"وہ تیزی سے ڈرائیو کرتا اسے جواب دے رہا تھا۔اس نے مزید کوئی سوال نہیں کیا۔وہ اس پر یقین کرتی تھی۔بے ساختہ ہی اسکے خون آلود ہاتھ پر نگاہ پڑی تو پریشانی نئے سرے سے ہونے لگی۔۔

تمہارا ہاتھ زخمی ہے۔۔کیسے ڈرائیو کررہے ہو۔۔؟ آگے کہیں روک دو کار میں ڈرائیو کرلیتی "

"ہوں۔۔

یاسر نے نفی میں سر ہلایا تھا۔پھر اسکی جانب دیکھا۔۔

"ٹھیک ہوں میں۔ایٹ لیسٹ اس وقت میں تو اپنی پرواہ کرلو۔کب تک دوسروں کے لیے پریشان ہوتی رہوگی۔۔؟" شہری حدود سے ان کی کار باہر نکل آئی تھی۔وہ اس کی بات پر چپ چاپ اسے دیکھنے لگی تھی۔پھر آہستہ سے بولی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا میں تمہارے کندھے پر سر رکھ سکتی ہوں۔۔؟بس تھوڑی دیر کے لیے۔۔مجھے بہت ضرورت ہے۔۔"یاسر نے گہرا سانس لیا۔۔

"میرا ہاتھ خون آلود ہے۔۔"لیکن وہ اسے نہیں سن رہی تھی۔وہ اسکے کندھے سے آلگی تھی۔اسکی خون آلود ہتھیلی کو اپنی ہتھیلی سے دبائے رکھا تاکہ خون مزید نہ نکلے۔۔وہ چپ ہوگیا۔ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتا رہا۔۔قریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد اس نے کار روکی تو وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔سرسوں کی خوشبو اسکے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہم کہاں آئے ہیں۔۔؟" وہ کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تھا۔پھر اسکی جانب کا دروازہ کھولا۔۔وہ باہر نکل آئی۔سفید محل بہت پر سکون تھا۔سنہری قمقموں کی روشنی میں مزید خوبصورت بھی لگ رہا تھا۔۔

"دادا کا گھر ہے میرے۔۔"

وہ ٹھٹک کر اسکا چہرہ دیکھنے لگی۔۔

"دادا۔۔او گاڈ یاسر۔۔تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔؟ تم جانتے ہو ناں سینئرز ایکٹریس کو کتنا ناپسند کرتے ہیں۔۔!"وہ اس پر خفا ہورہی تھی۔یاسر نے اک گہرا سانس لیا تھا۔اب وہ اسے کیا بتاتا کہ یہ سینئر اسکا فین بوائے تھا۔

چار و ناچار اسے اسکے پیچھے بڑھنا پڑا۔۔سفید محل خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔وہ دونوں ٹھنڈے لاؤنج میں چلے آئے تھے۔لکڑی کا فرش چلنے پر ہلکی سی آواز کرتا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یکدم ہی لاؤنج کی گل بتی روشن ہوئی تو وہ دونوں ٹھہر گئے۔دادا نے خفگی سے چہرہ پھیر کر پوتے کی جانب دیکھا تھا۔لیکن پھر وہ اگلا سانس نہیں لے سکے۔۔اسکے ساتھ سیلینہ کھڑی تھی۔بمشکل مسکراتی ہوئی۔اسکے بال بکھرے ہوئے تھے اور پیروں تک گرتی گلابی فراک پر جگہ جگہ خون کے نشانات تھے۔۔لیکن وہ سیلینہ تھی۔۔او گاڈ وہ سیلینہ تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سردار عالم کا حیران چہرہ دیکھ کر یاسر کو بے ساختہ ہی ہنسی آئی تھی۔سیلینہ بار بار سر جھکا کر انہیں سلام کررہی تھی۔اور اک خواہش تھی جو بہت عجیب طرح پوری ہوئی تھی۔۔لیکن پوری ہو گئی تھی۔۔سردار کی۔۔سیلینہ کو۔۔اپنے سفید محل میں دیکھنے کی خواہش۔۔!

وہ دروازے میں ہی ایستادہ رہی۔یاسر آگے بڑھ آیا تھا۔سردار اب اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔انہیں جیسے سیلینہ کے یہاں موجود ہونے پر یقین نہیں آرہا تھا۔وہ یاسر کو مدد طلب نگاہوں سے دیکھ رہی تھی کہ ابھی وہ اپنے دادا سے اسکا پُر تکلف سا تعارف کروائے گا۔وہ اسے اس آکورڈ حالت سے بچالے گا۔لیکن مجال ہے۔۔وہ اسے غنڈوں سے تو بچا سکتا تھا لیکن آکورڈ سچویشن سے نہیں! بدتمیز نہ ہو تو۔۔یاسر نے لمحے بھر کو پلٹ کر اسکا سُرخ پڑتا چہرہ دیکھا اور پھر گہرا سانس لیا۔ایک ایکٹریس تھی اور دوسرے حضرت انکے فین بوائے مگر دونوں میں اتنا اعتماد نہیں تھا کہ آگے بڑھ کر ایک دوسرے کو خوش آمدید ہی کہہ دیتے۔۔اف۔۔اب یہ بھی اسے کرنا تھا۔باڈی گارڈ ہونے کے ساتھ ساتھ آخر وہ کیا کیا کرے گا اور؟

وہ ذرا آگے بڑھ آیا۔ایک ایک نظر دونوں پر ڈالی۔۔

"سیلینہ یہ میرے دادا ہیں، سردار عالم۔۔دادا یہ۔۔"وہ لمحے بھر کو دادا کا چہرہ دیکھ کر ٹھہرا تھا۔ بچوں کی طرح شرماتا ہوا گلابی چہرہ۔اس نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔"یہ سیلینہ مظہر ہیں۔۔"

"بیٹے آؤ نہ اندر۔دروازے میں کیوں کھڑی ہو۔۔؟" وہ یکدم ہی سنبھلے تھے۔سیلینہ جھجھکتے ہوئے آگے بڑھ آئی۔پھر آہستہ سے دادا کے ساتھ رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیسے ہیں آپ؟ یاسر نے مجھے پہلے بتایا نہیں کہ وہ مجھے یہاں لارہا ہے نہیں تو میں اپنا حُلیہ درست کر کے آتی۔۔"اسے اپنی بکھری حالت پر شرم آرہی تھی۔سردار نے مسکرا کر دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے اسے مزید کچھ بھی کہنے سے روک دیا تھا۔

"ارے کوئی بات نہیں۔کوئی مسئلہ ہوگیا ہوگا یقیناً۔۔اچھا آپ ٹھیک سے بیٹھو۔۔اسے اپنا ہی گھر سمجھو۔۔میں یاسر کو دیکھ لوں ذرا۔۔"وہ آگے بڑھ کر اسکے پیچھے کچن کی جانب آئے تھے۔وہ لاپرواہوں کی طرح بوتل سے منہ لگائے پانی پی رہا تھا۔دادا یکدم غصے سے آگے بڑھے۔اسکے ہاتھ سے بوتل جھپٹ کر سلیب پر رکھی۔یاسر اس آفتاد پر گڑبڑایا تھا۔

"اب کیا کیا ہے میں نے؟"

"ایک فون نہیں کرسکتے تھے مجھے تم۔یوں ایسے اچانک سے سیلینہ کو لے آئے۔مجھے ہارٹ اٹیک بھی ہوسکتا تھا!" اس نے گہرا سانس لیا تھا۔دادا بھی سیلینہ سے کوئی کم ڈرامٹک نہیں تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میرے پاس آپکو فون کرنے کا وقت نہیں تھا۔سیلینہ کی اور میری حالت دیکھ رہے ہیں ناں آپ۔۔حملہ ہوگیا تھا اس پر اچانک۔۔بہت مسئلے تھے اسی لیے اسے یہاں لانا پڑا۔ شہر میں رہنا ٹھیک نہیں تھا اس کے لیے۔"دادا نے بے ساختہ اسکے زخمی ہاتھ کو دیکھا تو اپنا ہر شکوہ بھول گئے۔ انہوں نے جلدی سے آگے بڑھ کر کاؤنٹر کے اوپر بنے دراز سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا۔

"لاؤ میں کردوں صاف۔۔اتنا گہرا زخم کیسے لگ گیا؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بس کچھ مسئلہ ہوگیا تھا۔میں ٹھیک ہوں اور میں یہ کرلونگا۔آپ سیلینہ کے پاس جاکر بیٹھیں۔وہ بہت ڈری ہوئی ہے۔اسے ریلیکس کریں۔"

"اسے کیسے ریلیکس کروں؟ پہلے میں خود تو ریلیکس ہوجاؤں۔۔"دادا نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر گہرا سانس لیا تو یاسر نے آنکھیں گھمائیں۔گہرا سانس بھر کر وہ باہر چلے آئے۔ اسکے سامنے آ بیٹھے۔وہ تھکی تھکی سی لگ رہی تھی مگر سردار کو دیکھتے ہی سیدھی ہو بیٹھی۔انہیں مسکرا کر دیکھا۔ ان کا تو دل ہی پگھل گیا تھا۔۔

"بیٹے کیا لوگی؟ کچھ ٹھنڈا۔۔چائے۔۔؟ کچھ بھی؟ یا کھانا لگوادوں۔۔؟" اس نے بے ساختہ ہاتھ اٹھا کر انہیں ہر تکلف سے باز رہنے کا اشارہ کیا۔

"نہیں دادا جی۔۔"اور اس نے اتنے پیارے طریقے سے انہیں دادا کہا تھا کہ سردار کو مارے خوشی کے واقعتاً دورہ پڑنے لگا تھا۔

"آپکو برا تو نہیں لگا میں نے آپکو دادا کہہ دیا۔۔"اس نے محتاط نظروں سے ان کا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا تو انہوں نے مسکرا کر ناک سے مکھی اُڑائی۔

"نہیں بیٹے۔۔مجھے بہت اچھا لگا۔۔مجھے آج تک کسی کا یوں دادا جی کہنا اچھا نہیں لگا۔۔"کچن سے باہر نکلتے یاسر کی سماعت میں سردار کے الفاظ اُترے تو وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔پھر سر ہلاتا آگے بڑھ آیا۔۔سیلینہ کی جانب پانی کا گلاس بڑھایا۔۔اس نے لمحے بھر کے لیے اسکی جانب دیکھا تھا پھر اس کے ہاتھ سے گلاس لے لیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"دادا سیلینہ چند دن تک یہیں رہے گی۔آپ پلیز میثم سے کہہ کر اسکے لیے کمرہ ٹھیک کروادیں۔۔"وہ یوں بولا جیسے وہ ہر دفعہ چھٹیوں پر ان کے ساتھ رہنے آتی رہی ہو۔سردار کو البتہ کوئی اعتراض نہیں تھا۔ان کی باچھیں کھلی جارہی تھیں۔

اس نے اپنا سیاہ کوٹ اتارا تو سفید ڈریس شرٹ کے بازو پر اک گہرا سا کٹ نظر آیا۔چاقو شرٹ کا کپڑا پھاڑتا اسکے بازو میں جا لگا تھا۔اور اب خون کے سُرخ دھبے اسکی آہستین پر لگے ہوئے تھے۔سردار اور وہ۔۔دونوں اسکا زخم دیکھ کر قدرے پریشان ہوئے تھے۔۔

"اتنا گہرا زخم یاسر۔۔!"سردار کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔سیلینہ کو مزید شرمندگی ہوئی۔یاسر اسکی وجہ سے زخمی ہوا تھا۔بے ساختہ ہی یاسر کی نگاہ اسکے بُجھتے چہرے پر پڑی تو وہ سیدھا ہوا۔۔

"اتنا گہرا نہیں ہے۔۔مجھے تو پتہ بھی نہیں چلا تھا۔ابھی کوٹ اتارا ہے تو نظر آیا۔۔"اس نے کہہ کر اپنا کوٹ اٹھایا اور کمرے کی جانب بڑھ گیا۔پیچھے سردار اور سیلینہ تنہا رہ گئے تھے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آئی ایم سوری دادا جی۔۔"اسکی آنکھیں اگلے ہی پل بھیگنے لگیں تو وہ چونکے۔۔

"کیا ہوا بچے۔۔؟"

"وہ یاسر۔۔وہ میری وجہ سے زخمی ہوا ہے ناں۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئے۔وہ کیمرے کی آنکھ کے سامنے جتنی معصوم لگتی تھی، اصل زندگی میں اس سے کہیں زیادہ معصوم اور بے ریا تھی۔وہ اٹھ کر اس تک چلے آئے تھے۔پھر چہرہ جھکا کر اسے نرمی سے دیکھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اتنا بڑا ہے وہ۔۔اتنا چھوٹا زخم کیا کرے گا اسکا۔۔؟ اور ویسے بھی وہ اس سے زیادہ زخمی ہوا ہے۔ اسکی جاب کا تقاضہ ہے یہ سب۔۔ایسے میں ہم کسی کو الزام تو نہیں دے سکتے ناں۔۔"وہ شفقت سے بولنے لگے تو اسکا گلا مزید بھاری ہونے لگا۔اس نے محض سر اثبات میں ہلایا تھا۔

وہ مسکرا کر پیچھے ہوئے۔۔پھر اسے دیکھا۔۔

"لباس تو میلا ہوگیا ہے آپکا۔۔اور یہاں سارے مرد رہتے ہیں تو آپکے لیے کوئی دوسرا آؤٹ فٹ بھی نہیں۔۔ایک کام کرتے ہیں۔۔"اگلے ہی پل وہ میثم کو آوازیں دینے لگے تھے۔وہ شاید سو رہا تھا۔نیند سے بھری آنکھیں لیے گرتا پڑتا ان تک پہنچا۔لاؤنج میں براجمان سیلینہ کو دیکھ کر وہ بیہوش ہوتے ہوتے بچا تھا۔۔

"فرزانہ آپا کے گھر جاؤ اور انہیں بلا کر لاؤ۔۔کہنا سردار عالم بلا رہے ہیں۔۔"وہ سر اثبات میں ہلاتا آنکھیں مسل کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں آپکو کتنا پریشان کررہی ہوں ناں۔۔"شرمندگی سے اسکا برا حال تھا۔لیکن سردار اتنے خوش تھے کہ حد نہیں۔کچھ پل بعد فرزانہ نامی فربہہ سی خاتون داخلی دروازے سے اندر داخل ہوئی۔

"السلام علیکم، سردار صاحب۔۔رات کے اس پہر طلبی۔۔سب خیر تو ہے ناں۔۔؟" وہ شفیق سی خوبصورت خاتون تھیں۔لہجہ خالص پنجابی تھا۔ان کے منہ سے اردو زبان بہت میٹھی لگتی تھی۔۔

"فرزانہ بچے۔۔یہ ہیں سیلینہ مظہر۔۔یاسر ان کے ساتھ کام کرتا ہے۔کچھ مسائل کے باعث وہ انہیں چند دنوں کے لیے شہر سے یہاں لایا ہے۔اب آپ تو جانتی ہیں کہ یہاں کوئی خاتون ہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں۔۔اسی لیے ان کے لیے کوئی لباس بھی نہیں ہے۔آپ کے یہاں تو ماشاء اللہ بیٹیاں ہیں۔ان میں سے کسی کا لباس اگر سیلینہ کے لیے مل جاتا تو بہت مہربانی ہوتی۔۔"وہ ان کے مطالبے پر مسکرائی تھیں۔پھر اک مہربان نگاہ سیلینہ پر ڈالی۔۔آگے بڑھیں تو وہ یکدم ہی اٹھ کھڑی ہوئی۔وہ اسے گلے لگا رہی تھیں۔پھر سردار کی جانب دیکھا۔۔

"کوئی گل نئیں، عالم صاحب۔میں کڑی کو اپنے ساتھ لے جاتی ہوں۔۔کچھ دیر بعد اسے لے آؤنگی۔۔"انہوں نے سر اثبات میں ہلا کر انہیں گویا اجازت دی تھی۔

"آؤ پُتر۔۔" وہ اسے اپنے ساتھ لیے آگے بڑھ گئیں۔۔وہ بھی بغیر کسی پس و پیش کے ان کے ساتھ ساتھ چلتی جارہی تھی۔

یاسر فریش ہو کر باہر آیا تو لمحے بھر کو چونکا۔

"سیلینہ کہاں گئی۔۔؟"

اسکے گیلے بال ماتھے پر گر رہے تھے۔جینز اور سفید ٹی شرٹ میں وہ صاف ستھرا سا لگ رہا تھا۔
سردار میثم کے

ساتھ اسکا کمرہ سیٹ کروا رہے تھے۔

"وہ فرزانہ کے ساتھ اسکے گھر گئی ہے۔۔"

"کس خوشی میں۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"فرزانہ کی بیٹی کی ڈھولکی ہے ناں آج۔۔بس وہیں بھیجا ہے میں نے سیلینہ کو۔۔"انہوں نے ٹھنڈے انداز میں کہا تو وہ چونکا۔

"واٹ۔۔؟"

"خدا کے لیے یاسر۔۔میرا سر مت کھاؤ۔اسے عورتوں کی ضرورت تھی اس وقت۔وہاں بھیجا ہے تاکہ لباس اور مزید ضرورتوں کے لیے اسے کوئی مسئلہ نہ ہو۔۔"وہ یکلخت ہی ڈھیلا پڑ گیا تھا۔

سردار تو سیلینہ کے لیے کمرہ ایسے سیٹ کروارہے تھے جیسے وہ واقعی ان کے ساتھ چھٹیاں گزارنے آئی ہو۔۔

اس سے پہلے کہ دادا اسکی مزید عزت افزائی کرتے وہ کچن سے فرسٹ ایڈ باکس لیے لاؤنج میں آ بیٹھا تھا۔کچھ پل بعد سردار بھی اسکے ساتھ آ بیٹھے تھے۔چند پل اسکا چہرہ دیکھتے رہے۔اس نے یونہی ان پر نگاہ ڈالی تو ٹھہر گیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اب کیا کردیا میں نے۔۔؟"سکون سے پوچھا۔۔سردار نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔؟" وہ ان کا اشارہ سمجھ کر سیدھا ہو بیٹھا تھا۔بازو پر اس نے جیسے تیسے پٹی باندھ دی تھی۔اب وہ ہتھیلی کے زخم پر مرہم لگا رہا تھا۔

سیلینہ بہت کرائسس میں ہے۔کچھ دن لگیں گے معاملات سنبھلنے میں۔تب تک وہ یہیں رہے "گی۔۔"

"وہ اتنی ہرٹ کیوں ہے۔۔؟" ان کی بات پر وہ چونکا تھا۔پھر گہرا سانس لیا۔۔

"لوگوں نے بہت ہرٹ کیا ہے اسے۔آپ ٹھیک کہتے تھے۔۔"انہوں نے بھاری دل کے ساتھ گہرا سانس لیا تھا۔شوبز کی تھکا دینے والی زندگی سے وہ واقف تھے۔انہوں نے ایک لمبے عرصے تک سُلطانہ کو اپنی راہ ہموار کرتے دیکھا تھا۔۔وہ انڈسٹری کے کم و بیش ہر مسئلے سے آگاہ تھے۔۔

"پرسُوں ربیعہ کی شادی ہے۔تمہیں یاد ہے ناں۔۔؟" انہوں نے فرزانہ کی بیٹی کی شادی کی جانب اشارہ کیا تو اس نے سر اثبات میں ہلایا۔وہ لوگ جدی پشتی انکی زمینوں پر کام کرنے والے ملازمین کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔سردار نے گاؤں کا بڑا ہونے کے ناطے اسکی شادی کی ذمہ داری اپنے سر لی تھی۔

اسی پل فرزانہ کھلکھلاتی ہوئی دروازے سے اندر داخل ہوئیں تو ان دونوں نے اس جانب دیکھا۔ سیلینہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ان کے پیچھے تھی۔۔

"اتنی سوہنی کُڑی ہے، عالم صاحب۔۔مجال ہے جو ذرا بھی چوں چراں کی ہو۔سُتھری لڑکیوں کی مانند ہر بات مان لی اس نے تو میری۔۔"اور اب ان دونوں کی نگاہ سیلینہ پر پڑی تھی۔ سیاہ قمیص شلوار میں ملبوس، اسکے بالوں میں تیل بھر بھر کر مالش کی گئ تھی اور پھر اسکے بعد کس کر ایک چوٹی باندھی گئ تھی۔وہ بھی بیچ کی مانگ نکال کر۔۔اور یاسر نہیں ہنستا مگر اسکے گلے میں موجود سیاہ تعویز دیکھ کر وہ کھلا کر ہنس دیا تھا۔سردار نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

"پتہ ہے جی میں کہہ رہی تھی کہ سُرمہ بھی ڈال لو آنکھوں میں۔۔اتنی پیاری آنکھیں ہیں۔۔نظر نہ لگ جائے۔۔لیکن بچی کہہ رہی تھی کہ وہ سُرمے میں قصائی لگتی ہے۔۔اسی لیے میں نے جانے دیا۔۔"یاسر گردن پیچھے پھینک کر ہنستا جارہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بہت اچھا کیا جو تم نے جانے دیا فرزانہ۔۔بہت شکریہ۔۔"سردار نے بمشکل مسکرا کر ان کا شکریہ ادا کیا۔پھر ان سے شادی کی متعلق بات کرتے داخلی دروازے سے باہر کی جانب بڑھ گئے۔۔وہ یکلخت بے دم ہو کر صوفے پر گر سی گئ تھی۔پھر جلدی سے ہاتھ اٹھا کر گلے سے تعویز اتارا۔۔

"بہت ہنسی آرہی ہے ناں تمہیں۔۔میں کہہ بھی رہی تھی کہ مجھے تیل نہ لگائیں۔وہ میری نہیں سن رہی تھیں۔"اس نے کچھ اس بیچارگی سے کہا کہ یاسر کو ہنسی نئے سرے سے آنے لگی۔

"ایک بات مانو گی میری۔۔"اس نے بمشکل ہنسی قابو کر کے چہرہ اٹھایا تھا۔سیلینہ اسے ناگواری سے دیکھ رہی تھی۔

"تم ایسی ہی رہا کرو۔۔اور پلیز۔۔سُرمہ بھی لگا ہی لو۔۔بہت سُوٹ کرے گا تم پر۔۔"وہ پھر سے ہنسنے لگا تھا۔اور اس سے پہلے کہ وہ اسے ساتھ رکھا کُشن دے مارتی سردار اندر چلے آئے۔وہ جلدی سے سیدھی ہو بیٹھی۔دوپٹہ بھی سر پر رکھ لیا۔دادا لمحے بھر کو صوفے کے پاس ہی ٹھہر گئے تھے۔پھر خفگی بھری اک نگاہ یاسر پر ڈالی۔وہ اب مسکراتا ہوا اپنی ہتھیلی پر پٹی باندھ رہا تھا۔ پھر انہوں نے اسی شفقت سے سیلینہ کی طرف دیکھا جو انہی کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

"کوئ بات نہیں بیٹے۔۔تیل بالوں کے لیے بہت ضروری ہے۔زندگی میں ایک دو دفعہ تو ضرور ہی لگانا چاہیئے۔۔"صاف ظاہر تھا کہ وہ اسکا دل بہلا رہے تھے۔یاسر کے لب پھر سے مسکراہٹ کے باعث پھڑپھڑانے لگے تھے۔

"جی دادا۔۔"وہ بولی تو یاسر نے مزید ہنسنے کو کسی اور وقت کے لیے اٹھا رکھا۔پھر اسے چہرہ اٹھا کر دیکھا۔اسکی گردن پر ہلکے سے زخم کا نشان تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اگر آپکو تیل آرام دہ نہیں لگتا تو بیٹے آپ بال دھو لو۔۔کوئی مسئلہ نہیں۔۔"انہوں نے پھر کہا تو وہ ہولے سے مسکرائی۔پھر سر اثبات میں ہلایا۔۔

"میں صبح تک دھو لونگی۔ایک دو دفعہ تیل لگانے میں ایسی بھی کوئی قباحت نہیں۔۔"اسکے کہنے پر وہ دل سے ہنسے تھے۔یاسر نے چہرہ اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔ساتھ سر بھی جھٹکا۔۔(میرے ساتھ تو کبھی ایسے نہیں ہنستے) خفگی سے سوچا مگر وہاں پرواہ کسے تھی۔۔؟کم از کم دادا کو تو بالکل بھی نہیں تھی۔۔

"اچھا بیٹے۔۔میں سونے جارہا ہوں۔آپکا کمرہ سیٹ کروادیا ہے۔کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجھک کہہ دینا۔یہ کچن ہے۔۔جب بھی بھوک لگے کھانا کھا لینا۔خود کو مہمان محسوس کرنے جیسا تکلف تو ہرگز بھی مت کرنا۔۔اور یہ جو جن یہاں بیٹھا ہے، اسکی جلی کٹی باتوں پر کان دھرنے کی ضرورت بالکل بھی نہیں۔۔شب بخیر۔۔"ان کے آخری حوالے پر وہ اس نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔یاسر اثر لیے بغیر اب فرسٹ ایڈ باکس بند کر رہا تھا۔ایک نظر سیلینہ پر ڈالی۔۔وہ گردن گھما کر سارے گھر کو دیکھ رہی تھی۔لکڑی کے فرش سے مزین وہ ٹھنڈا سا سفید محل بالکل سردار جیسا تھا۔۔خوبصورت، ٹھہرا ہوا، پُرسکون۔۔

"تم تو دنیا کے اندر ہی جنت میں رہ رہے ہو، یاسر۔۔"اس نے گہرا سانس بھر کر کہا تھا۔وہ اٹھ کر اس تک چلا آیا۔ہاتھ آگے بڑھا کر اسکی جانب چھوٹی سی بینڈیج بڑھائی۔وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تمہاری گردن پر ہلکا سا زخم آیا ہے۔۔"اس نے سمجھ کر بینڈیج اس سے لے لی تھی۔ چند پل خاموشی چھائی رہی۔۔"

"کچھ لمحات میں میرے پاس ڈائیریکٹر صاحب کی کال آجائے گی۔جس میں وہ مجھے کہیں گے کہ وہ میرے ساتھ مزید کام نہیں کرسکتے۔مشکل سے ملا فوٹو شوٹ کا کام بھی ہاتھ سے چلا جائے گا۔۔" اسکی آواز میں گہری

اداسی تھی۔وہ چپ چاپ اسکا چہرہ دیکھے گیا۔۔

"لوگ کہتے ہیں مائیں انسان کی صحرا ہوئی زندگی میں اک ٹھنڈے سائے جیسی ہوتی ہیں۔لیکن میری ماں میرے لیے ہمیشہ تکلیف دیتا صحرا کیوں ثابت ہوئی ہیں۔۔؟" اس نے یاسر کی جانب دیکھا۔اسکے ماتھے پر گرتے بال ہلکے ہلکے سُوکھنے لگے تھے۔۔

"کیا لوگ غلط کہتے ہیں یا میری ہی ماں نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے۔۔؟ میں لوگوں کی باتوں کے ساتھ ریلیٹ کرنا چاہتی ہوں۔۔میں خود کو غلط ثابت کرنا چاہتی ہوں۔لیکن کیسے کروں۔۔؟ میری ماں نے تو میرے پیچھے لان شارکس تک کو بھیجنے سے دریغ نہیں کیا۔میں خود کو غلط کیسے ثابت کرسکتی ہوں۔۔؟" آنکھوں میں گلابی سی نمی ابھرنے لگی تھی۔بچپن کی ہر محرومی ایک ایک کر کے یاد آتی جارہی تھی۔

"میری ماں روایتی ماؤں جیسی نہیں ہے۔وہ ایک انتہائی خود غرض اور لالچی عورت ہے۔اسکی خود غرضی اور لالچ نے میرا بچپن تک کھا لیا اور وہ اب تک مجھے کھارہی ہے۔کچھ رشتے انسان کو کھا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جاتے ہیں۔۔کھوکھلا کردیتے ہیں۔۔کسی قابل نہیں چھوڑتے۔اور انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ رشتہ میرے لیے میری ماں ہے۔۔"

وہ خاموش ہوگئ تھی۔۔اگلے ہی پل اسکا فون بج اٹھا۔اس نے مردہ آنکھوں کے ساتھ فون اٹھا کر کان سے لگالیا۔۔کچھ پل بعد رکھ دیا۔۔جیسا اس نے سوچا تھا وہی ہوا۔۔ڈائریکٹر نے اس کے ساتھ کانٹریکٹ کینسل کردیا تھا۔اسکے مقابل بیٹھے یاسر نے اسکا بجھتا چہرہ دیکھا۔پھر اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"چلو۔۔تمہیں تمہارا کمرہ دکھا دوں۔تمہیں اس وقت آرام کی ضرورت ہے۔۔"اس نے سر اثبات میں ہلایا اور اٹھ کھڑی ہوئ۔اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔وہ اب زینوں کے اس پار موجود کمرے کا دروازہ کھول رہا تھا۔پھر آگے بڑھ کر لائٹ جلائ۔کوزی سا نرم گرم کمرہ اگلے ہی پل روشن ہوگیا۔۔وہ اندر چلی آئ۔۔پھر پلٹ کر اسکی جانب دیکھا۔۔

"بہت خوبصورت ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اسے ٹھیک کرنے کے لیے زیادہ تگ و دو نہیں کرنی پڑی۔دادا کو ہمیشہ سے لگتا تھا کہ کوئ لڑکی اس گھر میں رہنے ضرور آئے گی۔۔"وہ اسکی بات پر ہنس پڑی تھی۔۔

"اپنی بہو کے متعلق ہی سوچا ہوگا۔۔ویسے تم شادی کب کروگے۔۔؟"

"فی الحال نہیں کررہا۔۔"

"تمہیں کرلینی چاہیئے۔ایک ہی کمی ہے تمہاری آئیڈیل زندگی میں۔۔"وہ اسکی بات پر لمحے بھر کو ٹھہرا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"انسانی زندگیوں میں کبھی ایک کمی نہیں ہوتی۔بہت سے حصے ہوتے ہیں جو خالی رہ جاتے ہیں۔ انہیں کبھی کوئی نہیں بھر سکتا۔اور آئیڈیل کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کبھی بھی نہیں ہوتا۔۔"وہ دروازے سے ہاتھ باندھ کر کھڑا تھا۔پھر سیدھا ہو گیا۔اسے شب بخیر کہتا باہر کی جانب بڑھنے لگا اور پھر اگلے ہی پل ٹھہر گیا۔

"اتنی بھی بری نہیں لگ رہی ہو اس تیل میں تم۔۔"اور باہر نکل گیا۔ہاں وہ میک اپ سے لدی پھندی سیلینہ کی تعریف نہیں کیا کرتا تھا۔لیکن وہ اس تیل لگی بالوں والی لڑکی کی تعریف کر سکتا تھا۔وہ پہلے تو حیران ہوئی اور پھر دیر تک اسکے تبصرے پر مسکراتی رہی۔ہاں۔۔وہ اب واقعی اتنی بری نہیں لگ رہی تھی۔۔

****

اگلی صبح اسکی آنکھ گھر میں ہوتی ہماہمی سے کھلی تھی۔اس نے لمحے بھر کو یاد کرنا چاہا کہ وہ کہاں ہے۔۔آنکھیں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مسلنے کے بعد اسے یاد آگیا کہ وہ یاسر کے دادا جی کے گھر میں، سو رہی تھی۔اگلے ہی پل وہ اک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔پہلی فرصت میں اپنے بال دھوئے اور پھر فریش ہو کر کمرے سے باہر نکل آئی۔لمحے بھر کو دروازے کے باہر ہی ٹھہر گئی۔یاسر ٹریک سوٹ میں کہیں جانے کی تیاری میں لگ رہا تھا۔دادا لاؤنج میں براجمان ملازمین کو ہدایات دے رہے تھے۔بہت سے لوگ باہر سبزہ زار پر چاندنیاں بچھا رہے تھے۔صبح کے اس پہر وہاں دن کا سا سماں تھا۔

وہ آگے بڑھ آئی۔دادا اور یاسر نے بے ساختہ ہی اسکی جانب دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میثم، سیلینہ جی کے لئے ناشتہ لگاؤ۔۔"انہوں نے وہیں سے بیٹھے بیٹھے ہدایات دی تھیں۔وہ شاید صبح ہی صبح ناشتہ کرچکے تھے۔

"بیٹے آپکے لیے فرزانہ نے کچھ کپڑے بھیجے ہیں۔رات کے واقعے کے بعد آپکو وہاں بھیجنا خطرے سے خالی نہیں ہوگا۔"انہوں نے کہا تو وہ مسکرائی۔یاسر اب شاید کسی سے فون پر بات کررہا تھا۔ اس نے بھی فون نگاہوں کے سامنے کیا۔وہاں سائرہ، یوول اور نظر کی کئ کالز موجود تھیں۔وہ دادا کے مقابل رکھے صوفے پر آ بیٹھی تھی۔دادا اسے نرمی سے مسکرا کر دیکھ رہے تھے۔کچھ تھا ان کی نظروں میں جو اس نے بے ساختہ نگاہ اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔پھر ہلکا سا مسکرائی۔۔

"اب جب تک یہاں ہو زندگی کو بھرپور طریقے سے جیو۔۔کل ربیعہ کی شادی ہے۔فرزانہ کی بیٹی ہے۔آپکو اس شادی میں شرکت کرنی چاہیئے۔۔"ان کی پیش کش پر وہ چونکی تھی۔ پھر سیدھی ہو بیٹھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"لیکن میں کیسے کرسکتی ہوں۔۔؟"

"کیوں نہیں کرسکتیں۔۔؟" دادانے الٹا اس سے سوال کیا تو وہ آکورڈ سا مسکرائی۔۔

"مطلب میں انہیں جانتی تک نہیں ہوں اور وہ بھی مجھے نہیں جانتے۔انہوں نے مجھے دعوت بھی نہیں دی ہے۔۔میں کیسے منہ اٹھا کر شرکت کرسکتی ہوں۔کتنا برا لگے گا ناں۔۔"اسے یاد آیا کہ اس نے خاندان کی کسی شادی میں آج تک شرکت نہیں کی تھی۔اسکے لیے ایسا ممکن ہی نہیں تھا۔ وہ اور اسکی ماں مکروہ تھیں۔۔انہیں اپنی دعوتوں میں شریک کرنا اسکے گھرانے کے لیے انا کا مسئلہ تھا۔لیکن دادا نے نفی میں سر ہلا کر اس کے ہر خدشے کو گویا رد کردیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"صبح جب فرزانہ آپکے لیے کپڑے دینے آئی تو اس نے آپکی دعوت کا بھی کہا تھا مجھ سے۔انہیں آپ بہت اچھی لگی ہیں۔۔"اور اس صبح میں جانے ایسا کیا تھا کہ وہ آسمان کی جانب دیکھ کر ڈھیروں شکر ادا کرنا چاہتی تھی۔اگلے ہی پل یاسر آگے بڑھ آیا۔اس پر ایک نگاہ ڈالی۔ اسکے چہرے پر پھیلی بھرپور مسکراہٹ دیکھی۔۔

"تم نے چھٹی لی ہے ربیعہ کی شادی کے لیے۔۔؟" سردار اب چہرہ ترچھا کیئے اس سے پوچھ رہے تھے۔

"شادی ربیعہ کی ہے میری نہیں۔۔"دادا نے کمال خفگی سے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔

"تمہارا بس چلے تو تم اپنی شادی پر بھی چھٹی نہ لو۔۔"

"تھینک یو،دادا۔۔اچھا ہوا آپکو یہ بات پہلے سے پتہ ہے۔میں سوچ رہا تھا کہ بھلا آپکو قائل کیسے کرونگا۔۔؟" سیلینہ کو بے ساختہ ہی اسکے جواب پر ہنسی آئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سدھر جاؤ، یاسر۔۔"

"میں آلریڈی بہت سدھرا ہوا ہوں۔میرا اس سے زیادہ سدھرنا آپ برداشت نہیں کرپائیں گے، سردار عالم۔۔"

"میں تو تمہارا اتنا سدھرنا بھی برداشت نہیں کرپارہا ہوں۔۔"

سیلینہ کی ہنسی ابھری تو دادا نے اسکی جانب دیکھا۔پھر ذرا رازداری سے آگے کو جھکے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہے ناں انتہائی کھڑوس یہ۔۔؟" اس نے ایک نظر یاسر کو دیکھا تھا۔پھر مسکراہٹ دبا کر سر اثبات میں ہلایا۔۔

"بہت زیادہ۔۔"گہرے افسوس سے کہا۔

"مجھے تو اسکی شادی کی فکر ہے۔لڑکیوں کے ساتھ جتنے اچھے سے یہ پیش آتا ہے ناں۔۔اسکے بعد تو وہ اسکے ساتھ شادی کرنے پر ضرور ہی راضی ہوجائنگی۔۔"اور اب کہ اسکا بلند سا قہقہہ ابھرا تھا۔ سردار کا انداز ایسا تھا کہ واللہ۔۔صوفے کے پیچھے کھڑے یاسر نے گہرا سانس لے کر انہیں دیکھا تھا۔

"ایسی بھی کیا جلدی ہے آپکو میری شادی کی۔۔؟" اس نے پوچھ ہی لیا۔سردار پیچھے ہو بیٹھے تھے۔ پھر مزے سے کہنے لگے۔۔

"کم از کم ایک لڑکی گھر میں آجائے گی تو رونق لگی رہے گی۔تمہارے جیسے سڑتے پوتے کے ساتھ آخر کب تک زندگی گزار سکتا ہوں میں۔۔؟"یاسر نے ایسے گہرا سانس لیا تھا جیسے کہہ رہا ہو۔۔ (واہ۔۔کیا کمال منطق ہے)

" آپکی رونق کے لیے میں شادی کرلوں۔۔؟"

"رہنے دو۔۔کوئی لڑکی راضی نہیں ہوگی تم سے شادی کرنے پر۔اتنے شاندار اطوار و انداز کے بعد تو بالکل بھی نہیں۔۔"

"اور اگر میں نے آپکو شادی کر کے دکھادی پھر۔۔؟ کیا انعام ہے میرے لیے۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"پہلے کر کے دکھاؤ۔۔انعام میں نے دینا ہے۔۔اسی لیے اسکی ذمہ داری میرے سر ہے۔۔"

"دادا ایسا نہیں ہے۔۔ہماری ایجنسی میں خاصہ مشہور ہے یہ۔بہت سی ایکٹریس اسے اپنا باڈی گارڈ رکھنا چاہتی تھیں۔وہ تو اس نے ہی منع کردیا۔"سیلینہ نے درمیان میں کہا تھا۔سردار کو لمحے بھر کے لیے اس پر یقین نہیں آیا۔پھر وہ سیدھے ہو بیٹھے۔تجسس سے بھری آنکھوں سے سیلینہ کو دیکھا۔۔

"واقعی۔۔؟اسکے لیے۔۔؟ غور سے دیکھو اس کی شکل۔۔"سیلینہ نے اسکی شکل غور سے دیکھ لی تھی۔اسے اسکی شکل دیکھ کر بے طرح ہنسی آئی تھی۔اسی پل دادا کو باہر سے کوئی بلانے آیا تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹے آپ ناشتہ کرو۔۔میں ذرا باہر لوگوں کے چند مسائل سن لوں۔فارغ ہو کر آپ بھی مجھے جوائن کرسکتی ہو۔"وہ مسکرا کر باہر کی جانب بڑھے تو یاسر نے انکے کھلے سے موڈ کو حیرت سے دیکھا تھا۔لیکن اگلے ہی پل چونکا۔سیلینہ اسکے برابر کھڑی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا میں واقعی شادی میں شرکت کرسکتی ہوں۔۔؟" یاسر نے سر اثبات میں ہلایا۔۔

"ہاں۔۔"

"تمہیں پتہ ہے میں نے کبھی ایسے خاندان کی شادیوں میں شرکت نہیں کی۔۔"

"اچھا۔۔"وہ اب اپنے کمرے کے ساتھ بنے جم روم کی جانب بڑھ آیا تھا۔وہ اسکے پیچھے پیچھے آرہی تھی۔"مجھے اور ماں کو کبھی انہوں نے اپنا گھرانہ سمجھا ہی نہیں۔اسی لیے کبھی ہمیں اپنی تقریبات

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں بھی شامل نہیں کیا انہوں نے۔تم کیا کررہے ہو۔۔؟" وہ بولتے بولتے لمحے بھر کو ٹھہری تھی۔وہ اب شیشے کی دیوار کے سامنے کھڑا کئی کلو کے وزن اٹھا رہا تھا۔اسکے کسرتی بازو سیلینہ نے پہلی دفعہ دیکھے تھے۔وہ پہلے ساحر کے بازوؤں پر حیران ہوئی تھی اور اب اسکی بلٹ پر حیران ہورہی تھی۔۔

"ایسکرسائیز۔۔"

"تم روزانہ کتنے گھنٹے کسرت کرتے ہو۔۔؟" ان بازوؤں کو دیکھ کر وہ یہی سوال پوچھ سکتی تھی۔۔

دو گھنٹے۔۔"اور اسکا منہ کھل گیا تھا۔"

"دو گھنٹے۔۔!تم کیا جم فریک ہو۔۔؟"

"میڈم میں باڈی گارڈ ہوں۔اگر اتنے گھنٹے ورزش نہیں کرونگا تو نکال دیا جاؤنگا۔۔"اسے کل رات اسکا ان بھاری بھرکم لان شارکس کو اٹھا اٹھا کر پھینکنا یاد آیا تھا۔اس نے وہیں سے کھڑے اسکا چہرہ دیکھا۔وہ انتہائی سنجیدگی سے کسرت کررہا تھا۔کنپٹی اور پیشانی پر پسینے کی کئی بوندیں ڈھلک رہی تھیں۔پھر یکدم ہی اسکا فون بجنے لگا تو وہ باہر چلی آئی۔سائرہ تھی دوسری جانب۔

"کہاں ہو ، سیلین۔۔؟"

"یاسر کے دادا کے گھر۔۔"اسکے جواب پر وہ دوسری جانب چپ سی ہوگئی تھی۔یقینا معاملات اتنے گھمبیر ہوئے ہونگے کہ اسکے گارڈ کو اسے اپنے دادا کے گھر لے جانا پڑا۔

"اچھا بات سنو۔۔کیا تم مجھے شادی کے دو تین جوڑے لا کر دے سکتی ہو۔دوپٹے کے ساتھ۔۔؟"

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لو۔۔تم کس کے ولیمے پر جارہی ہو ایسے حالات میں۔۔؟" سائرہ کو دوسری جانب حیرت ہوئی تھی۔اس نے گہرا سانس لے کر اسے مختصر الفاظ میں حالات سمجھا دیئے تھے۔پھر فون رکھ کر لاؤنج میں چلی آئی۔وہ گھر ایسا تھا کہ وہاں ذرا بھی اجنبیت کا احساس نہیں ہوتا تھا۔یوں جیسے وہ ہمیشہ وہاں آکر رہتی رہی ہو۔اس نے ایسے گھر کی ہمیشہ خواہش کی تھی۔۔نرم گرم سے۔۔محبت بھرے گھر کی۔۔جس میں سیاستوں اور نفرت کی کوئی گنجائش باقی نہ رہتی۔اگلے ہی پل میثم پر اسکی نگاہ پڑی۔وہ کچن کے دروازے میں کھڑا اسے بلانے کی تگ و دو میں لگتا تھا۔وہ مسکرا کر آگے بڑھ آئی تھی۔۔

"تم نے مجھے آواز کیوں نہیں دی۔۔؟"

"مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپکو کس نام سے بلانا ہے۔۔آپ وہی ہیں ناں جی۔۔ٹی وی والی باجی۔۔"اسکے حوالے پر وہ بے ساختہ ہنس دی تھی۔پھر سر اثبات میں ہلایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جی میں وہی ٹی وی والا باجی ہوں۔تم مجھے سیلینہ کہہ لو۔۔"میثم نے اسے یوں دیکھا جیسے کہہ رہا ہو باجی کہیں آپکا دماغ تو نہیں چل گیا۔؟

"کیا ہوا۔۔؟" اسکے تاثرات دیکھ کر وہ پوچھ بیٹھی۔۔

"باجی میں آپکا نام کیسے لے سکتا ہوں۔۔؟"

"اوکے تو پھر سیلینہ باجی کہہ لیا کرو۔۔اس میں کیا مسئلہ ہے۔۔؟" اور میثم یکدم ہی مسکرادیا تھا۔ اگلے کئی گھنٹوں میں یاسر تیار ہو کر ایجنسی کے لیے نکل چکا تھا۔وہ بھی سوکھتے بالوں کو کھلا چھوڑے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

باہر سبزہ زار پر چلی آئی تھی۔باہر بہت سے لوگ سردار کے سامنے سفید چاندنیوں پر براجمان تھے۔وہ اپنے اپنے مسائل بیان کررہے تھے اور سردار ان کی باتوں کے جواب میں انتہائی دلچسپ جوابات دے رہے تھے۔

"سردار جی۔۔میری بیوی کہتی ہے کہ وہ مجھے چھوڑ کر چلی جائے گی اگر میں نے اپنا نام تبدیل نہیں کیا تو۔۔اب آپ ہی بتایئے کہ اس عمر میں،میں اپنا نام کیسے تبدیل کرسکتا ہوں۔۔؟"

"لوگ اپنی بیویوں کے لیے شہر تبدیل کرلیتے ہیں۔گھر تبدیل کرلیتے ہیں۔زندگی تک تبدیل کرلیتے ہیں۔تم سے ایک ذرا سا نام تبدیل نہیں ہورہا۔۔؟"

"میوہ خان میں کیا خرابی ہے سردار جی۔۔؟" اسکا نام سن کے اسے بے اختیار ہی ہنسی آئی تھی۔

سردار عالم نے سر ہلایا۔۔

"میوہ، جتنی جلدی ہو نام تبدیل کرلو۔۔میں سمجھ سکتا ہوں تمہاری بیوی تمہیں چھوڑنے پر کیوں راضی ہوئی ہے۔۔"پیچھے بیٹھے لوگوں میں سے کئی ایک کے قہقہے ابھرے تھے۔ ایک اور دیہاتی آگے بڑھا۔اسکا مسئلہ سب سے زیادہ دلچسپ تھا۔

"سردار جی۔۔میرے بیٹے پر کالی رانی کا سایہ ہوگیا ہے۔۔کہتا ہے کہ شادی کرونگا تو صرف زلیخہ سے۔اگر نہیں تو کالی رانی سے اسکا سایہ کبھی نہیں ٹلے گا۔۔"

"کیا زلیخہ اس سے شادی کرنے پر راضی ہے۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جی سردار جی۔۔میرے پتر کا اپنا ٹریکٹر ہے۔۔کوئی لڑکی بھلا اس سے شادی کرنے پر کیسے راضی نہیں ہوگی۔۔؟"

"پھر کیا مسئلہ ہے۔۔؟ ٹریکٹر ہے تو کردو شادی۔۔کالی رانی کا سایہ اگلے ہی دن ٹل جائے گا۔۔"

"واقعی۔۔؟"

"بالکل۔۔اور میں یہ گاؤں کے سبھی لوگوں کے لیے کہہ رہا ہوں۔جونہی آپکے بچوں پر کسی کالی رانی کا سایہ پڑے اور وہ کہیں کہ انہیں کسی زلیخہ سے شادی کرنے ہے تو آپ لوگوں نے دیر نہیں کرنی۔فورا سے ان دونوں کی شادی کردینی ہے۔۔"وہ پیچھے ہنس رہی تھی۔ان دیہاتیوں کو سردار کی ٹرک سمجھ نہیں آئی تھی لیکن وہ سمجھ گئی تھی۔اسی پل ایک اور بندہ اپنا مسئلہ لیے آگے بڑھا۔۔

"میری بیٹی کی شادی نہیں ہورہی سردار جی۔۔میں بہت پریشان ہوں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا آپکی بیٹی شادی کرنا چاہتی ہے۔۔؟"

"نہیں۔۔وہ راضی نہیں ہوتی شادی کے لیے۔۔کہتی ہے میں نے آگے پڑھنا ہے۔۔"سردار نے اس کی جانب گہرے افسوس سے دیکھا تھا۔

"کتنے سال کی ہے بیٹی۔۔؟"

"بیس سال کی۔۔"وہ ایک بار پھر سے گہرا سانس بھر کر رہ گئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اسلم۔۔تمہاری بیٹی کی ایسی بھی کوئی عمر نہیں نکلی جارہی۔وہ اگر پڑھنا چاہتی ہے تو اسے پڑھاؤ۔ اگر تم پر بوجھ ہے تو میرے گھر بھیج دو۔میں اسے پال سکتا ہوں۔اسکا مستقبل تباہ مت کرو عجلت میں۔۔"

"سردار جی ہمارے یہاں لڑکیاں اتنا نہیں پڑھتیں۔خاندان والے باتیں کریں گے۔کوئی میری دھی رانی کو رشتہ دینے پر راضی نہیں ہوگا۔وہ سوالیہ نشان بن کر رہ جائے گی۔۔"سردار نے اسکی تاویل پر لمحے بھر کو اسے دیکھا تھا۔

"اسکی تعلیم اسے سوالیہ نشان ثابت نہیں ہونے دے گی،اسلم۔وہ اپنا راستہ خود تلاش کر کے اپنی پہچان بنائے گی۔ایک وقت بعد اسے تمہارے خاندان کے رشتوں اور ناموں کی ضرورت نہیں ہوگی۔یقین رکھو۔۔"اسے سمجھا بجھا کر بھیجا اور پھر چند لمحات بعد محفل برخاست ہوگئی۔وہ پلٹے تو سیلینہ کو پیچھے کرسی پر بیٹھا دیکھ کر چونکے۔وہ آنکھوں میں ڈھیروں عقیدت لیے انہیں دیکھ رہی تھی۔پھر ان تک چلی آئی۔۔

"یاسر بہت لکی ہے،دادا۔۔اسے آپ جیسے مثبت دادا ملے ہیں۔۔"وہ اسکے تبصرے پر بچوں کی طرح خوش ہوئے تھے۔

"اس بدتمیز سے پوچھا جائے تو وہ کبھی میرے ہونے پر ایسا جواب نہیں دے گا۔اسے لگے گا کہ یہ جواب بہت عجیب سا ہے۔۔"وہ ہنس دی تھی۔سردار اور یاسر کا تعلق قابلِ ستائش تھا۔وہ ہر وقت لڑتے رہتے تھے۔بلیم گیم کھیلتے رہتے تھے۔لیکن ان کے درمیان موجود تعلق ہر تعلق سے زیادہ معتبر اور گہرا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"دادا میرا بھی ایک مسئلہ ہے۔۔کیا آپ اسے حل کرسکتے ہیں۔۔؟"

وہ اب ان کے ساتھ اندر بڑھتی پوچھ رہی تھی۔انہوں نے شفیق آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا تھا۔

"کیا میں۔۔ایک ایکٹریس ہو کر کسی شریف انسان سے شادی کرسکتی ہوں۔۔؟ کہیں میں اس سے شادی کر کے اسکی زندگی تو برباد نہیں کردونگی ناں۔۔؟"

وہ اسکے سوال پر چند پل اسے دیکھتے رہے تھے۔دوپہر کی نرم سی دھوپ ان دونوں پر گر رہی تھی۔

"آپکو کیا لگتا ہے۔۔؟ کیا آپ کسی طرح اسکی زندگی برباد کرنے کا سوچ سکتی ہیں۔۔؟" انکے استفسار پر اسکا سر خودبخود نفی میں ہل گیا تھا۔

"بس پھر۔۔یہی آپکا جواب ہے بچے۔۔جب آپ ایسا سوچ نہیں سکتیں تو اصل میں اسکی زندگی کیسے برباد کریں گی۔۔؟ کسی کی زندگی برباد کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا۔۔"وہ ان کے جواب پر اپنے قدموں کو دیکھنے لگی تھی۔

اس نے اسنیکرز پہن رکھے تھے۔

"لیکن میں نے بہت سے لوگوں کی زندگی برباد ہوتے دیکھی ہے، دادا۔۔ محض اسی لیے کہ وہ شوبز میں کام کرنے والی عورت کو اپنا شریکِ حیات بنا لیتے ہیں۔۔"سردار کی نگاہوں کے سامنے اپنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

بیٹے کی زندگی سب سے بڑا ثبوت تھی۔وہ سیلینہ کی فکر کو سمجھتے تھے۔لیکن پھر ہلکا سا مسکرائے۔۔ عینک کے پار سے انکی شفاف آنکھیں لمحے بھر کو چمکی تھیں۔۔

"ایسا لگتا ہے کہ شوبز میں سے تعلق رکھنے والی عورت نے مرد کی زندگی برباد کی ہے۔۔لیکن حقیقت میں ایسا ہوتا نہیں ہے، بچے۔۔صرف ایسا محسوس ہوتا ہے۔ہر انسان اپنی زندگی کی تباہی کا خود ذمہ دار ہوتا ہے۔وہ اپنے اعمال کے نتائج دوسروں پر ڈال کر خود بری الذمہ نہیں ہوسکتا۔۔ کبھی غور کرنا۔۔شوبز میں کام کرنے والی عورتوں کے ساتھ مسئلہ نہیں ہوتا۔۔مسئلہ ان کے شوہروں کے ساتھ ہوتا ہے۔۔جو اسے پھلتا پھولتا نہیں دیکھ پاتے۔۔"اسکے آگے سے لمحے بھر کے لیے دُھند سی چھٹ گئ تھی۔اسے اپنی ماں کی زندگی کا ہر دن یاد تھا۔اس نے اپنی دوسری شادی بچانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی تھی۔۔لیکن کچھ تھا کہ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکی تھی۔

دھوپ اب اسکے شہد رنگ بالوں پر گر کر چمک رہی تھی۔وہ تشکر سے سردار کو دیکھنے لگی تھی۔

"آپ واقعی بہت اچھے ہیں، دادا۔۔"وہ اسکی بات پر سر اثبات میں ہلانے لگے تھے۔ پھر اسکے ساتھ باتیں کرتے اندر کی جانب بڑھ آئے۔سبزہ زار پر گرتی دھوپ اب تک چمک رہی تھی۔۔

حنیفہ پولیس اسٹیشن چلے آئے تھے۔لاک اپس میں کئ گرفتار افراد کو رکھا گیا تھا۔ملک کے نامور افراد کی ضمانتوں کا سلسلہ جاری تھا۔کسی میڈیا کے بندے کو پولیس اسٹیشن میں داخل نہیں ہونے دیا جارہا تھا۔بیرسٹرز، ججز اور کئ امراء کی اولادیں جوے جیسے گھناؤنے جرم میں گرفتار کی گئ تھیں۔ٹی وی پر ان کے ناموں کا اشتہار کسی صورت برداشت نہیں کیا جاسکتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حنیفہ آگے بڑھے تو انہیں اگلے ہی پل ارمان نظر آگیا۔وہ انہیں دیکھ کر اسی طرف آگیا تھا۔

"انکل۔۔آپ کو محض پندرہ منٹ کی ملاقات کا وقت دیا جائے گا۔۔ٹھیک ہے ناں۔۔؟" اس کے استفسار پر انہوں نے سر اثبات میں ہلایا تو وہ انہیں اپنے ساتھ لیے کئ راہداریوں میں آنکلا۔ راہداری کے ایک سرے پر ایک کمرہ موجود تھا۔مجرمان اور ملزمان سے پراسیکیوٹرز، وکلاء اور پروفائلرز اسی کمرے میں ملاقات کیا کرتے تھے۔ارمان انہیں دروازے تک چھوڑ کر جاچکا تھا۔ انہوں نے گہرا سانس لیا اور پھر آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔۔

سفید جھولتے بلب تلے شگفتہ سفید چہرہ لیے براجمان تھی۔آنے والے کو ایک نظر دیکھا اور پھر ساکت ہوگئ۔حنیفہ آگے بڑھ آئے۔۔پھر کرسی کھینچ بیٹھے۔۔انکی آنکھیں زخمی تھیں۔سیلینہ کے ساتھ پے در پے ہوئے واقعات نے انہیں حساس کردیا تھا۔

"میری بیٹی کو مجھ سے جدا کرنے کے بعد یہ حفاظت کی ہے تم نے اسکی۔۔؟ اسکے پیچھے لان شارکس کو بھیج دیا۔۔؟ ایک لمحے کے لیے بھی نہیں سوچا کہ لان شارکس انسانوں کا کیا حال کرتے ہیں۔۔؟" ان کی زخمی سی آواز ابھری تھی۔شگفتہ اگلے ہی پل بے ساختہ اٹھ کھڑی ہوئ تھی۔اسکا چہرہ اب کہ سفید ہونے کے ساتھ ساتھ مردہ محسوس ہورہا تھا۔ہتھکڑی لگے ہونے کے باعث اس کے دونوں ہاتھ قید تھے۔۔

"میں نے۔۔میں نے لان شارکس کو اس کے پیچھے نہیں بھیجا تھا۔۔"حنیفہ اسکی بات پر بغور اسکا چہرہ دیکھنے لگے تھے۔انہیں جیسے اسکی کسی بات پر یقین نہیں تھا۔اسی پل مُعید نے ماریہ کے آفس کا دروازہ دھکیلا تھا۔وہ جو شیشے کی کھڑکی کے سامنے ایستادہ تھی، لمحے بھر کو مڑی۔مُعید کی چُبھتی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سی بھوری آنکھیں اسے اپنے اندر اترتی محسوس ہورہی تھیں۔۔وہ اگلے ہی پل آگے بڑھا اور اسے گردن سے تھام کر دیوار سے لگایا۔۔

"کیا بکواس ہے یہ۔۔؟ اگر تم نے انہیں اسکا پتہ نہیں دیا تھا تو وہ اس تک کیسے پہنچے؟" وہ غرا کر آگے جھکے تھے۔شگفتہ کے جسم سے خون کا آخری قطرہ تک نچڑ گیا تھا۔وہ بے یقینی سے ان کے مقابل آبیٹھی تھی۔

"خدا گواہ ہے، حنیفہ۔۔میں نے انہیں اپنی بیٹی کا پتہ نہیں دیا تھا۔۔"

مُعید کے ہاتھ کی گرفت اسکی نازک گردن پر بہت گہری تھی۔۔بے ساختہ ہی اسے کھانسی آئی۔۔

"کیوں بھیجا تھا تم نے لان شارکس کو اسکے پیچھے۔۔؟ انہیں مارنے کا حکم کیوں دیا تھا تم نے۔۔؟"

وہ سرد سی دھیمی آواز میں غرایا تھا۔ماریہ کے چہرے کا رنگ سفید پڑتا جارہا تھا۔۔پھر وہ یکدم ہنس دی۔۔دونوں ہاتھوں سے معید کی سفید انگلیاں اپنے حلق سے ہٹانے کی کوشش بھی کی۔۔لیکن اسکی گرفت بہت سخت تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اسکی موت میرے ہاتھوں لکھی ہے، معید۔۔تم میرا۔۔کچھ نہیں کرسکتے۔۔"اگلے ہی پل معید نے اسکی گردن چھوڑی تو وہ کھانستی ہوئی آگے جھکی۔پھر ہنس کر سیدھی ہوئی۔۔

"نرم مزاج رکھنے والا شفیق ماہرِ نفسیات۔۔!مائی فٹ۔۔!"وہ یکدم آگے بڑھی تھی۔پھر اسکے مقابل آئی۔۔اسکی آنکھوں میں جھانکی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اگر اس ماہرِ نفسیات کی تباہ حال ذہنی حالت لوگوں کے سامنے آگئ تو جانتے ہو وہ کیا کریں گے۔۔؟" وہ سپاٹ

چہرہ لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تمہارے سائیکو پیتھ ہونے سے مجھے کوئ فرق نہیں پڑتا۔۔لیکن سوچو۔۔تمہارے مریضوں کو کتنا فرق پڑے گا۔۔؟" بلی جیسی شیطانی آنکھیں تھیں اسکی۔مُعید کی سفید پیشانی پر کئ لکیریں ابھرنے لگی تھیں۔

"سیلینہ کا پیچھا چھوڑ دو۔"

"ثابت ہوتا ہے کہ صرف میں ہی اسکے پیچھے نہیں۔تمہارے اور میرے جیسے کئ لوگ اسکے پیچھے ہیں۔وہ دن دور نہیں جب اسکی بھی لاش باقی ایکٹریس کی طرح پنکھے سے جھولتی ہوئ ملے گی۔

"میں محض اس دن کے انتظار میں اب تک زندہ ہوں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میرا دماغ مزید مت خراب کرو اور سیلینہ کا پیچھا چھوڑ دو۔اگلی دفعہ صرف تمہاری گردن پکڑنے پر راضی نہیں ہونگا میں۔سیلینہ سے پہلے تم پنکھے سے جھولتی ہوئ ملوگی۔۔یاد رکھنا۔۔"اسکی آنکھیں ہر جذبے سے خالی تھیں۔۔خوفناک آنکھیں۔۔سائیکو پیتھ کی آنکھیں۔۔وہ باہر کی جانب بڑھا تو ماریہ نے سر جھٹکا۔اسے کوئ فرق نہیں پڑا تھا۔۔

دوسری جانب حنیفہ اس کمرے سے بہت الجھ کر باہر نکل رہے تھے۔سامنے ہی انہیں یاسر اپنی جانب بڑھتا ہوا نظر آگیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا بات ہوئی۔۔؟"

"وہ لان شارکس اس نے نہیں بھیجے تھے۔۔"اسکی آنکھیں سکڑی تھیں۔۔

"کیا مطلب۔۔؟"

"ماریہ حسن۔۔اس نے بھیجا تھا ان لوگوں کو وہاں۔۔"ایک لمحہ لگا تھا انہیں سمجھنے میں۔

"یہ لڑکی آخر میری بیٹی سے چاہتی کیا ہے۔۔؟" وہ زچ ہوگۓ تھے۔یاسر نے انہیں دھیرج رکھنے کا اشارہ کیا۔پھر انہیں لیے باہر کی جانب بڑھ آیا۔

"سیلینہ کیسی ہے۔۔؟"

اس نے سر اثبات میں ہلایا۔۔

"محفوظ ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جانے یہ کیسی بے بسی ہے کہ میں اپنی بیٹی سے بات تک نہیں کرسکتا۔ایک دفعہ مل تک نہیں سکتا میں اس سے۔یاسر میں اسکا چہرہ دیکھنے کے لیے ترس گیا ہوں۔۔"انکی آنکھوں میں تیرتی نمی دیکھ کر اس نے نظروں کا رخ بدل لیا تھا۔

"اگلے کئ دنوں تک کیس کو آگے نہیں بڑھایا جاسکتا۔فی الحال گرفتاریوں کی وجہ سے ٹریفک خاصہ بڑھ گیا ہے۔ہمیں ایک ہفتہ انتظار کرنا ہے۔۔ہوسکتا ہے اس سے بھی زیادہ وقت لگ جائے۔۔" انہوں نے سمجھ کر سر ہلایا تھا۔سیلینہ کی فکر انہیں ہر آن کھائے جارہی تھی۔یاسر نے انکا سُتا ہوا چہرہ دیکھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"چِیف۔۔"اسکے پکارنے پر وہ اسکی جانب دیکھنے لگے تھے۔۔

"سب ٹھیک ہوجائے گا۔میں سب ٹھیک کردونگا۔"اور یہاں وہ لمحے بھر کو ڈھیلے پڑ گ ئے تھے۔

"مجھے یقین ہے تم ایسا ہی کروگے۔۔سردار سر کیسے ہیں۔۔؟"

"ہوں۔۔بہتر ہیں۔آپکی بیٹی کے فین ہیں۔فی الحال تو خوب خاطر مدارت میں مصروف ہونگے۔ اسے دنیا جہان کے کھانے کھلانا چاہیں گے۔اسے اپنی کھیتیں دکھائیں گے۔ اپنی ہر پسندیدہ کتاب اور شاعر سے متعارف کروائیں گے۔۔کم از کم ایک ہفتے کے لیے میرے کان تو سکون سے رہیں گے۔۔"وہ اسکی بات پر ہنس پڑے تھے۔

"میری بیٹی ہے ہی اتنی پیاری۔۔اس سے خواہ مخواہ ہی محبت ہوجاتی ہے۔"انہوں نے کہا تو یاسر نے انہیں بے یقین نگاہوں سے دیکھا۔۔

"یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپکی بیٹی کے لیے مجھے کیا کیا کرنا پڑ رہا ہے، آپ میرے سامنے ایسی بات کیسے کہہ سکتے ہیں۔۔؟" وہ ہنس رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایسی شکل کیوں بناتے ہو۔۔؟"

"کیسی۔۔؟"

"ایسی۔۔مسکینوں والی۔۔آگے والے کو تمہاری جسامت اور شکل کے درمیان تضاد دیکھ کر ہنسی آجاتی ہے۔"یہاں وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بس اسی تضاد کے باعث کسی کو سمجھ نہیں آتا کہ مجھ پر بھی ظلم کیا جاسکتا ہے۔۔"انہوں نے اسے حیران نظروں سے دیکھا تھا۔

"تم پر کوئی ظلم کرسکتا ہے کیا۔۔؟"

"کرتے ہیں کچھ لوگ۔۔ آپکو کیا پتہ۔۔"وہ دونوں باتیں کرتے اپنی اپنی کار کی جانب بڑھ رہے تھے۔پھر وہ ایجنسی چلے آئے۔ساحر اور وہ پروفائلرز کی رپورٹ پڑھ کر کیسس کو جج کرتے رہے۔ رات گہری ہونے لگی تو وہ دونوں اپنے کیبنز سے اٹھ آئے۔حنیفہ بھی اسی پہر اپنے آفس سے باہر نکل رہے تھے۔جب وہ پارکنگ ایریا میں اپنی کار کا دروازہ کھولنے لگے تو یکدم ٹھہر گئے۔۔یاسر اپنی کار ان کے ساتھ لا کر کھڑا ہوگیا تھا۔انہوں نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

"بیٹھیں اندر۔۔"اس نے کہا تو وہ دروازہ کھول کر اندر آ بیٹھے۔وہ کار آگے بڑھا لے گیا تھا۔۔

"کہاں۔۔؟"

"ٹھیک ہے کہ میں آپکے رشتے چھپانے جیسے فیصلے کو سخت ناپسند کرتا ہوں۔یہ بھی کہ میں ایجنسی میں اپنی سنگدلی کی وجہ سے مشہور سمجھا جاتا ہوں۔یہ بھی کہ میں ایک عدد بدلحاظ انسان ہوں لیکن یہ سب ہونے کے باوجود بھی میں آپکو آپکی بیٹی سے ایک دفعہ تو ملواسکتا ہوں۔۔"اسکی تمہید پر وہ لمحہ بھر کے لیے حیران ہوئے تھے۔۔

"ڈونٹ ٹیل می کہ تم مجھے اپنے دادا کے گھر لے کر جارہے ہو۔۔؟" انہوں نے سوالیہ سا ابرو اٹھایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"واؤ۔۔یہ تو آپکو پہلے سے پتہ ہے۔اچھا ہوا۔۔میری توانائ بچ گئ۔۔"

"یاسر۔۔!کیا کررہے ہو یہ تم۔۔؟"

"اپنے بابا کے دوست کی تھوڑی سی مدد کررہا ہوں۔کیوں۔۔کیا آپ وہی نہیں ہیں جنھوں نے میری ماں کے لیے انڈسٹری میں بہت سی راہیں ہموار کی تھیں۔۔؟ وہ بھی میرے بابا کے کہنے پر۔۔؟" اور حنیفہ مظہر کو اس پورے عرصے میں کبھی کسی بات نے اتنا حیران نہیں کیا تھا۔وہ آنکھیں پھیلائے حیرت سے اسکا چہرہ دیکھ رہے تھے۔وہ اثر لیے بغیر ڈرائیو کررہا تھا۔۔

"تمہیں کیسے۔۔؟"

"میں جانتا ہوں، چیف۔۔میں سب جانتا ہوں۔بابا ماں کو پسند نہیں کرتے تھے۔۔لیکن وہ ان کے بارے میں فکر مند ہونا نہیں چھوڑ سکے تھے۔اتنے احسانات کے بعد اتنا تو میں آپکے لیے کر ہی سکتا ہوں۔گو کہ میں آپکے بہت سے فیصلوں کو بالکل بھی پسند نہیں کرتا۔۔"اور یہاں وہ بے بسی سے ہنس دیے تھے۔یاسر کا طریقہ انہیں کبھی سمجھ نہیں آیا تھا۔وہ ظلم کرتا تھا یا ظلم سے بچاتا تھا۔۔؟ وہ اسکے انداز کو کبھی سمجھ نہیں پاتے تھے۔۔

ڈرائیو کے بعد وہ سردر کے سفید محل تک پہنچ گ‍ئے۔ابھی وہ داخلی دروازے سے اندر داخل ہی ہوئے تھے کہ لاؤنج سے خوش گپیوں کی آوازوں پر ٹھہر گ‍ئے۔۔ایک صوفے پر سائرہ براجمان تھی۔اسکے مقابل صوفے پر سردار کے ساتھ ارمان بیٹھا تھا۔وہ اسکے ساتھ کیسس کے متعلق بات کرنے آیا تھا۔اس نے نظریں گھما کر سیلینہ کو تلاش کرنا چاہا۔۔لیکن وہ کہیں نظر نہیں آئ۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ دونوں آگے بڑھ آئے تھے۔یکدم ہی گھر میں خوشی کی لہر سی دوڑ اٹھی۔میثم بھاگ کر سب کے لیے لوازمات لارہا تھا۔بہت دنوں بعد دادا کا لاؤنج بھرا بھرا سا لگ رہا تھا۔ وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"انکل سیلینہ نظر نہیں آرہی۔۔؟"

سائرہ نے پوچھا تو دادا مسکرائے۔۔آج وہ بہت خوش تھے۔۔

"برابر میں گئ ہوئ ہے۔ہمارے پڑوس میں لڑکی کی شادی ہے۔وہاں پر سب لڑکیوں نے ڈھولکی رکھی ہے۔۔اسے بھی بلا لیا۔۔"سائرہ مسکرائ تھی اور ارمان اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔دادا اب حنیفہ سے محوِ گفتگو تھے۔اسی پل داخلی دروازے سے کوئ کھلکھلا کر ہنستا ہوا داخل ہوا۔۔ان سب نے گردنیں پھیر کر اس جانب دیکھا تھا۔۔

وہ سیلینہ تھی۔۔

فرزانہ کے دیے گۓ کپڑوں میں سے ایک نیا گلابی رنگ کا لباس زیب تن کیے۔ بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑے، کانوں میں جھمکے پہنے اور دونوں ہتھیلیوں پر مہندی لگاۓ وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔یاسر اسی وقت کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔اسے اپنی جانب آتے دیکھ کر ٹھہر گیا۔۔وہ مسکراتی ہوئ اسی کی جانب آرہی تھی۔اس نے لاؤنج میں براجمان کسی کو نہیں دیکھا تھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یاسر۔۔دیکھو۔۔میری مہندی کتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔اچھی لگ رہی ہے ناں۔۔؟" اس نے دونوں ہتھیلیاں اسکے سامنے کر کے دکھائیں۔لاؤنج میں بیٹھا ہر فرد ان دونوں کی جانب دیکھ رہا تھا۔یاسر کے رخسار بے ساختہ ہی گلابی ہوئے تھے۔۔

"دیکھو کتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ میرے ہاتھوں پر بھی مہندی پیاری لگ سکتی ہے۔اچھا تمہیں پتہ ہے لڑکی نے مجھ سے پوچھا کہ آپکی مہندی میں کس کا نام چھپاؤں۔۔میں نے تمہارا نام دے دیا۔۔اب بتاؤ ڈھونڈ کر کہ تمہارا نام کہاں ہے۔۔"اس نے دونوں ہتھیلیاں اسکے سامنے بچھائیں۔لیکن یاسر کا چہرہ دیکھ کر چونکی۔۔کسی انہونی کا احساس تھا یا کیا۔۔اس نے لمحے بھر کو چہرہ پھیر کر دیکھا۔لاؤنج پر نگاہ پڑتے ہی اسے لگا کسی نے اسکے اوپر سے ٹرین گزار دی ہے۔۔

سائرہ بمشکل اپنی ہنسی قابو کر رہی تھی۔دادا اور حنیفہ آنکھیں کھولے ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔ارمان دل کھول کر ہنس رہا تھا اور یاسر۔۔وہ ساکت ہوگیا تھا۔اس نے ایک نگاہ سیلینہ کے چہرے پر ڈالی۔۔وہ گہرا سرخ ہورہا تھا۔اس حالت میں بھی اسے بے ساختہ ہی ہنسی آئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"لاؤ۔۔نام ڈھونڈوں اپنا۔۔"اس نے کہا تو لاؤنج سے بے ساختہ قہقہے ابھرے۔سیلینہ نے ایک بے یقین نگاہ ڈالی تھی اس پر۔اور اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھ پاتا وہ اسکے ساتھ سے نکل کر اوپر بھاگ گئی تھی۔وہ چہرہ پھیرے اسے دیکھ رہا تھا۔

پیچھے کہیں اس نے سوچ لیا تھا کہ مہندی واقعی اسکے ہاتھوں پر بہت حسین لگ رہی تھی۔اور اس خیال کے آتے ہی وہ بے ساختہ چونکا تھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَيْكُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ----

وہ چھت پر بھاگ کر چلی آئی تھی۔اسے اپنے بھاگنے پر خود بھی حیرت ہورہی تھی۔ وہ شرماتی نہیں تھی۔نہ یوں شرما کر کبھی بھاگی تھی۔یاسر نے اسکے پیچھے چھت کا دروازہ کھولا۔وہ دیوار کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔ چھت پر کئی سنہرے قمقمے روشن تھے۔چھوٹی دیوار کے ساتھ کئی پودے رکھے ہوئے تھے۔سامنے فرزانہ کا سجا ہوا گھر نظر آرہا تھا۔ربیعہ کی شادی کل تھی۔ آج انکے گھر میں خوب گہما گہمی تھی۔سرسوں کے خوبصورت کھیتوں پر سنہری قمقموں سے سجا ان کا گھر بہت اچھا لگ رہا تھا۔

اس نے قدموں کی چاپ محسوس کر کے بھی چہرہ اس جانب نہیں پھیرا تھا۔یاسر اس سے ذرا فاصلے پر آکھڑا ہوا تھا۔دیوار سے اپنی پشت ٹکائے۔۔سامنے سجے گھر کو دیکھتا ہوا۔

"نام تو ڈھونڈنے ہی نہیں دیا تم نے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زخموں پر نمک چھڑکنے میں اگر کسی کو مہارت حاصل تھی تو وہ تھا یاسر عالم۔سیدھے لہجے میں بغیر کسی شرمندگی کے کہا تو سیلینہ نے اسکی جانب دیکھا۔

"بتا نہیں سکتے تھے کہ سب لاؤنج میں بیٹھے ہیں۔۔"

"تم نے بتانے کا موقع ہی نہیں دیا۔تمہیں تو اپنی مہندی دکھانے کی اتنی جلدی تھی۔"

"سب کیا سوچتے ہونگے میرے بارے میں اف۔۔دادا بھی تھے۔چیف انکل بھی۔کتنی بری بات ہے۔"اس نے لمحے بھر کو چہرہ اسکی جانب پھیر کر دیکھا تھا۔اسکی ہتھیلیوں پر مہندی اب تک گیلی تھی۔

"کیا سوچیں گے زیادہ سے زیادہ۔۔؟" ہاتھ باندھ کر سکون سے پوچھا تھا۔سیلینہ نے اسکی جانب تیز نظروں سے دیکھا۔

"سوچتے ہونگے کتنی بے شرم لڑکی ہے۔کسی لڑکے کا نام اپنی مہندی میں چھپا کر سب کے سامنے اسے ڈھونڈنے کے لیے بھی کہہ رہی ہے۔۔"

www.urdunovelbank.com

"یہ تو پہلی دفعہ اپنے ہاتھ پر میرا نام لکھوانے سے پہلے سوچنا چاہیئے تھا ناں۔۔ویسے کیا سوچ کر تم نے میرا نام اس لڑکی کو بتایا تھا۔۔؟" وہ واقعتا جاننا چاہتا تھا۔سیلینہ نے اسکی جانب چہرہ پھیرا۔

"میں نے سوچا ہی نہیں۔بس تمہارا نام ذہن میں آیا تو میں نے کہہ دیا۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ایسے ہی کام کیا کرو عقل مندی کے۔اور کرنے سے پہلے سوچا تو بالکل بھی مت کرو۔کہیں وہ کام ٹھیک نہ ہو جائے۔"تالیاں بجانے کی کمی رہ گئ تھی بس۔اس نے منہ بنا کر گہرا سانس لیا۔پھر اسکی جانب گھومی۔

"اب میں نیچے کیسے جاؤنگی۔۔؟"

"جیسے اوپر آئ تھیں ویسے ہی نیچے بھی جاؤ گی۔۔"اسکا دل کیا اپنے مہندی والے ہاتھ اسکے اوپر مل دے۔بدتمیز۔۔ذرا جو اسکے زخموں پر مرہم رکھنا جانتا ہو۔

"میں ایسے نہیں جاسکتی۔مجھے بہت عجیب لگ رہا ہے۔اور تم۔۔تم کیا کہہ رہے تھے۔۔؟ لاؤ نام ڈھونڈوں۔۔"دانت پیس کر پوچھا تھا۔یاسر کے ابرو حیرت سے اوپر کو اٹھ گئے تھے۔

"تم نے ہی تو کہا تھا کہ اپنا نام ڈھونڈو۔۔میں تو بس حکم کی پیروی کررہا تھا۔"

"بالکل۔۔جیسے تم تو میرے ہر حکم کی پیروی کرتے رہتے ہوناں۔۔ایک بات بھی طریقے سے مان لو تو غنیمت ہوتی ہے۔"اس نے بگڑے چہرے کے ساتھ اسے دیکھا تھا۔اسکے لیے کیا کیا خواری کرتا رہا تھا وہ۔۔اور ایک یہ عقل مند ایکٹریس تھی کہ اسکے کسی احسان کو ماننے پر راضی نہیں تھی۔

"تم رہو اپنی مہندی کے ساتھ یہیں۔۔میں نیچے جارہا ہوں۔۔"لیکن وہ اسے بے ساختہ ہی آواز دے کر روک چکی تھی۔وہ اگلے ہی پل ٹھہر گیا تھا۔ہلکا سا چہرہ پھیر کر اسے دیکھا۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"دیکھو میرے ہتھیلیوں پر مہندی لگی ہے اور یہ دوپٹہ میرے ہاتھوں پر آگے آگرا ہے۔پلیز اسے میرے کندھے پر پیچھے ٹھیک سے ڈال دو۔"وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔پھر اسکی جانب اپنا سراپا پھیرا۔

"نہیں۔۔میں تو کوئی پیروی نہیں کرتا ناں۔۔"وہ بے ساختہ ہی دو قدم چل کر قریب آئی تھی۔اسے مدد طلب نظروں سے دیکھا۔کچھ تھا اسکی شہد رنگ آنکھوں میں کہ وہ لمحے بھر کو ٹھہر سا گیا تھا۔مہندی لگے ہاتھوں سے پریشان کرتے بالوں کو بمشکل پیچھے کرتی وہ لمحے بھر کے لیے اسے میسمرایز کرگئی تھی۔اسے سمجھ نہیں آیا کہ اسکے کھلے بال زیادہ خوبصورت تھے یا مہندی سے سجی اسکی ہتھیلیاں۔۔یا پھر ان دونوں چیزوں سے الجھتی وہ خود۔۔؟

"دوپٹہ۔۔"اس نے کہا تو وہ یکدم چونکا۔میکانکی انداز میں ہاتھ آگے بڑھا کر اسکا دوپٹہ ہاتھوں سے اٹھا کر کندھوں پر ڈالا۔وہ اب اسے ہی دیکھ رہی تھی۔پھر مسکرائی۔۔ویسے ہی جیسے ایک انسان کو دوسرے سے اپنا کام کروانے کے لیے مسکرانا پڑتا ہے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اچھا کیا تم میرے جھمکے کو بالوں سے الگ کرسکتے ہو۔۔؟ پلیز یہ بالوں میں الجھ گیا ہے اور اب الگ ہو کر نہیں دے رہا۔"یہ لڑکی آخر کیوں اسکا امتحان لینے پر تلی ہوئی تھی۔۔؟پہلے مہندی پھر دوپٹہ اور اب جھمکا۔۔اس نے گہرا سانس لے کر لمحے بھر کو اپنے منتشر ہوتے حواس مجتمع کیے تھے۔پھر ہاتھ آگے بڑھایا۔اسکے سفید جھمکے میں شہد رنگ بال الجھ گئے تھے۔ان بالوں کے ساتھ جانے یاسر کے اندر کیا کیا الجھ گیا تھا۔اس نے جلدی سے بال جھمکے سے علیحدہ کیے اور اس سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

پہلے کہ وہ اسے مزید کسی کام کا کہہ دیتی وہ تیزی سے زینوں کی جانب بڑھ گیا تھا۔وہ بھی اسکے پیچھے ہی آرہی تھی۔

نیچے لاؤنج میں اب تک خوش گپیاں ہورہی تھیں۔یاسر آگے بڑھ کر حنیفہ کے ساتھ جا بیٹھا تھا۔وہ بھی گلابی چہرہ لیے آگے بڑھ آئی تھی۔صد شکر کہ کسی نے مہندی والی بات دہرائی نہیں تھی۔کچھ پل بعد وہ اور سائرہ اٹھ کر کچن میں چلی آئی تھیں۔میثم کے ساتھ ٹرالی میں لوازمات سجانے کے لیے۔۔میثم جونہی ٹرالی لے کر باہر کی جانب بڑھا تو سائرہ نے اسے کہنی سے کھینچ کر پیچھے کیا۔

"یہ مہندی کا کیا سین ہے۔۔؟ اور اس مہندی میں یاسر کے نام کا کیا سین ہے۔۔؟"

اس نے گہرا سانس لے کر اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کروایا تھا۔

"کوئی سین نہیں ہے بابا۔۔مہندی والی لڑکی نے مجھ سے کسی لڑکے کا نام پوچھا۔مجھے اس وقت محض یاسر کا نام یاد آیا تو میں نے بتادیا۔"سائرہ اسے مشکوک نظروں سے تک رہی تھی۔پھر مسکرا کر اسے گلے لگایا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کتنا پریشان ہوگئ تھی میں تمہارے لیے۔۔اور تم یہاں یاسر کے نام کی مہندیاں لگا رہی ہو۔۔"وہ اسکی چوٹ پر ہنس دی تھی۔پھر اسکے ساتھ ہی باہر چلی آئی۔لاؤنج میں ایک ہی صوفے پر آبیٹھیں۔۔

"یاسر ایجنسی میں ٹھیک سے کام کرتا ہے ناں۔۔؟" سردار کے پوچھنے پر حنیفہ نے مسکراہٹ دبا کر ایک نظر یاسر پر ڈالی تھی۔وہ لاپرواہی سے بیٹھا موبائل پر جھکا ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بس تھوڑا کڑوا ہے۔۔باقی کام تو بہت اچھا کرتا ہے۔۔"

سردار نے سر ہلایا تھا۔یاسر کے کڑوا ہونے کے قصے آخر کہاں مشہور نہیں تھے۔۔؟

"اچھا یاسر کو اتوار کے ساتھ مزید ایک دن کی چھٹی بھی چاہیئے۔۔"اور اب اس لاپرواہی سے موبائل پر جھکے لڑکے نے بے ساختہ چہرہ اٹھا کر سردار کی جانب دیکھا تھا۔

"مجھے ایک دن کی مزید چھٹی کیوں چاہیے،دادا۔۔؟" لاؤنج میں دبی دبی سی ہنسی ابھری تھی۔سردار نے گویا اسے سنا ہی نہیں تھا۔وہ حنیفہ کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"مل جائے گی ،سر۔۔کوئی مسئلہ نہیں۔یاسر نے اپنے کیریئر میں بمشکل ہی چھٹی لی ہوگی۔اسی لیے ایک دن کی چھٹی تو آرام سے مل جائے گی۔۔"حنیفہ تو تھے ہی دادا کی طرف۔۔اس نے گہرا سانس لے کر دوبارہ اپنا سر موبائل پر جھکا لینے ہی میں عافیت جانی تھی۔جانے دادا اسکی شادی پر کیا کرنے والے تھے؟ کہیں اسکی جاب ہی نہ چھڑوا دیں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سیلینہ آپکو زیادہ زخم تو نہیں آئے تھے۔۔؟" حنیفہ کے پوچھنے پر یاسر نے بے ساختہ سر اٹھا کر سیلینہ کی جانب دیکھا تھا۔دادا بھی بغور اسکا چہرہ جانچ رہے تھے۔وہ اپنے باپ کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی انہیں

اندازہ ہوگیا تھا۔وہ لمحے بھر کو تشکر سے مسکرائی۔پھر یاسر کی جانب انہی شکر گزار آنکھوں سے دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"نہیں انکل۔۔یاسر اور ساحر نے بروقت پہنچ کر معاملات سنبھال لیے تھے۔نہیں تو وہاں سے میرا سہی سلامت نکلنا ناممکن تھا۔۔"سب نے ایک ساتھ ہی گہری سانس لی تھی۔

"آپ کو یہاں لانے کا فیصلہ بہت اچھا تھا۔اب آپ ایٹ لیسٹ ایک ہفتہ تو سکون سے گزار سکتی ہیں۔۔"اس نے سر ہلا کر سردار کو دیکھا تھا۔وہ ان کی مہمان نوازی اور بلند اخلاق کا بدلہ ساری زندگی ادا نہیں کر سکتی تھی۔اگلے ہی پل چائے کا دور چلا اور پھر سب لاؤنج سے چھٹ گئے۔ارمان اور یاسر اسٹڈی کی جانب بڑھ گئے تھے۔سائرہ اور سیلینہ ،اسکے عارضی کمرے میں چلی آئی تھیں۔ سردار اور حنیفہ اٹھ کر باہر سبزہ زار پر آ بیٹھے تھے۔سبزہ زار پر گھاس کی سوندھی سی مہک پھیلی ہوئی تھی۔حنیفہ اداس آنکھیں لیے گھاس کے قطعوں کو تک رہے تھے۔سردار نے ایک نگاہ ان پر ڈالی۔۔

"سیلینہ کو بتایا نہیں تم نے۔۔؟" ان کی نرم آواز ابھری تھی۔حنیفہ نے بھاری ہوتے حلق کے ساتھ سر نفی میں ہلایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہمت ہی نہیں ہو سکی،سر۔۔لگتا ہے ساری زندگی ہمت نہیں کر پاؤنگا۔۔"انکی آواز میں گہری اداسی عود آئی تھی۔چند پل سردار خاموش سے ہو گئے تھے۔

"ہمت تو کرنی پڑے گی ناں۔۔وہ بچی اپنے باپ کے سائے کے لیے ساری زندگی تڑپتی آئی ہے۔ تم اب بھی بزدلی کا ہاتھ تھامے رہ کر اسے مزید مایوس کر رہے ہو۔اسے کیا۔۔ایسے تو تم خود کو بھی بہت مایوس کر رہے ہو۔اب تم اتنے بارسوخ اور طاقتور ہو کہ اسے سہارہ دے سکو۔ایسے میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خود کو اتنی پیاری بیٹی سے محروم رکھنا سراسر زیادتی ہوگی،مظہر۔۔"انکی آواز میں بہت محبت تھی۔ حنیفہ مظہر کو اپنا دل پگھلتا محسوس ہورہا تھا۔

"یہی تو غم ہے،سر۔۔جب اسے میری سب سے زیادہ ضرورت تھی تب میں اسکی زندگی میں موجود نہیں تھا۔اب جب وہ حالات سے خود مقابلہ کرنے کے قابل ہوگئ ہے تو میں خود میں اتنی ہمت نہیں پاتا کہ اسے بتادوں۔۔وہ اگر پوچھ لے گی کہ میں اتنے سال کہاں تھا تو میں کیا جواب دونگا۔۔؟ میرے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں ہے۔۔"

سردار انکے دکھ کو سمجھتے تھے۔اسی لیے وہ مزید اصرار کر کے انہیں شرمندہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔

"تمہاری ساری باتیں ٹھیک ہے، مظہر۔۔لیکن اپنی کوتاہی کا سوگ مناتے ہوئے تم سیلینہ جیسی رحمت سے محروم ہوتے جارہے ہو۔مجھے یقین ہے وہ تمہیں معاف کردے گی۔اسکا دل بغض رکھنے جیسی ہر چیز سے پاک ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا آپکو واقعی لگتا ہے وہ مجھے معاف کردے گی۔۔؟"

ایک یقین دہانی۔۔ایک جواب۔۔

سردار نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا تھا۔انہیں یقین تھا کہ سیلینہ زیادہ دیر تک اپنے باپ سے ناراض نہیں رہ پائے گی۔

پتھریلی روش پر اندر کی جانب قدم رکھا جاتا تو لکڑی کا ٹھنڈا سا محل موجود تھا۔زینوں کے اس پار سیلینہ اور سائرہ کمرے میں لگے بیڈ پر براجمان تھیں۔وہ اسے ساتھ لائے کپڑے اور جیولری دکھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رہی تھی۔میک اپ کا ضروری سامان بھی ساتھ ہی موجود تھا۔سیلینہ کو کپڑے خاصے اچھے لگے تھے۔روایتی سے۔۔دوپٹے والے کپڑے۔جو اس نے عرصہ ہوا پہننے چھوڑ دیئے تھے۔وہ انہیں پہننے کے لیے بہت پرجوش تھی۔سائرہ نے اسکا چہرہ لمحے بھر کو دیکھا۔۔پھر درمیان سے سامان ہٹا کر اسکے مہندی رچے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا۔

"تم ٹھیک ہو۔۔؟" وہ اسکا اشارہ سمجھتی تھی۔اسی لیے ہلکی سی اداس مسکراہٹ کے ساتھ سر اثبات میں ہلایا۔

"تم بتاؤ۔۔کیا میرے پاس ٹھیک ہونے کے علاوہ کوئی راستہ ہے۔ایکٹریس کے پاس مسکرا کر نظرانداز کرنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہوتا،سائرہ۔یہ تو عام لوگ ہوتے ہیں جو ہر طرح کا ردعمل دینا افورڈ کرسکتے ہیں۔ہمیں تو مرتے دم تک مسکرانا ہوتا ہے۔"

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ آنٹی اس حد تک بھی گرسکتی ہیں۔انہوں نے لان شارکس کو تمہارا پتہ دیتے ہوئے ایک لمحے کے لیے بھی نہیں سوچا۔؟کتنی عجیب بات ہے یہ۔۔"اس نے گہرا سانس لیا تھا۔اسکی زندگی میں سب کچھ ہی بہت عجیب تھا۔اس نے موبائل نگاہوں کے سامنے کیا۔وہاں عمر کی چند کالز موجود تھیں۔

"لیکن اس عجیب زندگی میں بھی میرے پاس اتنے اچھے لوگ ہیں کہ اگر میں ناشکری کرونگی تو معاف نہیں کی جاؤنگی۔دیکھو ناں۔۔تم ہو میرے ساتھ۔چیف میرا اتنا خیال رکھتے ہیں کہ انہوں نے میرے حالات کو دیکھتے ہوئے اپنی طرف سے مجھے باڈی گارڈز اسائین کیے ہیں۔حالانکہ ساحر اور یاسر جیسے گارڈز کو ہائیر کرنے کی حیثیت نہیں تھی میری۔پھر یاسر اور ساحر میرا کتنا خیال رکھتے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

ہیں۔میری فیملی مجھے پسند نہیں کرتی لیکن عمر میرے لیے کبھی پریشان ہونا نہیں چھوڑ سکا۔اور دادا۔۔وہ اتنے رحمدل اور شفیق ہیں کہ میرے زندگی سے ہر گلے دور ہوگئے ہیں۔جس کی زندگی میں اتنے سارے لوگ اسکا خیال رکھنے کے لیے ہوں۔۔وہ اگر ٹھیک نہیں ہوگی تو پھر کون ہوگا۔۔؟"

سائرہ اسے چندپل دیکھتی رہی تھی۔وہ اتنی منفی زندگی میں آخر اتنے مثبت پہلو کہاں سے ڈھونڈ لاتی تھی بھلا؟

"اور میں جانتی ہوں کہ یہ سب لوگ میری زندگی میں عارضی ہیں۔یاسر، ساحر، دادا، چیف، تم۔۔ تم لوگوں سے میرے خون کے رشتے نہیں ہیں لیکن میں فی الحال ایسی کوئی بات نہیں سوچنا چاہتی۔میں اس بارے میں سوچ کر اپنا آج تلخ نہیں کرنا چاہتی۔میرا کل بہت تلخ تھا۔۔اور آنے والا کل اس سے بھی زیادہ تلخ ہوگا میں جانتی ہوں۔۔لیکن میں اس آنے والے دن کی اذیت اس دن میں شامل نہیں کرنا چاہتی۔میں کل کی اذیت محض کل گزارنا چاہتی ہوں۔میں وہ آج نہیں گزارنا چاہتی۔۔میں اگلے لمحے کی اذیت اس لمحے نہیں گزارنا چاہتی۔میں اس لمحے کی اذیت کو اسی لمحے گزارنا چاہتی ہوں۔جانتی ہو جب میں ہاسپٹل میں حملے کے بعد ایڈمٹ تھی۔۔تب کسی نے نیم بیہوشی کی حالت میں مجھے ایک سطر گنگنا کر سنائی تھی۔۔"وہ لمحے بھر کو ٹھہری تھی۔آنکھیں بند کر کے یاد کرنا چاہا کہ وہ کون سی سطر تھی جو اسکی سماعت میں رہ گئی تھی۔پھر اس نے آنکھیں کھولی۔ اپنے رخسار پر ہاتھ کی پشت رکھی۔۔

"کسی نے میرے انتہائی قریب آکر کہا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Be happy happy happy and seize the day of pleasure

ایک ایسی سطر جو آج کو اچھے سے گزارنے پر ابھارتی ہے۔جو مستقبل کی تاریکیوں اور ماضی کے غموں کو سالم نگل لیتی ہے۔ایک ایسی سطر جو انتہائ خوفناک طریقے سے مجھ تک پہنچائ گئ ہے۔جو مجھے اپنے ناپاک عزائم سے باور کرنے کے لیے بتائ گئ ہے۔کہ ہم اپنی خوشی کے لیے تمہاری ہر خوشی کچل سکتے ہیں۔لیکن وہ شاید میری اسپرٹ کو نہیں جانتے۔۔مجھے تاریکیوں میں امید کے جگنو ڈھونڈ لانے کے لیے مشہور سمجھا جاتا ہے۔میں اس سطر کو اپنی زندگی روشن کرنے کے لیے استعمال کررہی ہوں۔کارپ ڈائم۔۔"وہ آخر میں مسکرائ تھی۔سائرہ کی آنکھوں میں لمحے بھر کو نمی سی جگمگائ۔قدرت بھی بعض دفعہ لوگوں کو ان کی بساط سے بڑھ کر آزما لیتی ہے۔یہ وہ لڑکی تھی جسے لوگ اپنے ساتھ بٹھا کر کھانے کھلانے پر راضی نہیں ہوا کرتے تھے۔صرف اسی لیے وہ ایٹنگ ڈس آرڈر کا شکار ہوگئ تھی۔صرف اسی لیے اسے لوگوں کی بھوک اور غربت آج تک رلایا کرتی تھی۔صرف اسی لیے اس نے ایک تھکا دینے والے پیشے کو اختیار کیا تھا۔تاکہ وہ بھوک اور غربت کو کبھی بھی خود کے آس پاس بھٹکنے نہ دے سکے۔بس یہی خواہش تھی اس کی۔۔پھر بھی لوگ اسکی زندگی کو مزید جہنم کیوں بنارہے تھے۔۔؟کیا لوگوں کو اسکی بے ضرر زندگی نظر نہیں آتی تھی۔۔؟

اسکی بھیگتی آنکھیں بغور دیکھ کر وہ چونکی تھی۔۔

"تم رو رہی ہو۔۔؟" سائرہ نے ہنس کر اپنی آنکھیں رگڑی تھیں۔پھر اسے خفگی سے دیکھا۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم جب اتنی سمجھداری کی باتیں کرتی ہو تو یقین نہیں آتا۔۔جب یقین نہیں آتا تو رونا آجاتا ہے۔۔سیلینہ اور عقل مندی کی باتیں۔۔اف۔۔کتنا عجیب امتزاج ہے۔۔"اس نے اسے تکیہ دے مارا تھا۔

" وہ یاسر بھی یہی کہتا ہے۔"

"کیا کہتا ہے بھلا۔۔؟" سائرہ کہنی کے بل لیٹتے مزے سے بولی تھی۔

"وہ کہتا ہے کہ میں اتنی بیوقوف کیوں ہوں۔۔؟ حالانکہ مجھے لگتا ہے کہ میں اچھی خاصی سمجھدار لڑکی ہوں۔۔"سائرہ کی ہنسی بے ساختہ تھی۔۔

"تمہارا خود کو عقل مند سمجھنا سب سے بڑی علامت ہے تمہاری بیوقوفی کی۔۔"

"مجھے نہیں لگتا کہ میں کوشش کرنے پر اس سے زیادہ سمجھدار ہو سکتی ہوں۔۔"وہ سنجیدہ تھی۔۔

" اس سے زیادہ تمہارا سمجھدار ہونا ہم برداشت نہیں کرپائیں گے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم میری دوست ہو یا اسکی۔۔؟" اس نے تڑخ کر پوچھا تھا۔

"اسکی دوست ہوتی تو شاید تمہارا دل رکھ لیتی۔اب تمہاری دوست ہوں تو برداشت کرو میری صاف گوئی۔۔"ان کے کمرے کے عین اوپر ہی اسٹڈی موجود تھی۔یاسر اور ارمان پروفائیلرز کی رپورٹ ہاتھ میں لیے ہوئے تھے۔ایک ہی کیس پر تین چار رپورٹس آئی تھیں۔جب تک کیس شروع ہوتا وہ مزید لیڈز ڈھونڈنا چاہتے تھے۔

"امام دین کے ساتھ کیا معاملات چل رہے ہیں۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یاسر جو اسٹڈی ٹیبل کے ایک جانب کرسی پر بیٹھا تھا، لمحے بھر کو چہرہ اٹھا کر پوچھا۔ارمان ٹیبل کے کونے پر ٹکا ہوا تھا۔

"وہ کچھ نہیں کہہ رہا۔ تحقیق کرنے پر بھی چپ ہے۔میڈیکل رپورٹس سے یہی پتہ چل رہا ہے کہ وہ اپنے درست حواس میں نہیں ہے۔اسے مزید تحقیقات کا حصہ نہیں بنایا جاسکتا۔"اس نے سر ہلایا تھا۔

"ماریہ نے انتخاب ہی ایسے شخص کا کیا جو وقت آنے پر منہ کھولنا بھی چاہے تو نہیں کھول سکے۔" ارمان کے کہنے پر اس نے سر ہلا کر تائید کی تھی۔

"یہ امیر عورتوں کے پاس اتنا شیطانی دماغ آتا کہاں سے ہے؟" اسکے پوچھنے پر یاسر نے ورق گردانی کرتے ہوئے چہرہ اٹھایا تھا۔

"یہ اپنی چھوٹی سی عمر میں اتنی سیاستیں دیکھ چکی ہوتی ہیں کہ اپنا کوئی بھی معاملہ بغیر بد نیتی کے حل کرنا ان کے لیے ایک کٹھن مرحلہ ہوتا ہے۔"اسکا جواب قابل قبول تھا۔ارمان نے چہرہ اسکی جانب پھیرا۔۔

"اس سائیکاٹرسٹ کو کیسے پتہ چلا کہ قاتل ڈپریشن کا مریض ہے۔۔؟"اسکا ورق گردانی کرتا ہاتھ لمحے بھر کو ٹھہرا تھا۔معید کی گہری بھوری آنکھیں اسے بے اختیار یاد آئی تھیں۔

"میں نہیں جانتا کہ اسے کیسے پتہ چلا لیکن اسے پتہ چلنا ہمارے لیے خوش آئند بات نہیں ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیسے پتہ چل سکتا ہے اسے۔۔؟"ارمان کے پوچھنے پر اس نے لمحے بھر کو فائلز پر اک نگاہ ڈالی تھی۔

دو ہی اندازے لگائے جاسکتے ہیں۔یا تو وہ خود قاتل ہے یا پھر وہ قتل کرنے میں کسی کا ساتھ " دے رہا ہے۔"

"یا پھر ہوسکتا ایک تیسری وجہ ہو۔۔"یاسر نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

اس پر تمام الزامات پلانٹ کیے جارہے ہوں۔ذاتی دشمنی کے تحت یا پھر اپنے کیے گئے اعمال کے " نتائج سے آزاد ہونے کے لیے۔"اسکی قیاس آرائی پر اس نے سر ہلایا تھا۔جب تک کچھ بھی واضح نہیں ہوجاتا تب تک وہ ایسے ہی اندازے لگانے والے تھے۔

تم سیلینہ سے کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ وہ کیسا انسان ہے۔۔ ہوسکتا ہے ہمیں کچھ پتہ چل جائے" ۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سیلینہ ،اسکے تمام دوسرے مریض اور اسکے اسٹوڈنٹس۔۔سب کے سب معید حسن کو کوئی فرشتہ نما انسان تصور کرتے ہیں۔وہ ان کے لیے ایک مسیحا ہے۔وہ اس پر شک کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔اسی لیے جب تک ہمارے پاس کوئی واضح ثبوت نہیں آجاتا۔۔ہم اسکے خلاف وارنٹ بھی نہیں نکلواسکتے۔وہ ایک بارسوخ شخص کا بیٹا ہے اور خود بھی کم و بیش ایک اہم انسان ہے۔۔"

ارمان اسکی بات سمجھ کر سر ہلانے لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

"لیکن پروفائیلرز کی رپورٹ میں پچھلے تین اغوا والے کیسس کو اس قتل کے ساتھ کیوں جوڑا گیا ہے؟ ہوسکتا ہے اغواء کسی اور نے کیا ہو اور قتل کسی اور نے۔۔"اسی پل یاسر نے ہاتھ میں تھامی فائل اسکی جانب بڑھائی تو وہ اس پر جھکا۔۔وہ اب انگشت شہادت فائل پر رکھ کر نشاندہی کررہا تھا۔

"پروفائیلرز کا ماننا ہے کہ یہ کیس بھی اغواء کیس ہی ثابت ہوتا لیکن یہاں پر ثمرین رضا نے مزاحمت کی تو قاتل نے اسے جلد بازی میں قتل کردیا۔پچھلے تمام کیسس کے اجزاء اس کیس میں شامل ہیں۔قاتل اسے اغواء کرنے ہی آیا تھا۔لیکن کچھ ایسا ہوا ہوگا جس کے باعث اسے موقع پر ثمرین کو قتل کرنا پڑا۔"اس نے گہرا سانس لے کر فائل پرے کردی تھی۔

"ایسا کیا ہوا ہوگا۔۔؟" اس نے پوچھا تو ارمان نے اسکی جانب دیکھا۔۔

"ثمرین رضا کو پہلے سے ہی کچھ نہ کچھ خبر تھی اس اسٹالکر کی۔اسکے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر بھی وہ کئ دفعہ اسٹالک کیے جانے کی شکایت کرچکی تھی۔ہوسکتا ہے وہ اسٹالکر کے بارے میں کچھ جانتی ہو یا اسے پچھلے اغواء کیسس کا کچھ علم ہو۔اسی لیے وہ محتاط تھی۔اس نے کچھ نہ کچھ تیاری کی ہوئ تھی اپنے دفاع کے لیے۔۔اور یہی دفاع کرتے ہوئے وہ قتل کردی گئ۔۔مجھے اس کے لاؤنج میں صوفے کے نیچے سے ایک عدد تیز دھار چاقو ملا تھا۔شاید اس نے وار کیا ہو اور قاتل کو زخمی کیا ہو۔کیا تم نے معید کے ہاتھ یا پھر کہیں اور کسی قسم کا زخم دیکھا ہے۔۔؟" اس نے تفصیلات دیتے ہوئے یکدم ٹھہر کر پوچھا تو یاسر نے غور کیا۔جب وہ معید کے آفس گیا تھا تب اس نے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آستینیں کلائیوں تک بند کر رکھی تھیں۔چہرے اور گردن پر بھی زخم کا کوئی نشان نہیں تھا۔اس نے سر نفی میں ہلایا۔

"آستینیں کلائیوں تک بند تھیں اس کی۔۔باقی کہیں پر زخم موجود نہیں تھا۔۔" ارمان نے سر ہلایا۔پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب چلتا ہوں۔بہت دیر ہوگئی ہے۔مجھے آفس بھی جانا ہے۔دیکھا تھا ناں کیا میس ہورہا تھا۔ان منحوس جواریوں کی وجہ سے ہمارے سروں پر مصیبت آجاتی ہے۔۔" اسکے جل کر کہنے پر یاسر ہنس دیا تھا۔پھر ارمان کے ساتھ ہی باہر نکل آیا۔لاؤنج میں ہی سب مل گئے۔وہ سب بھی جانے کی تیاری میں لگ رہے تھے۔جب وہ سب جاچکے تو وہ تینوں گھر میں تنہا رہ گئے۔ داد اب ٹی وی چلائے لاؤنج ہی میں بیٹھ گئے تھے۔لیکن انہیں جلد ہی ٹی وی بند کرنا پڑا۔وہاں سیلینہ اور اسکی ماں کے خلاف بہت سے لوگ بیان دے رہے تھے اور کچھ تو کہہ رہے تھے کہ سیلینہ کو انڈسٹری سے ہی خارج کردینا چاہیئے۔بہت سے نامور ڈائیریکٹرز اور پروڈیوسرز کا بھی یہی ماننا تھا کہ سیلینہ پر اب مزید وقت اور پیسہ برباد نہیں کیا جاسکتا۔ان میں سے کوئی بھی مستقبل میں اسے کسی بھی قسم کا کام دینے پر راضی نہیں تھا۔

اس نے ٹی وی سے ابھرتی آوازیں با آسانی سن لی تھیں۔یاسر اور دادا نے بے ساختہ اسکی جانب پلٹ کر دیکھا تو وہ سفید چہرہ لیے بمشکل مسکرائی۔اور اس سے پہلے کہ وہ رونے لگ جاتی، اس نے وہاں سے خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب آنے ہی میں عافیت جانی تھی۔کمرے کا دروازہ اس نے اپنے پیچھے بند کرلیا تھا۔دادا نے بھاری دل کے ساتھ سانس لیا تھا۔انہیں اپنے ٹی وی چلانے پر

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

افسوس ہوا تھا۔یاسر بھی چپ سا ہوگیا تھا۔پھر اس نے چہرہ اٹھا کر چھت کی جانب دیکھا اور تیزی سے زینے چڑھتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔وہ اپنے کمرے میں دروازے سے لگ کر بیٹھی، کپکپاتے ہاتھوں سے موبائل آن کررہی تھی۔اس نے موبائل آف کر رکھا تھا۔اس میں لوگوں کی تکلیف دہ باتیں سننے کی ہمت نہیں تھی۔

ہر سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر اسکی ماں کی گرفتاری اور اسکے فلاپ ایکٹریس ہونے کے چرچے ہورہے تھے۔لوگوں کے اذیت ناک کمنٹس۔۔پروڈیوسرز، ڈائیریکٹرز اور کئ شوبز سے تعلق رکھنے والے لوگ اس پر تبصرے کررہے تھے۔کچھ اسکی ماں کے ساتھ ساتھ اسکے کردار کے بھی بخیے ادھیڑ رہے تھے۔کوئ اسکا اور واجد کا افیئر بھی ڈسکس کررہا تھا۔کوئ کہہ رہا تھا کہ وہ اتنی بھی عزت کے قابل نہیں تھی، جتنی عزت اسے انڈسٹری اب تک دے چکی تھی۔کئ ایکٹریس بھی اسکے خلاف اپنا زہر اگل رہی تھیں۔تبصرہ نگاروں کا ماننا تھا کہ وہ اب وہ ختم ہوچکی ہے۔اب وہ کبھی بڑی اسکرین پر نہیں ابھر سکتی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آنسو ٹپ ٹپ فون کی اسکرین پر گرنے لگے تھے۔کچھ دیر پہلے تک وہ کتنی خوش تھی اور اب۔۔ اس نے بمشکل آنسو صاف کر کے مسکرانے کی کوشش کی۔وہ آنے والے لمحے کی اذیت اس لمحے نہیں گزارنا چاہتی تھی۔ہاں وہ ایسا نہیں چاہتی تھی لیکن رگوں میں اذیت سی اذیت پھیلنے لگی تھی۔ اس نے اپنے مہندی لگے ہاتھوں کو دیکھا۔کئ اور آنسو جلتی آنکھوں سے ٹوٹ کر گرے۔تنہا رہ جانے کی تکلیف، بچپن کی بھوک اور غربت، ماں کی خود غرضی، محبت کو ترستی اسکی ذات۔۔وہ بغیر آواز کے ساتھ روتی جارہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

واجد حسن نے ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے افسوس کے ساتھ سیلینہ کے خلاف ہوتا پروپیگنڈا دیکھا تھا۔ پھر اس نے ایک تیز نظر اندر داخل ہوتی ماریہ پر ڈالی۔۔

"تم تو بہت خوش ہوگی اب۔۔جیسا تم چاہتی تھیں ویسا ہی ہورہا ہے سیلینہ کے ساتھ۔۔"ماریہ نے انہی نظروں سے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔

"جتنا میں چاہتی تھی، اس سے بہت کم ہورہا ہے اسکے ساتھ۔لیکن پھر بھی۔۔اتنا برا نہیں یہ سب۔۔"واجد نے اک کڑوی نگاہ ڈالی تھی اس کے چہرے پر۔

"کتنا زہر بھرا ہوا ہے تمہارے اندر۔۔"اس نے ٹھنڈی سی سرخ آنکھوں سے واجد کا پریشان چہرہ دیکھا تھا۔وہ سیلینہ کو تباہ کرسکتی تھی لیکن کیا وہ واجد کو کبھی اپنا بنا سکتی تھی۔۔؟ شاید نہیں۔۔اور یہی احساس اسے اندر سے بھسم کرتا جارہا تھا۔

"یہ ثبوت ہے ہر اس بات کا جو میں اسکے خلاف کہتی رہی ہوں۔وہ تمہارے قابل کبھی نہیں تھی، واجد۔۔ کبھی بھی نہیں۔ تم نے اپنے سے بہت کم تر عورت پر اپنا وقت، توانائی اور پیسہ برباد کیا ہے۔وہ خود تباہ ہوئی ہے۔۔یہاں میں نے اسے تباہ کرنے کی ذرا سی بھی کوشش نہیں کی۔کیونکہ صرف میں ہی اس سے اتنی نفرت نہیں کرتی۔اور بہت سے لوگ اسکی تباہی دیکھنے کو بے تاب ہیں۔۔"واجد نے نفرت سے چہرہ پھیر لیا تھا۔وہ اب اس عورت سے مزید ایک بھی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔وہ متوازن چال چلتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ آئی تھی۔اسے اپنا وجود بہت بھاری لگ رہا تھا۔کیا کسی سے نفرت کرنا اس حد تک وزنی ہوتا ہے۔۔؟ شاید ہاں۔۔اس نے واش بیسن پر جھک کر چہرے پر پانی کے چند چھینٹے مارے۔بھڑ بھڑ جلتا وجود کسی طور ٹھنڈا نہیں ہورہا تھا۔اسے اپنی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بے بسی پر لمحے بھر کو بہت افسوس ہوا تھا۔اسی پل اسکا بیٹا اس تک دوڑتا آیا تو وہ مسکرا کر اس جانب متوجہ ہوئی۔ایک ہی خوشی تھی اس کی زندگی میں۔اسکا بیٹا۔۔

حنیفہ نے بھی ٹی وی پر چلتی خبروں کو دیکھ کر تکلیف سے آنکھیں بند کرلی تھیں۔انہیں زندگی بھر جس بے بسی کا احساس ہوتا رہا تھا اب وہ احساس انہیں کھانے کو دوڑ رہا تھا۔آج کی رات بہت سے لوگوں کے لیے بہت بھاری ثابت ہورہی تھی۔وہ اب تک دروازے سے لگی رورہی تھی۔اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اٹھ کر بیڈ تک ہی بڑھ جاتی۔سائرہ کے لائے گئے کپڑے، خوش رہنے کے دعوے اور زندگی کو ہر لمحہ بھرپور انداز سے گزارنے کا ہر خیال اسے بکواس لگ رہا تھا۔اسکی زندگی تو یہ تھی۔۔تاریکی میں بیٹھ کر رونے والی۔۔

اگلی صبح اسکی آنکھ کھلی تو کمر میں درد کی ایک شدید لہر اٹھی۔اس نے بمشکل سیدھا ہونے کی کوشش کی تو لبوں سے ایک باریک سی کراہ ابھری۔بیٹھ کر سونے کے باعث اسکی کمر اکڑ گئ تھی۔ کھڑکی سے اندر گرتی نیلی روشنی اس بات پر شاہد تھی کہ ابھی فجر کو گزرے زیادہ وقت نہیں ہوا تھا۔باہر سے اٹھا پٹخ کی آوازیں بھی آرہی تھیں۔شاید سردار جاگ گئے تھے۔وہ ویسے بھی سویرے جاگنے کے عادی تھے۔اس نے اٹھ کر بیڈ کی جانب اپنے قدم بڑھائے تھے۔

اسی پل یاسر زینوں سے اترا تھا۔ٹریک سوٹ میں ملبوس۔۔وہ دادا کے ساتھ فجر پڑھ کر آچکا تھا اور اب جاگنگ کے لیے جارہا تھا۔باہر سردار نے چہرہ اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تھا۔

"کیا تم آج بھی کام پر جاؤگے۔۔؟ میں حنیفہ سے تمہاری چھٹی لے چکا ہوں۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جی دادا۔۔میں کام پر نہیں جارہا مگر ایجنسی کے علاوہ بھی بہت سے کام ہیں میری زندگی میں۔۔"

"یاسر۔۔آج بارات ہے ربیعہ کی۔۔خبردار جو تم لیٹ ہوئے تو۔۔جانتے ہو ناں۔۔سارے انتظامات ہمیں ہی دیکھنے ہیں۔۔؟" اس نے سر اثبات میں ہلا کر ان کی یقین دہانی کروائی تھی۔پھر اسکے کمرے کے دروازے پر دستک دینے کے لیے آگے بڑھا تو سردار چونکے۔

"اسے مت جگاؤ۔۔آرام کی ضرورت ہے اسے۔۔"وہ اٹھ کر اسکے پیچھے آئے تھے۔لیکن وہ انہیں نہیں سن رہا تھا۔اس نے دروازے پر دستک دی۔۔

"آجائیں۔۔"سیلینہ کی نیند میں ڈوبی آواز ابھری تھی۔اس نے اگلے ہی پل دروازہ دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔اندر سوئی سوئی سی سیلین بیڈ پر براجمان بمشکل اپنی جمائی روک رہی تھی۔ اسکے بال ایک جانب سے اوپر اٹھے ہوئے تھے۔لباس ملگجا اور آنکھیں کچے سے گلابی رنگ کی لگتی تھیں۔

"تم میرے ساتھ جاگنگ پر جارہی ہو۔۔دس منٹ میں تیار ہو کر باہر آجاؤ۔۔"اسے لگا کہ شاید اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔سردار نے بھی اتنی ہی بے یقینی سے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔

"میں۔۔لیکن کیوں۔۔؟" وہ پوری طرح جاگ گئی تھی۔

"تم انتہائی ان فٹ ہو۔"

"لیکن مجھے اتنا فٹ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔۔؟ میں نے تو باڈی گارڈ نہیں بننا۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جیسے حالات تمہارے چل رہے ہیں ، اسکے بعد تو تمہیں مائیک ٹائسن جتنا فٹ ہونا چاہیئے۔۔فٹا فٹ باہر آجاؤ۔۔"اس نے مدد طلب نظروں سے دادا کی جانب دیکھا تھا۔دادا بھی اتنی ہی بیچارگی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"تم کیا اسے پریشان کررہے ہو، یاسر۔۔؟ سونے دو اسے اور باہر چلو میرے ساتھ۔۔"لیکن وہ انہیں سننے کے موڈ میں نہیں تھا۔اگلے ہی پل آگے بڑھا اور اسکے قدموں میں جاگرز رکھے۔وہ اسکی ماں کے جاگرز تھے۔سیلینہ انہیں فی الحال استعمال کرسکتی تھی۔اس نے چہرہ جھکا کر جوتے دیکھے۔۔اسکے بعد تو کوئی چارہ ہی نہیں تھا انکار کرنے کا۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔اگلے لمحات میں وہ انتہائی بگڑے موڈ کے ساتھ دادا کو بائے کہتی اسکے پیچھے چلی آرہی تھی۔گاؤں کی ٹھنڈی سڑک انتہائی خوشگوار لگ رہی تھی۔یاسر اسکے ساتھ خاموشی سے پیدل چلتا رہا۔پھر آگے موجود اک ہرے بھرے سے سبزہ زار کی جانب بڑھ آیا۔وہ اتنا وسیع میدان تھا کہ اسے اپنی ساری ناراضی بھولنے لگی تھی۔اس نے پہلے کبھی اتنا ہرا بھرا سا سبزہ زار نہیں دیکھا تھا۔صبح کی نیلی روشنی میں ہرشے پاکیزہ محسوس ہورہی تھی۔وہ لمحے بھر کو اسکی جانب مڑا تھا۔

"کیا تم ایکسرسائیز کرنے کی عادی ہو۔۔؟" اس نے سر اثبات میں ہلایا۔ایکٹریس ہونے کی وجہ سے اسے ایکسرسائیز اور ڈائٹ دونوں کرنی پڑتی تھی۔

"لیکن ہفتے میں صرف چار دن۔۔مجھے زیادہ ایکسرسائیز کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ڈائٹ کی وجہ سے مجھے اپنی توانائی کم سے کم استعمال کرنی تھی۔"یاسر نے سمجھ کر سر اثبات میں ہلایا تھا۔پھر اسے ہاتھ سے میدان کے ایک سرے سے دوسرے کی جانب اشارہ کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ایک راؤنڈ لگاؤ۔۔آج کے لیے ایک ہی راؤنڈ کافی ہے۔اگلے ہفتے جب تم یہاں سے اپنے گھر جاؤگی تب میں تمہیں اپنی ایک ٹرینر دوست کے پاس لے کر جاؤنگا۔تمہارا سیلف ڈیفینس سیکھنا بہت ضروری ہے۔۔"

"لیکن تم میرے لیے یہ سب کیوں کروگے۔۔؟" وہ حیران ہوئی تھی۔اس نے گہرا سانس لیا۔۔

"میں یہ سب اپنے لیے کررہا ہوں۔میں تمہارے پیچھے ہر لمحہ بھاگ کر بچانے نہیں آسکتا۔جب تمہیں خود کا دفاع کرنا آجائے گا تو میں ریلیکس ہوکر اپنے مزید کام کرسکونگا۔ایسا سوچنا بھی مت کہ میں یہ تمہارے لیے کررہا ہوں۔"ماتھے پر بل ڈال کر کہا تو وہ بے ساختہ مسکرادی۔وہ سر جھٹک کر اپنی جاگنگ کے لیے آگے بڑھا تو اس نے بھی واک کے لیے قدم بڑھادیئے۔ایک چکر لگانا مزاق نہیں تھا۔وہ چکر مکمل کرنے پر ہانپنے لگی تھی۔لیکن مجال ہے جو یاسر ذرا بھی اسکے لیے ٹھہر جاتا۔وہ بغیر ہانپے۔۔بغیر رکے اپنی جاگنگ کررہا تھا۔وہ آنکھوں میں ڈھیروں ستائش لیے اسے دیکھ رہی تھی۔یقیناً اس نے بہت محنت کے بعد خود کو اتنا فٹ رکھا ہوا تھا۔اپنی اپنی جاگنگ مکمل کرنے کے بعد وہ گاؤں کے راستے سے واپس گھر کی طرف آرہے تھے۔وہ چہرہ گھما گھما کر گاؤں کی خوبصورتیوں کو دیکھ رہی تھی۔

"سب کچھ کتنا پرسکون اور خوبصورت ہے۔۔بالکل دادا کی طرح۔۔"اسکے برعکس یاسر چہرہ سامنے کیے چلتا جارہا تھا۔اسکے لیے گاؤں کی خوبصورتیاں نئی نہیں تھیں۔وہ دونوں ایک ساتھ قدم اٹھاتے آگے بڑھ رہے تھے۔پھر سے خاموشی چھا گئی تھی۔سیلینہ نے اسکی جانب چہرہ گھما کر دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا یہ کامن کرٹسی نہیں ہے کہ تم اپنے ساتھ چلتی لڑکی سے بات کرو۔۔"اس نے پوچھا تو ساتھ چلتے یاسر نے ایک سرسری نگاہ اس پر ڈالی۔

"مجھے کسی کامن کرٹسی کو نبھانے کا کوئی شوق نہیں۔۔"ساتھ چلتی سیلینہ نے گہرا سانس لیا تھا۔وہ اسے نیند سے اٹھا کر جاگنگ کے لیے لا سکتا تھا لیکن وہ اس سے کامن کرٹسی کے تحت ایک دو بات نہیں کر سکتا تھا۔

"تمہاری ماما یہاں کیوں نہیں رہتیں۔۔؟" کچھ پل بعد اس نے پوچھا تو یاسر لمحے بھر کو ٹھہر گیا۔ اسے ٹھہرا دیکھ کر وہ خود بھی رک گئی تھی۔

"میری فیملی کے بارے میں کبھی کوئی بات مت کرنا مجھ سے۔مجھے یہ نہیں پسند۔۔"اور وہ یکدم ہی اتنا سرد ہو گیا تھا کہ وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔اگلے ہی پل وہ آگے بڑھا تو اس نے بھی اپنے قدم اسکے ساتھ ملا لیے۔سفید محل سامنے ہی نظر آ رہا تھا۔گھر آ کر بھی وہ سیدھا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔سردار جو سبزہ زار پر کرسی لگائے اخبار پڑھ رہے تھے،چونک کر سیلینہ کو دیکھنے لگے۔پھر ایک نظر داخلی دروازے پر ڈالی جہاں سے وہ ابھی ابھی گیا تھا۔وہ ان کے پاس چلی آئی تھی۔انہوں نے بغور اسکا چہرہ دیکھا۔۔

"کیا ہوا بچے۔۔؟"

"کیا یاسر اپنی فیملی کو لے کر حساس ہے۔۔؟" اس نے پوچھا تو سردار نے گہرا سانس لیا۔پھر اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ چپ چاپ بیٹھ گئی۔پھر ان کا چہرہ دیکھنے لگی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"اپنے باپ کو بہت چھوٹی عمر میں کھودیا تھا اس نے۔اور اپنی ماں کو وہ اپنے باپ کے کھوجانے کا مورد الزام ٹھہراتا ہے۔وہ اپنی ماں کو اسی لیے شدید ناپسند کرتا ہے۔کوئی بھی اس سے والدین کے بارے میں پوچھے تو وہ بہت کولڈ ہوجاتا ہے۔وہ کسی سے بھی ان کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔مجھ سے بھی نہیں۔"اس نے ایک نظر پلٹ کر داخلی روش کو دیکھا تھا۔ پھر گہرا سانس لیا۔والدین کے مسائل صرف اسکی زندگی کا حصہ نہیں تھے۔بہت سے لوگ اسکی طرح آج بھی اپنے والدین کے باعث تکلیف کا شکار تھے۔

دن چڑھا تو گھر میں گہما گہمی سی شروع ہوگئ۔

فرزانہ گھر کے بہت سے مہمان ان کے گھر بھی چلے آئے تھے۔وہ سردار کو جانتے تھے۔سبزہ زار پر چاندنیاں بچھا کر سب کے ساتھ سردار بیٹھے باتیں کررہے تھے۔وہ ناشتے کے بعد، بے دلی سے ٹی وی دیکھ رہی تھی۔اسی پل یاسر زینوں سے اترا اور پھر اسکی جانب دیکھے بغیر باہر کی جانب بڑھ گیا۔جینز پر بھوری جیکٹ پہنے وہ کہیں جانے کی تیاری میں لگتا تھا۔اس نے چہرہ گھما کر اسے جاتے دیکھا تھا۔پھر مایوسی سے چہرہ واپس پھیر لیا۔اگلے ہی پل وہ اپنے کپڑے استری کرنے اٹھ کھڑی ہوئ۔۔شام کو ربیعہ کی بارات تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ----

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔۔

ماریہ حسن اپنے آفس میں براجمان تھی جب دروازے پر دی گئ دستک پر چونکی۔۔چہرہ اٹھا کر دیکھا اور پھر

حیران سی آنکھیں لمحے بھر کو پھیل سی گئیں۔یاسر اب اسکے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھ رہا تھا۔اسکی نظریں بے ساختہ ہی ماریہ کی گردن پر پڑی تھیں۔ماریہ نے ہاتھ بڑھا کر اپنی گردن چھپانی چاہی۔۔

"کیا کوئ مجھ سے پہلے ہی لان شارکس کے متعلق پوچھنے آچکا ہے۔۔؟" ہلکا سا مسکرایا۔ماریہ پیچھے ہو بیٹھی تھی۔پھر اسے چبھتی آنکھوں سے دیکھا۔

"یہاں کیا لینے آئے ہو۔۔؟"

"لان شارکس کو سیلینہ کے پیچھے کیوں بھیجا تھا۔۔؟" مسکراہٹ غائب ہوچکی تھی۔اب وہاں گہری سنجیدگی تھی۔

"کیا اس سوال کا جواب واضح نہیں ہے۔۔؟ آئ ہیٹ ہر۔" اگلے ہی پل اس نے موبائل ہاتھ آگے بڑھا کر اسکے سامنے رکھا تھا۔اس نے نظریں جھکا کر موبائل پر چلتی ویڈیو دیکھتی۔پھر وہ اگلا سانس نہیں لے سکی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کس کس سے نفرت کرتی رہی ہیں آپ۔۔؟" اس نے پوچھا تو ماریہ نے سفید چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔وہ تین منٹ کی کلپ تھی جس میں ماریہ واضح طور پر ثمرین رضا کے اوپر تشدد کرتی ہوئی نظر آرہی تھی۔

"یہ۔۔یہ کیا ہے۔۔؟"اسکا حلق کہیں اندر تک خشک ہوچکا تھا۔ٹھنڈ میں بھی اسکی کنپٹی پر پسینے کی بہت سی بوندیں ابھر آئی تھیں۔

"آپکی نفرت کا ثبوت۔اطلاعات کے مطابق ثمرین آپکےفادر کے ساتھ نازیبہ تعلقات رکھتی تھیں۔ آپ اپنے باپ کو تو کچھ نہیں کہہ سکیں کیونکہ آپ کے اس آفس کی ہر قیمتی شے ان کے قبضے میں ہے۔لیکن اپنا غصہ اتارنے اور اپنی ماں کا غم کم کرنے کے لیے آپ نے ثمرین رضا کو گہرے تشدد کا نشان بنایا۔سونے پر سہاگہ اگلے ہی دن کسی نے انہیں قتل کردیا۔کیا آپکو لگتا ہے کہ یہ سب اتفاق ہے۔۔؟" وہ پیچھے ہو بیٹھا تھا۔ماریہ کو سمجھ نہیں آیا کہ اسے کیا جواب دینا چاہیے۔

"کیا تم اسکے قتل کا الزام مجھ پر لگا رہے ہو! تم کچھ ثابت نہیں کرسکتے۔۔"

"مجھے کچھ بھی ثابت نہیں کرنا۔بس لوگوں کو آپکی جانب سے مشکوک کرنا ہے۔قتل سے قبل ماریہ حسن نے مشہور اداکارہ ثمرین رضا کو تشدد کا نشانہ بنایا۔سوچ لیں۔۔لوگوں کا اگلا شک کس پر جائے گا۔"وہ چند پل سخت آنکھوں سے اسکا چہرہ دیکھتی رہی۔وہ بغیر اثر لیے بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا چاہتے ہو تم۔۔؟" اسکے سوال پر سیدھا ہو بیٹھا۔ہاتھ آگے بڑھا کر اپنا موبائل اٹھا لیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سیلینہ کے پیچھے آج کے بعد کسی کو بھی بھیجنے سے پہلے سو دفعہ سوچ لینا۔میں اگلی دفعہ وارن کرنے نہیں آؤنگا۔" پھر اٹھ کھڑا ہوا۔پلٹنے ہی لگا تھا کہ ایک لمحے کو ٹھہر گیا۔آہستہ سے اسکی جانب مڑا۔

"اپنے سامنے ماں باپ کے ازدواجی جھگڑے دیکھنے کے بعد آپ واجد اور سیلینہ کی زندگی بھی اسی طرح جہنم بنارہی ہیں۔اپنی ماں کی شوہر کی جانب سے ہر لمحے کی ان سیکیورٹی دیکھ کر آپکو بھی یہی لگتا ہے کہ واجد کسی نہ کسی عورت کے ساتھ تعلقات وابستہ کیے ہوئے ہے۔لیکن جانتی ہیں حقیقت کیا ہے۔۔؟ آپ ایک ڈیلیوژنل خاتون ہیں۔۔ایک شکی مزاج رکھنے والی ناقابل برداشت عورت۔۔ جسے تھراپی کی سخت ضرورت ہے۔۔"

اور اسے مزید کچھ نہیں کہنا تھا اسی لیے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ماریہ حسن کا تنفس بے حد تیز ہوگیا تھا۔اس نے اپنے سامنے رکھی ہر شے کو ہاتھ مار کر زمین بوس کردیا تھا۔یاسر اب اسی سنجیدہ چہرے کے ساتھ ڈرائیو کررہا تھا۔پھر وہ کئی لمحات بعد ایک بنگلے کے سامنے کار روک کر باہر نکل آیا۔لاؤنج میں ہی اسے سلطانہ مل گئی تھی۔وہ آگے بڑھا اور ان کے مقابل آ بیٹھا۔فلپائنی میڈ نے اسکے سامنے کیمومائیل ٹی رکھی تو وہ ہلکا سا مسکرایا۔اسکی ماں آج تک یہ چائے پینا نہیں چھوڑ سکی تھی۔۔

"کیسے ہو بیٹا۔۔؟ کیسے آنا ہوا۔۔؟" اسے اپنے گھر میں وہ ایک ہی ہفتے کے اندر دوسری دفعہ دیکھ رہی تھی۔اسے اپنی بصارت پر یقین نہیں آرہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ٹھیک ہوں۔۔"وہ ذرا ٹھہرا تھا۔۔"ایک فیور چاہیئے تھا۔۔"سلطانہ کے ہاتھ سے چائے چھلکتے بچی تھی۔یاسر کو۔۔اس سے۔۔فیور چاہیئے تھا!! اس نے چائے سامنے ٹیبل پر رکھی۔پھر انہی بے یقین نگاہوں سے اسکا چہرہ دیکھا۔

"کیسا فیور۔۔؟"

"سیلینہ کو کسی مشہور ڈرامے میں لیا جائے۔۔"اور وہ تعجب سے منہ کھولے اسے دیکھ کر رہ گئ تھی۔

"واٹ۔۔؟"

"آپ یہ کرسکتی ہیں یا نہیں۔۔؟ اگر نہیں کرسکتیں تو میرا وقت برباد مت کریں۔ میں کسی اور سے کہہ دونگا۔۔"اور وہ جو اٹھنے ہی لگا تھا سلطانہ کی آواز پر لمحے بھر کو ٹھہر سا گیا۔

"اسے ایکٹریس لیا جانا بہت مشکل ہے۔۔"اور وہ اٹھ گیا تھا۔لیکن سلطانہ نے اسے روک لیا۔۔

www.urdunovelbank.com

"لیکن میں بات کرونگی۔میں میک شیور کرونگی کہ تمہیں فیور دے سکوں۔لیکن تم مجھے اس فیور کے بدلے میں کیا دوگے۔۔؟ جانتے ہو ناں۔۔آجکل کچھ بھی بغیر کسی جوابی تحفے کے نہیں کیا جاسکتا۔۔"وہ مسکرائی تھی۔یاسر اسکی جانب دیکھتا واپس بیٹھ گیا تھا۔

"کیا چاہیئے آپکو۔۔؟" وہ چند پل اسے دیکھتی رہی تھی۔محبت سے۔۔نرمی سے۔۔

"اپنا بیٹا۔۔"اور وہ اسکے مطالبے پر گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔پھر سر اثبات میں ہلایا۔۔

"کیا کرنا ہوگا مجھے۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"زیادہ کچھ نہیں۔۔بس اس ویک اینڈ پر میرے ساتھ ڈنر کرنا ہوگا۔"اس نے سر ہلایا اور اٹھ گیا۔

"ڈیل۔۔"

"اچھی لگتی ہے سیلینہ۔۔؟" ایک پل بعد اس نے مسکراہٹ دبا کر پوچھا تو یاسر نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

"نہیں۔مجھے ایکٹریس نہیں پسند۔۔"

"تم جھوٹ بول سکتے ہو۔۔تمہاری آنکھیں نہیں۔۔"وہ مسکرائی تھی۔وہ سر جھٹک کر باہر کی جانب بڑھ آیا تھا۔سلطانہ نے ساتھ رکھا فون اٹھایا۔چند نمبرز ڈائل کیے۔۔پھر فون کان سے لگایا۔۔

"سرمد۔۔سیلینہ کو اپنے آنے والے ڈرامے میں ہیروئین رکھو گے تم۔تم اسے رکھ لو گے۔ڈرامے کی پروڈکشن میں کررہی ہوں تو اسکی باقی ذمہ داری مجھ پر ہوگی۔۔"چند پل دوسری جانب کی بات سنی۔۔"کسی بہت اپنے نے فیور مانگا ہے، سرمد۔میرے لیے اسے انکار کرنا موت کے مترادف تھا۔تم ویسے بھی ڈرامے کے لیے ایکٹریس تلاش کررہے تھے۔سیلینہ پر کتنے بھی چارجز کیوں نہ ہو۔۔ایکٹریس وہ کمال کی ہے۔۔"

وہ واپس گھر چلا آیا تھا۔دادا اور سیلینہ پریشان حال سے لاؤنج میں بیٹھے تھے۔اس نے اندر آکر دونوں کے چہرے باری باری دیکھے۔

"کیا ہوا۔۔؟ آپ دونوں ایسے کیوں لگ رہے ہیں جیسے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ربیعہ کی بیوٹیشن نے آنے سے انکار کردیا ہے۔"سیلینہ نے کہا تو اس نے حیرت سے ان دونوں کی جانب دیکھا۔

"تو۔۔؟"

"تو کیا۔۔؟ اب میک اپ کون کرے گا اسکا۔۔؟ یاسر۔۔کیا تم کچھ مدد کرسکتے ہو۔۔؟" دادا کے پوچھنے پر اس نے آنکھیں گھمائی تھیں۔

"سوری لیکن میں نے باڈی گارڈ کی ٹریننگ لینے کے ساتھ ساتھ میک اپ کرنے کی ٹریننگ حاصل نہیں کی تھی۔اور صد شکر کہ میں نے ایسا نہیں کیا۔آپکا کیا بھروسہ۔۔ربیعہ کا میک اپ بھی مجھ سے کروالیتے آپ۔۔"سیلینہ کی ہنسی ابھری تو دادا نے گہرا سانس لیا۔اس معاملے میں یاسر واقعی ان کی مدد نہیں کرسکتا تھا۔

"ویسے ایسی بھی کیا ضرورت ہے میک اپ کرنے کی۔۔؟کیا بغیر میک اپ کے شادی نہیں ہوسکتی۔۔؟" اسکے کہنے پر دادا اور سیلینہ نے ایک ساتھ اسے گھورا تھا۔

"بالکل ضروری ہے۔لڑکیاں میک اپ نہیں کریں گی تو کیا تم اور میں کریں گے۔۔؟" سیلینہ ان کے حوالے پر بے ساختہ ہنس پڑی تھی۔یاسر تو دادا کے آئی کونک جواب پر لاجواب ہی ہوگیا تھا۔ ربیعہ اپنی تھی انکی۔۔وہ تھوڑی تھا۔

"کیا میں کچھ مدد کرسکتی ہوں،دادا۔۔؟" کچھ پل بعد اس نے کہا تو وہ دونوں اسے دیکھنے لگے۔سردار سیدھے ہو بیٹھے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیسے۔۔؟"

"دیکھیں مجھے بہت زیادہ میک اپ کرنا تو نہیں آتا لیکن ایکٹریس ہونے کے ناطے مناسب میک اوور کرلیتی ہوں میں۔کیا ربیعہ مان جائے گی مجھ سے میک اپ کروانے پر۔۔؟" دادا اگلے ہی لمحے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"کہاں۔۔؟"

"فرزانہ کے گھر۔یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے۔تمہیں ہی ربیعہ کا میک اپ کرنا چاہیے۔آج اسکی شادی ہے۔کوئی بدمزگی نہیں ہونی چاہیے ناں۔۔"اور وہ دونوں پرجوش سے داخلی دروازے کی جانب بڑھ گئے تھے۔پیچھے یاسر نے بے یقینی سے گہرا سانس لیا تھا۔دادا اور سیلینہ ایک کریزی کومبو تھے۔اگلے ہی پل وہ بھی اٹھ کر باہر چلا آیا تھا۔اسے شام کے کھانے اور مہمانوں کا انتظام دیکھنا تھا۔اگر یہاں کوئی کمی رہ جاتی تو دادا نے اسے واقعی جائیداد سے عاق کردینا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شام گھر آئی۔۔

ہر جانب مہمانوں کی بہتات سی تھی۔جس سبزہ زار پر صبح وہ دونوں جاگنگ کرنے آئے تھے، اسے ہی سجا کر بارات کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔سردار اب داخلی دروازے پر ایستادہ، ربیعہ کے والد کے ساتھ مہمانوں کا خیر مقدم کررہے تھے۔سیلینہ بھی ربیعہ کو تیار کر کے واپس آچکی تھی۔کچھ پل بعد وہ باہر نکلی تو تیار تھی۔اس نے سنہرے چوڑی دار پجامے کے ساتھ، گہرے سبز رنگ کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سنہرے کام سے مزین قمیص زیب تن کر رکھی تھی۔ساتھ دوپٹہ بھی تھا۔سبز رنگ کا کامدار دوپٹہ۔۔دونوں ہاتھوں میں سنہری اور سبز چوڑیاں پہنے ،ایک کان میں بالی پہنتی وہ کمرے سے باہر نکل رہی تھی۔بال اس نے کھول کر ایک جانب ڈال رکھے تھے۔

"اسد، دیگیں پہنچ گئیں۔۔؟ کہاں ہیں۔۔؟" وہ فون پر جانے دوسری جانب کس سے بات کررہا تھا لیکن سیلینہ اسے دیکھ کر ٹھہر سی گئی تھی۔اس نے کبھی اسے قمیص شلوار میں نہیں دیکھا تھا۔سفید کرتے میں ملبوس کندھے پر بھوری شال ڈالے۔۔اسکی نگاہیں تھمیں یا کیا۔۔وہ مڑا تھا۔۔ماحول میں جیسے سنہری سی افشاں بکھر گئی تھی۔سب کچھ اتنا سنہرا تھا کہ سیلینہ کو اپنی آنکھیں چندھیاتی محسوس ہوئیں۔۔وہ بھی اسے دیکھ کر رک سا گیا تھا۔

"اوکے۔۔میں ویٹ کررہا ہوں۔۔"اس سے نظریں ہٹائے بغیر کہہ کر اس نے فون والا ہاتھ نیچے کرلیا تھا۔اگلے ہی پل کھنکھار کر نظریں پھیر لیں۔اگلی کوئی بھی بات کیے بغیر باہر کی جانب بڑھ گیا۔کچھ تھا فضا میں ایسا کہ سیلینہ اسے آواز نہیں دے سکی تھی۔۔نا اسے آواز دے کر روک سکی تھی۔۔ نا اسکی جانب بڑھ سکی تھی۔کیا اسے محبت ہورہی تھی۔۔؟ اگلے ہی پل اس نے گھبرا کر سر جھٹکا تھا۔پھر باہر کی جانب بڑھ گئی۔سردار اب اسے اپنے جاننے والوں سے متعارف کروارہے تھے۔کچھ پل بعد وہ دور جا کھڑی ہوئی تھی۔اگلے ہی پل یاسر بھی اسکے ساتھ ہی آکھڑا ہوا۔۔ہاتھ باندھ کر دور بنے اسٹیج پر نظریں جمائے رہا۔اسی پل کوئی خاتون ان دونوں کی جانب بڑھیں اور بے ساختہ ان دونوں کی بلائیں لے لیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اللہ جوڑی سلامت رکھے پُتر۔۔"ان دونوں نے ایک دوسرے کی جانب چونک کر دیکھا تھا۔خاتون کی غلط فہمی دور کرنے سے پہلے ہی وہ آگے بڑھ گئ تھیں۔کچھ تھا کہ وہ دونوں ہنس دیے تھے۔

"کیا میں ناول کی ہیروئین ہوں اور تم اسکے ہیرو۔۔؟" جھک کر سرگوشی کی تھی اس نے۔یاسر نے سر ہلایا۔۔

"ہرگز نہیں۔۔میں باڈی گارڈ ہوں اور تم ایکٹریس۔۔"

"خوبصورت ایکٹریس۔۔"اس نے تصحیح کرنا ضروری سمجھا تھا۔یاسر نے اسکی جانب ایک نظر دیکھا۔ اسکی بالیاں، لباس، آنکھیں، چوڑیاں۔۔سب بہت خوبصورت تھا۔لیکن وہ اسکی خوبصورتی کا اعتراف کرلیتا ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔

"اتنی بھی کوئ خوبصورت نہیں ہو تم۔۔"سیلینہ نے اسکے جواب پر گہرا سانس لیا تھا۔

اگلے ہی پل اس کا فون بجنے لگا تو وہ رش سے ذرا دور جاکھڑی ہوئ۔اس نے یونہی نظریں پھیر کر اسے دیکھا تھا۔کئ لمحات بعد وہ اسکی جانب پھر سے بڑھ رہی تھی۔اسکے چہرے پر بے یقین سی خوشی جگمگا رہی تھی۔چال میں مسرت کے باعث ہلکی سی لرزش بھی تھی۔۔

"یاسر۔۔یوول کا فون آیا تھا۔سلطانہ پروڈکشنز سے مجھے ایک شارٹ ڈرامے کی آفر آئ ہے۔۔!" اس نے حیران ہونے کی کوشش کی تھی۔

"ریئلی۔واؤ۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ کیسے ہوسکتا ہے۔۔؟ میں تو اتنے کرائسس میں ہوں۔مجھے تو کوئی بھی اپنے ساتھ کام پر نہیں رکھنا چاہتا تھا۔" لمحے بھر کو ٹھہر کر اسکی جانب دیکھا۔مسکارے سے سجی آنکھوں میں شک سا تھا۔"کہیں تم نے کسی کو مارا پیٹا تو نہیں ہے اس کے لیے۔۔؟" اس نے اسے بے نیاز سی سرمئی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

"میری شکل غور سے دیکھو۔۔کیا میں تمہیں اتنا فارغ لگتا ہوں۔۔؟" اور وہ اسکی شکل غور سے دیکھ رہی تھی۔پھر مسکرا کر سر جھٹکا۔یاسر کیوں اسکے لیے کسی کو راضی کرے گا بھلا۔۔؟ اس نے ہر شک جھٹک دیا تھا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا اف۔۔کیا میں واپس کام کرسکتی ہوں۔!ویسے تمہیں کیا لگتا ہے۔۔؟ انہوں نے مجھے کام کیوں دیا۔۔؟" اس نے کندھے اچکائے تھے۔

"ہوسکتا ہے انہیں تم پر ترس آگیا ہو۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"انڈسٹری میں بلاوجہ کوئی بھی کسی پر ترس نہیں کھاتا۔۔"اس نے کہا اور پھر مسلسل بجتے فون کی جانب متوجہ ہوئی، اسے ایجنسی سے کال آرہی تھی۔وہ اسکا جواب طلب کررہے تھے۔اس نے فون کاٹ کر یاسر کی جانب چمکتی آنکھوں سے دیکھا۔وہ گڑبڑایا تھا۔نہیں وہ اسکا ایسے دیکھنا افورڈ نہیں کرسکتا تھا۔۔

"تم مجھے ایسے نہیں دیکھ سکتیں۔۔"اور وہ یکدم کھکھلا کر ہنس دی تھی۔پھر اسکی جانب ہلکا سا جھکی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم میرا لکی چارم ہو۔۔اچھا رکو میں دادا کو بتا کر آتی ہوں۔۔وہ بھی بہت خوش ہونگے۔" اس نے جلدی سے مہمانوں میں گھرے سردار کی جانب قدم بڑھائے تھے۔وہ پیچھے ہلکا سا مسکرایا تھا۔اگلے ہی پل اپنے بجتے فون کی جانب متوجہ ہوا۔سلطانہ کی کال تھی۔اس نے فون اٹھا کر کان سے لگایا۔۔

"تھینک یو۔۔"اور پھر اگلے ہی پل رکھ دیا۔اب وہ دور کھڑا سیلینہ اور دادا کو خوش ہوتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔سنہری سی اک لڑکی تھی۔۔جو اسکے دل میں اپنی تمام تر بیوقوفیوں کے ساتھ اترتی جارہی تھی۔جو اتنی کریزی تھی کہ اپنے ہاتھ پر بنا سوچے سمجھے اسکا نام مہندی سے لکھوا آئی تھی۔ اس نے اگلے ہی پل سر جھٹکا تھا۔۔لیکن وہ نہیں جانتا تھا۔۔کہ جو دل میں رہنے لگیں، انہیں سر جھٹک کر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔۔!

رات کے پہر ایجنسی مزید روشن لگ رہی تھی۔رات ابھی اتنی گہری نہیں ہوئی تھی اسی لیے نچلے فلور پر چند

ایک کیبنز کی بتیاں روشن تھیں اور کچھ گارڈز اپنا اپنا کام کرنے میں مصروف تھے۔رات کے کئی پہر گزرے تو ساحر نچلے فلور پر چلا آیا۔کچھ گارڈز جو تھوڑی دیر پہلے تک براجمان تھے اب وہ بھی جاچکے تھے۔وہ آگے بڑھ رہا تھا۔راہداریاں سنسان تھیں۔جب سے سیلینہ منظر سے غائب ہوئی تھی سب رپورٹرز کا دھیان وہی بھٹکا رہا تھا۔اور سیلینہ کی غیر موجودگی کے باعث اسے ایسا کوئی خاص کام بھی نہیں تھا۔وہ سیلینہ کا گارڈ تھا۔اگر وہ نہیں تھی تو اسے مزید کیا کام ہوسکتا تھا؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن پچھلے دنوں سے اسے کچھ کھٹک رہا تھا۔یاسر نے اسے ایک دفعہ کہا تھا کہ ایجنسی کے اندر ہی کہیں گڑ بڑ چل رہی ہے۔کوئی ان کے درمیان ہی موجود ہے جو ایکٹریس کے لیے مسائل کھڑے کر رہا ہے۔اسے اس بات پر یقین نہیں تھا۔وہ آنکھیں بند کر کے یقین کرنے والوں میں سے نہیں تھا۔لیکن اس نے کچھ دنوں سے ایجنسی میں کچھ بہت عجیب سا محسوس کیا تھا۔جب سے کیس شروع ہوا تھا، اسے لگتا تھا کوئی رات کے پہر ان چاروں کے کیبن کی تلاشی لیا کرتا تھا۔جیسے وہ کچھ ڈھونڈ رہا ہو لیکن بہت تگ و دو کے بعد بھی اسے کچھ میسر نہ آرہا ہو۔اسکی ترتیب سے رکھی گئیں چیزیں اگلی صبح بہت بے ترتیبی سے ملتی تھیں۔یہ دوسروں کو شاید محسوس نہیں ہوا تھا کیونکہ اس نے کسی کو اپنی اس خاص ترتیب کے بارے میں بتایا ہی نہیں تھا۔

اس نے آگے بڑھ کر کیبن کی بتی جلانے سے پرہیز کیا۔دبے قدموں آگے بڑھتا رہا۔۔دراز کھلنے اور تیزی سے بند ہونے کی آوازیں آرہی تھیں۔یہ اسکا شک نہیں تھا۔کوئی واقعی آفس میں موجود تھا۔اور وہ جو کوئی بھی تھا، اندھیرے میں درازیں تیزی سے کھول کر بند کرتا ہوا کچھ تلاش کر رہا تھا۔اس نے لمحے بھر کو اپنے قدم روک لیے۔۔کیبن میں دراز کھنگالتے شخص نے اسکی موجودگی کو محسوس کرلیا تھا۔دراز کھلنے اور بند ہونے کی آوازیں آنا بند ہوگئی تھیں۔وہ جو کوئی بھی تھا ٹھہر گیا تھا۔اور پھر وہ بجلی کی تیزی سے اٹھ کر ساحر پر جھپٹا تھا۔اندھیرا ہونے کے باعث کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ساحر نے اسے اٹھا کر دور پھینکا تو وہ ٹیبل پر رکھی گئی چیزوں سمیت زمین پر جا گرا۔۔لیکن اسی پہر اسے بھاگنے کا موقع مل گیا تھا۔وہ اٹھا اور تیزی سے باہر کی جانب دوڑا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ساحر اسکے پیچھے اسی تیزی سے بھاگا تھا۔راہداریوں کی جلتی روشنیوں میں اسے اس شخص کا چہرہ پھر بھی دکھائی نہیں دیا۔اس نے سیاہ کیپ اور چہرے پر ماسک چڑھا رکھا تھا۔بھاگتے بھاگتے اس نے اسکی جیکٹ کھینچی تو آہستین کا حصہ اسکے بازو سے لمحے بھر کے لیے ہٹ سا گیا۔اس نے اسکے ہاتھ پر بڑا سا کٹ دیکھا تھا۔۔چاقو کا کٹ۔۔جو کافی دنوں کا زخم لگتا تھا اور اب خشک سا ہو گیا تھا۔وہ اسکے پیچھے باہر سڑک تک دوڑتا آیا لیکن وہ ہوا میں کسی چھلاوے کی مانند غائب ہو گیا تھا۔اس نے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے اور پھر جھک کر گہرے گہرے سانس لینے لگا۔سیاہ ماسک اور کیپ والا بندہ غائب ہو گیا تھا۔نا صرف غائب ہو گیا تھا بلکہ وہ اسے شدید الجھن میں ڈال گیا تھا۔اس شخص کو ایجنسی کے تمام خفیہ دروازوں کا علم تھا۔اسے خارجی اور داخلی دروازے بغیر کسی دقت کے یاد تھے۔یاسر نے ٹھیک کہا تھا۔وہ جو کوئی بھی تھا ایجنسی کا ہی بندہ تھا۔نچلے فلور پر کام کرنے والوں کے علاوہ ان دروازوں کا علم کسی کو بھی نہیں تھا۔وہ دوبارہ اندر چلا آیا تھا۔پھر بکھرے کیبن کی حالت بغور دیکھی۔الٹے ہوئے ٹیبل اور زمین بوس ہوئی چیزوں کے ساتھ اسے اک چمکتی ہوئی شے نظر آئی تھی۔وہ پنجوں کے بل آہستہ سے بیٹھا۔۔پھر ہاتھ آگے بڑھا کر اس چمکتے ہیرے نما شے کو اٹھالیا۔۔

وہ ایک طرح کی انگوٹھی تھی۔جس کے اوپر اک باریک سا نگینہ جڑا ہوا تھا۔اس نے یہ انگوٹھی کہاں دیکھی تھی بھلا۔۔؟ اور پھر یکدم یاد آنے پر وہ چونکا تھا۔تیزی سے اٹھ کر ثبوتوں والی فائل اٹھالی۔ثمرین رضا کے گھر سے حاصل ہوئی تصاویر جو ثبوت کے طور پر استعمال ہونی تھیں۔۔اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں یہ ایک انگوٹھی بھی تھی جو غائب ہوچکی تھی۔پروفائیلرز اور ڈیٹیکٹوز نے اس انگوٹھی کے متعلق مختلف آراء کا اظہار کیا تھا لیکن اسے ان سب میں دلچسپی نہیں تھی۔

سوال یہ تھا کہ ثمرین رضا کی انگوٹھی اس نا معلوم شخص کے پاس کیا کررہی تھی۔۔؟ اور وہ نا معلوم شخص اس آفس میں آخر کیا لینے آیا تھا۔۔؟ اس نے سر اوپر کی جانب اٹھایا اور پھر گہرا سانس لیا۔ساتھ ہی ساتھ وہ اب حنیفہ کو بھی فون کررہا تھا۔اسے جلد از جلد کسی نہ کسی سینئر کو اس واقعے کے بارے میں آگاہ کرنا چاہیے تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

شادی کی تقریب اپنے عروج پر تھی۔دادا اب اسے اپنے پرانے جاننے والوں سے ملوا رہے تھے۔ وہ سنجیدگی سے ہر ایک کے ساتھ مل رہا تھا۔دور سے اسے دیکھتی سیلینہ لمحے بھر کو مسکرائی تھی۔ وہ مسکراتا نہیں تھا۔اور کسی اجنبی کے لیے تو بالکل بھی نہیں۔لیکن وہ اسے ایسے بھی کتنا اچھا لگتا تھا۔رد عمل دینے سے مکمل پرہیز کرتا ہوا۔غیر دلچسپی سے ایک جانب بیٹھا ہوا۔ اسکی نگاہیں تھیں کہ اس نے لمحے بھر کو اسکی جانب دیکھا تھا۔اسکی مسکراہٹ گہری ہوگئی تھی۔ساتھ ہی ساتھ اسے ہاتھ بھی ہلا کر دکھایا تھا۔مہندی والا۔۔جس پر اسکا نام لکھا ہوا تھا۔سامنے موجود لڑکے نے اسکی حرکت پر لمحے بھر کو گہرا سانس لے کر سر ہلایا تھا۔ایسے جیسے کہہ رہا ہو "تمہارا کچھ نہیں ہوسکتا،لڑکی۔سدھر جاؤ"۔۔لیکن لڑکی تھی سدھرنا ہی نہیں چاہتی تھی۔وہ اسے دیکھتی رہنا چاہتی تھی۔آنکھوں میں ڈھیروں چمک لیے۔۔اس بچے کی مانند جو اپنے سب سے پسندیدہ کھلونے کو دیکھتا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہے۔۔جو اسکی پہنچ سے بہت دور ہوتا ہے۔جو اسکی حیثیت سے کہیں بلند ہوتا ہے۔۔جو اسکے لیے ہوتا ہی نہیں۔۔

مسکراہٹ آہستگی سے تھم گئ تھی۔وہ اب اپنے کمرے کے دروازے میں کھڑی تھی۔سامنے موجود گھر والے اسے ایسے نظر انداز کیے ہوئے تھے جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو۔اسکی آنکھوں میں محرومی کی کئ داستانیں رقم تھیں۔خاموشی کے باعث لب اور آنکھیں ساکت تھیں۔اس نے دروازے کی چوکھٹ پر ہاتھ رکھا۔۔تایا کے بچے اور انکی عید کی نئ خریداری جیسے اسکی آنکھوں میں دھواں سا بھر گئ تھی۔اسکے پاس پچھلی عید کا سوٹ رکھا تھا۔اور وہ بغیر کہے جانتی تھی کہ اسے وہی سوٹ پہننا تھا۔محرومی سے دیکھتی آنکھوں میں کئ آنسو جمع ہونے لگے۔اگر گھرانے اتنے خوشحال ہوتے ہیں تو اسکا گھرانہ کہاں تھا۔۔؟کیا وہ اتنی مکروہ تھی کہ اسے ان گھرانوں میں رکھا ہی نہیں جاسکتا تھا؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

گھر والے کھانے کے لیے اٹھ گئے۔اسے ان کے ساتھ ایک ٹیبل پر بیٹھ کر کھانے کی اجازت نہیں تھی۔وہ پیچھے چھوڑ دیئے جانے والوں میں سے تھی۔اسے کوئ اپنے ساتھ بٹھانا پسند نہیں کرتا تھا۔وہ خود کو آئینے میں کتنے ہی پہروں تکا کرتی تھی۔بالکل خاموشی سے۔۔ اسے اپنی محروم ذات سے الجھن سی ہونے لگی تھی۔اس نے گہرا سانس لے کر بمشکل خود کو پچھلی یادوں سے نکالنا چاہا۔ اسکی آنکھیں گیلی تھیں۔۔نم سی۔۔اس نے آس پاس نگاہ دوڑائی۔۔فرزانہ اب جھک کر ربیعہ کا ماتھا چوم رہی تھیں۔ربیعہ کے لبوں پر بھرپور مسکراہٹ دیکھ کر اسکے دل میں تکلیف سی ہونے لگی۔ساتھ ہی اسکے والد کھڑے تھے۔جو ربیعہ کو دیکھ کر یکدم رونے لگے تھے۔وہ رخصت ہونے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

والی تھی۔۔اور یہ وہ منظر تھا کہ اسکی دھواں دھواں ہوتی آنکھوں سے کئ آنسو گرا گیا تھا۔اس نے چونک کر جلدی سے رخسار صاف کیے۔

لیکن کچھ خواہشیں کبھی اسکا پیچھا نہیں چھوڑتی تھیں۔ماں نے اسے احسن علی کے گھر لاوارثوں کی مانند چھوڑ دیا تھا۔وہ گھر بہت کم آیا کرتی تھی۔اسے یہ بات بہت وقت بعد سمجھ آئ تھی کہ وہ اسے چھوڑ چکی تھی۔اسی لیے تائیاں اسے یتیمی اور منحوس ہونے کے طعنے دیا کرتی تھیں۔باپ کی محبت اور ماں کی نرمی جیسے اسکے نصیب میں تھی ہی نہیں۔اسے یاد تھا کہ ایک دفعہ تائ نے اسے مہمانوں کے درمیان رخسار پر بے رحم سا تھپڑ دے مارا تھا۔اسے وجہ یاد نہیں رہی تھی۔ اسے بس ظلم یاد رہ گیا تھا۔اسے یاد تھا کہ وہ اس پوری رات روتی رہی تھی۔یکدم ہی اسے سانس لینے میں دشواری ہوئ تو وہ وہاں سے اٹھ گئ۔وہ مزید گھرانوں میں یوں تنہا نہیں بیٹھ سکتی تھی۔جس طرح سب اپنے اپنے گھرانوں کے ساتھ براجمان تھے، اسے اپنا آپ بہت مس فٹ لگ رہا تھا۔وہ اٹھ کر واپسی کے لیے قدم بڑھا چکی تھی۔اسکا رخ سردار کے سفید محل کی جانب تھا۔اسکا حلق بہت درد کررہا تھا۔اسے لگا وہ مزید اگر خود پر جبر کرتی رہی تو گلا تکلیف سے پھٹ جائے گا۔وہ جلد از جلد واپس جانا چاہتی تھی۔جس شادی کے لیے وہ بہت خوش تھی، اس شادی میں اسکا دم بری طرح گھٹ رہا تھا۔

یاسر نے یونہی نگاہ پھیر کر دیکھا تو سیلینہ نظر نہیں آئ۔وہ حیران ہوا۔یہاں تو وہ کسی کو جانتی بھی نہیں تھی۔کچھ پل بعد اس نے سردار سے معذرت کی اور اسے فون کرنے لگا۔پھر اس جگہ تک بڑھ آیا جہاں وہ چند پل پہلے بیٹھی ہوئ تھی۔وہ اتنی جلدی میں اٹھ کر گئ تھی کہ اپنا فون کرسی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پر ہی چھوڑ گئ تھی۔اس نے گہرا سانس لے کر فون کان سے ہٹایا اور اسکا فون اٹھا کر ہال سے باہر نکل آیا۔اسکے قدم خودبخود واپسی کے لیے اٹھ رہے تھے۔جب وہ داخلی دروازہ پار کرنے لگا تو کسی کی ہچکیوں پر ٹھہر گیا۔اسکا ہاتھ ڈار ناب پر ہی تھا۔لیکن وہ اندر نہیں بڑھ سکا۔۔ٹھنڈے لاؤنج میں وہ رو رہی تھی۔وہ آگے نہیں بڑھ سکا۔۔وہیں ٹھہرا رہا۔۔وہ روتی رہی۔۔اس نے سیلینہ کو پہلے کبھی ایسے روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔وہ بغیر وجہ کے نہیں رویا کرتی تھی۔اور ایسے تو کبھی نہیں روئ تھی۔۔کچھ پل بعد وہ اسے یونہی چھوڑ کر سبزہ زار کی جانب واپس چلا آیا تھا۔

کئ لمحات بعد وہ بھی واپس چلی آئ تھی۔اپنی بکھری سی حالت درست کیے۔۔لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائے۔۔کسی نے اسکی غیر موجودگی محسوس نہیں کی تھی۔اس نے کرسی پر بیٹھ کر آس پاس اپنا موبائل تلاش کرنا چاہا۔ابھی وہ ادھر ادھر ہاتھ مارتی موبائل ڈھونڈ ہی رہی تھی کہ کسی نے اسکے سامنے موبائل کیا تو وہ چونکی۔۔ایک نظر اٹھا کر دیکھا۔۔وہ چہرہ جھکائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔چند پل وہ دونوں ایک دوسرے کو پلکیں جھپکائے بنا دیکھتے رہے تھے۔وہ روتی رہی تھی۔۔یاسر کی سرمئ آنکھیں اسکی بھیگی پلکوں کو چھو کر بے حد خاموشی سے پلٹ گئ تھیں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے بمشکل مسکرا کر اسکے ہاتھ سے فون لیا تھا۔۔

"یہ کہاں سے ملا تمہیں۔۔؟" نظریں چرا کر سوال کیا۔وہ بغور اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

"تمہاری کرسی پر رکھا ہوا تھا۔۔"اس نے سر ہلایا۔پھر سامنے دیکھنے لگی۔ربیعہ کے آس پاس اب بہت سی لڑکیاں اکٹھا تھیں۔کوئ اسکا لہنگا درست کررہی تھی، کوئ اسکے بالوں کو چھو کر برابر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کررہی تھی، کوئی اسکے کان میں کچھ کہہ رہی تھی۔۔اور کچھ ہنس رہی تھیں۔یاسر اب بھی اسکا چہرہ بغور دیکھ رہا تھا۔اس نے اسے بغور دیکھتے، دیکھا تو چونکی۔۔

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟" اسکے پوچھنے پر اس نے سر جھٹکا تھا۔پھر سر نفی میں ہلا کر اس سے ذرا فاصلے پر کررکھی کرسی کھینچ بیٹھا۔سیلینہ کی طرح وہ بھی یہاں بہت لوگوں کو نہیں جانتا تھا۔یہ تو سردار تھے جنہوں نے اسے بہت سے لوگوں سے متعارف کروادیا تھا۔نہیں تو وہ یہاں کسی کو بھی نہیں جانتا تھا۔

"ربیعہ کتنی پیاری لگ رہی ہے ناں۔۔؟" اسکے پوچھنے پر یاسر نے سر ہلایا تھا۔۔

"میں سوچتی ہوں کہ کیا ہر دلہن اپنی شادی پر اتنی ہی پیاری لگتی ہوگی۔۔؟"

"پتہ نہیں۔۔مجھے تو سب ایک جیسی لگتی ہیں۔۔"اور اس نے گہرا سانس لے کر چہرہ اسکی جانب پھیرا تھا۔پھر بے بسی سے ہنس دی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ سب الگ طرز کے لباس ،میک اپ اور زیور کا انتخاب کرتی ہیں۔ایسے میں وہ سب ایک جیسی کیسے لگ سکتی ہیں تمہیں۔۔؟" اس نے لاعملی سے کندھے اچکائے تھے۔اسے واقعی نہیں پتہ تھا۔

"اچھا بتاؤ۔۔کبھی کوئی لڑکی اچھی لگی ہے۔۔؟"

"نہیں۔۔"

"سوچو تو سہی کم از کم۔۔"اس نے اصرار کیا تو یاسر نے سوچنے کی کوشش کی۔۔پھر سر نفی میں ہلایا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا جولیا تو اچھی لگتی ہو گی تمہیں۔۔ کتنی خوبصورت ہے وہ۔۔"

"مجھے جولیا بالکل نہیں پسند۔۔"

"کیوں بھئی۔۔؟"

" بس نہیں پسند۔۔"

"کوئی وجہ تو ہو گی ناں۔۔"

"کوئی وجہ نہیں ہے۔میں نے اس نہج پر کبھی سوچا ہی نہیں۔"

"افوہ یاسر۔۔جب تم یہ نہیں سوچتے ہو کہ تمہیں کونسی لڑکی پسند ہے اور کونسی ناپسند تو پھر تم سوچتے کیا ہو آخر۔۔؟" اس نے چہرہ اسکی جانب موڑے پوچھا تھا۔وہ واقعی جاننا چاہتی تھی کہ اسکے دماغ میں آخر چلتا کیا رہتا تھا؟

"میں سوچتا ہوں کہ اگر میں ہفتے کے اتنے دن کام کرونگا تو مزید کتنے دن دادا کے پاس ٹھہر سکونگا۔۔اگر میں اس راستے سے جاؤنگا تو مجھے بلاوجہ ایکٹریس کا سامنہ کرنا پڑے گا، اسی لیے میں اس راستے سے جاتا ہوں جہاں ان کا نام و نشان ہی نہ ہو۔یہ بھی کہ اس کیس کی فائل پچھلے کیسس سے اتنی مشابہت کیوں رکھتی ہے۔۔؟ اور مزید مجھے کتنے اور سال باڈی گارڈ کا کام کرنا پڑے گا کہ میں چیف بن جاؤں۔۔بس یہی باتیں۔۔"سیلینہ کا منہ کھل گیا تھا۔آنکھوں میں گہرا تعجب لیے وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔

" تم یہ سب سوچتے رہتے ہو۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں۔۔"

In that brief moment, she looked so done with him...!

"اچھا یہ تو بتا ہی سکتے ہو ناں کہ کیسی لڑکیاں پسند ہیں تمہیں۔۔؟"

"لڑکیاں، لڑکیاں ہوتی ہیں۔اور کم و بیش سب ایک جیسی ہی ہوتی ہیں۔"

"ایک جیسی کہاں ہوتی ہیں۔۔؟ دیکھو۔۔کیا اب میں اور جولیا ایک جیسے ہیں۔۔؟"

"بس تھوڑا ہی تو فرق ہے۔۔"سیلینہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔۔

"وہ مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے ،یاسر عالم۔"

اس نے لمحے بھر کو اسے دیکھا۔۔

"اچھا مجھے لگا تھا کہ تم اس سے زیادہ خوبصورت ہو۔۔" اور ایک پل کے لیے سب کچھ ٹھہر گیا تھا۔یاسر خود بھی کہہ کر چونکا تھا۔یہ بات غیر ارادی طور پر اس نے سوچی تھی اور آج اسی طرح اس نے کہہ دی تھی۔سیلینہ کو اس پر یقین کرنے میں چند لمحے لگے تھے۔پھر وہ مسکرائی اور پورے دل سے مسکرائی۔اسے مزید کوئی سوال نہیں کرنا تھا۔اسے یاسر کے جواب نے مسکراتے رہنے پر مجبور کردیا تھا۔

"اب ایسے مسکرا کیوں رہی ہو۔۔؟"

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ ایک گارڈ کو میں جولیا سے زیادہ خوبصورت لگتی ہوں۔اور یہ وہی گارڈ ہے جو ہمیشہ مجھے کہتا رہتا ہے کہ میں اتنی بھی خوبصورت نہیں۔۔"ساتھ براجمان گارڈ نے گہرا سانس لیا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھا۔اسی پل بارات آچکی تھی۔سب لوگ گردنیں پھیرے اب باراتیوں کو تک رہے تھے۔وہ دونوں بھی اسی جانب دیکھ رہے تھے۔سردار بھی لڑکی والوں کے ساتھ کھڑے بارات میں آئے مردوں کا استقبال کررہے تھے۔ان سے مل رہے تھے۔وہ دونوں انہی کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"دادا کتنے خوش لگ رہے ہیں۔میں سوچ رہی ہوں کہ تمہاری شادی پر کتنے خوش ہونگے وہ۔۔"اس نے سر ہلایا تھا۔پھر اسکی جانب دیکھا۔۔

"شاید مجھ سے بھی زیادہ خوش ہوں۔۔"اور وہ ہنس پڑی تھی۔وہ سردار کو یاسر سے زیادہ اسکی شادی پر خوش ہوتا سوچ سکتی تھی۔کچھ پل بعد اس نے چہرہ پھیر کر اسکی جانب دیکھا۔

"تم ٹھیک ہو۔۔؟ " اسکے پوچھنے پر وہ ٹھٹکی تھی۔پھر سر ہلایا۔۔

"ہوں۔مجھے کیا ہونا ہے؟ دیکھو اب بھی مسکرا رہی ہوں۔شاید میں کسی ہینڈسم ماں کے بیٹے کو پسند ہی آجاؤں۔۔اور وہ میری مسکراہٹ کے باعث میرا رشتہ مانگ لیں۔مجھے اس گاؤں کو چھوڑ کر جانا ہی نہ پڑے۔میں شادی کرکے یہیں کی ہو رہوں۔۔"لمحوں میں اس نے اپنی کہانی طے کرلی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اسکے جواب پر محض سر ہی ہلاتا رہ گیا تھا۔کچھ پل بعد کھانے کا اہتمام ہوا اور سب اس میں مصروف ہوگئے۔دادا اور وہ ایک ہی ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھارہے تھے۔یاسر باقی لڑکوں کے ساتھ مل کر کھانے کا انتظام دیکھ رہا تھا۔کھانا کھایا جاچکا تو رخصتی کا وقت ہوچلا۔سب اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔گھر والوں کے ساتھ رخصتی پر وہ اور دادا دونوں روہانسے ہوگئے تھے۔رخصتی بھی ہوگئ تو وہ لوگ فرزانہ سے اجازت لیتے پلٹنے کی تیاری کرنے لگے۔رات خاصی گہری ہوگئ تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

یاسر ابھی ان کے ساتھ گھر نہیں جاسکتا تھا۔اسے یہ سب سمیٹنا تھا۔جب تک ہر شے واپس اپنے مقام تک نہیں پہنچ جاتی وہ واپس نہیں جاسکتا تھا۔وہ اور دادا گھر آگئے۔۔اسی پہر ان کے پیچھے کوئی اور بھی گھر میں داخل ہوا تھا۔سیلینہ نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔ایک ادھیڑ عمر خاتون تھیں۔قیمتی سے نفیس لباس میں ملبوس اور ان کے ساتھ ہی انکا بیٹا کھڑا تھا۔۔سفید کاٹن کے سوٹ میں ملبوس۔۔اونچا سا۔۔

سردار انہیں کسی پرانے حوالے سے جانتے تھے اسی لیے انہیں لاؤنج میں بیٹھنے کی دعوت دے ڈالی۔وہ کچن میں میثم کے ساتھ چلی آئی تھی۔وہ انہیں نہیں جانتی تھی۔بہتر یہی تھا کہ وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ جاتی۔۔ابھی وہ کچن سے نکل کر اپنے کمرے کی جانب بڑھنے ہی لگی تھی کہ خاتون نے اسے آواز دے کر روک لیا تھا۔وہ چونک کر رک گئی۔۔پھر ان کے بلانے پر پاس چلی آئی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ سوہنی کڑی آپکی پوتی ہے جی سردار صاحب۔۔؟" خاتون کے پوچھنے پر سردار نے نا سمجھی سے سر نفی میں

ہلایا تھا۔پھر مسکرا کر انکی غلط فہمی دور کرنے لگے۔۔

"یہ میری پوتی نہیں ہے۔۔لیکن پوتی جیسی ہے۔ایک شاگرد کی بیٹی ہے اسی لیے ہمارے ساتھ چھٹیاں گزارنے آئی ہے۔۔" سردار کے جواب پر وہ جزبز ہوئی تھی۔وہ بات گھما کیوں رہے تھے۔۔؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا اچھا۔۔ماشاء اللہ۔۔بہت سوہنی ہے جی۔۔میں اپنے اکبر کا رشتہ مانگنے آئی ہوں اسکے واسطے۔۔اگر آپ اسکے ابو سے رابطے کا کوئی ذریعہ وضع کردیں تو چنگا ہوجائے گا۔"اور اب کہ وہ بری طرح چونکی تھی۔سردار

نہیں چونکے۔شاید وہ ان کا ارادہ بھانپ گئے تھے اسی لیے بات گھما کر اسکا تعارف کروایا تھا۔وہ مسکرائے تھے۔

"دیکھیں راشدہ۔بچی ہماری ہی ہے لیکن شاید اسکے والد کو آپکا یوں رشتہ لے جانا پسند نہیں آئے۔میں آپکو مایوس لوٹانے پر مجبور ہوں۔۔"انہوں نے بات سمیٹنے کی کوشش کی لیکن وہ خاتون کسی بھی طرح ٹلنے والی نہیں لگ رہی تھیں۔سیلینہ کو ان کے والہانہ انداز سے گھبراہٹ سی ہونے لگی تھی۔بعض چیزیں محض خواب میں ہی اچھی لگتی ہیں۔وہ حقیقت بن کر سامنے آجائیں تو ان سے الجھن ہونے لگتی ہے۔اسے بھی اپنی کچھ دیر کی کہی گئی بات کو سچ ثابت ہوتا دیکھ کر شدید الجھن ہورہی تھی۔

"سردار جی۔۔ہم ان سے خود بات کرلیں گے۔ہمیں بس ان کا رابطہ نمبر دے دیں۔ہم جا کر ان سے اپنی بیٹی مانگیں گے۔ایسی کڑی کو یوں نہیں چھوڑا جاسکتا۔"اس نے ان دونوں کی جانب خوفزدہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔کتنے کریپی تھے دونوں۔۔پیچھے پڑنے والوں میں سے۔اسے پیچھے پڑنے والوں سے سخت قسم کا بیر تھا۔

"راشدہ بیٹی۔۔میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔بچی ان کی امانت ہے۔وہ میرے پاس چھوڑ کر گئے ہیں۔ایسے میں اسے کسی بھی معاملے میں نہیں قید کرسکتا۔اور اسکے والد صاحب مجھ سے خفا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہونگے۔آپ اپنی جگہ درست ہیں لیکن بہتر یہی ہوگا کہ اس بات کو یہیں ختم کردیا جائے۔۔"لیکن وہ انہیں نہیں سن رہی تھیں۔وہ اب انکی جانب مسکرا کر مزید کوئی بات کہنے لگی تھیں، کہ اسی پہر داخلی دروازے سے یاسر داخل ہوا۔وہ سارے دن کا تھکا ہوا لگتا تھا۔لاؤنج میں براجمان لوگوں کی جانب ایک نظر سوالیہ سا دیکھا۔پھر آگے بڑھ آیا۔۔

"یہ کون لوگ ہیں، دادا۔۔؟" وہ اب سردار سے سوال کررہا تھا۔ماتھے پر بل ڈال کر۔۔جیسے اسے ان کا یہاں آنا بہت برا لگا تھا۔

"یہ۔۔بیٹے یہ راشدہ آصف ہیں۔آصف اقبال صاحب کی بیگم۔اور یہ ان کے بیٹے ہیں۔یہ ان کا ہاتھ مانگنے آئی ہیں سیلینہ کے لیے۔۔"اسکی آنکھوں نے سیلینہ سے، اس خاتون اور خاتون سے اسکے صاحبزادے تک سفر کیا تھا۔ماتھے کے بل گہرے ہوگئے۔آنکھوں کی چبھن بڑھ گئی۔اس نے اگلے ہی پل سردار کی جانب دیکھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اور آپ نے کیا جواب دیا انہیں۔۔؟"

"میں نے سیلینہ کے والد کی خفگی کے متعلق بتایا لیکن وہ خود ان سے بات کرنا چاہتی ہیں۔"

"کیا آپ نے انہیں اصل وجہ نہیں بتائی ،دادا۔۔؟" وہ یکدم جیسے بہت حیران ہوا۔سردار چونکے اور پھر یکدم سنبھلے۔انہیں یاسر کا ساتھ دینا تھا۔

"نہیں بیٹے۔۔میں نے انہیں اصل بات نہیں بتائی۔۔تم بتادو ناں۔۔"وہ سب ان دونوں کی جانب دیکھ رہے تھے۔آخر ایسی کیا اصل بات تھی جو ان دونوں کو پتہ تھی اور سیلینہ کو نہیں پتہ تھی۔۔؟ اگلے ہی پل یاسر ان کی جانب گھوما تھا۔سرمئ آنکھوں میں ڈھیروں ناگواری لیے۔۔

"سیلینہ میری بچپن کی منگیتر ہے۔"اور یہ آیا پلاٹ ٹوئسٹ۔۔اسے سمجھ آگیا تھا کہ وہ کیا کررہا تھا۔

منگیتر۔۔؟" لڑکے کو جیسے اسکا لفظ بہت گراں گزرا۔۔"کیا آپ دونوں شادی کا ارادہ رکھتے ہیں۔۔؟"

" ظاہر سی بات ہے بیوقوف۔۔ہم شادی کا ارادہ رکھتے ہیں جبھی تو منگنی اب تک رکھی ہوئی ہے۔"

"جب بچپن کی منگیتر ہے تو اب تک شادی کیوں نہیں کی۔۔؟"

"تم سے پوچھ کر نہیں کریں گے۔ہماری جب مرضی ہوگی ہم تب شادی کریں گے۔"اس نے ایک نظر سیلینہ پر ڈالی تھی۔وہ بمشکل اپنی ہنسی ضبط کررہی تھی اور اس میں بری طرح ناکام بھی ہورہی تھی۔یہ آخر کس قسم کی

مضحکہ خیز حالت تھی؟

"کیا لڑکی آپ سے شادی کرنے پر راضی ہے۔۔؟" لڑکے نے پھر سوال کیا تھا۔یاسر نے خود کو چنگھاڑنے سے باز رکھا۔

"نہیں۔۔ہم لڑکی سے رضامندی کے متعلق نہیں پوچھتے۔ہم انتہائی ظالم لوگ ہیں۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لیکن لڑکی ایسا ظلم خود پر کروانا چاہتی ہے۔وہ اس ظالم سے شادی کرنا چاہتی ہے۔۔" وہ بھی آگے بڑھ آئی۔پھر اسکے ساتھ آکھڑی ہوئی۔دادا نے پلٹ کر ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔اک زبردست سا کوندا لپکا تھا ان کے ذہن میں۔۔

"سردار جی۔۔اگر یہ لڑکی اس لڑکے کی بچپن کی منگ تھی تو آپکو ہمیں پہلے بتادینا چاہیے تھا۔خواہ مخواہ اتنی بدمزگی ہوئی۔۔"وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔دادا بھی اٹھ گئے۔۔

"مجھے تو خود اس منگنی کے متعلق ابھی پتہ چلا ہے۔ہم ایک دوسرے سے بہت راز رکھنے والا گھرانہ ہیں۔ہم شادی والے دن ہی بتاتے ہیں کہ ہمیں کس سے شادی کرنی ہے۔بلکہ ہم شادی والے دن ہی بتاتے ہیں کہ ہمیں شادی کرنی ہے۔اس سے پہلے نہیں۔اب خاندان کی روایتیں ہیں۔۔بھلا کیا کیا جاسکتا ہے۔۔؟" سردار کہاں پیچھے رہنے والے تھے۔خاتون نے ان کی توجیہہ پر بے یقینی سے ان کی جانب دیکھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بڑے ہی عجیب لوگ ہیں آپ سب۔۔"

"آپ سے کم۔خواہ مخواہ دوسروں کی منگیتر کا رشتہ اپنے لیے نہیں مانگتے۔"یاسر نے پیچھے سے جلی کٹی ہانک لگائی تھی۔وہ لوگ بکتے جھکتے جاچکے تھے۔سیلینہ اور دادا پیچھے ہنس رہے تھے۔یاسر انتہائی بیزاریت سے صوفے پر

آ بیٹھا تھا۔پھر ان دونوں پر ایک ایک نگاہ ڈالی۔وہ ہنستے ہنستے دوہرے ہوئے جارہے تھے۔

"انتہائی ظالم لوگ۔۔بچپن کی منگیتر۔۔اف۔۔"اسکا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔

"دادا نے اصل بات نہیں بتائی۔۔دادا کو خود پلاٹ ٹوئسٹ پتہ نہیں تھا۔مجھے اندازہ نہیں تھا کہ سیلینہ اس سین میں تمہاری بچپن کی منگیتر تھی۔"سردار نے ہنس کر کہا تو سیلینہ اور میثم پھر سے ہنس دیئے۔وہ ان لوگوں کی جانب دیکھ رہا تھا اور اسکے تاثرات ایسے تھے کہ واللہ۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر اس سب میں اتنا ہنسنے والی کیا بات تھی؟

"کباڑا کر کے بس ہنسا کریں آپ لوگ۔"

"اچھا تو کباڑا کر کے رونا بھی ہوتا ہے۔۔"سردار کی جانب سے جوابی جملہ آیا تھا۔اس نے گہرا سانس لیا۔پھر ایک نظر ،آنکھوں سے آنسو صاف کرتی سیلینہ کی جانب دیکھا۔ہنسنے کی وجہ سے اسکی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں۔اگلے ہی پل سردار کو پنچایت کے کچھ لوگ بلانے چلے آئے تو وہ باہر کی جانب بڑھ گئے۔کل ربیعہ کا ولیمہ تھا۔انہیں اس میں شرکت کے لیے بلایا جارہا تھا۔وہ اٹھ کر باہر کی جانب بڑھے تو یاسر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔وہ بھی اسکے ساتھ ہی اٹھی تھی۔رات گہری ہوگئ تھی۔وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی کہ لمحے بھر کو اسے آواز دے کر روکا۔ وہ جو زینوں پر تھا، رک گیا۔۔لمحے بھر کو پلٹ کر اسے دیکھا۔۔وہ پاس چلی آئی تھی۔

"میرا ظالم منگیتر بننے کے لیے بہت شکریہ۔۔میں متجسس ہوں کہ مستقبل میں مزید تم میرے لیے کیا کیا بنوگے۔۔؟"

"یہاں پر اصل ظالم کون ہے کیا میں تمہیں بتاؤں۔۔؟" اسکے ٹھنڈے سے طنز پر سیلینہ نے مسکراہٹ دبا کر دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے اسے مزید کچھ بھی کہنے سے باز رکھا تھا۔

"میں تو بالکل نہیں ہوں۔۔اتنا میں جانتی ہوں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم اتنا بھی کیوں جانتی ہو۔۔؟ آدھا علم زہر کے مترادف ہوتا ہے۔"

"اچھا یاسر صاحب۔آپ باڈی گارڈ ہونے کے ساتھ ساتھ فلاسفر کب سے بنے ہیں۔۔؟"

"جب سے انتہائی سمجھدار ایکٹریس کے ساتھ کام کرنا شروع کیا ہے۔۔"لبوں کو سختی سے بند کر کے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔اس نے مزے سے کندھے اچکائے تھے۔پھر اسے نظریں اٹھا کر دیکھا۔وہ اس سے دو زینے اوپر کھڑا تھا۔

"پتہ ہے مجھے کچھ پل پہلے ہی اندازہ ہوا ہے کہ بعض خواب، محض خواب ہی رہنے چاہیئے۔وہ اگر حقیقت کا روپ دھار لیں تو اک بھیانک صورت اختیار کرلیتے ہیں۔نمرہ احمد ٹھیک کہتی ہیں۔بعض فینٹیسیز صرف فینٹیسیز رہنی چاہیئے۔اگر وہ اصل میں واقع ہوجائیں تو ٹریجڈیز ثابت ہوتی ہیں۔مجھے لگ رہا ہے کہ شاید واجد حسن کو بھی ایک فینٹیسی ہی رہنا چاہیئے تھا۔میں نے اسے حقیقت میں پانے کی کوشش کی اور اپنی ہی آنکھیں زخمی کرلیں۔بعض خواب اگر حقیقت بن جائیں تو انسان کی آنکھیں تک زخمی ہوجاتی ہیں۔بھلے ہی ان خوابوں کا وجود کتنا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو۔۔وہ آپکے لیے نہیں ہوتے۔آپ ان خوابوں کو پانے کی حیثیت ہی نہیں رکھتے۔۔"یہاں وہ لمحے بھر کو ٹھہری تھی۔اسے آنکھیں اٹھا کر دیکھا پھر ہلکا سا مسکرائی۔۔"مجھے اندازہ ہوگیا کہ ہر جگہ میں ہی قصور وار تھی۔ماریہ ٹھیک کہتی ہے۔مجھے اپنی اوقات سے بڑے خواب نہیں دیکھنے چاہیئے تھے۔"وہ چند پل اسے دیکھتا رہا تھا۔پھر ایک قدم نیچے اترا۔اسکی شہد رنگ آنکھوں میں دیکھا۔

"بعض دفعہ لوگ آپ سے ایسی باتیں محض اسی لیے کرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آپ۔۔ واقعتاً۔۔ان خوابوں کو پانے کی حیثیت رکھتے ہیں۔وہ ڈرتے ہیں۔۔خوفزدہ ہوتے ہیں۔۔کہ کہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آپ واقعی اس خواب کی تعبیر حاصل نہ کرلیں۔یہاں کوئی کسی سے کم یا زیادہ حیثیت نہیں ہے۔ پیسہ، اسٹیٹس، شہرت، عزت، اثرورسوخ۔۔"وہ لمحے بھر کو ٹھہر کر استہزائیہ سا مسکرایا تھا۔"یہ سب درجات ہم نے بنائیں ہیں۔ان درجات کی انسانی خوابوں میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ان درجات سے تمہاری کم تری یا برتری کا کوئی تعلق نہیں ہے۔تم واجد حسن کو پانے کے لیے کل بھی قابل تھیں اور آج بھی ہو۔بلکہ مجھے لگتا ہے کہ تم اسکے لیے بہت زیادہ اچھی ہو۔"وہ کہہ کر سکون سے اسے دیکھ رہا تھا۔وہ یقینا اسکے جواب پر متعجب ہوئی تھی۔

"سب اچھا بولنے والے اتنا چپ کیوں رہتے ہیں۔۔؟ مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم اتنا اچھا بولتے ہو۔۔"اس نے سر ہلایا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے میں تم سے متاثر ہورہی ہوں۔۔"اس نے ہلکا سا مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا تھا۔ پھر ہاتھ آگے بڑھا کر اسکی الجھی بالی بالوں سے علیحدہ کرنے لگا۔وہ آنکھیں اٹھائے اسے خوابناک نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اندھیرے میں بیٹھ کر مت رویا کرو۔۔ذہنی صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔"وہ اسکے آہستگی سے کہنے پر چونکی تھی۔گلابی سے بھرے بھرے لب ادھ کھلے تھے۔کیا وہ جانتا تھا؟ یاسر نے اسے نظریں جھکا کر دیکھا تھا۔

"کوئی انسان کسی سے عظیم اور کم تر نہیں ہوتا،سیلینہ۔۔سوائے تقوی کے۔۔سوجاؤ اب جا کر۔۔" اور اسی کے ساتھ وہ پلٹ گیا تھا۔وہ نہیں پلٹ سکی۔اس نے ہاتھ اٹھا کر اس بالی کو چھوا جسے وہ اسکے بالوں سے ابھی ابھی الگ کر کے گیا تھا۔اس بالی پر اب تک اسکے ہاتھ کا لمس موجود تھا۔وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دھڑکتا دل لیے کمرے کی جانب بڑھ آئی تھی۔پھر اپنے پیچھے دروازہ بند کرلیا۔۔کتنی ہی دیر دروازے سے لگ کر کھڑی رہی۔بالی کو بھی ایک ہاتھ سے تھام رکھا تھا۔اسکے آہستگی سے کہے گئے چند جملے اب اسے ساری رات جگائے رکھنے والے تھے۔۔

"کوئی انسان کسی سے عظیم اور کم تر نہیں ہوتا،سیلینہ۔۔"

"سیلینہ۔۔"اف۔۔اسکے منہ سے اپنا نام سننا کتنا اچھا لگتا تھا۔وہ بیڈ کی جانب بڑھ آئی تھی۔پھر بے ساختہ اس پر اوندھے منہ آ لیٹی۔اس بالی کو کان سے اتار کر نگاہوں کے سامنے کیا۔اور پھر جانے کتنے ہی پہر اسے تکتی رہی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلی دوپہر یاسر ایجنسی چلاگیا تھا۔یہاں اسکا کوئی کام نہیں تھا۔سردار کو شام ولیمے کے لیے جانا تھا۔ وہ ان کے کمرے کا دروازہ بجاتی ، اجازت ملنے پر اندر چلی آئی تھی۔وہ کوئی کتاب پڑھ رہے تھے۔اسکے اندر آنے پر سیدھے ہو بیٹھے۔

"دادا۔۔مجھے آپ سے اب اجازت چاہیئے۔۔"اسکے کہنے پر وہ اسے نا سمجھی سے تکنے لگے تھے۔وہ مسکرا کر پاس

چلی آئی تھی۔پھر ان کے سامنے بیڈ پر آ بیٹھی۔ان کی جانب دیکھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کی محبت، خلوص، قدر و منزلت اتنی خوبصورت تھی کہ میں خود کو یہاں سے نکال لے جانے پر ذرا سا بھی مجبور نہیں کر سکی۔لیکن جو آئیں انہیں جانا تو ہوتا ہی ہے ناں۔۔آج نہیں تو کل۔۔بس کل جانے سے بہتر ہے کہ میں آج ہی چلی جاؤں۔"

"لیکن بچے یاسر نے تو کہا تھا کہ تم مزید ایک ہفتہ رکو گی۔۔"

"جی دادا۔۔تب حالات بہت کٹھن تھے۔میرے پاس ٹھہرنے کے لیے محفوظ مقام نہیں تھا۔لیکن اب میں واپس کام پر جاسکتی ہوں۔اگر نہیں گئی تو معاملات بلاوجہ طوالت کا شکار ہوجائیں گے۔میں نہیں چاہتی کہ اب کسی کو بھی میرے حوالے سے کوئی شکایت ہو۔۔"اس نے سنجیدگی سے کہا تھا۔ سردار نے فکر مندی سے اسے دیکھا۔

"شگفتہ کا مسئلہ کیسے حل کروگی۔۔؟"

"میں فی الحال اس معاملے پر کوئی بیان نہیں دینا چاہتی۔معاملہ خود ہی دب جائے گا۔ پہلے میں ماں کی ضمانت کرواکر انہیں گھر واپس لانا چاہتی ہوں۔"انہوں نے اسکے لائحہ عمل پر سر ہلایا تھا۔پھر اسکی جانب نرمی سے دیکھا۔۔

"یاسر کے ساتھ جاؤگی۔۔؟"

"نہیں، دادا۔۔اسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی۔میں نے اپنے پی اے کو کال کی ہے۔وہ مجھے لینے آتا ہی ہوگا۔۔"سردار لمحے بھر کو اسے اداسی سے دیکھ رہے تھے۔وہ تھی تو زندگی میں کتنی رونق اور خوشی تھی۔اب

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ چلی جائے گی تو یہ محل کتنا سنسان ہو جائے گا۔ان کی نگاہیں محسوس کر کے اس نے انہیں سوالیہ سا دیکھا تھا۔

"کیا ہوا، دادا۔۔؟"

"سوچ رہا ہوں تم جا رہی ہو تو یاسر کے ساتھ ہی گزارہ کرنا پڑے گا۔۔"اور وہ ہنس دی تھی۔

"یہ تو کرنا پڑے گا آپکو۔۔"

"اور تم جانتی ہو ناں۔۔کہ یاسر کے ساتھ گزارہ کرنا اس دنیا کا سب سے مشکل کام ہے۔۔"وہ ہنستی جا رہی تھی اور ساتھ میں ان کی تائید بھی کر رہی تھی۔

"آپ ٹھیک کہتے ہیں۔۔"وہ بھی مسکرائے تھے۔اگلے کئی لمحات میں یوول چلا آیا تو وہ سردار کو الوداعی کلمات کہتی باہر نکل آئی۔دادا اسے چھوڑنے لکڑی کی باڑ تک آئے تھے۔وہ کار میں بیٹھ کر بھی انہیں ہاتھ ہلاتی رہی۔وہ اب باڑھ سے باہر نکلے اسے ہاتھ ہلا رہے تھے۔وہ جا چکی تو انہوں نے گہرا سانس لیا۔۔اور پھر اندر چلے آئے۔۔

"آؤ سردار۔۔اپنی تنہائی کو پھر سے گلے لگا لیتے ہیں۔۔"اور کچھ تھا کہ اسکے جاتے ہی سارا گاؤں سنسان سا محسوس ہونے لگا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

www.urdunovelbank.com

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ----

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں --

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ----

میٹنگ آفس کی طویل نشستوں پر کئی گارڈز براجمان تھے۔وہ ان گارڈز میں سے تھے جنہیں تحقیقاتی ٹیم نے اپنے ساتھ کیس کو تحقیق کرنے کے لیے چنا تھا۔ساحر نے ٹیبل پر سب کے سامنے نگینے والی انگوٹھی رکھی۔یاسر نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا۔ساحر نے اسے رات والے معاملے پر آگاہی دی تھی اسی لیے وہ چھٹی لینے کے باوجود بھی آج ایجنسی چلا آیا تھا۔معاملہ سنگین تھا۔کوئی ایجنسی کے اندر داخل ہوا تھا۔اور وہ بھی نچلے فلور پر۔۔جو سب سے زیادہ حساس فلور تھا۔یہاں ایکٹریس کے سینکڑوں راز موجود تھے۔کسی تیسرے فرد کا یہاں داخل ہونا درست نہیں تھا۔یہ ایک طرح کی خطرے کی گھنٹی تھی۔۔اور پورے سیکیورٹی سسٹم کے لیے سوالیہ نشان بھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلمان عابد نے اک گہری سانس لی اور پھر پیچھے ہو بیٹھے۔۔ان سب پر اک نگاہ ڈالی۔۔حنیفہ ان کے ساتھ ہی سنجیدگی سے براجمان تھے۔۔

"جو کل رات ہوا۔۔وہ قابل مذمت ہے۔کوئی ہماری ایجنسی میں داخل ہوا۔۔ہمارے کیبنز میں سے فائلز کھنگالیں۔۔اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ لے کر یہاں سے فرار ہوتا، وہ دھر لیا گیا۔یہ اچھی بات ہے۔لیکن اس سے کہیں زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ وہ ہمارے سسٹم کے ہر ایک پہلو سے واقف ہے۔ہر ایک داخلی اور خارجی دروازے سے۔میں یہ کہنا تو نہیں چاہتا، لیکن غالب گمان یہی ہے کہ کوئی ہمارے اندر ہی موجود ہے۔۔"وہ لمحے بھر کو سیدھے ہو بیٹھے تھے۔۔"اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہم میں سے ہی کوئی ہے۔۔"یہ آخری بات بہت سرد لہجے میں کہی گئی تھی۔ہر ایک گارڈ کا چہرہ لمحے بھر کو سفید ہوا تھا۔

"آپ لوگوں کی اس واقعے پر کیا رائے ہے۔۔؟ میں جاننا چاہتا ہوں۔۔اس واقعے کو کیسے جسٹفائی کریں گے آپ سب۔۔؟ اور ایک بات ذہن نشین کرلیں۔۔کہ ایجنسی کی تین ایکٹریس غائب اور ایک کا قتل کیا جاچکا ہے۔"میٹنگ روم میں گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔لمحے بھر کو ساحر سیدھا ہو بیٹھا۔۔

"میں ڈیٹیکٹو ارمان کی قیاس آرائی سے متفق ہوں۔ثمرین رضا نے واقعی اس اسٹالکر سے بچنے کے لیے کچھ حفاظتی اقدامات کر رکھے تھے۔اور اسی لیے اس حملہ آور کے بازو پر زخم موجود تھا۔۔" ایک پل کے لیے سب نے اسکی جانب دیکھا تھا۔"جب میں نے اسے پیچھے سے پکڑنے کی کوشش کی ، تب میرے ہاتھ میں محض اسکی آہستین آئی تھی۔آیستین کھینچا تانی میں ذرا پیچھے ہوئی تو اسکے ہاتھ پر موجود زخم واضح ہوگیا۔زخم چند ہفتے پرانا لگ رہا تھا۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یاسر بھی سر ہلا کر سیدھا ہو بیٹھا تھا۔اسے ساحر کی بات سے اتفاق تھا۔

"اور ہمارا میجر سسپیکٹ معید حسن ہے۔ان سب ایکٹریس کا ماہر نفسیات۔لیکن سرچ وارنٹ نہ ہونے کے باعث ہم اسکا آفس یا کلینک کچھ بھی نہیں چھان سکتے۔ہاں لیکن ہم اسے زبانی کلامی تفتیش کے لیے بلاسکتے ہیں۔وہ آنے پر راضی تھا۔۔"

سلمان نے اسکی بات پر لحظہ بھر کو اسے ٹھہر کر دیکھا۔۔

"سیلینہ مظہر کے کیا حالات ہیں۔۔؟"

"وہ حفاظت سے ہیں۔ان کے آس پاس کافی خطرات ہیں۔میں چاہونگا کہ آپ انہیں دو یا تین گارڈز اسائین کردیں اور جولیا میڈم کو بھی۔۔انہیں بھی تھریٹ موصول ہوا تھا۔۔"

"جولیا کے پاس آلریڈی بہت سے گارڈز موجود ہیں۔۔"

"جی جانتا ہوں۔۔لیکن ایک گارڈ آپ اپنی طرف سے اسائین کریں جو محض آپکو ساری تفصیلات دینے کا پابند ہو۔۔"سلمان نے اسکی بات پر سر ہلایا تھا۔وہ اسکے مشورے سے متفق دکھائی دے رہے تھے۔

"جو ایکٹریس وکٹم ہیں ان کی مشترکہ بات کیا ہے۔۔؟" حنیفہ نے پوچھا تو ساحر نے جواب دیا۔۔

"وہ سب اپنے کم بیک کی تیاری کررہی تھیں اور ان سب کو ڈس آرڈر تھا۔۔"حنیفہ لمحے بھر کو رکے تھے۔سلمان نے انکی جانب دیکھا۔

"لیکن جولیا تو اس مشترکہ پہلو سے باہر ہے۔۔"اور اب کہ وہاں بیٹھے سب گارڈز چونکے تھے۔ یہاں تک کہ یاسر بھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ نہ تو اپنے کم بیک کی تیاری کررہی ہے اور نہ ہی اسے کوئی ڈس آرڈر ہے۔۔"لمحے بھر کو آفس میں گہری خاموشی چھا گئی تھی۔

"کیا یہ کوئی مس ڈائریکشن ہے۔۔؟ ہماری توجہ اصل کیس سے ہٹا کر کسی اور معاملے میں الجھانے کی۔۔؟" زار نے پوچھا تو یاسر نے سر نفی میں ہلایا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"قاتل ایک پیٹرن کے تحت کام کررہا تھا۔اور اسی سلسلے کی وجہ سے اسکے حراست میں آنے کے مواقع کئ زیادہ ہیں۔اس نے ایک ایسی ایکٹریس کو تھریٹ دیا جو اس پیٹرن کا حصہ کہیں سے نہیں ہے۔ایون وہ پیٹرن توڑ رہی ہیں۔۔وہ صرف ہمیں خود کی جانب سے مشکوک کرنا چاہتا ہے۔وہ چاہتا ہے کہ ہم الجھ کر اصل لیڈ کھودیں۔۔"حنیفہ کے ساتھ بہت سے گارڈز نے سر ہلایا تھا۔

"یہ تو مشہور سیریل کلنگز جیسا کیس ہے۔۔"

"جی ہاں۔۔اگر ہمارے پاس وہ تینوں ایکٹریس ثمرین کی طرح موجود ہوتی تو شاید ہم اس کیس کو بھی سیریل کلنگ کا کیس کہہ سکتے تھے۔ویسے یہ آدمی جو کوئ بھی ہے، سائیکو ہے۔نفسیاتی طور پر ٹھیک نہیں ہے۔۔"میٹنگ برخاست ہوئ تو سب گارڈز روم سے اٹھ گئے۔ محض وہ چاروں ہی پیچھے رہ گئے تھے۔زار جو اپنے فون پر جھکا ہوا تھا چونک کر سیدھا ہوا۔۔اس نے بے یقینی سے سر اٹھا کر یاسر کی جانب دیکھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا ہوا۔۔؟"

"یہ نیوز میں تمہاری اور سیلینہ کی تصاویر کیوں وائرل ہوئ ہیں۔۔؟" اس نے تیزی سے موبائل اسکے ہاتھوں سے لیا تھا۔پھر فورا سے باہر کی جانب بھاگا۔اسکی اور سیلینہ کی ساتھ کئ تصاویر میڈیا اور سوشل میڈیا پر بجلی کی تیزی کے ساتھ وائرل ہورہی تھیں۔ہر تصویر میں وہ دونوں زینے ساتھ چڑھتے، اترتے، ایجنسی میں داخل ہوتے اور اپارٹمنٹ سے نکلتے ہوئے نظر آرہے تھے۔اس نے سفید چہرے کے ساتھ حنیفہ کے آفس کا دروازہ دھکیلا تھا۔وہ بھی اتنا ہی سفید چہرہ لیے ٹی وی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دیکھ رہے تھے۔ان تصاویر میں ایسا کچھ بھی نازیبا نہیں تھا لیکن نیوز اینکرز جس طرح اسے پیش کررہے تھے وہ سب بہت غلط تاثر پیش کررہا تھا۔

سیلینہ نے بھی بے یقینی سے اپنا موبائل نگاہوں کے سامنے کر کے دیکھا۔

"کیا سیلینہ مظہر اپنے باڈی گارڈ کے ساتھ سوالیہ تعلقات میں ملوث ہیں۔۔؟ کیا وہ ایک کے بعد ایک جھٹکا برداشت کرنے کی تاب خود میں رکھتی ہیں۔۔؟" تبصرے میں ایک بار پھر سے اسکی ذات مرکز تھی۔ہر جانب جیسے شور ہنگامہ سا مچ گیا تھا۔آفس میں پیچھے ہو کر بیٹھی ماریہ نے لمحے بھر کو مسکرا کر اس نیوز کو دیکھا تھا۔اسے ایک رات قبل اپنے باپ سے کی گئ گفتگو یاد آئ تھی۔ وہ ان کے آفس میں، ان کے سامنے براجمان تھی۔وہ اسے نظریں اٹھائے دیکھ رہے تھے۔

کیا تمہاری ازدواجی زندگی اتنی اہم ہے کہ اسے سلجھانے کے لیے میں اپنا قیمتی وقت ضائع کروں۔۔؟"

انہوں نے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا تھا۔وہ چند پل انہیں سرد آنکھوں سے تکتی رہی۔۔

"سیلینہ مظہر کو میرے راستے سے ہٹادیں،ڈیڈ۔۔مجھے مزید کچھ نہیں چاہیئے۔۔"

شعیب مسکرایا۔۔پھر ہاتھ باہم ملاتا آگے ہو بیٹھا۔اسکی سرد آنکھوں میں جھانکا۔۔

"آج تم مجھے اپنی ماں والی نظروں سے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔؟ کیا تمہیں پھر کسی نے احساس دلا دیا ہے کہ تم ایک شکی مزاج رکھنے والی، ناقابل برداشت عورت ہو۔۔؟ بالکل اپنی ماں کی طرح۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسکی آنکھیں آہستگی سے گلابی ہونے لگی تھیں۔ان میں ایسا زخمی سا تاثر ابھرا تھا کہ وہ شعیب کو بھی چند پل کے لیے حیران کر گئی تھی۔

"آپکی اور ماں کی خوفناک ازدواجی زندگی کو قریب سے دیکھنے کے بعد میں ایک ایسی عورت میں ڈھل گئی ہوں جو اپنے شوہر پر ذرا سا بھروسہ کرنے کی تاب نہیں رکھتی ہے۔ تھینکس ٹو یو، ڈیڈ۔۔ کہ میں ایک ایسی سک ماں اور بیوی ثابت ہورہی ہوں۔"وہ اسکی بات سن کر پیچھے ہو بیٹھا تھا۔ سنجیدگی سے اسے دیکھا۔۔

"میں تمہاری بکواس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔کیا کام ہے۔۔؟"

"سیلینہ کو میرے راستے سے ہٹادیں۔۔"

"ملٹینٹ ہائیر کر کے تو دیا تھا۔۔کیا ہوا۔۔؟"

"وہ پکڑا گیا ہے۔۔"وہ چند پل اسکے جواب پر اسکا چہرہ دیکھتا رہا تھا۔پھر ہلکا سا مسکرا کر سیدھا ہو بیٹھا۔اسکی مسکراہٹ بہت سرد تھی۔۔

www.urdunovelbank.com

"کسی کو اگر تخت سے نیچے گرانا ہو تو سیدھا جا کر اس پر حملہ نہیں کیا کرتے۔۔بلکہ اسکی طاقت کو توڑتے ہیں۔۔ تنکا تنکا کر کے۔۔اسے لمحہ بہ لمحہ کھوکھلا کرتے ہیں۔تاکہ وہ گرے تو دوبارہ اٹھنے کی ہمت نہ کرسکے۔تمہاری مخالف کی طاقت کیا ہے فی الحال۔۔؟" وہ چونک کر ان کا چہرہ بغور دیکھنے لگی تھی۔پھر اس پر ایک انکشاف سا ہوا۔اسکی آنکھوں میں سرد سی چمک ابھری۔۔

"اسکا باڈی گارڈ۔۔"شعیب کو اسکا جواب اچھا لگا تھا۔اس نے مسکرا کر سر ہلایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"انہیں علیحدہ کردو۔۔الگ الگ۔۔کوسوں دور۔۔وہ ٹوٹ کر بکھر جائے گی۔جیسے کئی سال پہلے بکھری تھی۔ہم نے اس سے اسکی طاقت کو جدا کردیا تھا۔ہم نے۔۔اس سے۔۔واجد کو جدا کردیا تھا۔۔"کچھ چھناکے سے ٹوٹا تھا۔ماریہ حسن چونک کر ان کی جانب دیکھنے لگی تھی۔

"کیا واجد کو اس سے آپ نے الگ کیا تھا۔۔؟ کیا وہ اسکینڈل اس پر آپ نے بنوایا تھا۔۔؟زبیر اینڈ سنز کا چھوٹا بیٹا۔۔وہ سب کیا تھا۔۔؟"

"وہ سب لائحہ عمل تھا۔واجد جیسی سونے کی چڑیا میں اس دو ٹکے کی ایکٹریس کے ہاتھ میں نہیں دینا چاہتا تھا۔اسکا باپ میرا بہت اچھا بزنس پارٹنر تھا۔اسکے بیٹے کو کسی کے ساتھ شادی کرتا دیکھ کر میں اپنے قدموں پر کلہاڑی نہیں چلا سکتا تھا۔میری اس میں کوئی غلطی نہیں تھی۔اس لڑکی کو درمیان میں نہیں آنا چاہیے تھا۔اسے سمجھنا چاہیئے تھا کہ یہ اسکی جگہ نہیں تھی۔اور تمہیں بھی اس بات پر شرمندہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔تم وہی کررہی ہو جو تمہیں کرنا چاہیئے۔وہ لڑکی غلط لوگوں کے درمیان اپنا مقام ڈھونڈ رہی ہے۔یہاں پر مقام طے کیے جاچکے ہیں۔یہاں پر اسکی کوئی گنجائش نہیں۔"اور وہ وہاں سے اٹھ آئی تھی۔اسکے اندر شرمندگی پہلے بھی نہیں تھی لیکن اپنے باپ کی باتیں سننے کے بعد اسے اپنا ہر غلط قدم درست نظر آنے لگا تھا۔

اس نے اسی پہر اپنے جاننے والے صحافیوں کو فون کیا اور انہیں یاسر اور سیلینہ پر کیچڑ اچھالنے کے لیے حکم جاری کردیا۔ایسا تھا تو پھر ایسے ہی سہی۔۔

اور اس صبح اس کے، رات میں اٹھائے گئے قدم پر ہر جگہ تہلکہ سا مچ گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ سن ہوئے چہرے کے ساتھ نظر کے آفس میں بیٹھی تھی۔وہ اور یوول مستقل فون پر رپورٹرز کو اس پھیلی افواہ کے بارے میں بریف کررہے تھے۔ان کے حلق ایک ہی بات کرتے کرتے خشک ہونے لگے تھے۔

"نہیں سر۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔وہ سیلینہ کا باڈی گارڈ ہے۔وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔" نظر نے پیشانی پر ابھرتا پسینہ صاف کر کے کہا تھا۔یوول بھی اسی قسم کی باتیں کر کے رپورٹرز کو مطمئن کررہا تھا۔کچھ پل بعد نظر نے اپنا فون آف کر کے اسکی جانب دیکھا تھا۔

"کیا تم جانتی ہو کہ ایکٹریس کی زندگی کو کیا چیز کھا جاتی ہے۔۔؟ " اس نے نظریں اٹھا کر نظر کی جانب دیکھا تھا۔۔

"افواہیں۔۔افواہیں اسکی زندگی تباہ کردیتی ہیں۔تم ایک اسکینڈل سے نکل کر دوسرے میں یوں بغیر بریک کے داخل نہیں ہوسکتیں۔تم ایسے تباہ ہوجاؤ گی۔۔سینکڑوں ایکٹریس ایسے ہی تباہ ہوئی ہیں۔۔"اسکی ہتھیلیوں پر مہندی اب تک موجود تھی۔لیکن وہ اب بھدی صورت اختیار کرتی جارہی تھی۔جس مسرت کے بلبلے میں وہ قید تھی، وہ بلبلہ پھٹ چکا تھا۔اب حقیقت منہ کھولے اسکے سامنے کھڑی تھی۔ایسی حقیقت جس سے اسکی حیات تک کڑوی ہوگئی تھی۔

"اب میری بات دھیان سے سنو۔۔"اس نے اسے کہا تو وہ اسکی جانب خالی خالی نظروں سے دیکھتی رہی۔۔

اسی پہر نچلے فلور پر راہداریوں میں تمام گارڈز کے درمیان سلمان عابد نے یاسر کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔وہ سپاٹ چہرہ لیے ان کے حکم کا منتظر تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میڈیا بلاؤ۔تم ابھی پریس کانفرنس میں اسکے اور اپنے تعلق کا انکار کروگے۔۔تم اس سے ایک دو دفعہ کے علاوہ نہیں ملے۔نہ تمہیں اسکے معاملات میں دلچسپی ہے۔چند حادثاتی فوٹیجز کو اپنا رنگ دیا جارہا ہے۔تم اس تعلق کو ایسے پیش کیے جانے کی مذمت کروگے۔یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی عزت کا سوال ہے۔۔"اس نے حکم سن کر سر ہلایا تھا۔لب ایک سیدھی سی لکیر میں بند تھے۔۔

"تم پریس کانفرنس میں اس تعلق کو باطل قرار دو گی۔تمہارا اس گارڈ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔ تم اس بات کا۔۔سب کو یقین دلاؤ گی۔۔تم اسی کانفرنس میں اپنے ماں کی گرفتاری کا بیان بھی دو گی۔تمہاری ماں کو اس جرم میں فیبریکیٹ کیا جارہا ہے۔پھنسایا جارہا ہے اسے۔۔تم سب کو یہی کہو گی۔رپورٹرز کے فضول سوالات کے جوابات دینے کی ضرورت نہیں۔اعتماد سے مسکرا کر بیٹھی رہنا۔انہیں اپنے آنے والے پراجیکٹ کے بارے میں بتانا۔انہیں یہ تاثر دینا کہ تمہیں اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔تم سکون سے اپنا کام کررہی ہو۔"اس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔اور پھر اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نچلے فلور پر سلمان اب تک یاسر کی جانب متوجہ تھے۔۔

"اور تم۔۔آئندہ۔۔سیلینہ مظہر سے۔۔کبھی نہیں ملوگے۔۔اگر تم اس کے آس پاس دکھائی دیئے۔۔تو تمہیں سسپینڈ کردیا جائے گا۔تم اسے نہیں جانتے۔تمہیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔گاڈ اٹ۔۔؟" اس نے سلمان کی بات سن کر سر اثبات میں ہلایا تھا۔وہ سمجھ گیا تھا۔

پریس کانفرنس کے لیے میڈیا کو بلایا گیا۔پہلا بیان یاسر نے دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دوسرا بیان شام کو رکھا گیا تھا۔ایجنسی کا وسیع ہال سفید چمچماتے ٹائلز سے مزین تھا۔سیلینہ رپورٹرز کے جم غفیر کے سامنے موجود تھی۔کیمرے کی کلک کلک، فلیش لائٹس اور اسکے سامنے موجود بیش بہا مائکس۔۔وہ سب اسکا بیان سننے آئے تھے۔اس نے لب وا کیے۔۔مسکرائی۔۔اسی پہر یاسر ایجنسی کے داخلی دروازے کی جانب بڑھا تھا۔وہ اسکی آواز سن سکتا تھا۔لیکن وہ انتہائی سنجیدگی سے اثر لیے بغیر باہر کی جانب بڑھتا جارہا تھا۔

"نہیں۔۔"اس نے حلق میں ابھرتی گرہیں نگل کر کہنا شروع کیا تھا۔۔

"میں یاسر عالم کو نہیں جانتی۔ان سے ایک دو دفعہ ملاقات ایک مکمل اتفاق ہے۔۔"

اسکے قدم نہیں رکے۔۔وہ داخلی دروازے تک پہنچنے والا تھا۔

"اس ایک دو دفعہ کی ملاقات کو غلط تاثر دیا جارہا ہے۔میرا یاسر عالم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔"

"یاسر عالم میرے لیے ایک اجنبی کی حیثیت رکھتے ہیں۔انہیں اگر میرے ساتھ ریمپ پر دیکھا گیا ہے تو وہ ایک اسکرپٹ کے تحت دیکھا گیا تھا۔میری زندگی میں ایسے گارڈز کی کوئی جگہ نہیں۔۔"

وہ مسکرا کر بولتی جارہی تھی۔حلق میں گرہیں لگتی جارہی تھیں۔۔ساتھ ساتھ دل بھی بند ہورہا تھا۔ وہ اسکی پشت کو یہاں سے دیکھ سکتی تھی۔وہ اسے پشت دیکھ کر بھی پہچان سکتی تھی۔اور وہ اسے پہچان گئی تھی۔

"ہم ایکٹریس کی زندگی میں ایسے گارڈز کی کوئی جگہ نہیں ہوسکتی۔کسی نے مجھ سے کہا تھا کہ تمام انسان برابر ہوتے ہیں۔۔میں اسے بتانا چاہتی ہوں کہ اس دنیا میں۔۔سب انسان برابر نہیں

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہوتے۔۔کچھ انسان غلام ہوتے ہیں۔۔اور کچھ انسان انکے مالکان۔۔کچھ انسان جانور ہوتے ہیں۔۔ اور کچھ انہیں جانور بنانے والے انسان۔۔کچھ انسان شیطان ہوتے ہیں اور کچھ فرشتے۔۔کچھ انسان خدا ہوتے ہیں اور کچھ مخلوق۔۔میں اسے بتانا چاہتی ہوں کہ یہاں انسان برابر نہیں ہوتے۔انہیں برابر سمجھنے والے اس دنیا کے معصوم ترین لوگ ہیں۔انہیں چاہیئے کہ جان لیں۔۔کہ کچھ انسانوں میں سے ہیں۔۔جو شیاطین ہیں۔۔اور وہ کبھی انسان نہیں ہوسکتے۔۔"اس کی آواز آخر میں لرزی تھی لیکن وہ بولتی جارہی تھی۔۔یاسر اسکی آخری بات سن کر لمحے بھر کو ٹھہرا تھا۔اور پھر وہ اسی تیزی سے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

وہ اسے کہنا چاہتی تھی کہ اسکی۔۔سیلینہ کی زندگی میں کوئی جگہ نہیں تھی۔۔

اس قیمتی انسان کی۔۔سیلینہ کی کچرا ہوتی زندگی میں کبھی کوئی جگہ نہیں ہوسکتی تھی۔۔

وہ قابل قدر تھا۔۔وہ اس کی زندگی کا حصہ کیسے بن سکتا تھا۔۔؟ آنسو خشک ہوگئے تھے۔اور اب وہ اعتماد سے بولتی جارہی تھی۔بغیر چپ ہوئے۔۔بغیر رکے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اسکی میڈیا سے کی گئی گفتگو سن کر باہر نکلتا چلا گیا تھا۔اس نے پلٹ کر ایک لمحے کے لیے بھی نہیں دیکھا تھا۔سیلینہ نے بات ختم کرلی تھی۔وہ منظرِ عام سے ہٹ آئی تھی لیکن دل اتنی تھکن محسوس کررہا تھا کہ وہ مزید کسی سے برائے نام بھی ایک دو بات نہیں کر پارہی تھی۔اس نے یوول اور نظر سے معذرت کی اور اپنے اپارٹمنٹ کی عمارت کی جانب بڑھ آئی۔اسے چند لمحے اکیلے رہنا تھا۔۔بالکل اکیلے۔۔وہ کچھ نہیں سوچنا چاہتی تھی۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اپارٹمنٹ ویسا ہی تھا۔سنسان۔۔اندھیرے میں ڈوبا ہوا۔۔اس نے ہاتھ بڑھا کر داخلی راہداری کی بتی روشن کی اور پھر تھکے قدموں سے آگے بڑھ آئی۔لاؤنج میں آتے ہی وہ صوفے پر بے دم سی بیٹھ گئی تھی۔پریس کانفرنس میں رپورٹرز کے سامنے کھڑے اسکی ٹانگیں جواب دے گئی تھیں مگر وہ پھر بھی جم کر ایستادہ رہی۔۔اسے مستعد رہنا تھا۔اسکے پاس یہ سب کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔

لمحے بھر کو اس نے سر صوفے کی پشت پر گرا کر، خالی خالی نظروں سے چھت کی جانب دیکھا تھا۔ کتنا ہرٹ ہوا ہوگا وہ اسکے الفاظ سے۔۔؟ وہ جس نے کسی سائے کی مانند ہر پہر اسکی مدد کی تھی۔ وہ جو ایک سے زائد بات تک کسی سے نہیں کیا کرتا تھا۔وہ اسے اپنے ساتھ لیے، اپنے دادا کے گھر گیا تھا۔اس نے کہاں کہاں اسکی حفاظت نہیں کی تھی؟ اور آخر کار اس نے کیا کیا تھا۔۔؟ اتنی تکلیف دیتی باتیں کہہ دیں۔۔؟

آنکھوں میں گلابی سی لکیریں جمع ہونے لگی تھیں۔شاید ان لکیروں میں کئی آنسو پنہاں تھے۔لیکن وہ ابھی رونا نہیں چاہتی تھی۔وہ ابھی کچھ بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔اسکا مستقل بجتا فون ساتھ ہی صوفے پر رکھا تھا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر فون نگاہوں کے سامنے کیا اور پھر اسی سست انداز سے فون کان سے لگا لیا۔نمبر غیر شناسا تھا اور اسے مسلسل پریشان کررہا تھا۔اس نے اٹھانے میں ہی عافیت جانی تھی۔۔لیکن دوسری جانب کی آواز سن کر وہ یکلخت ہی سیدھی ہو بیٹھی تھی۔

"سیلینہ مظہر۔۔رائٹ۔۔؟" کسی خاتون کی آواز تھی۔۔

"جی ہاں۔۔آپ کون۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"سلطانہ ناز۔۔آپکے پراجیکٹ کی پروڈیوسر۔۔"اور اسکے انداز کی ساری لاپرواہی سمٹ گئ تھی۔وہ اسے جانتی تھی۔وہ یاسر کی والدہ تھی۔اس نے ایک بار اسے یاسر کی کار میں دیکھا تھا جب وہ ان دونوں کو اس کلب سے نکال لایا تھا۔

"کیا آپ اس ڈرامے کی پروڈیوسر ہیں۔۔؟کیا یہ سلطانہ پروڈکشنز کا پراجیکٹ ہے۔۔؟" اس نے یقین دہانی چاہی تھی۔

"جی بالکل۔۔میں پروڈکشن ڈائیریکٹر ہوں۔اور اس ڈرامے میں خصوصی طور پر اپنے پیسے کی سرمایہ کاری کررہی ہوں۔اس سرمایہ کاری کے ذریعے میں بھاری منافع کی توقع رکھتی ہوں لیکن مجھے ایسا ہوتا ہوا نظر نہیں آرہا۔آپ ہمارے ڈرامے کی لیڈاداکارہ ہیں۔اور مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ آپکو باور کروانا پڑ رہا ہے کہ آپ اپنے کام میں انتہائی کوتاہ نگاہی سے کام لے رہی ہیں۔میرا پی اے آپکو پچھلے آدھے گھنٹے سے رابطے میں لینے کی کوشش کررہا ہے لیکن چونکہ آپ انتہائی غیر ذمہ داری سے اسکی کالز نظر انداز کررہی ہیں تو مجبوراً مجھے آپکو آپکی ذمہ داریاں یاد دلانے کے لیے فون کرنا پڑ رہا ہے۔۔آپ ہمارے ساتھ کام کررہی ہیں یا نہیں۔۔؟"

اس نے ٹھہر کر اسی نرمی سے پوچھا تھا۔اسکے لہجے میں کسی قسم کا طنز یا تلخی موجود نہیں تھی۔لیکن کچھ تھا اسکی آواز میں کہ وہ تیر کی مانند سیدھی ہو بیٹھی تھی۔شاید اسکے لہجے کی تمکنت یا پھر انداز کی نرم سی سختی تھی۔۔

"جی۔۔جی میں آپکے ساتھ کام کررہی ہوں۔۔"سلطانہ نے جیسے دوسری جانب ٹھہر کر اپنی کلائی میں بندھی گھڑی پر وقت دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"آپکی پریس کانفرنس ختم ہوئے بیس منٹ گزر چکے ہیں۔آپکو کام پر اب تک آجانا چاہیے تھا۔"

اس نے بے ساختہ نگاہ اٹھا کر وال کلاک میں وقت دیکھا تھا۔

"جی میں بس نکل ہی رہی تھی۔"

"دس منٹ میں آجائیں آپ۔۔میری ٹیم آپکا انتظار کررہی ہے۔"اس نے کہہ کر فون رکھا تو سیلینہ تیزی سے اٹھی۔۔دس منٹ۔۔اسے دس منٹ میں سیٹ پر پہنچنا تھا۔دوسری جانب موجود سلطانہ نے فون کان سے نیچے کیا تو ساتھ موجود سرمد نے اسے حیرت سے دیکھا۔ وہ اس ڈرامے کا ڈائیریکٹر تھا۔سلطانہ کے آفس میں کسی کام سے آیا تھا اور اسے سیلینہ جیسی معمولی اداکارہ سے بات کرتا دیکھ کر خاصہ متعجب بھی ہوا تھا۔بلند و بالا آفس کی کھڑکیوں سے روشنی چھن کر اندر گر رہی تھی۔نک سک سے تیار ہوئی، ترو تازہ سی سلطانہ نے اک نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"آپ اتنی سخت تو نہیں ہوتی کسی پر۔۔؟ سیلینہ سے کیا کوئی خدا واسطے کا بیر ہے۔۔؟" وہ مزاح کے طور پر بولا تھا لیکن سلطانہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔پھر اسے ہاتھ سے مقابل رکھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ ہاتھ میں تھامی اسکرپٹ لیے اسکے سامنے بیٹھ گیا تھا۔

"اس لڑکی کو ابھی بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے، سرمد۔۔وہ اس انڈسٹری کے لیے ضرورت سے زیادہ ہی معصوم ہے۔اسے یہاں زندہ رہنا ہے تو سوچ سمجھ کر رہنا ہوگا۔۔"

"کیا آپ اسکی مدد کررہی ہیں۔۔؟" اسکے پوچھنے پر اس نے بے نیازی سے شانے اچکائے تھے۔ انداز میں عجیب سی ٹھنڈک اور سکون تھا۔بے نیاز سی سرمئی آنکھیں بالکل یاسر جیسی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کہہ سکتے ہیں۔اچھا جو اسکرپٹ تم اسے دوگے اس کے ساتھ اسے احساس دلا دینا کہ اگر وہ اس پراجیکٹ کو جیک پاٹ میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہوگئ تو ہماری پروڈکشن میں اسکا اگلا رول بنا کسی سفارش کے وضع کردیا جائے گا۔اسے کام سکھاؤ،سرمد۔اسے احساس دلاؤ کہ وہ جس مقام پر ہے اس سے کہیں زیادہ آگے بڑھ سکتی ہے۔بس اپنے اعصاب پر کٹھن سا پہرے دار مسلط کردے۔"وہ کہہ کر اٹھنے لگی تھی۔سرمد جلدی جلدی اسکی ہدایات پر سر ہلارہا تھا۔کرسی پر رکھا پرس اٹھاتے ہوئے، موبائل نرم نازک ہاتھ میں لیتے ہوئے اس نے تاکید سے کہا تھا۔

"اسے ٹف ٹائم دو۔اور ڈرائیور سے کہو کار تیار رکھے۔مجھے کسی سے ملنے جانا ہے۔۔"اگلے کئ لمحات میں وہ کار کی پچھلی نشست کا دروازہ کھولے اندر بیٹھ رہی تھی۔قیمتی پرس ایک جانب رکھا تھا۔ نگاہوں پر چڑھا چشمہ اتار کر کھڑکی سے باہر دیکھا۔کچھ لمحات بعد وہ ماریہ کے آفس کی عمارت میں داخل ہورہی تھی۔گھٹنوں تک آتے سرخ لباس کے نیچے ٹائٹس پہنے، موتی جڑے آویزوں کو ایک ہاتھ سے سہلاتی وہ اندر داخل ہورہی تھی۔اسکی چال کا انداز اور اعتماد سے اٹھی گردن بہت سے لوگوں کو اسے دیکھنے پر مجبور کررہی تھی۔اس نے اپنے گارڈ کو اشارہ کیا تو وہ ریسپشن تک بڑھا۔ کچھ لمحات بعد وہ ماریہ کے آفس کا دروازہ دھکیلے اندر داخل ہورہی تھی۔

"آپکی تعریف۔۔؟" وہ اسے ٹی وی پر دیکھ چکی تھی۔لیکن وہ اسکے آفس کیوں آئ تھی اسے سمجھ نہیں آیا۔سلطانہ مسکرائ۔آنکھوں سے نرمی مفقود تھی۔مسکراہٹ میں بھی ہلکی سی ایک تپش تھی جس پر ماریہ جزبز ہوئ تھی۔

"کیا میں آپکی کچھ مدد کرسکتی ہوں۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرے بیٹے سے دور رہو۔۔"وہ اسی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی۔سامنے براجمان عورت کے چہرے پر گہری سی نا سمجھی ابھری۔آنکھیں سکڑ گئیں۔

"کس بارے میں بات کررہی ہیں آپ۔۔؟" وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر ماریہ کی جانب بڑھی تھی۔اور پھر اس نے سرد چہرے کے ساتھ ماریہ حسن کو ایک زور دار سا تھپڑ دے مارا تھا۔ماریہ کے لیے سب کچھ بہت غیر متوقع تھا۔ایک انجان عورت نے اسے، اسی کے آفس میں تھپڑ دے مارا تھا۔ وہ بے یقینی سے کھولتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔سلطانہ نے اسے ایک اور جاندار چانٹا مارا تو وہ کرسی پر جاگری۔۔

"میرے بیٹے سے۔۔دور رہنا لڑکی۔۔میں سیلینہ مظہر نہیں ہوں۔۔میں سلطانہ ناز ہوں۔۔میں تمہیں آسمان سے اٹھا کر زمین پر دے ماروں گی۔اس کے کیرئیر پر اگر ایک بھی بدنما داغ تمہاری وجہ سے ابھرا۔۔تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"وہ اسکے سامنے جھکی بہت دھیمی آواز لیے کہہ رہی تھی۔آنکھوں کی تپش گہری ہوگئی تھی۔نرم سی مسکراہٹ عنقا ہوچکی تھی۔ماریہ حسن کو لمحہ لگا تھا کہ وہ کس کی بات کررہی تھی۔وہ یاسر عالم کی ماں تھی۔سلطانہ مسکرا کر یوں سیدھی ہوئی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ماریہ اپنے رخسار پر ہاتھ رکھے، چبھتی آنکھوں سے اسکا چہرہ تک رہی تھی۔۔

"شعیب بسطامی۔۔یہی نام ہے نا تمہارے باپ کا۔۔"لمحے بھر کو وہ استہزائیہ سا مسکرائی تھی۔پھر انہی سرد مسکراہٹ سے سجی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"ایکٹریس کو نہیں اکسانا چاہیے۔وہ اگر اپنی پر آجائیں تو انسان کھا جاتی ہیں۔اگر اپنا باپ سلامت چاہیے تو میرے بیٹے کے آس پاس دکھائی مت دینا کبھی۔۔اور نہ ہی اسے اپنی کسی نفرت میں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

گھسیٹنا۔۔نہیں تو سلطانہ تمہیں وہاں گھسیٹے گی جہاں تمہارا گمان بھی نہیں ہو سکتا۔۔"وہ اپنی کرسی کی جانب بڑھ گئی تھی۔پھر ہاتھ بڑھا کر نزاکت سے اپنا پرس اٹھالیا۔اسی پل آفس کا دروازہ دھکیل کر شعیب اندر داخل ہورہا تھا۔لمحے بھر کو آفس میں سناٹا سا چھا گیا۔پھر سلطانہ مسکرائی۔

"شعیب صاحب۔۔بچوں کو ایسے خوفناک اسٹنٹ کرنے سے باز رکھیں آپ۔۔یہ ابھی اتنے بڑے نہیں کہ آپکی زندگی کے شرمناک واقعات کے حوالے سے اسکینڈلز برداشت کرسکیں۔انہیں روکیں۔۔اور انجام سے آگاہ کریں۔۔کیونکہ اگر میں نے انہیں انجام سے آگاہ کیا تو کسی کے حق میں بہتری کا کوئی امکان نہیں رہے گا۔آپکا دن اچھا گزرے۔۔"وہ کہہ کر اسکے ساتھ سے نکلتی باہر کی جانب بڑھ آئی تھی۔پیچھے اک گہری خاموشی چھا گئی تھی۔وہ اسی اعتماد سے چلتی اپنی کار کی جانب واپس آرہی تھی۔اسکا گارڈ اسکے ساتھ ہی چل رہا تھا۔وہ اندر بیٹھی تو لمحے بھر کو نذید نے اسے بیک ویو مرر میں دیکھا۔سلطانہ ناز آج بہت دنوں بعد اسے پہلے جیسی محسوس ہوئی تھی۔پہلے جیسی مسکرا کر تباہ کردینے والے اعمال بجا لانے والی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا کہنا چاہتے ہو، نذیر۔۔؟" اس نے نگاہیں اندر موڑے بغیر کہا تو نذید چونکا۔پھر نگاہیں سامنے جمادیں۔یوں ہی گلا کھنکھار کر کہنا شروع کیا۔۔

"آج آپ۔۔بہت دنوں بعد پہلے جیسی لگی ہیں۔۔"اسکے کہنے پر وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔پھر چہرہ اندر کی جانب پھیرا۔انہی دلچسپ نگاہوں سے نذیر کے سر کو دیکھا۔

"کیسے۔۔؟"

"آپ نے کچھ عرصے سے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑدیا تھا۔جیسے وہ جو بھی کرتے رہیں آپ کی بلا سے۔یہ سب بہت غیر متوقع تھا ہم سب ملازمین کے لیے۔کیونکہ آپ کسی غلط کرنے والے کو سبق دیے بغیر جانے نہیں دیا کرتیں۔۔"اس نے محظوظ سا سر ہلایا تھا۔پھر گہرا سانس لیتی، کھڑکی کے شیشے سے باہر دیکھنے لگی۔لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ اب تک تھی۔۔

"مجھے لگتا ہے جو مجھ سے کھو گیا تھا اب وہ آہستگی سے مجھے واپس ملتا جارہا ہے۔یہ ایک سترنگی بلبلے نما گُمان جیسا ہے۔۔لیکن میں فی الحال اس گُمان پر زندہ رہنا چاہتی ہوں۔" کھڑکی سے بھاگتی زندگی دیکھتے اس نے دھیمے لہجے میں کہا تھا۔وہ اس سرد سی سلطانہ سے کہیں زیادہ مختلف لگ رہی تھی۔ بہت عرصے بعد اسے اسکے بیٹے نے کسی کام کو کرنے کا کہا تھا۔وہ اسکا کوئی کام بے ڈھنگے طریقے سے کر کے اسے خود سے بددل نہیں کرنا چاہتی تھی۔

پیچھے آفس میں سناٹا اب تک گہرا تھا۔ماریہ کے رخسار ہتک سے دہک رہے تھے۔ اسکی آنکھوں میں پھیلی تپش نے لمحے بھر کے لیے شعیب کو ایک قدم پیچھے لینے پر مجبور کردیا تھا۔پھر اس نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔یہ آفس تھا اور وہ اپنی ورک پلیس پر کوئی تماشہ کھڑا نہیں کرنا چاہتی تھی۔شعیب اسکے چہرے کو بغور دیکھتا اندر چلا آیا تھا۔پھر کرسی کھینچ کر بیٹھنے جیسی حرکت سے اجتناب برتا۔۔اسے ماریہ کے ابلتے تاثرات باز رہنے پر مجبور کررہے تھے۔۔

"یہ فضول عورت کیوں آئی تھی یہاں۔۔؟" آفس کی خاموشی میں اسکا سوال بہت عجیب سا تھا۔ ماریہ نے انہی ٹھنڈی، پرشکوہ آنکھوں سے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ تو مجھے آپ سے پوچھنا چاہیے، ڈیڈ۔۔کہ وہ فضول عورت میرے آفس میں کیوں آئی تھی۔۔؟ مجھے وہ آپکے نام سے دھمکی کیوں دے کر گئی ہے اور آپکا۔۔اس سے ایسا کونسا تعلق تھا کہ اسکے چند جملوں پر آپکی رگوں کا خون تک لمحوں میں خشک ہوگیا تھا۔۔؟" اسکی آواز بلند نہیں تھی۔۔ لیکن اسے بلند ہونے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔شعیب نے اسے باآسانی سن لیا تھا۔

"میرا اس سے کبھی کوئی تعلق نہیں رہا۔وہ مردوں سے تعلق نہیں رکھا کرتی۔۔"

"پھر۔۔؟"

"پھر یہ کہ میں اسکی دوست کے ساتھ کافی عرصے تک تعلق میں رہا تھا۔اور جب میں نے اسے چھوڑنا چاہا تو وہ مجھے چھوڑنے پر راضی نہیں ہوئی۔۔جبرا مجھے اس کے ساتھ سختی سے پیش آنا پڑا۔۔"ڈھکے چھپے الفاظ۔۔مبہم مفاہیم۔۔ماریہ ان جملوں کا مطلب اچھے سے سمجھتی تھی۔وہ اپنے باپ کو جانتی تھی۔

"کہیں اسے قتل تو نہیں کروادیا آپ نے۔۔؟" لمحے بھر کو استہزائیہ سا سر جھٹکا تھا۔شعیب کو اسکا انداز شدید ناگوار گزرا۔ماتھے پر گہرے بل لیے وہ اسے چبھتی نگاہوں سے دیکھتا رہا۔

"اپنی حد میں رہ کر بات کرنا سیکھو۔۔"

"حد۔۔مائی فٹ۔۔"وہ طیش سے بڑبڑائی تھی۔پھر ہاتھ لمبا کر کے اسے گویا باہر دفعان ہونے کا اشارہ کیا۔شعیب کو اسکی حرکت جیسے چبھ گئی تھی۔وہ کرسی کی پشت پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا جھکا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرے بغیر تم کچھ نہیں ہو، ماریہ۔۔اسی لیے اپنی بیوقوفی میں اندھا دھند اعمال سے باز رہو۔۔" وہ سرد سی تنبیہہ تھی لیکن ماریہ حسن کو اس لمحے کچھ نہیں سننا تھا۔وہ اس آدمی کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

"باہر جائیں میرے آفس سے۔۔" وہ چند پل اسے دیکھتا رہا اور پھر اسی تلخی کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ گیا۔اس نے اپنی گردن کرسی کی پشت پر ڈال کر گہرے گہرے سانس لیے تھے۔آنکھیں گلابی تھیں اور ماریہ حسن اس جنگ میں پہلی دفعہ تھکن کا شکار ہورہی تھی۔کیونکہ جنگیں۔۔ تھکادینے کی حد تک ظالم ہوا کرتی ہیں۔لیکن اسے یہ بات سمجھنے کے لیے جس شفاف بچپن کی ضرورت تھی، وہ اس بچپن سے محروم رکھی گئ تھی۔اور اسکی محرومیاں، اسکا پیچھا قیامت تک چھوڑنے پر راضی نہیں تھیں۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ سیٹ پر چلی آئی۔تھکن سے جو ٹانگیں لمحے بھر پہلے تک جواب دینے لگی تھیں، اب وہ پھر سے چست و توانا محسوس ہورہی تھیں۔سیٹ پر بیشتر افراد موجود تھے۔شروع کے گھنٹوں میں کافی دیر تک وہ ڈائیریکٹر سے اسکرپٹ کے متعلق بات کرتی رہی۔جب تک اسکرپٹ سے مکمل آگاہی نہیں ہوتی، وہ اس کام کو ٹھیک سے نہیں کرسکتی تھی۔اداکاری ایک آرٹ ہے۔اور ہر آرٹ کی طرح اسے پروان چڑھنے میں بھی خاصہ وقت لگتا ہے۔رول کو سمجھنے اور اسکرپٹ کے کئ اہم سینز کو بار بار دہرانے کے ساتھ ساتھ وہ اپنے کو ایکٹر کے ساتھ بھی گفت و شنید میں مصروف دکھائ تھی۔ ڈرامہ شارٹ تھا۔آٹھ اقساط پر مشتمل۔اسکی شوٹنگ کے لیے دو مہینوں کی مسلسل محنت درکار

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

تھی۔ان دو مہینوں کی انتھک محنت کا مطلب تھا کہ اسے اپنے آپکو میڈیا اور ہر قسم کے متنازعہ موضوعات سے دور رکھنا تھا۔ڈرامے کی شوٹنگ کے درمیان کسی اسکینڈل کا آجانا، ایکٹر کے مستقل پر بدنما داغ کی مانند ہوتا ہے۔اور اسکی شہرت تو پہلے ہی اتنی متازعہ ہوچکی تھی کہ وہ مزید کسی لاپراہی کی متمنی نہیں ہوسکتی تھی۔

اسے اب ہر قدم پھونک کرر کھنا تھا۔کم از کم دو مہینوں کے لیے تو ضرور ہی۔۔

سلطانہ سیٹ پر چلی آئی تھی۔ایک نگاہ اٹھا کر مصروف سی سیلینہ کو دیکھا۔پھر سرمد کو اشارہ کیا تو وہ سر ہلا کر اسے لیے اسکے آفس چلا آیا۔وہ اسکے مقابل رکھی کرسی پر براجمان تھی۔سلطانہ کی گہری نظریں اسے ہی تک رہی تھیں۔

"کب سے جانتی ہو یاسر کو۔۔؟" اسکے سیدھے سوال پر وہ لمحے بھر کو جزبز ہوئی تھی۔

"پچھلے دو مہینوں سے۔۔"

"کیسے ملاقات ہوئی تھی۔۔؟"

"اتفاق سے۔۔"اسکے جواب پر وہ لمحے بھر کو محظوظ ہو کر سیدھی ہو بیٹھی تھی۔ساتھ ہی جیسے سمجھ کر سر اثبات میں ہلایا۔سیلینہ کی شہد رنگ آنکھیں اسکا ہر انداز پرکھ رہی تھیں۔اسکی آنکھیں بالکل یاسر جیسی تھیں۔

ٹھہری ہوئی اور اندر تک اترتی ہوئیں۔

"پسند کرتی ہو تم اسے۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جی۔۔؟" اسے لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔وہ مسکرائی تھی۔

"پسند کرتی ہو تم اسے۔۔"اور اب یہ سوال نہیں جواب تھا۔سیلینہ غیر آرام دہ ہونے لگی تھی۔

"آپ مجھ سے یہ سب کیوں پوچھ رہی ہیں۔۔؟"

"ویسے ہی۔۔تجسس کی وجہ سے۔۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔وہ ایک اچھا اور ذمہ دار باڈی گارڈ ہے۔انسان کو نا چاہتے ہوئے بھی انسیت ہونے لگتی ہے۔"سلطانہ نے جیسے ظاہری طور پر متاثر ہو کر سر ہلایا تھا۔پھر فرصت اور دلچسپی سے ٹھوڑی تلے ہاتھ رکھ کر اسے دیکھا۔سامنے بیٹھی لڑکی نے یونہی کئی پہلو بدلے تھے۔

"لیکن اب تمہیں اس سے دور رہنا ہے۔جانتی ہو نا تم۔۔؟" نرمی سی گھلی تھی اسکی آواز میں۔

سیلینہ نے آہستہ سے سر ہلا کر گویا جواب دیا تھا۔وہ جتنا اسے پرے دھکیل رہی تھی وہ اتنا ہی بار بار موضوعِ گفتگو بنتا جارہا تھا۔اس نے یاد کے پردے پر ابھرتے اسکے چہرے کو کئی دفعہ جھٹکا تھا۔کثافت تھی کہ لمحے بھر کو بڑھ گئی تھی۔اس نے بمشکل گہرا سانس لے کر چہرہ اٹھایا تھا۔سلطانہ اسے گہری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"ایکٹریس کو محبت جیسے پائیدار احساس سے دوری بنائے رکھنی چاہیے۔اس سے تکلیف ذرا کم ہوجائے گی۔اسے یوں یکدم ذہن سے جھٹکو گی تو جھٹک نہیں پاؤ گی۔اسے بھلانا چاہو گی تو بھلا نہیں پاؤ گی۔اس سے بھاگنا چاہو گی تو بھاگ نہیں پاؤ گی۔اسکا خیال کسی آسیب کی مانند تمہارا پیچھا کرتا رہے گا۔۔اسی لیے۔۔"وہ ایک پل کو نرمی سے کہتے کہتے ٹھہری تھی۔سیلینہ کی ذرا سی نم ہوئی

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

آنکھوں میں جھانکی۔۔ "خود کو مصروف کرلو۔اسے جھٹکنے اور بھلانے کی ہر کوشش کو ترک کردو۔ وہ کوشش کرنے پر بھی یہاں سے۔"دل پر ٹھہر کر دستک دی تھی۔۔"نہیں نکلے گا۔۔"

اس نے بھاری ہوتے حلق کے ساتھ سر ہلایا تھا۔پھر مسکرا کر انہیں دیکھا۔

"بہت شکریہ آپکا۔۔مجھے سمجھنے کے لیے۔۔"اس نے سر ہلا کر اسے دیکھا تھا۔

"چاہے کچھ بھی ہوجائے۔اب تم اس سے نہیں ملوگی۔کبھی بھی نہیں۔ایک دفعہ لوگ یقین کریں گے تمہاری بات پر۔تمہاری دوسری صفائ پر سب تمہیں مشتبہ نگاہوں کا نشانہ بنائیں گے۔اسی لیے اس دوسری صفائ تک بات جانے ہی نہ دو۔۔"اور سیلینہ مظہر نے پورے وثوق سے سر ہلایا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ سلطانہ کی کسی بات میں کوئ بددیانتی پنہاں نہیں تھی۔کچھ پل بعد وہ اسکے آفس سے اٹھ آئ تھی۔تھکے تھکے قدموں سے سیٹ پر موجود واش روم تک چلی آئ۔پھر بیسن کے سامنے لگے آئینے میں اپنا وجود دیکھا۔ایک ہی دن کس قدر تھکادینے والا ثابت ہوا تھا۔کیا وہ اس کے بغیر رہ پائے گی۔۔؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پھر کچھ سوچ کر وہ تلخی سے مسکراتی بیسن پر جھکی تھی۔چند چھینٹے چہرے پر ڈالے۔

"اپنی زندگی کی جانب پلٹ آنے پر میں آپکو مبارک باد دینی چاہتی ہوں، سیلینہ مظہر۔۔اور میں امید کرتی ہوں کہ آپ آئندہ کسی کو بھی پسند کرنے سے خود کو ہمیشہ باز رکھیں گی۔یہ سب آپکے لیے نہیں ہے۔کبھی نہیں تھا۔"اس نے اک عزم کے ساتھ کہا اور پھر باہر نکل آئ۔اسے اب رات گئے تک یہاں کام کرنا تھا۔اسکی زندگی کے مصروف ترین دن شروع ہوگئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دوسری جانب رات کے اسی پہر، تھانے اور اسکے ساتھ بنی تفتیشی عمارت میں دن کا سا سماں تھا۔ اپنے اپنے ورک ٹیبل کے سامنے بیٹھے تفتیشی افسران مصروف دکھائی دیتے تھے۔کھڑکتے فون کی گھنٹیاں، تھانے داروں کی بھاری اور مکروہ آوازیں، عارضی حوالات میں قید جواری، ضمانتوں کے لیے بحث و مباحثہ کرتے بارسوخ لوگوں کے وکلاء، اور ان سب کے درمیان موجود ارمان اور یاسر۔۔ان دونوں کے سامنے بھاری فائلز کے پلندے رکھے تھے اور وہ اس پر سر جھکائے بہت غور سے کچھ پڑھنے میں منہمک دکھائی دیتے تھے۔

ارمان نے ذرا کی ذرا نگاہ اٹھا کر ساتھ براجمان یاسر پر ڈالی تھی۔وہ صبح سے بہت خاموش لگ رہا تھا۔ضرورت کی ایک دو باتوں کے علاوہ اس نے گویا اپنے لب سی لیے تھے۔اسکی نگاہ محسوس کر کے ساتھ بیٹھے گارڈ نے چہرہ اٹھایا تھا۔پھر سوالیہ سے ابرو اچکائے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے کہ تمہیں کیا ہوا ہے۔۔؟"

یاسر نے فائل سامنے رکھتے ہوئے ابرو ناسمجھی سے سکیڑ کر اسے دیکھا تھا۔

"کیا مطلب۔۔؟ مجھے کچھ ہونا تھا کیا۔۔؟"

"تمہیں کچھ ہوگیا ہے۔۔"ارمان نے وثوق سے کہا تھا۔یاسر نے سرسری سی نگاہ اس پر ڈالی۔

"اور مجھے کیا ہوگیا ہے۔۔؟"

"تم سیلینہ کی وجہ سے ڈسٹرب ہوگئے ہو۔"فائل کی ورق گردانی کرتے ہاتھ لمحے بھر کو سست ہوئے تھے۔پھر وہ اسی تیزی سے صفحے الٹنے لگا۔چہرے کی سنجیدگی گہری ہوگئ تھی۔

"مان لو کہ تم متاثر ہوئے ہو اس سب سے۔۔"اس نے چہرہ اسی سنجیدگی سے اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"پہلی بات، میرے متاثر ہونے یا نہ ہونے سے کوئ فرق نہیں پڑتا۔دوسری بات، یہ سب میری جاب کا حصہ ہے۔ایک ایکٹریس کو چھوڑ کر دوسری ایکٹریس کے ساتھ کام کرنا میرے لیے معمول کی بات ہے۔تیسری اور آخری بات، یہ میری ایجنسی کے ڈیپارٹمنٹ کی عزت کا سوال ہے۔میں ویسے ہی ری ایکٹ کررہا ہوں جیسے ایک گارڈ کو کرنا چاہیے۔اب کیا ہم کیس کی بابت بات کرلیں۔۔؟" ذرا ٹھہرا ہوا استفسار کیا تو ارمان نے اسکے خشک انداز پر لمحے بھر کو گہرا سانس لیا۔پھر جیسے بے بسی سے سر نفی میں ہلایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کبھی مان بھی لیا کرو اپنے احساسات کو۔ہمیشہ یوں خود کو نظر انداز کرکے دم نہیں گھٹتا "

"تمہارا۔۔؟

"ارمان اگر تم نے مجھ سے یہی باتیں کرنی ہیں تو میرا خیال ہے کہ میں یہاں سے اٹھ جاتا ہوں۔"سر جھکائے فائلز کے صفحات بے وجہ الٹتے ہوئے اس نے کہا تو ارمان نے ہاتھ اٹھا دیئے۔

"تمہاری تو پرواہ کرنا ہی بیکار ہے۔لیکن سیلینہ۔۔کیا وہ ٹھیک رہے گی۔۔؟ یہ کیسس، فائلز، اسکے پیچھے پڑا اسٹالکر۔۔وہ یہ سب ہینڈل کرلے گی نا۔۔؟" اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے اب کہ اس نے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ذرا دوسری نوعیت کا سوال کیا تھا۔ایسا سوال جس پر نا چاہتے ہوئے بھی وہ لمحے بھر کر ٹھہر گیا تھا۔بس ایک پل کے لیے اسکا ذہن سیلینہ کی جانب بھٹکا تھا۔کیا وہ ٹھیک رہے گی۔۔؟

"میرا کام اسکے ساتھ ختم ہوچکا ہے۔"اب کہ کہا تو آواز دھیمی تھی۔ایسے جیسے وہ لمحے بھر کے لیے ارمان کے سوال پر ڈھیلا پڑ گیا ہو۔

"کچھ تو لائحہ عمل طے کیا ہوگا اسکی حفاظت کے لیے۔۔؟"

"ہاں۔۔چیف سے کہا ہے کہ اسے ساحر کے ساتھ دو اور گارڈز اسائین کردیں۔"اس کے لیے دیے سے جواب پر ارمان کے پاس سوالات ختم ہوگئے تھے۔کچھ پل بعد کانفرنس روم میں وہ تفتیشی ٹیم کے ساتھ براجمان تھے۔سامنے لگی اسکرین روشن تھی اور اس پر کئ رپورٹس کے پرنٹس موجود تھے۔ٹیم محض پانچ افراد پر مشتمل تھی۔ارمان، ریحان، فیصل، سفیر اور فارینزک ٹیم سے تعلق رکھنے والا سبحان۔۔یاسر چھٹا بندہ تھا۔جو ایجنسی کا قابل قدر گارڈ ہونے کے ناطے تفتیش میں ان کے ساتھ شامل تھا۔کانفرنس رُوم کی بتیاں گُل تھیں۔نیم اندھیرے میں محض اسکرین سے پھوٹتی روشنی موجود تھی۔سامنے ایستادہ فیصل اب ان سب کو کیس کے حوالے سے معمول کی بریفنگ دے رہا تھا۔پھر ریموٹ کنٹرول سے اسکرین کسی سلائیڈ شو کی مانند آگے کرنے لگا۔ایک جگہ پر وہ ٹھہر گیا تھا۔

"فارینزک ٹیم کا کہنا ہے کہ ثمرین رضا کو قتل کرنے کا قاتل کا ارادہ نہیں تھا۔ وہ مزاحمت کرنے پر قتل کی گئ تھیں۔یعنی قاتل اصل میں اسے قتل کرنے نہیں گیا تھا۔بلکہ اسے اغواء کرنے گیا

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

تھا۔اب سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ اسے محض اغواء کرنے گیا تھا تو اس بھاری بھرکم ہتھیار کو ساتھ لے کر کیوں گیا تھا۔۔؟"

فیصل کے استفسار پر سب سیدھے ہو بیٹھے تھے۔سبحان نے لمحے بھر کو اسکرین پر نگاہ ڈالی۔۔

"جسٹ ان کیس کے تحت۔۔؟"

"ایک بھاری ہتھیار۔۔جسٹ ان کیس کے تحت کیوں لے کر جائے گا وہ۔۔؟" فیصل نے سوال پر سوال کیا تو ارمان آگے ہو بیٹھا۔پھر اسی سنجیدگی سے کہنے لگا۔۔

"یہاں دو باتیں ہوسکتی ہیں۔یا تو وہ گیا ہی قتل کرنے کی غرض سے تھا۔یا پھر وہ یہ ہتھیار واقعی جسٹ ان کیس کے تحت لے کر گیا تھا۔کہ اگر کچھ گڑبڑ ہوجائے تو وہ معاملے کو مزید پیچیدہ ہونے سے بچاسکے۔۔"

"ایک تیسری بات بھی ہوسکتی ہے یہاں۔۔"یاسر نے کہا تو سب نے لمحے بھر کو گردنیں اسکی جانب پھیریں۔نیم اندھیرے میں اسکا چہرہ ہلکا سا دکھائی دیتا تھا۔نقوش کی سنجیدگی البتہ اس تاریکی میں بھی محسوس ہورہی تھی۔۔

شاید ثمرین رضا نے اسکا چہرہ دیکھ لیا ہو اور اسے قتل کرنا قاتل کے لیے ایک آخری اور حتمی راستہ ہو۔۔"

اسکی رائے پر فیصل نے تیزی سے سر ہلایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"آج جب ہم میجر انویسٹیگیشن ٹیم کے ساتھ اس کیس کی پر بحث کررہے تھے تو اکبر جمیل کا کہنا بھی یہی تھا کہ قاتل نے یہ قتل اِن سیکیور ہو کر کیا ہے۔۔"

"پچھلے کیسس کے درمیان کتنا فرق تھا۔۔؟ مطلب کتنے عرصے کا فاصلہ آرہا ہے۔۔؟" یاسر کے یکدم پوچھنے پر سفیر نے تیزی سے جواب دیا۔۔

"شروع کے تین اغواء کیسس میں ایک ایک مہینہ کا فاصلہ تھا لیکن ثمرین رضا کا قتل دو مہینے بعد ہوا۔اور اسکے محض ایک ہی ہفتے بعد سیلینہ مظہر پر پہلے حملے کی خبر آگئ۔۔" اسکی آنکھیں پُرسوچ سے انداز میں سکڑ گئ تھیں۔

"اسکا مطلب اسکا کُولنگ پیریڈ اب پھر سے ایک ہفتے کا وقت لے گا۔۔؟" اس کے پوچھنے پر ارمان نے سر ہلایا تھا۔

"کُولنگ پیریڈ مطلب۔۔؟" ریحان نے قدرے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ ایک ایسا دورانیہ ہوتا ہے جس میں مجرم یا ملزم اپنے جرائم سے بریک لیتے ہیں۔ ایک ایسا وقفہ جو انہیں اگلا جرم ترتیب دینے کے لیے وقت دیتا ہے۔یا پھر وہ خود کو پچھلے جرم کے بعد نفسیاتی طور پر ٹھنڈا کرتے ہیں۔ہر مجرم کا ایک خاص کُولنگ ٹائم ہوتا ہے۔اور اسکے جرائم میں کم سے کم ہوتا وقفہ اس بات کی جانب اشارہ کرتا ہے کہ وہ اپنے اعمال میں "بولڈ" ہوتا جارہا ہے۔یعنی اب وہ کم عرصے میں اگلا جرم ترتیب دے کر بغیر کسی گلٹ کے غیر انسانی طریقے سے کام کرتا ہے۔ ایسے مجرم انتہائ خطرناک ہوتے ہیں۔انہیں جلد از جلد پکڑنے کے لیے ہم جیسی ٹیمز تشکیل دی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جاتی ہیں۔ سمجھے۔۔؟" نرمی سے سمجھا کر آخر میں پوچھا تو ریحان نے سر ہلایا۔وہ نیا نیا تھا اس ڈیپارٹمنٹ میں۔ارمان کو اسے بہت سی باتیں یوں ہی وضاحت دے کر سمجھانی پڑتی تھیں۔

"اگر ہم پچھلے جرائم کو دیکھیں تو اب سیلینہ یا پھر جولیا پر حملہ ہونے کا وقت کیا ہوسکتا ہے۔۔؟" سفیر نے سوال کیا تھا۔یاسر کی نگاہیں اسکرین کی جانب اٹھ گئی تھیں۔

"ایک ہفتہ۔۔"فیصل نے جواباً کہا تو کانفرنس رُوم میں کثافت بڑھ گئی۔

"اغواء ہوئی ایکٹریس کی تفتیش کہاں تک پہنچی ہے۔۔؟" یاسر کے پوچھنے پر ارمان نے مایوسی سے سر ہلایا تھا۔

"فی الحال کوئی لِیڈ نہیں۔افسران نے دن رات ایک کر رکھے ہیں لیکن کچھ نہیں ہورہا۔کیس ایک جگہ اسٹک ہو کر رہ گیا ہے۔۔"

"آپ کی ایجنسی نے دونوں ایکٹریس کی حفاظت کا انتظام تو کیا ہے نا۔۔؟" ریحان نے پوچھا تو یاسر نے گہرا سانس لے کر سر ہلایا۔کچھ تھا جو اسے بہت پریشان کررہا تھا۔میٹنگ یوں ہی بنا کسی نتیجے کے برخاست ہوچکی تھی۔وہ کچھ پل بعد ایجنسی چلا آیا تھا۔رات گہری ہوگئی تھی اور کیبنز کی بتیاں کم سے کم روشن تھیں۔وہ حنیفہ کے آفس چلا آیا تھا۔وہ آج ہوئے واقعے کے بعد بہت خاموش لگ رہے تھے۔

"کیس کہاں تک پہنچا۔۔؟" وہ بیٹھا تو حنیفہ کا سوال ابھرا۔اس نے سر ہلایا تھا۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"تفتیش چل رہی ہے۔فی الحال تو کچھ بھی سولڈ نہیں مل سکا ہے۔"وہ اپنی کرسی پر پیشانی مسلتے ہوئے پیچھے ہو بیٹھے تھے۔یاسر نے ان کی حرکات و سکنات کو بغور دیکھا۔

"سیلینہ کو گارڈز اسائین کردیے آپ نے۔۔؟" اسکے پوچھنے پر انہوں نے سر ہلایا تھا۔

"ساحر اور زار کو بھیجا ہے اسکے سیٹ پر۔لیکن مجھے پتہ نہیں کیوں بہت فکر ہورہی ہے۔کہیں کچھ غلط نہ ہوجائے میری بچی کے ساتھ۔۔"

"کچھ نہیں ہوگا آپ دھیرج رکھیں۔ساحر اور زار موجود ہیں نا وہاں پر۔اچھا۔۔کیا آپ نے شگفتہ میڈم کی ضمانت کروالی۔۔؟" اسکے سوال پر وہ چونکے تھے۔پھر ماتھے پر کئی ناگوار بل ابھر آئے۔

"میرے سامنے اس عورت کا نام بھی مت لو۔۔"

"کیا آپ سیلینہ کو پولیس اسٹیشن بھیجنا چاہتے ہیں۔۔؟" اس نے اسی سکون سے پوچھا تو وہ بے چین سے یکدم آگے ہوئے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نہیں۔۔وہ کیوں وہاں جائے گی۔۔؟"

"یقیناً شگفتہ میڈم کی ضمانت کروانے۔اور اس سے پہلے کہ وہ پولیس اسٹیشن خود جائے آپ وہاں جا کر ان کی ضمانت کروادیں۔کم از کم آج کے دن تو اسے پولیس اسٹیشن جیسی خوفناک جگہ پر جانے سے آپ روک ہی سکتے ہیں۔"اس نے کہا اور پھر اٹھ آیا۔اسکا کام ہوچکا تھا۔۔اسی پل حنیفہ اپنا اوور کوٹ لیے، آفس کا دروازہ کھولتے تیزی سے باہر نکلے تھے۔وہ فون کان سے لگائے تھانے میں موجود اپنے کسی دوست سے بات بھی کررہے تھے۔اس نے لمحے بھر کو ٹھہر کر ان کی جانب دیکھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھا اور یہ اس پورے دن میں پہلی دفعہ تھا کہ وہ ہلکا سا مسکرادیا تھا۔پھر سر جھٹک کر جونہی آگے بڑھنے لگا تو ٹھہر گیا۔اسکے آفس میں موجود ایک کیبن کی بتی روشن تھی۔

وہ آنکھیں سکیڑتا اندر چلا آیا تھا۔ٹیبل پر بیٹھا شیر لیپ ٹاپ کے سامنے براجمان تھا۔اسکے ہاتھ میں ایک فائل بھی موجود تھی۔کسی کی موجودگی محسوس کر کے اس نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر یاسر کو اپنے سامنے دیکھ کر ڈھیلا پڑ گیا۔۔

"گھر نہیں گئے تم ابھی تک۔۔؟"

"نہیں۔۔سیلینہ کا فین بوائے ہوں میں۔اس کیس کو سالو کرنے کی کوشش کیے بغیر گھر نہیں جانا چاہتا میں۔۔"یاسر اسکے جواب پر ہلکا سا مسکرایا تھا۔پھر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا اپنے کیبن پر بکھری فائلز اور صفحات سمیٹنے لگا۔۔

"کچھ ملا تمہیں اس کیس کو سالو کرتے ہوئے۔۔؟"

"اسکا سائیکاٹرسٹ۔۔"یاسر کے ہاتھ لمحے بھر کو تھمے تھے۔۔"یہ آدمی کچھ گڑبڑ ہے۔۔"

"کیسے۔۔؟" اس نے شیر کو دیکھا تھا۔۔

"وہ سیلینہ پر خاص مہربانیاں کرتا ہوا نظر آیا ہے۔کبھی وہ اپنے آف آورز میں سے انہیں وقت دیتا ہے تو کبھی وہ انہیں بغیر آفیشل اپائنمنٹ کے سیشن دے دیتا ہے۔کبھی وہ اسکے لیے واجد حسن اور اسکی بیوی کو دھمکانے سے بھی گریز نہیں کرتا اور کبھی وہ انہیں سنسان زینوں پر بچانے پہنچ جاتا ہے۔کتنا سوالیہ سا رویہ ہے نا اسکا۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لیکن اسکا ذہن شیر کی ایک بات میں اٹک کر رہ گیا تھا۔ماریہ اور واجد کو دھمکانے۔۔؟

"کیا مطلب واجد اور اسکی بیوی کو دھمکانے پہنچ جاتا ہے۔۔؟"

"آپکو نہیں پتہ۔۔؟ معید حسن، واجد حسن کا سوتیلا بھائی ہے۔۔"اور وہ شاک و بے یقینی سے آنکھیں پھیلائے شیر کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔پھر ہاتھ میں تھامی فائلز اور صفحات یونہی ٹیبل پر رکھ دیے۔اسکے سامنے لمحے بھر کو جھماکہ سا ہوا تھا۔اگر وہ ملزم ہے تو اسکے پاس واقعی اب ایک جواز موجود تھا۔وہ سیلینہ کے پیچھے اسی لیے تھا کیونکہ وہ اسکے سوتیلے بھائی واجد کی پسند تھی۔کیا وہ اسے تکلیف دے کر واجد حسن کو تکلیف پہنچانا چاہتا تھا؟

"ان دونوں کا آپس میں تعلق کیسا ہے۔۔؟ واجد اور معید کا۔۔؟" اس نے تیزی سے پوچھا تھا۔

"شدید ناپسند کرتے ہیں وہ دونوں ایک دوسرے کو۔۔"اس نے گہرا سانس لے کر ایک اکتائی ہوئی نگاہ ٹیبل پر ڈالی اور پھر تیزی سے آفس سے باہر نکل آیا۔اسکا ذہن پراگندگی کا شکار تھا۔ اسے سوچنے کے لیے تازہ ہوا کی ضرورت تھی۔وہ یونہی سڑک پر آنکلا تھا۔پھر کئی لمحات تک جیبوں میں ہاتھ اڑسے چلتا رہا۔سفید ڈریس شرٹ کے دو بٹن کھلے تھے اور اس پر سیاہ کوٹ پہن رکھا تھا۔کلائی پر گھڑی بندھی تھی اور بال اب ماتھے پر گر رہے تھے۔اسکا حلیہ رف سا تھا۔۔لیکن وہ اسکی جانب متوجہ نہیں تھا۔۔اسکا ذہن کہیں پیچھے بھٹک رہا تھا۔۔معید، واجد اور سیلینہ کے درمیان۔۔

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے تھکن زدہ سا ہاتھ اونچا کر کے اپارٹمنٹ کی بتی روشن کی تھی۔راہداری کے اگلے سِرے پر موجود لاؤنج کی بتی پہلے سے روشن دیکھ کر وہ چونکی تھی۔پھر تیزی سے آگے بڑھ آئی۔صوفے پر ہی شکستہ سا سرجھکائے، شگفتہ براجمان تھی۔سر دونوں ہاتھوں میں گرائے۔۔

"ماں۔۔آپ۔۔؟ آپکی ضمانت کس نے کروائی۔۔؟" اس نے وہیں سِرے پر ٹھہر کر حیرت سے پوچھا تھا۔شگفتہ نے سر نہیں اٹھایا۔چہرہ یونہی جھکائے رکھا۔چند دن حوالات کی گرم ہوا کھانے کے بعد اسکا ترو تازہ سا وجود بُھربھرا سا محسوس ہونے لگا تھا۔مہنگی میک اپ پراڈکٹس اور خاص ڈائٹ کا انتظام ختم ہوا تو اسکی بوڑھی جِلد گردن کے آس پاس لٹکی سی دکھائی دینے لگی۔

"ماں میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔آپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔؟" وہ تیزی سے سوال کرتی آگے بڑھ آئی تھی۔فکر مندی سے اسکا گرا ہوا چہرہ اٹھایا۔شگفتہ کی آنکھیں اسے گیلی محسوس ہوئی تھیں۔وہ پریشان سی انہیں دیکھ رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ماں۔۔کیا ہوا ہے۔۔؟" اب کہ آواز دھیمی تھی۔۔استفسار بھی دھیما تھا۔ماں کو ایسے شکستہ دیکھ کر اسکے دل کو دھکا سا لگا تھا۔گھٹنوں کے بل انکے سامنے بیٹھی، وہ انہیں دونوں کندھوں سے تھامے ہوئے تھی۔

"سیلین۔۔آئم سوری بیٹا۔۔"اسکی لرزتی آواز ابھری تھی۔اسکے ابرو کم فہمی سے سکڑے۔۔

"ہوا کیا ہے۔۔؟"

"آئی ایم رئیلی سوری بیٹا۔۔"اسکی آواز پھر سے ابھری تھی۔تھکی تھکی سی۔۔پشیمان سی آواز۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ماں مجھے کچھ بتائیں تو سہی۔۔کوئی مسئلہ ہے۔۔؟ کیا کچھ چاہیے آپکو۔۔؟ حوالات میں بد تمیزی کی ہے انہوں نے آپکے ساتھ؟ کیا ہوا ہے۔۔؟ آپ مجھے پریشان کررہی ہیں۔۔"اسکی آواز میں بے چینی، شدت اور صدمہ۔۔سب کچھ تھا۔آج کا دن بہت بُرا تھا۔اس سے اپنی ماں کا ہارا ہوا انداز برداشت نہیں کیا جارہا تھا۔

"میں نے تمہیں کبھی کچھ نہیں دیا بیٹا۔۔سوائے محرومی اور تکلیف کے۔۔میں نے بہت بُرا کیا تمہارے ساتھ۔میں نے تم سے تمہارے باپ کو جُدا کر کے سنگین ظلم کیا ہے تمہاری ذات پر۔۔ مجھے معاف کردو بیٹا۔۔میں گنہگار ہوں تمہاری۔تمہاری محرومیوں کی۔"جھکا سر مزید جھک گیا تھا۔ اسکی ماں نے آج سے پہلے کبھی اس موضوع پر اس سے بات نہیں کی تھی۔اس نے ہمیشہ کوششیں کی کہ وہ اپنے باپ کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں تو تھوڑا ہی جان لے۔لیکن استفسار سے شروع ہونے والی گفتگو ہمیشہ اُبلتے جذبات پر ختم ہوتی تھی۔کچھ عرصے بعد اس نے اس بارے میں سوال کرنا ہی چھوڑ دیا تھا۔وہ محض اپنے باپ کے نام سے واقف تھی۔اسکے علاوہ وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔۔

"اس بات کا یہاں کیا ذکر، ماں۔۔؟"

اس کا انداز دن بھر کی تھکن اور اداسی لیے ہوئے تھا۔صاف ظاہر تھا کہ وہ اس موضوع سے بچنا چاہتی تھی۔اسی پل وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔پرس ایک جانب ڈال کر، بالوں کو جُوڑے میں لپیٹنے لگی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور۔۔اور ان لان شارکس کو میں نے تمہارے پیچھے نہیں بھیجا تھا۔۔"بھری آنکھیں لیے اس نے تیزی سے کہا تو سیلینہ نے سر ہلایا۔وہ نہیں چونکی تھی۔شاید وہ پہلے سے جانتی تھی۔۔

"تم۔۔تم جانتی تھیں۔۔؟" شگفتہ کی آواز میں استعجاب سا تھا۔۔اس نے بغیر مڑے سر ہلایا تھا۔پھر اپارٹمنٹ میں بکھرے ساماں کو سمیٹنے لگی۔جُوڑے سے دو لٹیں بھی پھسل کر رخساروں پر آگری تھیں۔۔

"چِیف حنیفہ نے بتایا تھا۔۔"اور پیچھے بیٹھی شگفتہ کے دل پر گُھونسا سا پڑا تھا۔اپارٹمنٹ میں لمحے بھر کو خاموشی چھا گئ تھی۔وہ خالی خالی نگاہوں سے اسکی پُشت دیکھے گئ۔۔

"کہیں اندر مجھے یقین تھا کہ آپ نہیں ہونگی اس سب کے پیچھے۔اگر آپ ہوتی بھی تو میں چند لمحات آپ پر چیخ چِلاّ کر آپکو معاف کر دیتی۔اِن فیکٹ، میں ہمیشہ آپکو معاف کرسکتی ہوں، ماں۔۔" مسکرا کر ہلکے پُھلکے سے انداز میں کہا۔اب وہ کچن کے درازوں کو کھول کھول کر ان میں موجود باسی سامان نکال رہی تھی۔اسے سبزیاں لینے بازار جانا چاہیے۔۔کچھ مصالحہ جات بھی ختم ہوچکے تھے۔وہ ان کے خالی ڈبوں کو نکال کر سلیب پر رکھتی جارہی تھی۔

"ہمیشہ۔۔؟ کیا تم ہمیشہ معاف کروگی مجھے۔۔؟ کیا تم حقیقت کھلنے کے بعد بھی معاف کردوگی مجھے۔۔؟" وہ فضا میں کسی غیر مرئ نقطے کو دیکھتی، میکانکی سے انداز میں بولی تھی۔اس نے چہرہ یونہی پھیر کر لمحے بھر کے لیے شگفتہ کو دیکھا۔پھر چہرہ پھیر لیا۔۔اپنے کام میں مصروف ہوگئ۔۔

"کونسی حقیقت۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

لیکن وہ اسے جواب نہیں دے رہی تھی۔وہ اب اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔شاید جانے کے لیے۔۔

"کچھ حقیقتیں ہیں جن سے تم واقف نہیں ہو۔۔وہ تلخ بھی ہیں اور کسی نرم خواب جیسی بھی۔۔میں اُمید کرتی ہوں کہ تم ان کے آشکار ہوجانے پر اپنی ماں کو ضرور معاف کردوگی، سیلس۔۔"اس نے کہا اور پھر دروازے کی جانب بڑھ گی۔سیلسہ اسکے پیچھے، آوازیں دیتی آئی تھی۔لیکن وہ جارہی تھی۔

"ماں۔۔میرے ساتھ کھانا کھالیں۔۔میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے۔۔آپ جانتی ہیں مجھ سے اکیلے کھانا

نہیں کھایا جاتا۔۔"اس نے دُور جاتی شگفتہ کو ایڑیاں اونچی کر کے بلند آواز سے کہا تھا۔وہ پھر بھی نہیں رُکی۔۔نہ ہی پلٹی۔۔وہ نگاہوں سے اوجھل ہوئی تو اس نے مایوس ہو کر دروازہ بند کردیا۔حلق میں گرہیں موجود تھیں۔اسے پتہ تھا کہ وہ آج کھانا نہیں کھاسکتی تھی۔۔کوشش کرنے پر بھی نہیں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

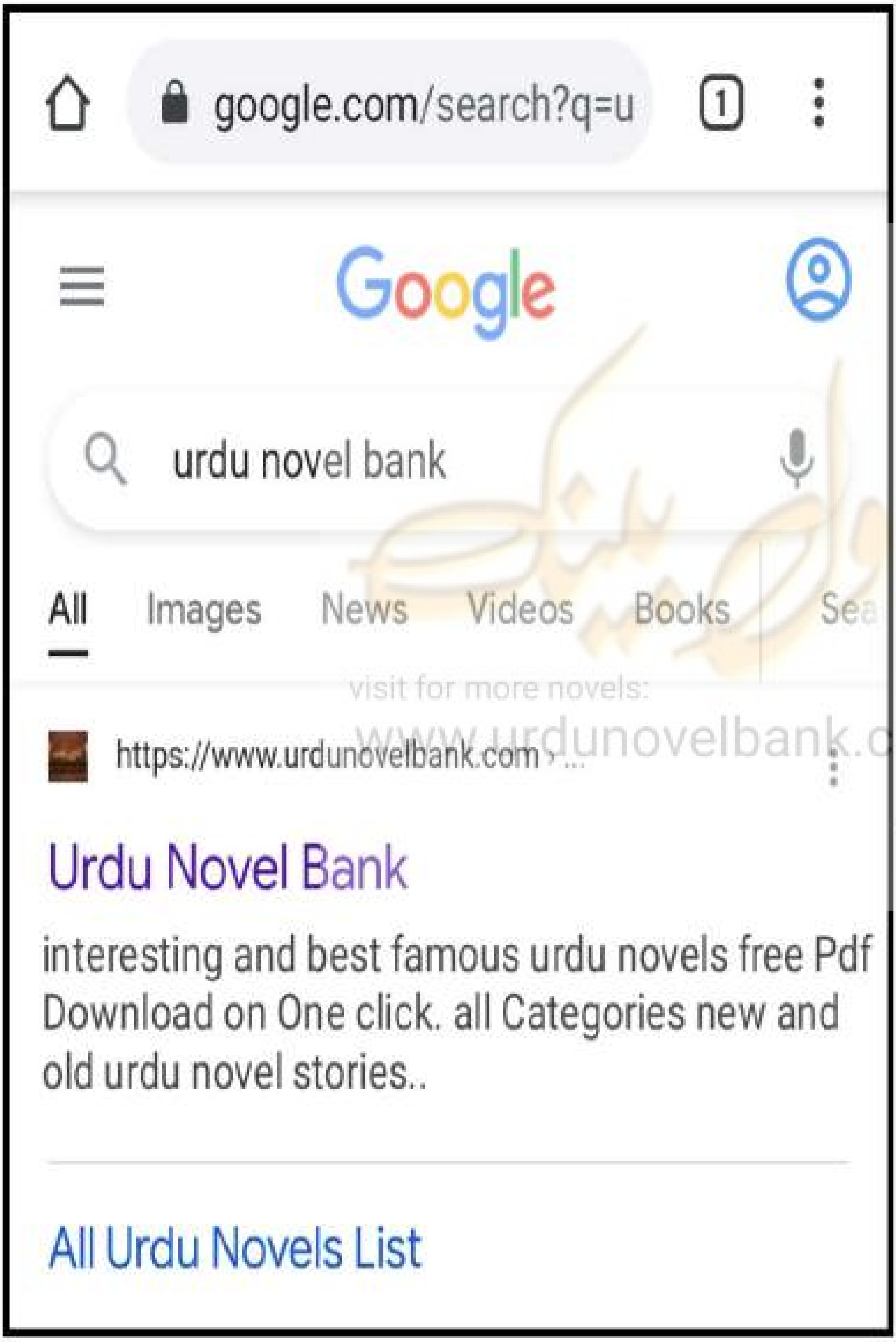

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ باقائدگی سے اپنی سُوٹ پر جاتی رہی۔صد شکر کہ اس سارے عرصے میں کوئی بدمزگی نہیں ہوئی تھی۔نا ہی کوئی غیر متوقع واقعہ پیش آیا تھا۔

سیٹ کی اپنی ہی ایک دُنیا تھی۔آئے دن ایکٹرز اور ڈائیریکٹر کے جھگڑے ہوتے۔کسی حساس طبیعت رکھنے والے اداکار کو اگر سیٹ پر موجود کسی ورکر کی بات ناگوار گزرتی تو اگلے کی گھنٹے کام رُکا رہتا اور ڈائریکٹر سمیت سب لوگ معافی تلافی میں مصروف رہتے۔کچھ اداکار اتنے منکسر المزاج تھے کہ ان کے ساتھ کام کرنا دُنیا کا آسان ترین مرحلہ تھا۔کچھ اداکار اُکھڑے ہوئے ہوتے تو کچھ ہنس مکھ۔۔کچھ کی عزت ہر حملے پر خطرے میں پڑ جاتی تھی اور کچھ دُنیا پر لعنت بھیج کر کام کرنے والے لوگ تھے۔۔غرض ہر شخص مختلف مزاج اور عادات کا مالک تھا۔ڈائیریکٹر کو ہر ایک کی عزتِ نفس کا خیال رکھ کر کام جاری رکھنا ہوتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایسے ہی ایک دن سیلیسہ کا سین مُلک کی نامور اداکارہ، پارس بنگش کے ساتھ تھا۔ سین چند لمحات کا ہی تھا لیکن اسکی پچھلی متنازعہ شہرت کو پارس نے انا کا مسئلہ بنا لیا تھا۔وہ تھی کہ اسکے ساتھ چند لمحات کا سین کرنے پر بھی راضی نہیں ہورہی تھی۔اور اتنا وقت تھا ہی نہیں کہ اسکی جگہ کسی دوسری اداکارہ کو کاسٹ کر کے سین مکمل کیا جاتا۔

وہ اپنے عارضی ڈریسنگ رُوم سے باہر نکلنے کو تیار نہیں تھی جب تک سیلیسہ کو اس ڈرامے سے نکال باہر نہیں کیا جاتا۔معاملہ کافی حساس ہوچکا تھا۔وہ کسی کی بات سننے پر راضی نہیں تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ان کا مطالبہ کیا ہے۔۔؟" اسکے کانوں میں اس بحث و مباحثے کی مبہم سی بھنک پڑی تھی۔اس نے سیدھے سبھاؤ سرمد سے پوچھ لیا تھا۔وہ بے بسی سے گہرا سانس لیے اسکے سامنے چند پل ٹھہرا رہا۔

"وہ چاہتی ہیں کہ آپکو اس ڈرامے سے نکال دیا جائے۔۔"

"واٹ۔۔!"اسے تعجب ہوا تھا۔

"ایک ذرا سا سین ہے ان کا اور وہ مجھے اس پورے ڈرامے سے فارغ ہونے کا کہہ رہی ہیں۔۔؟"

سرمد نے اسکے سوال پر سر ہلایا تو وہ بے یقینی سے اسے دیکھے گئ۔پھر ہاتھ باندھ سینے پر باندھ لیے۔۔چہرہ سنجیدہ ہو گیا۔

"کیا میں ان سے بات کرسکتی ہوں۔۔؟"

"نہیں پلیز۔۔معاملہ مزید بگڑ جائے گا۔۔آپ رہنے دیں ہم بات کررہے ہیں۔"سرمد نے گھبرا کر اسے منع کردیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میرا خیال ہے کہ مجھے ہی ان سے بات کرنی چاہیے۔اگر آپکی باتوں سے ماننا ہوتا تو وہ اب تک مان چکی ہوتیں۔۔"اور کہنے کے ساتھ ہی وہ اگلے پل پارس کے ڈریسنگ رُوم کی جانب بڑھ رہی تھی۔اس سے پہلے کہ سرمد اسے روکتا وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوچکی تھی۔پارس جو شیشے کے سامنے براجمان، ہاتھ میں اسکرپٹ تھامے نگاہوں سے پڑھ رہی تھی، پل بھر کو چونکی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

پیشانی پر کئی ناگوار بل ابھر آئے تھے۔وہ پرواہ کیے بغیر آگے بڑھ آئی تھی۔پھر اسکے ساتھ رکھی کُرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھی۔۔

"کیا آپ ان سب کے سامنے بات کرنا چاہتی ہیں۔۔؟" اس نے ایک نگاہ کمرے میں موجود عملے پر ڈالی تھی۔پارس نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

"جو بھی کہنا ہے ان کے سامنے کہیں اور جلدی کہیں۔میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔۔"

"کیوں نکالنا چاہتی ہیں آپ مجھے اس ڈرامے سے۔۔؟" اس نے سیدھا سوال کیا تھا۔۔بالکل کسی تِیر کی مانند سیدھا۔پارس اسکے بنا تمہید جوڑے کیے گئے سوال پر حیران ہوئی تھی۔۔

"کیا مجھے اس بات کا جواب دینا چاہیے۔۔؟" استہزاء کرتا ہوا انداز۔۔اکڑی گردن۔۔اس نے کندھے اچکائے تھے۔

"اصولاً تو آپکو جواب دینا چاہیے۔کیونکہ اتنی کُند ذہن آپ لگتی نہیں ہیں۔یقیناً ڈرامے کی اسکرپٹ ملنے کے ساتھ ہی آپکو بتادیا گیا ہوگا کہ میں اس ڈرامے کی مرکزی اداکارہ ہوں۔کیا آپ نہیں جانتی تھیں کہ آپکو میری جیسی متنازعہ اداکارہ کے ساتھ کام کرنا ہے۔۔؟" لمحے بھر کو ٹھہر کر پوچھا تھا۔بالکل سکون سے۔۔سامنے بیٹھی عورت کے چہرے پر پھیلی ناگواری اب کڑواہٹ میں بدلنے لگی تھی۔۔

"کیا آپ توجہ حاصل کرنا چاہ رہی ہیں۔۔؟" اور اب کا سوال ایسا تھا کہ پارس نے مشتعل ہو کر اسکرپٹ سامنے ٹیبل پر پٹخی تھی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اپنی حد میں رہو۔۔ہاؤ ڈیئر یو۔۔!"

"اگر ایسا نہیں ہے تو میرا نہیں خیال کہ آپ کی عزت اتنی نازک ہے کہ میرے ساتھ چند منٹ کا سین کرنے پر خطرے میں پڑ جائے گی۔۔؟ کیا پڑ جائے گی۔۔؟" یقین دہانی کے لیے آخر میں معصومیت سے پوچھا تھا۔اپنی شہد رنگ آنکھیں ذرا بڑی کر کے۔۔ایسے کرتے ہوئے اسے لمحے بھر کو وہ ظالم یاد آیا تھا۔اس نے سرعت سے سر جھٹکا۔۔

"اپنی بکواس بند رکھو۔میری عزت کے بارے میں اپنی زبان سے ایک لفظ مت نکالنا۔۔"

"تو آپ مان رہی ہیں کہ میرے ساتھ تھوڑا سا کام کر کے آپکی عزت کو خطرہ نہیں ہو گا۔۔؟" الفاظ بدل کر۔۔انداز بدل کر اس نے پھر وہی سوال کیا تھا۔اگلے ہی پل اٹھ کھڑی ہوئی۔گردن جھکا کر پارس کو دیکھا۔

"اگر کوئی یہاں سے جائے گا تو وہ آپ ہونگی، میڈم۔کیونکہ میں۔۔اس ڈرامے کو چھوڑ کر۔۔کہیں نہیں جارہی۔"رسان اور قدرے قطعیت سے کہہ کر وہ باہر نکل آئی۔دروازے کے ساتھ کان لگائے سرمد کا رنگ سفید ہورہا تھا۔اس نے اپنے پیچھے دروازہ بند کیا اور پھر اسکی جانب دیکھا۔۔ہولے سے مسکرائی۔۔

"یہ۔۔یہ کیا کردیا آپ نے۔۔؟!"

"وہ تھوڑی دیر میں آجائنگی۔۔"

"کیا۔۔؟ کیسے پتہ آپکو۔۔؟؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"انہوں نے مجھے خود بتایا ہے۔۔"وہ سکون سے آگے بڑھی تو سرمد اسکے پیچھے لپکا۔

"لیکن انہوں نے یہ تو نہیں کہا۔۔"

"اچھا۔۔"وہ حیران ہوئی۔۔"میں نے تو صرف یہی سنا ہے۔۔"اور اسکے ڈھٹائی سے کہنے پر سرمد اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔چند پل بعد پارس واقعتاً اپنے ڈریسنگ رُوم سے نکل آئی تھی۔اور اب بغیر کسی پس و پیش کے وہ سیلینہ کے ساتھ کام کرنے پر راضی ہوگئ تھی۔

سین مکمل ہوچکا تو یکدم ہی سیٹ پر موجود ورکرز نے تالیاں بجا کر آج کا کام برخاست ہونے پر مبارک باد دی تھی۔وہ بھی مسکرا کر سب کا شکریہ ادا کررہی تھی۔لیکن پھر اگلے ہی پل اسکی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔سیٹ پر اسکے عین سامنے واجد ایستادہ تھا۔۔وہی واجد۔۔جو اب اسے ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

رات کی مدھم سرگوشیوں میں وہ دونوں ایک ریستوران میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے براجمان تھے۔پسِ منظر میں بجتی دھیمی موسیقی اور زرد روشن بتیوں تلے جگمگاتا ریسٹورینٹ نرم گرم سا تھا۔ان دونوں کی کُرسیاں شیشے والی بلند دیوار کے ساتھ لگی تھیں۔یہاں سے چہرہ پھیر کر دیکھنے پر، نیچے پورا شہر چلتا ہوا نظر آتا تھا۔

"کیا کوئ مسئلہ چل رہا ہے کام پر۔۔؟"

واجد نے نرمی سے استفسار کیا تھا۔ساحر اس سے ذرا فاصلے پر بیٹھا ہوا تھا۔وہ رُوکھا چہرہ لیے باہر دیکھ رہی تھی۔

"مجھے اپنے مسائل حل کرنے آتے ہیں۔"اسی بے رُخی سے کہا۔واجد لمحے بھر کو چُپ سا ہوگیا تھا۔

"کیا تمہاری بیوی کو پتہ ہے کہ تم مجھ سے یہاں۔۔اس فائیو اسٹار ہوٹل کے ریسٹورینٹ میں مل رہے ہو۔۔؟" اسکا طنز بہت ٹھنڈا سا تھا۔واجد کے چہرے کا رنگ بدلا۔۔

"اوکے۔۔اسے نہیں پتہ۔۔اگر وہ اس ملاقات کے خبر ہوجانے پر کوئی بھی جارحانہ ردعمل دے گی تو اسکا ذمہ دار کون ہوگا۔۔؟ تم یا میں۔۔؟"

اسی ٹھہرے ہوئے انداز میں پوچھا تھا۔ہاتھ باندھ کر۔۔

"میں اسے ہینڈل کرلونگا۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بہتر۔۔تم ہی اسے ہینڈل کرو تو بہتر ہوگا۔لیکن مصیبت یہ ہے کہ وہ تم سے ہینڈل ہوتی نہیں ہے۔وہ اپنی زندگی کی محرومیوں کا بدلہ مجھ سے لیتی ہے۔اور ایسے واقعات رونما ہونے کے ذمہ دار سراسر تم ہو۔تم نے اس سے شادی کر کے اسے وہ مان دیا ہی نہیں جو ایک بیوی اپنے شوہر سے چاہتی ہے۔تم شادی کرنے کے بعد بھی میرے پیچھے آتے رہے۔اب بھی یہی کررہے ہو۔۔ کیا تم دونوں میری زندگی سے جا نہیں سکتے۔۔؟ تاکہ میں چند دن کے لیے ہی سہی۔۔لیکن سکون کا سانس لے سکوں۔۔؟" طیش سے بولتے بولتے اسکی آواز بُلند ہوگئی تھی اور سانس بری طرح

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پھول گیا تھا۔کئ لوگوں نے پلٹ پلٹ کر ان کی جانب دیکھا تھا۔واجد کا چہرہ اب کے ہتک سے سُرخ ہوا تھا۔

"میں۔۔میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔"اور وہ اسکا منہ دیکھ کر رہ گئ تھی۔پھر بے یقینی سے اسے دیکھتی ہنس دی۔اسکی آنکھوں میں کرچیاں سی بھر گئ تھیں۔ان میں جلن سی ہونے لگی تھی۔

"شادی۔۔!اس لفظ کا مطلب بھی معلوم ہے تمہیں۔۔؟" بہت زخمی انداز لیے کہا تھا اس نے۔

"تم جانتی ہو کہ میں ہمیشہ تم سے شادی کرنا چاہتا تھا۔"بہت کمزور سی صفائ ابھری تھی۔وہ چند پل کرچی بھری آنکھوں سے اسکا وجیہہ چہرہ دیکھے گئ۔

"تم ہمیشہ سے ایسا چاہتے تھے، واجد۔لیکن ایسا کرنے کے لیے جو گٹس درکار ہوتے ہیں۔تم ان سے بہرہ مند نہیں ہو۔تم میں، مجھے حاصل کرنے کے گٹس کبھی تھے ہی نہیں۔"

"میں تمہیں بہت خوش رکھونگا۔تمہیں بس۔۔میرے لیے خود کو بدلنا ہوگا۔تمہیں یہ اداکاری چھوڑنی ہوگی۔میرے خاندان کے لیے ذرا عزت کا پیشہ اختیار کرنا ہوگا۔۔تمہیں بس۔۔"اور اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔۔سامنے رکھا پانی سے بھرا گلاس اسکے چہرے پر پھینک دیا۔واجد یکدم اس آفتاد پر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ساحر اسی سکون سے ان دونوں کی جانب دیکھ رہا تھا۔وہ زخمی نگاہیں اٹھائے اسے دیکھتی رہی۔اسکی آنکھوں میں ضبط کی سرخی اتر آئ تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے کسی نے کہا تھا۔۔کہ اگر کوئی تمہیں خود کے لیے بدلنے کا کہے تو اس کے منہ پر پانی چھینک کر وہاں سے اٹھ جانا۔اور گیس واٹ۔۔میں یہی کرنے لگی ہوں۔۔"وہ اگلے ہی پل اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ایک نفرت آمیز

نگاہ اس کے مکروہ وجود پر ڈالی۔

"تم کہاں جارہی ہو۔۔؟" اس نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھامنا چاہا لیکن وہ اسکا ہاتھ اسی تیزی سے جھٹک چکی تھی۔ساحر کو اسے پیچھے دھکیلنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔۔

"مجھے ہاتھ لگانے کی جرات بھی مت کرنا۔گھٹیا آدمی۔۔گھٹیا سیاست دان۔۔گھٹیا ہے تمہارا سارا خاندان۔نہ شکلیں اچھی ہیں نا اعمال۔منحوس چہرے ہیں تم سب کے۔۔قہر نازل ہو تم لوگوں پر خدا کا۔۔"بلند آواز سے اسے بددعائیں دیتی وہ تیزی سے دروازہ دھکیلتی باہر نکلتی چلی گئی تھی۔ ساحر اسکے پیچھے لپکا تھا۔باہر نکل کر وہ چند پل گہرے گہرے سانس لیتی رہی۔۔پھر بھیگتی آنکھیں بے دردی سے رگڑ کر، کار کی پچھلی نشست کا دروازہ کھولتی اندر آ بیٹھی۔ساحر اسکا اشارہ سمجھ کر اگلی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔

اس نے اپنا سر سیٹ کی پشت سے ٹکا رکھا تھا۔ساحر نے اک نگاہ اسکے تھکے وجود پر ڈالی۔۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔؟"

"نہیں۔۔"

"کیا میں آپکو ٹھیک کرنے کے لیے کچھ کرسکتا ہوں۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

"نہیں۔۔"

"آپ اتنی اداس کیوں ہیں۔۔؟"

"مجھے ایک سٹوپڈ گارڈ بہت یاد آرہا ہے۔۔"اس نے آہستہ سے کہا لیکن ساحر نے سن لیا تھا۔

"کیا میں اسے ایک دفعہ۔۔دیکھ بھی نہیں سکتی۔۔؟ بس ایک دفعہ۔۔"اسے نہیں پتہ تھا کہ اسکی آواز اتنی بھرائی ہوئی کیوں تھی؟ ساحر کو لگا وہ رونے سے خود کو روکے ہوئے ہے۔۔

"دُنیا اتنی ظالم کیوں ہے، ساحر۔۔؟ اور وہ۔۔وہ اس دنیا سے بھی زیادہ ظالم ہے۔ایک دفعہ بھی مجھے فون نہیں کیا۔ایک دفعہ بھی میری خیریت دریافت نہیں کی۔ایک دفعہ بھی نہیں سوچا میرے بارے میں۔۔"موبائل کی سیاہ اسکرین کرب سے دیکھتے ہوئے اس نے کہا تھا۔آنکھوں کی گُلابی نمی گہری ہونے لگی تھی۔رات قطرہ قطرہ پگھل رہی تھی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

ساحر نے اسے اپارٹمنٹ کے باہر اتارا۔پھر خود بھی اتر آیا۔جو نہی اسکے ساتھ آگے بڑھنے لگا تو سیلینہ نے اسے ہاتھ سے روک دیا۔وہ اتنی ٹوٹی ہوئی لگ رہی تھی کہ کسی بھی تیسرے انسان کی موجودگی برداشت نہیں کرسکتی تھی۔وہ گہرا سانس لیتا پیچھے کھڑا رہ گیا تھا۔ صبح کا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے پل بھر کو لہرایا تھا۔

"سیلینہ کو کسی بھی طور تنہا نہیں چھوڑو گے تم دونوں۔۔"وہ ان کے سامنے ایستادہ سختی سے ہدایات دے رہا تھا۔وہ اور زار سر اثبات میں ہلارہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"وہ کہے تب بھی نہیں۔زیادہ ضد کرے تو ایجنسی کی پالیسی بتادینا۔تب بھی نہ مانے تو اپنی جگہ مت چھوڑنا۔مجھے اگر کسی کوتاہی کی خبر ملی تو میں چمڑی اُدھیڑ دونگا۔یہ ہفتہ بہت حساس ہے اسکے لیے۔حملہ آور گھات میں بیٹھا ہو گا۔۔موقع پاتے ہی وہ اسے دھر لے گا۔۔تم دونوں کو اسے وہ موقع نہیں دینا ہے۔ سمجھ گئے۔۔؟"

اس نے تنے جبڑوں کے ساتھ جواب طلب کیا تو ان دونوں نے تیزی سے سر اثبات میں ہلایا۔ اسکے جاتے ہی زار اسکی جانب گُھوما تھا۔

"کیا وہ زیادہ رَف ہوگیا ہے یا مجھے لگ رہا ہے۔۔؟"

"وہ بس محتاط ہے۔۔"یاسر کی پشت دیکھتے اس نے کہا تھا۔زار نے سر نفی میں ہلایا۔پلٹ کر نگاہ اسکی پشت پر ڈالی۔۔

"وہ بہت اکھڑا ہوا اور لیا دیا سا رہنے لگا ہے۔چند دنوں سے تو کسی گارڈ نے اسکی آواز ہی نہیں سنی ہے۔ضرورت کے علاوہ وہ کوئی بات ہی نہیں کرتا۔کیا وہ سیلینہ کے ساتھ جذباتی طور پر انوالوڈ تھا۔۔؟" ساحر کو اسکا جواب نہیں پتہ تھا اسی لیے خالی چہرہ لیے کھڑا رہا۔پھر کندھے اچکا کر اپنے کام کی جانب بڑھ گیا۔منظر غائب ہوچکا تھا۔اور وہ اگلا سانس بھرتا، سیلینہ کے پیچھے ہولیا تھا۔ اسکے منع کرنے کے باوجود بھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگلے روز وہ ایجنسی چلی آئی تھی۔ڈرامے کے متعلق اسے نظر سے کچھ بات کرنی تھی۔آسمانی رنگ کا لباس زیب تن کیے، بالوں کو ہاف باندھے، ہلکا پھلکا میک اپ کیے۔۔آج اسکی شُوٹ قدرے دیر سے شروع ہونی تھی۔اسی لیے وہ فارغ اوقات میں نظر اور یوول سے مل رہی تھی۔اس نے اپنے ساتھ رکھے شاپنگ بیگ کی جانب دیکھا اور پھر نظر سے معذرت کرتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔اسکا رُخ ایجنسی کے نچلے فلور کی جانب تھا۔ہاتھ میں پکڑے بیگ کے اندر اک نگاہ ڈالی۔۔

سیاہ مفلر اور ہائی ہیلز۔۔

اس نے گہرا سانس لے کر چہرہ اٹھایا تھا۔لفٹ کا دروازہ سس کی آواز کے ساتھ کھلا اور وہ باہر نکل آئی۔گارڈز اسکی آمد پر چونکے تھے۔لیکن پھر جلد ہی سنبھل کر اسے خوش آمدید کہنے لگے۔وہ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ سب کے سلام کا جواب دیتی، بغیر رُکے آگے بڑھتی جارہی تھی۔ذرا آگے بڑھ کر، طویل راہداری کے بعد کیبنز کا آغاز ہوتا تھا۔اس نے بمشکل مسکرا کر قدم آگے بڑھائے تھے۔۔ساتھ ساتھ نگاہیں بھی دوڑائیں۔۔بس ایک بار وہ نظر آجائے۔۔بس ایک نظر۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لیکن وہ کہیں بھی نہیں تھا۔

وہ ایجنسی شاید آیا ہی نہیں تھا۔

پھر بھی اس نے ہمت نہیں ہاری۔اس نے وہاں پر موجود بیشتر گارڈز سے اسکے متعلق پوچھا۔وہ اسے یہ دونوں چیزیں خود دینا چاہتی تھی۔اس بہانے کم از کم وہ اسے دیکھ تو لے گی۔۔وہ اس ایک موقع کو ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے ان چاروں کے کیبنز کی جانب قدم بڑھائے۔اندر محض شیر براجمان تھا۔انتہائی مصروف سا۔۔اس نے ٹھہر کر دروازے پر ہلکی سی دستک دی تو وہ چونکا اور پھر اگلے ہی پل اسے دیکھ کر حواس باختہ سا اٹھ کھڑا ہوا۔گود میں رکھے صفحات نیچے جا گرے تھے۔وہ اسکے یکدم اٹھنے پر بے اختیار ہنس دی تھی۔

"کیسے ہو، شیر۔۔؟"

"میں۔۔ٹھیک۔آپ کیسی ہیں۔۔؟"

وہ مسکرا کر سر ہلاتی آگے بڑھ آئی تھی۔شیر اب آگے بڑھ کر اسکے لیے کرسی پیچھے کی جانب گھسیٹ رہا تھا۔سیلینہ کی نگاہ بے ساختہ اسکے جوتوں پر گئی تھی۔اسکی مسکراہٹ اگلے ہی پل غائب ہوئی۔اسکے سیاہ جُوتے بہت خستہ سے ہورہے تھے۔پالش کرنے کے باوجود بھی ان میں وہ چمک نہیں آئی تھی۔شاید وہ بہت استعمال کیے گئے تھے اور اب پرانے ہونے کے باعث ایسے دِکھ رہے تھے۔اس نے ہمدرد سی نگاہیں اٹھا کر اسکا معصوم چہرہ دیکھا۔وہ اسکے ایسے دیکھنے پر گلابی ہوا تھا۔انسان کے مالی حالات اگر جاننے ہوں تو سب سے پہلے اسکے جُوتے دیکھنے چاہیے۔انسان کے جُوتے اسکے بہت بڑے رازدار ہوتے ہیں۔

"تم نے۔۔ایجنسی کب جوائن کی تھی؟" اس نے نرمی سے پوچھا تھا۔وہ سر کے پیچھے ہاتھ پھیر کر ہلکا سا مسکرایا۔

"دو مہینوں سے۔۔"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

اس نے سمجھ کر سر ہلایا۔پھر یونہی آس پاس نگاہ دوڑائی۔۔

"یاسر نظر نہیں آرہا۔۔کہاں ہے وہ۔۔؟" سرسری سا پوچھا تھا۔لیکن شیر چونک سا گیا تھا۔اک محتاط سی نگاہ دروازے پر ڈالی۔۔

"آپ ان کے متعلق کیوں پوچھ رہی ہیں۔۔؟ آپ جانتی ہیں نا کہ آپ ان کے بارے میں کوئی بات نہیں کرسکتیں۔۔"

"جانتی ہوں۔اور تم سب بھی جانتے ہو کہ میرا اور یاسر کا اک ورک ریلیشن شپ تھا۔اسکے علاوہ کچھ بھی نہیں۔میڈیا اور عوام بے وقوف ہوسکتے ہیں۔لیکن اس ایجنسی میں موجود گارڈز نہیں۔۔ اب بتاؤ کہاں ہے وہ۔۔"اسکے سبھاؤ سے کہنے پر وہ کھسیانا سا ہنس دیا تھا۔پھر سر ہلا کر اسے دیکھا۔

"وہ نہیں آئے آج۔وہ کیس سالو کررہے ہیں ارمان سر کے ساتھ۔شاید پولیس اسٹیشن گئے ہوں۔"

"اچھا۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"خیریت۔۔؟ کوئی کام تھا۔۔؟" وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔پھر ہاتھ میں تھامے بیگ پر اک نگاہ ڈالی۔

"نہیں۔کچھ خاص کام نہیں تھا۔بس مجھے اس کی چیزیں اسے واپس لوٹانی تھیں۔"

"اگر آپ برا نہ مانیں۔۔تو آپ مجھے دے سکتی ہیں یہ چیزیں۔میں انہیں دے دونگا۔۔"وہ مسکرائی تھی۔پھر سر نفی میں ہلایا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تھینک یو، شیر۔لیکن میں یہ اسے خود دینا چاہتی ہوں۔اب تم کام کرو۔میں نے تمہیں بلاوجہ ڈسٹرب کر دیا۔"ہاتھ ہلا کر کمرے سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔شیر چند پل نرمی سے اسکی پشت کو دیکھتا رہا اور پھر گہرا سانس بھرتا کام کرنے واپس آ بیٹھا۔

وہ جو باہر نکل رہی تھی، لمحے بھر کو حنیفہ کے آفس کہ بند دروازے کو دیکھ کر ٹھہر سی گئی۔اگلے ہی پل وہ ان کے آفس کا بند دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی۔اندر سے مصروف سا "یس" سنائی دیا تو وہ اندر چلی آئی۔

حنیفہ اسکی توقع نہیں کر رہے تھے اسی لیے اسکی آمد پر حیران سا چہرہ اٹھائے اسے دیکھتے رہے۔۔

"کیا میں تھوڑی دیر آپکے پاس بیٹھ سکتی ہوں، انکل۔۔"اگلے کئی لمحات میں وہ انکے سامنے بیٹھی تھی۔

"کام ٹھیک جارہا ہے آپکا۔۔؟"

"جی انکل۔۔خدا کا شکر ہے۔۔"

"کسی چیز کی ضرورت۔۔؟ یا کوئی پریشانی۔۔؟" وہ ان کے نرمی سے پوچھنے پر اداسی سے مسکرائی تھی۔

"میرے بابا نہیں ہیں، انکل۔۔لیکن اگر وہ ہوتے تو بالکل آپ جیسے ہوتے۔۔"اسی اداسی سے کہا تو حنیفہ کو اپنے چہرے کا رنگ یکلخت ہی بدلتا ہوا محسوس ہوا۔نا محسوس طریقے سے انہوں نے اپنی ٹائی کی گرہ ڈھیلی کی تھی۔انہیں لگا آفس میں آکسیجن کی کمی ہوگئی ہے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"خیر۔۔میں آپکا شکریہ ادا کرنے آئی تھی۔آپ نے میری ماں کی ضمانت کروائی۔میرے لیے زار اور ساحر کو گارڈ مختص کیا۔آپکے بہت احسانات ہیں مجھ پر۔آپکی مہربانی کا بہت شکریہ انکل۔۔"وہ شکر گزاری سے کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔پھر انہیں الوادعی کلمات کہتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔

حنیفہ اس انداز سے زخمی ہوئے تھے کہ وہ اسے آواز دے کر روک تک نہیں سکے۔وہ اسے اپنی بیٹی نہیں پکار سکتے تھے۔شاید یاسر ٹھیک کہتا تھا۔۔اس راز کو راز رکھ کر انہوں نے محض خود کو اور سیلینہ کو تکلیف سے دوچار کیا تھا۔شاید رشتوں کو وضع نہ کرنے والوں کی سزا یہی ہوتی ہے۔۔کہ وہ خون کے رشتوں کو بھی حق سے نہیں پکار سکتے۔اور یہ حق سے نہ پکارنا بہت اذیت ناک تھا۔۔ بہت کرب ناک۔۔

شام ہوئی۔۔

وہ پولیس اسٹیشن سے ایجنسی آگیا تھا۔کیبن میں داخل ہوتے ہی اسکی نگاہ جوتوں کے نئے ڈبے پر پڑی تھی۔شیر ایک جانب ٹیبل کے سامنے براجمان تھا۔

"یہ جُوتے۔۔؟" اس نے سوالیہ سا ابرو اٹھایا۔۔

"یہ سیلینہ کی جانب سے میرے لیے گفٹ ہے۔۔"دانتوں کی بھرپور نمائش کی۔لیکن وہ اسکا نام سن کر رک سا گیا تھا۔

"کیا وہ یہاں آئی تھی۔۔؟" شیر نے سر ہلایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آئی تھیں۔آپکا پوچھ رہی تھیں۔آپکی کچھ چیزیں لوٹانی تھیں انہیں۔۔"اسکی پیشانی پر موجود بل گہرے ہونے لگے۔

"یہ پاگل لڑکی۔۔"وہ ہلکا سا بڑبڑایا لیکن شیر نے اسکی بات سن لی تھی۔اس نے اسی سنجیدگی سے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"وہ پاگل نہیں ہیں۔عوام اور میڈیا بے وقوف بن سکتے ہیں۔لیکن اس ایجنسی کے گارڈز جانتے ہیں کہ آپ دونوں کا سراسر ایک ورک ریلیشن شپ تھا۔اسی لیے اتنی احتیاط ایجنسی کے اس نچلے فلور پر ضروری نہیں۔۔"قدرے لاپرواہی سے کہا تھا۔یاسر نے خاموش آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

"اور یہ بات بھی یقیناً اسکے انتہائی سمجھدار ذہن کی اختراع ہوگی۔۔!سب سے زیادہ احتیاط کی ضرورت اس نچلے فلور پر ہی ہے۔کوئی ہمارے درمیان موجود ہے۔لیکن اسے یا تمہیں یہ بات کیوں سمجھ آئے گی۔۔؟ ایک جتنے سمجھدار ہی تو ہو تم دونوں۔۔"بگڑے موڈ کے ساتھ اسے بھی لتاڑا تو وہ چپ سا ہوگیا۔ویسے بھی خرگوش جیسا دکھتا تھا۔ذرا سی ڈانٹ پر سکڑ جاتا۔

"مجھے تو ان کی بات، اس وقت ٹھیک لگ رہی تھی۔۔"ہلکی سی منمناہٹ ابھری تو یاسر نے اکتائی ہوئی نگاہ اس پر ڈالی۔۔

"بالکل۔۔اس وقت اسکی بات ٹھیک لگ رہی تھی اور اب میری بات ٹھیک لگ رہی ہوگی۔انتہائی بدھو لوگوں کی نشانی ہے یہ۔جن کی اپنی کوئی رائے ہی نہیں ہوتی۔جو جس وقت چرب زبانی کرے اسکے پیچھے بغیر کسی سوچ کے چل پڑتے ہیں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسکی ڈانٹ بلند ہوئی تھی۔شیر نے سر بالکل ہی جھکا لیا۔اب کچھ بھی کہنے سے خود کو باز رکھا۔اگلے ہی پل اسکے فون پر پیغام ابھرا تو وہ اس طرف متوجہ ہوا۔انگوٹھے سے پیغام کھولا اور پھر بیزاری مزید گہری ہونے لگی۔۔

"آج ڈنر کرنا ہے تم نے میرے ساتھ۔۔یاد ہے نا۔۔؟" سلطانہ کا پیغام تھا۔وہ ریسٹورینٹ کا پتہ اسے بھیج کر وہاں وقت پر اسکی منتظر رہنے والی تھی۔اس نے سر کے بالوں میں انگلیاں چلائیں اور پھر باہر نکل آیا۔اس کا موڈ سخت خراب تھا۔۔

کچھ لمحات بعد وہ سلطانہ کے سامنے براجمان تھا۔رات گہری ہو گئی تھی۔شہر کی روشنیاں بڑھ گئی تھیں۔بہترین ریستوران کی، پُر تعیش کرسیوں پر آمنے سامنے وہ دونوں براجمان تھے۔اس نے جینز، سفید ٹی شرٹ اور بُھوری جیکٹ پہن رکھی تھی۔دھلے دھلائے بال پیچھے کر رکھے تھے اور کلائی میں گھڑی بندھی تھی۔سُلطانہ کی نگاہیں اسکی کلائی تک گئیں۔۔وہ اسکے شوہر کی گھڑی تھی۔۔ وہ اس گھڑی کو پہچانتی تھی۔

اس نے رد عمل نہیں دیا۔۔یونہی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

یاسر کے رف حلیے سے برعکس وہ آج بہت تکلف سے تیار ہوئی تھی۔نیوی بلیو رنگ کی میکسی پہنے، کانوں اور گلے میں ہیرے جگمگارہے تھے۔مناسب میک اپ اور سرخ بالوں کو ایک جانب سے کان کے پیچھے کیے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔یاسر نے اسکی تیاری پر اک سرسری سی نگاہ ڈالی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اتنا فارمل ڈنر تو نہیں ہے۔۔"وہ اسکا اشارہ سمجھ کر مسکرائی تھی۔۔

"میرے بیٹے کے ساتھ ڈنر ہے۔۔میں آج بہت اچھے سے تیار ہونا چاہتی تھی۔تم نے بتایا نہیں کہ میں کیسی لگ

رہی ہوں۔۔؟" آخر میں ذرا نرم سی خفگی سے پوچھا تو اس نے انہیں سنجیدہ نگاہوں سے دیکھا۔۔

"اچھی لگ رہی ہیں۔۔"

"بس۔۔اتنی سی تعریف۔۔؟"

"اس زیادہ کی توقع مجھ سے رکھنا بالکل بیکار ہوگا۔۔"وہ اسکی صاف گوئی سے محظوظ ہوئی تھی۔ خوشی تھی کہ اسکے چہرے اور آنکھوں سے پھوٹی پڑ رہی تھی۔

"سیلینہ میرے لیے لکی چارم ہے۔۔"اسے محبت سے دیکھتے ہوئے اس نے کہا تو وہ چونکا۔

"میں اب اسے خود سے دور نہیں جانے دونگی۔اگر وہ مجھ سے دور ہوئی تو تم بھی ہو جاؤگے۔۔" اسکی کان خفیف سے سرخ ہوئے تھے۔

"ایسی بات نہیں ہے۔"

"پھر کیسی بات ہے۔۔؟ یہ مت کہنا کہ تم اسکے لیے کچھ فیل نہیں کرتے۔میں تم دونوں کے اتنے واضح احساسات رد کرنے پر اب اُکتا رہی ہوں۔اس سے پوچھو تو وہ بھی یہی کہتی ہے کہ آپکو غلط فہمی ہوئی ہے۔تم سے پوچھو تو تم بھی ماننے کو تیار نہیں ہوتے ہو۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا پوچھا تھا آپ نے اس سے۔۔؟" اسکی آواز میں واضح خفگی تھی۔سلطانہ کو اسکے انداز نے مزہ دیا تھا۔

"یہی کہ کیا وہ تمہیں پسند کرتی ہے۔۔"پھر بیزار سے کندھے اچکائے۔۔"اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔بس کہہ رہی تھی کہ تم اتنے ذمہ دار ہو کہ تم سے انسیت ہوجاتی ہے۔۔"یہاں وہ ہنسی تھی۔یاسر نے آنکھیں بند کرلیں۔لمحے بھر کو اسے سیلینہ کے جواب پر خود بھی ہنسی آئی تھی۔

"تم دونوں کیا کررہے ہو یہ۔۔؟"

"ہم کچھ نہیں کررہے۔یہ میری جاب ہے اور ہیومینزم کے تحت مجھے یہ سب کرنا ہی ہے۔۔"

"ہیومینزم۔۔!"وہ محظوظ ہورہی تھی۔ہاتھ بڑھا کر سامنے رکھا جوس اٹھایا۔پھر اسے لبوں سے لگائے یاسر کا چہرہ دیکھا۔

"ہیومینزم کے تحت اور کیا کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہو تم۔۔؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"زیادہ کچھ نہیں۔اب ہیومینزم کے تحت ہمیں ایک دوسرے سے دور رہنا ہوگا۔"اسکے سنجیدگی سے کہنے پر وہ خود بھی مزاح ترک کر چکی تھی۔بہر حال وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔

"میں نے اس سے تمہارے متعلق بات کی تھی۔سمجھایا تھا اسے کہ اب تم سے ملنا اسکے لیے اچھا نہیں ہے۔وہ سمجھدار ہے۔دوبارہ اس نے کوئی کوتاہی کرنے کی کوشش نہیں کی۔"اس نے سر ہلایا تھا۔اگر جو انہیں بتادیتا کہ وہ انتہائی عقل مندی کا مظاہرہ کرتی صبح ایجنسی چلی آئی تھی۔۔تاکہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسے اسکی چیزیں لوٹا سکے۔۔تو یقینا وہ اس خیال کو ترک کرنے کے متعلق ضرور سوچیں گی۔

خاموشی پھر سے درمیان میں حائل ہوگئ تھی۔

دوسری جانب سیلینہ اپنی شُوٹ سے فارغ ہوگئ تھی۔اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا اور پھر چونک سی گئ۔آنکھوں میں بے یقین سی چمک اتری۔لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ اتر آئ۔اس نے سب کو الوداع کہنے کا تکلف بھی نہیں کیا تھا۔مفلر اور ہیلز والا بیگ وہ اپنے ساتھ سیٹ پر ہی لے آئ تھی۔اسے واپس اپارٹمنٹ جانے کا وقت نہیں مل سکا تھا۔اس نے عجلت میں پرس کرسی سے اٹھایا اور بیگ ہاتھ میں لیے باہر کی جانب بڑھ آئ۔ساحر اسکے پیچھے ہی آرہا تھا۔وہ اسے بتائے بغیر کہیں نہیں جاسکتی تھی۔بلکہ وہ اسکے بغیر بھی کہیں نہیں جاسکتی تھی۔

"چابی دو مجھے۔۔"اس نے پلٹ کر تحکم سے چابی کے لیے ہاتھ پھیلایا تو ساحر ٹھٹک گیا۔آنکھیں سکیڑ کر اسکی جانب دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbanks.com

"آپ کہاں جارہی ہیں۔۔؟آپ جانتی ہیں ناکہ آپ کہیں بھی تنہا نہیں جاسکتیں۔۔"

"مجھے معلوم ہے، ساحر۔۔لیکن جب مجھے یاسر بلا رہا ہو تو کیا تب بھی تم مجھے جانے نہیں دوگے۔۔؟ یاسر کے ساتھ مجھے کیا خطرہ ہوسکتا ہے۔۔؟" وہ جلدی جلدی اب دروازہ کھول کر کار کے اندر بیگ اور پرس رکھنے لگی تھی۔ساحر بالکل رک کر اسکی مسرور سی عجلت کو تک رہا تھا۔

"آپ کہیں نہیں جارہی ہیں۔یاسر آپ کو کبھی نہیں بلائے گا۔۔؟ اسکے پاس آپکو بلانے کا کوئ ریزن نہیں ہے۔"اس نے مدھم ہوتی مسکراہٹ سے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔ماتھے پر کئ بل ابھر آئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم میری خوشی زہر کررہے ہو، ساحر۔۔اسکے پاس مجھے بلانے کا ریزن ہے۔مجھے اسکی چیزیں اسے لوٹانی تھیں۔وہ یہی لینے کے لیے مجھے بلا رہا ہے۔"ساحر نے اک گہری نگاہ اندر رکھے بیگ پر ڈالی تھی۔پھر سیلینہ کی جانب دیکھا۔وہ قدرے بے چینی سے اسکے بدلتے تاثرات دیکھ رہی تھی۔

"مجھے آپکی بات پر یقین نہیں آرہا۔"اور اب اسے ساحر پر شدید غصہ آرہا تھا۔

"ساحر۔۔اگر تم میرے ساتھ چلنا چاہتے ہو تو ویل اینڈ گڈ۔۔لیکن میری خوشی کو یوں میرے لیے خاک آلود مت کرو۔۔"

"بالکل۔۔میں آپکے ساتھ ہی جارہا ہوں۔۔بھلے آپ مجھے لے جانے پر راضی ہوں یا نہیں۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔لیکن یاسر سے ملنے میں اکیلی ہی جاؤنگی۔تم میرے پیچھے نہیں آؤگے۔یہ ڈیل اگر تم نے مجھ سے نہیں کی تو میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤنگی۔میں ٹیکسی کر کے چلی جاؤنگی اور تم جانتے ہو کہ تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کرسکتے۔"ساحر نے انتہائی ناپسندیدگی سے ہی سہی۔۔لیکن سر ہلادیا تھا۔پھر چابی لیے اگلی نشست تک چلا آیا۔وہ اب بھرپور مسکراہٹ لیے پیچھے بیٹھ رہی تھی۔ اس نے اک نظر اسے دیکھا اور پھر گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔اس نے فون نکال کر نگاہوں کے سامنے کیا اور پھر اک پیغام تیزی سے ٹائپ کرنے لگا۔

"کیا سیلینہ میڈم کے پاس تمہاری کچھ چیزیں ہیں جو تمہیں چاہیے۔۔؟" دوسری جانب موجود یاسر اسکے پیغام کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔یقینا سیلینہ نے ساحر کو بھی بتادیا تھا اور اب وہ اس سے یقین دہانی کے تحت پوچھ رہا تھا۔اس نے جوابا "ہاں" لکھ کر موبائل الٹتے ہوئے رکھ دیا تھا۔ساحر نے اسکا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جواب دیکھا تو سکون کا سانس خارج کیا۔آن کی آن میں جس شک نے اسے آگھیرا تھا وہ ختم ہو گیا تھا۔

اس نے کار اگلے ہی پل آگے بڑھائی تھی۔سنسان تنگ گلیوں میں، دکانوں نے شٹر گرادیے گئے تھے۔اس نے ایک نظر ان گلیوں کو دیکھا اور پھر سیلینہ کی جانب جو بیگ ہاتھ میں لیے تیزی سے نیچے اتر رہی تھی۔ساحر اس لوکیشن کو جانتا تھا۔یہ ایک ایسی لوکیشن تھی جو سب گارڈز کو معلوم تھی۔ایک ایسی خفیہ جگہ جہاں پر وہ اکثر اپنے آپریشنز کے لیے جمع ہوتے رہے تھے۔اس نے کار ذرا آگے بڑھائی اور پھر اندر بیٹھا رہا۔۔اسے اب سیلینہ کے واپس آنے کا انتظار کرنا تھا۔

گلیوں میں آگے بڑھتے ہوئے اس نے فون کان سے لگاتے ہوئے دوسری جانب موجود یاسر کو کال ملائی تھی۔مسکراہٹ تھی کہ لبوں کا ساتھ چھوڑنے کے لیے راضی نہیں تھی۔دوسری جانب سلطانہ کے سامنے بیٹھا یاسر اسکی بے وقت آتی کال پر چونکا تھا۔کچھ تھا کہ وہ خود کو فون اٹھانے سے روک نہیں سکا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے انجان نمبر سے مجھے میسج کیوں کیا بھلا۔۔؟ لیکن مجھے سوچنے دو۔۔تم اپنا اور میرا کال ریکارڈ کلین رکھنا چاہتے تھے اسی لیے مجھے کسی دوسرے نمبر سے رابطہ کیا۔گڈ۔۔!اب بتاؤ کہاں ہو تم۔۔میں ویٹ کررہی ہوں تمہارا۔۔"اور ریسٹورینٹ میں براجمان یاسر عالم کو جھٹکا لگا تھا۔

"میں نے تمہیں کوئی میسج نہیں کیا ہے۔۔"وہ تیزی سے بولتا اٹھ کھڑا ہوا۔دوسری جانب موجود سیلینہ ذرا چونکی۔مسکراہٹ مدھم ہوئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا مطلب۔۔؟ کچھ دیر پہلے ہی تو تم نے ایک پیغام بھیجا ہے جس میں تم نے کہا کہ تمہیں اپنی چیزیں واپس چاہیئے۔کیا وہ تم نہیں تھے۔۔؟" وہ گلیوں میں ذرا آگے آنکلی تھی۔ اس نے چونک کر اپنے پیچھے پلٹ کر دیکھا۔اندھیرا۔۔سنسان راستہ۔۔کسی انسان کا کوئی نشان نہ تھا۔پہلی دفعہ اسکی کنپٹیوں پر پسینہ نمودار ہوا تھا۔دل ایک لمحے کے لیے تیزی سے دھڑکا تھا۔

"ساحر کہاں ہے۔۔؟ تم کہاں ہو۔۔؟ " وہ سلطانہ کو ہونق بنا چھوڑے آگے بھاگ رہا تھا۔خطرے کی گھنٹیاں بج رہی تھیں۔اسے اپنا سانس خشک ہوتا محسوس ہورہا تھا۔ایک ہفتہ ختم ہونے کو تھا۔ ملزم کا کُولنگ پیریڈ ختم ہوچکا تھا۔

"یہاں بہت سی دکانیں ہیں۔گلیاں تنگ اور عجیب سی ہیں۔مجھے واپسی کا راستہ نہیں مل رہا۔"وہ تیزی سے واپس پلٹی تھی۔اسکی ٹانگیں کپکپاہٹ کا شکار تھیں۔خوف کی اک سرد لہر اسے خود میں اترتی محسوس ہورہی تھی۔یاسر کو پتہ تھا کہ وہ کس جگہ کی بات کررہی تھی۔تنگ و تاریک دکانوں کی گلیاں یہاں سے ذرا فاصلے پر تھیں۔اس نے کار کو نظر انداز کیا اور بھاگتا ہوا آگے بڑھتا رہا۔

"واپس جاؤ ساحر کے پاس۔ابھی اور اسی وقت۔میں آرہا ہوں۔"

اس نے تیزی سے قدم واپسی کے لیے بڑھائے۔لیکن گلیاں ایک دوسرے میں نکل رہی تھیں۔ زیرو بلب روشن تھے۔ان کی ہلکی اور ڈپریسنگ روشنی اسے کچھ بھی ٹھیک سے دیکھنے نہیں دے رہی تھی۔وہ تیزی سے بھاگ رہی تھی۔ساحر نے کافی دیر اسکا انتظار کیا اور جب وہ واپس نہیں آئی تو اسے اندر جانا ہی پڑا۔لیکن سیلینہ کہیں بھی نہیں تھی۔اس نے قدم تیزی سے آگے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بڑھائے۔۔اسکے شکوک و شبہات حقیقت میں بدلنے لگے تھے۔سیلینہ بھاگتے بھاگتے رک سی گئ تھی۔کوئ گلیوں میں سے نکل کر یکلخت ہی اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

"کوئ۔۔کوئ یہاں ہے یاسر۔۔"اور دوسری جانب موجود یاسر عالم کو لگا جیسے ساری دنیا اسکے سر پر گھوم رہی ہے۔وہ دکانوں کی گلیوں میں آگیا تھا۔ اس نے سیلینہ کو آوازیں دیں۔۔ساحر اسکی آواز سن کر اس طرف آگیا تھا۔اسے بے یقینی سے دیکھا۔

"کیا تم نے اسے یہاں نہیں بلایا تھا۔۔؟" اس نے تیزی سے سر نفی میں ہلایا اور ساحر سمجھ گیا۔وہ دونوں کہے بغیر اگلے ہی پل گلیوں میں بٹ گئے تھے۔اک سنسان گلی کے سامنے وہ بالکل ساکت ہوئ کھڑی تھی۔اسکے سامنے کھڑے شخص کا چہرہ واضح نہیں تھا۔اس نے چہرے پر سور کا ماسک لگا رکھا تھا۔۔چمڑے کا بنا انتہائ بھیانک ماسک۔۔وہ بے ساختہ چیخ کر واپسی کے لیے بھاگی تھی۔وہ بھی اسکے پیچھے اتنی ہی تیزی سے بھاگا۔۔بالکل کسی عفریت کی مانند۔۔ کسی شیطان کی مانند۔۔اسکی چیخیں گلیوں میں گونج رہی تھیں۔وہ مخالف سمت میں تیزی سے بھاگ رہی تھی اور اس سے پہلے کہ وہ اسے گردن سے دبوچ کر پیچھے کی جانب گھسیٹتا کسی نے اسے زور دار لات ماری تھی۔۔وہ اڑتا ہوا دکانوں کے میلے شٹر سے جالگا تھا۔اس نے نگاہیں اٹھائیں۔۔بھوری جیکٹ میں وہ تھا۔۔اسکی جانب ایک نگاہ تک نہیں دیکھا۔۔آگے بڑھا لیکن ماسک والا بندہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔اسکا قد بالکل یاسر کے برابر تھا۔۔چہرے پر چڑھا ماسک بہت خوفناک تھا۔

وہ تینوں اپنی ہی جگہوں پر ٹھہر گئے تھے۔ساحر بھی وہیں آنکلا تھا۔یاسر کی نگاہیں اسکے بازوؤں تک پھسلیں۔۔اس پر کٹ موجود تھا۔اسکی آنکھیں اوپر اٹھتی گئ تھیں۔اور اس سے پہلے کہ کوئ کچھ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سمجھ پاتا وہ اسکی کنپٹی پر پستول کا دستہ پوری قوت سے مار کر مخالف سمت میں بھاگا تھا۔کنپٹی سے یکدم خون کی باریک سی لکیر اسکے رخسار سے ہوتی ہوئی گردن میں لڑھکی تھی۔اسکے پاس پستول نہیں تھا۔وہ آف ڈیوٹی تھا۔اس نے ایک پل کو پلٹ کر ان دونوں کی جانب دیکھا۔۔آگے بڑھنے کے لیے قدم بڑھائے لیکن پھر وہ آگے نہیں بڑھ سکا۔

اندھیرے سے کوئی برچھی سی اسکی جانب بڑھی تھی۔۔آگ میں بجھی برچھی۔۔جو اسکے پیٹ کو چیرتی رگوں میں جلن سی برپا کرگئی تھی۔اس نے بے یقینی سے نگاہ جھکا کر دیکھا۔سفید شرٹ پر یکدم ہی خون کے سرخ دھبے ابھرے تھے۔اس نے ہاتھ رکھا اور اسکا ہاتھ خون میں لت پت ہوگیا۔سیلینہ کی خوفزدہ سی چیخ ابھری تھی۔اس نے زخم پر ہاتھ رکھ کر دبایا اور پھر اسی تیزی سے آگے بڑھا۔سیلینہ کو بازو سے تھام کر ساحر کے حوالے کیا۔اسکی بصارت تکلیف کے باعث دھندلا رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جاؤ۔۔اسے لے کر جاؤ۔۔یہاں پر کوئی رپورٹر اسے دیکھ نہ لے۔۔جاؤ ساحر۔"وہ آخر میں چیخا تھا۔پوری قوت سے۔کیونکہ ساحر اسے ساکت ہوا تک رہا تھا۔وہ جانے کے لیے ہلا تک نہیں تھا۔وہ اسے چھوڑ کر کیسے جاسکتا تھا؟ پیچھے سے وہ مخلوق اس پر پوری طرح جھپٹی تھی۔وہ اسی تیزی سے مڑا تھا۔پھر اسے خود سے دور دھکیلا۔وہ لڑکھڑا کر پیچھے گر پڑا تھا۔اس نے ساحر کی جانب دیکھا۔۔پھر سیلینہ کی جانب۔۔تکلیف بڑھنے لگی تھی۔۔

"میں نے کہا۔۔جاؤ۔۔جسٹ گو۔۔!"اور ساحر نے سیلینہ کو لیے پیچھے کی جانب کھینچا تھا۔وہ چلا رہی تھی۔وہ اسے ایسے چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی۔تاریک گلیوں میں خون سا پھیلنے لگا تھا۔اس کے

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہاتھ خون میں لت پت ہوگئے تھے۔حملہ آور دوبارہ اس پر جھپٹا تھا۔ایک طاقت ور مکا اسکے زخم پر مارا تو لمحے بھر کو یاسر کی پوری دنیا اندھیر ہوگئی۔برچھی نے رگوں کے کہیں اندر اذیت ناک سی جلن برپا کردی تھی۔اس نے پوری قوت سے اسے دھکیل کر شٹر سے دے مارا تھا۔سیلینہ کی ایک اور چیخ بلند ہوئی تھی۔

"پلیز۔۔مجھے اسے ہاسپٹل لے کر تو جانے دو۔۔ساحر وہ مر جائے گا۔۔"لیکن ساحر اسکا اشارہ سمجھتا تھا۔وہ سیلینہ کو کسی بھی طور مصیبت میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔حملہ آور سیلینہ کے پیچھے دوڑا تھا لیکن یاسر نے اسکی ٹانگیں پکڑ لی تھیں۔وہ بروقت دھر لیے جانے پر اوندھے منہ جاگرا تھا۔ساحر بمشکل سیلینہ کو کار کی پچھلی نشست پر دھکیل رہا تھا۔وہ اب بلند آواز سے رورہی تھی۔

"ساحر مجھے جانے دو۔۔اسے ہاسپٹل لے کر جانا ہے۔۔اسے گولی لگی ہے۔۔خدا کے لیے مجھے جانے دو۔۔"شیشے کی کھڑکی پر دونوں ہاتھ رکھے وہ آنسوؤں سے روتی جارہی تھی۔یاسر نے اسے ایک نظر دیکھا۔بس ایک نظر۔۔اور پھر وہ بمشکل اٹھ کھڑا ہوا۔اسکے قدم لڑکھڑاہٹ کا شکار تھے۔اس نے حملہ آور کو گریبان سے پکڑا تھا اور پھر اس نے اسے پوری طاقت سے شٹر کے ساتھ دے مارا تھا۔کوئی جنونی سی کیفیت تھی جو اس پر طاری ہوگئی تھی۔وہ پلٹا اور جواباً اسے بھی دیوار سے لگایا۔۔

"وہ زخمی ہے۔۔اسکا خون بہہ رہا ہے۔۔مجھے جانے دو۔۔"

وہ اب تک کہہ رہی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حملہ آور کا ماسک ہاتھا پائی میں اترنے لگا تو وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوا۔۔اس نے ماسک ٹھیک سے لگایا۔۔یاسر اب شٹر کے ساتھ لگا اسے تک رہا تھا۔

"تم کچھ کہہ نہیں رہے ہو۔۔جانتے ہو کیوں۔۔؟" اس نے پوچھا۔حملہ آور نے اسکی جانب چہرہ پھیرا۔۔خنزیر نما انتہائی مکروہ چہرہ۔۔

"کیونکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہیں جانتا ہوں۔۔"

ساحر سیلینہ کو لیے آگے بڑھ گیا تھا۔اپنے شکار کو ہاتھ سے جاتا دیکھ کر وہ اس تک بڑھ آیا تھا۔ پھر غیض و غضب سے بے قابو ہو کر اسکے زخم پر مارنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تو یاسر نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔پھر اسے دیوار سے لگایا اور گھٹنا موڑ کر جونہی لات ماری تو وہ بلبلا کر جھکا۔۔اس نے اسے شرٹ سے پکڑ کر اسکا سر شٹر سے دے مارا تھا۔حملہ آور جو کوئی بھی تھا۔۔سر پر لگنے کی وجہ سے بری طرح زخمی ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سنسان گلیوں میں پھولی سانسوں کی آوازیں گونجنے لگیں۔۔

"تم انتظار کرو۔۔میں تمہیں پکڑونگا۔۔اور جلد پکڑونگا۔۔مجھے پتہ ہے تم ایجنسی سے تعلق رکھتے ہو۔ مجھے جلد پتہ چل جائے گا تم کون ہو۔۔"

اس نے یاسر کے زخم پر آخری دفعہ زور دار مکا مارا تو وہ گھٹنوں کے بل گرا۔۔

سور کے ماسک والا شخص بھاگ گیا تھا۔

پیچھے تاریک گلیوں میں وہ تکلیف سے بلبلا رہا تھا۔اس کا خون شٹرز پر ہر جانب لگ چکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ زخمی تھا۔وہ زخمی ہے۔۔میں اسے چھوڑ کر نہیں جاسکتی۔۔مجھے واپس جانا ہے۔۔وہ زخمی تھا۔۔"

وہ اس پر چلا رہی تھی لیکن ساحر تو گویا پتھر کا بن گیا تھا۔اسے یاسر کا حکم ہر حال میں ماننا تھا۔وہ سیلیہ کو اپارٹمنٹ چھوڑ کر واپس اسی کے پاس جانے والا تھا۔تاریک سنسان گلیوں میں وہ اب تک دراز تھا۔خون تھا کہ آس پاس جمع ہونے لگا تھا۔زخم کی کرب ناک تکلیف، سیلیہ کے آنسو، سب جیسے گڈ مڈ ہورہا تھا۔

اس نے آنکھیں بند کیں اور پھر سب کچھ تاریکی کی نذر ہوتا گیا۔۔

اسی پل گلیوں میں آگے بڑھتے حملہ آور نے اپنے چہرے سے وہ ماسک اتارا تھا۔

پھر ہاتھ اونچا کر کے سر سے بہتا خون صاف کیا۔۔

اسکا چہرہ جانا پہچانا تھا۔۔

بے حد جانا پہچانا۔۔

بالکل کسی ماہرِ نفسیات کے ٹھنڈے یخ چہرے جیسا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

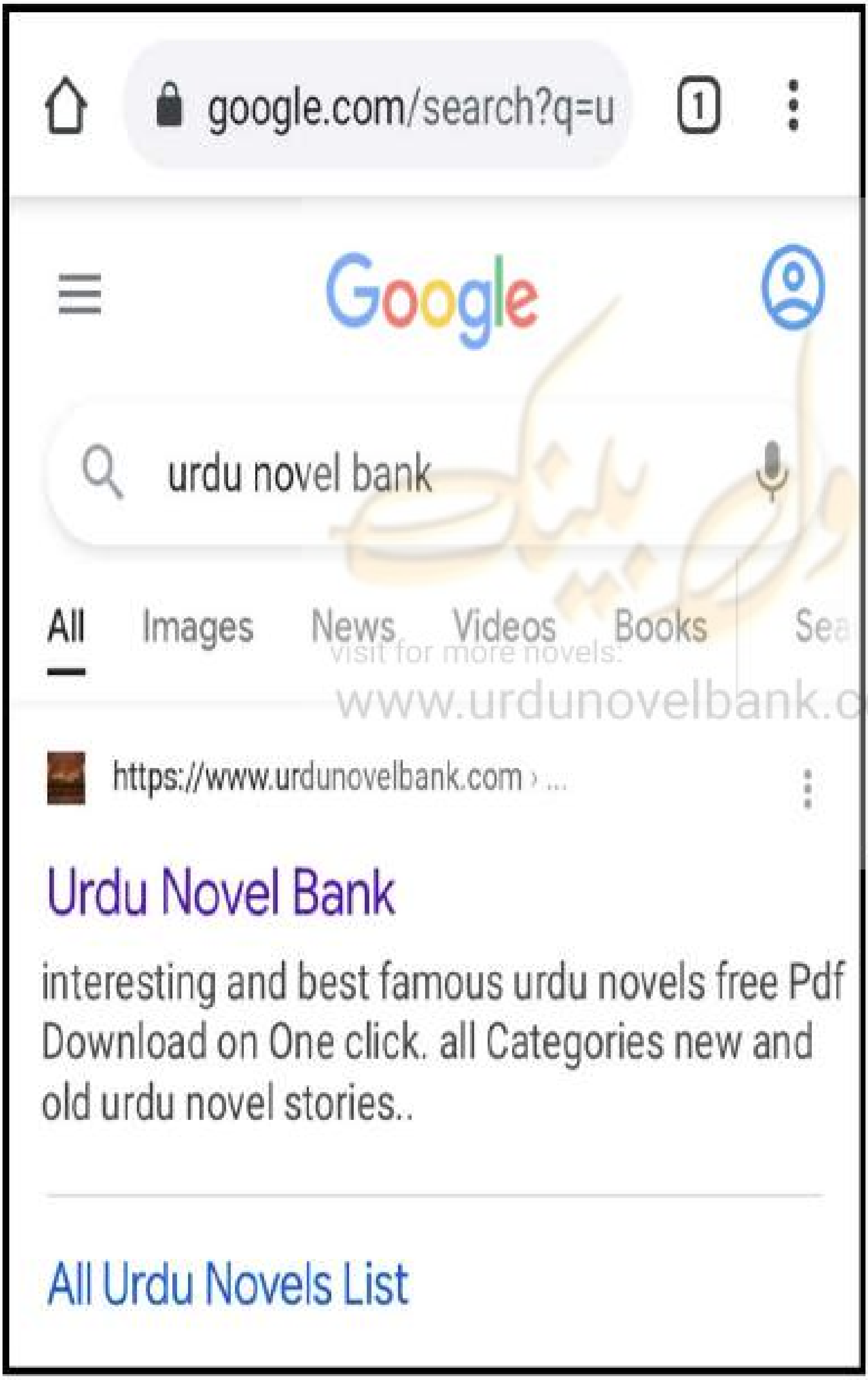

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے

اور اچھے معیاری ناول

تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے

ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں

مکمل ناول مفت میں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔۔

تاریک گلیوں میں اس نے آنکھیں اگلے ہی پل کھولی تھیں۔سر پر جلتے بلب اسے جلتے بجھتے محسوس ہورہے تھے۔جینز کی جیب میں اڑسا فون، سائلنٹ ہونے کے باعث مستقل زوں زوں کررہا تھا۔ اس نے بمشکل ہاتھوں پر زور دے کر اٹھنا چاہا۔پیٹ اور کمر میں درد کی ایک شدید لہر آر پار ہوئی تھی۔اسکی ہلکی سی کراہ نکلی۔ضبط سے دانت جما کر وہ پھر سے اٹھنے لگا۔سانس اکھڑنے لگا تھا۔اس نے آنکھیں بند کر کے سر دو تین بار زور سے جھٹکا۔دھندلی ہوتی بصارت کچھ درست ہوئی تھی۔

اس نے تکلیف سے سن پڑتے زخم پر ہاتھ رکھ کر مزید خون کو بہنے سے روکا تھا۔اور پھر کانپتی ٹانگوں پر زور دے کر اٹھ کھڑا ہوا۔ایک زور کا چکر آنے کے باعث وہ میلے شٹر سے جا ٹکرایا تھا۔ پھر اسکا سہارہ لے کر چند قدم آگے بڑھا۔سفید شرٹ اسکے خون سے داغدار ہوچکی تھی۔اس نے زخم کو دبائے رکھا اور پھر سفید پڑتے لبوں کے ساتھ آگے بڑھنے لگا۔خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے بصارت پھر سے دھندلی پڑنے لگی تھی۔درد کی شدت گہری ہونے لگی تھی۔کنپٹی سے پسینے کے کئ بوندیں پھسل کر گردن میں لڑھکی تھی۔دستہ لگنے کی وجہ سے نکلا خون بھی وہیں جم گیا تھا۔

جیب میں اڑسا فون اب پھر سے زوں زوں کرنے لگا تھا۔اس نے پھولے سانس کے درمیان، خون سے چپچپے ہاتھ کے ساتھ جیب تھپتھپائی اور پھر اس سے فون برآمد کیا۔کمر شٹر سے ٹکائے رکھی۔غور سے دیکھنے پر بھی نمبر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔اسے پتہ تھا کہ وہ کسی بھی پل ہوش

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کھونے والا ہے۔اس نے فون اٹھالیا۔کان سے لگایا اور ساتھ ہی زخم پر ہاتھ رکھے آگے بڑھنے لگا۔شٹر کا سہارہ اس نے اب تک لے رکھا تھا۔

"سیلینہ کہاں ہے۔۔؟ وہ ٹھیک تو ہے نا۔۔؟" حنیفہ کی آواز گونجی تھی۔اس نے دقت سے تھوک نگلا تھا۔

"جی۔۔وہ محفوظ ہے۔۔"اس نے کہا۔تکلیف کے باعث آواز میں ہلکی سی کپکپاہٹ اتری تھی۔حنیفہ دوسری جانب جیسے چونک سے گئے۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔؟ کہاں ہو تم۔۔؟"

"ٹھیک ہوں۔۔چھوٹا سا زخم لگا ہے۔۔ہاسپٹل جارہا ہوں۔۔"اس نے اگلی بات سنے بغیر فون جیب میں اڑس لیا تھا۔پھر ہمت مجتمع کر کے آگے بڑھنے لگا۔اسکے لب ہر گزرتے پل کے ساتھ سفید پڑتے جارہے تھے۔

دوسری جانب ساحر نے اسے اپارٹمنٹ کی عمارت کے پاس اتارا اور پھر اس نے روتی ہوئی سیلینہ کی جانب کا دروازہ تیزی سے کھول کر اسے باہر نکالا۔وہ بہت سپاٹ تھا۔سیلینہ کی کسی مزاحمت کا اس پر کوئی اثر نہیں ہورہا تھا۔وہ اسے ہاتھ سے پکڑے آگے ہی آگے بڑھ رہا تھا۔وہ اس سے اپنا ہاتھ چھڑارہی تھی لیکن بے سود۔۔وہ اسکے طاقتور بازوؤں کا مقابلہ نہیں کرسکتی تھی۔اس نے اپارٹمنٹ کے داخلی دروازے کا پاس کوڈ انسرٹ کیا اور اسے اندر دھکیلا۔ابھی اسی تیزی سے دروازہ بند کرنے لگا تھا کہ سیلینہ کی انگلیاں درمیان میں آگئیں۔وہ دروازہ نہیں بند کرسکا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں بھی جاؤنگی۔۔تم مجھے اس اذیت میں چھوڑ کر نہیں جاسکتے۔"

ساحر نے ضبط سے دروازہ کھول کر اسے دیکھا۔سرخ چہرہ۔۔گلابی آنکھیں۔۔مسلسل گرتے آنسو۔۔ہچکیاں۔۔

"آپ نے اپنی من مانی کا انجام دیکھ لیا نا۔۔!اسی لیے منع کررہا تھا میں آپکو جانے سے۔آپکو آخر سمجھ کیوں نہیں آتا کہ یہ معاملہ بہت حساس ہوچکا ہے۔کسی کی جان بھی جاسکتی ہے۔ایجنسی سے تین ایکٹریس غائب ہیں اور ایک کا قتل کیا جاچکا ہے۔۔قتل سمجھتی ہیں نا کیا ہوتا ہے۔۔؟" اس نے اسے اندر کیا اور پھر خود بھی اپارٹمنٹ میں چلا آیا۔اپنے پیچھے دروازہ بند کیا۔سیلینہ اسی طرح ہچکیوں کے درمیان اسے دیکھ رہی تھی۔وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ بلند آواز سے بول رہا تھا۔

"یہ سب مزاق نہیں ہے، میڈم۔جیسے دوسری ایکٹریس کا قتل ہوا ہے ویسے آپکا بھی قتل ہوسکتا ہے۔یاسر آپکی وجہ سے زخمی ہوا ہے۔میں اسے وہاں اس حالت میں چھوڑ کر اس لیے آپکے ساتھ نہیں آیا کہ آپ میرے ساتھ واپس جاکر ساری محنت ضائع کردیں۔کیا آپکو اپنے کیریئر کی کوئ فکر نہیں ہے۔۔؟" اس نے اسی کاٹ دار لہجے میں پوچھا تھا۔وہ پانی سے بھری آنکھیں لیے اسے دیکھ رہی تھی۔

"مجھے کسی چیز کی فکر نہیں ہے۔مجھے بس یاسر کے پاس جانا ہے۔بھاڑ میں جائیں سب۔"

ساحر نے لمحے بھر کو افسوس سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"اپنی فکر نہیں ہے آپکو۔۔کیا یاسر کی بھی نہیں ہے۔۔؟" وہ بس خاموشی سے روتی رہی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اگر وہ مرجائے گا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا آپکو۔۔؟" اور اس نے کرنٹ کھا کر ساحر کے بے رحم سوال پر اسے دیکھا تھا۔دل سکڑ کر پھیلا تھا۔

"پلیز نہیں۔۔اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے۔"

"اگر آپ ایسا چاہتی ہیں کہ اسے کچھ نہ ہو تو یہاں انتظار کریں میرا۔میں واپس آکر آپکو سب کچھ تفصیل سے بتاؤنگا۔یہ صرف آپکے کیریئر کی بات نہیں ہے، میڈم۔یہ یاسر کی جمع پونجی ہے۔آپکا ایک لاپرواہ قدم اسے خاک کردے گا۔"اور اس سے مزید کچھ بھی کہے بغیر وہ تیزی سے پلٹ گیا تھا۔ساتھ ہی فون پر کوئی نمبر ملاتا آگے بڑھنے لگا۔وہ برستی آنکھوں سے اسے جاتا دیکھتی رہی۔ اپارٹمنٹ کا دروازہ اپنے آپ ہی چوکھٹ سے آلگا تھا۔

اس نے آنکھیں بند کیں۔۔وہ زخمی سا سیاہ پردے پر ابھرا۔۔اس نے تکلیف سے گھبرا کر آنکھیں کھول دی تھیں۔آنسو بے تحاشہ رخساروں پر گر رہے تھے۔ہاتھ میں موجود مفلر اور ہیلز کا بیگ اس نے اب تک کسی متاعِ کل کی مانند جکڑ رکھا تھا۔وہ لرزتے قدموں سے صوفے کی جانب آئی اور پھر آہستہ سے زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔کپکپاتا ہاتھ بیگ کی جانب بڑھایا۔اس میں سے سیاہ سلک کا مفلر نکالا۔۔اور پھر۔۔وہ اس مفلر کو آنکھوں سے لگائے جانے کتنے ہی پہروں روتی رہی۔اسے آج سہی معنوں احساس ہوا تھا کہ یاسر کو تکلیف میں دیکھنا بالکل روح قبض کیے جانے جیسا تھا۔ٹھنڈے پڑے لاؤنج میں سسکیاں اسی طرح ابھر رہی تھیں۔ٹھنڈے فرش پر جوتوں کے ساتھ بیٹھی ایک لڑکی، مفلر آنکھوں پر رکھے اب تک رو رہی تھی۔

☆☆☆

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ساحر نے واپس اس سنسان گلی میں قدم رکھا لیکن یاسر کا کوئی نام و نشان موجود نہیں تھا۔وہ واپس بھاگا۔چند گلیوں میں اسے ڈھونڈتا رہا۔اسے پکارتا رہا لیکن وہ کہیں نہیں تھا۔اسکا فون اب مستقل بجنے لگا تھا۔پہلی دو مسڈ کالز سلطانہ کی جانب سے تھیں۔پھر چار کالز حنیفہ اور زار کی جانب سے کی گئ تھیں۔اس نے فون کو جیب میں اڑسا اور تیزی سے گلیوں سے باہر نکل آیا۔کچھ ہی فاصلے پر اک بلند عمارت والا ہسپتال موجو د تھا۔

وہ اس طرف کو بھاگا۔دروازہ دھکیلتے ہی اس نے آگے بڑھ کر رسیپشنسٹ سے یاسر کے بارے میں استفسار کیا تھا۔اس نے سر ہلایا اور پھر اسے ایمرجنسی وارڈ کا راستہ دکھادیا۔ ایمرجنسی وارڈ کی سرخ بتی روشن تھی۔شاید اسکی سرجری جاری تھی۔

ایک پل کے لیے اس نے گہرا سانس لیا اور پھر پشت دیوار سے لگائی۔ہسپتال رات کے پہر بھی سفید بتیوں سے منور تھا۔مریض، سفید کوٹ پہنے ڈاکٹرز اور مریضوں کے گھرانے۔۔سب تیزی سے آ جارہے تھے۔اس نے جیب میں اڑسا فون نکالا اور پھر اسے نگاہوں کے سامنے کیا۔اگلے کئ لمحات میں وہ حنیفہ اور سلطانہ کو خبر کے متعلق آگاہ کررہا تھا۔کچھ ہی دیر میں سب ہسپتال کی اس بخ راہداری میں اکھٹے ہوگئے تھے۔سلطانہ بے یقینی سے سر بار بار نفی میں ہلاتی، مسلسل رو رہی تھی۔حنیفہ البتہ خود کو سنبھالے ہوئے تھے۔زار اور شیر بھی ساتھ ہی پریشان سے ایستادہ تھے۔ حنیفہ نے انہیں یہاں آنے سے منع کیا تھا لیکن وہ پھر بھی چلے آئے تھے۔وہ ان کی ٹیم کا سپریم ہینڈسم پارٹ تھا۔۔وہ اسے بھلا کیسے چھوڑ سکتے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سرجری مکمل ہوچکی تھی۔ڈاکٹرز اب باہر نکل کر ہاتھوں سے شفاف باریک دستانے اتارتے انہیں سرجری کے متعلق بریف کررہے تھے۔گولی خطرناک ثابت نہیں ہوئی تھی۔لیکن ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ اگر نشانہ چند انچ نیچے ہوتا تو یاسر کا گردہ ضائع ہوسکتا تھا۔سلطانہ پھر سے رونے لگی تھی۔حنیفہ نے بے اختیار شکر کا کلمہ ادا کیا تھا۔پھر روتی ہوئی سلطانہ کو ہمدردی سے دیکھتے تسلی دینے لگے۔یہ کہ وہ اب ٹھیک تھا۔۔اسے کچھ نہیں ہوا تھا۔

ساحر اگلے ہی پل باہر چلا آیا تھا۔پھر فون پر نمبر ملا کر کان سے لگایا۔فون تیزی سے اٹھایا گیا۔

"وہ ٹھیک ہے نا۔۔پلیز مجھے بتاؤ کہ وہ ٹھیک ہے۔۔"اپارٹمنٹ کے سرد ٹائلز پر، ہیلز کے ساتھ وہ اب تک بیٹھی تھی۔آنسو خشک ہوچکے تھے لیکن رونے کے باعث آنکھوں کے پپوٹے درد کررہے تھے اور آنکھیں شدید جل رہی تھی۔ساحر نے گہرا سانس لیا۔۔

"وہ ٹھیک ہے، میڈم۔۔"اور سیلینہ کو لگا کسی نے اسکے دل سے پہاڑ اتار دیا ہے۔شکر گزاری کے کئی آنسو ٹوٹ کر رخسار پر گرے۔اس نے فراط جذبات سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔آنسو ابلتے جارہے تھے۔

"وہ ٹھیک ہے۔۔اوہ خدایا وہ ٹھیک ہے۔۔تمہارا بہت شکریہ، ساحر۔"

"وہ ٹھیک ہوجائے گا۔آپ ٹھیک ہیں۔۔؟" اس نے جلدی جلدی ہاتھ کی پشت سے آنسو رگڑ کر صاف کیے۔پھر سر اثبات میں ہلایا۔لہجہ مضبوط بنانے کی کوشش کی۔

"میں ٹھیک ہوں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اپارٹمنٹ کا دروازہ ٹھیک سے بند ہے۔۔؟" اس نے یونہی چہرہ پھیر کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔

"ہاں۔۔"

"ایسے نہیں۔اٹھ کر دیکھیں۔مجھے بتائیں کہ دروازہ ٹھیک سے بند ہے یا نہیں۔۔؟" ساحر کی دی گئ ہدایت پر وہ سر ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئ تھی۔ہیلز سے چلتی ہوئ آگے بڑھ آئ۔دروازے کو دیکھا۔

"ہاں ٹھیک سے بند ہے۔"

"کچھ بھی ہوجائے آپ کسی کے لیے دروازہ نہیں کھولیں گی۔میں ہاسپٹل سے فارغ ہو کر آپکے پاس چلا آؤنگا۔کسی چیز کی ضرورت تو نہیں آپکو۔۔؟" فون رکھتے رکھتے یونہی پوچھ لیا تھا۔

"نہیں۔کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔"

"اوکے پھر۔رکھتا ہوں۔"اس نے سر ہلایا اور فون کان سے ہٹا کر آگے بڑھ آئ۔ایک پاؤں اونچا کر کے ہیل کی باریک اسٹریپ کھولی۔پھر ہاتھ سے جوتا اتار کر زمین پر رکھا۔دونوں ہیلز سے پیر آزاد کر کے وہ لاؤنج میں چلی آئ تھی۔لمحے بھر کو اپنے گورے گلابی پیروں کی جانب دیکھا۔وہ بھاگنے کے باعث جگہ جگہ سے زخمی لگ رہے تھے۔زخموں میں شدید جلن کا احساس بھی ہورہا تھا۔ وہ بے دم سی صوفے پر گر سی گئ۔کچھ لمحات پہلے تک اسکے قدموں میں بجلیاں سی بھر گئ تھیں۔ وہ کتنی ہی مسافتیں بھاگ کر عبور کرسکتی تھی۔وہ یاسر کے لیے کہیں بھی بھاگ سکتی تھی۔اسے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایک لمحے پہلے تک اپنے کیریئر، اس انڈسٹری یہاں تک یاسر کے ساتھ دیکھ لیے جانے کا احساس تک نہیں تھا۔اسے بس یاد تھا تو یہ کہ وہ زخمی ہوا تھا۔۔اور اسکی وجہ سے ہوا تھا۔

پیروں میں آبلے سے بن گئے تھے۔اور اب ان آبلوں میں شدید سوزش ہورہی تھی۔اس نے تکلیف سے آنکھیں بند کیں۔

یہ وہ کیا کرنے لگی تھی؟ ایک لمحے پہلے تک وہ خود کو تباہ کردینے کے دہانے پر تھی۔۔

اس نے پشت آہستہ سے صوفے سے ٹکائی اور نیم دراز ہوگئی۔زخم اب تک جل رہے تھے۔

کیا وہ خود کو تباہ کردینے کی تاب رکھتی تھی؟ کیا وہ کسی اور جھٹکے کو برداشت کرسکتی تھی؟

پیروں کی جلن اب پورے وجود میں اترتی جارہی تھی۔اس نے آنکھیں کھولیں۔ان میں گلابی سا پانی تھا۔بالکل ہلکا سا پانی۔

نہیں۔۔وہ خود کو تباہ نہیں ہونے دے گی۔وہ خود کو ایسے ختم ہونے نہیں دے گی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تازہ زخموں کی جلن گہری ہونے لگی۔اس نے نگاہ جھکا کر زخموں کی جانب دیکھا۔اور پھر اس نے اک فیصلہ لیا۔اک کٹھن فیصلہ۔وہ اٹھی اور چلتی ہوئی کمرے کے اندر چلی آئی۔واش روم کا دروازہ نیم وا تھا۔اس نے اگلے ہی پل اپنا ٹوٹا بکھرا سا سراپا اس آئینے میں دیکھا تھا۔اسکے گہرے شہد رنگ بال کندھوں پر الجھ کر بکھرے ہوئے تھے۔لباس خراش زدہ تھا۔ایک جانب سے آستین پھٹی ہوئی تھی۔آنکھیں رو رو کر زخمی سی دکھ رہی تھیں اور قدموں میں ہوتی جلن ہر گزرتے پل کے ساتھ بڑھتی جارہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اب یاسر سے کبھی نہیں ملے گی۔ کبھی بھی نہیں۔وہ اسے اپنے معاملات سے دور رکھے گی۔وہ ساحر کی بات مانے گی۔وہ اب کوئی بھی بچکانہ قدم نہیں اٹھائے گی۔

آگے بڑھ کر اس نے نلکا چلایا اور پھر تیز دھار پانی سے اگلے ہی پل چہرہ دھونے لگی۔میک اپ پانی کے ساتھ بہنے لگا تھا۔اس نے ہاتھ سے چہرہ صاف کیا اور پھر چند پل یونہی خالی خالی نظروں سے خود کو دیکھتی رہی۔

اور اک فیصلہ تھا جو سیلینہ مظہر کو بہت پہلے لے لینا چاہیے تھا۔۔

☆☆☆

ہسپتال کی سفید راہداری ویسے ہی روشن تھی۔ٹائلز بہت سرد اور جمادینے کی حد تک ٹھنڈے محسوس ہورہے تھے۔اسکی سرجری مکمل ہوچکی تھی اور اب وہ دوائیوں کے زیر اثر گہری نیند سورہا تھا۔ماتھے پر اک عدد سفید پٹی بھی بندھی تھی۔ہسپتال کے سفید گاؤن میں وہ مضمحل سا لگ رہا تھا۔بند آنکھوں کے ساتھ لیٹا۔۔دنیا و مافیہا سے بے خبر۔۔وہ سب اسکے آس پاس اکھٹا تھے۔ سلطانہ اسکا بے جان ہاتھ تھامے، اسکے بستر کے ساتھ لگی کرسی پر براجمان تھی۔حنیفہ اور ساحر ایک جانب ایستادہ تھے۔ساحر اور زار ایک جانب کاؤچ پر بیٹھے تھے۔حنیفہ نے ان تینوں کو آنکھ سے اشارہ کیا تو وہ تینوں ان کے پیچھے بڑھ آئے۔۔

اب وہ تینوں ہسپتال کے باہر زینوں کے اس پار موجود تھے۔اسٹریٹ بلب روشن تھے۔وہ چاروں اسکے نیچے ایستادہ رہے۔کچھ پل جیسے خاموشی چھائی رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کس نے کیا ہے۔۔؟" حنیفہ کی بھاری سی آواز ابھری تھی۔سب کا رخ ساحر کی جانب تھا۔

" گلیوں میں اندھیرا بہت تھا۔اور اس نے ماسک پہن رکھا تھا۔"

"کس قسم کا ماسک۔۔؟"

"چمڑے کا ماسک تھا۔۔ سور کی شکل کا۔۔"یکدم ہی شیر کے چہرے پر کراہیت سی ابھری تھی۔زار نے بے چینی سے سر جھٹکا تھا۔ساحر بغیر اثر لیے سیدھے چہرے کے ساتھ کہہ رہا تھا۔

"اسے ہماری ایجنسی کے خفیہ اسپاٹ کا علم کیسے ہوا۔۔؟"

"یاسر ٹھیک کہہ رہا تھا۔وہ ایجنسی کا ہی کوئی بندہ ہے۔وہ ہی جسے میں نے اس رات کیبنز کے درمیان سے بھاگتے دیکھا تھا۔وہ اور یہ شخص دونوں ایک ہی ہیں۔"اب کہ وہ تینوں چونکے تھے۔ حنیفہ نے ابرو سکیڑ کر اسے دیکھا۔

"تمہیں کیسے پتہ۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ان دونوں کے بھاگنے کا انداز بالکل ایک سا تھا۔"

"تم زار۔۔تم کہاں تھے۔۔؟ کیا میں نے تمہیں اور ساحر کو سیلینہ کی حفاظت کے لیے مقرر نہیں کیا تھا۔؟" حنیفہ کی آواز میں اب کہ ناپسندیدگی سی تھی۔زار کا چہرہ یکدم شرمسار کا سرخ ہوا تھا۔ ساحر نے گہرا سانس لیا۔

"زار کی کوئی غلطی نہیں ہے یہاں۔سیلینہ نے اسے اپنے کام سے بھیجا تھا۔"حنیفہ پر جیسے گھڑوں پانی پڑ گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ایسا کیا ضروری کام آن پڑا تھا کہ اسے تمہیں بھیجنا پڑا۔"

"ان کی میک اپ کٹ رہ گئ تھی سیٹ پر۔بس وہی واپس لینے گیا تھا میں۔ان کا ماننا تھا کہ میک اپ ہر ایک شے سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ایک ایکٹریس کے لیے تو میک اپ سانس لینے کا کام دیتا ہے۔"اس نے سیلینہ کی جانب سے جھاڑا گیا فلسفہ ،منمناتی سی آواز میں حنیفہ کے گوش گزار کیا تھا۔انہوں نے گہرا سانس لے کر سر ہلایا تھا۔اف سیلینہ!

"اب تم تینوں میری بات بہت دھیان سے سنو۔اب ہم یہ کیس خود سالو کر رہے ہیں۔پولیس اپنا کام کرتی رہے لیکن ہمیں اس حملہ آور کو خود پکڑنا ہو گا۔یاسر کی پہرے داری کے لیے میں ایجنسی سے گارڈز کو بھیج دیتا ہوں۔اسکی حفاظت بے حد ضروری ہے۔لیکن تم تینوں اب اپنی آنکھیں کھلی اور لب بند کرلو۔ایجنسی میں سے کسی پر بھی اس معاملے پر یقین کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"ان تینوں نے ہی سمجھ کر سر ہلایا تھا۔

"ساحر۔۔تم اس انسان کا اسکیچ بنواؤ۔۔تم اسے دو دفعہ دیکھ چکے ہو۔۔سیاہ ماسک والا اسکیچ بنواؤ۔۔ اسکی جو بھی جسمانی تفصیلات ہیں وہ آرٹسٹ کو دو اور ایک خاکہ تیار کرواؤ۔زار اور شیر۔۔تم دونوں اپنے کیبنز میں سی سی ٹی وی کیمرے انسٹال کرو۔چوبیس گھنٹوں کی فوٹیجز کو جانچو۔کون کتنی مرتبہ بغیر کسی وجہ کے تمہاری چیزوں میں جھانکتا ہے اور تم سے بات بے بات باتیں اگلوانے کی کوشش کرتا ہے۔ہمیں اب یہ سب خود آبزرو کرنا ہو گا۔"ان کے حکم صادر کرنے پر ان تینوں نے"راجر سر"کہا تھا۔پھر وہ تینوں ہی حنیفہ کے پیچھے بڑھ گئے۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کار کی جانب بڑھتے ہوئے حنیفہ کے قدم لمحے بھر کو زنجیر ہوئے تھے۔سردار۔۔!اس ساری بھاگ دوڑ میں وہ انہیں یاسر کے حادثے کے متعلق مطلع کرنا تو بھول ہی گئے تھے۔انہوں نے تینوں کو اشارہ کیا تو وہ تینوں اپنی اپنی کارز کی جانب بڑھ گئے۔وہ پیچھے اب اپنے فون کی سیاہ اسکرین کو خاموشی سے تک رہے تھے۔کثافت جیسے گہری ہوگئی تھی۔

ہاسپٹل کے ٹھنڈے مٹیالے رنگ کی دیواروں والے کمرے میں وہ گم صم سی اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ روتی رہی تھی لیکن اب آنسو خشک ہوگئے تھے۔گلابی ہوئی ناک دہک رہی تھی۔اسے کچھ لمحات قبل ہی روم میں شفٹ کیا گیا تھا۔وہ اسکا ہاتھ اپنے رخسار سے ٹکائے بیٹھی تھی۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔کہ ہسپتال اتنے سرد ہوتے ہیں۔اتنے سرد کہ انتظار میں ٹانگیں جمنے لگتی ہیں اور آنکھیں پتھرا جانے کا خدشہ گہرا ہونے لگتا ہے۔تم نے۔۔تم نے وہ اذیت کیسے برداشت کی تھی میرے بچے۔۔؟ تم اس اذیت ناک رات کو سر کرنے کے بعد اب تک زندہ کیسے رہے ہو۔۔؟مجھے کبھی سمجھ نہیں آیا کہ تم مجھ سے اتنی نفرت کیوں کرتے رہے۔۔؟ کیوں میرے منہ پر ہمیشہ دروازے بند کرتے رہے۔۔؟کیوں مجھے ہمیشہ پرے دھکیلتے رہے۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ ہسپتال اتنے سرد ہوتے ہیں۔اتنے زیادہ۔۔"ایک آنسو ٹوٹ کر رخسار پر لڑھکا تھا۔ آنسو سیدھا یاسر کے ہاتھ پر جاگرا تھا۔تکلیف پر اسکا گلا جیسے تنگ پڑنے لگا تھا۔سب سیاہ دھند میں لپٹتا جارہا تھا۔اسے ہر وہ لمحہ یاد آیا جب وہ یاسر تک بڑھنے کی کوشش کرتی اور وہ اس سے دور بھاگ جاتا۔ ہر لمحہ اذیت ناک تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ میری محبت تمہارے لیے کرب کا باعث تھی۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ میری آغوش تمہارے لیے ہسپتال کی سرد راہداریوں جیسی تھی۔مجھے نہیں پتہ تھا میرے بچے۔۔مجھے معاف کردو۔۔تم ٹھیک ہوجاؤ۔میں تمہاری خواہش پوری کرونگی۔میں آئندہ کبھی تمہیں اپنا چہرہ دکھا کر تکلیف میں مبتلا نہیں ہونے دونگی۔میں وعدہ کرتی ہوں،بیٹا۔۔میں ایسا ہی کرونگی۔۔"اس نے آنسو رگڑ کر مسکراتے ہوئے کہا تھا۔پھر اسکے ہاتھ کو احتیاط سے بیڈ پر رکھ دیا۔اب وہ اسے چپ چاپ دیکھتے رہنا چاہتی تھی۔اپنے پیارے یاسر کو۔۔

☆☆☆

اس نے بمشکل اپنی پلکیں ایک دوسرے سے جدا کی تھیں۔ایک دو دفعہ پلکیں جھپکانے کے بعد اسے سفید روشنی کا احساس ہوا تھا۔مصنوعی سفید روشنیاں۔۔اندھیرا۔۔روشنی۔۔پھر سے اندھیرا۔۔ اسکی پلکیں بھاری ہونے لگی تھیں۔اگلی دفعہ جب اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تو آس پاس ہوتی باتوں کی آواز محسوس ہوئی۔۔اسے جاگتا دیکھ کر کوئی اسکے قریب چلا آیا تھا۔کوئی کسی ڈاکٹر کو بلانے کا بھی کہہ رہا تھا۔آوازیں۔۔آنسو۔۔خوشی۔۔سب جیسے گڈ مڈ ہورہا تھا۔

کچھ دیر بعد اسے واقعتا مکمل طور پر ہوش آگیا تھا۔اس کی پلکیں اب کہ اتنی بھاری نہیں تھیں۔ اس نے آس پاس گردن آہستگی سے گھما کر دیکھا۔سردار، ارمان، سلطانہ۔۔تینوں ایستادہ تھے۔ ارمان اب ڈاکٹر سے اسکی ریکوری کے متعلق بات کررہا تھا۔دادا اور سلطانہ اس پر جھکے کچھ کہہ رہے تھے۔اسکی سماعت کو الفاظ تو محسوس ہوئے لیکن سمجھ نہیں آیا کہ وہ دونوں کیا کہہ رہے تھے۔کچھ پل بعد اسے آواز واضح طور پر سنائی دینے لگی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یاسر بچے۔۔کیسے ہو اب۔۔؟زیادہ تکلیف تو نہیں ہورہی زخم میں۔۔؟" سردار کی مہربان سی آواز اسے اپنے

کان کے قریب محسوس ہورہی تھی۔اس نے انہیں دیکھا۔ان کی آنکھیں نم تھیں۔شاید وہ روتے رہے تھے۔اس نے چہرہ گھما کر سلطانہ کو دیکھا۔وہ اب گہرے گہرے سانس لیتی خود کو نارمل کرتی بمشکل مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔لیکن آنسو تھے کہ اپنا راستہ ہمیشہ ڈھونڈ لیا کرتے تھے۔

اس نے چہرہ سردار کی جانب گھمایا۔۔پھر آہستہ سے کہا۔۔

"کیا ڈاکٹر نے نہیں بتایا کہ مجھے ریکور کرنے کے لیے تنہائی اور سکون کی ضرورت ہے۔۔؟"اور وہ جو مسکرا کر نرمی سے جھکے اسے سن رہے تھے، یکلخت چونکے۔اسے دیکھا۔وہ سنجیدہ تھا۔اور انہی ٹھہرے ہوئے تاثرات کے ساتھ انہیں دیکھ رہا تھا۔وہ جیسے بے بسی سے ہنس دیے تھے۔

"مجھے لگا تھا تم مجھ سے انتہائی کوئی فلمی سا جملہ بولوگے لیکن تم۔۔تم تو۔۔اوہ یاسر۔۔"وہ بے بسی سے ہنستے جارہے تھے۔کتنا ڈر گیا تھا ان کا دل۔پھر آنکھوں میں ڈھیروں خفگی سمیٹ کر اس بدتمیز کی جانب دیکھا۔

"مجھے لگا تھا میں اپنا دوسرا بیٹا کھونے جارہا ہوں۔تم نے یہ جاب کرنے سے قبل مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تم اپنی حفاظت کروگے۔یہ حفاظت کررہے ہو تم۔۔؟" بہت ہوگیا لاڈ پیار۔۔وہ اس پر گرجے تھے۔ڈاکٹر اور ارمان نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔سلطانہ بھی انہیں ایسے ہی دیکھ رہی تھی۔نہیں چونکا تھا تو بس یاسر نہیں چونکا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"آپ مریض سے ایسے بات نہیں کرسکتے۔ان کی ذہنی صحت کا خیال رکھیں۔۔"ڈاکٹر کی ہلکی سی تنبیہہ پر اس نے سردار کو جتاتی نگاہوں سے دیکھا تھا۔جیسے کہہ رہا ہو۔۔دیکھا۔۔میں نہ کہتا تھا۔۔

"چھترول کی ضرورت ہے آپکے مریض کو فی الحال۔۔"وہ کہاں پیچھے رہنے والے تھے۔وہ ٹھیک ہوتا تو دل کھول کر ہنستا۔لیکن ابھی تو ہلکی سی جنبش بھی تکلیف دے رہی تھی۔

"آپ ہیں کون مریض کے۔۔؟"

"دادا ہوں میں اس کمبخت کا۔۔"ارمان جلدی سے ڈاکٹر کو لیے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔مبادا سردار اپنے جلال سے اسے بھی بہرہ مند کردیتے۔

"دادا ہی تو ہیں بس۔۔"ہلکی سی آواز میں کہا تھا یاسر نے۔۔سردار کو تو گویا پتنگے لگ گئے تھے۔ سلطانہ نے ہنسی دبانے کی خاطر چہرے پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

"صرف دادا۔۔!"وہ اسکی سنگدلی پر گویا بلبلائے تھے۔اس نے سکون سے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

www.urdunovelbank.com

"تم ذرا صحتیاب ہوجاؤ۔۔پھر۔۔"

"پھر کیا۔۔؟" اس نے انکی بات کاٹی تھی۔وہ بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئے تھے۔

"مجھے غصہ دلانے کے لیے کیا خصوصی طور پر طنز کرنے کی کلاسس لیتے رہے ہو۔۔؟"انہوں نے احتیاطاً پوچھ ہی لیا تھا۔اس دفعہ وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔بالکل ہلکا سا۔سردار اسے اتنے دنوں بعد مسکراتا دیکھ کر جیسے ہلکے پھلکے سے ہوگئے تھے۔اس نے یونہی گردن پھیر کر سلطانہ کی جانب دیکھا تھا۔ملگجا لباس اور تھکی تھکی سی آنکھیں۔وہ شاید گھر نہیں گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب کیسا فیل کررہے ہو۔۔؟" اس نے سر ہلایا تھا۔

" بہتر۔۔"

"سلطانہ بیٹے۔۔گھر جاکر تھوڑی دیر آرام کرلو۔تم دو دن سے ایک ٹانگ پر کھڑی رہی ہو۔ایسے تو تم بیمار ہوجاؤگی۔"سردار کے کہنے پر وہ چونکا تھا۔دو دن۔۔؟کیا وہ دو دن بعد ہوش میں آیا تھا؟

"دو دن۔۔!اتنا لیٹ ہوش کیوں آیا مجھے۔۔؟"

"تمہیں ان پچھلے دنوں میں بہت دفعہ ہوش آچکا تھا لیکن تم دوائیوں کے زیر اثر نیم غنودگی میں تھے۔سلطانہ بیٹے جاؤ۔۔آرام کرو۔میں یاسر کے پاس ہوں۔"اس نے اب کہ چہرہ سلطانہ کی جانب پھیرا تھا۔پھر کھنکھار کر کہا۔

"آپ آرام کریں۔یہاں پر دادا ہیں میرے پاس۔"

"اوکے۔۔لیکن میں شام میں پھر سے آؤنگی۔تم مجھے یہاں آنے سے روک نہیں سکتے۔"اسکے جواب دینے سے قبل ہی سردار سر ہلا کر انہیں اجازت دے چکے تھے۔وہ باہر کی جانب بڑھیں تو اس نے ماتھے پر ڈھیروں بل لیے سردار کی جانب دیکھا۔

"آپ نے انہیں یہاں واپس آنے کی اجازت کیوں دی۔۔؟"

سردار سکون سے اسے دیکھتے رہے تھے۔

"کیونکہ وہ ماں ہے تمہاری۔دنیا کی کوئی بھی طاقت اسے تم سے الگ نہیں کرسکتی۔تم بھی نہیں۔"

"میں نہیں چاہتا کہ وہ کسی قسم کے خطرے سے دوچار ہوں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اپنے بیٹے کے پاس اسے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔۔لیکن ایک منٹ۔۔کیا تمہیں اسی ماں کی فکر ہورہی ہے جس کی تم شکل دیکھنے تک کے روادار نہیں تھے۔۔؟"پھر جھک کر اسکے سینے پر ہاتھ رکھا۔جیسے کچھ محسوس کرنا چاہا۔"کیا تمہارے سینے میں دل کی جگہ پتھر نہیں موجود۔۔؟ سچ۔۔ مجھے تو ہمیشہ یہی لگتا رہا کہ تمہارے پاس دل نامی کوئی چیز نہیں ہے۔"وہ انہیں آنکھیں اٹھا کر دیکھتا رہا تھا۔

"میں مزاق نہیں کررہا ہوں،دادا۔میں نہیں چاہتا کہ وہ بلاوجہ کسی بھی مسئلے میں میری وجہ سے پھنسیں۔آپ سمجھتے نہیں ہیں۔۔"

"میں کیا نہیں سمجھتا، جناب۔۔؟" وہ جتنا پیچ و تاب کھا رہا تھا سردار اتنا ہی سکون میں تھے۔پھر اس نے گہرا سانس لیا۔ہاتھ سے اپنے پیٹ پر بندھی پٹی کو چھو کر زخم محسوس کیا۔آہ۔۔اسکے چھونے پر اندر جیسے سوئیاں سی چبھی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جس نے مجھے زخمی کیا ہے وہ میرے آس پاس موجود لوگوں کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔میری جاب ایسی ہے کہ بہت سے دشمن اپنے آپ ہی بن جاتے ہیں۔انہیں بس کسی ٹریگر کی ضرورت ہوتی ہے۔وہ کسی کا گھرانہ تباہ کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔"آواز آہستہ تھی۔سردار گردن جھکائے محبت سے اسکا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

"تم ہو نا ہماری حفاظت کرنے کے لیے۔کوئی کیسے ہمیں ہاتھ لگا سکتا ہے۔۔؟ تمہارا غصہ ور چہرہ دیکھ کر کوئی ہمیں ہاتھ لگانے کی جرأت کرسکتا ہے کیا۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپکو بھی یہاں آنے کی ضرورت نہیں تھی۔میں ٹھیک ہوں۔کچھ ہی دنوں میں کئ کلو میٹرز تک بھاگ بھی سکونگا۔"

"تمھیں کیوں لگتا ہے کہ تم سپرمین ہو۔۔؟"

"میں یاسر ہوں۔۔"

"بڑا کوئ تیر مارا ہے آپ نے یاسر ہو کر۔۔"سردار کا ٹھنڈا سا انداز ادیکھ کر اسے اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ کسی بھی طور یہاں سے ٹلنے والے نہیں تھے۔اسی پل ارمان دروازہ دھکیلتا اندر چلا آیا تھا۔ایک نظر یاسر پر ڈالی۔اسکے

ماتھے پر بل تھے اور نقوش کچھ بگڑے بگڑے سے تھے۔اس نے ایک نظر سردار پر بھی ڈالی۔

"ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ ریکوری کے لیے دو ہفتے درکار ہیں۔اس سے پہلے تم اپنے روم سے باہر نہیں نکل سکتے۔زخم ابھی تازہ ہے۔اگر احتیاط نہیں کروگے توزخم خراب ہوسکتا ہے۔ اسی لیے اپنی من مانیوں کو چند دنوں کے لیے بالائے طاق رکھ کر صرف اپنی صحت کا خیال کرو۔"ارمان کے ایک ہی سانس میں کہنے پر اسے مزید کوفت ہونے لگی تھی۔اس نے سرتکیے پر رکھ دیا تھا۔دو ہفتے۔۔دو ہفتوں تک وہ اس مرجھائے ہوئے، مصنوعی روشنیوں سے مزین ہسپتال میں آخر کیا کرے گا؟اسے اگلے چند دنوں کے بارے میں سوچ کر ہی شدید اکتاہٹ ہوئ تھی۔

"میں اسے یہی سمجھا رہا ہوں لیکن مجال ہے کہ دادا کی کوئ بات اسے سمجھ آجائے۔۔"سردار نے خفگی سے کہا تھا لیکن ارمان کی بات ابھی ختم نہیں ہوئ تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اور آپ دادا۔۔آپ یہاں اب نہیں رہیں گے۔آپ میرے گھر جارہے ہیں۔میں نے ڈرائیور سے کہہ دیا ہے وہ آپکو میرے گھر ڈراپ کردے گا۔یاسر کو اب ہوش آگیا ہے اور وہ خطرے سے باہر ہے۔اسی لیے آپ بلاوجہ یہاں نہیں رک سکتے۔آپکو بھی اپنی صحت کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔"اسی سکون سے سردار کو ہدایات دیں تو یاسر نے چونک کر چہرہ اٹھایا۔دادا بھی اتنے ہی حیران ہوئے تھے۔

"مجھے لگا تھا تم میرے ساتھ ہو۔۔؟" وہ بگڑ کر بولے تو یاسر کو ہنسی آئی۔ارمان نے شانے اچکائے تھے۔

"میں اب بھی آپکے ہی ساتھ ہوں، دادا جان۔۔"

"یہ ساتھ ہو تم۔۔؟ مجھے میرے پوتے سے دور کررہے ہو۔۔؟"

"آپکا پوتا کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہے۔بڑا مرد ہے۔ایسی دو تین گولیاں تو آرام سے کھا کر آگے والوں کو سیدھا کرسکتا ہے۔کیا آپکو کسی نے نہیں بتایا کہ یہ اسی زخمی حالت میں خود ہاسپٹل چل کر آیا تھا۔ڈاکٹرز اب تک حیران ہیں کہ اس نے گولی لگنے کے بعد ہوش کیوں نہیں کھویا اور یہ اتنا فاصلہ بھی عبور کر کے یہاں تک کیسے آسکتا ہے۔؟ دل تو کررہا تھا کہ بتادوں یہ انسان نہیں جن ہے لیکن پھر جانے دیا۔۔اب آپ جارہے ہیں یا نہیں۔۔؟ کیونکہ حفاظت کی اسے نہیں آپکو ضرورت ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اب کہ ہسپتال کے اس مٹیالے کمرے کا منظر کچھ اور تھا۔یاسر ہاتھ باندھے محظوظ نگاہوں سے سردار کا بے یقین چہرہ دیکھ رہا تھا۔ارمان اپنی تقریر کرنے کے بعد سکون سے دادا کی جانب متوجہ تھا۔پھر سردار نے انتہائی خفگی سے دونوں کی جانب دیکھا اور سر جھٹک کر باہر کی جانب بڑھ گئے۔

"جب میرے سفید محل آؤ گے تو میثم کے ہاتھ کے انتہائی خوفناک کریلے کھلاؤنگا تم دونوں کو۔یاد رکھنا۔۔"دروازہ بند ہوگیا تھا لیکن ہسپتال کے اس کمرے میں دلفریب سا قہقہہ گونجا تھا۔سردار کے جاتے ہی ارمان اسکے قریب چلا آیا تھا۔پھر اسے گہرا سانس لے کر دیکھا۔

"کیا۔۔؟" اس نے ناسمجھی سے پوچھا تھا۔

"سیلینہ سے کتنی محبت کرتے ہو۔۔؟"

"واٹ۔۔!"

"بکواس بند کرو اور بتاؤ کہ کتنی اچھی لگتی ہے وہ تمہیں۔۔؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"کیا گھٹیا سوال ہے یہ۔۔؟"

"اسکا رشتہ آیا ہے۔"وہ نہیں چونکا۔انہی خاموش، گہری نظروں سے ساتھ کھڑے ارمان کو دیکھتا رہا۔

"تو۔۔؟" کچھ پل بعد بڑی بے رحمی سے پوچھا تھا اس نے۔ارمان کی جانچتی نگاہیں اسکے چہرے پر جمی رہیں۔

"تم واقعی اسے پسند نہیں کرتے۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ارمان یہ کیا فضول سوال ہے۔۔؟" اب کہ وہ بگڑا تھا۔

"اس میں کچھ بھی فضول نہیں ہے۔کچھ ہی پل بعد واجد حسن اپنی بیوی سے علیحدگی کی خبروں کے ساتھ ہیڈ لائنز کا حصہ ہوگا۔اور وہ سیلینہ کے پاس دوبارہ جائے گا۔وہ اسے دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔کیا تم اس سب کے لیے تیار ہو۔۔؟"اور اب کہ اسکے ابرو متعجب سے اوپر کو اٹھ گئے تھے۔

"وہ اس گھٹیا آدمی سے دوبارہ کیوں رشتہ جوڑنا چاہے گی۔۔؟" اور اب کہ وہ بولا تو آواز میں گہری اکتاہٹ کے ساتھ طیش بھی ہلکورے لے رہا تھا۔ارمان بالکل ہلکا سا مسکرایا تھا۔پھر جیبوں میں ہاتھ ڈالے ہی کندھے اچکائے تھے۔

"وہ کسی سے بھی رشتہ جوڑے۔۔اس سے تمہیں کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیئے۔"

"وہ کسی سے بھی ایسے کیسے رشتہ جوڑ سکتی ہے۔۔؟ اور وہ کیوں جوڑے گی؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیونکہ یہ اسکی زندگی ہے اور وہ اس زندگی کا فیصلہ کرنے کا ہر حق رکھتی ہے۔"اور وہ ارمان کے ٹھنڈے سے انداز میں کہنے پر ٹھٹک کر ٹھہر سا گیا تھا۔پھر چہرہ اسکی جانب سے پھیر کر سر جھٹکا۔

"اگر تم اس میں واقعتاً دلچسپی رکھتے ہو تو آگے بڑھو۔۔اور اسے۔۔اس واجد نامی بے ڈھنگی مخلوق سے چھین لو۔ویسے بھی وہ اسکے قابل نہیں ہے۔۔"

" مجھے اس میں دلچسپی نہیں ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایسے نہیں۔۔سوچ کر جواب دو۔۔کیا تم اسے دوبارہ واجد کی زندگی میں داخل ہوتے دیکھنا چاہتے " ہو؟ "

"مجھے اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"اس نے احتجاج کہا تھا۔ارمان ڈھیٹوں کی طرح مسکراتا رہا۔اس نے یاسر کا احتجاج سنا ہی نہیں تھا۔

"پھر وہ اسے دوبارہ ذلیل کرے گا۔اس دفعہ پچاس نہیں ہزاروں کے سامنے کرے گا۔ماریہ اسکی زندگی پہلے ہی عذاب بنانے کے درپے ہے۔وہ اپنے باپ کے ساتھ اسکی زندگی برباد کرنے کے لیے جن عظیم چالوں کا سہارہ لے گی، اسکا سیلینہ پر کیا اثر پڑے گا، اسے بھی سوچ لینا۔واجد کا نامی گرامی کاروباری باپ اسے کبھی بھی اپنی بہو تسلیم کرنے پرر اضی نہیں ہو گا۔وہ اسے اسکی زندگی چھوڑنے پر مجبور کرے گا۔وہ اس پر۔۔ہر طرح سے زور ڈالے گا یاسر عالم کہ وہ یہ انڈسٹری چھوڑ دے۔۔اور تم۔۔تمہیں یہ سب ہمت کے ساتھ دیکھنا ہو گا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اب بس چبھتی ہوئی نگاہوں سے ارمان کا چہرہ تک رہا تھا۔وہ چبا چبا کر بول رہا تھا۔جیسے بہت محظوظ ہورہا ہو۔

"اب کیا تم یہاں سے دفع ہوسکتے ہو۔۔؟" اس نے دروازے کی جانب ابرو سے اشارہ کر کے ضبط سے کہاتھا۔ارمان نے سر اثبات میں ہلایا۔۔

"میں دوست ہوں تمہارا۔تمہیں تم سے بھی زیادہ جانتا ہوں۔اسی لیے پہلے سے وارن کررہا تھا تمہیں۔"ساتھ ہی ہاتھ جھلاکر باہر کی جانب بڑھ گیا۔اس نے انہی چبھتی آنکھوں سے کمرے کا بند دروازہ دیکھا اور پھر کوفت سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔اس بستر پر رہنا اس کے لیے کسی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کڑے امتحان سے کم نہیں تھا۔اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا فون اٹھالیا تھا۔اب وہ بے چینی سے ای میلز چھان رہا تھا۔کیا واجد واقعی ماریہ کو زندگی سے بے دخل کررہا تھا؟ اگر ایسا تھا تو سیلینہ کی زندگی ایک بار پھر سے مشکل ہونے جارہی تھی۔۔

☆☆☆

اسے شوٹ کے ساتھ ساتھ فوٹو شوٹ کے لیے بھی کام کرنا تھا۔سلطانہ کئی دنوں بعد آج سیٹ پر نکھری نکھری سی آئی تھی۔لیکن سیلینہ نے محسوس کیا کہ اسکا انداز اسکے ساتھ بے انتہا روکھا اور کھنچا کھنچا سا تھا۔وہ سب سے مسکرا کر نرمی سے حال احوال دریافت کررہی تھی لیکن جونہی اسکی جانب نگاہ اٹھی تو۔۔انداز میں یکدم ہی سرد مہری سی اتر گئی۔اسکا دل بے تحاشہ خراب ہونے لگا تھا۔وہ یاسر کی ماں تھی اور یاسر اسکی وجہ سے ایسی حالت میں ایڈمٹ تھا۔کوئی بھی ماں اسکی جگہ ہوتی تو ایسا ہی ردعمل دیتی۔سرمد نے اسے آنکھ سے اشارہ کیا تو وہ سمجھ گئی۔سلطانہ اسے یقیناً اپنے آفس میں طلب کررہی تھی۔اس نے تھوک نگلا اور پھر آگے بڑھ آئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دروازہ کھٹکھٹایا۔پھر دبے قدموں آگے بڑھ آئی۔۔

سلطانہ نے اک سرد سی نگاہ اس پر ڈالی تھی۔اسکی پیشانی پر پسینہ سا ابھرا تھا۔حلق خشک ہوگیا تھا۔

"کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا یاسر سے ملنے سے۔۔؟" سوال بہت کڑے انداز میں پوچھا گیا تھا۔اسکی گردن جھک سی گئی۔کندھوں پر منوں بوجھ آگرا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سوری۔۔مجھے اس سے نہیں ملنا چاہیے تھا۔آئی ایم رئیل۔۔"

" لڑکی۔۔ادھر دیکھو۔۔"اس نے سختی سے درمیان میں اسکی بات کاٹی تو اس نے بہت سا تھوک نگل کر چہرہ اٹھایا۔پیشانی کا پسینہ اب رخسار تک ڈھلک آیا تھا۔وہ خود کو بے حد کمزور محسوس کررہی تھی۔اسے لگا وہ کہیں اندر دبتی جارہی ہے۔کہیں بہت اندر۔۔"مجھے تمہاری وضاحتوں میں قطعا بھی کوئی دلچسپی نہیں ہے۔میں تمہیں بالکل آخری دفعہ خبردار کررہی ہوں۔۔میرے بیٹے سے دور رہو۔تمہاری وجہ سے ماریہ نے اسے بھی داغدار کرنے کی کوشش کی تھی۔تمہارے میس میں اسے بھی گھسیٹا تھا۔صرف اسی لیے کہ وہ کسی اچھے انسان کی مانند تمہاری آخر تک مدد کرتا رہا لیکن اب۔۔اب پانی سر سے اوپر ہوتا جارہا ہے۔اب تمہاری اس کی زندگی میں موجودگی اک نرا خطرہ ہے۔اسی لیے تم بغیر کوئی اطلاع دیے منظر عام سے غائب رہو۔مجھے دوبارہ تمہیں خبردار کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے سر ہلادیا۔اسکے علاوہ وہ کیا کرسکتی تھی؟

وہ باہر نکل آئی۔ایک نظر پچھلے کام پر ڈالی۔تکلیف اور مصروفیت ساتھ ساتھ تھی۔وہ آخر جاتی تو کہاں جاتی؟کسی نے اسے آواز دی تو اس نے گہرا سانس لیا۔حلق میں موجود گرہیں نگلیں۔۔اور پھر بمشکل چہرے پر مسکراہٹ سجاتی آگے بڑھ آئی۔بعض دفعہ مسکرانا بھی کسی عذاب سے کم نہیں ہوا کرتا تھا۔۔اسکے لیے وہ لمحہ شروع ہوچکا تھا۔بہت پہلے سے۔۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

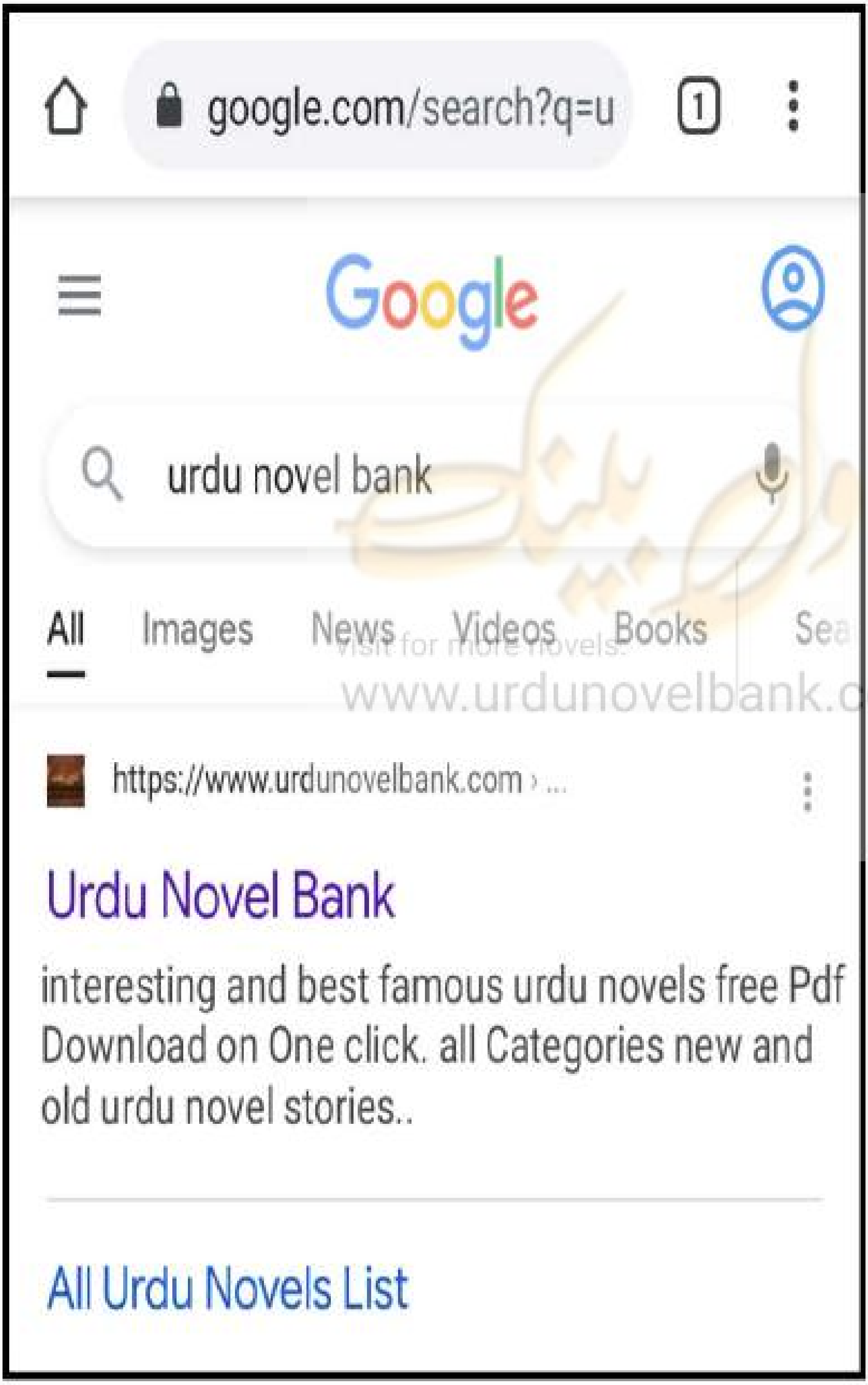

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

وہ کام سے واپس آئی تو حد درجہ تھکن کا شکار تھی۔چند پل وہیں دروازے کے ساتھ خاموشی سے لگ کر بیٹھی رہی۔ بچپن کی تمام محرومیاں جانے کیوں اک ساتھ اس پر وارد ہورہی تھیں۔جب تائی اس سے کہتی تھیں کہ وہ اچھا کھانے، اچھا پہننے، اور اچھے انسانوں کے لائق نہیں تھی۔ان کا ماننا تھا کہ ایک بار ہاسٹیس کی بیٹی جلد یا بدیر کسی مرد سے بھاگ کر شادی کرنے والی تھی۔۔کیونکہ وہ اس قابل نہیں تھی کہ اسے عزت کا رشتہ میسر آسکتا۔

اس نے سر تھک کر دروازے سے پشت سے ٹکایا تھا۔اسے لگتا تھا کہ وقت کے ساتھ ہر تکلیف دیتی بات کا زخم مندمل ہوجائے گا لیکن وہ غلط تھی۔اسکے دل سے آج بھی کہیں ان باتوں پر خون رس رہا تھا۔اسکا دل آج بھی اندر سے ٹوٹ رہا تھا۔جب واجد سے رشتہ جڑا تب دل کو آس سی تھی کہ تائی کی باتیں سچ نہیں تھیں۔ایسی فضول باتیں سچ کیسے ہوسکتی تھیں۔۔؟

پھر رشتہ ٹوٹ گیا اور تائی کی بھیانک پیشن گوئیاں سچ ثابت ہوئیں۔۔

اس نے آنکھیں کھول کر تاریکی میں ڈوبی چھت کو دیکھا تھا۔اپارٹمنٹ کی تمام بتیاں بند تھیں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یاسر ملا تو اس نے آس ہی نہیں جوڑی۔وہ جانتی تھی کہ وہ قابل نہیں تھی لیکن یہ دل۔۔یہ آس نہ ہونے پر بھی کیوں ٹوٹ رہا تھا؟ یہ نا امید ہونے کے بعد بھی کیوں ٹوٹ جانے کی سکت رکھتا تھا۔یہ آخر سمجھتا کیوں نہیں تھا؟

وہ آہستہ سے اٹھی اور پھر آگے بڑھ آئی۔۔انڈسٹری میں داخلے کے اوائل دنوں ہی میں اسے ایٹنگ ڈس آرڈر کی شکایت ہوگئی تھی۔وہ بے وقت اور بے جگہ کھانے لگی تھی۔وہ بے تحاشہ کھانے کے بعد واش روم میں بند ہو کر کئی پہروں تک اپنے معدے سے سب اگل دیا کرتی تھی۔۔پھر اک چکر شروع ہوگیا۔۔تکلیف اور اذیت سے چند پل کی نجات کے لیے وہ بھوک نہ ہونے پر بھی زبردستی کھانے لگی اور اسکی صحت بری طرح متاثر ہوتی رہی۔اسکا وزن مستقل بڑھتا جارہا تھا۔نظر اور یوول نے اسکے بڑھتے وزن پر تشویش کا اظہار کیا تو اس نے ایکسٹریم ڈائٹس شروع کردیں۔ایک اذیت ناک اور نا ختم ہونے والا چکر پھر سے شروع ہوگیا تھا۔اب وہ چاہ کر بھی کھا نہیں پاتی تھی۔اسے احساس ہوا کہ وہ ایٹنگ ڈس آرڈر کا شکار ہوتی جارہی ہے۔۔اسے ماہر نفسیات کی ضرورت تھی۔وہ اپنے دماغ کے اس طاقتور چکر کو روک نہیں پارہی تھی۔۔وہ پاگل ہوتی جارہی تھی۔۔وزن جو تیزی سے بڑھا تھا اب اسی تیزی سے گرنے لگا تھا۔اسکی ذہنی صحت متاثر ہورہی تھی۔۔اسکی جسمانی صحت بگڑ

رہی تھی۔۔

آگے بڑھ کر اس نے فریج کا دروازہ کھولا۔۔اور پھر وہ کریم بریڈز کے کئ پیکٹ نکال کر تیزی سے کھانے لگی۔۔ایسے جیسے وہ برسوں سے بھوکی رہی ہو۔کچھ پل بعد وہ فریج کے سامنے بیٹھی بریڈز

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

باقائدہ منہ میں زبردستی ٹھوستی جارہی تھی۔اپارٹمنٹ اندھیرے میں ڈوبا تھا۔فریج کی سفید رووشنی میں کچن کا کچھ حصہ نمایاں تھا اور وہ بھی۔۔جو زمین پر بیٹھی کسی وحشی کی طرح بریڈز زبردستی حلق سے اتار رہی تھی۔اسے ان کریم سے بھری ڈبل روٹیوں کے ذایقے کا احساس نہیں ہورہا تھا۔ اسے کسی چیز کا احساس نہیں ہورہا تھا۔وہ تو محض اپنا اسٹریس ختم کرنے کے لیے کھاتی جارہی تھی۔۔

یکلخت ہی حلق تک بھر جانے کے بعد اسے ابکائی سی آئی تھی۔۔اس نے ادھ کھلے پیکٹس، آدھی بچی ڈبل روٹیاں اور باریک چورے کو یونہی چھوڑا اور واش روم کی جانب بھاگی۔اسے قے آرہی تھی۔کچھ ہی پل بعد کسی نے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا اور پھر آگے بڑھ آیا۔آنےوالے نے قدرے حیرت سے بتیاں روشن کی تھیں۔وہ سائرہ تھی۔۔

"سیلینہ۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جواب ندارد۔۔وہ پرس صوفے پر ڈال کر جلدی سے آگے بڑھی اور پھر کچن میں جھانکی۔ فریج کا ادھ کھلا دروازہ دیکھ کر بری طرح ٹھٹکی۔۔اور پھر اگلے ہی لمحے کمرے کی جانب بھاگی۔وہ اسکے ڈس آرڈر سے واقف تھی۔اب وہ بیسن پر جھکی سیلینہ کی پشت سہلا رہی تھی۔۔وہ اپنا منہ دھو رہی تھی۔۔بے جان۔۔یخ ہاتھوں سے۔۔اس نے اس سے کوئی بھی سوال کیے بغیر، بیڈ پر لٹادیا تھا۔پھر اس پر لحاف کھول کر ڈالنے لگی۔سیلینہ اسے بے حد مضمحل لگی تھی۔۔اس نے اسکی پیشانی چھوئی۔۔

"تم ٹھیک ہو نا، سیلین۔۔کیا ہوا ہے۔۔؟" پھر اس کے سرہانے آ بیٹھی۔۔پیار سے اسکے ٹھنڈے،سفید رخسار پر اپنا نرم گرم سا ہاتھ پھیرا۔۔

"تمہیں معید سے سیشنز لینے کی ضرورت ہے۔یہ پھر سے شروع ہوچکا ہے۔۔"

"کیا تم۔۔میرے لیے یاسر کو ہاسپٹل دیکھنے جاسکتی ہو۔۔؟ میں بس جاننا چاہتی ہوں کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں۔۔"اس نے التجائیہ آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔سائرہ لمحے بھر کو اسے دیکھ کر رہ گئ تھی۔کچھ تھا کہ وہ انکار نہیں کرسکی تھی۔اس نے سر اثبات میں ہلا کر اسکی بات مان لی۔۔

تمہیں اس وقت خود کی فکر کرنی چاہیے۔کیا تم ابھی کسی اور کے بارے میں پریشان ہونا افورڈ " "کرسکتی ہو۔۔؟

"وہ کسی نہیں ہے۔۔اس نے ہمیشہ میری جان بچائی ہے۔۔"سائرہ اسکا زرد چہرہ چند پل دیکھتی رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اچھا اب آرام کرو۔۔میں صبح اس سے مل آؤنگی۔"

"پلیز۔۔"

"کیا حالت بنالی ہے تم نے اپنی۔۔؟" کچھ پل بعد وہ اسے گردن جھکا کر دیکھتی ہوئی افسوس سے بولی تھی۔سیلینہ اداس سا مسکرائی۔

"وہ مجھے اتنا یاد آرہا ہے، سائرہ۔۔میں کیا کروں۔۔؟"

"تم اسے بتا کیوں نہیں دیتیں۔۔؟" سائرہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔ آنکھوں کی باریک رگیں گلابی ہونے لگیں۔

"میری وجہ سے دیکھو آج وہ کہاں پہنچ گیا ہے۔میں اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتی۔

اوروہ مجھے پسند نہیں کرتا۔وہ ایسے ہی کسی کو پسند نہیں کرلیا کرتا۔اسکی زندگی میں آنے والی لڑکی بہت پرفیکٹ ہوگی۔۔کم از کم وہ میرے جیسی داغدار، اسکینڈلز میں پھنسی ایک پستی ہوئی اداکارہ تو ہرگز نہیں ہوگی۔۔"

"اس بات پر میں تمہارا منہ بھی توڑ سکتی ہوں۔۔"سائرہ کی ہلکی سی آواز پر وہ اداسی سے مسکرائی تھی۔

"کیا میں ایسی نہیں ہوں؟ دوستی کی عینک اتار کر دیکھو۔۔اپنی دوست کی زندگی اور ذات کا ہر شگاف بڑی وضاحت سے دکھائی دینے لگے گا۔"چند پل کمرے میں خاموشی چھائی رہی تھی۔۔

"کیا تم اسے اتنا پسند کرتی ہو۔۔؟" سائرہ کے خاموش سے سوال پر اس نے بند آنکھوں کے ساتھ سر ہلایا تھا۔دو آنسو بھی آنکھوں سے ٹوٹ کر ، لڑھکتے ہوئے بالوں میں جذب ہوگئے۔سائرہ کا دل بھاری ہونے لگا تھا۔

"کیا واجد سے بھی زیادہ۔۔؟"

"ہاں۔۔اس سے بھی زیادہ۔۔بہت زیادہ۔۔"بولی تو آواز رندھی ہوئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا بات اچھی لگتی ہے اسکی۔۔؟"

"ہر بات۔۔"

"کچھ تو برا لگتا ہوگا نا۔۔"

"ہاں۔۔جب وہ دور جانے اور دور رہنے کی باتیں کرتا ہے۔جب وہ پل میں مجھے اجنبی کر دیتا ہے۔ مجھے لگتا ہے میرا دل خالی ہوگیا ہے۔دنیا اور زندگی خالی ہوگئی ہے۔"

"تمہیں واجد سے کبھی اتنی محبت نہیں تھی۔"اور اس نے اگلے ہی پل آنکھیں کھول دی تھیں۔سب ٹھہر گیا۔۔ساری دنیا رک سی گئی۔۔اس پر جیسے کچھ آشکار ہورہا تھا۔جیسے اک لمحے کی آگاہی تھی۔۔بس ایک پل

کی۔۔

"محبت۔۔!"وہ زیر لب بڑبڑائی۔۔حیرت سے چھت کو تکتی رہی۔کیا وہ اب تک محبت کے متعلق بات کرتی رہی تھی؟ کیا اسے یاسر سے محبت ہوگئی تھی؟ کچھ تھا جو وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھی تھی۔سائرہ نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

"مجھے اس سے محبت کیسے ہوسکتی ہے؟نہیں مجھے اس سے محبت نہیں ہوسکتی۔۔"ہذیانی انداز میں نفی میں سرہلاتی وہ کہہ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ محبت نہیں ہے تو پھر کیا ہے۔۔؟" اور اس نے جواب دینے کے لیے لب وا کیے لیکن اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔اگر یہ محبت نہیں تھی تو پھر کیا تھا۔۔؟ اسے سمجھ نہیں آیا کہ یہ سب کیا تھا۔اس نے خالی خالی بے یقین نظروں سے سائرہ کو دیکھا تھا۔

"میں۔۔میں کیسے۔۔؟"

"کیا تمہارا دل اسکی تکلیف پر تڑپتا نہیں ہے۔۔؟" اسکے نرمی سے پوچھنے پر اسے وہ رات یاد آئی جب اسے گولی لگی تھی۔وہ اپنی اذیت کی پرواہ کیے بغیر، آگے بڑھ کر اسے بازو سے جکڑ رہا تھا۔ اسے ساحر کے حوالے کررہا تھا۔اسے ہدایات دے رہا تھا۔وہ اس حال میں بھی اسکے لیے فکر مند تھا۔اسکی سفید شرٹ پر ابھرا وہ خون کا داغ۔۔اسے یاد دکر کے نئے سرے سے تکلیف ہونے لگی تھی۔

"ہاں۔۔مجھے لگتا ہے میرا دل تکلیف سے پھٹنے کے قریب ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اور اسے مسکراتا دیکھ کر کیا محسوس ہوتا ہے۔۔؟"

اسے سردار کے سفید محل کی چھت یاد آئی تھی۔اسے زرد قمقموں سے روشن اس چھت پر موجود یاسر یاد آیا تھا۔۔ہاتھ باندھ کر سکون سے اسے تپاتا ہوا۔۔ہلکا سا مسکراتا ہوا۔۔

"جب وہ مسکراتا ہے تو آس پاس اک روشنی سی پھیلی محسوس ہونے لگتی ہے۔۔"

"اور جب وہ مصروف سا سر جھکائے کام کررہا ہوتا ہے تب تمہارا دل کیا چاہتا ہے۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرا دل چاہتا ہے میں ٹھوڑی پر چہرہ ٹکائے اسے دیکھتی رہوں۔۔مجھے لگتا ہے میں اسے دیکھ دیکھ کر کبھی نہیں تھک سکتی۔میں اسکا چہرہ، اسکی آنکھیں، اسکے نسوں کے جال میں جکڑے ہاتھ۔۔میں یہ سب بغیر کسی اکتاہٹ کا شکار ہوئے گھنٹوں دیکھ سکتی ہوں، سائرہ۔۔"

"اور سب سے اچھا وہ تمہیں کب لگتا ہے۔۔؟"

"جب۔۔جب وہ میری کسی بیوقوفی پر چہرہ جھکا کر ہنس پڑتا ہے۔۔"الفاظ اسکے لبوں سے بغیر کسی دقت کے بہتے جارہے تھے۔اسے خود بھی بہت حیرت ہورہی تھی۔اس نے کبھی یاسر کے بارے میں ایسا نہیں سوچا تھا۔۔لیکن یہ سب باتیں۔۔یہ جیسے اسکے کہیں اندر تک اترتی رہی تھیں۔۔بس اسے ہی ان باتوں کا ادراک نہیں تھا۔۔

"پہلی دفعہ وہ تمہیں کب اچھا لگا تھا۔۔؟" سائرہ نے اسی نرمی سے پوچھا تو سیلینہ کی نگاہوں کے سامنے اک منظر سا لہرایا۔وہ گلابی جوڑے میں ملبوس کمزور سی واجد کے سامنے ایستادہ تھی۔۔وہ اسے چھونے آگے بڑھ رہا تھا۔۔اور پھر کوئی درمیان میں آگیا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelpark.com

"جب اس نے واجد کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پرے دھکیلتے ہوئے کہا تھا۔۔

Keep your distance.

جب وہ لوگوں کو پرے دھکیل کر میرے لیے کہتا ہے کہ فاصلہ رکھ کر بات کریں۔۔تب مجھے وہ کچھ اور اچھا لگنے لگ جاتا ہے۔یہ سب زیادتی ہے میرے ساتھ۔وہ اتنا اچھا کیوں لگتا ہے؟ وہ اتنا اچھا کیسے لگ سکتا ہے۔۔؟"

تیز تیز بول کر اسکا سانس پھول گیا تھا۔چند پل کمرے میں خاموشی چھائی رہی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمہیں اس سے محبت ہوگئی ہے، سیلین۔۔"وہ سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھتی رہی۔۔وہ جانتی تھی کہ اسے محبت ہوگئی تھی۔اور یہ اچھا نہیں ہوا تھا۔۔

سائرہ نے نرمی سے ہاتھ آگے بڑھا کر اسکے بالوں کو سہلایا تھا۔پھر اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھاما۔اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

"اور ایکٹریس کو کرداروں سے محبتیں ہوجائیں تو وہ انہیں بھول جانے ہی میں عافیت سمجھتی ہیں۔۔کیونکہ وہ کردار۔۔سیلینہ وہ کردار ان کے لیے نہیں ہوا کرتے۔"سیلینہ کی کہی گئی بات اس نے دہرائی تو وہ چپ چاپ اسے دیکھے گئی۔پھر سمجھ کر سر ہلایا۔وہ جیسے ایک دم بہت ڈسٹرب نظر آنے لگی تھی۔اب وہ پھر سے سائرہ کے ساتھ آلیٹی تھی۔پھر اس نے سائرہ کو بھینچ کر گلے لگایا۔ وہ جانتی تھی کہ سیلینہ کو اس سے اسکی اشد ضرورت تھی۔۔اسی لیے وہ بغیر کسی پس و پیش کے اسکے ساتھ نیم دراز رہی۔۔لاؤنج میں موجود شیشے کی کھڑکیوں پر رات قطرہ قطرہ بہہ کر پگھلتی رہی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

☆☆☆

اگلی صبح سائرہ اور وہ دونوں اپنے کاموں کے لیے تیار ہورہی تھیں۔پھر سیلینہ اسے ہاتھ ہلاتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔وہ دونوں ناشتہ ساتھ کرچکی تھیں۔اور وہ اسے تھراپی سیشنز کے لیے دروازے تک بولتی ہوئی آئی۔۔سیلینہ مسکرا کر پلٹی اور پھر اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔آگے بڑھ کر اسکے سیب جیسے رخساروں کو باری باری چوما اور اسے دیکھا۔وہ اسکی ایسی والہانہ محبت پر حیرانی سے آنکھیں پھیلائے دیکھتی رہی۔۔اسکے ایسے دیکھنے پر وہ ہنسی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں کام سے فارغ ہو کر معید سے سیشنز کے متعلق بات کرنے جاؤنگی۔تم پریشان مت ہو۔۔بس یاد رکھو کہ میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔"اسکے کہنے پر سائرہ کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے۔پھر اسے گلے لگا کر خدا حافظ کہا اور دروازہ بند کرتی واپس پلٹ آئی۔۔وہ خود بھی کام پر جانے کے لیے تیار لگ رہی تھی۔۔

اک آخری نگاہ اپنے سراپے پر ڈالی۔۔

سبز رنگ کے شلوار قمیص پر مفلر کی مانند دوپٹہ گردن میں لپیٹے، اونچی پونی بنائے، پیروں میں اسنیکرز پہنے، کندھے پر پرس ٹانگے وہ جانے کے لیے تیار لگ رہی تھی۔اگلے لمحات میں وہ ذرا دیر ڈرائیو کرنے کے بعد ہاسپٹل چلی آئی تھی۔اسے یاسر سے دو ٹوک بات کرنی تھی۔اس نے ریسپشن سے اسکے متعلق پوچھا اور پھر 103 کمرے کی جانب بڑھ آئی۔۔اگلے ہی پل اس نے دروازہ دھکیلا تھا۔۔ہسپتال کا کمرہ کھڑکی سے چھن کر آتی روشنی کے باعث روشن تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbanks.com

بستر پر ہسپتال کے گاؤن میں وہ لیٹا تھا۔اسے چہرہ اٹھائے دیکھ رہا تھا۔اسکے ماتھے پر ایک جانب سفید چھوٹی سی پٹی لگی تھی۔چہرہ معمول سے ذرا زیادہ سنجیدہ اور مضمحل لگ رہا تھا۔وہ آگے بڑھ آئی۔۔ساتھ رکھا اسٹول کھینچ کر اسکے بستر سے ذرا فاصلے پر رکھا اور بیٹھ گئی۔یاسر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"اسلام علیکم۔۔مجھے تو آپ جانتے ہی ہونگے۔۔؟"

اس نے محض سر ہلایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اگر جانتے ہیں تب بھی میں آپکو بتادوں کہ میں سیلینہ کی اکلوتی دوست ہوں اور میں اسکے بارے میں بہت زیادہ حساس ہوں۔آپ نے اسکی جان موقع پر پہنچ کر بہت دفعہ بچائی آپکا بے حد شکریہ۔۔ویسے مجھے شکریہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔آپ گارڈ ہیں اور یہ آپکی جاب۔۔آپکو اسکے پیسے ملتے ہیں۔لیکن شاید آپکی ماں کو اپنے فیکٹس درست کرنے کی بہت ضرورت ہے، مسٹر عالم۔۔"وہ اسی سپاٹ انداز سے کہہ کر آخر میں وقفہ دینے کو رکی تھی۔یاسر کے ابرو نا سمجھی سے اوپر کو اٹھے۔۔

"میری ماں کا یہاں کیا ذکر۔۔؟"

"آپکی ماں سیلینہ کو مینٹلی ٹارچر کررہی ہیں کہ وہ آپ سے آئندہ نہیں ملے گی۔ وہ آپ سے ملی ہی کیوں۔اسکی وجہ سے آپ زخمی ہوئے ہیں اینڈ واٹ ایور۔۔لیکن عالم صاحب آپ میری دوست کی وجہ سے نہیں۔۔اس سائیکو پیتھ حملہ آور کی وجہ سے زخمی ہوئے ہیں۔ہر کوئی میری دوست کو موردِ الزام ٹھہرا رہا ہے اور میں یہ ہرگز برداشت نہیں کرونگی۔اگر لوگ اپنے غلط کہے سے باز نہیں آرہے تو آپ انہیں بتادیں کہ آپ اسکے گارڈ تھے۔۔آپ ہی اسکے اصل باڈی گارڈ ہیں۔۔ آپ نے اس بات کو سب سے چھپایا اور سیلینہ کی زندگی عذاب ہوگئی۔۔اگر آپ پہلے دن سے سب کو بتادیتے کہ آپ اسکے باڈی گارڈ ہیں اور اسکی تمام تر حفاظتی ذمہ داریاں بھی آپکے کھاتے میں درج ہیں تو کسی ماریہ کی ہمت نہیں ہوتی اس تعلق کو میلا کرنے کی۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ ٹھہری۔۔بولتے بولتے رخسار غصے سے دہک رہے تھے اور سانس چڑھا ہوا تھا۔وہ اسے بے حد خاموش نگاہوں سے دیکھتا رہا۔پھر ہاتھ سینے پر باندھے۔اس پر جیسے سائرہ کی تقریر کا اتنا خاص اثر نہیں ہوا تھا۔

"کچھ سیکیورٹی ایشوز کی وجہ سے میں اس تعلق کو منظرِ عام پر لانے کے حق میں نہیں تھا۔"

"مجھے نہیں پتہ کہ آپکے کونسے سیکیورٹی ایشوز ہیں۔۔یا ایسی کونسی پیچیدگیاں ہیں جس کے باعث آپکو یہ سب

خفیہ رکھنے کی ضرورت پیش آئ لیکن۔۔اس سب کی وجہ سے جو کچھ میری دوست فیس کررہی ہے وہ کسی بھی طور مناسب نہیں ہے۔۔"

"ہم اپنے مناسب اور غیر مناسب کے تحت چلتے ہیں، بی بی۔۔"اسکا انداز خشک تھا۔

"تو پھر آپ اس مناسب اور غیر مناسب کو درست کریں۔۔آپکے پلانز کسی کی ذہنی صحت سے زیادہ اہم نہیں ہوسکتے۔"وہ بھی اسی اٹل لہجے میں بولی تھی۔اس بار وہ چونکا تھا۔ پھر ٹھہر کر آنکھیں سکیڑی۔۔بغور اسکا چہرہ دیکھا۔۔

"سیلینہ ٹھیک ہے۔۔؟"

سائرہ کے چہرے پر اک تلخ مسکراہٹ ابھری تھی۔

"اچھا۔۔تو آپکو خیال آگیا اسکی خیریت کا۔۔بہت جلدی پوچھ لیا آپ نے۔آپ اس سے کہیں زیادہ سرد ہیں جتنا دکھنے میں لگتے ہیں۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے پوچھا کیا وہ ٹھیک ہے۔۔؟"اس نے اپنا سوال پھر دہرایا تھا۔ماتھے پر بل ڈال کر۔۔

"آپکو لگتا ہے وہ اس سب کے بعد ٹھیک ہوگی؟ رات ایک شدید پینک اٹیک ہوا ہے اسے۔۔اٹینگ ڈس آرڈر کا بے رحم سائیکل پھر سے اسکی زندگی میں داخل ہورہا ہے۔لیکن آپ اپنے پلانز فالو کریں۔۔کسی انسان کی ذہنی اور جسمانی صحت جائے بھاڑ میں۔۔"جتنا غصہ اسے اس پر تھا وہ اتار رہی تھی۔بولتے بولتے آواز یکلخت ہی بلند ہوئی۔

"میں نے اسکے لیے گارڈز کا بندوبست کردیا ہے۔اسے مزید کوئی مشکل نہیں ہوگی۔"کچھ پل بعد وہ بولا تو لہجہ

دھیما تھا۔سائرہ نے زخمی نگاہوں سے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔

"کسی دوسرے گارڈ کے بھیج دینے سے اسے ذہنی ٹارچر دیتے لوگ پیچھے نہیں ہٹیں گے۔آپ کا ایک بیانیہ اسکی زندگی میں بہت نہیں تو کچھ سکون لا ہی سکتا ہے۔کیا آپ اسکے لیے ایک بیان دے کر سب واپس نہیں لے سکتے۔۔؟"وہ چہرہ پھیرلے کھڑکی سے باہر دیکھتا رہا۔وہ جانتا تھا سائرہ کیا کہہ رہی تھی۔اسی پل دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا تھا۔

"اس سے اسکی ساخت کو نقصان پہنچے گا۔۔"

"آپ یہ کیوں نہیں کہتے کہ اس سے آپکی کریڈیبلٹی پر فرق آئے گا۔۔!"سائرہ نے اسی سختی سے جوابی وار کیا تھا۔ساحر وہیں دروازے میں ٹھہر گیا تھا۔

"یہاں میری بات نہیں ہورہی ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"آپکے لیے بہت لوگ ہونگے، عالم صاحب۔۔لیکن میری دوست کے لیے کوئی نہیں ہے۔اسکے لیے کوئی نہیں لڑے گا۔لوگ اسے تھکا رہے ہیں اور وہ اس تھکن سے مر رہی ہے۔وہ مر جائے گی۔۔اور اگر آپ اسے مرا ہوا نہیں دیکھنا چاہتے تو اسکی مدد کریں۔۔یوں پردے کے پیچھے سے نہیں، دن کی روشنی میں لاکھوں لوگوں کے سامنے۔اور میں جانتی ہوں کہ آپ یہ کرسکتے ہیں۔ آپ واجد نہیں ہیں۔آپ یاسر ہیں۔"اسی کے ساتھ وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔پھر ایک اچٹتی نگاہ ساحر پر ڈالی اور دروازے کے لاک پر ہاتھ رکھتے ہوئے ٹھہر گئ۔لمحے بھر کو کچھ یاد آنے پر چہرہ پھیرا۔

"سیلینہ نے مجھے آپکا حال پوچھنے بھیجا تھا۔میں اسے کہنا چاہتی تھی کہ تم لعنت کیوں نہیں بھیج دیتی۔۔لیکن پھر میں اسے یہ نہیں کہہ سکی اور آپ کا حال پوچھنے کا وعدہ کرلیا۔۔تو۔۔کیسے ہیں آپ۔۔؟" ٹھہر کر ٹھنڈی سی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آواز میں پوچھا تھا اس نے۔۔یاسر نے بھی چہرے پر ٹھنڈک لیے سر ہلایا تھا۔۔

" ٹھیک ہوں۔۔"

اسکے جواب دینے پر وہ اسی تیزی سے باہر کی جانب بڑھی اور دروازہ اپنے پیچھے ٹھاہ کی آواز کے ساتھ بند کیا۔ابھی وہ غصے سے سر جھٹک کر آگے بڑھ ہی رہی تھی کہ سامنے سے آتے ارمان سے لمحے بھر کو ٹکرائ۔۔وہ اسے اپنے سامنے دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔پیچھے ساحر کے ابرو تعجب سے اوپر کو اٹھ گئے تھے۔اس نے دروازے سے یاسر تک سفر کیا۔وہ چہرہ پھیرے کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس رات۔۔کیسی تھی وہ۔۔؟" بالکل آہستہ سے پوچھا۔۔ساحر نے سر ہلایا۔۔

"ٹھیک نہیں تھیں۔۔بہت رو رہی تھیں۔اپنا کیریئر داؤ پر لگا کر یہاں پر میرے ساتھ آنا چاہتی تھیں۔بہت مشکل سے منع کیا تھا میں نے انہیں۔۔"اسکے جواب پر اس نے گہرا سانس لیا تھا۔پھر چہرہ اسکی جانب گھمایا۔۔

"اسکے ساتھ سختی سے پیش مت آیا کرو، ساحر۔۔"وہ جو فائل کھول رہا تھا اسکی ہلکی سی آواز پر چہرہ اٹھایا۔آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔وہ اپنے اوپر پڑی سفید چادر کو دیکھ رہا تھا۔

"وہ مانتی نہیں ہیں تو مجھے تھوڑی سختی کرنی پڑتی ہے۔"

"تھوڑی سختی بھی مت کیا کرو۔۔"وہ اب تک اپنی چادر کو دیکھ رہا تھا۔ساحر نے فائل بند کر دی تھی۔وہ اب اسٹول پر اسکے برابر آبیٹھا تھا۔

"جتنی نرمی سے تم انکے ساتھ پیش آتے ہو۔کیا بالکل اتنی ہی نرمی سے پیش آؤں پھر۔۔؟" آنکھوں میں ڈھیروں طنز لیے، ٹھنڈا سا کہا تھا۔اس نے چادر سے نگاہیں ہٹا کر اسے دیکھا تھا۔

"میرے جتنی نرمی تم برت نہیں سکو گے اسکے ساتھ۔"اسکے جواب پر اس نے سر ہلایا تھا۔ایسے جیسے محظوظ ہوا ہو۔

"کتنے لوگوں کو مارا ہے ابھی تک تم نے انکے لیے۔۔؟"اسکے پوچھنے پر اس نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔پھر لاپرواہی سے شانے اچکائے۔

"گنتی بھول گیا۔۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور مزید کتنوں کو مارنے کا ارادہ رکھتے ہو۔۔؟کیا اسکی گنتی بھی بھول گئے ہو۔۔؟"طنز کیا تھا۔

ساحر تھا نا۔۔

"ضرورت پڑی تو بغیر گنتی کے مارونگا۔۔"آنکھوں میں عجیب سی لاپرواہی لیے کہا تھا۔۔جیسے اسے ایسا کرنا پڑا تو وہ کر گزرے گا۔

"کسی کو مارو یا نہیں لیکن واجد کی ہڈی پسلی اگر تم نے نہیں توڑی تو میں تمہیں نہیں چھوڑونگا۔۔" اور وہ بری طرح چونکا تھا۔اگلے ہی پل سیدھا ہو کر اسے دیکھا۔وہ اب پھر سے فائل کھول رہا تھا۔

"کیا مطلب۔۔؟ کیا کیا ہے اس نے پھر۔۔؟"

"کچھ کیا نہیں۔۔کر بھی کیا سکتا ہے چکن شٹ۔۔بس سیلینہ کو شادی کی آفر کررہا تھا آخری ملاقات میں۔ کہہ رہا تھا میرے لیے خود کو تھوڑا سا بدل لو۔لیکن سیلینہ بھی اپنے نام کی ایک ہی ہیں۔۔اس پر پانی پھینک کر وہاں سے اٹھ گئ تھیں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مزے سے بتایا۔اور وہ جو ساکت ہوا سے دیکھ رہا تھا یکدم ہنس دیا۔۔گردن پیچھے پھینک کر۔ساحر بھی سر جھکا کر ہنسنے لگا تھا۔

"منحوس شکلیں ہیں تم سب کی۔۔خدا کا قہر نازل ہو تم لوگوں پر۔۔یہی۔۔بالکل یہی کہا تھا پچاس لوگوں کے درمیان اسے۔اور اللہ گواہ ہے۔۔اگر وہ اسے سیدھا نہیں کرتیں تو میں اس واجد کو اتنا مارتا کہ اسکی شکل بگڑ جاتی۔ساحر کی مار کھائی نہیں ہے اس نے ابھی۔جبڑے سے دانت الگ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہو جاتے ہیں اور بیٹھنے پر اک خاص جگہ دکھنے لگتی ہے۔۔"لبوں پر آتی کوئی گالی روکی تھی آخر میں اس نے۔۔یاسر ہنستا جارہا تھا۔

"تمہیں اس سے کیا مسئلہ ہے۔۔؟" اس کے پوچھنے پر فائل کی ورق گردانی کرتے ساحر نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔پھر گہرا سانس لیا۔۔

"میری بہن کا شوہر بھی اتنا ہی ٹاکسک تھا۔میں ان دنوں چھوٹا تھا۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ گھر کی عورتوں کو ایسے درندوں سے کیسے محفوظ رکھتے ہیں۔وہ انہیں مارتا تھا۔پھر اک دن غلط جگہ لات لگنے پر وہ اور ان کا بچہ۔۔دونوں مر گئے۔"اسکی آنکھوں میں اک کاٹ سی اتری تھی۔یاسر حیرت سے اسے تک رہا تھا۔پھر گہرا سانس لے کر سر ہلایا۔۔

"بہت بیوقوف تھیں وہ۔۔بالکل سیلینہ جیسی۔اسی لیے شاید۔۔"رک کر کندھے اچکائے۔۔"اس واجد کو آس پاس دیکھ کر دماغ خراب ہونے لگتا ہے میرا۔"پھر اس نے سر جھٹک کر فائل یاسر کی جانب بڑھائی تھی۔وہ اب اسے کیس کی بریفنگ دے رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

☆☆☆

وہ دونوں ہسپتال کی عمارت کے باہر ایستادہ تھے۔سائرہ ہاتھ باندھ کر انتہائی خفگی سے سامنے دیکھ رہی تھی اور ارمان بالکل چپ ہوا اسے دیکھ رہا تھا۔اندر ہوئی تلخ کلامی وہ اسکے گوش گزار کر چکی تھی۔پھر اس نے گہرا سانس لیا اور جیبوں میں ہاتھ اڑسے۔۔

" میرا دوست خود غرض لگ سکتا ہے لیکن وہ ایسا ہے نہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پلیز۔۔میرے سامنے اپنے دوست کی حمایت کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپکو۔۔"اس نے انتہائی بیزاریت کہا تھا۔

"ایک سیلینہ کم نہیں ہے میرے پاس اس سرد آدمی کی حمایت کرنے کے لیے۔۔"

وہ ہلکا سا ہنس دیا تھا۔

" سیلینہ تو پہلے ہی اسکی فین ہیں۔"

"بس الٹے سیدھے لوگوں کی فین بنتی رہتی ہے وہ۔۔احمق لڑکی۔۔"

"احمق تو ہیں وہ۔۔"اسکے کہنے پر سائرہ نے اک جھٹکے سے چہرہ اسکی جانب پھیرا تھا۔دھوپ ان دونوں پر ترچھی ہو کر گر رہی تھی۔سائرہ کی سبز آنکھوں کے کانچ اس دھوپ تلے چمک رہے تھے۔رخسار گلابی ہورہے تھے اور آنکھوں میں چبھن سی تھی۔ارمان اسے اس دھوپ میں کھڑا کئ پہروں تک دیکھ سکتا تھا۔۔اف۔۔وہ اتنی خوبصورت کیوں تھی۔۔؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایک منٹ۔۔اسے احمق صرف میں کہہ سکتی ہوں۔۔آپ نہیں۔وہ میری بیسٹ فرینڈ ہے۔۔آپکی نہیں۔۔" سختی سے چبا کر کہا تو ارمان نے جیبوں سے ہاتھ نکال کر اٹھا دیئے۔۔

"معافی۔۔غلطی ہوگئ۔۔"اسکے تنے نقوش ذرا ڈھیلے پڑے تھے۔

"آپ تو بہت جلدی جیلس ہوجاتی ہیں۔۔"

ظاہر سی بات ہے۔جو میرا ہے وہ میرا ہے۔۔کسی کو اس پر انگلی اٹھانے یا ہتھیانے کا کوئ حق نہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میری زندگی تو آپکے ساتھ مشکل ہوجائے گی۔۔"اور یکدم ہی اسکے لبوں سے پھسلا تو وہ چونکی۔

"کیا مطلب۔۔؟"

"مطلب آپ اتنا جیلس ہوتی ہیں۔۔"

"تو۔۔؟"

"تو یہ کہ۔۔مجھ سے شادی کریں گی آپ۔۔؟" اوہ ڈیم۔۔یہ کیا کہہ دیا تھا اس نے! وہ چند پل منہ کھولے اسے حیرت سے دیکھتی رہی۔پھر آنکھوں میں ناسمجھی سی ابھری۔۔

"کیا کہا آپ نے۔۔؟"

"کیا برائی ہے مجھ سے شادی کرنے میں۔۔؟" گڑبڑا کر پوچھا تھا۔بات بگڑنے سے پہلے اسے سنبھالنی تھی۔

"میں ادھر اپنی دوست کے لیے پریشان ہورہی ہوں اور آپکو شادی کی پڑی ہے؟"

"آپکی دوست کو میرا دوست کچھ نہیں ہونے دے گا۔اسی لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ سے شادی کرلیں۔۔"

آنکھیں جھپکا کر معصومیت سے کہا تھا۔سائرہ نے بے یقینی سے گہرا سانس لیا۔

"آپکی امی کو پتہ ہے کہ آپ لڑکیوں کو ہاسپٹلز کے باہر پروپوز کرتے ہیں۔۔؟"

"لڑکیوں کو نہیں صرف آپکو پروپوز کیا ہے۔۔پہلی لڑکی ہیں آپ۔۔اور میری مما نہیں ہیں۔ان کی ڈیتھ ہوچکی ہے۔۔"اور وہ جو کچھ سخت سا کہنے لگی تھی اسکی آخری بات پر رک سی گئی۔وہ اب ذرا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خفگی سے سامنے دیکھ رہا تھا۔سائرہ نے اسے مزید کچھ نہیں کہا۔وہ وہاں سے نکل آئی تھی۔پھر اپنی کار کا اگلا دروازہ کھول کر اندر بیٹھی۔چند پل شاک سے اسٹیرنگ کو تھامے رکھا۔

"ایک دوست اتنا کولڈ ہے اور دوسرا۔۔ہاسپٹل کے باہر پروپوز کرنے سے بھی نہیں چوک رہا۔۔" اس نے سر ہلایاا ور پھر اسی بے یقینی سے بڑبڑاتی ایگنیس میں چابی گھمانے لگی۔پیچھے ارمان مسکرا کر جیبوں میں ہاتھ ڈالتا اندر کی جانب بڑھ رہا تھا۔آخر کار یاسر کی وجہ سے اسکی شادی کا پروپوزل بھی ہسپتال کے باہر ہی طے پایا تھا۔گڈ گڈ۔۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

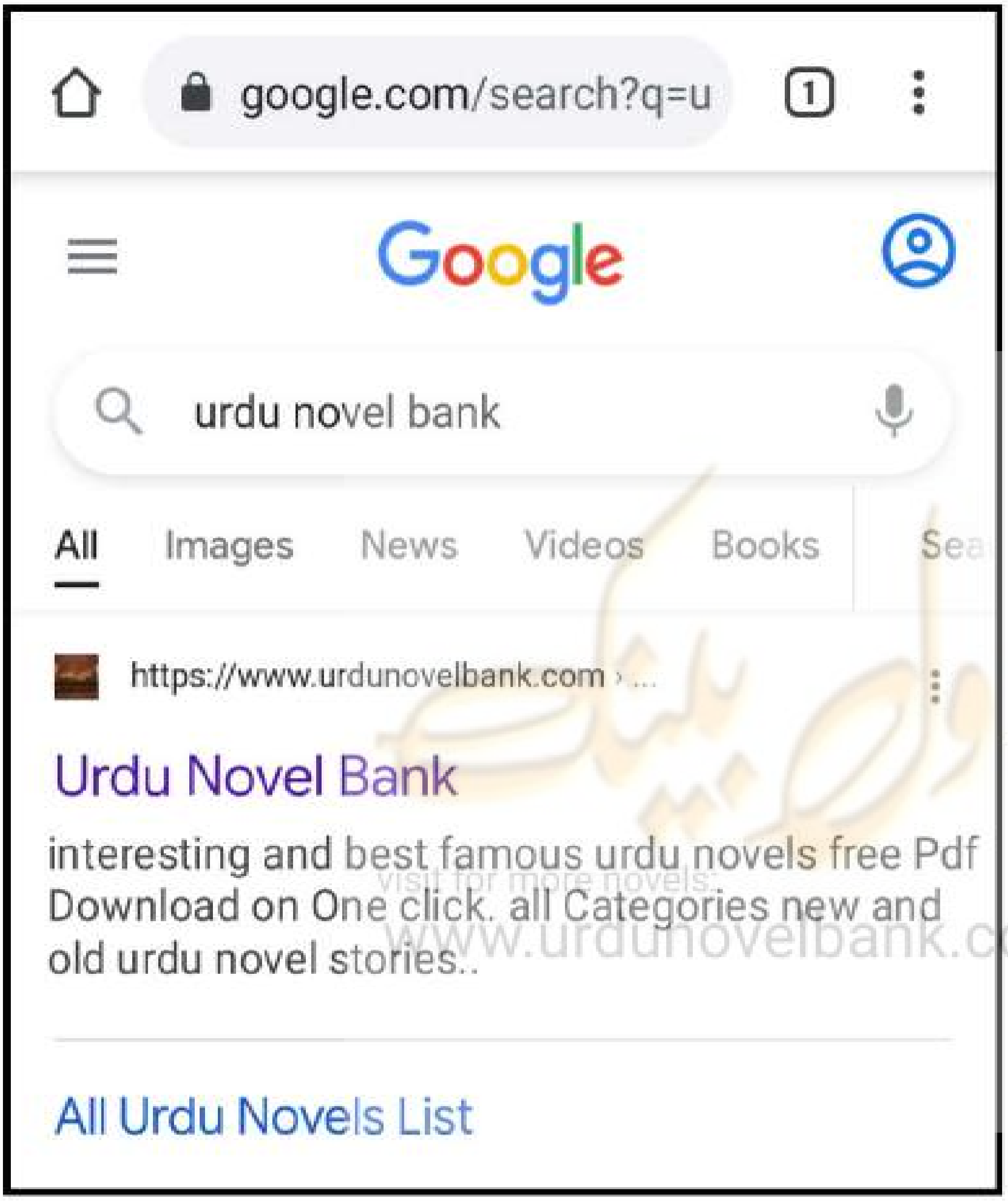

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

اگلے دنوں میں بھی مصروفیت اتنی گہری تھی کہ وہ معید سے اپنے متعلق بات نہیں کر سکی۔شوٹنگ مکمل ہونے میں محض پندرہ دن رہ گئے تھے اور مصروفیت بہت زیادہ بڑھ گی تھی۔اسے سر تک اٹھانے کی فرصت نہیں تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کام کرتے کرتے کب ٹھنڈی سی شام گھر آئی اسے انداز نہیں ہوسکا۔سیٹ پر موجود ورکرز اب کیمرے وغیرہ سمیٹ رہے تھے۔اسی پہر اسے دور سے کسی کے اوور کوٹ کی جھلک نظر آئی۔جانا پہچانا سا لانگ اوور کوٹ۔۔اس نے بغور اس شخص کو دیکھا اور پھر چونک گئی۔۔وہ معید حسن تھا۔ اس سے ذرا فاصلے پر ایستادہ تھا۔

ہمیشہ کی طرح وجیہہ، ٹھہرا ہوا۔۔کسی مجسمے کی مانند سفید اور یخ۔۔

اسکے دیکھنے پر وہ ہلکی سی شناسا مسکراہٹ لیے آگے بڑھ آیا تھا۔وہ اب تک حیرت سے اسے چہرہ اٹھائے دیکھ رہی تھی۔پھر یکدم ہی چہرے پر ڈھیروں خوشی ابھر آئی۔وہ بے ساختہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"تم۔۔یہاں۔۔واؤ۔۔"اسے واقعتاً اچھا لگا تھا۔معید ہلکا سا مسکرایا پھر سر ہلانے لگا۔

"سائرہ کا فون آیا تھا مجھے۔آپکی ذہنی صحت کے بارے میں خاصی پریشان لگ رہی تھیں وہ۔مجھے کہا کہ آپ مجھ سے خود رابطہ کریں گی لیکن پھر آپ نے دو دن تک نہیں کیا۔مجھے تشویش ہورہی تھی اسی لیے خود چلا آیا۔ایڈریس سائرہ سے لیا تھا۔"ازلی شائستگی لیے کہا تھا اس نے۔وہ ممنون نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔پھر اس نے اک نگاہ اطراف میں دوڑائی۔۔

"آپ تو خاصی مصروف ایکٹریس ہوگئی ہیں۔"اسکے تبصرے پر وہ ہنس دی تھی۔

"خدا کا شکر ہے۔۔"

"کسی نے پریشان تو نہیں کیا آپکو اس سارے عرصے میں۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکے چہرے کو گہری نظروں سے بغور دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا تھا۔وہ ذرا سا چونکی اور پھر سنبھل گئی۔۔ساتھ ہی مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔۔سر بھی جھٹکا۔یاسر کی کہی گئی باتیں یونہی یاد آ گئی تھیں۔۔

"ایسی تو کوئی بات نہیں۔۔"اسکے ٹالنے پر وہ چپ سا ہو گیا تھا۔

"باہر موسم کھلا کھلا سا ہے۔چلیں۔۔کچھ دیر کی واک آپکے اسٹریس سے بھرپور دن کے لیے اچھی ثابت ہوگی۔۔"اسی کے ساتھ وہ دونوں باہر کی جانب بڑھ گئے تھے۔سڑک پر کچھ دیر یونہی بے مقصد سے آگے بڑھتے رہے۔اسٹریٹ بلب ہر جانب روشن تھے۔قطار در قطار موجود ریسٹورینٹس سے مدھم موسیقی کی آوازیں آ رہی تھیں۔

"ورک اسٹریس زیادہ ہے کیا۔۔؟"معید کے سوال پر اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"ان فیکٹ۔۔"وہ ہلکا سا ہنسی۔۔"بہت زیادہ ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے اندازہ ہورہا ہے۔۔"معید کے ذو معنی سے انداز پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔ وہ مسکرا رہا تھا۔

"کام کرنا اتنا مشکل کیوں ہے؟ پیسے کمانا اتنا مشکل کیوں ہے؟ لوگوں کے ساتھ معاملات طے کرنا اور ڈائٹ کرنا اتنا مشکل کیوں ہے ،معید حسن۔۔آخر سب اتنا مشکل کیوں ہے؟ کچھ آسان کیوں نہیں؟ نہ انسان۔۔نہ کام۔۔"اسکے سوالوں کا وہ عادی تھا۔اسی لیے نرم مسکراہٹ لیے اسکی جانب دیکھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا۔جب ہم کمزور پڑنے لگتے ہیں تو ہر شے خود سے زیادہ بڑی اور وزنی محسوس ہوتی ہے۔جب ہم مضبوط ہوتے ہیں تو ہر شے خود سے چھوٹی اور ہلکی محسوس ہوتی ہے۔ اٹس جسٹ آل ان مائنڈ۔۔"نپے تلے لفظوں میں کہا تو سیلینہ نے اسکی جانب دیکھا۔۔

"اتنے پرفیکٹ لفظ کہاں سے لاتے ہو۔۔؟ محض ان دو جملوں میں تم نے میری ذہنی گتھیوں کو کھول کر رکھ دیا ہے۔تمہارے لیے کتنا آسان ہوتا ہوگا نا معید خود کے دماغ کو قابو کرنا۔۔!"اسکی بات سن کر اسکے چہرے پر لمحے بھر کو سایہ سا لہرایا تھا۔لیکن پھر وہ سنبھل گیا۔

"یہ لوگوں کی ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے۔وہ سمجھتے ہیں کہ ماہر نفسیات کو نفسیات کا کوئی مسئلہ لاحق نہیں ہوتا ہوگا حالانکہ حقیقت اسکے بالکل برعکس ہوتی ہے۔ہماری فیلڈ میں ایک مقولہ مشہور ہے کہ نفسیات پڑھنے والے اور دماغ کی گتھیاں سلجھانے والے، خود نفسیاتی ہوتے ہیں۔آپ پاگل ہوئے بغیر پاگلوں کا علاج نہیں کرسکتے۔اسی طرح آپ نفسیاتی ہوئے بغیر نفسیات کا علاج نہیں کرسکتے۔کیا آپ جانتی ہیں کہ اینگزائٹی کنٹیجس (متعدی/یعنی ایک انسان سے دوسرے کو لگنے والی بیماری) ہوتی ہے۔یہ آپ سے ہوتی ہوئی دوسرے بندے کو لگ جاتی ہے۔بغیر احساس کیے۔۔بغیر کوشش کیے۔۔بالکل غیر ارادی طور پر۔۔"وہ اسکے جواب پر آنکھیں پھیلائے بالکل ٹھہر کر اسے دیکھ رہی تھی۔معید نے سر اثبات میں ہلا کر اسکی یقین دہانی کروائی تھی۔

"یہ آپکی اینگزائٹی نہیں ہے۔اینگزائٹی اکیلے نہیں ہوسکتی۔۔آپ کے خاندان، دوستوں، یا گھر والوں میں سے کسی کو اینگزائٹی رہی ہوگی اسی لیے آپ اسکا شکار ہوئی ہیں۔"اور وہ ایک پل کو بالکل رک سی گئی تھی۔۔اسے یاد آیا۔۔اپنی ماں کا بے جا ایک ٹانگ جھلاتے رہنا۔۔ناخن کھانا۔۔شدید

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اضطراب کے عالم میں ایک ٹانگ کو بیٹھے بیٹھے مزید تیزی سے ہلانا۔اسے یاد تھا کہ وہ ان کو دیکھ کر خود بھی بغیر کسی ارادے کے ویسا ہی کرنے لگتی تھی۔برسوں کی الجھن جیسے اس لمحے سلجھ گئ تھی۔

"مطلب۔۔ایک انسان کی اینگزائٹی دوسرے میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔یہ مجھے کسی سے لگی ہے۔۔؟" اس نے انکھیں پھیلا کر پوچھا تھا۔معید نے سر ہلایا۔

"بالکل۔۔"

"پھر تو آپکو سب سے زیادہ اینگزائٹی ہونی چاہیے۔آپ کے پاس اتنے عجیب و غریب مریض آتے ہونگے۔۔آپ تو پاگل ہونے لگتے ہونگے۔"اور آنکھیں معصومیت سے پھیلا کر ایسے کہا تھا کہ معید بے اختیار ہنس دیا تھا۔

"ایسا ہی ہے۔اسی لیے ہم ماہر نفسیات اپنی روٹین کا بے حد خیال رکھتے ہیں۔ہم صحت افزاء کھاتے ہیں اور روزانہ میڈیٹیٹ کرتے ہیں۔ورزش ہماری زندگی کا ایک اہم جزو ہے۔ہمیں نفسیاتی امراض کا علاج کرنے سے پہلے خود کو قابو کرنا ہوتا ہے۔سوچیں میرے پاس ایک مریض اینگزائٹی سے فریک آؤٹ ہورہا ہو اور میں اسکی حالت دیکھ کر اس سے زیادہ فریک آؤٹ ہوجاؤں۔۔اس پر اسکی اپنی اینگزائٹی کے ساتھ میری اینگزائٹی بھی مسلط ہوجائے گی۔وہ میرے آفس سے جب اٹھ کر جائے گا تو سکون کے بجائے مزید پاگل ہونے لگے گا۔۔اسی لیے۔۔مریض چاہے کتنا ہی بے چین اور مضطرب ہورہا ہو، ہم پرسکون بیٹھے رہتے ہیں۔ہمیں مریض کے ساتھ پاگل نہیں ہونا ہوتا۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آخر میں کندھے اچکائے تھے۔وہ متاثر سی نظر آنے لگی۔وہ پھر سے ساتھ ساتھ چلنے لگے تھے۔ محض اس سے چند باتیں کر کے ہی سیلینہ کو اپنے کندھوں سے بوجھ اترتا محسوس ہورہا تھا۔بعض انسانوں کی موجودگی بھی کتنے سکون کا باعث ہوتی ہے۔

"کتنا مشکل کام ہے نا۔۔!"

"مشکل کچھ نہیں ہوتا۔بس ہم کمزور ہوتے ہیں۔۔"

"جی جی معید صاحب۔۔میں جانتی ہوں کہ آپ انتہائی مضبوط اعصاب رکھنے والے ماہر نفسیات ہیں۔۔"وہ اسکی بات پر ہلکا سا ہنس دیا تھا۔

"میرا سیشن بک کرلو تم۔۔جلد ہی فارغ ہو کر آؤنگی۔اتنے دنوں بعد بات کی ہے تم سے۔۔بہت اچھا اور ترو تازہ سا لگ رہا ہے۔۔"

"جو میڈیسن میں نے پہلے دی تھیں وہ لے رہی ہیں آپ۔۔؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"نہیں۔۔مصروفیت میں وہ مجھ سے بالکل چھوٹ گئی ہیں۔۔"

"ساری محنت ضائع کردیتے ہیں آپ لوگ یہ ایک بات کہہ کر۔۔"وہ اسکی ہلکی سی ڈانٹ پر ہنس دی تھی۔یہاں اسکی غلطی تھی۔

"اب نئے سیشن کی باقاعدگی سے لونگی۔"اس نے سر ہلایا تھا۔چند پل وہ دونوں یونہی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر چلتے رہے۔لمحے بھر کو آسمان سے گرج ابھری تو ان دونوں نے یونہی سر اٹھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

کر دیکھا۔آسمان سرمئی بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔فضا میں بے ساختہ ہی حبس سا محسوس ہونے لگا تھا۔

"سرمئی اور گہرا نیلا رنگ واقعی ڈپریشن کی علامت ہوتے ہیں۔۔؟" اس نے معید کی جانب چہرہ پھیر کر کہا تھا۔اسکی نگاہیں معید کی کنپٹی سے ہوتی ہوئی،کان تک پھسلیں۔ اس پر ہلکا سا زخم تھا۔ معید نہیں چونکا۔چہرہ اتنے ہی سکون سے اسکی جانب پھیرا۔لمحے بھر کو سیلینہ سن ہوئی۔کتنی ٹھنڈی آنکھیں تھیں اسکی۔اسے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی محسوس ہوئی۔۔

"آپ کیا پوچھنا چاہتی ہیں، سیلینہ۔۔؟" بھوری آنکھوں میں عجیب سا احساس تھا۔۔بالکل غیر انسانی سا۔۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ قاتل ڈپریشن کا مریض ہے۔۔؟کیا تمہارا۔۔اس سب سے کوئی لینا دینا ہے۔۔؟" اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے سوال کیا تھا۔فضا میں یکدم ہی ٹھنڈی سی ہوا چلی۔۔بہت تیز ٹھنڈی ہوا۔۔وہ مسکرایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اک مریض کے توسط سے کہا تھا میں نے یہ۔۔کسی وجہ سے میں اس جگہ گیا تھا جو کرائم سین تھا۔۔اسی وقت میں نے یہ بات محسوس کی تھی۔۔"اسے لگا اسکا حلق خشک ہوگیا ہے۔۔

"کون تھا وہ۔۔؟"

وہ چپ چاپ اسے دیکھتا رہا۔آنکھوں سے ہر قسم کی مسکراہٹ مفقود تھی۔ماہر نفسیات کا چہرہ ٹھنڈا تھا۔۔بالکل برف کی مانند یخ اور سفید۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ایک مریض ہے جسے او سی ڈی لاحق ہے۔وہ ایک ہی کام کو بار بار کرنے کا عادی ہے۔پھر چاہے وہ قتل ہو یا ہاتھ دھونا۔۔وہ ہر کام بار بار کرتا ہے۔۔سک آدمی ہے۔"وہ بے ساختہ ہی دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔اسکا دل ایک پل کو سکڑ کر پھیلا تھا۔حلق اندر تک خشک ہوگیا تھا۔۔کہیں بہت اندر تک۔۔

"وہ ہر کام کو بار بار کرنے کا عادی ہے۔۔جب تک وہ خود مطمئن نہ ہوجائے وہ ہر کام بار بار کرتا رہتا ہے۔۔؟"اس نے پوچھا تھا۔دل خوف سے سکڑ رہا تھا۔معید نے اسکی آنکھوں میں بغور دیکھتے ہوئے سر ہلایا تھا۔

"مجھ پر ایک شخص حملہ کررہا ہے اور بار بار کررہا ہے۔۔وہ کب تک ایسا کرتا رہے گا۔۔؟" اسے لگا اسکا سوال کسی کھائی سے آرہا ہے۔معید کا سفید چہرہ اور بھوری آنکھیں ویسے ہی رہیں۔۔

"جب تک وہ، وہ نہیں کرلیتا جو وہ چاہتا ہے۔۔"وہ دھک سے رہ گئی تھی۔حملہ آور ایک ذہنی مریض شخص تھا۔وہ اسکا پیچھا جب تک نہ چھوڑتا جب تک وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا دیتا۔اسے لگا ٹھنڈی ہوا میں آکسیجن کی شدید کمی ہوچلی ہے۔

"تو تم نے اب تک پولیس کو کیوں آگاہ نہیں کیا۔۔؟"

"وہ میرا مریض تھا۔میں بغیر کسی وارنٹ کے اسکی پرسنل انفارمیشن باہر نہیں نکال سکتا۔"

"لیکن وہ تو قاتل ہے۔۔تمہیں بتا۔۔"لیکن اسکی بات جیسے کسی کی آواز پر تھم سی گئی تھی۔اس نے لمحے بھر کو پلٹ کر ریسٹورینٹ کے باہر لگی ٹی وی اسکرین کی جانب دیکھا۔اسے اپنی ہر بات

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بھول گئی۔۔اسے لمحے بھر کے لیے سب بھول گیا تھا۔۔سب کچھ۔۔وہاں واجد حسن بہت سے مائیکس کے سامنے ایستادہ تھا۔اعتماد سے گردن اٹھائے وہ کچھ ایسا کہہ رہا تھا کہ اسکے ساتھ ساتھ لمحے بھر کے لیے معید کو بھی اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا تھا۔

"میں ماریہ حسن جیسی عورت سے علیحدگی اختیار کرچکا ہوں۔۔اب میں اور سیلینہ شادی کر کے ایک ہونے والے ہیں۔ہم اپنی زندگی کا اک نیا اور شاندار آغاز کرنے والے ہیں۔سیلینہ نے آپ سب کو اسی لیے آگاہ نہیں کیا کیونکہ وہ مجھ سے اپنے نئے رشتے کا اعلان چاہتی تھی۔اور میں ایسا کررہا ہوں۔۔میں اور سیلینہ جلد شادی کرنے والے ہیں۔۔"اپنے آفس میں براجمان ماریہ حسن نے سرخ نگاہوں سے ٹی وی اسکرین کی جانب دیکھا تھا اور پھر اس نے ساتھ رکھا پیپر ویٹ اٹھا کر پوری قوت سے بڑی سی ایل سی ڈی پر دے مارا تھا۔بے حد بلند آواز سے شیشہ ٹوٹا تو اسکے بہت سے ورکرز آفس کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔۔وہ گھٹنوں کے بل جھکی رو رہی تھی۔۔اسے جیسے سانس نہیں آرہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایجنسی میں موجود نچلے فلور پر ہر اک گارڈ چہرہ اٹھائے اسکرین کو تک رہا تھا۔فون کان سے لگائے بات کرتا ساحر، پیپرز پرنٹ کرتا زار اور فائلز لیے آگے بڑھتا شیر۔۔سب جیسے ایک پل کے لیے رک سا گیا تھا۔سلمان اور حنیفہ انگشت بدنداں ٹی وی اسکرین پر ابھرے واجد حسن کے مسکراتے چہرے کو تک رہے تھے۔ہسپتال میں موجود وہ اپنے فون پر اسکی پریس کانفرنس سن رہا تھا۔۔چہرہ اتنا سپاٹ تھا کہ حد نہیں۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پولیس اسٹیشن، میڈیا ہاؤسس، انٹرٹینمینٹ ایجنسیز۔۔میک اپ کرتی سائرہ اور میٹنگ روم کی جانب بڑھتا ارمان۔۔سب جیسے رک گئے تھے۔۔

"کیا آپ شادی کررہی ہیں۔۔؟" معید نے حیرت سے پوچھا تھا۔اس نے بے یقینی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔اسکا رنگ سفید ہورہا تھا۔پھر وہ واپس بھاگی۔معاملات اسکے ہاتھ سے نکل رہے تھے۔واجد حسن نے گیم کھیلا تھا۔اس نے سیلینہ کو گھیر لیا تھا۔ایسے کہ وہ چاہتی بھی تو انکار نہیں کرسکتی تھی۔وہ پریس کانفرنس کر کے اب پرسکون سا نیچے اتر رہا تھا۔وہ جانتا تھا کہ اس نے کون سی چال چلی تھی۔پچھلے ہی دنوں اس نے ماریہ کو طلاق

دے دی تھی۔۔

سیلینہ کا فون بے تحاشہ بجنے لگا۔اس نے کار کا دروازہ عجلت میں کھولا اور اندر بیٹھی۔اسکا دماغ جیسے کچھ بھی پراسیس نہیں کرپارہا تھا۔یہ سب کیا ہورہا تھا۔اسے ابھی کہ ابھی واجد سے ملنا تھا۔ کار تیزی سے نکالتی اک جانے پہچانے راستے کی جانب بڑھنے لگی تھی۔اسی پل اسکے موبائل پر نظر احمد کالنگ لکھا آنے لگا۔اس نے ڈرائیو کرتے ہوئے جھٹ فون اٹھا کر کان سے لگایا تھا۔

"یہ سب کیا ہے، سیلینہ۔۔؟" وہ دوسری جانب سے شدید اضطراب میں بولا تھا۔یقینا اسکے پاس بھی فون مستقل بج رہے ہونگے۔اسے لوگوں کو جواب دینا ہوگا۔ایک پل کے لیے اسے اپنا ذہن ماؤف ہوتا محسوس ہوا تھا۔

"یہ سب بکواس ہے، نظر بھائی۔یہ گھٹیا آدمی جھوٹ بول رہا ہے سب کے سامنے۔میں نے اس سے ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"اف سیلینہ۔۔" نظر جیسے دوسری جانب بری طرح جھنجھلایا تھا۔پھر ٹھہر کر گہرا سانس لیا اور کچھ سوچنے کی کوشش کی۔

"ایک منٹ۔۔ابھی تم کہاں ہو۔۔؟"

"میں اس منحوس آدمی کے منہ پر ایک زور دار تھپڑ مارنے جارہی ہوں۔اس کی موت ہے آج میرے ہاتھوں۔۔"

"نہیں۔۔تم وہاں نہیں جاؤگی۔۔پاگل لڑکی اس نے یہ پریس کانفرنس کی ہی اسی لیے ہے تاکہ تمہیں ٹریگر کر

کے میڈیا کے سامنے لے آئے۔تم وہاں جاؤگی تو وہاں پر ہزاروں رپورٹرز موجود ہونگے۔وہ ایک سیاستدان ہے۔اسے حالات کو اپنے حق میں کرنا آتا ہے۔وہ تمہیں آگے بڑھ کر سب کے سامنے تھام لے گا اور تم دل مسوس کر رہ جاؤگی۔تم کچھ نہیں کہہ سکوگی۔۔واپس آؤ۔۔تم کہیں نہیں جارہیں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکا پیر یکلخت ہی بریک پر جا پڑا تھا۔

"میں اب کیا کروں ، نظر بھائی۔۔کیوں یہ لوگ مجھے چین سے سانس نہیں لینے دے رہے۔یہ لوگ مجھے پاگل کررہے ہیں یار۔۔"اسکے لہجے میں بے حد تھکن اور بیزاریت تھی۔نظر نے گہرا سانس لیا تھا۔پھر اسے سمجھانے والے انداز میں کہنے لگا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم واپس آؤ۔اپنے اپارٹمنٹ مت جانا۔وہاں بھی رپورٹرز ہیں۔یہ اب تمہارا کام نہیں ہے۔میں تمہارا مینیجر ہونے کے ناطے واجد کی اسٹیٹمینٹ کو خود رد کردونگا۔بات تم پر نہیں آئے گی۔کچھ نہیں ہوگا۔۔بھائی ہے نا تمہارے ساتھ۔۔ابھی تم یہ سوچو کہ کہاں جاؤگی۔۔رپورٹرز کی نگاہوں سے کہیں دور چھپ جاؤ۔۔ان کے سامنے آنے کی غلطی قطعا نہیں کرنا۔"اسکا لہجہ دوسری جانب بے حد نرم تھا۔اسے اپنے تنے اعصاب ڈھیلے پڑتے محسوس ہورہے تھے۔اس نے چند پل سر اسٹیرنگ پر ٹکا کر کچھ سوچنا چاہا۔وہ اس وقت کہاں جاسکتی تھی۔۔؟

یکدم ہی اک خیال آیا تو وہ چونکی۔۔پھر سیدھی ہوگئی۔۔نظر کو جلدی جلدی خدا حافظ کہا اور پھر اک نمبر ڈائل کرنے لگی۔چند پل گھنٹی جاتی رہی۔۔اگلے ہی پل فون اٹھالیا گیا تھا۔ساحر کی بھاری لیکن سنجیدہ آواز دوسری جانب ابھری تھی۔

"ساحر۔۔مجھے ارمان کا نمبر دو۔۔جو یاسر کا دوست ہے۔جلدی۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اوکے میڈم۔"اس نے فون رکھا اور پھر اک پیغام اسکے موبائل پر ابھرا۔ساحر نے اسے ارمان کا نمبر بھیج دیا تھا۔اس نے اگلا پل ضائع کیے بغیر ارمان کو فون ملایا۔پھر بے چینی سے اسٹیرنگ پر ناخن سے کھرچتی رہی۔چند گھنٹیوں کے بعد ارمان کی مصروف سی آواز ابھری تھی۔

"ہیلوٗ۔۔ارمان۔۔میں سیلینہ ہوں۔کیا آپ میری مدد کرسکتے ہیں۔۔؟"

"کیسی مدد۔۔؟"وہ دوسری جانب جیسے حیران ہوا تھا۔اس نے کار کے شیشے سے لمحے بھر کو باہر دیکھا تھا۔چلتی پھرتی گاڑیاں، مصروف سی شاہراہ۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"دیکھیں۔۔واجد کی جھوٹی بکواس تو آپ سن ہی چکے ہونگے۔اسی لیے رپورٹرز کی وجہ سے میں گھر نہیں جاسکتی۔سائرہ کے پاس بھی نہیں جاسکتی۔وہ مشہور میک اپ آرٹسٹ ہے۔اسکے گھر ایکٹریس کا آنا جانا رہتا ہے اور ابھی تو وہ ہے بھی خاصی مصروف۔اسی لیے ایسے میں آپکا گھر سب سے زیادہ محفوظ جگہ ہے۔آپ جاسوس ہیں۔آپ پر تو کوئی شک بھی نہیں کرے گا۔۔"اور دوسری جانب وہ اسکے عجلت میں دیے گئے حوالے پر بس مسکرا کر رہ گیا تھا۔پھر سر اثبات میں ہلایا۔

"اوکے۔میں آپکو ایڈریس بھیج دیتا ہوں۔آپ وہاں چلی جائیں۔گھر کے باہر سے آپکو اندر تک سیکیورٹی گارڈ لے جائے گا۔میں اسے سمجھادونگا۔"

"اوہ۔۔تھینک یو سو مچ۔۔"اسکی آنکھوں میں شکر گزاری کے باعث آنسو سے آگئے تھے۔اگر دنیا میں واجد اور اس سائیکو پیتھ حملہ آور جیسے گھٹیا لوگ تھے۔۔تو اسی دنیا میں ارمان اور ساحر جیسے اچھے لوگ بھی تو تھے۔اور معید۔۔وہ ایک پل کو چونکی۔وہ بھی اچھا تھا لیکن لمحے بھر پہلے وہ اسے معید ہرگز نہیں لگ رہا تھا۔اس نے ذہن سے اسے جھٹکنے کی کوشش کی تھی۔

"نو پرابلم۔۔"ارمان نے کہا تو اس نے ایک بار پھر اسکا شکریہ ادا کیا اور فون کان سے ہٹالیا۔پھر اسکے بھیجے گئے ایڈریس کو دھیان سے پڑھا اور گاڑی گھمائی۔ساتھ ہی اس نے آنکھوں پر سیاہ چشمہ بھی چڑھا لیا تھا۔کوئی اسے پہچان نہ لے بس اسی لیے۔ارمان کا گھر یہاں سے دور نہیں تھا۔ ایک خاموش اور پرسکون سی کالونی میں قطار در قطار اپر مڈل کلاس کے بنگلے موجود تھے۔وہ آس پاس متاثر نگاہوں سے دیکھتی گاڑی آگے بڑھا لائی تھی۔پھر ایک جگہ اس نے کار روک دی۔کار کا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اگلا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔موبائل نگاہوں کے سامنے کر کے اس ایڈریس کو کنفرم کرنا چاہا۔اسی پل سیکیورٹی گارڈ نے دروازہ کھولا تو وہ دو قدم پیچھے ہٹی۔

"آپ سیلینہ میڈم ہیں۔۔؟"

اس نے پوچھا تو اس نے سر ہلایا۔وہ اب آہنی دروازے دھکیل کر کھول رہا تھا۔

"اپنی کار اندر لے آئیں۔مجھے ارمان سر نے بتادیا ہے۔"اس نے سر ہلایااور پھر کار گھر کے اندر پتھریلی روش تک لے آئی۔چھوٹا سا سبز بیلوں سے ڈھکا بنگلہ، روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔اس نے پلٹ کر گارڈ کی جانب دیکھا۔وہ اب اسے داخلی دروازے سے لیے گھر کے اندر بڑھ رہا تھا۔اس نے آس پاس نگاہ دوڑائی اور پھر لاؤنج کے صوفوں تک آتے آتے وہ چونک سی گئی۔وہاں سردار براجمان تھے۔اسکا منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔دادا نے بھی چونک کر چہرہ اٹھایا اور حیران ہوئے۔۔

"دادا۔۔آپ یہاں۔۔؟"آنکھوں میں خوشی کی الوہی سی چمک ابھری تھی۔اسے اپنا ہر زخم جیسے بھولنے لگا تھا۔سردار اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔پھر آگے بڑھ آئے۔وہ خوش بھی تھے اور شدید حیران بھی۔۔

"بیٹے آپ یہاں۔۔!"

اوہ ارمان۔۔اور پھر اسے اگلے ہی پل بے تحاشہ رونا آیا تھا۔لیکن وہ نہیں روئی۔وہ سردار کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔وہ انہیں اپنے ساتھ لیے لاؤنج میں چلی آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"دادا میں نے آپکو بہت مس کیا تھا۔۔لیکن آپ یہاں کیسے۔۔؟"

"یاسر ہاسپٹل میں ہے نا۔۔میں بس چند لمحے پہلے ہی ہسپتال سے آیا ہوں۔اسے ریکور ہونے کے لیے مزید ایک ہفتہ درکار ہے۔زخم ابھی نم ہے۔چلنے پھرنے پر کھل سکتا ہے۔ارمان مجھے ہسپتال میں نہیں رکھنا چاہتا تھا اور اتنا لمبا سفر بھی روزانہ میرے لیے مناسب نہیں تھا۔ اسی لیے میں اسکے گھر رہ رہا ہوں۔"انہوں نے نرمی سے کہا تو اس نے سر ہلایا۔پھر شرمندگی سے انکی جانب دیکھا۔

"آپ کو بھی لگتا ہوگا نا کہ یاسر کو ایسی حالت تک پہنچانے کی ذمہ دار میں ہوں۔۔" اس نے اداسی سے مسکرا کر کہا تو دادا نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا۔سفید شفاف سے کرتا شلوار میں ملبوس، خوبصورت آنکھوں پر عینک جمائے اور باوقار انداز میں اسے نرمی سے دیکھتے ہوئے وہ کتنے اچھے لگ رہے تھے۔

"نہیں۔اسے تو حملہ آور نے اس حالت تک پہنچایا ہے۔"اور وہ چند پل انکے جواب پر سن سی بیٹھی رہی تھی۔پھر یکدم ہنس دی۔آنکھوں میں ڈھیروں نمی اترنے لگی تھی۔اس سارے عرصے میں سائرہ کے بعد دادا دوسرے انسان تھے جنھوں نے اسکا کوئ قصور نہیں نکالا تھا۔وہ ہنستی جارہی تھی۔پھر سر ہلانے لگی۔۔

"واقعی۔۔اسے میں نے ایسی حالت تک نہیں پہنچایا۔۔وہ تو حملہ آور تھا۔۔اوہ دادا۔۔میں نے یہ کیوں نہیں سوچا۔میں پچھلے کئ دنوں سے خود کو مورد الزام ٹھہرا رہی ہوں۔۔"

سردار نے نرمی سے مسکرا کر اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔وہ انکے انداز پر پگھل ہی تو گئ تھی۔وہ اب نرمی سے اسکا سر سہلارہے تھے۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ اس عمر میں بھی اتنے ہینڈسم ہیں، دادا۔۔اپنے کالج کے زمانے میں تو لڑکیاں آپ پر مرتی ہونگی۔۔۔"اور اسکے یکدم کہنے پر وہ بے ساختہ ہنس دیے تھے۔بالکل بچوں کی طرح۔۔

"بالکل۔۔یاسر کی دادی آخری عمر تک میرے آس پاس موجود خواتین سے جیلس تھیں۔ میں انہیں بارہا سمجھاتا کہ بیگم مجھے آپکے علاوہ کسی میں دلچسپی نہیں لیکن وہ کہا کرتی تھیں۔۔آپکا کیا بھروسہ۔۔ایک تو مرد ہیں اوپر سے انگریزی ادب پڑھتے ہیں۔"آخر میں وہ دونوں ہی کھکھلا کر ہنس دیے تھے۔

"دادی کا قصور نہیں تھا۔بعض لوگوں کو بس اتنا ہینڈسم نہیں ہونا چاہیے۔"سرمئی آنکھوں والا گارڈ یاد آیا تھا اسے اس سمے۔اس نے سر جھٹکا تھا۔چند پل خاموشی چھائی رہی۔اگلے ہی پل دادا کی مغموم سی آواز ابھری۔

"میں نے واجد کی پریس کانفرنس دیکھی، بچے۔۔وہ جھوٹ بول رہا ہے نا۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جی دادا۔۔وہ بکواس کررہا ہے۔"

"اللہ سب بہتر کرنے والا ہے۔میں دعا کرونگا۔۔"اس نے انہیں محبت بھری نظروں سے دیکھا تھا۔

"جی دادا۔۔میرے لیے بہت دعائیں کیجیے گا۔مجھے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔"اسی پل دوسری جانب سائرہ مسلسل سیلینہ کا نمبر ڈائل کررہی تھی لیکن جواب ندارد۔۔اس نے جھنجھلا کر فون ہی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بند کردیا تھا۔پھر یکدم کسی کے کار ساتھ روکنے پر ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی۔اگلے ہی پل آنے والے کو خونخوار نگاہوں سے دیکھا۔

"سیلینہ میرے گھر ہیں۔کیا آپ چلنا چاہیں گی۔۔؟" ارمان تھا۔۔شیشے سے جھکا کہہ رہا تھا۔اسکے ماتھے پر بل ابھرے تھے۔

"اور وہ کیوں جانے لگی آپکے گھر۔۔؟"

"کیونکہ انہیں لگتا ہے کہ جاسوسوں کا گھر اک محفوظ پناہ گاہ ہوتی ہے۔میں ان کی ایسی خوش فہمی کو دور کرنے کے حق میں بالکل بھی نہیں ہوں ویسے۔۔"وہ مسکراہٹ دبائے کہہ رہا تھا۔سائرہ نے اسے تپ کر دیکھا تھا۔

"آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔"

"آپ جانتی ہیں میں جھوٹ نہیں بول رہا۔میں جھوٹ نہیں بولتا۔"اور اب کہ اسکے نرمی سے کہنے پر وہ ذرا دھیمی ہوئی تھی۔پھر چہرہ کھڑکی پر جھکایا۔مشتبہ نگاہوں سے اسکا وجیہہ چہرہ دیکھا۔

"آپ واقعی جھوٹ نہیں بول رہے۔۔؟"

"میری آنکھوں میں دیکھیں۔کیا آپکو لگتا ہے میں آپ سے ایسے حالات میں جھوٹ بولونگا۔میں جانتا ہوں وہ آپکی پکی سہیلی ہیں۔آپکو انکی فکر ہوگی۔"اور اسکے ایسے کہنے پر اسکا رہا سہا غصہ بھی جھاگ کی مانند بیٹھ گیا تھا۔اگلے ہی پل ارمان نے آگے ہو کر دوسری جانب کا دروازہ کھولا تو وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خاموشی سے اندر بیٹھ گئی۔اگلے ہی پل وہ کار لیے زن سے آگے بڑھ گیا تھا۔چند پل کار میں گہری خاموشی چھائی رہی۔

"تھینک یو۔۔"اس نے کہا تو وہ چونکا۔حیرت سے گردن گھما کر اسکی جانب دیکھا۔

"کس لیے۔۔؟"

"میری دوست کو ایسے حالات میں پناہ دینے کے لیے۔باوجود اسکے کہ جاسوسوں کی پناہ گاہیں مشکوک ہوتی ہیں۔"اور ہو بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا تھا۔سائرہ نے بھی مسکرا کر سر جھٹکا تھا۔

"آپ آپکی دوست اتنی سمجھدار ہیں تو اس میں ہم معصوم جاسوسوں کا کیا قصور۔۔؟"

"اتنے بے قصور بھی نہیں ہوتے آپ لوگ۔۔"وہ اسکی بات پر مسکرایا تھا۔وہ سیلینہ جیسی بیوقوف نہیں تھی۔وہ زیرک لڑکی تھی۔اسے لوگوں کو ان کے الفاظ لوٹانے آتے تھے۔

"مجھے واجد حسن سے اتنے گھٹیا پن کی امید نہیں تھی۔بہت ہی گرا ہوا انسان ثابت ہوا ہے وہ۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

کچھ پل بعد اس نے تلخی سے کہا تو ارمان نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔پھر موڑ کاٹا۔

"ایسا ہی ہے۔وہ ایسا ہی کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا شروع سے۔ہمارے پاس اطلاعات موجود تھیں۔ لیکن مجھے یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ اس حد تک جائے گا۔کسی انسان کی زندگی کے متعلق خود ہی سچ جھوٹ بول کر فیصلہ کرلے گا۔"اس نے سنجیدگی سے کہا تو سائرہ نے کثیف سی سانس خارج کی۔ ارمان نے چہرہ ہلکا سا موڑ کر اسکے فکر مند چہرے کو دیکھا تھا۔

"سیلینہ کی وجہ سے پریشان ہیں۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں۔۔"اس نے سر ہلایا۔"بہت پریشان ہوں اسکی وجہ سے۔۔"

"سب ٹھیک ہوجائے گا۔"سائرہ نے اسکی جانب چہرہ پھیرا تھا۔

"کیسے پتہ آپکو۔۔؟ مجھے تو لگتا ہے اب کبھی کچھ ٹھیک نہیں ہوگا۔"وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔کار اب پرسکون سی کالونی کی صاف ستھری کشادہ گلیوں میں داخل ہورہی تھی۔

"میں روزانہ ایسے کیسس دیکھتا ہوں جن کا نہ سر ہوتا ہے نہ پیر۔بالکل بے ڈھنگے کیسس ہوتے ہیں۔بعض اوقات انسانیت سے گرے ہوئے اور بعض اوقات کسی ذہین قاتل کی خوفناک گتھیاں راتوں کی نیندیں اڑادیتی ہیں۔لیکن اس سب میں ہم جاسوس لوگ امید کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔اگر ہم کیس کی ساخت دیکھ کر متاثر ہوجائیں اوراسے کوشش کیے بغیر ہی بند کردیں تو کبھی کوئی مجرم پکڑ میں نہیں آئے۔لیکن ایسا نہیں ہوتا۔گتھیاں وہیں سے سلجھتی ہیں جہاں سے الجھی ہوں۔ہر کیس کا ایک سرا ہوتا ہے۔امید کا سرا۔اور وہ ہمیں چھوڑنا نہیں ہوتا۔اسی لیے آپ پریشان مت ہوں۔سیلینہ کو کچھ نہیں ہوگا۔انکے معاملات حل ہوجائیں گے۔جلد یا بدیر۔۔"وہ اب کار گھر کے اندر روک رہا تھا۔وہاں سیلینہ کی کار پہلے سے موجود دیکھ کر سائرہ نے اسکی جانب دیکھا تھا۔ارمان نے مسکرا کر کندھے اچکائے۔

"آپ اتنے بھی برے نہیں ہیں۔ہاسپٹل کے باہر پروپوز کرنے کے علاوہ۔۔"اور وہ کار سے باہر نکل گئی تھی لیکن پیچھے ارمان کا قہقہہ سن چکی تھی۔گھر سے اب ملنے ملانے کی آوازیں آرہی تھیں۔وہ جیب میں چابی اڑستا گھر کے اندر چلا آیا تھا۔سیلینہ اور سائرہ گلے لگی ہوئی تھیں۔وہ دونوں تیز تیز بول بھی رہی تھیں۔واجد کو گالیاں اور ماریہ کو کوسنے دے رہی تھیں۔ وہ سکون

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

سے سردار کے ساتھ آ بیٹھا تھا۔پھر ان کے پیچھے صوفے کی پشت پر ہاتھ پھیلایا۔۔انکی جانب ہلکا سا جھکا بھی۔۔

"بڈی۔۔آپکو یہ خوبصورت والی، فیشن آئیکون ٹائپ کی بہو منظور ہے۔۔؟" دادا نے اسکی جانب حیرت سے دیکھا تھا۔پھر اسکی جانب ہلکا سا جھکے۔

"بڈی۔۔میں نے سن رکھا ہے کہ یہ فیشن آئیکون لوگوں کی بے عزتی بڑی بے رحمی سے کرتی ہے۔"اس نے سر ہلایا تھا۔

"بڈی۔۔ایک دفعہ بے عزتی ہوچکی ہے۔"سردار ہنس دیے تھے۔

"تھپڑ تو نہیں کھالیا کہیں۔۔؟"

"کھاتے کھاتے رہ گیا۔۔"دادا کا قہقہہ ابھرا تو وہ دونوں ان کی جانب چونک کر دیکھنے لگیں۔ارمان بمشکل مسکرایا تھا۔

"کیا کررہے ہیں، بڈی۔۔مروائیں گے کیا۔۔؟" اس نے دبی آواز میں پوچھا تو سردار نے سر ہلادیا۔۔

"سوری، بڈی۔۔"

وہ دونوں اب تک ایک دوسرے سے باتیں کررہی تھیں۔اور وہ دونوں ان دونوں کو ایسا کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ایک فین بوائے تھا اور دوسرا محبت میں مبتلا تھا۔ان کا علاج نہیں تھا۔

☆☆☆

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایسے میں ہاسپٹل کی فضا خاصی تناؤ کا شکار تھی۔یاسر کے زخم کی پٹی بدلی جاچکی تھی۔

وہ اب بستر پر اونچا ہو کر بیٹھا ہوا تھا۔حنیفہ اسکے مقابل براجمان تھے۔ایک جانب دروازے کے پاس ساحر کھڑا تھا۔زار اور شیر دروازے کے باہر ایستادہ تھے۔

"وہ اب ارمان کے گھر ہیں اور محفوظ ہیں۔"اس نے ساحر کی بات پر سر ہلایا تھا۔پھر اسے ابرو سے اشارہ کیا تو وہ سمجھ کر دروازہ کھولتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔اسکے سامنے بیٹھے حنیفہ نے فکر مندی سے سر دونوں ہاتھوں میں گرالیا تھا۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ میں اپنی بچی کی مدد کیسے کروں اس سب میں۔میں اتنا بے بس تو کبھی نہیں تھا، یاسر۔۔"وہ انہیں چند پل دیکھتا رہا تھا۔پھر موبائل نگاہوں کے سامنے کیا۔واجد کی پریس کانفرنس کو تین گھنٹے گزر چکے تھے۔حسن مصطفیٰ اب اپنی کسی کمپنی کا افتتاح کر کے جم غفیر سے باہر نکل رہے تھے۔ان کے ساتھ انویسٹرز اور سیاست دانوں کا اک ریلہ تھا۔اس نے نگاہیں اٹھا کر سامنے براجمان حنیفہ کو دیکھا اور پھر والیم فل کردیا۔حنیفہ اس آواز پر بری طرح چونکے۔۔انہوں نے اپنا موبائل بھی نگاہوں کے سامنے کیا تھا۔دروازے کے باہر ایستادہ ان تینوں نے بھی اپنے اپنے اسمارٹ فون نگاہوں کے سامنے کیے تھے۔

"آپ واجد حسن اور سیلینہ مظہر کے متعلق کیا بیان دینا چاہیں گے، سر۔۔؟ ایک باپ ہونے کے ناطے آپ واجد صاحب کے فیصلے کو کیسے دیکھتے ہیں۔۔؟"ایک رپورٹر نے سوال کیا تھا۔وہ ٹھہر کر سکون سے پلٹے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

"میں اس رشتے سے مکمل دستبرداری کا اعلان کرتا ہوں۔میں سیلینہ جیسی بری شہرت رکھنے والی لڑکی کو حسن خاندان کی بہو تسلیم کرنے پر کبھی راضی نہیں ہوسکتا۔"حنیفہ کو اپنی کنپٹیاں سلگتی ہوئی محسوس ہورہی تھیں۔انہیں لگا جیسے وہ دباؤ سے پھٹنے کے قریب ہیں۔اس نے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا۔اسے انکی حالت غیر ہوتی محسوس ہوئی تھی۔

"جس لڑکی کے اصل باپ کا علم نہیں ہوگا۔وہ لڑکی کیسی ہوگی آپ سب بخوبی جانتے ہیں۔کوئی اسکے اصل باپ کو نہیں جانتا۔کوئی اسکے جائز یا ناجائز ہونے سے واقفیت نہیں رکھتا۔میں ایسی شیڈی لڑکی کو پہلے بھی۔۔اور آج بھی اپنی بہو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہوں۔واضح طور پر۔۔واضح الفاظ میں۔۔"یکدم ہی رپورٹرز میں ایسے بیانیے پر بجلی سی دوڑ گئ تھی۔معاملہ مزید مصالحے دار اور دلچسپ ہوتا جارہا تھا۔

حنیفہ کو لگا ان کے ہاتھوں سے سب کچھ پھسلتا جارہا ہے۔انکی آنکھیں حسن کی بات پر سرخ ہوئی تھیں۔موبائل یکلخت ہی ان کے ہاتھ سے پھسل کر نیچے جا گرا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ ایک بہت بڑا انکشاف ہے۔۔کیا آپ واقعی سیلینہ مظہر کے باپ کی حیثیت کو چیلنج کررہے ہیں۔۔؟"اور اس پہر۔۔حسن مصطفیٰ نے کیمرے کی جانب دیکھ کر ہلکا سا مسکرا کر کہا تھا۔

"بالکل۔اگر اسکا کوئی باپ موجود ہے تو وہ ہمیں آکر اپنے وجود سے مطلع کرے۔اور اگر سیلینہ کا باپ مر چکا ہے تو وہ ہمیں اسکا ڈیتھ سرٹیفکیٹ دکھائے۔لیکن ایسا کبھی نہیں ہوگا۔اسکا باپ اگر اس حقیقت سے پردہ اٹھانا چاہتا تو کئی برس پہلے اٹھا چکا ہوتا۔درحقیقت وہ سیلینہ کے اپنی اولاد ہونے پر یقیناً پشیمان ہوگا۔جب اسکا اپنا باپ اسے تسلیم کرنے کے لیے راضی نہیں تو میں۔۔کیسے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسے اپنی بہو تسلیم کرسکتا ہوں بھلا۔۔؟" اور اسی کے ساتھ وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا تھا۔بہت سخت باتیں کہیں تھیں اس بوڑھے مکروہ انسان نے۔یاسر نے بے تاثر چہرے کے ساتھ موبائل بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر ڈال دیا تھا۔حنیفہ کے رخسار پر اس نے کئ آنسوؤں کو گرتے ہوئے دیکھا تھا۔

"حسن مصطفیٰ۔۔جانتا ہے کہ آپ سیلینہ کے باپ ہیں۔۔نہیں۔۔؟" اس نے ٹھہر کر سوال کیا تھا۔حنیفہ نے حلق سے بہت سی گرہیں نگل کر چہرہ اٹھایا تھا۔ان کا چہرہ اس قدر گھائل تھا کہ حد نہیں۔

"وہ۔۔دوست تھا میرا۔۔"یہاں یاسر سرد سا مسکرایا تھا۔

ایسے گھائل صرف دوست ہی کرسکتے ہیں۔دشمنوں کو آپکے اصل زخموں تک رسائی نہیں ہوا کرتی۔"

"وہ اور میں شگفتہ کو پسند کرتے تھے۔پھر شگفتہ نے مجھ سے شادی کرلی اور وہ میرا دشمن بن گیا۔اسی لیئے اس نے سیلینہ کو کبھی اپنی بہو تسلیم نہیں کیا کیونکہ۔۔کیونکہ وہ میری بیٹی تھی۔"سفید چہرے کے ساتھ کہا تو اس نے حیران ہوئے بغیر سمجھ کر سر ہلایا تھا۔اگلے ہی پل حنیفہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔انہیں لگا وہ مزید سانس نہیں لے سکتے۔ابھی انکا ہاتھ دروازے کے ہینڈل تک گیا ہی تھا کہ یاسر کی سرد سی خاموش آواز پھر ٹھہر گیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اُس نے کہا۔۔ کہ وہ اپنی بیٹی کو تسلیم کرنے کی ہمت خود میں نہیں رکھتا۔لیکن جس حنیفہ کو میں جانتا ہوں وہ ایسی ہمت رکھتا ہے۔۔"انہوں نے بالکل آہستگی سے گردن اسکی جانب پھیری تھی۔ ہسپتال کی کھڑکی پر یکدم

ہی بارش کی موٹی موٹی بوندیں برسنے لگیں۔۔وہ دونوں بالکل خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

"جس حنیفہ کو میں جانتا ہوں۔۔وہ ایسی ہمت رکھتا ہے۔۔" ٹھہر ٹھہر کر الفاظ ادا کیے۔وہ بنا پلکیں جھپکائے اسے تک رہے تھے۔اور پھر وہ یکدم ہی دروازہ کھول کر باہر کی جانب بڑھ گئے تھے۔ ساتھ ہی ان تینوں کو بھی آوازیں دیں۔وہ تینوں ہڑبڑا کر ان کے ساتھ باہر بھاگے تھے۔حنیفہ کا چہرہ اٹل تھا۔سرد سا اٹل۔۔اس نے پیچھے کنپٹی کو انگلی سے سہلایا۔سر میں درد سا ہونے لگا تھا۔ شیشے پر موٹی موٹی بوندیں اب تک برس رہی تھیں۔ایجنسی پہنچ کر انہوں نے تیزی سے ہدایات دیں۔کیمرے، میڈیا، فلیش لائیٹس۔۔تمام انتظامات مکمل ہورہے تھے۔سلمان نے انہیں ایک نظر دیکھا۔پھر کہنی سے تھام کر انہیں اپنی جانب گھمایا۔

"کیا تم۔۔واقعی ایسا کرنا چاہتے ہو۔۔؟" وہ فکر مند تھے۔حنیفہ نے سفید چہرے کے ساتھ ان سے اپنی کہنی چھڑائی اور پھر سر ہلایا۔وہ فیصلہ کرچکے تھے۔

اسی پل یاسر نے ارمان کو فون ملایا۔وہ اب تک کھڑکی پر برستی بوندوں کو دیکھ رہا تھا۔ارمان نے فون اٹھالیا۔دوسری جانب وہ سب بھی مصطفیٰ کی میڈیا سے گفتگو سن چکے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"گلیمر ایجنسی کا چینل لگاؤ۔چیف حنیفہ پریس کانفرنس کررہے ہیں۔"اسکی آواز میں کچھ ایسا تھا کہ وہ کہے بغیر چینل تبدیل کر گیا تھا۔لاؤنج میں براجمان گنگ افراد نے چونک کر اسکرین کی جانب دیکھا۔ڈائس کے پیچھے چیف حنیفہ کھڑے تھے۔اب وہ مائیکس کی قطار کے قریب اپنا چہرہ کیے کچھ کہہ رہے تھے۔

"میں ہوں چیف حنیفہ مظہر۔گلیمر ایجنسی کے سیکیورٹی سسٹم کا ڈائیریکٹر چیف۔۔سیلینہ مظہر کا باپ۔۔حنیفہ مظہر۔۔"اور ارمان کے لاؤنج میں یکدم کچھ چھناکے سے ٹوٹا تھا۔سبزہ زار پر یکدم ہی بادلوں سے گرجدار آواز ابھری تھی۔یاسر نے فون کان سے نیچے کرلیا۔اس نے جو سیلینہ کو دکھانا تھا وہ دکھا دیا تھا۔حنیفہ اب ڈائیس پر سفید رپورٹس رکھ رہے تھے۔

"یہ ڈی این اے رپورٹس ہیں۔لیگل فارنزک ڈپارٹمنٹ کی سیل شدہ رپورٹس۔۔سیلینہ اور میرا ڈی این سو فیصد ہم آہنگ ہے۔میں تمام تر ثبوتوں اور گواہان کے ساتھ تسلیم کرتا ہوں کہ سیلینہ میری جائز بیٹی ہے۔میں نے اسکی ماں سے نکاح کیا تھا۔اسکی ذات پر تمام الزامات بے بنیاد اور جھوٹ ہیں۔"وہ اب ڈائس پر نکاح نامے کے کاغذات رکھ رہے تھے۔رپورٹرز میں ہلچل سی مچ گئی تھی۔سیلینہ اب ہر ٹی وی چینل پر زیر بحث تھی۔

سردار، ارمان اور سائرہ۔۔تینوں اسکی جانب دیکھ رہے تھے جس کا چہرہ کسی مردہ چہرے جیسا لگ رہا تھا۔اس نے ہاتھ میں پکڑا فون نگاہوں کے سامنے کیا۔۔اس پر ایک نمبر ملایا۔۔پھر اسی میکانکی انداز میں فون کان سے لگایا۔

"یہ آدمی کیا کہہ رہا ہے، ماں۔۔؟" اس نے ٹھہری ہوئی آواز میں بس ایک دفعہ پوچھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ سچ کہہ رہا ہے بیٹا۔۔"شگفتہ شاید دوسری جانب رو رہی تھی۔اس کا فون والا ہاتھ بے دم سا گود میں آگرا تھا۔بارش اب تک تڑا تڑ برس رہی تھی۔پھر وہ اٹھی۔۔لاؤنج میں موت کے سے سناٹے جیسی خاموشی تھی۔اس نے اپنے قدم داخلی دروازے سے باہر کی جانب بڑھائے تھے۔باہر اک خوفناک سی گرج ابھری تھی۔لگتا تھا آسمان گر پڑے گا۔چیف حنیفہ اب تک چہرہ اٹھائے، گلابی آنکھوں سے اٹل لہجے میں کہتے جا رہے تھے۔پھر سائرہ یکدم اٹھ کر باہر کی جانب بھاگی۔۔وہ باہر نہیں تھی۔۔وہ کہیں نہیں تھی۔۔وہ اندر گھبرا کر آئی۔۔

"سیلینہ باہر نہیں ہے۔۔وہ چلی گئی ہے۔۔"ارمان اور دادا جلدی سے اٹھ کر باہر کی جانب بڑھے تھے۔باہر ہر جانب سیاہی تھی اور بارش اتنے زوروں سے برس رہی تھی گویا سب لے ڈوبے گی۔ ارمان نے کار نکالی اور اندر بیٹھا۔ساحر کو فون ملایا۔وہ بھی سیلینہ کے لیے باہر کی جانب بھاگا تھا۔ہسپتال کے ایک سو تین کمرے میں موجود مریض نے اپنے ہاتھ سے سوئیاں نکالی تھیں اور پھر وہ چادر خود سے ہٹاتا اٹھ رہا تھا۔کسی نے اسے فون کیا۔۔وہ اب واش روم میں شیشے کے سامنے موجود تھا۔سفید ڈریس شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا۔پھر اوپری دو بٹن کھلے چھوڑ دیے۔بلیو ٹوتھ دبا کر رابطہ جوڑا۔۔

"سیلینہ کہیں نہیں ہے۔۔وہ کسی کو نہیں مل رہیں۔"ساحر کی ہنگامی سی خبر پر اس نے اسی سکون سے رابطہ منقطع کر دیا تھا۔پھر سیاہ کوٹ پہنا۔۔خود کو آئینے میں دیکھا۔اک اور فون آیا۔اس نے بٹن دبا کر رابطہ جوڑا۔۔اب کہ ارمان تھا۔۔وہ کلائی میں گھڑی باندھ رہا تھا۔

" وہ نہیں مل رہیں۔کہیں انہیں کچھ ہو نہ گیا ہو۔۔یاسر۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔اسکے لب کمزوری کے باعث اب تک سفید تھے۔ماتھے پر اک جانب پٹی بھی لگی تھی۔دروازے کے باہر کوئی موجود نہیں تھا۔اس نے خاموش قدم باہر کی جانب بڑھائے۔اسی پل نرس نے اسکے کمرے کا دروازہ دھکیلا اور دھک سے رہ گئی۔کمرہ نمبر ایک سو تین کا مریض غائب تھا۔وہ باہر کو بھاگی اور ڈاکٹر کو مطلع کیا۔ڈاکٹر بھی اسکے ساتھ بھاگ کر اسکے کمرے تک آیا تھا۔پھر سر پر پریشانی سے ہاتھ پھیرا۔۔

"اس مریض کے لیے چلنا پھرنا ٹھیک نہیں تھا۔ڈھونڈو اسے۔۔کہاں گیا ہے وہ۔۔؟" یکدم ہی ہسپتال میں بھگدڑ سی مچ گئی تھی۔وہ اب باہر کے زینوں سے اتر رہا تھا۔اک اور کال آنے لگی تو اس نے بلیو ٹوتھ سے رابطہ جوڑا۔

"میری بیٹی نہیں مل رہی، یاسر۔۔اسے لے کر آؤ۔۔اسے ڈھونڈ کر کہیں سے بھی لا کر دو مجھے۔۔"حنیفہ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

رو رہے تھے۔

"میں اسے لارہا ہوں۔۔"اس نے کہا اور پھر بٹن دبایا۔۔رابطہ کٹ گیا تھا۔

وہ قدم قدم اس تڑاتڑ برستی بارش میں آگے ہی آگے بڑھ رہا تھا۔

وہ جانے کس سمت جارہی تھی۔سب جیسے دھندلا گیا تھا۔آسمان سے برستی بارش نے اسکے سامنے ہر شے کو دھندلادیا تھا۔وہ سوگوار نگاہیں لیے چلتی رہی۔آنسو بھی بارش کے ساتھ بہتے جارہے تھے۔بس فرق یہ تھا کہ آسمان سے برستی اس بوچھاڑ کا پانی یخ تھا جبکہ اسکی آنکھوں سے بہتا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خاموش سیال گرم۔۔اتنا گرم کہ اسے اندر تک جھلسا گیا تھا۔اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کتنی دیر سے اس برستی بارش میں چل رہی ہے۔اسے کچھ یاد نہیں تھا۔بس سماعت میں حنیفہ کا اک دل دہلادینے والا انکشاف گونج رہا تھا۔اک جگہ ٹھہر کر وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی۔دونوں ہاتھوں کو سڑک پر رکھا۔آنسو تھے کہ گرتے ہی جارہے تھے۔

اسے تکلیف سے سانس نہیں آرہا تھا۔ہچکیاں بلند ہونے لگیں۔۔لوگ اپنے اپنے گھروں کو بھاگ رہے تھے۔اسٹریٹ بلب جل بجھ رہے تھے۔کوئی اسکی جانب متوجہ نہیں تھا۔اسے نہیں پتہ تھا کہ کہاں جانا چاہیے تھا۔اسکا تو کوئی گھر ہی نہیں تھا۔اسکی ذات اس بارش تلے بہتی جارہی تھی۔پھر وہ ہمت کر کے اٹھی۔۔لرزتے قدموں سے آگے بڑھنے لگی۔۔یکایک اسکی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ اسٹریٹ بلب جل اٹھا۔۔بوچھاڑ بہت تیز تھی۔۔دوسری جانب کا ہر منظر دھندلا رہی تھی۔۔لیکن کچھ تھا جسے وہ ہر دھندلے منظر میں پہچان لیا کرتی تھی۔برستی بوچھاڑ کے پار وہ کھڑا تھا۔بارش میں بری طرح بھیگتا ہوا۔۔اک گارڈ۔۔جو زخمی تھا۔۔جس کے زخم میں تکلیف سی اٹھ رہی تھی۔وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ٹھہر گئے تھے۔بالکل ساکت۔۔پھر سیاہ کوٹ پہنے گارڈ اسکی جانب بڑھا تھا۔وہ نہیں ہلی۔اس میں ہمت نہیں تھی۔وہ آگے بڑھ رہا تھا۔بارش کی آواز پر اسکے قدموں کی چاپ بھاری ہونے لگی۔۔وہ نہیں ہلی۔وہ اپنی جگہ جم گئی تھی۔۔

گارڈ اسکے عین سامنے آرکا تھا۔۔اسکا ہینڈسم گارڈ۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"تم جانتے تھے۔۔"وہ ہلکا سا بولی۔۔آواز میں زخم سا ابھرا۔۔پھر اس نے اسکے سینے پر بے تحاشہ بند مٹھیوں سے مارا۔وہ رورہی تھی۔بری طرح ٹوٹ رہی تھی۔اسے ماررہی تھی۔اس پر چلا رہی تھی۔

"تم جانتے تھے۔تم ہمیشہ سے جانتے تھے۔تم جانتے تھے۔۔"بند مٹھیاں اسکے سینے پر پوری قوت سے مارتی ہوئی وہ بلبلا رہی تھی۔آسمان گرجا۔۔بوچھاڑ میں تیزی آگئی۔گارڈ رد عمل دیئے بغیر بس اسے دیکھ رہا تھا۔وہ اسکے پوری قوت سے مارنے پر ذرا سا لڑکھڑایا بھی تھا۔وہ آگے بڑھ کر اسے بے تحاشہ مارتی جارہی تھی۔

"تم جانتے تھے۔۔تم نے مجھ سے چھپایا تھا۔تم نے مجھے اندھیرے میں رکھا۔ میں نے تم سے محبت کی ہے اور تم نے مجھے اندھیرے میں رکھا۔میں بلکتی رہی بابا کے لیے اور تم نے میرا مزاق اڑایا۔ تم نے میری بکھری ذات کا مزاق بنایا ہے، یاسر۔۔"وہ اس پر چلائی تھی۔مارتے مارتے اسکی کلائیاں دکھنے لگی تھیں۔اسکی مزاحمت ہلکی ہوگئی۔ہچکیاں بلند ہوگئیں۔اب وہ اسکے سینے پر سر ٹکائے رورہی تھی۔وہ دونوں ہاتھ پہلوؤں میں گرائے چپ چاپ کھڑا رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیوں آئے ہو تم۔میرا مزاق بنانے۔۔میری ذلت کا تماشہ دیکھنے۔۔؟ مجھے رسوا کرنے۔۔کیوں آئے۔۔؟" وہ اب بھی اسکے سینے سے پیشانی ٹکائے روتی جارہی تھی۔وہ چپ رہا۔گلے میں گلٹی سی ابھری۔آسمان سے بارش برستی رہی۔ہر جانب جل تھل سا ہورہا تھا۔

"نفرت کرتی ہوں میں تم سے۔۔اتنی نفرت کرتی ہوں کہ تمہیں بتا نہیں سکتی۔ تم سے۔۔چیف حنیفہ سے۔۔اپنی ماں سے۔۔ایجنسی سے۔۔ایکٹریس ہونے سے۔۔واجد سے۔۔اس دنیا سے۔۔سب

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سے۔۔"آواز اب ہلکی ہوگئ تھی۔ہچکیاں سمٹ گئ تھیں۔وہ اسکے سینے پر اب بالکل خاموشی سے سر ٹکائے ہوئے تھی۔پھر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔یاسر نے اسے گردن جھکا کر دیکھا تھا۔

"سب کہتے ہیں تم سے دور ہوجاؤں۔۔اور ایک میں ہوں۔۔کہ مجھے تم سے ہر دفعہ محبت ہوجاتی ہے۔میں کیا کروں۔۔؟" آنکھیں بے حد گیلی تھیں۔آواز رندھی ہوئ تھی۔وہ اسے نرمی سے دیکھتا رہا۔

"بابا کے لیے ساری زندگی تڑپتی رہی میں۔وہ آج آئے اور اپنا رشتہ مجھ سے جوڑ لیا۔میں ہی کیوں ہمیشہ محبتوں کے لیے ترسوں۔۔؟ میں نے کیا گناہ کیا ہے، گارڈ۔۔؟ میں جن سے محبت کرتی ہوں وہ مجھ سے جواباً اتنی محبت کیوں نہیں کرتے؟ کیا میں محبت کے قابل نہیں ہوں۔۔؟" یاسر نے اسے جواب نہیں دیا۔وہ اس سے دور ہوگئ تھی۔پھر اسے تنفر سے دیکھا۔۔اور پلٹ گئ۔

"چلے جاؤ۔۔تمہاری ماں مجھے پھر سے کہیں گی کہ میرا بیٹا تمہاری وجہ سے اس حالت میں پہنچ گیا ہے۔"لیکن وہ اسکے پیچھے بڑھ رہا تھا۔اب وہ اس برستی بارش میں قدم ملا کر اسکے ساتھ چل رہا تھا۔

"میں چیف سے کوئ رشتہ نہیں رکھنا چاہتی۔میں انہیں کبھی معاف نہیں کرونگی۔" آنسو پھر سے جمع ہونے لگے تھے۔وہ اسکے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔

"میں نے بھی اپنے بابا کو کئ سالوں تک معاف نہیں کیا تھا۔پھر ایک دن۔۔وہ مرگئے۔۔"آسمان سے کچھ ٹوٹ کر پوری قوت سے زمین پر آگرا تھا۔وہ ٹھہر گئ تھی۔اسے چہرہ پھیر کر دیکھا۔اسکی آنکھوں میں اک گہرا دکھ ہلکورے لے رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا تم چاہتی ہو تمہارے بابا بھی مر جائیں۔۔؟"

"نہیں۔!"اس نے تڑپ کر اسے روکا تھا۔

"اگر تم ایسا نہیں چاہتیں تو انہیں معاف کردو۔۔وہ بہت سالوں سے اذیت میں ہیں۔ان کی اذیت تمہاری تکلیف سے کہیں زیادہ تھی۔انہیں معاف کردو۔۔میں ان کی اذیت کا گواہ ہوں۔۔"وہ اسے بالکل چپ چاپ دیکھتی رہی۔

"انہوں نے مجھے چھوڑ دیا تھا۔میں بھوک کی شدت سے بلک بلک کر بڑی ہوئی ہوں۔۔"

اسکی آواز کانپی تھی۔۔رگوں میں جلن سی ابھری۔۔

"انہیں معاف کردو۔۔وہ اپنی سزا کاٹ چکے ہیں۔"اور وہ اسے دیکھتی رہی۔۔دیکھتی رہی۔۔یہاں تک کہ بوچھاڑ تھم گئی۔پھر اس نے محسوس کیا کہ یاسر نے اسے کلائی سے تھام کر اپنے ساتھ آگے بڑھایا ہے۔وہ اب اسے لیے آگے بڑھ رہا ہے اور وہ ہمیشہ کی طرح کسی ان دیکھی قوت کے تحت بڑھتی جارہی ہے۔وہ اب اسے نچلے فلور کے خفیہ دروازے سے اندر لیے داخل ہورہا تھا۔ وہاں چیف حنیفہ، چیف سلمان، ساحر، شیر اور زار موجود تھے۔ساتھ ہی پریشان سا ارمان بھی کھڑا تھا۔اس نے اسے کلائی سے پکڑ کر حنیفہ کی جانب دھکیلا۔۔

اس نے کہا تھا وہ اسے لے آئے گا۔۔اور وہ اسے لے آیا تھا۔۔

"یہ رہی آپکی امانت، چیف۔"اس کی آواز پیچھے سے ابھری تھی۔سیلینہ اور حنیفہ ایک دوسرے کو تکتے رہے۔وہ دونوں ایک جیسے تھے۔نرم، معصوم، ایک دوسرے سے بے تحاشہ محبت کرنے

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

والے۔۔اور پھر۔۔ہیلز کے ساتھ۔۔وہ ان سفید ٹائیلز پر بھاگ کر۔۔حنیفہ کی جانب بڑھی تھی۔وہ رو رہی تھی۔۔وہ ان سے آلگی تھی۔سلمان نے سکون کا سانس خارج کر کے شکر گزاری سے چھت کی جانب دیکھا تھا۔ارمان نے سکون سے آنکھیں بند کر کے کھولی تھیں۔۔پیچھے وہ اب تک نرمی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔اسے یکدم ہی بابا کی وہ گرم سی آغوش یاد آئی تھی۔۔حنیفہ اب سیلینہ کا ماتھا اسکے رخسار چوم رہے تھے۔وہ دونوں بے تحاشہ رورہے تھے۔

اس نے رخ موڑ لیا۔۔ساتھ ساحر کو بھی اشارہ کیا۔۔وہ اسکے ساتھ باہر نکل آیا تھا۔

"واجد حسن کہاں ہے۔۔؟"

"اپنے گھر۔۔"اس نے سرہلایا اور آگے بڑھ آیا۔چہرہ اب پتھر کی مانند سخت تھا۔۔اور آنکھوں میں کاٹ سی تھی۔اس نے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔۔

"کہاں جارہے ہو۔۔؟"ساحر نے پوچھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کچھ حساب نکلتے ہیں اسکی جانب۔۔"

اور کار کی جانب بڑھ گیا۔آج واجد کی موت تھی اسکے ہاتھوں۔زخمی گارڈز کو کبھی نہیں اکسانا چاہیے۔انکے طاقتور بازو جبڑے سے دانت الگ کردیتے ہیں۔اور وہ واقعتاً آج اسکے دانت توڑ کر جبڑے سے علیحدہ کرنے والا تھا۔۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

واجد اپنے پی اے کو ہدایات دیتا، ہشاش بشاش سا راہداری عبور کررہا تھا۔پھر چکر دار زینوں پر قدم دھرتا اوپر کی جانب بڑھنے لگا۔وہ کچھ لمحات پہلے ہی گھر آیا تھا۔زینے چڑھتے اس نے لمحے بھر کو ٹھہر کر کچھ محسوس کیا۔

اسکا بیٹا۔۔ازلان۔۔اس کے اوپر کی جانب بڑھتے قدم اپنی ہی جگہ ساکت ہوگئے تھے۔

"سکینہ۔۔ازلان کہاں ہے۔۔؟" سکینہ جو لاؤنج میں موجود فرنیچر کی تبدیلی دیکھ رہی تھی، چونک سی گی۔پھر اسکی جانب چلی آئی۔آنکھوں میں گہری نا سمجھی بھی تھی۔

"ماریہ میڈم لے گئیں ازلان بابا کو تو۔۔انہوں نے مجھے کہا کہ وہ آپکو بتا چکی ہیں۔"اس نے کوفت سے اف آنکھیں بند کی تھیں۔پھر بیزاریت سے ہاتھ جھلا کر اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ مؤدب سی پلٹ گی۔اس نے موبائل نگاہوں کے سامنے کیا اور پھر کسی کا نمبر ملاتا اوپر بڑھنے لگا۔بشاش سا تاثر اب کہ سمٹ گیا تھا۔اسے اب غصہ آرہا تھا۔اسٹڈی تک آکر اس نے سوٹ کیس ایک جانب صوفے پر پھینکا اور بالوں میں بے چینی سے انگلیاں چلاتا وہیں ایستادہ رہا۔پھر موبائل کان سے ہٹا کر اسے بھی صوفے پر پٹخا۔ماریہ یقیناً اسکا فون نہیں اٹھا رہی تھی۔اسے اب ماریہ سے بات کرنی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بھی نہیں تھی۔وہ اب سیدھا اپنے وکیل سے بات کرنے والا تھا۔اسے اپنا بیٹا کسی بھی صورت واپس چاہیے تھا۔

کچھ پل بعد وہ فریش ہو کر اسٹڈی کے درمیانی ٹیبل کی جانب چلا آیا تھا۔ اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا۔۔سیلینہ کی ایک بھی کال موجود نہیں تھی۔اسے حیرت ہوئی۔اب تک تو اسے کوئی نہ کوئی جارحانہ سا ردعمل دے دینا چاہیے تھا۔لیکن وہ عجیب طرح سے خاموش تھی۔اسے اب اسکی خاموشی چبھ رہی تھی۔

اسی پل کوئی فرنیچر کی تبدیلی کے ساتھ ہی اسکے گھر میں داخل ہوا تھا۔سیکیورٹی گارڈ نے اسے پوچھ گچھ کے لیے روکا تو جانے اس نے کیا کہہ کر اسے پیچھے ہٹنے پر مجبور کردیا۔پھر وہ بنا تاثر کے چہرہ لیے آگے بڑھتا گیا۔مصروف سے ملازمین میں سے کسی ایک کو روک کر اسکے بارے میں پوچھا۔سیکیورٹی کے بعد کسی نے بھی اس سے پوچھ گچھ نہیں کی تھی۔ملازمین کاموں میں خاصے مصروف تھے۔کوئی بھی اسکی جانب متوجہ نہیں تھا۔وہ آگے بڑھ آیا۔پھر بنا رکے زینے چڑھتا گیا۔ لب اب تک سفید تھے۔ماتھے پر موجود پٹی جانے کہاں بہہ گئ تھی۔اسکے ابرو کے پاس اب ایک چھوٹا سا کٹ نظر آرہا تھا۔وہ اوپر چڑھنے لگا۔پھر اس نے اسٹڈی کا دروازہ دھکیلا اور اندر چلا آیا۔ واجد نے دروازہ کھلنے کی آواز پر محض سر اٹھا کر دیکھا تھا لیکن پھر وہ سر نہیں جھکا سکا۔وہ اسے اس سمے، یہاں دیکھنے کی توقع نہیں کررہا تھا۔یاسر آگے بڑھ آیا۔آس پاس نگاہ گھمائ۔ایک گول سی لمبی باسکٹ میں ہاکی اسٹکس رکھی تھیں۔اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک اسٹک اٹھائ اور پھر ایک نظر ساکت ہوئے واجد پر ڈالی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم۔۔تم اندر کیسے آئے۔۔؟"

اس نے جواب نہیں دیا۔آگے بڑھ کر اسٹک پوری قوت سے اسکے جبڑے پر ماری تھی۔کمرہ انسانی چیخ سے گونج اٹھا۔وہ کرسی سے لڑھک کر بری طرح زمین پر جاگرا تھا۔وہ انہی خاموش نقوش کے ساتھ اب اسے گریبان سے گھسیٹ کر سیدھا کررہا تھا۔پھر اسٹک ایک جانب پھینک دی اور اسے پوری قوت سے جبڑے پر سخت سا مکا مارا۔۔پنچ اتنا ہولناک تھا کہ واجد کو اپنی روح پرواز ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔اسکا منہ خون سے بھر گیا تھا۔وہ اٹھا اور اسے بھی اپنے ساتھ اٹھایا۔۔واجد لڑکھڑا رہا تھا۔اس نے اسے اگلے ہی پل دیوار میں دے مارا تھا۔

واجد دیوار سے ٹکرا کرزمین پر آگرا تھا۔یاسر بھی جھکا۔۔اسکا زخم کھل گیا تھا۔سفید ڈریس شرٹ پر خون ابھرنے لگا۔اس نے زخم پر ہاتھ رکھا۔رگوں میں سوئیاں چبھنے جیسی تکلیف ہونے لگی تھی۔واجد اب کراہ رہا تھا۔اسکی شکل بگڑ چکی تھی اور حالت غیر ہورہی تھی۔وہ سیدھا ہوا اور پھر اسے گریبان سے جکڑا۔۔اسکی آنکھوں میں اپنی سرمئی سپاٹ آنکھیں گاڑیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"صرف ایک دفعہ پوچھونگا۔۔"واجد اب گہرے گہرے سانس لیتا اسے بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔

"اس رات۔۔ایجنسی میں تم تھے۔۔؟یا پھر سیلینہ پر حملہ کرنے والا۔۔کیا وہ تم تھے۔۔؟"

واجد کی آنکھوں میں ناسمجھی سی اتری۔یاسر نے اسکا پھٹا ہونٹ دبایا تو وہ بلبلایا۔۔

"بتارہا ہوں۔۔خدا کے لیے۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بتاؤ۔۔کیا ان سب کے پیچھے تم ہو۔۔؟"

"نہیں۔۔ میں نہیں ہوں۔مجھے صرف سیلینہ چاہیے۔"وہ ایک پل کو بالکل ٹھہر کر اسے دیکھ رہا تھا۔وہ جھوٹ نہیں بول رہا تھا۔اسکا انداز جھوٹ بولنے والا نہیں تھا۔اس نے اسکے بالوں کو جکڑ کر چہرہ اونچا کیا تو وہ چیخا۔۔درد بے تحاشہ ہونے لگا تھا۔

"کیا معید حسن تمہارا بھائی ہے۔۔؟"

"ہاں۔۔سوتیلا بھائی ہے۔۔"

"کیسا تعلق ہے اسکا تمہارے ساتھ۔۔؟"

"ہم دونوں۔۔ایک دوسرے کو شدید ناپسند کرتے ہیں۔"

"اسکی ذہنی حالت کیسی ہے۔۔؟" اور اب کہ وہ چونکا تھا۔آنکھیں پوری کھول کر اسے دیکھا۔یاسر نے اسکا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر دیوار سے سر لگایا تھا۔اسکے منہ سے غرغر کی آوازیں آنے لگیں۔ زخمی لب اور جبڑے اب کہ درد سے پھٹنے کے قریب تھے۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"وہ۔۔وہ سائیکاٹرسٹ ہے۔۔اسکی ذہنی حالت ٹھیک ہی ہو گی۔"

"کیا اسے او سی ڈی لاحق ہے۔۔؟"واجد کے مزاحمت کرتے ہاتھ پیر رک گئے تھے۔یاسر نے اسکی بے ساختہ ساکت ہوتی مزاحمت کو بغور دیکھا تھا۔

"ن۔۔نہیں۔۔اسے او سی ڈی نہیں ہے۔۔"

"کیا تمہارے خاندان میں کسی اور کو او سی ڈی لاحق ہے۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ن۔۔نہیں۔۔"کچھ دیر اسے ٹھوڑی سے جکڑے رہنے کے بعد وہ اسے جھٹکا دیتا اٹھ گیا تھا۔اسکا تو منہ ہی ٹیڑھا ہوگیا تھا۔وہ اب درد کرتے منہ کو بمشکل جگہ پر لانے کی کوشش کررہا تھا۔یہ تو طے تھا کہ وہ اگلے کئ دنوں تک کچھ ڈھنگ سے کھا نہیں سکے گا۔وہ جب بھی کھائے گا اسے یاسر یاد آئے گا۔

"یہ اس لیے تھا کیونکہ تم نے اسے اس ساری ذلت میں بغیر اسکی اجازت کے گھسیٹا تھا۔آئندہ اگر تم نے اپنے گٹر جیسے منہ سے، اسکا نام لینے کی کوشش بھی کی۔۔تو میں تمہارے سارے دانت پلاس سے اکھاڑ کر نکالونگا، واجد۔اور تم مجھے ابھی جانتے نہیں ہو۔کیونکہ میں ایسا ہی کرونگا۔"وہ پلٹنے ہی لگا تھا کہ ٹھہر گیا۔۔

"وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔ہمیشہ سے پسند کرتی تھی وہ مجھے۔۔کبھی مجھ سے پیچھے نہیں ہٹ سکتی۔ وہ بس غلط فہمی کا شکار ہے۔مجھے۔۔مجھے پتہ ہے وہ میرے پاس لوٹ کر ضرور آئے گی۔"واجد کی لڑکھڑاتی آواز پر وہ ٹھہرا رہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ تم سے محبت نہیں کرتی۔"ہلکا سا کہا۔۔واجد نے چونک کر چہرہ اٹھایا تھا۔پھر چبھتی آنکھوں سے اسکی پشت دیکھی۔۔

"اچھا۔۔!پھر کس سے محبت کرتی ہے وہ۔۔؟" انداز مضحکہ خیز تھا۔وہ آہستہ سے پلٹا تھا۔پھر آگے بڑھ کر اسکے پیٹ پر زور دار لات ماری۔وہ کراہ کر زمین پر لوٹنے لگا تھا۔ایک زہر آلود نگاہ اس پر ڈالی اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔اسکا فون مسلسل بج رہا تھا۔زینوں سے اترتے ہوئے، اس نے فون کان سے لگایا۔ارمان کی فکر مند سی آواز ابھری تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کہاں ہو تم؟ زخمی ہو۔۔فوراً واپس آؤ۔۔"

"میں اپنے اپارٹمنٹ جارہا ہوں۔"

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔میں سب کو اپنے گھر لے آیا ہوں۔تمہیں کیئر کی ضرورت ہے۔اسی لیے شرافت سے یہاں آجاؤ۔۔"

"ارمان میں اپنا خیال رکھ سکتا ہوں۔"

"ابے۔۔"لیکن وہ اسکا فون رکھ چکا تھا۔پھر اپنی کار کی جانب بڑھ آیا۔ارمان کے گھر کا لاؤنج اس سمے روشن تھا۔حنیفہ اور سیلینہ ایک صوفے پر براجمان تھے۔دادا ان کے مقابل بیٹھے تھے۔سائرہ دوسرے صوفے پر بیٹھی تھی اور چیف سلمان دلچسپی سے سردار کی کوئی بات سن رہے تھے۔

"بابا وہ نہیں آرہا۔۔"ارمان نے آکر یکدم کہا تو سب چونکے۔یکبارگی گردنیں اسکی جانب گھومیں۔ اس نے 'بابا' کس کو کہا تھا۔۔؟ سلمان اور اس نے یکدم ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ پھر حنیفہ ہنس دیے۔سوالیہ نگاہوں کا جواب دینے کا وقت آگیا تھا۔

www.urdunovelbank.com

"یہ جو سینئر چیف ہیں نا ایجنسی کے۔۔یہ اس ہینڈسم جاسوس کے والدِ محترم ہیں۔۔!" سیلینہ اور سائرہ کا منہ

کھل گیا تھا۔باقی سب اس انکشاف کا اثر لیے بغیر براجمان رہے۔انہیں اس بات کا علم تھا۔یہاں تک کہ سردار کو بھی۔۔

"کیا۔۔!"سائرہ نے سب سے پہلے ٹانگ سے ٹانگ ہٹائی تھی۔اسکے متجب نقوش قابلِ دید تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جی ہاں۔۔ایجنسی میں کسی کو نہیں معلوم۔ارمان کو اکثر ایجنسی کے کیسس پر کام کرنا پڑتا ہے۔ ایسے میں اسے سلمان سے بطور ڈٹیکٹو بات کرنی ہوتی ہے۔اگر ان دونوں کا تعلق واضح کردیا جائے تو سب سمجھیں گے کہ باپ اپنے بیٹے کو بلاوجہ فیورز دیتا رہتا ہے۔اس تعلق کو فارمل رکھنے کے لیے ہی ایسا کیا گیا ہے۔اب ارمان جب بھی ایجنسی آتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وہ میرا، یعنی چیف حنیفہ کا دور کا جاننے والا ہے۔"ان کے مسکرا کر کہنے پر ارمان ہنس دیا۔

پھر حنیفہ کے برابر آ بیٹھا۔اک محظوظ سی نگاہ حیران بیٹھی سائرہ پر ڈالی۔

"دادا۔۔آپ بھی جانتے تھے۔۔؟" سیلینہ کا حیران سا استفسار ابھرا تو سردار اداسی سے مسکرائے۔ باری باری حنیفہ اور سلمان پر نگاہ ڈالی۔

"یہ دونوں میرے اکلوتے بیٹے کے دوست تھے۔میں انہیں کیسے نہیں جان سکتا تھا۔۔؟" سیلینہ نے مسکرا کر حنیفہ کی جانب دیکھا تھا۔اسکی آنکھیں، رخسار اور ناک رونے کے باعث گلابی سے ہورہے تھے۔لیکن پھر بھی اسکی مسکراہٹ میں آسودگی سی تھی۔ایسی آسودگی جو کسی شے کی طویل تلاش کے بعد انسان کو میسر آئی ہو۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ویسے ایسا کرنے کے لیے بھی مجھے بابا نے ہی کہا تھا۔کتنے سنگدل ہیں یہ۔انہی کے مشورے پر میں نے کسی کو ہسپتال کے باہر پروپوز کردیا اور وہ اب مجھے شریف ماننے پر راضی نہیں ہے۔" ارمان نے کمال معصومیت سے کہا تھا۔اس بار سب چونکے تھے۔سوائے سائرہ کے۔ اس نے بس جزبز ہو کر پہلو بدلا تھا۔سلمان سیدھے ہو بیٹھے۔

"کس کو پروپوز کردیا تم نے۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" بس کیا ہے کسی کو۔"

"تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آؤگے نا۔۔؟" ان کی آواز تنبیہہ سی تھی۔اس نے اثر لیے بغیر ڈھیٹوں کی طرح کندھے اچکائے۔جیسے وہ یہاں مجبور تھا۔سردار کو اسکی شرارت کا علم تھا اسی لیے مسکراہٹ چھپانے کے لیے انہوں نے چہرہ پورا جھکا لیا تھا۔ارمان نے انکے جھکے سر کو دیکھا لبوں پر اڈتی مسکراہٹ دبائی۔لیکن حنیفہ کی اگلی بات پر اس نے اک گہرا سانس لیا تھا۔

"یاسر کہاں ہے۔۔؟"

"وہ نہیں آرہا۔وہ کہہ رہا ہے کہ میں اپنا خیال خود رکھ سکتا ہوں اسی لیے میں اپنے اپارٹمنٹ جارہا ہوں۔ویسے میرا خیال ہے کہ وہ واقعی اپنا خیال رکھ سکتا ہے اسی لیے اسے اسکے حال پر چھوڑ دیا جائے۔"لیکن سلمان نے جیسے اسکا تجزیہ سنا ہی نہیں تھا۔وہ اب "یہ لڑکا پاگل ہے بالکل" کہہ کر موبائل ہاتھ میں لیے، اسکا نمبر ڈائل کرتے لاونج سے اٹھ رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سیلینہ کے چہرے پر فکر سی چمکی تھی۔حنیفہ سے توجہ بھٹکی تو یاسر کا سفید مضمحل سا چہرہ نگاہوں کے سامنے آیا۔کتنا مارا تھا اس نے اسے! وہ بیمار تھا یار۔۔!وہ زخمی تھا۔اس نے کراہ کر اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرایا تو سب چونکے۔

"کیا ہوا۔۔؟"

"میں نے یاسر کو بہت مارا ہے۔۔"منمناتی سی آواز سب نے بخوبی سنی تھی۔حنیفہ اور سردار کے چہروں پر ناسمجھی سے ابھری۔جبکہ ارمان نے مسکراہٹ دبا کر کمال مہارت سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

"اسے مارا ہے۔۔؟ مطلب۔۔؟ کیسے مارا ہے۔۔؟ تمہیں لگتا ہے تم اسے مار سکتی ہو۔؟ وہ بھی اس جسامت کے ساتھ۔؟"حنیفہ واقعتا جاننا چاہتے تھے۔ارمان کا قہقہہ بہت بے ساختہ تھا۔سیلینہ نے چہرہ اٹھایا۔وہ اپ سیٹ لگ رہی تھی۔

" میں نے اسے واقعی مارا ہے، بابا۔۔"

"اچھا مارا کیوں ہے۔۔؟" حنیفہ کو اسکی بات پر یقین نہیں آیا تو دوسرا سوال کیا۔اس نے گلابی چہرے کے ساتھ سائرہ کی جانب دیکھا تھا جو نگاہوں میں اسے کچھ بھی نہ کہنے سے باز رہنے کی تنبیہہ کررہی تھی۔اس نے تھوک نگلا۔سب اسے ہی دیکھ رہے تھے۔اب پہلو تہی کرنے کا کوئ جواز نہیں تھا اسکے پاس۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ جانتا تھا کہ آپ میرے بابا ہیں۔اور اس نے مجھ سے یہ چھپایا تھا۔مجھے اس پر بہت غصہ تھا اسی لیے میں نے ایسے ری ایکٹ کیا۔"اسکے جواب پر حنیفہ نے اک ٹھنڈی سی سانس لی تھی۔

"اسے ایسا کرنے کے لیے میں نے ہی کہا تھا بیٹا۔وہ تو ہمیشہ سے چاہتا تھا کہ میں تمہارے اور اپنے تعلق کو تمام لوگوں کے سامنے تسلیم کرلوں۔ہمارے درمیان اس موضوع پر بہت دفعہ تلخ کلامی بھی ہوچکی ہے۔اس نے یہ سب صرف میرے کہنے پر کیا تھا۔"اور حنیفہ کی بات سن کر اسے پھر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سے شرمندگی ہوئی تھی۔خود کو شدید کوسا بھی۔۔اگر جو وہ اسکی بات ڈھنگ سے سن لیتی تو ایسے کسی واقعے کی نوبت ہرگز نہ آتی۔اف سیلینہ تم اتنی بیوقوف کیوں ہو؟

"ویسے مجھے شدید اختلاف ہے کہ آپکی'مار' سے اسے کوئی نقصان پہنچا ہوگا۔"ارمان کی جانب سے مسکراتا سا تبصرہ ابھرا تو سردار ہنس دیے۔لیکن ان کے چہرے سے ہی عیاں تھا کہ وہ یاسر کے لیے پریشان تھے۔

"بالکل بیٹا۔کچھ نہیں ہوا ہوگا اسے۔"اسی پہر سلمان واپس آئے تو سب نے سوالیہ نگاہوں سے انکی جانب دیکھا۔وہ اب موبائل سینٹرل ٹیبل پر رکھتے، صوفے پر بیٹھ رہے تھے۔

"آرہا ہے۔"یکدم ہی سب نے سکون سا سانس لیا۔کم از کم وہ کسی کی تو بات مانتا تھا۔

"کیسے منایا اسے۔۔؟"دادا نے پوچھا تھا۔

"بس کہا کہ آجاؤ۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اور وہ مان گیا۔۔؟" استفسار اب کہ سیلینہ کی جانب سے تھا۔

"بالکل۔۔"

"ہاں۔۔جس انداز سے تم نے کہا ہوگا کہ آجاؤ۔۔وہ انداز چیخ چیخ کر یہی کہہ رہا ہوگا کہ اگر تم نہ آئے تو تم جانتے ہو کہ پھر سلمان تمہارا کیا حال کرے گا۔"حنیفہ کی جانب سے وضاحتی جملہ ابھرا تو سب ہنس دیے۔سلمان ہلکا سا مسکرائے تھے۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"چلو حنیفہ۔۔میری کوئی بیٹی نہیں ہے اور جب تک اس شگوفے کی شادی نہیں ہوتی اس گھر میں کوئی لڑکی بھی نہیں آنی۔اب کم از کم تمہارے گھر کی رونق ہمارے برآمدے میں بھی پڑتی رہے گی۔"وہ نرمی سے مسکرائے تو سیلینہ چونکی۔

"بالکل۔یہ آپکی بھی بیٹی ہے۔"

"تمہارے ساتھ میں نے بھی اسکی کمی محسوس کی ہے۔تم مانو یا نہ مانو۔۔سیلینہ میری بیٹی ہے۔"

سب ان کی بات پر ہنس دیے تھے۔حنیفہ نے اسکے چہرے پر ابھرے سوالیہ سے تاثرات دیکھے تو گہرا سانس لیا۔

"ہم دونوں دوست ایک دیوار پر رہتے ہیں، بچے۔یہ ساتھ والا جو بنگلہ ہے۔یہ ہمارا گھر ہے۔"حنیفہ نے اسے مہربان لہجے میں بتایا تو وہ چند پل بھیگی آنکھوں سے انہیں دیکھتی رہی۔گھر۔۔اسکا اپنا گھر۔۔جس میں محض محبت اور اپنائیت اسکا انتظار کررہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ ساتھ والا بنگلہ، انکل۔۔؟" سائرہ نے پوچھا تو انہوں نے سر ہلایا۔ارمان کی نگاہ بے ساختہ ہی اسکی جانب اٹھی تھی۔پھر کچھ سمجھ کر وہ جیسے ہلکا سا مسکرایا۔کچھ پل بعد وہ جانے کے لیے اٹھی تو سب نے اسکی جانب دیکھا۔

"سوری۔۔لیکن مجھے اب گھر جانا چاہیے۔میں کام ادھورا چھوڑ کر آئی تھی اور اب رات بھی خاصی ہوچکی ہے۔"اس نے اجازت لینے کے انداز میں کہا تو سلمان بول اٹھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بیٹے ایسے رات میں اکیلے کیسے جاؤگی۔۔ارمان۔۔انہیں گھر چھوڑ کر آؤ۔۔پہلے ہی حالات ٹھیک نہیں چل رہے۔"ارمان مؤدب سا اٹھ کھڑا ہوا۔ساتھ ہی جینز کی جیب سے چابی نکالی۔سیلینہ اسے چھوڑنے کے لیے دروازے تک آئی تھی۔پھر اسے زور سے گلے لگایا۔سائرہ کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔

"اتنے دنوں بعد تمہیں خوش دیکھا ہے۔اف مجھے اتنا رونا کیوں آرہا ہے۔"اس نے علیحدہ ہو کر آنکھیں رگڑیں تو وہ ہنس دی۔

"کل گھر آنا، سائرہ۔۔میں تم سے اپنی ہر خوشی شئیر کرنا چاہتی ہوں۔"اس نے مسکرا کر نم آنکھوں سے سر ہلایا تھا۔

"تمہیں سیدھا کرنا ہے کل۔کتنا پریشان ہوئی تھی میں تمہارے لیے۔مجھے لگا تھا میں نے تمہیں کھودیا ہے۔پاگل لڑکی۔کل آؤنگی۔انکل سے بھی میرا پراپر تعارف کروانا ہے۔انکی بیٹی کی اکلوتی دوست ہوں میں۔انہیں میرے متعلق معلوم ہونا چاہیے۔"سیلینہ نے مسکرا کر تیزی سے سر ہلایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں بھی ان کے ساتھ اپنی ہر خوشی شئیر کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ کچھ بھی شئیر کرنے پر راضی نہیں ہیں۔"پیچھے سے ارمان کی ہانک ابھری تو وہ دونوں اسکی جانب پلٹیں۔سیلینہ نے ان دونوں کو باری باری دیکھا۔پھر اسے یونہی ایک شک سا گزرا۔بغور ارمان کا چہرہ دیکھا۔

"کہیں ہاسپٹل کے باہر آپ نے اسے تو پروپوز نہیں کیا تھا۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"واہ۔۔کتنی سمجھدار ہیں آپ۔ایسے ہی سب کہتے رہتے ہیں کہ آپ میں عقل نہیں۔"

"ارمان آپ چپ رہیں۔"سائرہ نے اسے خونخوار نگاہوں سے گھور کر تنبیہہ کی تھی۔آہ۔۔کاش کہ وہ ڈر جاتا۔

"اسے چھوڑیں۔۔آپ مجھے بتائیں۔۔"سیلینہ جلدی سے اسکی جانب پلٹی تھی۔

"بتانا کیا ہے۔۔میں آپکی دوست کو پسند کرتا ہوں۔ان سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔بس۔!"

"بس۔۔؟" سائرہ کو اس کے 'بس' پر شدید حیرت ہوئی تھی۔

"کیا کچھ اور بھی کہنے کی اجازت ہے مجھے۔۔؟" شرارت سے کہا تو سیلینہ کو ہنسی آگئی۔سائرہ کا چہرہ دیکھ کر فی الحال کسی کو بھی ہنس آسکتی تھی۔

"میں جارہی ہوں۔۔"وہ تیزی سے پلٹی تو ارمان کو اسکے پیچھے بھاگنا ہی پڑا۔سیلینہ ان دونوں کو مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔پھر سر جھٹک کر اندر چلی آئی۔وہ اب کار کا دروازہ اپنے پیچھے تقریبا دھاڑ سے مار کر اندر بیٹھی تھی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

اسکے ساتھ بیٹھے ارمان نے ڈر کر اسے دیکھا۔

"اتنا غصہ۔۔!"

"آپ چپ رہیں۔یہ کیا طریقہ ہے۔۔؟"

"آپکو طریقے سے مسئلہ ہے۔۔؟ اگر محض طریقے سے مسئلہ ہے تو میں اسے تبدیل کرسکتا ہوں۔"

"مجھے آپکے طریقے اور مطالبے دونوں سے مسئلہ ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مطالبے سے کیوں۔۔؟" آنکھوں میں ڈھیروں معصومیت لیے کہا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گئ۔

"آپ اور سیلینہ ایک دیوار کے فاصلے پر رہیں گی۔کیا یہ ہر پکی سہیلی کا خواب نہیں ہوتا۔"وہ چپ سی ہو کر اسے دیکھنے لگی تھی۔وہ اب کار اسٹارٹ کررہا تھا۔پھر کالونی کی سڑک پار کرنے کے بعد اسے دیکھا۔وہ اسے خاموش لگ رہی تھی۔وہ پہلی دفعہ سنجیدہ ہوا تھا۔

"کیا آپکو۔۔میرا ایسے پروپوز کرنا واقعی برا لگا ہے۔۔؟"

وہ کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی۔پھر اسکی جانب چہرہ پھیر کر دیکھا۔وہ اب چہرے پر نرمی بھری سنجیدگی لیے ڈرائیو کررہا تھا۔

"آئی ایم سوری۔"آہستہ سے کہا تھا۔وہ اسے دیکھتی رہی۔

"مجھے نہیں پتہ تھا آپ غیر آرام دہ ہورہی ہیں۔میں۔۔مزاق سمجھ کر آپکو تنگ کرتا رہا۔"اب کہ وہ بالکل نرمی سے ہلکی آواز میں کہہ رہا تھا۔لہجے میں شرمندگی تھی۔کان بھی ہلکے سے سرخ محسوس ہورہے تھے۔وہ اس سارے عرصے میں پہلی دفعہ اداسی سے مسکرائ تھی۔جونہی ارمان نے اسکی جانب چہرہ پھیرا تو چپ ہوا۔

"میں آپکو آئندہ تنگ نہیں کرونگا۔"

"میں آپ سے شادی نہیں کرسکتی، ارمان۔"اس نے کہا تو وہ چونکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا میں وجہ جان سکتا ہوں۔۔؟" کار میں خاموشی سی چھا گئی تھی۔وہ اب سامنے دیکھ رہی تھی۔ گھر آنے تک اس نے کوئی بات نہیں کی۔نہ ہی ارمان نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی۔گھر کے باہر کار رکی۔وہ اگلا دروازہ کھول کر باہر نکلی۔پھر کھڑکی پر جھکی اور ہلکا سا مسکرائی۔

"کیا آپ میرے گھر نہیں آئیں گے۔۔؟"وہ حیران ہوا تھا۔"مجھے آپکو کچھ دکھانا ہے۔بلکہ کسی سے ملوانا ہے۔"وہ کار کا دروازہ کھولتا باہر نکل آیا تھا۔پھر اسکے ساتھ ہی گھر کا کتھئ گیٹ پار کیا۔چھوٹا سا تراشیدہ باغیچہ نگاہوں کے سامنے آیا۔گھر چھوٹا لیکن سنورا ہوا تھا۔وہ آس پاس دیکھتا اسکے پیچھے اندر کی جانب بڑھ رہا تھا۔درمیانی لاؤنج اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔سائرہ نے بتیاں روشن کرنے کا تکلف بھی نہیں کیا تھا۔وہ آگے بڑھ کر اب راہداری میں موجود اک کمرے کا دروازہ کھول رہی تھی۔ارمان اس سے چند قدم پیچھے ہی ٹھہر گیا تھا۔اسے اک عجیب سا احساس ہوا تھا۔

کمرے کا دروازہ کھولا جاچکا تھا۔اندر سے دوائیوں، مریض اور ڈرپس کی ناگوار بو چند قدم کے فاصلے تک آرہی تھی۔وہ آگے بڑھ آیا۔اسکے قدم بھاری تھے۔حلق خشک تھا۔کمرہ کشادہ تھا۔ درمیان میں اک اسپیشل بیڈ رکھا ہوا تھا اور آس پاس مشینیں اور دوائیوں کا ہجوم تھا۔ان سب کے درمیان میں وہ ڈھانچہ نما وجود موجود تھا۔وہ وجود ساکت تھا۔آکسیجن ماسک اور ہاتھ میں نالیاں لگی تھیں۔اس نے سائرہ کی جانب دیکھا۔وہ اب مسکرا کر سسٹر سے کچھ پوچھ رہی تھی۔اگلے ہی پل وہ باہر کی جانب بڑھی تو سائرہ اسکی جانب پلٹی۔۔وہ اب تک ساکت سا دروازے میں ہی ایستادہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ میری ماں ہیں۔صوفیہ۔۔پچھلے سات سالوں سے کومہ میں ہیں۔"پھر اس خاتون کی جانب دیکھا۔ان کے بال سفید لیکن گھنے اور لمبے تھے۔لباس صاف ستھرا تھا اور انہیں بھرپور دیکھ بال میں رکھا گیا تھا۔آنکھیں بند تھیں اور چہرہ حد درجہ زرد تھا۔سائرہ اب جھک کر ان کا سوئیوں سے آزاد ہاتھ چھو رہی تھی۔

"ماما۔۔کوئی ملنے آیا ہے آپ سے۔۔ارمان نام ہے انکا۔"وہ ہچکچا کر آگے بڑھ آیا تھا۔ پھر ہلکا سا سر جھکا کر سلام کیا۔

"میں ماما سے ہر روز باتیں کرتی ہوں لیکن وہ میری باتوں کا جواب نہیں دیا کرتیں۔ کیا آپ نے کبھی کسی ایسے انسان سے گھنٹوں باتیں کی ہیں جو آپکو جواب نہ دے۔۔؟" اسکی آنکھیں گلابی ہوئی تھیں۔کہتے کہتے گلا بھی رندھ گیا تھا۔وہ دکھ سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔

"ماما جواب نہیں دیتیں۔میں ان کی بغیر اجازت کیسے شادی کر سکتی ہوں بھلا۔۔؟ کیا آپ اپنے بابا کی اجازت کے بغیر شادی کرسکتے ہیں۔۔؟" ٹھہر کر پوچھا تو وہ اسے دیکھتا رہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں ماما کو چھوڑ کر شادی نہیں کر سکتی۔ مجھ پر ماما کی ذمہ داری ہے۔میں صرف اسی لیے دن رات محنت کرتی ہوں تاکہ ان کی مہنگی دوائیاں اور تمام ضروریات کا خیال اچھے سے رکھ سکوں۔اب ایسی بیٹی کی اگر شادی ہوجائے گی تو ماما کو کون دیکھے گا۔۔؟"وہ اسکی پشت کو دیکھے گیا۔یہی جواب تھا اسکے رشتے کا۔سائرہ نے آنکھوں سے گرے دو آنسوؤں کو ہاتھ کی پشت سے رگڑا تھا۔کچھ پل بعد اس نے پلٹ کر دیکھا تو وہ جاچکا تھا۔وہ تلخی سے مسکرائی تھی۔پچھلے ہر مرد کا ظرف بھی بس اتنا ہی تھا۔سب اسکی ذمہ داریاں دیکھ کر پیچھے ہٹ جایا کرتے تھے۔وہ بھی ہٹ گیا ہوگا یقیناً۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے ماں کا ہاتھ سہلایا اور پھر اسے رخسار سے لگائے بیٹھی رہی۔ سات سال پہلے یونہی ماں کو شدید لقوا لاحق ہوا اور اسی کے ساتھ وہ بستر سے یوں آلگی تھیں۔ ان کا دماغ اور جسم مفلوج ہو گیا تھا۔ وہ زندہ تھیں لیکن کومہ کی سی حالت میں۔ بقول ڈاکٹرز کے۔۔ وہ نہ زندہ میں تھیں اور نہ مردہ میں۔ اسکی چلتی پھرتی ماں ایسے بستر سے آلگی تو اسے لگا اسکی زندگی ختم ہوگئ ہے۔ سیلینہ کی موجودگی کے باعث وہ کچھ حد تک سنبھلی تھی۔ اور پھر اس نے آنے والے سالوں میں خود کو سنبھال ہی لیا تھا۔ اسے ماں کے لیے کام کرنا تھا۔ بغیر تھکے۔۔ بغیر رکے۔۔

☆☆☆

وہ ارمان کے گھر چلا آیا تھا۔ سب لاؤنج میں ہی براجمان تھے۔ اسے دیکھا تو بے ساختہ ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔

ہاتھ کی جلد پھٹی ہوئ تھی، لباس بھیگا ہوا تھا، بال ماتھے پر بکھرے تھے، آستینیں اس نے پیچھے کی جانب موڑ رکھی تھیں اور کوٹ ہاتھ میں لیا ہوا تھا۔ سفید ڈریس شرٹ پر زخم کھلنے کے باعث بہت سا خون لگا تھا۔ حنیفہ اور سلمان دونوں بے اختیار ہو کر اسکی جانب بڑھے تھے۔ وہ آگے نہیں بڑھ سکی۔ داد ابھی اٹھ کر آگے بڑھے تھے۔

"یاسر یہ سب۔۔! تمہارا زخم۔۔!" سلمان کی فکر مند سی آواز پر اس نے سر ہلایا تھا۔ اسکی آنکھیں تکلیف کے باعث گلابی ہورہی تھیں۔

"زخم کی پٹی خراب ہوگئ ہے۔ میں ٹھیک کرلیتا ہوں ابھی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمہاری حالت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے۔کہاں گئے تھے تم۔۔؟"حنیفہ نے پوچھا تھا۔

"اک ضروری کام تھا۔"اسی سنجیدگی سے کہا۔وہ دونوں بے حد پریشان ہوئے تھے۔

"ایسی حالت میں کیا ضروری کام آن پڑا تھا۔۔!اور اگر کام تھا بھی تو کیا وہ کسی اور وقت نہیں کیا جاسکتا تھا۔۔؟"سلمان کی ڈانٹ پر وہ سر جھکا کر رہ گیا تھا بس۔پھر انہیں سر ہلا کر دھیرج رکھنے کا اشارہ کیا۔اور آگے بڑھ آیا۔اسکے قدموں میں ہلکی سی لرزش تھی۔سیلینہ کو ایک نگاہ دیکھے بغیر ہی وہ ارمان کے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔پیچھے وہ تینوں فکر مندی سے ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے تھے۔

"کیا ہمیں ڈاکٹر کو نہیں بلانا چاہیے۔؟" سردار کی بے چین سی آواز ابھری تھی۔ان دونوں سے سر ہلایا تھا۔

"وہ نہیں مانے گا۔اس نے کہا ہے کہ وہ پٹی خود کرے گا تو وہ خود ہی کرے گا۔سر آپ سوجائیں۔ایسا نہ ہو کہ آپکی طبیعت خراب ہوجائے۔"سلمان کے کہنے پر انہوں نے اک مضطرب سی نگاہ اسکے کمرے پر ڈالی اور پھر سر ہلا کر اپنے عارضی کمرے کی جانب بڑھ گئے۔وہ دونوں اب فکر مندی سے سیلینہ کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"مجھے اسکے پیچھے جانا چاہیے۔وہ میری وجہ سے زخمی ہوا ہے۔"

حنیفہ نے اسے آگے بڑھنے سے روکنا چاہا تو سلمان نے انہیں روک دیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ پہلے ہی اسکی طرف سے بہت پریشان ہے۔کرنے دو اسکی مدد۔"اور وہ بے بسی سے چپ رہ گئے تھے۔سیلینہ نے آگے بڑھ کر اسکے کمرے کا ادھ کھلا دروازہ بجایا۔وہ نہیں پلٹا۔جانتا تھا کہ کون ہوگا۔وہ جواب نہ ملنے پر بھی آگے بڑھ آئی تھی۔وہ اب سفید ڈریس شرٹ کے بٹن کھولے، زخم پر روئی رکھے ہوئے تھا۔تکلیف کے باعث دانت جما رکھے تھے۔اس نے بھاری ہوتے حلق کے ساتھ، آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے روئی لی تھی۔اس نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔سیلینہ کی آنکھیں ضبط کے باعث گلابی تھیں اور اسکی زخم میں ہوتی شدید جلن کے باعث۔۔

اس نے اسے نہیں روکا۔معدے سے نیچے، قدرے ایک طرف اک گہرا سا زخم تھا۔اسکے سینے پر اوپر تک

سفید پٹیاں بندھی تھیں۔وہاں محض ایک زخم نہیں تھا۔بس تازہ زخم تھا جو تکلیف دے رہا تھا۔ باقی کے زخموں پر پٹی بندھی تھی۔اس نے ان زخموں سے نظریں چرائی تھیں پھر روئی کو نرمی سے اسکے زخم پر رکھا۔تکلیف پر وہ پھر سے آنکھیں بند کر گیا تھا۔اب وہ روئی پر دوائی لگائے، اسکے زخم پر رکھ رہی تھی۔اسکی ہلکی سی کراہ ابھری۔سیلینہ کی آنکھ سے آنسو گرا۔۔لیکن وہ بالکل خاموشی سے اسکے زخم پر مرہم رکھتی جارہی تھی۔اب وہ ہلکا سا جھک کر اسکے زخم پر پٹی لگا رہی تھی۔حلق میں آنسو ضبط کرنے کے باعث تکلیف ہورہی تھی۔اور پھر پٹی کم پڑنے پر وہ پلٹی اور فرسٹ ایڈ باکس سے مزید پٹی نکالنے لگی۔جب پلٹی تو کئی آنسو رخساروں پر بالکل خاموشی سے بہہ رہے تھے۔اس نے ہاتھ آگے بڑھایا لیکن یاسر نے اسکی کلائی تھام لی۔وہ رک کر اسے دیکھنے لگی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا۔۔حال کرلیا ہے۔۔تم نے اپنی آنکھوں کا۔۔!"درد کی شدت کے باعث آواز پھٹی پھٹی سی تھی۔اسے جیسے اسکی آنکھیں دیکھ کر بے حد افسوس ہوا تھا۔

"ٹھیک تو ہیں۔۔"نظریں چرا کر متورم سی آواز میں کہا۔ساتھ ہی گیلی سانس بھی اندر کو کھینچی۔وہ اسے دیکھتا رہا۔کلائی اب تک اسکے ہاتھ میں قید تھی۔

"ادھر دیکھو۔۔"نرمی سے کہا تھا۔سیلینہ نے اسے دیکھا۔اسکی پلکیں اتنی بھیگی ہوئی تھیں کہ وہ چند پل اسے بالکل چپ ہوا دیکھتا رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے۔۔؟" اسی نرمی سے پوچھا۔وہ اسے شکوہ کناں نظروں سے دیکھتی رہی۔

"کچھ نہیں۔۔"بے رخی سے کہہ کر وہ پھر سے پٹی کرنے کے لیے جھکنے لگی لیکن وہ اسکی کلائی اب تک تھامے ہوئے تھا۔وہ جھک نہیں سکی۔

"کیا مسئلہ ہوا ہے۔۔؟ حل کردیتا ہوں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"بولی تو آواز ہلکی سی کانپی۔وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔

"پھر کیوں رو رو کر اپنی آنکھوں کا ایسا حال کررہی ہو۔۔؟"

"یہ میری آنکھیں ہیں۔میں چاہے جو بھی کروں ان کے ساتھ۔"ہٹ دھرمی سے چہرہ اٹھا کر کہا تھا۔وہ اسے دیکھتا رہا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ اب تم ان کے ساتھ جو چاہے کر سکتی ہو۔۔؟ کیا واقعی۔۔؟"وہ اسکا سوال سن کر لاجواب سی ہوئی تھی۔پھر اپنی کلائی تیزی سے چھڑائی۔شدید ناراضی سے اسے دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ۔۔کیا کیا ہے تم نے۔۔؟" ابرو سے زخم کی جانب اشارہ کیا۔

"ٹھیک ہوجائے گا یہ۔۔تم رونا بند کرو۔"

"کیسے ٹھیک ہوجائے گا۔اتنی تکلیف ہورہی ہے تمہیں۔!"

"ہاں تکلیف تو ہورہی ہے۔"لب سفید پڑ رہے تھے لیکن وہ ضبط کیے اسکی باتوں کا جواب نرمی سے دے رہا تھا۔

" پھر تم ایسے کیوں ایکٹ کرتے ہو جیسے تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔۔؟"

"میں ایکٹ نہیں کرتا،سیلینہ۔مجھے ایکٹ کرنا نہیں آتا۔"

"پھر تم کسی کو بتاتے کیوں نہیں ہو۔۔؟ تم اتنے ضدی، ہٹ دھرم اور بدتمیز کیوں ہو۔۔؟" آواز لرز رہی تھی۔غصے سے۔۔ غم سے۔وہ اسے بالکل خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔پھر آہستہ سے پوچھا۔

"رو کیوں رہی ہو۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"دل چاہ رہا ہے میرا۔۔بہت دھاڑیں مار کر رونے کا دل چاہ رہا ہے۔خوش۔۔؟" زخمی آواز میں پوچھا تھا۔اس نے جواب نہیں دیا۔

سیلینہ نے بھی اس سے مزید کوئی بات نہیں کی۔وہ اس پر شدید غصہ تھی۔اسی خفگی سے پٹی کرنے لگی۔احتیاط سے پٹی لگا کر وہ سیدھی ہوئی۔ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکھی کرسی گھسیٹ کر اسکے پیچھے رکھی۔کہا کچھ نہیں۔وہ ناراض تھی۔پھر ہاتھ اٹھا کر کندھے پر دھرے بالوں کو جوڑے میں لپیٹنے لگی۔وہ بس آنکھیں اٹھائے اسے دیکھ رہا تھا۔

"بیٹھو۔" تحکم سے کہا تو وہ چپ چاپ بیٹھ گیا۔اب وہ فرسٹ ایڈ باکس قدموں کے پاس رکھے، اسکے سامنے پنجوں کے بل براجمان تھی۔ریشمی بالوں سے اک لٹ پھسل کر رخسار پر آگری تھی۔ وہ اس سے بے نیاز اب اسکی جانب ہتھیلی بڑھائے ہوئے تھی۔

"ہاتھ دو۔۔"آنسو اب خشک ہوچکے تھے اور وہ بس خفا خفا سی اسکے زخموں پر مرہم رکھ رہی تھی۔اس نے اسی خاموشی سے ہاتھ آگے بڑھادیا۔اس نے ایک پل کو نگاہ جھکا کر اسکے ہاتھ کو دیکھا اور پھر اسے۔

"ہاتھ کے ساتھ کیا کیا ہے۔۔؟"

اس نے لمحے بھر کو دوسرے ہاتھ سے سر کھجایا تھا۔پھر کھنکھارا۔اسے دیکھا جو کڑے تیور لیے اس سے جواب طلب کررہی تھی۔

"واجد کو مارا ہے۔"کچھ پل بعد ڈھٹائی سے کہا۔وہ اسے دیکھتی رہی۔اسکے چہرے پر گری لٹ میں اسکی آنکھیں

الجھنے لگی تھیں۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بہت اچھا کیا۔۔"نارمل سے انداز میں کہا اور پھر اسکے ہاتھ پر دوائی لگی روئی رکھنے لگی۔

"میرے لیے مزید اور کتنے لوگوں کو مارنے کا ارادہ رکھتے ہو۔۔؟" طنزیہ پوچھا۔وہ اسکے رخسار پر گری لٹ کو دیکھ رہا تھا۔اسی لیے محو سا کہا۔

"جتنے لوگوں کو مارنے کی ضرورت پڑی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم ہمیشہ ایسے نہیں کرسکتے۔خاص کر تب جب تم زخمی ہو۔تب جب تمہارا زخم کھل گیا ہو۔تب جب تمہیں آرام کی سخت ضرورت ہو۔تب جب تمہیں سب اپنا خیال رکھنے کے لیے کہہ رہے ہوں۔تب جب سب تمہاری وجہ سے پریشان ہورہے ہوں۔تب تم اتنی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں کرسکتے۔"وہ تیزی سے بولتی جارہی تھی۔ساتھ چہرہ بھی پیچھے جھٹکا تاکہ رخسار پر جھولتی لٹ کو پرے دھکیل سکے۔یاسر کو لگا وہ مزید خود کو روک نہیں پائے گا۔اس نے اسی خاموشی سے ہاتھ آگے بڑھا کر اسکی لٹ کان کے پیچھے انتہائی نرمی سے اڑسی تھی۔وہ جو کہتی جارہی تھی یکدم ساکت ہوئی۔بے اختیار اسے دیکھا۔ہر جانب لمحے بھر کو خاموشی سے پھیل گئ تھی۔

"یہ تمہیں۔۔تنگ کررہی تھی۔"اس نے آہستہ سے کہا تھا۔بالکل معصومیت سے۔۔وہ اسے دیکھ کر رہ گئ تھی۔خفگی سمٹنے لگی۔ساتھ ہی سر جھٹک کر اسکے ہاتھ پر پٹی باندھنے لگی۔

"اسکی ضرورت نہیں ہے۔"

"میں نے تم سے نہیں پوچھا اور تم مجھ سے بات مت کرو۔"اسی مصروف سے انداز میں کہا تو وہ بے اختیار

مسکرایا۔اسکی جانب دیکھا۔

"بات نہیں کروں۔۔؟"

"نہیں۔۔"

"پھر کیا کروں۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بس چپ کر کے بیٹھو۔"

"مجھ پر ظلم کرنے کے بعد تم ایسے ایکٹ کیسے کرسکتی ہو جیسے میں نے تم پر ظلم کیا ہو۔"وہ جاننا چاہتا تھا۔

"مجھے مت اکساؤ کہ میں تمہیں پھر سے مارنے لگ جاؤں۔کیا تم مجھے بتا نہیں سکتے تھے کہ تمہارے سینے پر بھی زخم ہیں۔تم نے کچھ کہا کیوں نہیں مجھے اس وقت؟ روکا کیوں نہیں مجھے؟ تم پاگل ہو؟"

"تم نے موقع ہی نہیں دیا مجھے بتانے کا۔"

"ایک بار کہتے۔۔ایک بار کہ سیلینہ مجھے تکلیف ہورہی ہے۔بس ایک بار۔۔"اسکی آنکھوں میں بے اختیار نمی پھر سے اترنے لگی تھی۔

"جب کوئی دوسرا تکلیف میں ہو تو اپنی تکلیف کا ذکر نہیں کیا کرتے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم ہمیشہ میرے ساتھ ایسے نہیں کرسکتے۔میں تمہیں آئندہ اسکے لیے کبھی معاف نہیں کرونگی۔"

وہ اسے دیکھتا رہا۔آنکھوں میں تنبیہہ لیے وہ اسے انگلی اٹھا کر گویا خبردار کررہی تھی۔اسی پل کمرے کے ادھ کھلے دروازے میں حنیفہ اور سلمان نمودار ہوئے تھے۔

"ہوگئ پٹی۔۔؟"

"جی بابا۔۔ہوگئ۔"سلمان کے ہاتھ میں پانی کا گلاس تھا۔چند دوائیاں اسکی جانب بڑھا کر انہوں نے پانی کا گلاس بھی اسکی جانب بڑھایا تھا۔وہ اب اٹھ کر فرسٹ ایڈ باکس بند کررہی تھی۔پھر بیڈ کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جانب بڑھ آئی۔اسکا لحاف پیچھے کیا۔سلمان اب اسے ہلکا سا سہارا دے کر بیڈ تک لا رہے تھے۔ اسے زخموں میں شدید کھنچاؤ محسوس ہورہا تھا۔پھر وہ بستر تک آیا اور اسی خاموشی سے لیٹ گیا۔ سلمان اب اس پر لحاف درست کررہے تھے۔اسے آرام کی ضرورت تھی۔

"تم جب تک مکمل طور پر صحتیاب نہیں ہوجاتے، یہاں سے کہیں نہیں جاؤگے۔"ان کی تحکم سے بھرپور آواز پر وہ محض سر ہلا کر رہ گیا تھا۔وہ اسی کے ساتھ سیلینہ کی جانب پلٹے۔"سیلینہ۔۔ تم بھی چند دنوں کے لیے کام سے چھٹی لو۔تم دونوں کو ذہنی طور پر آرام کی بے حد ضرورت ہے۔اور اب میں دوبارہ تم دونوں کو میرے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نہ دیکھوں۔" آخر میں سنجیدگی سے کہا تو سیلینہ کے ساتھ کھڑے حنیفہ ہنس دیے۔سیلینہ نے سر جلدی سے اثبات میں ہلایا اور یاسر نے کوفت سے۔۔

وہ باہر کی جانب بڑھے تو حنیفہ اس کے بستر تک چلتے ہوئے آئے۔لحاف کے اوپر دھرے اسکے پٹی میں جکڑے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر ہلکا سا تھپتھپایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تھینک یو۔۔"ہلکا سا کہا تو اس نے سر ہلایا۔

"اب آرام کرو۔"وہ اسی کے ساتھ سیلینہ کی جانب چلے آئے تھے۔وہ ان کے ساتھ ہی دروازے کی جانب بڑھی تھی۔وہ باہر نکل گئے تو اس نے ایک پل کو پلٹ کر اسے دیکھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔رخسار پر لٹ اب پھر سے جھولنے لگی تھی۔ان دونوں کی نظریں ملیں۔اس نے آنکھوں پر اگلے ہی پل بازو رکھا تو وہ مسکراتی ہوئی باہر نکل آئی۔لاؤنج میں اب حنیفہ، سلمان سے جانے کے لیے اجازت طلب کررہے تھے۔وہ ان کے ساتھ ہی داخلی دروازے تک بڑھ آئی تھی۔اسی پل

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گھر میں ارمان داخل ہوا۔وہ وہیں دروازے میں ٹھہر کر ان سے کھانے کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ انداز میں ہمیشہ کی طرح نرمی تھی۔حنیفہ نے کہا کہ وہ کھانا اپنے گھر جا کر ہی کھائیں گے تو اس نے مزید اصرار کرنا مناسب نہ سمجھا۔حنیفہ کی موجودگی کے باعث سیلینہ اس سے سائرہ کے متعلق بات نہیں کر سکی۔

وہ دونوں باہر کی جانب بڑھے تو وہ جیب میں چابی اڑستا اندر بڑھ آیا۔گھر خالی پڑا تھا۔یقیناً سب سونے جاچکے تھے۔رات بھی خاصی گہری ہوگئ تھی۔اس نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تو یاسر نظر آیا۔وہ آنکھوں پر بازو رکھے ہوئے تھا۔اسکی موجودگی محسوس کر کے لمحے بھر کو بازو آنکھوں سے ہٹایا۔وہ اب تھکا تھکا سا چابی، والٹ اور موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ رہا تھا۔وہ بغور چہرہ موڑے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کہاں تھے تم۔۔؟"

"سائرہ کو گھر چھوڑنے گیا تھا۔"سرسری سا کہا۔انداز کی جھکار جیسے سمٹی ہوئی تھی۔وہ خلافِ توقع سنجیدہ محسوس ہورہا تھا۔

"تم اسکے ڈرائیور کب بنے۔۔؟"

اسکے پوچھنے پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔پھر یکدم بیڈ پر اسکے ساتھ گرنے کے سے انداز میں لیٹا۔یاسر نے بے ساختہ ہی اپنے زخم پر ہاتھ رکھا تھا۔ایک ضبط سے بھری نگاہ اس پر ڈالی۔

"آرام سے۔۔زخمی ہوں میں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا تو تمہیں خیال آگیا کہ تم زخمی ہو۔"اسکے انداز کی گرمجوشی مفقود تھی۔آہستگی سے بنا کسی جوش کے کہا تو وہ چونکا۔بغور گردن موڑے اسکا چہرہ دیکھا۔وہ بس خاموشی سے چھت کو تک رہا تھا۔

"تم نے تو پروپوز کیا تھا نا اسے۔۔؟کیا بنا اسکا۔؟"

"وہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔"

"پھر کس سے کرنا چاہتی ہے۔بتاؤ۔توڑ دیتے ہیں ہڈیاں اسکی۔"وہ ہنس دیا تھا۔

"کسی سے بھی شادی نہیں کرنا چاہتی وہ۔"کچھ پل بعد اس نے آہستہ سے کہا تھا۔

"کیوں؟"

اسکے پوچھنے پر کچھ لمحات پہلے کے مناظر اسکی نگاہوں کے سامنے گھومے تھے۔بستر پر دراز وہ مفلوج وجود۔۔اس وجود کے ساتھ ایستادہ، اسکی جانب پشت کیے سائرہ۔رندھی ہوئی آواز میں اسے کچھ کہتی ہوئی۔

"بس۔۔نہیں کرنا چاہتی۔اسکے اپنے ریزنز ہیں۔"

"تم اتنی جلدی پیچھے ہٹنے والوں میں سے تو نہیں ہو۔پھر اب کیا ہوا۔۔؟"

"میں پیچھے نہیں ہٹ رہا۔"

"پھر کیا کررہے ہو۔۔؟"

"محبت۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسکے جواب پر یاسر نے اسے کڑوے حلق کے ساتھ دیکھا تھا۔ارمان نے اسکی جانب چہرہ پھیرا اور پھر اسکے

تاثرات دیکھ کر دل کھول کر ہنسا۔ہنستے ہنستے وہ پھر سے چھت کو تکنے لگا تھا۔کچھ پل بعد ہنسی سمٹ گئی۔اب پھر سے خاموشی حائل ہوئی محسوس ہورہی تھی۔

"میں اسے منا لونگا۔میں پیچھے نہیں ہٹ رہا۔"

"ہوں۔۔گڈ فار یو۔۔اب مجھے سونے دو اور اپنا محبت نامہ بند رکھنا۔"اسکے ساتھ ہی اس نے آنکھوں پر پھر سے بازو رکھ لیا تھا۔ارمان نے چہرہ اسکی جانب پھیر کر دیکھا۔

"سیلینہ سے ملاقات ہوئی۔۔؟"

"میں جواب نہیں دے رہا۔"بازو رکھے ہی بولا تو وہ ہنس دیا۔

"نہیں ہوئی۔؟"

"میں سو گیا ہوں۔"ارمان پھر سے ہنس دیا تھا۔آخر کار اس نے پوچھنا ترک کردیا۔وہ جانتا تھا اب وہ اسے جواب نہیں دے گا۔سر کے نیچے ایک ہاتھ رکھ کر اب وہ بالکل خاموشی سے چھت کو تک رہا تھا۔رات کھڑکی کے پار اسی طرح قطرہ قطرہ تحلیل ہورہی تھی۔

☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

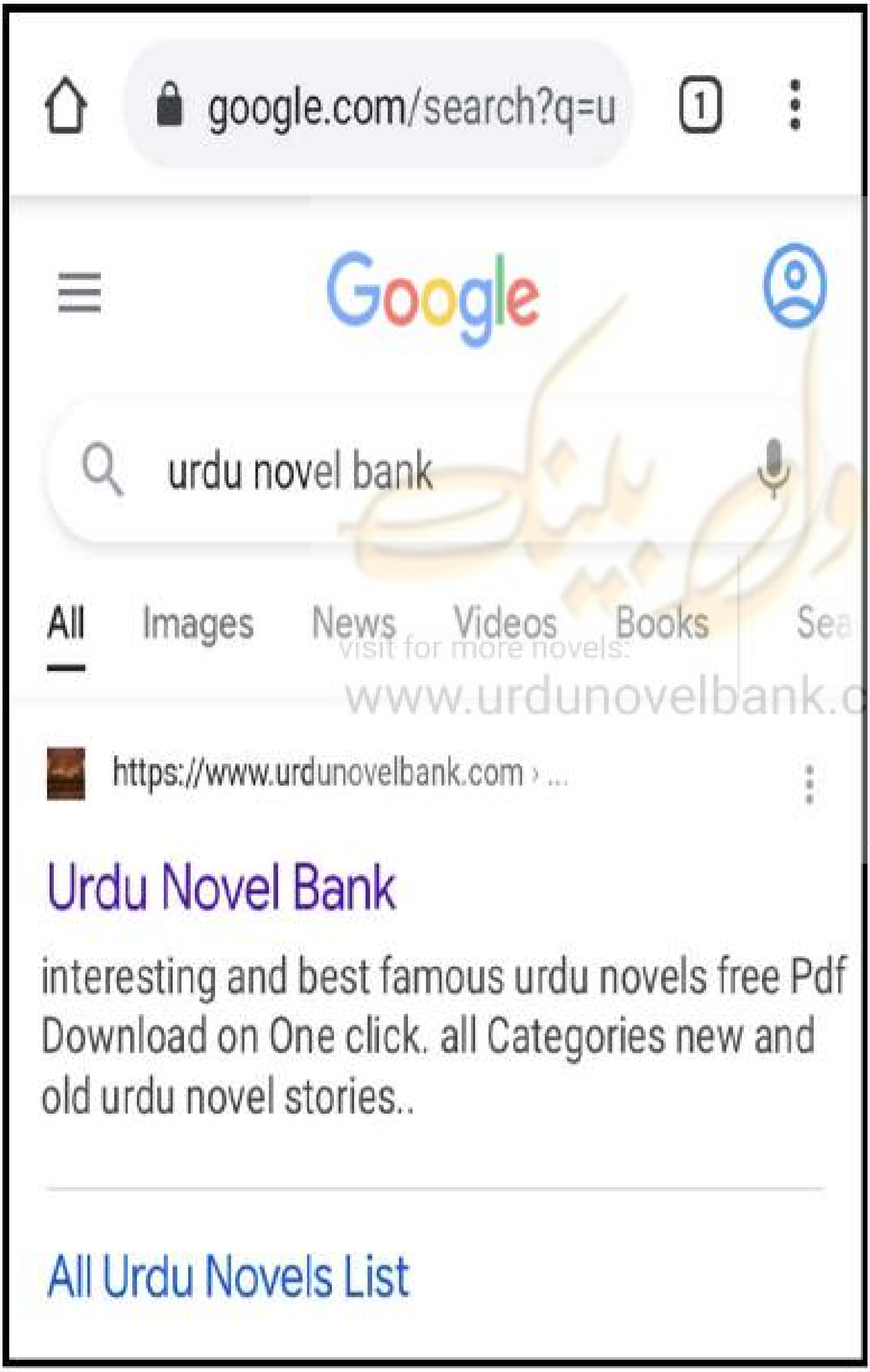

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

Contact us on our fb page NOVELS ki DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حنیفہ اسے لیے گھر چلے آئے تھے۔وہ پہلے پہل تو داخلی دروازے ہی میں ٹھہری رہی۔حنیفہ نے اسے رکتا دیکھ کر لمحے بھر کو خود بھی قدم روک لیے تھے۔پھر پلٹ کر اسکی جانب دیکھا۔وہ اب چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اندر بڑھتی، نگاہیں گھما کر گھر دیکھ رہی تھی۔گھر میں اک عجیب سا سکون تھا۔سکینت تھی۔لاؤنج میں رکھے صوفے ایل سیپ تھے۔سفید بے داغ قالین پر رکھے، گہرے کتھی رنگ کے ایل سیپ صوفے۔۔وہ آگے بڑھ آئی تھی۔اوپری منزل کے زینے باقی گھروں کے مقابلے میں، کارنر سے اوپر کی جانب جارہے تھے۔چکر دار زینوں کے ٹائلز چکنے سفید تھے۔انہی زینوں کے ساتھ گلاس وال موجود تھی۔شیشے کی اس دیوار سے باہر بنے مختصر سے سبزہ زار کا منظر واضح تھا۔گلاس وال کے قدرے اوپر راڈ پر لگے پردے، ملائی رنگ کے تھے۔نرم سے۔۔اس نے چہرہ گھما کر دیکھا۔دو کشادہ کمروں کے دروازے اس پہر بند تھے۔دائیں جانب بنے کمرے سے ذرا فاصلے پر انگریزی طرز کا کچن بنا تھا۔

گھر زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن اسکی تراش خراش اتنے سلیقے سے کی گی تھی کہ وہ کشادہ اور کھلا کھلا سا محسوس ہوتا تھا۔اس نے اگلے ہی پل حنیفہ کی جانب دیکھا تھا۔وہ پر امید نگاہیں لیے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"بابا۔۔یہ گھر۔۔یہ آپ نے کیسے سیٹ کیا ہوا ہے۔۔؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ میں نے سیٹ نہیں کیا ہے بچے۔میں نے انٹیریئر ڈیزائیزز سے گھر بنوایا ہی ایسا ہے۔اور پھر چند کورین آرٹسٹس نے اسکے سامان کی تراش خراش کی ہے۔وہ ہر چند ماہ بعد اسکی سیٹنگ خود ہی تبدیل کرنے آتے ہیں۔میرے پاس تو گھر دیکھنے کا وقت ہی نہیں ہوتا ہے۔"وہ ان تک چلی آئی تھی۔پھر انہیں اسی محبت بھری نگاہوں سے دیکھا۔

"بابا۔۔میں آپکو بابا کہہ رہی ہوں اور یہ اتنا نیچرلی میرے منہ سے نکل رہا ہے کہ میں بالکل بھی آکورڈ نہیں ہورہی۔ایسے جیسے میں ہمیشہ سے آپکو بابا کہتی رہی ہوں۔"اس نے نم آنکھوں سے مسکرا کر کہا تھا۔حنیفہ نے آنکھوں میں آئی نمی انگلیوں سے صاف کی تھی۔

"میں ترس گیا تھا اس لفظ کو سننے کے لیے۔اب تم کہہ رہی ہو تو مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ مجھے اللہ کا کتنا شکر ادا کرنا چاہیے۔؟" انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اسے خود سے لگایا تھا۔وہ ان کے سینے پر سر رکھے یونہی کھڑی رہی۔کتنا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پرسکون احساس تھا اپنے باپ کے گھر میں موجود ہونے کا۔اپنے گھر ہونے کا۔۔ اپنا ہوم ہونے کا۔۔

"میں نے تمہارا کمرہ بالکل سیٹ کروا کر رکھا ہوا ہے۔بس مجھے امید تھی کہ تم ایک دن ضرور آؤگی۔ملازمین کمرے کی صفائی بھی کرتے رہتے ہیں۔"وہ دونوں یونہی آگے بڑھے تھے۔پھر بند کمروں میں سے ایک کا دروازہ وا کیا۔آگے بڑھ کر بتی روشن کی۔ہلکے رنگوں سے مزین کمرے نے سیلینہ کی آنکھوں میں جگنو سے بھر دیے تھے۔وہ اب آگے بڑھ کر اپنے بیڈ، شیلف، ان میں رکھے قیمتی شو پیسس، شیشے کی کھڑکی، ڈریسنگ ٹیبل اور اس پر رکھے بیش بہا میک اپ اور پرفیومز

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کو دیکھ رہی تھی۔اس نے ایک ایک شے کو اٹھا کر دیکھا تھا۔قیمتی چکنی لکڑی سے بنی دیوار گیر الماری کا دروازہ کھولا۔استری شدہ کپڑے، ہیلز، بیگز۔۔کیا کچھ نہیں تھا اسکے لیے۔

اسکی آنکھوں میں نمی گہری ہوتی جارہی تھی۔وہ حنیفہ کی جانب پلٹی۔

"ماں نے آپ سے طلاق کیوں لی تھی بابا۔۔؟" چند پل یونہی خاموشی سے سرک گئے تھے۔پھر حنیفہ نے گہرا سانس لیا اور آگے بڑھ آئے۔

"میں اس وقت ایجنسی کا ایک بہت معمولی سا ملازم تھا۔میری تنخواہ اتنی نہیں تھی کہ ایک مناسب سا کرائے کا گھر لینے کی حیثیت بھی رکھتی۔اس نے اپنے بہتر مستقبل کے لیے مجھے چھوڑ دیا تھا۔پھر جانے وہ کتنے سالوں تک مجھے ڈھونڈنے پر بھی نہیں ملی۔کچھ میری بزدلی بھی تھی کہ میں تمہیں اس سے واپس لینے کی ہمت نہیں کرسکا۔شاید میں خود کو تمہارے اور اسکے قابل نہیں سمجھتا تھا۔" وہ اسکے بیڈ پر آبیٹھے تھے۔کہتے کہتے جیسے سانس سا پھول گیا تھا۔ان سالوں کے بارے میں بات کرنا بھی اذیت ناک تھا۔وہ ان کی جانب بڑھ آئی۔پھر ان کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھی۔وہ چہرہ جھکائے ہوئے تھے۔شاید وہ اس سے شرمندہ تھے۔اس نے ان کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے تو انہوں نے اسکی جانب دیکھا۔گھر میں موجود خاموش سی سکینت اب گہری ہوتی جارہی تھی۔

"میں آپکو بتانا چاہتی ہوں، بابا۔کہ اگر آپ۔۔مجھے یہ سب کچھ نہ بھی دیتے۔۔ تو میں تب بھی آپ سے اتنا ہی پیار کرتی جتنا میں اب کررہی ہوں۔اگر ماں مجھے آپکے پاس چھوڑ کر چلی جاتیں اور اپنے ساتھ در در نہ بھٹکاتیں تو شاید آج میں اتنی محروم نہیں ہوتی بابا۔میں تب بھی آپکے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ساتھ رہنے پر راضی تھی جب آپکے پاس کچھ نہیں تھا اور میں آج بھی آپکے ساتھ رہنے پر راضی ہوں، جب آپکے پاس سب کچھ ہے۔میری محبت چیزوں سے مشروط نہیں ہے، بابا۔میری محبت کبھی چیزوں سے مشروط نہیں تھی۔"اور وہ جانتے تھے کہ سیلینہ ان جیسی کیسے تھی؟ اسے پیسے، اسٹیٹس اور چیزوں سے کبھی فرق نہیں پڑا تھا۔اسے تو بس رشتوں سے فرق پڑتا تھا۔ان رشتوں کی پائیداری اور محبت سے۔۔

انہوں نے ہاتھ بڑھا کر دونوں ہاتھوں سے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔پھر نم آنکھوں سے مسکرائے۔

" میری بیٹی بہت پیاری ہے۔۔"

"آپکی پیاری بیٹی کو بہت بھوک لگی ہے بابا۔۔"اور انہیں اسکے یکدم بولنے پر جیسے ہوش آیا تھا۔

"راجہ تو اب تک سوگیا ہوگا۔"انہوں نے غالباً خانساماں کا نام لیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا ہوگیا ہے بابا۔اس وقت ہم اسے تھوڑی اٹھائیں گے۔اس وقت تو ہم کھانا آرڈر کریں گے۔" ساتھ ہی اس نے حنیفہ کے ہاتھ سے موبائل بھی اچکا تھا۔وہ اسکی حرکت پر مسکرائے تھے۔چند ہی پل بعد، کچن میں لگی گول میز پر وہ دونوں آمنے سامنے براجمان تھے۔پیزا کے کھلے ڈبے اور ٹھنڈی کوک کی چسکیوں کے درمیان وہ مسلسل بول رہی تھی اور حنیفہ ایک ہاتھ پر چہرہ ٹکائے اسے سن رہے تھے۔انہیں نہیں پتہ تھا کہ وہ اتنا پیارا بولتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یاسر مجھے ہمیشہ کہتا ہے کہ میں بہت بیوقوف ہوں۔سچ پوچھیں تو مجھے نہیں لگتا میں اتنی بھی بیوقوف ہوں۔مطلب لڑکیاں نارملی اتنی ہی سمجھدار ہوتی ہیں جتنی میں ہوں۔آپ بتائیں۔۔کیا میں سمجھدار نہیں۔۔؟"

"کیوں نہیں۔۔!"حنیفہ نے چہرہ ہاتھ سے اٹھا کر تائیدی انداز میں کہا تھا۔وہ مسکرائی تھی۔

"بس سچویشن ایسی ہوجاتی ہے کہ میں ہمیشہ اسکے سامنے بیوقوف بن کر رہ جاتی ہوں۔جانتے ہیں ایک دفعہ میں نے اس سے پوچھا تھا کہ اگر ہم سی سی ٹی وی کیمرے لگادیں تو کیا تمام جرائم کا خاتمہ ہوجائے گا۔۔؟" حنیفہ یکدم اسکے سوال پر ہنس دیے تھے۔وہ خود بھی ہنس رہی تھی۔

"لیکن میں سوچتی ہوں کہ اگر ہم سب سمجھدار ہوگئے تو دنیا بہت بورنگ اور زرد سی ہوجائے گی۔ اسے بہار جیسا رکھنے کے لیے کچھ بیوقوفوں کی ضرورت ہوتی ہے۔۔ نہیں۔۔؟"

"کیوں نہیں۔"انہوں نے پھر سر دھنا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اب دیکھیں۔۔کیا کوئی میرے جتنا کیوٹ بیوقوف ہے آپکی زندگی میں۔۔؟"

"ہاں تم ہو نا۔۔"

وہ یکدم ہنس دی تھی۔حنیفہ بھی ہنس رہے تھے۔

"آپکو پتہ ہے میں نے بنا سوچے سمجھے یاسر کا نام مہندی سے اپنی ہتھیلی پر لکھوا لیا تھا۔مجھ سے لڑکی نے نام پوچھا تو میں نے اسکا نام بتادیا۔آس پاس بیٹھی لڑکیاں میرے نام بتانے پر ہنسی تھیں۔ مجھے انکی ہنسی سمجھ نہیں آئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

پھر بعد میں جا کر پتہ چلا کہ وہ کیا مطلب نکال رہی تھیں۔۔اف۔۔"حنیفہ ہنستے جا رہے تھے۔

"ایک بات بتاؤ۔۔یہ تم بات کرتے ہوئے ستائیس سے سات سال کی کیسے ہو جاتی ہو۔۔؟" اور وہ ان کے سوال پر ہنس دی تھی۔

پہلی دفعہ حنیفہ کے کچن سے ہنسنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔کھانا کھایا جا چکا تھا۔وہ اب بیڈ پر دراز گردن تک لحاف تانے ہوئے تھی۔حنیفہ اسکے سرہانے بیٹھے تھے۔اسکے بالوں کو نرمی سے سہلا رہے تھے۔

"بابا۔۔یہ خواب نہیں ہے نا۔۔؟" بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ اس نے ڈر کر پوچھا تھا۔آج کا دن ان دونوں کے لیے بہت طویل تھا۔

"نہیں۔آج یہ خواب نہیں ہے۔"وہ مسکرائی تھی۔پھر ان کا ہاتھ اپنے رخسار تلے رکھ کر سو گئی۔
کچھ پل بعد اسے سوتا دیکھ کر حنیفہ آہستہ سے اٹھے تھے۔اسکا لحاف احتیاط سے درست کیا۔بال آخری دفعہ سہلائے اور پھر آہستگی سے قدم اٹھا کر باہر کی جانب بڑھ گئے۔آج انہیں بہت عرصے بعد، بہت پرسکون نیند آنی تھی۔

☆☆☆☆

اسی پہر گہری ہوتی رات تلے، ماریہ اپنے کمرے میں اندھیرا کیے بیٹھی تھی۔اسکا بیٹا اسکے ساتھ ہی بستر پر سو رہا تھا۔اس نے ایک نگاہ اس پر ڈالی اور پھر بیڈ سے اٹھ آئی۔دروازہ کھولا اور پھر آگے بڑھ آئی۔ٹھنڈے ٹائلز پر چلتے ہوئے اس نے ایک ہاتھ ریلنگ پر رکھا ہوا تھا۔نیچے گھر میں گہری

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خاموشی تھی۔ملازمین سونے جاچکے تھے اور رات خاصی گہری ہورہی تھی۔اس نے قدم زینوں پر دھرے اور آہستہ سے نیچے اترنے لگی۔اگلے ہی پل اس لاؤنج کا راستہ عبور کیا اور پھر آگے بڑھ آئی۔اونچے داخلی دروازے پار کیے اور پھر چونک کر رک سی گئی۔

سامنے ہی سبزہ زار پر لگی سفید کرسیوں پر اسکے ماں باپ اور حسن مصطفی براجمان تھے۔شعیب قدرے بے رخی اور بگڑے تاثرات لیے انہیں دیکھ رہے تھے۔اسکی ماں کا چہرہ بھی اتنا ہی سپاٹ تھا لیکن وہ پھر بھی حسن کی وضاحت کو سننے کا تکلف کررہی تھیں۔اس نے بے دلی سے یہ سب دیکھا اور پھر اندر چلی آئی۔کافی دیر بعد وہ دونوں بھی اٹھ کر اندر آئے تو اسے صوفے پر اندھیرے میں بیٹھا دیکھ کر چونک گئے۔

"بیٹا۔۔اندھیرے میں کیوں بیٹھی ہو۔۔؟"

اسکی ماں نے آگے بڑھ کر بتیاں روشن کی تھیں۔اس نے زخمی آنکھوں سے اپنے باپ کا چہرہ دیکھا۔

"یہ آدمی یہاں کیوں آیا تھا، بابا۔۔؟"اسکی آواز میں عجیب سرسراہٹ تھی۔شعیب نے گہرا سانس لے کر اسے دیکھا تھا۔

"وہ مجھے واجد کے رویے کی وضاحت دے رہا تھا۔"

"کیا آپ نے اسے نہیں بتایا کہ ہمیں کسی قسم کی وضاحت درکار نہیں ہے۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے اسے یہی بتایا ہے۔"انہوں نے جلدی سے کہا تو اس نے تلخی سے انکی جانب دیکھا۔ احساس زیاں نے اسکی انکھیں پل بھر کو سرخ کردی تھیں۔

"لیکن آپ نے اس سے اپنا کاروباری تعلق توڑنے کے متعلق بات نہیں کی ہوگی۔۔؟" اسکے سوال پر وہ دونوں چونکے تھے۔اسکی ماں زائدہ اور شعیب کے درمیان علیحدگی ہوچکی تھی لیکن اسکے معاملے کی وجہ سے اسکی ماں اسی کے ساتھ ایک چھت تلے رہنے آئی تھی۔شعیب سے لاکھ اختلافات سہی لیکن ماریہ اسکی اکلوتی بیٹی تھی۔

"آپ نے نہیں کی۔مجھے آپ سے یہی امید تھی ، ڈیڈ۔آپکی بیٹی کی چاہے انکا بیٹا زندگی تباہ کردے لیکن پھر بھی آپ اس سے کاروباری تعلق کو استوار کیے ہوئے ہیں۔کیا میری آپکی زندگی میں یہی اہمیت ہے۔۔؟"وہ اٹھ کر یکدم ان پر چلائی تھی۔زائدہ نے بے اختیار اسے آگے بڑھ کر سنبھالا تھا۔شعیب بے حد سفید چہرے کے ساتھ اسے دیکھ رہے تھے۔وہ اسی طرح زائدہ کے دونوں ہاتھوں کو جھٹک کر آگے بڑھی اور ان کے سامنے بھیگی آنکھوں کے ساتھ انگلی لہرائی۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"آپکی بد اعمالیوں کی سزا آپکی بیٹی کو ملی ہے، ڈیڈ۔آپ نے اپنی پوری زندگی اتنی عورتوں سے ناجائز تعلقات رکھے اور کسی ایک کے ساتھ بھی وفا نہیں کی۔آپ نے ساری زندگی ماں کو سزا میں رکھا۔اپنی بیوی موجود ہونے کے باوجود بھی آپ باہر منہ مارتے رہے۔۔یہ سب۔۔یہ سب جو میرے ساتھ ہورہا ہے۔۔یہ آپکی بد اعمالیوں کی نتائج ہیں۔"وہ بلند آواز سے بولتی جارہی تھی۔ آواز پھٹ رہی تھی۔پیچھے کھڑی زائدہ رونے لگی تھیں۔شعیب بس شعلہ بار نگاہوں سے اسکا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اپنے باپ سے بات کرنے کی تمیز بالکل ختم ہوتی جارہی ہے تم میں۔"

"تمیز۔۔!آپ اس وقت تمیز کے بارے میں بات کیسے کرسکتے ہیں، ڈیڈ۔۔!میری زندگی تباہ ہوئی ہے۔۔!میری زندگی تباہ ہوتی جارہی ہے اور اسکے ذمہ دار سراسر آپ ہیں۔"وہ سینے پر ہاتھ مار کر بولی تو شعیب نے ضبط کھو کر اسے زور دار چانٹا رسید کیا۔وہ پیچھے جاگری تھی۔زائدہ کی چیخ بے ساختہ تھی۔ماریہ نے اسی تنفر سے رخسار پر ہاتھ کر انہیں دیکھا تھا۔

"میں۔۔اب اس ملک میں نہیں رہونگی۔میں یہ ملک چھوڑ کر اپنے بیٹے کو لے کر کہیں دور چلی جاؤنگی۔آپ سے۔۔اس گھر سے۔۔اس زندگی سے۔۔"وہ بھی ضبط کھو کر پوری قوت سے چلائی تھی۔پھر اپنا ہاتھ بری طرح چھڑا کر تیزی سے زینے عبور کرتی اوپر بڑھتی گئی۔وہ دونوں گردنیں اٹھا کر اسے جاتا دیکھ رہے تھے۔پھر زائدہ نے اک تلخ نگاہ شعیب پر ڈالی۔۔

"آپ یہ بھول گئے تھے شعیب۔کہ اعمال کے نتائج اگر آپ نہیں بھگتیں گے تو وہ آپکی اولاد بھگتے گی۔دیکھیں۔۔کیا حال ہوگیا ہے میری بیٹی کا۔۔!میری اتنی پیاری بیٹی کو ان دو ٹکے کے لوگوں نے ذلیل کردیا ہے اور آپ اب تک ان سے کاروباری تعلق رکھے ہوئے ہیں۔؟"

"میں اپنے کاروبار کو ایسے کوڑیوں کے دام نہیں بیچ سکتا۔اس دنیا میں سروائیو کرنے کے لیے مجھے حسن جیسے کاروباری دوستوں کی ضرورت ہے۔یہاں کوئی فلم نہیں چل رہی ہے کہ میں جذبات میں آکر سب تباہ کردوں۔"وہ بھی اس تنفر سے کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔زائدہ نے بے بسی سے گہرا سانس لیا تھا۔زندگی جیسے ان کی تباہ ہوئی تھی اب بالکل اسی طرح سے ماریہ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی تباہ ہورہی تھی۔انہوں نے اپنے زخم تو برداشت کرلیے تھے لیکن ماریہ کی تکلیف دیکھنا بہت اذیت ناک تھا۔

وہ اگلے ہی پل زینوں کی جانب بڑھی تھیں۔انہیں ماریہ کو تنہا نہیں چھوڑنا تھا۔وہ انتہا پر تھی اور انہیں اسکے انتہائی قدموں سے ہمیشہ خوف آیا تھا۔

☆☆☆☆

اگلی صبح خاصی پرسکون اور اچھے موسم کے ساتھ طلوع ہوئی تھی۔آج چھٹی کا دن تھا۔دو دیواروں پر ساتھ ساتھ بنے گھروں میں زندگی اپنی بھرپور توانائی کے ساتھ انگڑائی لے رہی تھی۔سلمان کچن سے باہر ذرا فاصلے پر رکھی کھانے کی ٹیبل پر سردار کے ساتھ براجمان ناشتہ کررہے تھے۔اسی پہر ارمان بھی فریش سا کمرے سے باہر نکلا۔کچھ ہی پل بعد یاسر بھی باہر نکل آیا تھا۔اک پرسکون نیند لینے کے بعد وہ کل سے خاصہ بہتر لگ رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم کہاں جارہے ہو۔۔؟"سلمان نے ناشتے کے دوران پوچھا تو ارمان نے ہاتھ روک کر انہیں دیکھا۔

"ایک ضروری کام ہے۔کیوں کوئی کام تھا۔۔؟"

"نہیں۔کوئی خاص کام نہیں تھا۔"

"میں آج گھر جانے کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔"سردار نے کہا تو سلمان سیدھے ہو بیٹھے۔یاسر اور ارمان نے بھی چہرے اٹھا کر انہیں دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کچھ دن اور ٹھہر جائیں نا، سر۔۔یاسر تو یہیں ہے۔"

"نہیں بیٹے۔وہاں گھر تنہا ہے۔ملازمین اور زمینوں کے بہت سے کام دیکھنے ہوتے ہیں۔میں پہلے ہی ایک ہفتے سے چھٹی پر ہوں۔مزید چھٹی نہیں لے سکتا۔"ان کا جواز سن کر سلمان خاموش سے ہوگئے تھے۔یاسر نے اگلے ہی پل سر ہلایا تھا۔ساتھ ہی کانٹے سے انڈا توڑ کر منہ میں رکھا۔نفاست سے نوالہ چبایا۔

"ٹھیک ہے۔میں آپکو گھر چھوڑ دونگا۔"

"تم کہیں باہر نہیں جاؤگے۔۔"سلمان نے یکدم ٹوکا تو اس نے گہرا سانس لیا۔

"جی چیف۔۔میں بس دادا کو چھوڑ کر واپس آجاؤنگا۔مجھے ارمان کے ساتھ کچھ تحقیقات کرنی ہیں۔" اسکے کہنے پر انہوں نے چند پل بعد سر ہلایا تھا۔

"دادا۔۔آپ ابھی مت جائیں۔ایک کام ہے جہاں آپکا ہونا بے حد ضروری ہے۔"ارمان نے یکدم کہا تو سب نے یکبارگی اسکی جانب دیکھا۔سلمان کے چہرے پر ناسمجھی سی ابھری تھی۔

www.urdunovelbank.com

"اور ایسا کونسا ضروری کام ہے۔۔؟"

"ہے ایک کام۔۔میں آج آپکو تمام تفصیلات بتادونگا۔اگر آج وہ کام نہیں ہوا تو آپ اپنے گھر چلے جایئے گا۔"وہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔سردار نے اسکے ادھورے ناشتے کو دیکھا۔

"اچھا ناشتہ تو پورا کرلو۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نکلتا ہوں۔۔مجھے ذرا کچھ ضروری کام ہے۔"وہ عجلت میں چابی اور موبائل جیب میں اڑستا باہر کی جانب بڑھا تو سلمان نے بے ساختہ گہرا سانس بھر کر سر نفی میں ہلایا۔

"اس لڑکے کا کچھ نہیں ہوسکتا۔چھٹی کے دن بھی اسکے ضروری اور غیر ضروری کام ختم نہیں ہوتے۔"یاسر نے یونہی چہرہ پھیر کر اسکی پشت کو دیکھا تھا۔وہ داخلی دروازے سے دور ہوتا جارہا تھا۔وہ دوبارہ سے اپنے کھانے کی جانب متوجہ ہوا تھا۔ناشتے کے بعد وہ کمرے میں دوبارہ چلا آیا تھا۔خالی اسٹڈی ٹیبل کی جانب دیکھا اور پھر کچھ سوچ کر نمبر ملانے لگا۔

"ہاں ساحر۔۔میں ارمان کے گھر ہوں۔تم مجھے ثمرین رضا اور دوسرے کیسس کی فائلز لا کر دے سکتے ہو۔۔؟"پھر چند پل ٹھہر کر دوسری جانب کچھ سنا۔

"نہیں میں ایجنسی نہیں آسکتا ایک دو دن تک۔اسی لیے گھر پر ہی کیس اسٹڈی کرلونگا۔"فون رکھ کر وہ کمرے سے باہر چلا آیا تھا۔ٹی وی لاؤنج میں سلمان اور سردار بیٹھے تھے۔آج چھٹی کا دن تھا اسی لیے سلمان فارغ تھے۔اسی فراغت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ سردار کو بھرپور کمپنی دے رہے تھے۔وہ بھی ان کے ساتھ آ بیٹھا تھا۔نیوز چینلز پر کل ہوا واقعہ پورے زور و شور سے بحث کا حصہ تھا۔حنیفہ مظہر، حسن مصطفی اور واجد حسن کی جانب سے کیے گئے بھاری انکشافات پر سب کو بات کرنے کا موقع مل گیا تھا۔وہ تینوں بھی اب کہ پوری طرح ٹی وی کی جانب متوجہ تھے۔

"یہ واجد بیوقوف ہے یا اس نے کوئی چال چلی ہے۔۔؟"

سلمان نے قدرے بیزار ہو کر واجد کا چہرہ نیوز چینل پر ابھرتے دیکھ کر پوچھا تھا۔ وہ جو پیچھے ہو کر بیٹھا تھا لمحے بھر کو انہیں دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ بیوقوف نہیں ہے۔سیاسی طور پر تو بالکل بھی نہیں۔لیکن وہ ازدواجی طور پر ایک انتہائی بیوقوف شخص ہے۔اس نے اپنے تئیں ایک اچھا پلان بنایا اور سیلینہ کو جھوٹ کے ذریعے گھیرنے کی کوشش کی لیکن اس نے ایک پل کے لیے بھی یہ نہیں سوچا کہ اگر سیلینہ نے اس سب سے انکار کردیا تو وہ کیسے اپنے بیانیے کا دفاع کرسکے گا۔اس نے محض یہ سوچا کہ اگر سیلینہ کے پاس کوئی راستہ نہ چھوڑا جائے تو وہ اسکے پاس دوبارہ چلی آئے گی۔"آخر میں کہہ کر کندھے اچکائے۔

سسپینڈر ڈریس میں ملبوس، ڈریس شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولے، گریبان کو ذرا انداز سے پیچھے کیے، ماتھے پر بال بکھیرے، وہ اس صبح میں کسی ٹائپ رائٹر جیسا لگتا تھا۔ہینڈسم ٹائپ رائٹر۔۔

"لیکن وہ ایسا کیوں کررہا ہے۔۔؟ سیلینہ اسے واضح الفاظ میں اپنی ناپسندیدگی کے بارے میں بتاچکی ہے۔"سردار کو تو واجد کبھی پسند تھا ہی نہیں۔ان کے پوچھنے پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"وہ سیلینہ سے آبسیسڈ ہے، دادا۔اسے یہ بات خود بھی نہیں پتہ ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اسے یہ نہیں پتہ۔۔؟" انہیں حیرت ہوئی تھی۔

"جی۔اسے یہ بات نہیں پتہ۔ہم میں سے بہت لوگ محبت اور آبسیشن کے درمیان فرق نہیں کرپاتے۔ہمیں اپنا آبسیسڈ اور انتہائی ایب نارمل رویہ محبت لگ رہا ہوتا ہے۔اسے بھی یہی لگ رہا ہے۔جو حملہ آور سیلینہ کے پیچھے ہے اسے بھی یہی لگتا ہے۔وہ ایک فین ہے۔فینز کو آبسیشن کبھی غلط نہیں لگ سکتا۔وہ اسے محبت جستفائی کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتے ہیں۔جیسے یہ۔۔"ٹھہر کر انگلی سے ٹی وی کی جانب اشارہ کیا۔۔"یہ سب کررہا ہے۔اور اسی لیے بہت سے آرٹسٹس اپنے فینز سے کوئی بھی تعلق استوار کرنے سے گریز برتتے ہیں۔"

"واقعی۔۔اسکا رویہ انتہائی ہے۔اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور رات کو پریس کانفرنس میں اتنا بڑا جھوٹ بھی اتنے آرام سے کہہ دیا۔"سلمان نے کہا تو دادا نے سر ہلایا۔

"صد شکر کہ حنیفہ نے آگے بڑھ کر سب کی غلط فہمیاں سیلینہ کے متعلق دور کردیں۔ویسے میں حیران ہوں۔۔جب میں اسے کہتا رہا کہ تم ایکسیپٹ کیوں نہیں کرلیتے سب کے سامنے۔تو وہ مجھے ہمیشہ ٹالتا رہا۔اب جانے کیوں یکدم وہ سب کچھ قبول کرگیا ہے۔ہے نا عجیب۔۔؟" سردار نے قدرے ناسمجھی سے کہہ کر تائیدی انداز میں سلمان کی جانب دیکھا تو انہوں نے یکدم یاسر کو دیکھا۔وہ اثر لیے بغیر ٹی وی دیکھ رہا تھا۔

"جی سر۔میں بھی حیران ہوں کہ کس نے اور کیسے اسے قائل کیا ہے۔۔کیا تم جانتے ہو، یاسر۔۔؟" اس نے بے اختیار سلمان کی جانب دیکھا تھا۔وہ اسے ہی مسکراتی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔وہ جانتے تھے۔اس نے گہرا سانس لے کر سر ہلایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"شاید انہیں احساس ہوگیا ہو۔ضروری نہیں ہے کہ کسی نے انہیں قبول کرنے کے لیے قائل کیا ہو۔"اسی سکون سے کہا تو سلمان نے مسکراہٹ دبائی۔سردار اسکی بات سمجھ کر سر ہلارہے تھے۔ کتنا کم جانتے تھے وہ اسے۔۔

"چلو جو بھی ہوا اچھا ہی ہوا۔لیکن اب سیلینہ، واجد کی پریس کانفرنس کا انکار کیسے کرے گی۔۔؟ کیا یہ اسکی شہرت کے لیے برا نہیں ہوگا۔۔۔؟"

"وہ نہیں کرے گی۔"اس نے کہا تو ان دونوں نے اسکی جانب چونک کر دیکھا۔یاسر کے آگے ہسپتال کا وہ مصنوعی روشنیوں سے جگمگاتا کمرہ نگاہوں کے سامنے آیا تھا۔وہ موبائل سامنے کیے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

واجد کی پریس کانفرنس دیکھ رہا تھا۔پھر اس نے موبائل ہاتھ میں سیدھا کیا اور چند ایک نمبر ڈائل کرنے لگا۔اگلے ہی پل فون اٹھالیا گیا تھا۔دوسری جانب نظر تھا۔

"سیلینہ اس پریس کانفرنس کا جواب نہیں دے گی، نظر۔۔"اس نے بغیر کسی تمہید کے سپاٹ سے انداز میں بات شروع کی تو وہ دوسری جانب گڑبڑایا۔

"کیا مطلب۔۔؟"

"تم اس پریس کانفرنس کا خود جواب دو گے۔اسکے مینیجر ہونے کے ناطے۔"

"لیکن۔۔لوگوں کو اسکی وضاحت درکار ہوگی نہ کہ میری۔۔"

"مجھے کچھ نہیں پتہ۔تم اسکے لیے آئے جتنے ڈرامے دوسری ایکٹریس کو اسائین کرچکے ہو، اسکے بدلے تم اگر اس پر یہ احسان کردوگے تو تمہارے لیے بہت بہتر ہوگا۔"اسکی آواز ٹھنڈی تھی۔

دوسری جانب جیسے نظر کو سانپ سونگھ گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ ڈرامے۔۔"

"مجھے مزید کوئی بکواس نہیں سننی۔تم اسے فون کر کے ابھی کہو گے کہ اس سب کا جواب تم دوگے وہ نہیں۔"اگلے ہی پل اس نے فون کان سے ہٹا لیا تھا۔اس نے آس پاس دیکھا تو ہسپتال کا کمرہ کہیں تحلیل ہوگیا تھا۔دادا اور سلمان اسکے جواب کا انتظار کررہے تھے۔اس نے گہرا سانس لیا اور پھر سیدھا ہو بیٹھا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نظر اسکا مینیجر ہے۔وہ ہی اس سارے واقعے کو ڈیل کرے گا۔سیلینہ اب رپورٹرز کے سامنے نہیں جائے گی۔"اسی پل اسکا فون بجنے لگا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ساحر گھر کے باہر اسکا انتظار کررہا تھا۔وہ اٹھ کر باہر گیا تو وہ دونوں پھر سے ٹی وی کی جانب متوجہ ہوگئے۔

☆☆☆☆

سائرہ صبح ہی صبح فوٹو شوٹ کے میک اپ کے لیے سیٹ پر گئ ہوئ تھی۔جب واپس پلٹی تو لمحے بھر کو ٹھٹھک کر رک سی گئ۔گھر میں ہر جانب عجیب سی مہک بکھری تھی۔اس نے صوفیہ کے کمرے سے نکلتی سسٹر کو دیکھا تو اسے آواز دے کر بلایا۔وہ خوشی سے مسکراتی آگے بڑھ آئ تھی۔کچھ غیر معمولی تھا اسکے چہرے پر۔عجیب سی خوشی۔۔

"کیا کوئ آیا ہوا ہے۔۔؟"

"جی بی بی۔۔"

"کون۔۔؟" اس نے پرس اور سامان اسے تھمایا اور پھر خود ہی آگے بڑھ آئ۔راہداری عبور کی تو ماں کا کمرہ نگاہوں کے سامنے آیا۔اس نے ادھ کھلا دروازہ مزید دھکیلا تو ساکت ہو کر ٹھہر سی گئ۔کمرہ پھولوں سے بھرا تھا۔بیڈ، صوفے، ٹیبل۔۔ہر جانب پھولوں کے بکے رکھے تھے۔وہ کرسی بیڈ سے قریب لگائے بیٹھا تھا۔صوفیہ سے باتیں بھی کررہا تھا۔بالکل نارمل باتیں۔۔جیسے وہ ہر روز ان سے ایسے ہی باتیں کرتا رہا ہو۔اسکی باتیں، اپنی جاب کی باتیں، انکی صحتیابی کی باتیں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

کچھ محسوس کر کے اس نے آہستہ سے گردن پھیر کر دیکھا تو ٹھہر گیا۔پھر اگلے ہی پل اٹھ کھڑا ہوا۔وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔بالکل ساکت ہوئی۔۔پھر اس نے ایک نگاہ کمرے پر ڈالی۔۔آج وہاں دوائیوں کی بو نہیں

تھی۔آج وہاں محض پھولوں کی خوشبو تھی۔

"یہ سب۔۔یہ سب کیا ہے۔۔؟"

اسکی آواز میں باریک سی لرزش تھی۔

"آپکی ماں کے لیے تحفہ۔مجھے کل اس کمرے میں پھولوں کی کمی بہت شدت سے محسوس ہوئی تھی۔"بالکل نارمل انداز میں بتایا۔وہ حلق میں کئی آنسو روکے اسے دیکھتی رہی۔ پھر اسی تیزی سے پلٹ گئی۔وہ اسکے پیچھے آیا تھا۔وہ آگے بڑھتی آنسو روک رہی تھی۔ارمان نے اسے آواز دے کر روکا تو وہ لمحے بھر کو رکی۔۔وہ قدم قدم چلتا اسکی جانب بڑھ آیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپکو کیا لگا تھا، سائرہ۔۔؟"

"مجھے لگا تھا کہ آپ۔۔آپ اب کبھی واپس نہیں آئیں گے۔آپ بھی ہر مرد کی طرح میری ذمہ داری دیکھ کر پیچھے ہٹ جائیں گے۔" اس نے آنسو گرنے نہیں دیے۔وہ کسی کے سامنے نہیں روتی تھی۔ارمان نے اسے کہنی سے تھام کر نرمی سے اپنی جانب موڑا تھا۔

"میں شاکڈ تھا۔"

"آپکو بھی باقی سب کی طرح نہیں آنا چاہیے تھا۔کہیں آپ مجھ پر ترس تو نہیں کھا رہے۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میری طرف دیکھیں۔کیا آپکو لگتا ہے میں آپ پر ترس کھا رہا ہوں۔؟" اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔مضبوط سی سائرہ کی آنکھیں گلابی تھیں اور اگلے ہی پل کئ آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔

"میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں، سائرہ۔آپکی تمام تر اچھائیوں، برائیوں، ذمہ داریوں اور غیر ذمہ داریوں کے ساتھ آپکو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہتا ہوں۔میرے کس انداز سے آپکو لگا کہ میں آپ پر ترس کھا رہا ہوں۔۔؟"وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

"اگر میں انکار کردوں تو۔۔؟"

"تو میں آپکو منا لونگا۔"وہ ہنس دی تھی۔آنسوؤں کے درمیان۔۔بالکل کمزور لمحے میں۔۔

"مجھے منانا اتنا آسان نہیں ہے۔"گیلی سانس اندر کھینچ کر کہا تو وہ مسکرایا۔

"جانتا ہوں کتنی زبردست خاتون ہیں آپ۔"وہ پھر سے ہنس دی تھی۔وہ اسے چند پل دیکھتا رہا۔

"میں آج آپکے لیے رشتہ لے کر آؤنگا۔آپکو اس رشتے کے لیے ہاں بھرنی ہی ہوگی۔میں سب کو لاؤنگا۔دادا، بابا، حنیفہ انکل، سیلینہ، یاسر۔۔سب کو۔۔ضرورت پڑی تو اس شہر کے لوگوں کو بھی۔ اس شہر کو بھی۔آپ انکار نہیں کرسکیں گی۔"وہ چہرہ اٹھائے حیرت سے اسے دیکھ کر رہ گئ تھی۔وہ اتنے اٹل لہجے میں کہہ رہا تھا جیسے اگر اسے پورا شہر اکھٹا کر کے لانا پڑا تو وہ اسکے لیے لے ہی آئے گا۔

"رشتہ۔۔؟"

"جی ہاں رشتہ۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لیکن میں نے تو کوئی تیاری نہیں کی ہے۔"

"آپکو کسی تیاری کی ضرورت ہے کیا۔۔؟" ٹھہر کر پوچھا تو اسکے رخسار گلابی ہوئے۔

" یہ والی تیاری نہیں۔۔مہمانوں کی تیاری۔"

"کسی تیاری کی ضرورت نہیں ہے۔ہم مٹھائیاں لائیں گے آپ بس انہیں سوئیکار(قبول) کرلینا۔۔"

وہ اسکے ہندی لفظ پر ہنس پڑی تھی۔وہ خود بھی ہنس رہا تھا۔پھر باہر جانے کے لیے قدم بڑھائے تو وہ بے اختیار ہی پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔وہ مڑا، ماتھے تک ہاتھ لے جا کر سلام کیا اور پھر لبوں پر بھرپور مسکراہٹ سجائے باہر کی جانب بڑھ گیا۔وہ اگلے ہی پل ماں کے کمرے تک چلی آئی تھی۔ پھر ٹھہر کر ایک پل کو پھولوں کی خوشبو سانس کے ساتھ اندر اتاری۔

اسے حیرت بھی ہوئی تھی۔اسے ماں کے کمرے کے لیے آج تک پھولوں کا خیال بھلا کیوں نہیں آیا تھا؟ وہ ماں کے بستر کے ساتھ رکھی کرسی کھینچ بیٹھی تھی۔اسے اب انہیں اپنے متوقع رشتے کے متعلق بتانا تھا۔بھلے ہی وہ ردعمل نہیں دیا کرتی تھیں لیکن وہ انہیں بتانا چاہتی تھی۔اور وہ انہیں بتارہی تھی۔دروازے میں کھڑی، سسٹر فلورینس نے آج بہت دنوں بعد اس گھر میں پھولوں کی الوہی مہک محسوس کی تھی۔

☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

وہ گھر واپس آیا تو گہری دوپہر ہو رہی تھی۔ سردار اور سلمان، حنیفہ کی طرف گئے تھے۔ یلیسہ نے ان دونوں کو کھانے پر بلایا تھا۔اس نے کمرے میں جھانکا تو یاسر فائلز میں سر دیے نظر آیا۔وہ آگے بڑھ آیا۔ایک نظر اس پر ڈالی اور دوسری نگاہ فائل پر۔۔

"تم کھانے پر نہیں گئے۔۔؟"

"بھوک نہیں تھی۔"اس نے سر اٹھائے بغیر کہا تھا۔پھر کچھ یاد آنے پر ارمان کو دیکھا۔

"سیلیسہ کو کسی گارڈ نے حملے کی جگہ پر بلایا تھا۔تا کہ میری چیزیں اس سے واپس لے سکے۔اسے یہ بات کیسے پتہ چلی کہ سیلسہ کے پاس میری چیزیں تھیں جو وہ مجھے لوٹانا چاہتی تھی۔۔؟"

ارمان نے اسے دیکھا پھر لاعلمی سے کندھے اچکائے۔

"وہ تم سے ملنے سے پہلے ایجنسی گی تھیں کیا۔۔؟"

"پتہ نہیں۔"

"تم ان سے خود کیوں نہیں پوچھ لیتے۔۔؟"

"ابھی۔۔؟"

"ہاں ابھی۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ابھی تو وہ دعوتوں میں مصروف ہوگی۔"وہ ہنس دیا تھا۔

صرف تین مرد ہیں جو آلریڈی وہاں کھانا کھا چکے ہونگے۔ایسی بھی کوئی ولیمے کی دعوت نہیں "

"ہورہی وہاں۔

"تو پھر۔۔اسے بلائیں۔۔؟"

"آف کورس۔۔"اس نے سر ہلایا اور پھر سامنے دھرا فون اٹھالیا۔ارمان نے اگلے ہی پل اسکے ہاتھ سے فون اُچکا تھا۔

"یہ کیا کررہے ہو۔۔؟"

"سیلینہ کو بلا رہا ہوں۔"اس نے گہرا سانس لے کر اسے دیکھا تھا۔پھر ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر جھکا۔

"ان کے گھر جاؤ اور انہیں بہت اہتمام سے بلا کر یہاں لاؤ۔کتنا برا لگے گا جب وہ وہاں سے یہ کہہ کر اٹھیں گی کہ مجھے یاسر بلارہا ہے۔ان کی پوزیشن آکورڈ ہوجائے گی۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"تم مجھے میرا فون دو۔۔"

"ہرگز نہیں۔۔شرافت سے اٹھو اور سب کے درمیان سے انہیں معذرت کر کے لے کر آؤ۔"

اور وہ جو بگڑے نقوش لیے اسے دیکھ رہا تھا، کچھ لمحات بعد گھر کا دروازہ پار کرتا ساتھ بنے گھر کی جانب بڑھا تھا۔سسپینڈر میں ملبوس، نائنٹیز کا وجیہہ سا ٹائپ رائٹر۔۔اگلے ہی پل وہ حنیفہ کا مختصر دالان عبور کر کے داخلی دروازے کی جانب بڑھ آیا تھا۔لاؤنج سے ہنسنے کی آوازیں آرہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

یقینا وہ تینوں سیلینہ کی کمپنی بہت انجوائے کررہے تھے۔اسکے ماتھے پر بل بے ساختہ ہی ابھرے تھے۔وہ کھنکھار کر اندر داخل ہوا تو سب نے بے اختیار ہی اسکی جانب دیکھا۔

"ارے یاسر۔۔آؤ نا۔۔"حنیفہ نے اسے دروازے کے پاس ٹھہرتا دیکھ کر کہا تھا۔وہ آگے بڑھ آیا۔ ایک نگاہ اس پر ڈالی۔مکمل سیاہ چوڑی دار پجامے اور ٹخنوں تک گرتی فراک میں ملبوس، بالوں کو ہاف باندھے، دوپٹہ گلے میں لپیٹے وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"کوئی کام تھا بیٹے۔۔؟"

"جی انکل۔۔میں سیلینہ کو لینے آیا ہوں۔مجھے اور ارمان کو کیس کے متعلق اس سے کچھ بات کرنی ہے۔"سب نے بے ساختہ اسکی جانب دیکھا تھا۔

"ہاں سیلینہ۔۔تم جاؤ بچے۔۔"حنیفہ نے کہا تو وہ سر ہلاتی مسکرا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔پھر اسکے ساتھ ہی باہر کی جانب بڑھ آئی۔ان کے جاتے ہی سردار نے چہرہ گھما کر حنیفہ کی جانب دیکھا تھا۔انہیں جیسے اپنا بھولا بسرا سا کوندا بے ساختہ ہی یاد آیا تھا۔

"میرے پوتے کے ساتھ تمہاری بیٹی کی جوڑی کمال لگے گی نا۔۔"حنیفہ ان کے اچانک سے کہنے پر ساکت ہوئے تھے۔سلمان مسکراہٹ دبائے سردار کے پرجوش انداز کو دیکھ رہے تھے۔

"جی سر۔۔؟"

"اچھے لگتے ہیں نا ساتھ۔۔؟" حنیفہ نے تھوک نگل کر داخلی دروازے کو دیکھا تھا جہاں سے وہ دونوں بس ابھی ابھی نکل کر گئے تھے۔پھر ایک نگاہ سلمان پر ڈالی۔ دوسری سردار پر۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"اچھے تو لگتے ہیں۔۔لیکن بچے بھی اس بات پر راضی ہونگے یا نہیں۔۔؟"

"تم راضی ہو۔۔؟"

"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔۔؟" سردار نے ان کے جواب پر دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر آنکھیں بند کی تھیں۔انہیں جیسے بہت مزہ آیا تھا۔پھر وہ ان دونوں کی جانب جھکے۔جیسے رازداری سے کچھ بتانا چاہا۔وہ دونوں بھی انکی بات سننے کے لیے آگے جھکے تھے۔

"ہم ان دونوں کے حق میں ایک سازش کریں گے۔"

"کیسی سازش۔۔؟" سردار کے سرگوشی میں کہنے پر سلمان نے بھی اتنی ہی سرگوشی میں پوچھا تھا۔

"ہم ان کا رشتہ طے کردیں گے۔پھر ہم انہیں ایموشنلی بلیک میل کریں گے۔"

"آپکو لگتا ہے کہ آپ یاسر کو ایموشنلی بلیک میل کر سکتے ہیں۔۔؟" حنیفہ نے قدرے حیرت سے پوچھا تھا۔دادا اور سلمان نے ایک دوسری کی جانب دیکھا۔حنیفہ کی بات میں بہر حال وزن تھا۔اس جن کو بلیک میل کرنا بہت مشکل تھا۔لیکن دادا نے سر جھٹکا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اگر تم نے سیلینہ سے شادی نہیں کی تو میرا گھر چھوڑدینا یاسر۔۔ایسے کہونگا میں اسے۔"

"سر۔۔وہ آپکا گھر واقعی چھوڑدے گا۔"حنیفہ کے بیچارگی سے کہنے پر سلمان کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

"بالکل۔۔وہ چھوٹا بچہ نہیں ہے۔شہر میں اسکا اپنا اپارٹمنٹ ہے۔وہ وہاں آکر آرام سے رہ سکتا ہے۔"سلمان نے بھی حنیفہ کی تائید کی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"پھر ہم وہ بہانہ کریں گے جو ہر بوڑھے شخص کا آخری حربہ ہوتا ہے۔ہم اسے کہیں گے کہ ہم سے تعلق رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں اگر تم نے سیلینہ سے شادی نہیں کی تو۔"

"مجھے ڈر ہے کہ وہ واقعی آپ سے تعلق نہ توڑ دے۔"اب کہ سلمان نے فکر مندی سے کہا تو حنیفہ کا قہقہہ ابھرا۔سردار نے ان دونوں کو قدرے خفگی سے دیکھا تھا۔

"ہمیں ایسا ہی کچھ سوچنا ہوگا۔ایسی کیا دھمکی دیں کہ وہ دونوں اس رشتے پر راضی ہوجائیں۔"

"ہم ان سے ایک کانٹریکٹ سائین کروالیتے ہیں۔"سلمان کے کہنے پر حنیفہ نے انکی جانب حیرت سے دیکھا تھا۔

"کیسا کانٹریکٹ۔۔؟"

"سیلینہ کو ایک عدد گارڈ کی ضرورت ہے۔وہ گھر میں بھی محفوظ نہیں ہے اسی لیے ایک باڈی گارڈ شوہر چاہیے ہوگا۔یاسر سے اچھا اسے باڈی گارڈ شوہر نہیں مل سکے گا۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"اور آپ لوگوں کو لگتا ہے کہ یاسر اس کانٹریکٹ پر دستخط کردے گا۔۔!"انہیں جیسے بہت حیرت ہوئی تھی۔نگاہوں میں ایسا تاثر تھا گویا ان دونوں کی عقل پر ماتم کررہے ہوں۔

"وہ ایک خود مختار دراز سا مرد ہے۔ہم اس سے اسکی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرواسکتے۔"انہوں نے کہا اور پھر پیچھے ہو بیٹھے۔وہ تینوں ہی مایوس نظر آرہے تھے۔اسی پہر باہر کی جانب بڑھتی سیلینہ نے یاسر پر اک نگاہ ڈالی تھی۔اترتی دھوپ کی روشنی میں وہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔اسے احساس نہیں ہوسکا کہ وہ اسے چہرہ پھیرے دیکھ رہی ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اگر سامنے دیکھ کر نہ چلا جائے تو قوی امکان یہی ہے کہ آپ گر سکتی ہیں۔اور اگر آپ گریں تو میں آپکو اٹھانے کے لیے ہرگز نہیں رکونگا۔"اس نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ چونکی۔پھر خجل ہو کر سامنے دیکھا۔

"کیسی طبیعت ہے اب تمہاری۔۔؟"

"بہتر۔"

"رات کو ٹھیک سے سوئے تھے۔۔؟"

"ہاں۔"

"درد تو نہیں ہے زخم میں۔۔؟"

"نہیں۔"

"کیا تم یک لفظی جواب دے کر مجھے غصہ دلاتے رہو گے۔۔؟" اس نے رک کر پوچھ ہی لیا۔وہ جو آگے بڑھ رہا تھا اسے پلٹ کر دیکھا۔

"تم ٹھیک ہو۔۔؟"

وہ اسکے سوال پر حیران ہوئی تھی۔کیا وہ اتنے آرام سے اسکی بات مان رہا تھا؟

"ہوں۔"

"رات کو ٹھیک سے سوئی تھیں۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں۔"

"نیا گھر کیسا لگ رہا ہے۔۔؟"

"بہت اچھا۔"

"کیا تم یک لفظی جواب دے کر مجھے غصہ دلاتی رہو گی۔؟ پلیز۔۔کوئی لمبا سا پیراگراف کہو ان سوالات کے جواب میں۔"مزے سے کہا تو وہ ٹھہری اور پھر یکدم ہنس دی۔وہ سر جھٹک کر مسکرایا تھا۔وہ اب پھر سے ساتھ ساتھ چلنے لگے تھے۔

"کتنے برے ہو تم۔۔"

کسی نے مجھ سے بارش میں کہا تھا کہ اسے مجھ سے ہمیشہ ملنے پر کچھ اور محبت ہو جاتی ہے۔کون "تھا بھلا وہ۔۔؟

"تم میرے ساتھ ایسے نہیں کرسکتے۔"اس نے گلابی ہوتے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے چھپایا تھا۔

"وہ میں نے غلطی سے کہہ دیا تھا۔"

وہ رک گیا۔اسے حیرت سے دیکھا۔یعنی واقعی دیکھا۔

"کیا تم غلطی سے لوگوں کو ایسی باتیں کہتی ہو۔۔؟"

"نہیں۔۔اف۔۔تم" اسے جواب دینے کے بجائے وہ اندر بھاگ گئی تھی۔ارمان لاؤنج میں ہی براجمان تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسے اندر آتا دیکھا تو سیدھا ہو بیٹھا۔اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ صوفے پر بیٹھ گئ۔چہرہ اب تک گلابی ہو کر دہک رہا تھا۔یاسر بھی پیچھے سے چلا آیا اور اسکے عین سامنے رکھے صوفے پر آ بیٹھا۔اس نے رُخ ذرا تِرچھا کر کے ارمان کی جانب کرلیا تھا۔

"کیسی ہیں آپ، سیلینہ۔۔؟" ارمان نے اچھے میزبان کی طرح پوچھا تو اس نے سر ہلایا۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔"

"کیا تم مجھ سے ملنے سے قبل ایجنسی گئ تھیں۔۔؟" ارمان کو تمہید باندھتا دیکھ کر اس نے براہِ راست سوال کیا تو وہ چونکی۔ارمان نے اسے دیکھ کر گہرا سانس لیا تھا۔(یہ آدمی کبھی نہیں سدھرے گا)

"کب۔۔؟"

"جس رات تم پر حملہ ہوا تھا۔"سامنے بیٹھی، سیاہ لباس میں ملبوس لڑکی نے لمحے بھر کو سوچا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"ہاں۔۔میں گئ تھی۔"وہ دونوں سیدھے ہو بیٹھے تھے۔

"کیا تم نے کسی گارڈ سے میرے بارے میں پوچھا تھا۔۔؟" اس نے سنجیدگی سے اپنی جانب اشارہ کر کے پوچھا تو وہ ٹھہری۔۔

"میں نے تو بہت سے گارڈز سے تمہارے بارے میں پوچھا تھا۔"

"کیا تم نے کسی کو ان چیزوں کے بارے میں بتایا تھا جو تم مجھے لوٹانے والی تھیں۔۔؟" اس نے پھر یاد کرنا چاہا اور سر ہلایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کچھ گارڈز نے مجھ سے پوچھا تھا کہ میں تمہارا کیوں پوچھ رہی ہوں، تب میں نے انہیں ہاتھ میں پکڑا بیگ

سامنے کر کے دکھایا تھا۔کہ مجھے تمہیں تمہاری چیزیں واپس کرنی تھیں۔۔"ان دونوں نے اسکے جواب پر ایک دوسری کی جانب دیکھا تھا۔کچھ پل بعد ارمان کھنکھار کر سیدھا ہو بیٹھا تھا۔ساتھ رکھی فائل سے چند تصاویر نکال کر اسکے سامنے درمیانی ٹیبل پر رکھی۔اس نے ایک نظر ان تصاویر کو دیکھا اور پھر ارمان کو۔

"یہ تمام وہ ایکٹریس ہیں جو آپکی ایجنسی سے تعلق رکھتی ہیں اور کافی عرصے سے غائب ہیں۔ان میں سے ایک کا قتل کیا جاچکا ہے اور باقی کی موجودگی کا علم نہیں تو انہیں لاپتہ قرار دیا جاچکا ہے۔آپ ان تصاویر کو دیکھیں اور بتائیں۔۔کہ آپ کو ان تمام ایکٹریس میں کیا بات کامن لگتی ہے۔۔؟" اس نے ایک نظر ان دونوں پر ڈالی اور پھر ان تمام تصاویر کو نگاہ جھکا کر دیکھا۔

"یہ سب انتہائی خوبصورت ایکٹریس ہیں۔"کچھ تھا کہ سامنے براجمان گارڈ آہستہ سے سیدھا ہو بیٹھا تھا۔ارمان بھی اسکے جواب پر چونکا تھا۔

"خوبصورت۔۔؟" ٹھہر کر سوالیہ سا پوچھا تو اس نے سر ہلایا۔

"یہ سب بہت خوبصورت ایکٹریس مانی جاتی ہیں انڈسٹری میں۔لیکن۔۔"وہ آخر میں الجھ کر ٹھہری تو ارمان آگے ہو بیٹھا۔بغور اسکا چہرہ دیکھا۔۔

"لیکن۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لیکن یہ تمام ایکٹریس ایک خاص قسم کے پیٹرن کے تحت خوبصورت ہیں۔"

"مطلب۔۔؟" یاسر کی آنکھوں میں گہری نا سمجھی سی ابھری تھی۔وہ آگے بڑھی اور ہلکا سا جھکی۔ پھر ان تصاویر کو آگے پیچھے کر کے رکھا۔پھر سب سے پہلی تصویر پر انگلی رکھی۔

"یہ ایکٹریس۔۔ان تمام ایکٹریس میں سے کم خوبصورت ہے۔"دوسری انگلی اگلی تصویر پر رکھی۔۔ "پھر یہ۔۔پھر یہ۔۔"وہ انگلی رکھتی جارہی تھی۔اس نے لمحے بھر کو آنکھیں سکیڑ کر اسکی جانب دیکھا تھا۔

"یہ سب ایکٹریس خوبصورت ہیں لیکن یہ آپس میں ایک دوسرے سے کم اور زیادہ خوبصورت ہیں۔مطلب پہلے نمبر پر خوبصورتی میں یہ ایکٹریس ہیں اور پھر یہ والی اس سے ذرا کم خوبصورت۔۔ میں نے یہ تصاویر اسی ترتیب سے رکھی ہیں۔"اس نے کہہ کر چہرہ اٹھایا تھا۔ارمان اسکی بات سمجھنے کی کوشش کررہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اوکے۔۔اور کوئی کامن بات۔۔جو آپکو محسوس ہو۔۔"

"آپ مجھ سے یہ کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔؟"

"دیکھیں۔۔حملہ آور نے وکٹمز کو رینڈم بیسس پر نہیں چنا ہوگا۔کوئ نہ کوئ وجہ ہوگی ان سب کا چناؤ کرنے کی۔اگر ہمیں وہ وجہ پتہ چل جائے تو آدھا کیس یونہی حل ہوسکتا ہے۔"اس کی وضاحت پر وہ سرہلانے لگی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

"ہوسکتا ہے وہ کوئی فین ہو اور خوبصورت ایکٹریس کے ساتھ آبسیسڈ ہو۔۔"ارمان نے اسکی تجویز پر سر ہلایا تھا۔

"ہم اس بات پر بھی غور کرتے رہے ہیں کہ شاید وہ ان سب ایکٹریس کا فین ہو اور ان کی خوبصورتی سے خبطی ہو۔لیکن ابھی تک کوئی حتمی نتیجہ نہیں نکل سکا ہے۔"یاسر نے اسی پل فون نگاہوں کے سامنے کیا تھا۔پھر ساحر کو پیغام ٹائپ کرنے لگا۔

"کسے میسج کررہے ہو۔۔؟" ارمان نے اسکے آگے سے تصاویر سمیٹتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ساحر کو۔۔مجھے نچلے فلور کی حملے والے دن کی فوٹیج چاہیے۔میں دیکھنا چاہتا ہوں سیلینہ نے کن گارڈز کو ان چیزوں کے متعلق بتایا تھا۔"موبائل سے سر اٹھائے بغیر کہا تو اس نے سر ہلایا۔

"چلیں پھر مجھے اجازت دیں۔۔"

"فی الحال آپ کہیں نہیں جارہیں۔۔"ارمان نے اسکی بات سکون سے کاٹی تو وہ چونکی۔یاسر نے بھی اسے ایک نظر دیکھا تھا۔وہ مسکراتا ہوا، تصاویر کو فائلز میں رکھ رہا تھا۔

"کوئی کام تھا۔۔؟"

"بہت ضروری کام تھا۔"

"کیسا کام۔۔؟" اس نے ناسمجھی سے یاسر کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔وہ بھی اسے دیکھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آج سائرہ کے لیے رشتہ لے کر جانا ہے۔"بڑے اہتمام سے اک دھماکہ ان دونوں کے سروں پر پھٹا تھا۔اس نے باری باری ان دونوں کی ہونق شکلیں دیکھیں۔اف پیٹ میں گُدگُدی سی ہوئی تھی۔

"تم نے تو کہا تھا وہ مان نہیں رہی۔۔؟" پہلا سوال یاسر کی جانب سے ابھرا۔ارمان ڈھٹائی سے مسکرایا۔

"اب مان گئ ہے نا۔۔"

"لیکن۔۔رشتہ۔۔آج۔۔ایسے کیسے۔۔؟" سیلینہ نے منہ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔خوشی سے اسکی چیخ کسی سے بھی نکل سکتی تھی۔

"بس آج ہی لے کر جانا ہے۔ہمارے پاس شام تک کا وقت ہے۔"

"تم نے انکل کو بتایا۔۔؟" یاسر نے پوچھا تو اس نے سر نفی میں ہلایا۔پھر ان دونوں کو دیکھا۔۔

"تم دونوں میرے ساتھ چل کر انہیں ابھی بتاؤ گے اور انہیں شام تک رشتہ لے کر چلنے کے لیے راضی کرو گے۔"لیکن یاسر اسکی بات نہیں سن رہا تھا۔وہ اب اٹھ کر، اسکے ساتھ دھری فائل اٹھانے لگا تھا۔اسکا ارادہ بھانپ کر ارمان نے یکدم فائل اچکی تو وہ بگڑا۔۔

"یہ شرافت سے مجھے ادھر دو اور اپنے رشتے خود پکے کرو۔۔ میرے پاس وقت نہیں ہے ان سب کے لیے۔۔"

www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم اتنے ظالم کیسے ہوسکتے ہو۔۔؟؟ دوست مصیبت میں ہے اور تمہیں کیس کی پڑی ہوئی ہے۔۔!"سیاہ جوڑے میں ملبوس لڑکی نے حیرت سے کہہ کر اسے ناگوار نظروں سے گھورا تھا۔لو جی۔۔جس کا کیس ہے اسے ہی کوئی پرواہ نہیں۔وہ اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔

"یہ کسی اور کا نہیں، آپکا کیس ہے محترمہ۔۔!لیکن اس کیس کو لے کر آپکی سنجیدگی کو سلام کہنا پڑے گا۔"طنز کر کے وہ مڑنے لگا تو ارمان یکدم ہی اسکے سامنے آیا۔وہ بھی گھوم کر اسکے سامنے آئی تھی۔اس نے ان دونوں کو کڑے تیور لیے دیکھا تھا۔

"سامنے سے ہٹ جاؤ۔۔"

"ارمان۔۔آپ جائیں۔۔میں اس ضدی جِن کو لے کر آرہی ہوں۔۔"

"آپ شیور ہیں۔۔؟"

"ڈیم شیور۔۔"وہ ہنسی دباتا داخلی دروازے کی جانب بھاگا تو وہ اسکی جانب مڑی۔ہلکا سا مسکرائی۔

"تمہیں لگتا ہے تم مجھے وہاں لے جاسکتی ہو۔۔؟ وہ بھی میری مرضی کے بغیر۔۔"وہ حیران ہوا تھا۔اس نے سر

ہلایا تھا۔پھر ایک قدم آگے بڑھی تو وہ بے اختیار پیچھے ہوا۔وہ اسکے پیچھے ہونے پر ہنسی تھی۔

"کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو، یاسر عالم۔۔؟"

"میں کسی سے نہیں ڈرتا۔۔"بگڑے نقوش لیے کہا۔وہ ایک قدم اور قریب آئی تھی۔یاسر نے بے اختیار دوسرا قدم پیچھے لیا۔

www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تو پھر پیچھے کیوں جارہے ہو۔۔؟"

"کیونکہ مجھے نہیں پسند کہ کوئی میرے دائرے میں بغیر اجازت کے داخل ہو۔"سیلینہ کے آگے بڑھنے پر اس نے ایک قدم پھر پیچھے لیا تھا۔وہ بمشکل اپنی مسکراہٹ روک رہی تھی۔آنکھوں میں ڈھیروں شرارت لیے۔۔اسے تنگ کرتی ہوئی۔۔

"میں وارن کررہا ہوں۔۔"اس نے انگلی اٹھا کر مزید آگے بڑھنے سے خبردار کیا تھا۔وہ کہاں سن رہی تھی بھلا۔۔؟ گلابی لبوں کو دانتوں تلے دبائے، آگے بڑھ رہی تھی۔یاسر پیچھے رکھے صوفے سے ٹکرایا تھا۔وہ ذرا قریب بڑھی اور پھر بالکل آہستہ سے اسکے پیچھے رکھی فائل اٹھا لی۔۔یکدم ہی کئ قدم پیچھے لیے تو وہ چونکا۔۔آنکھوں میں پہلے نا سمجھی اور پھر غصہ ابھرا۔۔

"یہ فائل۔۔واپس کرو۔۔"

"ضرور۔۔لیکن رشتے کی بات کرنے کے بعد۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سیلینہ۔۔!"

"جی یاسر جی۔۔"اف۔۔اس نے ضبط سے آنکھیں بند کی تھیں۔پھر یکدم ہی آگے بڑھا تو وہ دور بھاگی۔فائل

اپنے سینے سے لگائے وہ ہنستی ہوئی اس سے دور جارہی تھی۔

"یہ تمہیں نہیں ملے گی۔۔"

"واپس کرو۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں۔۔"اور وہ اگلے ہی پل اسکے پیچھے بھاگا تھا۔خالی پڑے گھر میں اسکے قہقہے گونج رہے تھے۔ یاسر اسے مسلسل تنبیہہ کرتا، اسے پکڑنے کی تگ و دو میں تھا۔یکلخت ہی اس نے آگے بڑھ کر اسے کہنی سے تھام کر اپنی جانب گھمایا۔۔وہ داخلی دروازے کے قریب تھی۔۔اسکے گھمانے پر یکدم ہی اسکے بے حد قریب آگئی تھی۔۔ہنسی اگلے ہی پل سمٹی تھی۔۔یاسر بھی بے ساختہ ہی ٹھہر گیا تھا۔فائل، ارمان، شادی۔۔ذہن سے سب محو ہونے لگا۔

وہ چہرہ اٹھائے اسے دیکھ رہی تھی اور وہ چہرہ جھکائے۔۔داخلی دروازے میں یکدم ہی سنہری سی پریاں پھر سے اترنے لگی تھیں۔ہر جانب سے سنہری افشاں گر کر ان دونوں کو سنہرا کرتی جارہی تھی۔۔

"تمہاری آنکھیں۔۔"سیلینہ نے ہلکا سا کہا تھا۔

"میری آنکھیں کیا۔۔؟" وہ جیسے اسکا اگلا جملہ سننے کے لیے بے تاب ہوا تھا۔ ساتھ ہی گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اتنی خوبصورت ہیں۔۔"وہ جیسے کسی خواب کے زیرِ اثر بولی تھی۔اگلے ہی پل اس نے کسی طلسم میں گھر کر ہاتھ اٹھایا تھا۔یاسر نے ایک پل کو اسکے اپنی جانب بڑھتے ہاتھ کو دیکھا اور پھر اسے۔۔ اور قریب تھا کہ وہ اسے چھو لیتی لیکن وہ یکدم ہی دُور بھاگی تھی۔وہ جیسے کسی خواب سے جاگا۔ چونکا۔۔اسے دیکھا۔۔وہ اب ہنس رہی

تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمہاری آنکھیں بہت خوبصورت ہیں۔میری پسندیدہ آنکھیں۔لیکن ابھی۔۔میری دوست میرے لیے زیادہ اہم ہے۔اسی لیے تمہیں یہ فائل نہیں ملے گی۔۔"وہ گیٹ سے نکل کر اب اپنے گھر میں داخل ہورہی تھی۔وہ اسکے پیچھے ہی تھا۔داخلی دروازے میں آگے پیچھے وہ دونوں داخل ہوئے تو سب نے ان کی جانب دیکھا۔سیلینہ نے فائل سینے سے لگا رکھی تھی اور ہنس ہنس کر اسکا چہرہ گلابی ہورہا تھا۔جبکہ یاسر کا چہرہ شدید بے بسی کا مظاہرہ کررہا تھا۔

"یاسر آپ سے بات کرنے آیا ہے، بابا۔۔"ارمان نے فوراً ملغوبہ اس پر ڈالا تو اس نے آخر کار گہرا سانس لیا۔ایک قہر آلود نگاہ ارمان پر ڈال کر آگے بڑھ آیا۔سب چہرہ اٹھائے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔وہ صوفے پر آکر بیٹھا اور سب کو دیکھا۔۔ایک نگاہ سیلینہ پر بھی ڈالی۔۔اف۔۔جانے کیوں اس پر غصہ نہیں آتا تھا۔

"ارمان شادی کررہا ہے۔ہمیں آج اسکے لیے رشتہ لے کر جانا ہے۔سیلینہ کی دوست سائرہ کے یہاں۔"اس نے بات کا آغاز کیا تو سب چونکے۔سلمان اگلے ہی پل سیدھے ہو بیٹھے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہاسپٹل کے باہر تم نے سائرہ کو پروپوز کیا تھا۔۔؟" انہوں نے سیدھا ارمان سے پوچھا تو وہ گڑبڑایا۔۔پھر جلدی سے سر ہلایا۔۔

"جی۔۔"

ہر جانب خاموشی سی چھاگئ تھی۔پھر سردار کھنکھار کر سیدھے ہو بیٹھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے نہیں لگتا کہ سائرہ میں کوئی خرابی ہے۔بہت اچھی بچی ہے۔اگر ارمان اس سے شادی کرنا چاہتا ہے تو رشتہ

لے جانے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔"

"لیکن وہاں جانے سے قبل میں آپ سب کو کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔"ارمان کی سنجیدہ آواز ابھری تو سب نے اسکی جانب دیکھا۔وہ یکدم ہی بہت سنجیدہ نظر آرہا تھا۔لمحے بھر کی شرارت آنکھوں سے مفقود تھی۔۔

"سائرہ کی ماں کومہ میں ہیں۔وہ بات نہیں کرسکتیں، نہ ہی حرکت کرسکتی ہیں، نہ ہی کسی کام کو کرنے پر قادر ہیں۔وہ سائرہ کی زندگی کا ایک اہم حصہ ہیں اور میں انہیں اسی حصے کے ساتھ قبول کررہا ہوں۔سائرہ کسی سے بھی شادی نہیں کرنا چاہتی تھیں کیونکہ کوئی بھی انہیں انکی ماں کی ذمہ داریوں کے ساتھ قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔آپ لوگ انکی ماں سے ایسے ہی رشتے کے متعلق بات کریں گے جیسے کسی بھی دوسرے انسان سے کرتے ہیں۔میں نہیں چاہتا کہ سائرہ کو کسی قسم کا کامپلیکس ہو۔۔"اس نے چہرہ اٹھا کر سلمان کی جانب دیکھا تھا۔ماحول سنجیدگی اختیار کرگیا تھا۔پھر سلمان یکدم ہی اٹھ کھڑے ہوئے تو سب نے چہرے اٹھا کر انہیں دیکھا۔وہ لمحے بھر کو ٹھہرے تھے۔۔پھر چہرہ ارمان کی جانب گھمایا۔۔

"کیا سائرہ اس رشتے کے لیے راضی ہے۔۔؟"

اس نے تھوک نگل کر سر اثبات میں ہلایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم کہاں جارہے ہو۔۔؟" دادا نے پوچھا تو انہوں نے کلائی پر بندھی گھڑی پر نگاہ ڈالی۔۔

"آپ لوگوں کو رشتہ لے کر نہیں چلنا کیا۔۔؟" اور حنیفہ سمیت سب نے گہرا سانس لیا تھا۔پھر سب ہنس پڑے۔۔سلمان مسکرا کر آگے بڑھ آئے تھے۔پھر چہرہ جھکا کر سن ہوئے ارمان کو دیکھا۔۔

"بابا۔۔مجھے نہیں پتہ تھا آپ اتنی جلدی مان جائیں گے۔۔"وہ بے ساختہ ان کے گلے لگ گیا تھا۔ سلمان نے

اسکی پشت پر ہاتھ پھیرا۔۔

"اس جوکر کی بھی شادی ہوگی۔۔مجھے یقین نہیں آرہا۔۔"لاؤنج میں یکدم پھر سے قہقہے ابھرے تھے۔سیلینہ نے بے ساختہ ہی آنکھیں رگڑی تھیں۔خوشی کے آنسو گرنے کے لیے بے تاب تھے۔یاسر نے بے ساختہ اک نگاہ اس پر ڈالی۔وہ اب حنیفہ اور دادا کے ساتھ مل کر مسکرا رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگلے ہی لمحات میں ملازمین کی دوڑیں لگوائی گئیں۔مٹھائیاں، لوازمات۔۔کپڑے استری کرنے کی صدائیں۔۔دونوں گھروں میں یکدم ہلچل سی مچ گئی تھی۔سیلینہ اب بھاگ بھاگ کر ملازمین کے ساتھ گاڑیوں میں مٹھائی کے ٹوکرے رکھوا رہی تھی۔سردار، حنیفہ، سلمان۔۔تینوں سفید کاٹن کے قمیص شلوار میں ملبوس باہر نکل رہے تھے۔اس نے بھی گلابی سلک کی قمیص شلوار کے ساتھ نیٹ کا کامدار دوپٹہ لے رکھا تھا۔سفید پتھر نما ٹاپس کانوں میں پہنے، بالوں کو یونہی کھلا چھوڑے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یاسر سسپینڈر میں ہی ملبوس تھا لیکن ارمان نے کرتا شلوار پہن لیا تھا۔اگلے ہی پل خوشگوار سی ہلچل میں وہ گاڑیوں میں بیٹھ کر سائرہ کے گھر روانہ ہوئے تھے۔سائرہ کے گھر میں آج بہار اتر آئی تھی۔۔اک خوبصورت بہار۔۔مغرب بیت چکی تھی۔۔عشاء کا وقت شروع ہوا چاہتا تھا۔

پہلے صوفیہ بیگم سے باقائدہ رشتے کی بات کی گئی۔سائرہ اور سیلینہ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔پھر سب اٹھ کر لاؤنج میں چلے آئے۔وہ اب سائرہ کے ساتھ مل کر ٹرالی میں چائے اور لوازمات سجائے لارہی تھی۔کچھ پل بعد، سائرہ سلمان کے ساتھ صوفے پر بیٹھی ان سے دھیمے لہجے میں بات کررہی تھی۔حنیفہ اور یاسر ایک جانب صوفے پر بیٹھے تھے اور سردار، ارمان کے ساتھ براجمان تھے۔

"صد شکر کہ ایک بہو تو آئے گی۔۔"

انہوں نے کہا تو ارمان نے مسکراہٹ دبائی۔۔

"یہ خواہش بھی آپکی میں ہی پوری کررہا ہوں، دادا۔۔آپکے پوتے سے تو کوئی امید رکھنا ہی بیکار ہے۔"سردار نے قدرے خفگی سے حنیفہ کے ساتھ بیٹھے یاسر کی جانب دیکھا تھا۔

وہ اب حنیفہ کی کسی بات کے جواب میں سر ہلا کر کچھ کہہ رہا تھا۔پھر یونہی چہرہ اٹھا کر سیلینہ کی جانب دیکھا۔لمحے بھر کو اسے کچھ کھٹکا تھا۔وہ چونکا تھا۔۔بری طرح۔۔وہ بالوں کو کان کے پیچھے اڑستی حنیفہ کی کسی بات پر ہنس رہی تھی۔اور وہ۔۔خوبصورت لگ رہی تھی۔۔یکلخت ہی اسے وہ تصاویر یاد آئیں۔بالکل شروع میں ہی حنیفہ نے اسے بتایا تھا کہ جُولیا کو بھی سیکیورٹی تھریٹس ملے تھے۔وہ جُولیا سے زیادہ خوبصورت تھی۔۔اور حملہ آور۔۔ان تمام ایکٹریس کو ان کی خوبصورتی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے حساب سے حملے کا نشانہ بناتا رہا تھا۔۔پہلے سب سے کم خوبصورت ایکٹریس اسکے نشانے پر رہی اور پھر آہستہ آہستہ وہ سب سے زیادہ خوبصورت ایکٹریس کی جانب بڑھنے لگا۔

اسی پل اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوتی جُولیا کو کچھ غیر معمولی محسوس ہوا تھا۔اس نے راہداری کی بتی روشن کی تو لمحے بھر کو ساکت ہوگئ۔کسی نے اگلے ہی پل اسکی ناک اور منہ پر رومال رکھا تھا۔۔عجیب سی بُو والا رومال۔۔جو ذہن کو گہری غنودگی میں ڈبو دیا کرتا تھا۔کوئ اب اسکا بے ہوش وجود پیچھے کی جانب گھسیٹ رہا تھا۔

یاسر اگلے ہی پل اٹھا اور موبائل نگاہوں کے سامنے کیا۔ساحر نے اگلے ہی پل فون اٹھایا تھا۔

"فوراً جُولیا میڈم کو دیکھو۔۔کیا وہ محفوظ ہیں۔۔؟" اس نے بے چینی سے فون کان سے ہٹایا تھا۔وہ سب سے آخر میں سیلینہ کو نشانہ بنانے والا تھا کیونکہ وہ ان تمام ایکٹریس میں سب سے زیادہ خوبصورت تھی۔اسے اب تک یہ بات تنگ کرتی رہی تھی کہ وہ سیلینہ پر حملہ کرنے میں اتنی ہچکچاہٹ کا شکار کیوں تھا۔۔؟ حملہ آور۔۔طے نہیں کرپارہا تھا کہ سیلینہ اور جُولیا میں سے کون زیادہ خوبصورت تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگلے ہی پل فون بجا تو اس نے جھٹ فون اٹھایا۔۔

"جُولیا میڈم اپنے اپارٹمنٹ میں نہیں ہیں۔کوئ مزاحمت کے آثار بھی دکھائ نہیں دے رہے۔وہ اپنا فون نہیں اٹھارہیں۔ایجنسی سے ان کے شیڈول کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ اس ہفتے فارغ ہیں۔"اور آج کی رات۔۔حملہ آور نے طے کرلیا تھا۔کہ سیلینہ واقعتاً خوبصورت تھی۔اسی لیے اس نے جُولیا کو نشانہ بنایا تھا۔سیاہ جیکٹ، سیاہ کیپ کو قدرے آگے کیے، کھردرے

ہاتھوں میں دستانے پہنے وہ اب ڈرائیو کررہا تھا۔وہ کسی او سی ڈی پیشنٹ کے ہاتھ تھے۔ان کی جِلد بار بار دھونے پر اتری ہوئی لگتی تھی۔پچھلی سیٹ پر بیہوش ہوئی جُولیا کو رسیوں سے جکڑ کر لٹا رکھا تھا۔

"جُولیا۔۔اغواء ہوگئ ہے، ساحر۔۔اور اگلا ہدف۔۔سیلینہ مظہر ہے۔۔آخری اور ساتواں وکٹم۔۔" سامنے سے آتی سیلینہ اب ہاتھ میں مٹھائی کی پلیٹ لیے اسکی جانب بڑھ رہی تھی۔

قدیم وقتوں میں اک بادشاہ ہوا کرتا تھا۔اسے شادیاں کرنے کا بے حد شوق تھا۔وہ خوبصورت عورتوں سے شادیاں کیا کرتا تھا اور ہر چند دن بعد اسکی بیویاں غائب ہوجایا کرتی تھیں۔۔اک دن۔۔اس نے شادی کی اک خوبصورت لڑکی سے۔۔اور پھر اس خوبصورت لڑکی نے کھول لیا وہ دروازہ کہ جس دروازے کو کھولنے کی نہ تھی اسے اجازت۔۔اگلے ہی پل وہ خوبصورت لڑکی خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اب تک سامنے سے آتی سیلینہ کو دیکھ رہا تھا۔

اس بند دروازے کے پار۔۔لٹکی تھیں لاشیں۔۔ان تمام خوبصورت بیویوں کی۔۔

سیاہ جیکٹ والا اب جُولیا کو کندھے پر ڈالے آگے بڑھ رہا تھا۔وہ اک سنسان جگہ بنے محل نما گھر میں داخل ہو کر اب اسکے نچلے تہہ خانے میں جاتے زینے عبور کررہا تھا۔نچلا تہہ خانہ سیاہ تھا۔۔ہر جانب عجیب زندان سے بنے تھے جن میں ایکٹریس قید تھیں۔اسکی ہونے والی خوبصورت بیویاں۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یاسر نے فون کان سے نیچے کرلیا تھا۔سیلینہ اسکے قریب چلی آئی تھی۔وہ بس اسے آنکھیں اٹھا کر دیکھ رہا تھا۔

حملہ آور اب جُولیا کو اک تخت پر لٹا رہا تھا۔وہ اب اپنے کھردرے ہاتھوں سے اسکی گردن، چہرے اور کندھے پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔اسکا انداز ایسا تھا کہ جسم پر چینٹیاں رینگنے لگتی تھیں۔

"کیا تمہیں کبھی کسی نے کہا ہے کہ تم اسے بہت خوبصورت لگتی ہو۔۔؟" اس نے ایک پل کو ٹھہر کر پوچھا تھا۔وہ اسکے بے وقت کے سوال پر چونکی۔چہرے پر ناسمجھی سی ابھری۔۔

"کیا۔۔؟"

"کیا کبھی کسی نے تمہیں ایسے کہا ہے۔۔؟"

"ایسے تو مجھے بہت لوگ کہتے ہیں، یاسر۔۔تم کیوں پوچھ رہے ہو۔۔؟ کچھ ہوا ہے کیا۔۔؟" اسے اسکا انداز کھٹکا گیا تھا۔اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اب میری بات دھیان سے سنو۔۔"وہ اسے سمجھانے کے سے انداز میں کہہ رہا تھا۔۔

"تمہیں اب جو بھی ایسے کہے تو اس سے دُور بھاگنا۔کسی بھی طرح ایسے شخص کے قریب جانے کی ضرورت نہیں ہے۔وہ اگر زبردستی کرنے کی کوشش کرے تو تم نے شور مچانا ہے۔۔اسے اپنے قریب نہیں آنے دینا۔۔ٹھیک ہے۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یاسر تم ایسے۔۔"وہ الجھ کر اسے دیکھ رہی تھی۔لیکن اسکا مسلسل بجتا فون اب اسے مزید بات نہیں کرنے دے رہا تھا۔وہ فون کو کان سے لگائے گھر سے باہر بڑھا تھا۔کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جُولیا۔۔اغواء ہوگئ تھی۔۔

سائیکو پیتھ حملہ آور اس بادشاہ سے متاثر تھا جو اپنی خوبصورت بیویوں کو قتل کیا کرتا تھا۔وہ خود کو بادشاہ تصور کرتا تھا جس کی کئ خوبصورت بیویاں تھیں۔وہ اک پاگل شخص تھا۔۔سیلینہ مٹھائی کی پلیٹ ہاتھ میں لیے ہی گیٹ تک آئی تھی۔لیکن یاسر جاچکا تھا۔۔کیونکہ وہ اب کہیں نہیں تھا۔۔

کھردرے ہاتھوں والا شخص اب تک جُولیا کے چہرے پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔اسکا چہرہ، اسکی آنکھیں، اسکا انداز سب بہت جانا پہچانا تھا۔کیونکہ وہ مصطفیٰ حسن کا سب سے لاڈلا بیٹا تھا۔۔ان کا انتہائی لاڈلا بیٹا۔۔

**

سیاہی میں دو مجسمے بالکل خاموشی سے براجمان تھے۔۔

ایک سایہ کسی لڑکی کا تھا۔۔وہ ایک ادھیڑ عمر شخص کے ساتھ براجمان تھی۔۔

ان کے سائے سامنے دیوار پر لمبے ہو کر گر رہے تھے۔

وہ لڑکی آہستہ سے ساتھ براجمان انسان سے کچھ بولی تھی۔۔

"میں ان کو تباہ کردونگی۔۔میں ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑونگی۔۔"

"تمہیں نہیں لگتا کہ یہ بہت رسکی ہوگا۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں جانتی ہوں کہ یہ سب بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔۔لیکن میں نے اس وقت کے لیے بہت طویل عرصے سے انتظار کیا ہے۔لوہا گرم ہے اور اب چوٹ مارنے کے درست وقت سے ہم نہیں چُوک سکتے۔"

ادھیڑ عمر شخص کا سایہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔پھر سر ہلایا۔۔

"میں ہر جگہ تمہارے ساتھ ہوں۔خیال رکھنا۔۔اب چلتا ہوں۔۔"

سایہ آگے بڑھا تو ہر جانب خاموشی چھا گئی۔۔لڑکی کے پاس اب بات کرنے کے لیے کوئی نہیں تھا۔وہ اب سامنے دیوار پر پڑتے اپنے سائے کو خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔اس نے طے کرلیا تھا کہ جس نے اسے تباہ کیا ہے وہ انہیں انجام تک پہنچائے گی۔اسکا ہر لائحہ عمل طے تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ایجنسی چلا آیا تھا۔انہی سسپینڈرز میں ملبوس۔اسے لباس تبدیل کرنے کا وقت نہیں مل سکا تھا۔ ایجنسی کے پارکنگ ایریا میں ساحر اسکا انتظار کررہا تھا۔وہ اپنی کار سے باہر نکلا تو ساحر آگے بڑھ آیا۔اس نے اطراف میں نگاہیں دوڑائیں۔پھر ساحر کی جانب دیکھا۔

"کنفرم ہے کہ وہ اغواء ہوئی ہیں۔۔؟ تم اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو۔۔؟"وہ دونوں اب ساتھ ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔رُخ ایجنسی سے ذرا فاصلے پر بنی پُرتعیش عمارت کی جانب تھا۔

"وہ اغواء ہی ہوئی ہے، ساحر۔حملہ آور فیصلہ نہیں کر پارہا تھا کہ سیلینہ اور جولیا میں سے کون زیادہ خوبصورت ہے۔اس نے اک خاص ترتیب سے ایکٹریس کو اغواء کیا ہے۔اور جب اس نے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ طے کرلیا کہ جولیا، سیلینہ سے زیادہ خوبصورت نہیں ہے تو اس نے جولیا کو پہلے اغواء کرلیا۔چھٹا وکٹم۔۔اسکی ساتویں وکٹم سیلینہ ہے۔۔"وہ تیزی سے بولتا اب لفٹ میں داخل ہورہا تھا۔ساحر بھی اسکے ساتھ ہی تھا۔اسکی بات سن کر وہ لمحے بھر کو حیران بھی ہوا تھا۔

" تمہیں کیسے پتہ کہ وہ اس خاص ترتیب سے ایکٹریس کو اغواء کررہا ہے۔۔؟"

"سیلینہ نے ڈی کوڈ کیا ہے۔اس نے جس ترتیب سے تمام ایکٹریس کی تصاویر رکھیں، حملہ آور نے اسی ترتیب سے سب کو اغواء کیا ہے۔کیا تم ظالم بادشاہ کی کہانی جانتے ہو۔۔؟" لفٹ سے نکل کر اب وہ دونوں ہی جولیا کے اپارٹمنٹ کی جانب بڑھ رہے تھے۔ساحر نے اسکے سوال پر نا سمجھی سے چہرہ پھیر کر اسے دیکھا تھا۔بس لمحے بھر کے لیے۔۔

"سائیکو پیتھ حملہ آور خود کو بادشاہ سمجھ رہا ہے۔وہ بادشاہ جس نے بہت سی خوبصورت عورتوں سے شادی کرر کھی تھی اور اک خاص عرصے کے بعد وہ اپنی ان بیویوں کا قتل کردیا کرتا تھا۔"اس نے کہا تو ساحر کی آنکھیں پھیل گئیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا۔!"

"ہاں۔۔وہ سائیکو ہے۔اس سے کچھ بعید نہیں۔"اب وہ دونوں جولیا کے اپارٹمنٹ میں داخل ہورہے تھے۔اپارٹمنٹ میں مزاحمت کے کوئی آثار نہیں تھے۔ان دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور پھر گہرا سانس لیا تھا۔

"تم نے اس کے ہر ایکٹو کانٹیکٹ سے پوچھا ہے نا۔۔؟"

"ہاں۔۔وہ کہیں نہیں ہیں۔"اس نے بالوں میں انگلیاں چلائی تھیں۔قدرے بے بسی سے۔

" ہمیں ایک دو دن انتظار کرنا پڑے گا۔پھر ہی اسکی اغواء کی رپورٹ ہم آگے بتاسکتے ہیں۔"

"بالکل۔۔ابھی ہمیں خود کنفرم نہیں ہے کہ وہ اغواء ہوئی ہیں یا اپنی مرضی سے غائب ہوئی ہیں۔ ایکٹریس

اکثر منظر عام سے غائب ہوجاتی ہیں۔لیکن کسی پراجیکٹ کے عین درمیان میں غائب ہونا بہت اچھنبے کی بات ہے۔انکا مینیجر انکی غیر موجودگی کل یا پرسوں تک خود ہی رپورٹ کردے گا۔"ساحر نے کہا تو اس نے سر ہلایا۔ایک گہری نظر اپارٹمنٹ پر ڈالی۔۔

"کیا ہمیں ان کے اپارٹمنٹ کی تلاشی لینی چاہیے۔۔؟" ساحر نے کہا تو اس نے اسے دیکھا۔

"تم جانتے ہو کہ ہم دونوں ہی یہ کام نہیں کریں گے۔"ساحر نے بغیر اثر لیے گہرا سانس لیا۔

"ہم بغیر سرچ وارنٹ کے کسی کے گھر کی تلاشی نہیں لے سکتے۔یہ غیر قانونی ہے۔"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

لیکن وہ اسکی بات نہیں سن رہا تھا۔وہ اب آگے بڑھ کر پر تعیش سے اپارٹمنٹ میں موجود چیزوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔پیچھے کھڑے یاسر نے گہرا سانس لیا اور پھر آگے بڑھ آیا۔

"سدھر جاؤ، ساحر۔۔"

"ہماری نیت خراب نہیں ہے۔ہم انہیں ڈھونڈ رہے ہیں۔ہم انہیں خطرے سے بچانا چاہتے ہیں۔ پولیس تک معاملہ گیا تو بہت پیچیدگی ہوجائے گی۔ہمیں اس سے پہلے ہی گھر کی تلاشی لے لینی چاہیے۔"اب وہ بھی اسکے ساتھ لگا، ہاتھوں میں باریک دستانے چڑھائے ایک ایک چیز کی تلاشی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لے رہا تھا۔لیکن ایک آدھ گھنٹے کی محنت کے بعد بھی ان کے ہاتھ کوئی قابل غور شے نہیں لگی تھی۔

کچھ پل بعد وہ دونوں ہی اپارٹمنٹ کا دروازہ اپنے پیچھے بند کرتے باہر نکل آئے تھے۔ساحر نے ایک نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

"تمہارے لیے اتنا چلنا پھرنا ٹھیک نہیں ہے ابھی۔"یاسر نے بیزاریت سے سر جھٹکا تھا۔

"پک چکا ہوں یہ احتیاطی تدابیر سن سن کر۔اب پلیز تم شروع مت ہونا۔"ساحر نے کندھے اچکائے تھے۔

"میں صرف تمہیں بتارہا ہوں کہ اتنا چلنا تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہے۔تم اس کے آگے کیا کرتے ہو یہ تمہاری اپنی مرضی ہے۔زخم میں تکلیف ہوئی تو تم خود ہی بھگتو گے۔ہم میں سے کوئی نہیں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بہت شکریہ بتانے کے لیے۔"یاسر نے ٹھنڈے سے طنز سے کہا تھا لیکن وہ مجال ہے جو اس طنز کا ذرا بھی اثر لے لیتا۔اب وہ دونوں عمارت کے داخلی دروازے سے نکل کر باہر کی جانب بڑھ رہے تھے۔ان دونوں کا رخ واپس ایجنسی کی جانب تھا۔

"تم سے جو فوٹیج میں نے مانگی تھی۔وہ نکالی۔۔؟"

"ہاں۔"اسکے جواب پر وہ قدم اور تیزی سے بڑھاتا ایجنسی کے اندر چلا جارہا تھا۔کچھ ہی پل بعد اب وہ دونوں نچلے فلور پر لفٹ کے ذریعے بڑھ رہے تھے۔نچلا فلور رات گہری ہونے کے باعث

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تقریباً سنسان تھا۔اکا دکا گارڈز اپنے اپنے کیبنز میں براجمان کام نبٹا رہے تھے۔یاسر کو کئی دنوں بعد ایجنسی میں دیکھ کر ادھر ادھر سے سلام ابھرے تو اس نے ماتھے تک ہاتھ لے جا کر سب کے سلام کا جواب دیا۔اب وہ دونوں اپنے کیبنز کی جانب بڑھ آئے تھے۔کیبن ویسا ہی تھا جیسے وہ چھوڑ کر گیا تھا۔صاف ستھرا۔۔سلیقے سے سب کچھ رکھا ہوا۔

"یہ کیبن اب تک شیر صاف کرتا ہے۔۔؟"اس نے ہلکا سا مسکرا کر پوچھا تو ساحر نے سر ہلایا۔

"بالکل۔۔رات دیر تک یہاں ٹھہر کر وہ اکثر فائلز کو سلیقے سے رکھنے کی جانے کونسی مشقیں کرتا رہتا ہے۔یہ اور اسکی صفائی۔۔!"

"کرنے دو نا۔۔تمہارا کیا جاتا ہے۔اگر وہ نہیں ہوتا تو تمہارا کیبن دیکھنے کے قابل بھی نہیں ہوتا۔"

"مجھے چیزیں درہم برہم انداز میں ہی اچھی لگتی ہیں۔بلاوجہ کے سلیقے سے مجھے الجھن ہوتی ہے۔"وہ اب مسکرا کر سر ہلاتا کرسی کھینچ کر بیٹھ رہا تھا۔ساحر اب اسکے سامنے اپنا کھلا لیپ ٹاپ رکھ رہا تھا۔وہ بغور اس چند لمحات کی فوٹیج کو بار بار دیکھتا رہا۔اس نے واقعتاً سب گارڈز کو ہی بتایا تھا۔فوٹیج ہر شکوک و شبہات سے پاک تھی۔وہاں کچھ بھی غیر معمولی نہیں تھا۔اس نے ساتھ جھکے ساحر کو ایک پل کے لیے دیکھا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ جو کوئی بھی ہے وہ ہماری ایجنسی سے ہی تعلق رکھتا ہے۔۔؟" اس نے پوچھا تو ساحر سیدھا ہوگیا۔پھر ساتھ رکھی کرسی کھینچی اور اسکے برابر آبیٹھا۔نچلا فلور مزید تاریکی میں ڈوبا محسوس ہونے لگا تھا۔محض ان کے کیبن کی بتی روشن تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا تمہیں یقین ہے۔۔؟" اس نے الٹا سوال کیا تو یاسر نے کندھے اچکائے۔ایک نظر سامنے اسٹل ہوئی فوٹیج پر ڈالی۔وہ چند لمحے کچھ سوچتا رہا تھا۔

"شاید اس نے ہمیں ایسا تاثر دیا ہو کہ وہ ایجنسی سے وابستہ ہے۔ہوسکتا ہے حقیقت اسکے برعکس ہو۔"ساحر چپ چاپ ساکت ہوئی فوٹیج کو دیکھتا رہا تھا۔

"ہوسکتا ہے وہ ایجنسی سے ہو۔ہوسکتا ہے وہ ہمیں مس ڈائیریکٹ کررہا ہو۔کچھ بھی ہوسکتا ہے۔فی الحال کچھ بھی وثوق سے نہیں کہا جاسکتا۔"

"معید حسن۔۔واجد حسن۔۔زبیر اینڈ سنز کا چھوٹا بیٹا۔کیا ان تینوں میں سے کوئی ہے۔۔؟"فوٹیج کی جانب دیکھتا وہ خود کلامی کررہا تھا۔نظروں میں گہری سوچ ہلکورے لے رہی تھی۔ساحر نے لمحے بھر کو سر نفی میں ہلایا تھا۔

"یا پھر یہ کوئی تیسرا بندہ ہے۔ایک تیسرا انسان۔ایک ایسا انسان جس پر ہم شک کرنے کا سوچ بھی نہیں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سکتے۔"اسکے بے حد خاموشی سے کہنے پر یاسر نے بے ساختہ گردن اسکی جانب پھیری تھی۔ساحر نے محض اسے ایک نگاہ اٹھا کر دیکھا۔

"اسے ایجنسی کے تمام داخلی اور خارجی راستوں کا علم ہے۔اسے نچلے فلور کے خفیہ دروازوں کا علم بھی ہے۔وہ ہمارے اندر ہی موجود ہے۔یا پھر ہمیں ایسا تاثر دے رہا ہے جیسے وہ ہمارے درمیان موجود ہے اور در حقیقت موجود نہ ہو۔جتنا ِسک یہ آدمی ہے۔۔اس سے کچھ بھی توقع کی جاسکتی

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہے۔"اسکے کہنے پر ساتھ براجمان یاسر نے سر ہلایا تھا۔زیادہ چلنے کے باعث زخم میں خاصہ کھنچاؤ محسوس ہورہا تھا اور درد بھی بڑھ رہا تھا۔اگلے ہی پل اس نے آس پاس گردن گھما کر دیکھا تھا۔

"زار کیا کررہا ہے آجکل۔۔؟ مجھے کافی دنوں سے نظر نہیں آیا ہے وہ۔"اس نے سرسری سا پوچھا تھا۔ساحر اب آگے بڑھ کر لیپ ٹاپ بند کررہا تھا۔

"زار وحید اسلم کو گارڈ کررہا ہے آجکل۔پاکستان میں نہیں ہے وہ۔پچھلے دو دنوں سے دبئ گیا ہوا ہے ان کے ساتھ۔وہاں شوٹنگ تھی اسی لیے گارڈز کی ضرورت تھی۔حنیفہ سر نے بھیج دیا اسے۔ تم اب سیلینہ میڈم کو گارڈ کروگے تو کسی کی ضرورت نہیں ہوگی۔شاید میری بھی نہیں۔"یہ آخری جملہ اس نے ذرا مسکراہٹ دبا کر کہا تھا۔یاسر اسکے انداز پر ہلکا سا ٹھٹکا تھا۔

"کیا مطلب ہے اس فضول سی بات کا۔۔؟"

" بالکل صاف مطلب ہے۔ "

"اور کیا ہے وہ صاف مطلب۔۔؟" ہاتھ باندھ کر پوچھا تھا۔ساحر اب لیپ ٹاپ لیے کرسی سے اٹھ رہا تھا۔

"تم انہیں پسند کرتے ہو۔"بالکل سکون سے کہا۔وہ حنیفہ یا سردار نہیں تھا جو یاسر سے باتیں کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتا۔وہ ساحر تھا۔اور یاسر جانتا تھا کہ وہ اپنے نام کا ایک ہی تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں تو اب تک حیران ہوں کہ وہ تمہیں اتنی خوفناک بارش میں اتنے آرام سے مل کیسے گئی تھیں۔۔؟"وہ اب ڈیسک سے ٹیک لگائے، ہاتھ سینے پر باندھے، محظوظ سے انداز میں پوچھ رہا تھا۔

یاسر نے چہرہ جھکا رکھا تھا۔وہ اپنے جوتے کو دیکھ رہا تھا۔

"مجھے پتہ تھا وہ میرے پاس ہی آرہی ہوگی۔۔"کچھ پل بعد اس نے آہستہ سے کہا۔ساحر نہیں چونکا۔وہ جانتا تھا۔

"میں جب ہاسپٹل سے باہر نکلا تو کچھ دور چلنے کے بعد ہی وہ مجھے مل گئی تھی۔وہ ہر تکلیف پر مجھ تک بغیر کسی وجہ کے چلی آتی ہے۔اسے یہ بات خود بھی نہیں پتہ۔وہ غیر ارادی طور پر ایسا کرتی ہے۔۔"

"بالکل۔میں انہیں ہر جگہ ڈھونڈتا رہا تھا۔پھر مجھے خیال آیا کہ شاید وہ تمہارے پاس آئی ہوں۔ جب میں ہاسپٹل کے راستے پر واپس لوٹا تو وہ تمہیں مار رہی تھیں۔"اسکی بات پر وہ چہرہ جھکائے ہی ہلکا سا مسکرایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں بس حیران ہوں کہ اگر وہ تمہیں اس راستے پر نہیں ملتیں تو تم کیا کرتے۔۔؟" اس نے اگلے ہی پل چہرہ اٹھایا تھا۔

"ہر گلی ڈھونڈتا۔ہر کوچہ کھنگالتا۔راہ چلتے لوگوں سے اسکے متعلق پوچھتا۔"

"دوسرے لفظوں میں ان کے لیے خوار ہوتے۔؟"

"ہاں۔۔کہہ سکتے ہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تو تم مان رہے ہو کہ تم انہیں پسند کرتے ہو۔۔؟" ہاتھ اب تک بندھے تھے اور وہ محظوظ سا مسکرارہا تھا۔یاسر نے اسے دیکھا پھر کچھ سوچ کر سر نفی میں ہلایا۔

"نہیں۔میں اسے پسند نہیں کرتا۔"

"تم انکے لیے خوار ہوسکتے ہو۔ان کے لیے زخمی حالت میں بارش میں بھیگ سکتے ہو۔انہیں خود کو ہاتھ لگانے دے سکتے ہو۔ان کے لیے گولیاں کھا سکتے ہو۔ان کے لیے رپورٹرز کو جھاڑ سکتے ہو۔ان کے لیے چیف حنیفہ سے تلخ کلامی کرسکتے ہو۔ان کے لیے ماڈل بن سکتے ہو۔ہاں لیکن۔۔تم انہیں پسند نہیں کرتے۔۔؟" تالیاں بجانے کی کسر رہ گئ تھی بس۔ساحر کا انداز ویسا ہی تھا۔

"بالکل۔۔نہیں کرتا میں اسے پسند۔۔"

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔مجھ سے جھوٹ بول لو لیکن کم از کم خود سے تو نہ بولو۔۔"

"میں جانتا ہوں کہ میں جھوٹ نہیں بول رہا۔میرے پاس جھوٹ بولنے کا کوئ ریزن نہیں۔"بالکل سکون سے کہا تھا۔ساحر اسے چند پل دیکھتا رہا تھا۔پھر آہستہ سے سیدھا ہوا۔وہ جیسے حیران ہوا تھا۔

"تم۔۔انہیں۔۔!"

"ہاں ساحر۔۔تم ٹھیک سمجھے ہو۔"اب وہ اٹھ رہا تھا۔زخم میں کھنچاؤ ہنوز تھا۔لیکن چہرے پر اک دل جلانے والی مسکراہٹ تھی۔ساحر اسکی پشت کو بے یقینی سے دیکھے گیا تھا۔

"تم ان سے محبت کرتے ہو۔۔!"وہ جو دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا لمحے بھر کو رکا۔لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ اب تک تھی۔وہ پلٹا نہیں۔زحمت ہی نہیں کی پلٹنے کی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تصحیح کرو، ساحر۔۔میں اس سے عشق کرتا ہوں۔"اور پھر آگے بڑھ گیا۔ساحر کے لب اب تک ادھ کھلے تھے۔اسے یاسر سے ایسے کسی انکشاف کی توقع ہرگز نہیں تھی۔وہ بھی اتنے صاف انداز میں۔جیسے وہ موسم کی کوئی خبر سنا رہا تھا۔اس نے لبوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔پھر اسی انداز میں چند پل کے لیے دروازے کو دیکھے گیا جہاں سے وہ ابھی ابھی گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com

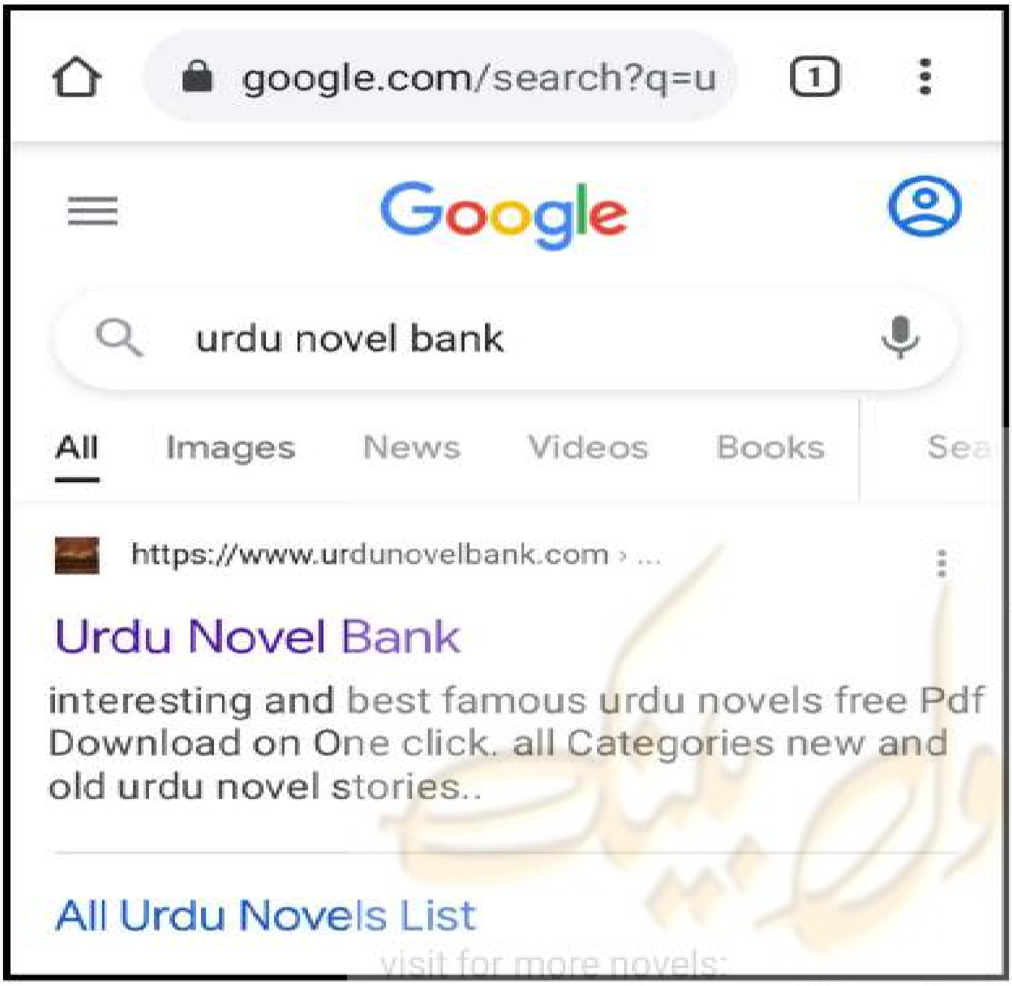

Urdu Novel Bank website
جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں
Urdu Novel Bank
اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ جب گھر واپس لوٹا تو چونک کر دروازے میں ہی ٹھہر گیا۔حنیفہ کے گھر کے سامنے اک جانی پہچانی سی کار کھڑی تھی۔اس کے ابرو حیرت سے اکھٹے ہوئے تھے۔پھر وہ سامنے سے آتے ارمان کو دیکھ کر چونکا۔

"تم لوگ کب واپس آئے۔۔؟"

"کچھ دیر پہلے ہی۔دادا، انکل میرے گھر ہیں۔تمہاری ماما آئی ہیں سیلمہ سے ملنے۔ ان کا موڈ بہت آف لگ رہا تھا اسی لیے میں نے کسی کو بھی وہاں جانے نہیں دیا۔وہ سیلمہ سے اکیلے میں کچھ بات

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کرنا چاہتی تھیں۔"لیکن اسکے ماتھے پر بل ابھر چکے تھے۔وہ ارمان کے منع کرنے کے باوجود بھی آگے بڑھا تو اس نے اسے روک لیا۔

"کیا کر رہے ہو۔۔؟"

"مجھے ان سے دوٹوک بات کرنے دو۔"

"بدلحاظ مت ہونا۔باقی سب خیر ہے۔"

"میں کبھی بدلحاظ نہیں ہوا۔بس صاف گو رہا ہوں۔"

"اسے ہی بدلحاظی کہتے ہیں۔"ارمان نے اسے ٹوکا تھا لیکن وہ بغیر سنے آگے بڑھ گیا تھا۔وہ اب چہرہ پھیرے اسے قدرے فکر مندی سے تک رہا تھا۔وہ اندر بڑھ آیا تھا۔لیکن پھر داخلی دروازے کے ڈار ناب پر اسکا ہاتھ ٹھہر سا گیا تھا۔اندر سے سلطانہ کی بے حد سرد آواز آرہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں نے تمھیں اپنے بیٹے سے دور رہنے کے لیے کہا تھا۔اور تم۔۔ اب اسکے ساتھ ایک دیوار پر رہ رہی ہو۔۔!کیا میں نے تمھیں منع نہیں کیا تھا۔۔؟ کیا تمھیں ایک دفعہ کی بات سمجھ نہیں آتی۔۔؟" اندر کا منظر خاصی سرد مہری لیے ہوئے تھا۔سیلینہ نے ہتھیلیوں کو آپس میں مس کیا تھا۔اسے لگا اسکی ہتھیلیاں پسیجتی جارہی ہیں۔اس نے کہنے کے لیے لب وا کیے لیکن الفاظ نہیں نکلے۔

"تمہاری بری شہرت اسکی ساکھ پر کیسا اثر ڈالے گی کبھی سوچا ہے تم نے۔۔؟ یا تم اتنی بیوقوف ہو کہ کبھی ایسا کوئی خیال تمہارے ذہن میں آیا ہی نہیں۔؟" آخر میں قدرے درشتی سے کہا تو اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سامنے بیٹھی سیلینہ نے تھوک نگلا۔اس نے وہی گلابی رنگ پہن رکھا تھا جو وہ سائرہ کے گھر پہن کر گئی تھی۔سلطانہ نے اسے اتنی بھی مہلت نہیں دی تھی کہ وہ لباس ہی تبدیل کرلیتی۔

"آئی ایم سوری، آنٹی۔۔"

"مجھے تمہارے اس بکواس سے سوری کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔جانتی ہو نا یہ بات تم۔۔!"

"جی۔۔"کمزور سی آواز میں کہا تو سلطانہ کو اسکے انداز پر مزید غصہ آنے لگا۔

"ایک میرا بیٹا ہے کہ تمہارے لیے مجھ سے فیور مانگنے چلا آیا تھا اور ایک تم ہو کہ اسکی زندگی برباد کرنے پر تلی ہوئی ہو۔کل شوٹ پر آجانا۔میں اس پراجیکٹ کو جلد از جلد مکمل کرنا چاہتی ہوں۔تمہارا آس پاس ہونا مجھ سے مزید برداشت نہیں ہوگا۔"وہ کہہ کر اٹھی تھی۔سیلینہ نہیں اٹھ سکی۔وہ اسکے انکشاف پر بری طرح چونکی تھی۔لیکن باہر کی جانب بڑھتی سلطانہ کے قدم لمحے بھر کو ساکت ہوگئے تھے۔داخلی دروازہ دھکیل کر اب یاسر اندر داخل ہورہا تھا۔اسکا چہرہ اس قدر سپاٹ تھا کہ حد نہیں۔وہ دونوں ہی لمحے بھر کو ایک دوسرے کے سامنے ٹھہر گئے تھے۔پیچھے سیلینہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔یاسر کے تاثرات بہت عجیب تھے۔اسے کسی انہونی کا احساس ہونے لگا۔

"بابا کو بھی اسی لیے اپنی زندگی سے بے دخل کردیا تھا آپ نے کیونکہ وہ آپکی ساکھ کے لیے مہلک ثابت ہورہے تھے۔ آپ نے انکی موت کی خبر کو بھی اک ڈرامہ کہا تھا۔آپ نے اپنی شہرت کو بے داغ رکھنے کے لیے اپنے بیٹے اور شوہر دونوں کو چھوڑ دیا تھا، ماں۔۔لیکن آپکو یہ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کیوں لگا کہ میں بھی آپکی طرح ہوں۔۔؟"وہ ایک پل کے لیے رکا تھا۔سیلینہ کو اسکی آنکھیں اتنی دور سے بھی زخمی لگ رہی تھیں۔

"آپکو ایسا کیوں لگا کہ مجھے اپنی ساکھ اتنی عزیز ہوگی کہ میں اپنے سے جڑے لوگوں کو اسکے لیے چھوڑ دونگا۔آپ نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا کہ جس چیز کے لیے میں آپ سے ساری زندگی نفرت کرتا رہا، وہ کام میں خود کرونگا۔۔!آپ نے کبھی بابا یا مجھے اپنے اس نام نہاد اسٹیٹس سے اوپر نہیں رکھا۔میرا بچپن جس محروم اذیت میں گزرا۔۔آپ نے سوچا بھی کیسے کہ میں ایسی کسی محرومی کو اپنے سے جڑے لوگوں کی زندگی میں داخل ہونے دونگا۔۔؟"اسکی آنکھوں میں زخمی سی تپش تھی۔سلطانہ کو لگا وہ کبھی ہل نہیں سکے گی۔اسے آج پتہ چلا تھا کہ یاسر اس سے ساری زندگی نفرت کیوں کرتا آیا تھا۔

"میں۔۔میں تمہاری ماں ہوں بیٹے۔"اسکی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں۔یاسر نے ضبط سے گہرا سانس لیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تو پھر ماں کی طرح رہیں۔مجھے مزید اذیت سے دوچار مت کریں اور پلیز۔۔پلیز۔۔میرے سامنے مت آیا کریں۔مجھے ہسپتال کی وہ ٹھنڈک یاد آجاتی ہے جسے بھلانے کے لیے میں نے جانے کتنی ہی راتیں جاگ کر

گزاری تھیں۔مجھے انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور مت کریں، ماں۔"

"تم اس۔۔اس لڑکی کے لیے اپنی ماں کو ایسے کہہ رہے ہو۔"وہ بے یقینی سے کپکپاتی آواز میں بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔میں یہ آپکو اس لڑکی کی وجہ سے نہیں کہہ رہا۔میں یہ سب آپکو صرف اسی لیے کہہ رہا ہوں کہ آئندہ آپ میری زندگی میں دخل نہ دیں تو بہتر ہوگا۔مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔یہ سب میں طے کرونگا آپ نہیں۔آپ نے بابا اور مجھے چھوڑ کر جو عزت کمائی ہے اسکی حفاظت کریں۔میری زندگی پر آپکا کوئی حق نہیں ہے۔"وہ کہہ کر پلٹنے لگا تھا لیکن پھر لمحے بھر کو ٹھہر گیا۔ایک پل کے لیے مڑ کر سیلینہ کی جانب دیکھا۔پھر زخمی آنکھوں سے سلطانہ کا سفید چہرہ دیکھا۔

"یہ لڑکی۔۔اپنے رشتے بچانے کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتی ہے، ماں۔بس۔۔مجھے آپ سے یہی کہنا تھا۔"وہ تیزی سے کہہ کر پلٹا اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکلتا چلا گیا۔پیچھے کھڑی دونوں عورتیں اسکی اس آخری بات پر تھم گئی تھیں۔وہ بے دم سی صوفے پر بیٹھ گئی تھی اور سلطانہ لرزتے قدموں سے باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔اسے لگا وہ مزید کھڑی رہی تو ایڑیوں سے خون نکل آئے گا۔گھر خالی پڑا رہا۔جانے کتنے ہی پہروں بعد حنیفہ گھر میں داخل ہوئے تو اسے دیکھ کر چونک سے گئے۔وہ یک ٹک جانے کونسے غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔وہ آگے بڑھے۔۔پھر اسکا ساکت چہرہ دیکھا۔

"سیلین۔۔بیٹے کیا ہوا ہے۔۔؟"وہ جیسے ان کے پوچھنے پر چونکی تھی۔پھر انہیں دیکھا۔

"میں کیسی بیٹی ہوں، بابا۔۔؟"وہ اسکے بے وقت کے استفسار پر حیران ہوئے تھے۔پھر اسکے ساتھ آبیٹھے۔

"بہت پیاری۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

"ایسے نہیں۔میں کیسی انسان ہوں۔میں ایز اے ہیومن کیسی ہوں۔۔؟"وہ چند پل اسے دیکھتے رہے تھے پھر ہلکا سا مسکرائے۔

"تم قطع رحمی سے انتہائی نفرت کرنے والی، رحم دل، بیوقوف اور نرم سی انسان ہو۔"

"کیا قطع رحمی کرنا اتنا بڑا جرم ہوتا ہے۔۔؟ کیا اسکی سزا اتنی کٹھن ہوتی ہے کہ ایک بیٹا اپنی ماں کو آئندہ کبھی دیکھنا ہی نہ چاہے۔؟" کچھ تھا اسکے اندر جو ٹوٹ رہا تھا۔یاسر ہرٹ ہوا تھا۔اور اسکا ہرٹ ہونا اب اسے بری طرح ہرٹ کررہا تھا۔حنیفہ چند پل اسے دیکھتے رہے تھے پھر ہاتھ آگے بڑھا کر نرمی سے اسکا سر اپنے سینے سے لگایا۔

"وہ اپنی ماں کو معاف کرچکا ہے لیکن وہ اس تکلیف کو نہیں بھلاسکا جو اس رات اسے ہوئی تھی۔ بھری دنیا میں اکیلے رہ جانے کی اذیت نے اسے بہت اندر تک زخمی کیا ہے، بچے۔ وہ بس اس تکلیف سے ہر لمحہ گزرنا نہیں چاہتا۔اسے ڈر رہتا ہے کہ وہ اگر زیادہ دیر تک اپنی ماں کے آس پاس رہا تو انہیں اپنے الفاظ سے زخمی کردے گا۔اسی لیے وہ ان کا سامنہ کرنے سے کتراتا ہے۔وہ خود کو اور انہیں ہر اذیت سے بچانا چاہتا ہے۔"وہ چپ چاپ ان کے سینے سے لگی رہی تھی۔کچھ لمحات بعد وہ بالکل خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ آئی تھی۔حنیفہ نے اسے پلٹ کر لمحے بھر کے لیے دیکھا اور گہرا سانس بھرتے پھر اٹھ کھڑے ہوئے۔

کافی لمحات بعد وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی۔یاسر اپنا فون نہیں اٹھا رہا تھا۔اس نے حنیفہ کے کمرے کے بند دروازے کو ایک نظر دیکھا اور پھر باہر کی جانب بڑھی۔اگلے ہی پل اب وہ ارمان کو فون بھی کررہی تھی۔یکلخت ہی اسکا دل بے چین ہونے لگا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ارمان۔۔یاسر کہاں ہے۔۔؟ وہ فون نہیں اٹھارہا میرا۔۔"اس نے فون کان سے لگائے تیزی سے کہا تھا۔

دوسری جانب ارمان کی بات سن کر اسکے اعصاب لمحے بھر کو ڈھیلے پڑے تھے۔پھر اس نے فون کان سے ہٹا کر قدم کار کی جانب بڑھائے۔

"وہ ایجنسی گیا ہے۔۔"اس نے کار ریورس کی تھی۔

"وہ جب بھی اکیلے رہنا چاہتا ہے تب ایجنسی چلا جاتا ہے۔کچھ وقت پہلے ہی مجھے ایجنسی کے سیکیورٹی گارڈ کا میسج موصول ہوا ہے کہ یاسر ایجنسی آیا ہے۔"وہ اب بنا کچھ سوچے ایجنسی کے راستے پر بڑھ رہی تھی۔

"لیکن وہ نچلے فلور پر نہیں گیا ہو گا۔۔"اس نے کار پارکنگ لاٹ میں روکی اور پھر تیزی سے باہر نکل آئی۔اب اسکے قدم زینوں کی جانب تھے۔وہ اسی گلابی لباس میں ملبوس تھی۔کھلے بال پشت پر بکھرے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ ایجنسی کی چھت پر گیا ہو گا۔وہ ہمیشہ وہیں جاتا ہے۔سب سے خطرناک اسپاٹ پر ٹانگے لٹکائے بیٹھا ہو گا۔"ایجنسی کے زینے تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے۔لیکن وہ اس سمے کچھ بھی نہیں سوچ رہی تھی۔اگلے ہی پل تقریباً ہانپتے ہوئے اس نے چھت کا دروازہ کھولا اور پھر آگے بڑھ آئی۔وہ سامنے ہی براجمان تھا۔سسپینڈرز میں ملبوس۔۔چھت کے سب سے خطرناک حصے پر بیٹھا۔۔ایجنسی کی عمارت کئی منزلہ بلند تھی۔لیکن وہ اسی بے خوفی سے پیر لٹکائے، چھت کے خوفناک اطراف میں بیٹھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لمحے بھر کے لیے اسکا دل بند ہوا تھا۔کچھ محسوس کر کے یاسر نے چہرہ پھیرا اور پھر ساکت ہو گیا۔ آنکھوں میں حیرت سی ابھری۔۔وہ شاید اس سمے سیلینہ کی توقع نہیں کررہا تھا۔وہ جلدی سے آگے بڑھی تھی۔

"پلیز۔۔یہاں سے اترو۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔یہ کوئی جگہ ہے تمہارے بیٹھنے کی۔پچھلے ہی دنوں میں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ ایک نوجوان پیر پھسلنے کے باعث اونچی چھت سے نیچے جا گرا تھا۔اُترو یہاں سے۔۔

جلدی۔۔"

یاسر نے چہرہ پھیر کر گہرا سانس لیا تھا۔پھر سر ہلا کر پیر چھت کی جانب گھمائے۔اگلے ہی پل ہاتھوں پر زور دے کر چھوٹی سی چھلانگ لگائی اور اتر گیا۔سیلینہ نے سینے پر ہاتھ رکھ کر گہرا سانس لیا تھا۔اسے لگا وہ کئی پہروں سے سانس روکے ہوئی تھی۔پھر ایک تیز نظر اس پر ڈالی۔۔دو قدم چل کر آگے بڑھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔۔؟ یہ کوئی بیٹھنے کی جگہ ہے۔۔؟ کیا دُنیا میں بیٹھنے کی تمام جگہیں ختم ہو گئی ہیں جو تم چھت کے اتنے خطرناک حصے پر آ کر بیٹھتے ہو۔۔"اسے جیسے اسکی بیوقوفی پر یقین نہیں آرہا تھا۔تیزی سے بولتے ہوئے سانس پھول گیا تھا اور اب وہ ہانپ رہی تھی۔

یاسر نے اسے اسی خاموشی سے دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب جواب کیوں نہیں دے رہے ہو کوئی۔۔؟ زخمی بھی ہو تم لیکن مجال ہے جو ذرا بھی احساس ہو اپنی صحت کا۔"وہ آگے بڑھا اور پھر اسی خاموشی سے اسکی کلائی تھام کر اسے آگے کیا۔اسکی چلتی زبان اگلے ہی پل ساکت ہوئی تھی۔شہر کی روشنیاں چھت کے اس حصے سے اتنی حسین لگ رہی تھیں کہ اسے اپنی ہر بات بُھول گئ تھی۔چند پل کے لیے وہ بالکل میسمرائیز ہوئی ان قمقموں کو دیکھے گئ۔۔کتنا خوابناک سا منظر تھا۔۔

میں یہاں خودکشی کرنے نہیں آیا تھا۔سکون لینے آیا تھا۔جو کہ آپ کے آتے ہی غارت ہوچکا " ہے۔۔"

"میں پریشان ہوگئ تھی، یاسر۔۔"اس نے چہرہ پھیر کر سچائی سے کہا تو اس نے گہرا سانس لیا۔اب وہ دونوں چہرہ سامنے کیۓ، شہر کی روشنیوں کو تک رہے تھے۔

"میں کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہوں۔اپنا خیال رکھنا آتا ہے مجھے۔تم ہر دفعہ میرے پیچھے ایسے نہیں آسکتیں۔"آواز ہلکی تھی۔۔چہرہ سامنے تھا۔۔ایسے جیسے وہ اسے کچھ سمجھا رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اور تم۔۔؟" سیلینہ نے کہا تو اس نے ہاتھ جیبوں میں اڑس لیے۔۔

"میں کیا۔۔؟"

"تم جو ہر دفعہ میرے لیے آتے ہو۔"

"تم انہیں اتفاق سمجھ سکتی ہو۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لیکن میں انہیں محبت سمجھنا چاہتی ہوں۔۔"شہر کی روشنیاں بے حد خوبصورت تھیں۔وہ دونوں اب تک سامنے دیکھ رہے تھے۔ہوا سے ان دونوں کے بال اڑ رہے تھے۔سیلینہ کے بال اڑ کر یاسر کے کندھے کو چُھو رہے تھے۔

" تم میرے لیے اپنی ماں سے فیور لینے کیوں گئے تھے۔۔؟" کچھ پل بعد اس نے پوچھا تھا۔

"مجھے لگا کہ مجھے یہ کرنا چاہیے تو کیا۔۔"بنا کسی شرمندگی کے کہا۔سیلینہ نے ایک پل کے لیے چہرہ پھیر کر اسے دیکھا تھا۔وہ جیسے لاجواب ہوئی تھی۔

"تمہارا جو دل چاہے گا تم کرتے رہوگے۔۔؟"

اس نے کندھے اچکائے تھے۔

"اور میرے دل کا کیا۔۔؟" اب کہ اس نے بھی گردن گھما کر اسے دیکھا تھا۔چند پل وہ دونوں ایک دوسرے کو تکتے رہے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اگر میں نے تمہیں ہرٹ کیا ہے تو۔۔آئی ایم سوری۔۔"اسکے کہنے پر سیلینہ نے بے یقینی سے گہرا سانس لیا

تھا۔

"یہی پرابلم ہے یاسر عالم۔۔!تم مجھے ہرٹ نہیں کرتے ہو۔تم مجھے ہرٹ نہیں ہونے دیتے ہو۔اسی لیے میں تمہاری اس نرمی کا ایک بہت غلط مطلب نکال رہی ہوں۔میری وقت پر تصحیح کردو۔۔ایسا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہ ہو کہ تم مجھے میری زندگی میں آئے ہر مرد سے زیادہ ہرٹ کرجاؤ۔۔اور میں تمہیں چاہ کر بھی معاف نہیں کرپاؤں۔"

"کیسی تصحیح۔۔؟"

سیلینہ نے اپنا سراپا اسکی جانب پھیر لیا تھا۔جبکہ وہ اب بھی سامنے دیکھ رہا تھا۔

"کیا تم مجھے پسند نہیں کرتے۔۔؟"

یاسر نے چہرہ جھکا کر اپنے جوتوں کو دیکھا تھا۔پھر سر اٹھا کر اسے۔۔

"نہیں۔۔میں تمہیں پسند نہیں کرتا۔۔"سکون سے کہا تو سیلینہ کے دل کو کچھ ہوا۔آنکھوں میں کرچیاں سی ابھریں۔

"اگر تم زخمی نہیں ہوتے تو تمہیں بہت مارتی۔"

وہ مسکرایا تھا۔۔

"تم ابھی بھی مارسکتی ہو۔"

"بالکل۔۔تاکہ ساری دنیا مجھے ہی ظالم سمجھے۔حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ یہاں اصل ظالم ہے کون۔۔!"جتا کر کہا اور پھر تیزی سے رُخ موڑ لیا۔آنکھوں میں جانے کیوں آنسو سے تیرنے لگے تھے۔اسکا دل جانے کس بات پر دُکھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہاری سب سے بڑی خواہش کیا ہے۔۔؟" کچھ پل بعد اس نے پوچھا تو سیلینہ نے ایک جھٹکے سے چہرہ اسکی جانب پھیرا۔وہ بغیر کوئی تاثر لیے بہت سکون سے پوچھ رہا تھا۔اس نے اگلے ہی پل گہرا سانس لیا تھا۔

"فیملی ٹرپ پر جانا۔۔"

"فیملی ٹرپ۔۔؟"

"ہاں۔۔"وہ کہتے کے ساتھ ہی اب چھت کی دیوار سے لگ کر زمین پر بیٹھ گئ تھی۔ اسکی ٹانگیں مستقل کھڑے رہنے کے باعث تھکن کا شکار ہوگئ تھیں۔یاسر نے چہرہ جھکا کر اسے دیکھا اور پھر اسکے ساتھ آ بیٹھا۔

"مجھے لگا تھا تم کہو گی دنیا کا مہنگا ترین پرس خریدنا۔۔"وہ اسکے کہنے پر ہنس پڑی تھی۔پھر خفگی سے اسے دیکھا۔۔

"اتنا مادیت پسند سمجھتے ہو تم مجھے۔۔؟"

"ہاں۔۔"وہ پھر سے ہنس دی تھی۔

"یہ بھی ایک خواہش ہے لیکن فیملی ٹرپ پر جانا سب سے بڑی خواہش ہے۔پتہ ہے۔۔ بچپن میں جب اسکول والے ٹرپس پر لے کر جاتے تھے تو میں نہیں جاتی تھی۔میرے پاس ٹرپ کے لیے پیسے نہیں ہوتے تھے۔پھر جب میرے تایا والے اپنے بچوں کے ساتھ ٹرپ پر جاتے تھے میں تب

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بھی نہیں جاتی تھی۔وہ لوگ مجھے لے کر ہی نہیں جاتے تھے۔انہیں لگتا تھا میری صحبت ان کے بچوں پر برا اثر ڈال دے گی۔"بالکل نارمل سے انداز میں کہہ کر اس نے یاسر کو دیکھا تھا۔

"اور تم اب بھی انہیں اپنا رشتہ دار مانتی ہو۔۔!"وہ جیسے حیران ہوا تھا۔اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

"کیوں۔۔؟"اسکے پوچھنے پر وہ مسکرائی تھی۔

"جانتے ہو۔۔ایک راہب اپنے ساتھی کے ساتھ نہر کے کنارے بیٹھا ہاتھ دھو رہا تھا۔اسی لمحے اسے ایک بچھو دکھائی دیا جو نہر کے تیز پانی کے تحت بہتا جارہا تھا۔اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر اس بچھو کو بچایا اور اس بچھو نے بچتے ہی اسکے ہاتھ کو ڈس لیا۔اس نے گھبرا کر بچھو کو چھوڑا تو وہ پھر سے پانی میں گر گیا۔اب وہ جھک کر دوبارہ اسے بچا رہا تھا۔اور وہ بچھو اسے دوبارہ ڈس رہا تھا۔اسکے ساتھی راہب نے پوچھا کہ تم اسے کیوں بچارہے ہو۔۔؟ یہ دو دفعہ تمہیں کاٹ چکا ہے۔جانتے ہو اس راہب نے کیا جواب دیا تھا۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ لمحے بھر کو ٹھہری تھی۔وہ چہرہ پھیرے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔شاید وہ جواب کا منتظر تھا۔

"اس نے کہا کہ اسکی نیچر ڈسنا ہے اور میری بچانا۔۔وہ اپنی عادت سے باز نہیں آتا اور میں اپنی عادت سے۔۔ہم دونوں ہی اپنی اپنی جگہوں پر مجبور ہیں۔اسی لیے یاسر عالم۔۔بعض لوگوں کی نیچر ہمیشہ ڈسنا ہوتی ہے اور بعض لوگوں کی مرہم رکھنا۔میری نیچر جوڑنا ہے اور ان کی توڑنا۔۔وہ رشتے توڑنے سے باز نہیں آتے اور میں جوڑنے سے۔۔"آخر میں معصومیت سے کندھے اچکائے تھے۔

"کہاں سے سنی ہے ایسی بیکار کہانی۔۔؟" وہ دیوار سے سر ٹکا کر بولا تھا۔سیلینہ نے بھی اپنا سر پیچھے ٹکایا تھا۔

"تم نے پوچھا تھا کہ میں انہیں اپنا رشتہ دار اب تک کیسے مانتی ہوں۔۔تو ایسے مانتی ہوں۔۔کیونکہ میں ایک راہب ہوں اور وہ سب بچھو۔۔"اور یہاں وہ زور سے ہنسا تھا۔آنکھیں موند کر دیوار سے سر ٹکائے سیلینہ بھی ہنس رہی تھی۔

"بچھو۔۔او گاڈ۔۔"وہ دونوں ہنستے جارہے تھے۔کچھ پل بعد وہ بازووں کو گھٹنوں کے گرد سمیٹ کر۔ایک رخسار گھٹنے پر ٹکائے اسے دیکھ رہی تھی۔یاسر کے ماتھے پر گرے بال ہوا سے لہرا کر دوبارہ ماتھے پر گر رہے تھے۔لیکن وہ انہیں پیچھے کرنے کا تکلف نہیں کررہا تھا۔

"کیا تمہارے پاس کوئی ایسا انسان ہے جسے تم دیکھتے رہو۔۔اور کبھی نہ تھکو۔۔؟" بے حد آہستگی سے پوچھا تھا۔اسے دیکھتے ہوئے۔وہ جو اپنی انگلی پر ربڑ لپیٹ رہا تھا چونکا۔ چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔خفیف سا سر ہلایا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہاں۔۔"کہا تو جانے کیوں آواز بوجھل سی تھی۔سرسراتی ہوا کے جھونکے جیسے چند پل کے لیے ان دونوں کے درمیان ٹھہر سے گئے تھے۔سیلینہ کو پلکیں جھپکانے میں وقت لگا تھا۔

"واقعی۔۔؟"

یاسر نے اس سے نگاہیں چرا لیں۔پھر سے ربڑ کو انگلی پر لپیٹنے لگا۔ساتھ ہی سر بھی اثبات میں ہلایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا تمہیں اس انسان کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ اگر وہ تمہاری زندگی سے گیا تو تم خالی ہوجاؤگے۔۔؟" رخسار اب تک گھٹنے پر ٹکا تھا۔یاسر نے اب کہ چہرہ نہیں اٹھایا۔

"ہاں۔۔"

"کیا تمہیں کبھی ایسا لگتا ہے کہ اگر تم اسے دیکھ نہیں پائے تو تمہارا سانس رک جائے گا۔۔؟"اور اب کہ اس نے چہرہ اٹھالیا تھا۔سیلینہ کے سوالات پیچیدہ ہوتے جارہے تھے۔

"ہاں۔"گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔

"کیا کبھی تمہیں ایسا لگا کہ تم اس سے ہر دفعہ ملنے پر اسکے ساتھ مزید الجھتے جاتے ہو۔۔؟ جتنا دور جاؤ اتنا قریب چلے آتے ہو۔۔؟"

"ہاں۔"

"کیا کبھی تم نے اس انسان سے دور جانے کی کوشش کی ہے۔۔؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"کی تھی۔کامیاب نہیں ہوا۔"

"تکلیف ہوتی ہے نا۔۔؟" وہ کہہ کر اداسی سے مسکرائی تھی۔

"ہاں۔"

"کیا تم جانتے ہو کہ یو آر ان لو۔۔؟"

"یس آئی ڈو۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کون ہے وہ خوش نصیب لڑکی۔۔؟"

اس نے چہرہ پھیر کر اسے دیکھا تھا۔پھر دیکھتا رہا۔

" ہے ایک۔انتہائی سمجھدار لڑکی۔"

"سمجھدار ہے۔میں تو ہرگز نہیں ہوں پھر۔"مایوس ہو کر کہا تو وہ ہنس دیا۔انگلی پر ربڑ اب تک لپیٹ رہا تھا۔

"میں خوش ہوں کہ ایٹ لیسٹ تمہارے پاس ایسا کوئی انسان ہے۔ایسے انسان کا موجود ہونا ہی سب سے بڑی نعمت ہوتی ہے۔اچھا بتاؤ۔۔کیا وہ بھی تم سے اتنی ہی محبت کرتی ہے جتنی تم اس سے کرتے ہو۔۔؟" اب کہ وہ بہت دلچسپی سے اسے دیکھ رہی تھی۔اسکی شہد رنگ آنکھوں کی چمک۔۔وہ اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔

"نہیں۔وہ مجھ سے اتنی محبت نہیں کرتی جتنی میں اس سے کرتا ہوں۔وہ کر ہی نہیں سکتی۔۔"اسکی شہد رنگ آنکھوں کی پتلیوں کو اپنی پتلیوں کی قید میں لیے اس نے کہا تھا۔ اسکی سرمئی آنکھوں کے رنگوں پر دل لمحے بھر کو ڈول سا گیا تھا۔سیلینہ کا دل جیسے زور سے دھڑکا۔

"کیا تم نے اسے بتایا ہے۔۔؟"کچھ لمحات بعد سوال کیا تو یاسر نے سر اثبات میں ہلایا۔

"وہ جانتی ہے۔"

"کتنی لکی ہے وہ لڑکی۔مجھے بتاؤ نا۔۔کیسی دکھتی ہے وہ۔۔؟کیا وہ جولیا جتنی خوبصورت ہے۔۔؟"

"نہیں۔۔ وہ جولیا سے زیادہ خوبصورت ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا تمہیں اس میں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے۔۔؟"

"مجھے وہ پوری پسند ہے۔ساری کی ساری۔۔"

"تمہیں پتہ ہے میں جیلس ہورہی ہوں۔"اور اسکے کہنے پر وہ سر ہلا کر رہ گیا تھا۔

"اچھا بتاؤ۔۔تمہاری سب سے بڑی خواہش کیا ہے۔۔؟"کچھ پل بعد اس نے پوچھا تھا۔وہ دیوار سے سر ٹکائے آسمان کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"اپنی فیملی کے ساتھ ایک خوشگوار زندگی گزارنا۔بغیر کسی رنجش اور تکلیف کے۔۔"اس نے آہستہ سے کہا تھا۔سیلینہ نے سر ہلایا۔

"ہم جیسے بروکن فیمیلز کے بچوں کی ہر خواہش فیملی کے گرد ہی گھومتی ہے۔فیملی ٹرپ پر جانا، فیملی کے ساتھ اچھی زندگی گزارنا۔۔کتنی محروم خواہشیں ہیں نا ہماری۔۔؟"یاسر نے محض سر ہلایا تھا۔

"کیا تم اپنی ماما کو معاف نہیں کرسکتے۔۔؟"کچھ پل بعد اس نے کہا تھا۔اسکی آنکھیں جو لمحے پہلے تک بے حد زخمی لگ رہی تھیں اب محض تھکن کا شکار تھیں۔لیکن اسے یہ آنکھیں تھکن زدہ بھی کتنی اچھی لگ رہی تھیں۔

" میں انہیں معاف کرچکا ہوں۔بہت پہلے ہی کرچکا تھا۔"

"پھر اتنی درشتی سے کیوں پیش آتے ہو تم ان کے ساتھ۔۔؟"

اس نے کچھ نہیں کہا۔شاید وہ شرمندہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ایسے مت کیا کرو۔۔وہ بہت ہرٹ ہوتی ہونگی۔ماں ہیں وہ تمہاری۔تمہارے لیے کبھی برا نہیں چاہیں گی۔اور بھلا میرے لیے تلخ کلامی کرنے کی کیا ضرورت تھی جبکہ تم مجھے پسند بھی نہیں کرتے ہو۔"تسلی دیتے دیتے آخر میں قدرے خفگی سے کہا تو وہ چہرہ جھکائے ہی مسکرایا۔

"اگر تم مجھے پسند کرتے اور پھر میرے لیے اسٹینڈ لیتے تو واہ واہ۔۔کیا بات ہوتی۔۔مزہ آجاتا۔۔لیکن تم۔۔"اسکا تو موڈ ہی خراب ہوگیا تھا۔

"انسان ہونے کے ناطے بھی اسٹینڈ لے سکتا ہوں میں تمہارے لیے۔۔"

"اوہ پلیز۔۔"اس نے ہاتھ جوڑ کر ماتھے پر لگائے تھے۔"تمہارے اس ہیومنزم کی وجہ سے میں آج یہاں پہنچی ہوں۔ایسی جگہ پر جہاں میں تمہیں پسند کرتی ہوں لیکن تم مجھے بالکل پسند نہیں کرتے۔ان فیکٹ قریب قریب اکتاتے ہو مجھ سے۔۔میری باتوں سے۔۔"

"کتنی سمجھدار ہو یار تم۔۔کیسے پتہ چلا تمہیں کہ میں تم سے اکتا رہا ہوں۔۔؟"حیرت سے آنکھیں پھیلا کر کہا تھا۔سلینہ سن ہوئی اسے بے یقینی سے دیکھتی رہی۔

"بدتمیز میں نے محض اس لیے کہا تھا تاکہ تم کہو کہ نہیں سلینہ۔۔ایسی کوئی بات نہیں۔۔لیکن تم۔۔"اس نے اسکا سر پھاڑنے کے لیے آس پاس کچھ تلاش کیا لیکن کچھ بھی نہ ملا۔یاسر اب احتیاط اسکے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔چھت پر ایک جانب بہت سے پودے رکھے تھے اور اس کے درمیان میں ہی اک لمبا سا پائپ گرا تھا۔اسکی آنکھیں چمکیں۔۔وہ اٹھی اور پھر آگے بڑھ کر نلکا تلاش کیا۔یاسر اسے پیچھے سے تنبیہہ کررہا تھا لیکن وہ نہیں سن رہی تھی۔اس نے ٹونٹی چلا دی تھی اور پانی کسی فوارے کی مانند پورے پریشر سے باہر نکلا تھا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب وہ پائپ لیے یاسر کے پیچھے تھی اور وہ بمشکل خود کو بھیگنے سے بچاتا ہوا دوسری جانب بھاگ رہا تھا۔وہ ہنس رہی تھی۔اس نے پائپ کا رخ یاسر کی جانب کیا اور وہ اگلے ہی لمحات میں بھیگ گیا۔اب بھاگنے کی باری اس کی تھی۔کیونکہ اب پائپ یاسر کے ہاتھ میں تھا۔ وہ اسکے پیچھے تھا اور وہ اسے منع کررہی تھی۔بال ،لباس، چھت، پودے۔۔سب کچھ پانی میں نہا گیا تھا۔وہ اب ایک دوسرے پر پانی پھینک رہے تھے۔ہنس رہے تھے۔۔لڑ رہے تھے۔۔اگلے ہی پل یاسر نے پائپ کا رخ اوپر کی جانب کیا تو پانی کسی بوچھاڑ کی مانند ہر جانب برسنے لگا۔

"اگر ہمیں یہاں کسی نے دیکھ لیا تو ہم کیا کریں گے۔۔؟" اس نے پوچھا تھا۔لیکن یاسر کو اگلے ہی لمحے پائپ چھوڑنا پڑا۔۔چھت کا دروازہ کھول کر سیکیورٹی گارڈ ٹارچ لیے اندر داخل ہورہا تھا۔

"تو ہم یہ کریں گے۔۔"اس نے اسے کلائی سے تھاما اور پھر تیزی سے دوسرے دروازے کی جانب بڑھا۔گارڈ اب انہیں رکنے کے لیے کہہ رہا تھا لیکن وہ رکنے کے لیے تو نہیں بھاگے تھے نا۔۔وہ اب ہنستے ہوئے تیزی سے زینے اتر رہے تھے۔زینے پار کرنے کے بعد وہ دونوں سیلینہ کی کار کی جانب بڑھ آئے تھے۔وہ اب تک ہنس رہی تھی۔۔لیکن وہ محض مسکرا کر ڈرائیو کررہا تھا۔ گھر آگیا تھا لیکن پھر ان دونوں کو کسی چیز کا احساس ہوا۔۔

اپنے بھیگے ہونے کا۔۔

"باہر بارش ہورہی ہے کیا۔۔؟" سلمان نے اسے سر سے لے کر پیر تک دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"ایجنسی کی چھت پر ہورہی تھی۔۔"اسکی زبان سے پھسلا تو ارمان کی ہنسی ابھری۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"واٹ۔۔؟"

دوسری جانب حنیفہ فکرمندی سے چھینکتی ہوئی سیلینہ کو دیکھ رہے تھے۔

"تم کہاں سے آرہی ہو۔۔؟ باہر بارش ہورہی ہے کیا۔۔؟"

"نہیں بابا۔"

"تو پھر۔۔؟"

"وہ۔۔میں پانی میں گر گئی تھی۔۔"کہتے کے ساتھ ہی اس نے زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔

"کیا۔۔؟"

"مطلب۔۔پانی مجھ پر گر گیا تھا۔"

"اتنا پانی آیا کہاں سے۔۔؟"

"پائپ سے۔۔"وہ کہتے ہی پھر چھینکی تھی۔حنیفہ اب فکر مندی سے اسکی جانب ٹشو بڑھا رہے تھے۔

"ایجنسی کی چھت پر۔۔؟"ان کے پوچھنے پر وہ چھینکا تھا۔

"میں نے تمہیں منع کیا تھا نا باہر نکلنے سے۔دیکھو اب زکام ہوگیا ہے تمہیں۔۔"وہ قدرے فکرمندی سے اسکی سرخ ناک دیکھ رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

اور پھر اس رات دونوں گھروں میں وہ دونوں وقفے وقفے سے چھینکتے رہے تھے۔وہ ارمان کے کمرے میں چلا آیا تھا۔ساتھ ہی چھینکا بھی تو پیچھے سے ارمان کا قہقہہ بلند ہوا۔اس نے ایک تیز نظر اس پر ڈالی تھی۔پھر سر جھٹک کر چہرہ واپس پھیرا۔

"ایجنسی کی چھت پر بارش۔۔اف۔"وہ ہنستے ہنستے دوہرا ہونے لگا تھا۔

"میں بس یہ سوچ رہا ہوں کہ سیلینہ نے اپنے گھر کیا کہا ہوگا۔۔؟"اور یہاں وہ بھی ٹھہرا تھا۔ کیونکہ وہ واقعی جاننا چاہتا تھا کہ سیلینہ نے اپنے گھر کیا کہا تھا۔۔؟

"اتنا سارا پانی ایک ساتھ مجھ پر کیسے گر سکتا ہے یاسر۔۔؟" اپنے موبائل پر سیلینہ کا پیغام دیکھ کر اسے بے طرح ہنسی آئی تھی۔یقینا اسے حنیفہ کو جواب دینے کے لیے کسی مضبوط جواز کی ضرورت تھی۔

"پائپ سے۔۔"اس نے لکھا اور پھر لباس تبدیل کرنے کے لیے جونہی اٹھا فون پیغام کی ٹون سے بج اٹھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں تمہارا سر پھاڑدونگی یاسر۔۔"اور وہ موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر ہنس دیا تھا۔

"اتنا سارا پانی ایک ساتھ کسی انسان پر کیسے گر سکتا ہے،ارمان۔۔؟"

اس نے الماری سے لباس نکالتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ایجنسی کی چھت پر ہوتی اکلوتی بارش سے۔۔اور کیسے بھلا۔۔؟" اور کہتے ہی وہ دونوں ہنس پڑے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆

اگلے دنوں میں یاسر کا زخم کافی حد تک بھر گیا تھا۔سردار بھی اپنے گھر جاچکے تھے اور وہ بھی اپنے اپارٹمنٹ چلا آیا تھا۔ارمان اپنی جاب پر جارہا تھا اور سائرہ اپنے کام پر۔سیلینہ بھی شوٹ پر واپس چلی آئی تھی۔سلطانہ اور اسکے درمیان اک اندیکھا سا کھنچاؤ تھا۔وہ یقیناً اسے پسند نہیں کرتی تھی۔اس نے گہرا سانس لیا اور پھر سلطانہ کے آفس کا دروازہ پار کیا۔جو غلط فہمی ہوگئی تھی وہ اسے ختم کرنا چاہتی تھی۔سلطانہ کے سامنے وہ گردن اٹھائے کھڑی تھی۔اس نے اسے بیٹھنے کے لیے نہیں کہا تھا۔نہ ہی اس نے بیٹھنے کو درست سمجھا تھا۔

"آپ بے فکر ہوجائیں،میڈم۔یاسر مجھے پسند نہیں کرتا۔وہ مجھ میں انٹرسٹڈ نہیں ہے۔ہم دونوں میں صرف ایک ورک ریلیشن ہے جو جلد ہی ختم ہوجائے گا۔ایک وقت بعد وہ اپنے راستے ہوگا اور میں اپنے راستے۔مجھے بھی ایک وقت تک لگتا رہا کہ شاید میری موجودگی یاسر کے کیریئر کے لیے باعث تکلیف ہوگی۔لیکن۔۔"وہ لمحے بھر کو ٹھہری تھی۔سامنے براجمان، دبلی پتلی سی سلطانہ نے اسے انہی سپاٹ آنکھوں سے دیکھا تھا۔نیوی بلیو لباس میں ملبوس، پروفیشنل سے تاثرات چہرے پر سجائے۔۔

"میں غلط تھی، میڈم۔یاسر باقی سب کی طرح کمزور اعصاب کا انسان نہیں ہے۔نہ ہی کمزور عقائد کا بندہ ہے۔وہ ہر لحاظ سے بہت مضبوط ہے۔اسے میری خراب شہرت کوئی نقصان نہیں پہنچاسکتی کیونکہ وہ اپنے لیے گئے فیصلوں کے نتائج فیس کرنے کا عادی ہے۔وہ باہر موجود ہر اس رپورٹر کو جواب دینا جانتا ہے جو اسکی ساکھ پر کوئی بھی انگلی اٹھائے گا۔اسے کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔وہ کمزور

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نہیں ہے۔"اس نے کہہ کر خشک حلق سے بہت سا تھوک نگلا تھا۔سلطانہ پر اسکی باتوں کا جیسے کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

"کیا اس نے تم سے خود کہا ہے کہ وہ تمہیں پسند نہیں کرتا۔۔؟"

اسکے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ تھی۔سیلینہ کے چہرے پر نا سمجھی سی ابھری۔

"جی میڈم۔۔اس نے مجھے خود بتایا ہے کہ وہ مجھ میں دلچسپی نہیں رکھتا۔"

"اور تم نے اس بات پر یقین کرلیا۔۔؟"اسکے ابرو اچھنبے سے اوپر کو اٹھے تھے۔

"جی میڈم۔۔وہ کسی اور لڑکی کو پسند کرتا ہے۔"

"کیا تم مجھے بیوقوف سمجھتی ہو، سیلینہ۔۔؟یا تم خود ہی اتنی بیوقوف ہو۔۔؟"اس نے ٹھہر کر واقعتا جاننے کے

لیے سوال کیا تھا۔وہ اسکے سوال پر جز بز ہوئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے واضح الفاظ میں مجھ سے کہا ہے کہ وہ کسی لڑکی کو پسند کرتا ہے اور مجھے پسند نہیں "

"کرتا۔

"میں اسکی۔۔ماں ہوں سیلینہ۔۔اسکی آنکھیں بالکل میرے جیسی ہیں۔کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں اسکی آنکھوں میں موجود جذبے کی غلط وضاحت کرسکتی ہوں۔۔؟"اور اسکے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔وہ یکدم بہت الجھ سی گئی تھی۔

"میڈم میں آپکی بات سمجھ نہیں پارہی ہوں۔آپ کیا کہنا چاہتی ہیں۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مزید کچھ نہیں کہنا چاہتی۔بس اتنا کہنا ہے کہ میری فرم میں کام مکمل کرو اور آئندہ یہاں کا کبھی رخ نہیں کرنا۔مجھے دوبارہ تمہاری شکل دیکھنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"اس نے کڑوے تاثرات چھپانے کی ذرا سی بھی زحمت نہیں کی تھی۔اس نے گہرا سانس لیا تھا۔وہ اسکی نفرت کو سمجھتی تھی۔ہر نفرت کی بیک اسٹوری ہوا کرتی ہے۔اس نفرت کی بھی تھی۔

"وہ آپ کے ساتھ ایسا رویہ رکھنے پر شرمندہ تھا، میڈم۔وہ آپ سے محض اس لیے تعلق نہیں رکھنا چاہتا کیونکہ اسے لگتا ہے وہ آپکو تکلیف پہنچادے گا۔وہ آپکو ہر تکلیف سے بچانا چاہتا ہے اسی لیے وہ آپ سے دور رہتا ہے۔"

سلطانہ کے فائل کی ورق گردانی کرتے ہاتھ لمحے بھر کو ساکت ہوئے تھے۔گلے میں گلٹی سی ابھری۔آنکھوں میں چبھن ہوئی۔اس نے ضبط سے چہرہ اٹھا کر سیلینہ کو دیکھا تھا۔وہ اسی بے ریا سادہ سے انداز میں کہتی جارہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ آپکو معاف کرچکا ہے۔وہ آپکو بہت پہلے معاف کرچکا تھا۔"

اور وہ جو کچھ بہت تلخ سا کہنے لگی تھی یکدم ساکت ہوئی۔دنیا ٹھہر گئ۔۔وقت ٹھہر گیا۔۔زندگی ٹھہر گئ۔اسکی سماعت جیسے متعجب ہوئی تھی۔آنکھوں میں تکلیف کے باعث گلابی سی نمی اترنے لگی۔

"میں آپکو آج یہی بتانے آئ تھی کہ میری وجہ سے اپنے بیٹے کی طرف سے دل نہیں خراب کریں۔وہ آپکو معاف کرچکا ہے۔وہ بس ہرٹ ہے۔وہ جلد ہی آپکو قبول بھی کرلے گا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم اتنے وثوق سے یہ سب کیسے کہہ سکتی ہو۔۔؟ وہ میرے پاس پچھلے تیس سالوں میں نہیں آیا۔ وہ میرے پاس اب کیسے آئے گا۔۔؟"اسے اپنی اور سیلینہ کے درمیان موجود ہر چپقلش بھول گئ تھی۔اسے محض یہ یاد تھا کہ یاسر اسکا بیٹا تھا اور وہ اسے معاف کرچکا تھا۔اسکا سارا وجود کان بن گیا تھا۔

"میں بہت بیوقوف ضرور ہوسکتی ہوں، میڈم۔لیکن میں اتنا جانتی ہوں کہ رشتے توڑنے والوں کے چہرے کیسے ہوتے ہیں۔یاسر کا چہرہ ایسا نہیں ہے۔وہ رشتے توڑنے والا چہرہ نہیں ہے۔جسے آپ اسکی سرد مہری سمجھ رہی ہیں وہ اسکی اذیت ہے۔جو اس نے بہت سالوں تک کاٹی ہے۔اسکا چہرہ ایک قطع رحم شخص کا چہرہ کبھی نہیں تھا۔"

وہ اسکے آفس سے نکل آئ تھی۔اس نے جو بھی کہنا تھا وہ کہہ دیا تھا۔شوٹ مکمل ہونے پر وہ ایجنسی چلی آئ تھی۔اس نے قدم نظر کے آفس کی جانب بڑھائے تھے۔لیکن اندر کا منظر دیکھ کر وہ بھونچکی رہ گئ تھی۔ نظر اپنا جبڑہ بمشکل سیدھا کررہا تھا اور ناک سے بہتا خون ٹشو سے صاف کررہا تھا۔وہ جلدی سے آگے بڑھی تھی۔

"بھائ۔۔بھائ یہ کیا ہوا ہے۔۔؟ آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔؟" اسی پل یوول دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا۔اسکے ہاتھ میں برف تھا جو وہ نظر کے زخموں کے لیے لایا تھا۔اس نے متوحش ہو کر نظر کی جانب چہرہ

پھیرا تھا۔

"کس نے کیا ہے یہ سب۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ساحر نے۔۔"

"واٹ۔۔!"وہ تقریبا چلائی تھی۔

"وہ آیا اور بنا کسی وجہ کے دو تین گھونسے مار کر چلا گیا۔کہہ کر گیا ہے کہ تم یہ ڈیزرو کرتے ہو۔" نظر کے منع کرنے کے باوجود بھی یوول نے موسم کی خبر کی طرح سب کچھ اگل دیا تھا۔اس نے طیش سے اگلے ہی پل رخ پھیرا اور پھر دروازہ کھول کے باہر کی جانب بڑھ گئ۔اسکا رخ نچلے فلور کی جانب تھا۔چہرہ غصے سے دہک رہا تھا اور سانس چڑھ گیا تھا۔لفٹ کا دروازہ کھلا اور وہ باہر نکل آئ۔ہیل کی ٹک ٹک پر بہت سے گارڈز نے سر اٹھا کر دیکھا تھا۔وہ سیدھا ان کے کیبن کی جانب بڑھی تھی۔

ساحر جھک کر شیر کو کچھ سمجھا رہا تھا اور یاسر موجود نہیں تھا۔

"ساحر۔۔تم نے نظر بھائ کو مارا پیٹا ہے۔۔؟"وہ اس کے سر پر پہنچی تھی۔اس نے پہلے کبھی اس سے اتنی درشتی سے بات نہیں کی تھی۔ساحر سیدھا ہو گیا۔شیر بھی چونکا ہوا لگتا تھا۔

"جی ہاں۔"

"کیوں۔۔؟ کس نے کہا تھا ایسا کرنے کو۔۔؟"

"یاسر نے کہا تھا۔"

"واٹ۔۔؟ لیکن کیوں۔۔؟"

visit for more novels.
www.urdunovelbank.com

"یہ تو آپ۔۔اس سے خود پوچھ لیں۔"اس نے ابرو سے پیچھے اشارہ کیا تو وہ چونکی۔ پھر پلٹ کر دیکھا۔وہ دروازے میں ایستادہ تھا۔سیاہ پینٹ کوٹ، بالوں کو ایک جانب جیل سے سیٹ کیے۔۔پہلے کی طرح ترو تازہ اور فٹ۔۔

اگلے ہی پل اب وہ دونوں زینوں پر ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔وہ ہاتھ باندھے اسے کڑے تیور لیے دیکھ رہی تھی اور وہ خاموش تاثرات لیے اسے۔۔

"نظر بھائی کو کیوں مارا تم نے۔۔؟"

"کچھ اصول ہیں۔ان کے تحت مارا ہے۔اور میں نے نہیں ساحر نے مارا ہے۔"

"ایک ہی بات ہے۔حکم تم نے دیا تھا۔"وہ اس پر غرائی تھی۔

"کیا تمہیں پتہ ہے وہ کتنا دوغلا آدمی ہے۔۔؟ تمہارے ساتھ ساتھ باقی ایکٹریس کے ساتھ بھی کانڈ کرتا رہا ہے۔ایک دو گرم ہاتھ تو ڈیزرو کرتا ہی تھا وہ۔۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"میں جانتی ہوں کہ وہ کیسا آدمی ہے۔وہ میرے لیے آئے پراجیکٹس دوسری ایکٹریس کو دیتا رہا ہے۔وہ صرف ان ایکٹریس کے ساتھ کام پسند کرتا ہے جو اسے اچھے سے کما کر دے سکیں۔ہم میں سے ہر انسان اپنا نفع نقصان دیکھ کر کام کرتا ہے۔اگر انہوں نے ایسا کرلیا تو کیا گناہ کیا۔۔؟"

وہ اسکی بات پر حیران ہوا تھا۔یہ جانتی تھی!

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں میں جانتی ہوں کہ کون کیسا ہے۔اگر میں اس سے نظر پھیر لیتی ہوں تو اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں بیوقوف ہوں۔اسکا مطلب صرف یہ ہے کہ میں کسی قسم کی بدمزگی نہیں چاہتی۔"اسی کے ساتھ وہ تیزی سے

پلٹ گئ تھی۔وہ پیچھے کھڑا رہ گیا تھا۔کچھ پل بعد ساحر کہیں آس پاس کھنکھارا تو اس نے گہرا سانس لیا۔۔

"وہ اتنی بھی بیوقوف نہیں ہیں جتنا لوگ انہیں سمجھتے ہیں۔بلکہ کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہے کہ وہ بیوقوف ہیں ہی نہیں۔"اس نے محض گہرا سانس لیا تھا۔

"چیف حنیفہ بلا رہے ہیں ہم دونوں کو۔۔"ساحر نے زینوں کی جانب دوبارہ قدم بڑھاتے ہوئے کہا تو اس نے سر ہلایا اور اسکے ساتھ ہی آگے بڑھ آیا۔کچھ لمحات بعد وہ حنیفہ کے سامنے ایستادہ تھے۔دونوں ہاتھ آگے کی جانب باندھے۔حنیفہ نے باری باری ان دونوں کو دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سیلینہ کو کیسے پتہ چلا کہ نظر کو مار پڑی ہے۔۔؟"

"وہ شاید اس سے ملنے گئ تھی۔"

"کیا تم دونوں نے میرا نام لیا اسکے سامنے۔۔؟"

"نہیں چیف۔۔میں نے کہا کہ اسے مارنے کا حکم یاسر نے دیا تھا۔"حنیفہ نے سکون کا سانس خارج کیا تھا۔پھر سر ہلایا۔

"گڈ جاب۔۔اور ہاں ساحر۔۔میں نے تم سے کہا تھا کہ اس حملہ آور کا اسکیچ بنواؤ۔کیا بنا اسکا۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جی چیف۔۔کچھ دنوں سے کاموں میں بہت الجھا ہوا تھا اسی لیے بنوا نہیں سکا۔ابھی کرواتا ہوں یہ کام۔"انہوں نے سر ہلایا اور پھر انہیں پلٹ جانے کا اشارہ کیا تو وہ دونوں باہر کی جانب بڑھ آئے۔یاسر نے لمحے بھر کو ٹھہر کر ساحر کی جانب دیکھا تھا۔

"کیا جولیا کے متعلق کوئی خبر ملی ہے۔۔؟"

"نہیں۔لیکن شاید آج اسکا مینیجر کچھ اقدام کرے۔"اس نے گہرا سانس لیا اور پھر آگے بڑھ آیا۔ ایک پل کو ٹھہر کر کام کرتے شیر کی جانب دیکھا۔

"شیر۔۔کیا تم مجھے معید کے فری آورز کے بارے میں معلوم کر کے بتاسکتے ہو۔۔؟"لیپ ٹاپ پر ٹائپ کرتے شیر نے سر ہلا کر حکم کی تعمیل کی تھی۔وہ اب سامنے رکھی فائلز میں موجود تمام ایکٹریس کی تصاویر کو پھر سے دیکھ رہا تھا۔پزل کا کونسا ٹکڑا کہاں سے غائب تھا بھلا۔۔؟

☆☆☆☆☆☆

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَيْكُم احباب۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

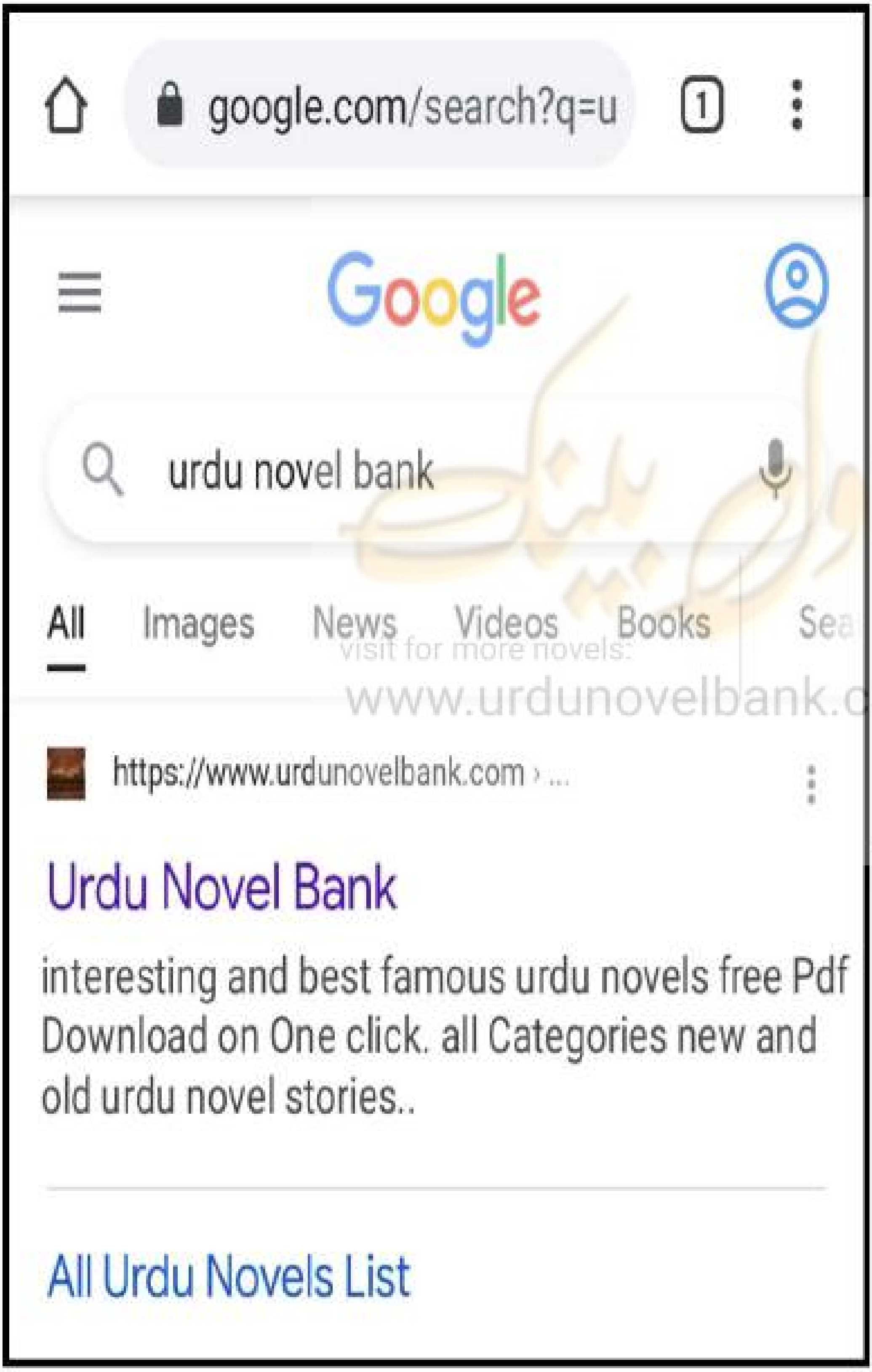

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے

اور اچھے معیاری ناول

تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے

ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں

مکمل ناول مفت میں

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مراد کے آفس میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔وکیل کے انکشاف پر ان سب مردوں کا سانس پل بھر کو خشک ہوگیا تھا۔اس نے انہی خشک آنکھوں سے شہیر کی جانب دیکھا تھا۔ساتھ بیٹھا عمر بھی خاصہ چونکا ہوا لگتا تھا۔ایک پل کے لیے کوئی کچھ نہیں بولا تھا۔

"پرائے آدمی کی بیٹی۔۔ہمارے کاروبار میں تینتیس فیصد شئیرز کی مالک ہے اور ہمیں پتہ ہی نہیں تھا۔!"اس نے چنگھاڑ کر کہا تھا۔سب کو گویا سانپ سونگھ گیا تھا۔ان کے سب سے چھوٹے بھائی احسن علی نے اپنے شئیرز سیلینہ کے نام کردیے تھے۔لیکن وہ کچھ اصولوں کے تحت مراد اور شہیر پر آشکار نہیں کیے گئے تھے۔یقیناً وہ اپنے بھائیوں کی بدنیتی سے واقف تھے۔انہوں نے سیلینہ کا مستقبل محفوظ رکھنے کے لیے ان شئیرز کو اسکے نام کر دیا تھا۔ وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوتی، کوئی اس سے ان شئیرز کی ملکیت نہیں لے سکتا تھا۔

مراد کا بس نہیں چلتا تھا، آفس کی ہر شے الٹ دیتا۔جائیداد کے بٹوارے پر وکیل نے یہ بات کھول دی تھی کہ ان تینتیس فیصد شئیرز پر ان میں سے کسی کا حق نہیں تھا۔جب تک وہ سیلینہ سے قانونی طور پر ان شئیرز کے کاغذات پر دستخط نہیں کروالیتے ، تب تک وہ اس حق سے دستبردار تھے۔

"وہ لڑکی۔۔!کیا وہ یہ بات جانتی ہے۔۔؟"

"شاید نہیں۔اگر اسے علم ہوتا تو وہ ہم سے ان شئیرز کے حصے کو لینے کی بات ضرور کرتی۔"شہیر بھی اتنا ہی شاکڈ تھا جتنے باقی سب۔مراد نے صوفے کے ہتھے میں اپنے ناخن گاڑ لیے تھے۔اسکا چہرہ سرخ ہو کر دہک رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس لڑکی کو یرغمال بنا کر لاؤ۔۔اپنے کسی بیٹے سے اس کی شادی کرواؤ۔۔میں اپنے پیسے باہر نہیں جانے دے سکتا۔میں نے اس کاروبار کے لیے دن رات محنت کی ہے۔"وہ ضبط کھو کر بولا تھا۔لمحے بھر کے لیے سب کے چہرے سفید ہوئے تھے۔

"شادی۔۔؟ وہ بھی اس لڑکی سے۔۔؟"

"ہاں۔۔شادی کرو اس سے۔۔شئیرز لو اور طلاق منہ پر مارو اسکے۔"وہ حکم جاری کر کے کھولتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔اس نے سمجھا تھا کہ شاید وہ ان دونوں ماں بیٹی کو اپنے گھرانے اور کاروبار سے نکال چکا تھا لیکن وہ غلط تھا۔وہ تو آج بھی ان کے ساتھ اس کاروبار میں برابر کی حصے دار تھی۔ اسکے دل میں اپنے مرحوم بھائی کے لیے غبار سا ابلنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆

شام گہری ہوگئ تھی۔کلینک کی بتیاں روشن تھیں۔آفس کا دروازہ کھل کر بند ہونے کی آواز ابھری۔معید نے پرسکون سا چہرہ اٹھا کر آنے والے کو دیکھا۔لمحے بھر کو اسکی بھوری آنکھوں میں ہلکی سی حیرت بھی ابھری تھی۔وہ اب کرسی کھینچ کر اسکے سامنے بیٹھ رہا تھا۔ریسیپشن کے سامنے لگی بڑی سی ایل ای ڈی پر اک خبر نشر کی جارہی تھی۔اسکی تیز آواز معید کے آفس کے اندر تک آرہی تھی۔

"کیسے آنا ہوا۔۔؟کیا تمہارا زخم ٹھیک ہے۔۔؟"

معید نے پوچھا تھا۔اسکی سرمئ آنکھوں کا بے تاثر سا تاثر اگلے ہی پل بڑھ گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمھیں کیسے پتہ چلا کہ میں زخمی ہوں۔۔؟"ٹھنڈا سا استفسار کیا تھا۔

"تم غلط بندے کے پاس آئے ہو یاسر۔۔میں وہ نہیں ہوں جسے تم ڈھونڈ رہے ہو۔"اسکی بھوری آنکھیں انتہائی ٹھنڈی تھیں۔پھر وہ کرسی پر پیچھے ہو بیٹھا۔

"میں یہ بات پروو کرسکتا ہوں کہ وہ میں نہیں ہوں جسے تم ڈھونڈ رہے ہو۔"

باہر لگی ایل ای ڈی پر خبر نشر کی جانے لگی۔

(جولیا اینڈرسن اغواء کی جاچکی ہیں۔نا صرف یہ بلکہ گلیمر ایجنسی کی بہت سی ایکٹریس بھی پچھلے عرصے سے غائب ہیں۔اس خبر کو میڈیا سے پس پردہ رکھا گیا کیونکہ ایجنسی اپنی ساکھ بچانا چاہتی تھی۔پولیس سے تفتیش پر معلوم ہوا کہ یہ کیس انڈر کور طور پر سالو کیا جارہا ہے۔اس کی تحقیقات کو پوشیدہ رکھا گیا تھا۔)

معید نے آواز کی سمت اشارہ کیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ۔۔جو بھی کررہا ہے۔۔وہ میں نہیں ہوں یاسر عالم۔۔"

وہ بالکل ساکت پتلیاں لیے اسکی ہاتھوں کی جنبش کو دیکھ رہا تھا۔اسے یکدم اک عجیب سا احساس ہوا تھا۔اسی پہر ایجنسی کے نچلے فلور پر موجود ساحر اپنے کیبن میں موجود ہدایات دیتا حملہ آور کا اسکیچ بنوا رہا تھا۔ٹی وی لاؤنج میں براجمان، سیلینہ مظہر کا چہرہ اس خبر کو سن کر سفید ہوا تھا۔اتنا سفید گویا اس سے خون کا آخری قطرہ تک سینچ لیا گیا ہو۔وہ بس ابھی ابھی ایوننگ شوٹ سے واپس آ کر لاؤنج میں بیٹھی ہی تھی۔

اسکیچ بالکل آخری مراحل میں تھا۔۔نچلے فلور کی بتیاں گل تھیں۔۔بس ساحر کے کیبن کی اک بتی روشن تھی۔

"حملہ آور کو او سی ڈی ہے، یاسر عالم۔۔"

(غالب گمان یہی ہے کہ ثمرین رضا کا قتل بھی اسی حملہ آور نے کیا ہے۔پولیس اور تحقیقاتی ٹیمز میں بے چینی واضح طور پر دیکھی جاسکتی ہے۔کرمنل پروفائلرز کا کہنا ہے کہ قاتل سائیکو پیتھ ہے)۔خبر اب تک نشر کی جارہی تھی۔

"اسے او سی ڈی ہے۔۔وہ ہر کام بار بار کرنے کا عادی ہے۔۔وہ بار بار۔۔اپنے ہاتھوں کو دھونے کا عادی ہے۔اسکے ہاتھوں کی جلد بہت زیادہ دھوئے جانے کے باعث بُری طرح متاثر ہوئی ہے۔۔وہ ایک ایسا شخص ہے جس کے ہاتھ بدصورت ہیں۔۔اور میرے ہاتھ۔۔"وہ لمحے بھر کو ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔اسکیچ مکمل ہوگیا تھا۔۔ساحر لمحے بھر کو پیچھے ہوا۔۔ایک نظر ماسک کے پیچھے سے جھانکتی ان آنکھوں کو بغور دیکھا۔۔آنکھیں سکیڑ کر چند لمحات کے لیے دیکھتا رہا۔یکلخت ہی اسکی ریڑھ کی ہڈی سنسنائی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میرے ہاتھ کبھی بدصورت نہیں تھے۔میرے ہاتھ ہمیشہ سے خوبصورت تھے۔"

وہ اسی طرح آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھتا رہا تھا۔اس نے بدصورت ہاتھ کہیں دیکھے تھے۔اس نے کھردرے ہاتھ کہیں دیکھے تھے۔اسے یہ ہاتھ یاد تھے۔۔لیکن کہاں۔۔؟

ساحر بنا پلکیں جھپکے ان آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

" اور تم اب دیر کررہے ہو۔تم جانتے ہو کہ وہ کون ہے۔"

وہ اٹھ کر باہر کی جانب بھاگا تھا۔ساحر کے ماتھے پر ڈلا ہر بل ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ اس پر آشکار ہوا تھا کہ وہ آنکھیں

کس کی تھیں۔وہ آنکھیں اتنی جانی پہچانی کیوں تھیں۔۔؟ یہ آنکھیں ماہر نفسیات جیسی ضرور تھیں لیکن وہ ماہر نفسیات کی آنکھیں نہیں تھیں۔

وہ اس رات جولیا کو اپنے کندھے پر ڈالے، اس زندان کے سیاہ زینے عبور کررہا تھا۔اس نے لمحے بھر کو چہرہ اٹھایا تو اسکی آنکھیں واضح ہوئیں۔ہلکے بھورے رنگ کی آنکھیں۔۔غیر انسانی سی۔۔یہ وہی لڑکا تھا جس کے بازو پر جلے دل کا ادھورا سا نشان کندا تھا۔یہ وہی لڑکا تھا جسے سیلینہ نے ایک بار جوتے دیے تھے۔مصطفی حسن کا سب سے لاڈلا اور چھوٹا بیٹا۔۔شیر حسن۔۔!

اسکا چہرہ ٹھنڈا تھا۔۔بالکل کسی ماہر نفسیات کے چہرے کی طرح۔۔لیکن وہ ماہر نفسیات کا چہرہ نہیں تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کیبن کے دروازے میں ایستادہ یاسر نے ٹھہر کر ساحر کی پشت دیکھی تھی۔وہ اسکیچ کے سامنے بالکل ساکت ہوا کھڑا تھا۔ایک پل کے لیے اس نے پلٹ کر یاسر کو دیکھا۔اسکا چہرہ بھی اتنا ہی سفید تھا۔وہ حملہ آور کوئی اور نہیں، ان کے ساتھ پچھلے کچھ مہینوں سے کام کرتا شیر حسن تھا۔ بے تاج بادشاہ۔۔جسے خوبصورت لڑکیوں کو اپنی بیویاں بنانے کا بے حد شوق تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ بچپن سے ہی بہت عجیب سا تھا۔گلیوں میں موجود بلیوں کو قتل کر کے، سیاہ تھیلیوں میں باندھ کر پھینک دیا کرتا تھا۔اسے قتل کرنا فیسینیٹ کیا کرتا تھا۔ مصطفیٰ حسن نے اسکی عادتوں سے نگاہیں پھیر لی تھیں۔لیکن جب وہ جنونی حد تک پاگل ہونے لگا تو اسے کسی ماہرِ نفسیات کو دکھانا ہی پڑا۔ اسکا ایمپیتھی ٹیسٹ زیرو فیصد آیا تھا۔وہ ہمدردی جیسے جذبے کو کبھی محسوس نہیں کر سکتا تھا۔وہ ہمدردی اور انسانیت سے عاری پیدا کیا گیا تھا۔

وہ اور معید حسن سگّے بھائی تھے۔معید اسکے پاگل پن کو دیکھتے ہوئے بڑا ہوا تھا۔وہ اس گھر سے بھاگ جانا چاہتا

تھا لیکن اسے اپنے بھائی کے ساتھ رہنا تھا۔اسے اپنے بھائی کو ٹریٹ کرنا تھا۔وہ اسی لیے ماہر نفسیات بنا تھا۔لیکن ماہر نفسیات کے بننے کے بہت عرصے بعد اسے اندازہ ہوا تھا کہ وہ شیر حسن کو کبھی ٹریٹ نہیں کر سکتا تھا۔وہ سائیکو پیتھ ہونے کے ساتھ ساتھ سوشیو پاتھ بھی تھا۔اس سے کسی بھی قسم کی انسانیت کی توقع کرنا بیکار تھا۔اس نے اپنے راستے مصطفیٰ اور شیر سے الگ کر لیے تھے۔بہت عرصے تک شیر منظر عام سے غائب رہا۔اسے مصطفیٰ نے باہر بھیج دیا تھا۔لیکن جب وہ پلٹا تو مزید جانور بن چکا تھا۔بات اب بلیوں کے قتل سے نکل کر انسانی قتال تک آچکی تھی۔اسے اپنا ذہن پرسکون رکھنے کے لیے انسانی خون کی ضرورت ہوا کرتی تھی۔

زبیر اینڈ سنز کے چھوٹے بیٹے کے ساتھ اس نے پارٹی آرگنائز کی اور اس میں جھانسے سے سیلینہ کو بلایا۔وہ سیلینہ سے آبسیسڈ ہوتا جارہا تھا۔وہ اسے باقائدہ طور پر اسٹالک کر رہا تھا۔وہ بس کسی طرح اسے اپنی ملکیت بنانا چاہتا تھا لیکن وہ تھی کہ ہاتھ نہیں آتی تھی۔نا صرف سیلینہ بلکہ وہ ہر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خوبصورت ایکٹریس کے ساتھ آبسیسڈ ہوتا جارہا تھا۔اسے کسی بھی طرح وہ سب اپنے لیے چاہیے تھیں۔وہ بچپن میں پڑھی اک کہانی کو ری کری ایٹ کرنا چاہتا تھا۔وہ خود کو وہ بادشاہ بنانا چاہتا تھا جو اپنی بیویوں کو بغیر کسی وجہ کے قتل کردیا کرتا تھا۔

اس نے سیلینہ کا مستقبل تباہ کردیا تھا۔تاکہ وہ اسکے بلانے پر اسکے پاس آسکے۔۔

لیکن ایسا نہیں ہوا۔سیلینہ منظرِ عام سے غائب ہوگئ تھی۔اس نے اسے مختلف پیغامات بھیج کر دھمکایا لیکن وہ شاید اسکی بات نہیں سمجھ رہی تھی۔پھر اس نے ایک انتہائ گھناؤنا لائحہ عمل ترتیب دیا۔اس نے سیلینہ کی توجہ لینے کے لیے اسکے آس پاس موجود خوبصورت ایکٹریس کو اغواء کیا اور ساتھ ہی مصطفیٰ کی مدد سے ایجنسی بھی جوائن کرلی۔وہ زیادہ سے زیادہ اسکے قریب رہنا چاہتا تھا۔

اس نے چند ڈوریاں ہلائیں اور پھر سیلینہ کو ایجنسی لانے میں کامیاب ہوگیا۔اس میں ماریہ نے اسکی مدد کی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اسکی حقیقت سے واقف تھی۔وہ سیلینہ کو تباہ کرنا چاہتی تھی اور شیر سیلینہ کو اپنے لیے چاہتا تھا۔وہ اس سے ایک پرانے سے گیرج میں ملنے آئ تھی۔پولیس کو لگا کہ شاید وہ حملہ آور رحیم دین ہے۔لیکن وہ رحیم دین نہیں تھا۔رحیم دین کے بازو پر اک جلے ہوئے کندا ادھورے دل کا نشان نہیں تھا۔رحیم دین محض اک کرائے کا آدمی تھا۔ایک مس ڈائریکٹ کرنے والا فارم ملٹینٹ۔۔!

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ نشان محض اسکے ہاتھ پر تھا۔اس نے بہت جگہوں پر سیلینہ کو خوفزدہ کرنے کی کوششیں کی تھیں۔اس نے اسے لفٹ کے اندر درندگی کا نشانہ بنانے کی کوشش کی لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوسکا۔اسے یاسر نے پکڑ لیا تھا۔اسکے حلیے اور سیلینہ کی غیر حالت کے باعث وہ اس پر غور نہیں کرپایا تھا۔وہ وہاں سے بھاگ نکلا۔۔

جب سیلینہ ہسپتال میں ایڈمٹ تھی تب وہ بالکل خاموشی سے اسکے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔ اسکے چمکتے رنگ کو دیکھ کر اسکے جسم میں پھریری سی دوڑ گئ تھی۔وہ ہلکا سا جھکا اور پھر اسکے کان میں کچھ گنگنایا۔۔

Be happy happy happy and seize the day of pleasure!

لیکن پھر وہ وہاں سے چلا گیا۔وہ محض اسے خوفزدہ کرنا چاہتا تھا۔اور وہ اس میں بہت حد تک کامیاب بھی ہوگیا تھا۔پھر اس نے سیلینہ کو زینوں پر نشانہ بنایا۔لیکن اسی پہر معید حسن چلا آیا اور اسے پرے دھکیلا۔وہ اسے پہچان گیا تھا۔اس رات وہ اسے وہاں سے نکال کر رحیم دین کو پولیس کے حوالے کرنے میں کامیاب ہوگیا تھا۔لیکن پھر اس نے گھر میں داخل ہوتے ہی اسے بہت مارا تھا۔اسے تنبیہہ بھی کی کہ وہ سیلینہ سے دور رہے۔مگر کہیں اندر معید حسن جانتا تھا کہ شیر سدھرنے سے نکل چکا تھا۔اسی بدلے کے لیے اس نے معید کے آفس میں اپنا ہتھیار رکھ دیا تھا۔اک بھاری بھرکم ہتھوڑی۔۔!جس سے اس نے ثمرین رضا کو بے دردی سے قتل کیا تھا۔

وہ اسے قتل نہیں کرنا چاہتا تھا۔وہ خوبصورت تھی۔وہ اسے اپنی بیوی بنا کر اذیت کا نشانہ بنانا چاہتا تھا لیکن پھر پولیس نے ایک تحقیقاتی ٹیم تشکیل دی تھی۔تاکہ اسے پکڑ سکیں۔اسکے جرائم یکسانیت

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کا شکار ہونے لگے تھے۔اسے تحقیقاتی ٹیم کو مس ڈائیریکٹ کرنا تھا اور اسی لیے اس نے اپنے مخصوص پیٹرن کے بجائے، دوسرے انداز سے ثمرین رضا کو قتل کردیا تھا۔اس نے پولیس کو کنفیوژ کرنا تھا اور وہ اس نے کردیا تھا۔۔

لیکن ڈپریشن ہر پل گہرا ہوتا جارہا تھا۔وہ بچپن سے ہی ڈپریشن کا مریض تھا۔معید حسن یہ بات جانتا تھا۔اسی لیے اس نے یاسر اور سیلینہ کو بتایا تھا کہ قتل گاہ پر سرمئی اور گہرا نیلا رنگ موجود ہوگا۔اس نے غصے سے اپنی انگلیاں چبا لی تھیں۔اسکا دشمن کوئی اور نہیں اسکا اپنا بھائی ہی تھا۔وہ اسے اپنے باپ کی وجہ سے سیدھا پولیس کے حوالے نہیں کرسکتا تھا اسی لیے۔۔اس نے یاسر کو مختلف طریقوں سے بتانے کی کوشش کی تھی۔لیکن وہ بیوقوفوں کی طرح معید پر ہی شک کرنے لگا تھا۔اس رات وہ بہت ہنسا۔۔کیونکہ وہ بہت خوش تھا۔۔یاسر معید پر شک کررہا تھا۔وہ اسکا آفس کھنگالنے کے لیے سرچ وارنٹ نکلوا رہا تھا۔

یاسر اور سیلینہ کے جاتے ہی معید حسن نے دراز کھولا تو ہتھوڑی نگاہوں کے سامنے آئی۔اس نے اگلے ہی پل ہتھیار اٹھایا اور اسے لیے اسکے گھر چلا آیا۔اسے بلند آواز میں تنبیہہ کی کہ آئندہ اس طرح کے ہر کام سے باز رہے لیکن وہ اس رات واقعی بہت خوش تھا۔اسے کسی تنبیہہ سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔اسکا پلان کامیاب جارہا تھا لیکن تحقیقاتی ٹیم اب انکی ایجنسی تک پہنچ گئی تھی۔

ارمان یاسر سے کیس کو ڈسکس کررہا تھا۔وہ دروازے کے باہر ہی ٹھہر گیا تھا۔۔جب ارمان باہر نکلا تو وہ اندر داخل ہوتے ہوئے اس سے جان بوجھ کر ٹکرایا۔۔ارمان مسکرایا۔۔وہ سمجھا تھا کہ شاید وہ یاسر کو تنگ کرنے اندر داخل ہورہا تھا لیکن درحقیقت وہ انکی گفتگو سننے کے لیے کھڑا رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جب سیلینہ پہلی دفعہ نچلے فلور پر آئی تو وہ جولیا سے ہوئی اسکی لڑائی کے بعد اسے جوتا پہنا رہا تھا۔وہ پہلی دفعہ اسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔وہ اب نچلے فلور پر ہر لمحہ نظر آنے لگی تھی۔لیکن کچھ تھا جو اسے بری طرح چُبھ رہا تھا۔سیلینہ کا یاسر کی جانب جھکاؤ۔۔وہ ٹی وی اسکرین کو بے حد سپاٹ آنکھوں سے تک رہا تھا۔یاسر سیلینہ کے ساتھ اب ریمپ پر واک کررہا تھا۔

وہ یاسر میں دلچسپی لینے لگی تھی۔اسکے اندر خون کھولنے لگا تھا۔

اس رات اس نے اپنے گھر کی تمام چیزیں غصے سے پاگل ہوتے ہوئے الٹ دی تھیں۔ اس نے اپنے بال نوچ لیے تھے۔ اسکے اندر یاسر کے لیے لاوہ سا پکنے لگا تھا۔اس نے ماریہ حسن سے رابطہ کیا اور اس نے یاسر اور سیلینہ دونوں کو جدا کردیا۔ان دنوں وہ پھر سے بہت خوش رہنے لگا تھا۔ سیلینہ یاسر کی کچھ چیزیں واپس کرنے ایجنسی چلی آئی تھی اور اس نے اس سے اچھا موقع نہیں دیکھا تھا یاسر کو نقصان پہنچانے کا۔۔وہ واقعہ اس انداز سے ہوا تھا کہ دیکھنے والی آنکھوں کو لگتا اس نے سیلینہ کو نقصان پہنچانے کے لیے ان تاریک گلیوں میں بلایا تھا۔لیکن در حقیقت وہ یاسر کو نشانے پر رکھنے والا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے سیلینہ کو محض خوفزدہ کیا اور یاسر کر بری طرح زخمی کیا۔یاسر معید پر شک کرتا تھا۔لیکن معید کا قد چھوٹا نہیں تھا۔اسکا قد اس سے تین انچ دراز تھا۔اس نے خود کو مکمل طور پر معید ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔اس نے تین انچ بلند جوتے پہن رکھے تھے۔ امپورٹڈ اور انتہائی مہنگے جوتے۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن اس دفعہ وہ یاسر کی بات سن کر چونکا تھا۔۔بلکہ وہ پہلی دفعہ اس سارے عرصے میں بوکھلایا تھا۔۔یاسر بیوقوف نہیں تھا۔۔وہ جانتا تھا کہ بندہ ایجنسی کا ہی تھا۔۔اس نے اسے پرے دھکیلا اور تاریک گلیوں میں غائب ہوگیا۔چہرے سے ماسک اتارا۔۔ٹھنڈا یخ چہرہ سامنے آیا۔۔یاسر کی مار کی وجہ سے اسکے سر پر چوٹ لگی تھی۔لیکن اسے جلد از جلد اسے ٹریٹ کر کے یاسر کے پاس پہنچنا تھا۔وہ انکے لیے اک معصوم گارڈ تھا۔اسے معصوم گارڈ ہی رہنا تھا۔

لیکن اس سے غلطیاں سرزد ہوئیں۔کیس کی فائلز ایجنسی میں موجود تھیں۔انکے کیبن میں۔۔لیکن وہ ان تینوں کی موجودگی میں ان فائلز کو ہاتھ نہیں لگا سکتا تھا۔وہ ان کی غیر موجودگی میں ایجنسی چلا آیا لیکن پھر اسے ساحر نے پکڑ لیا۔وہ اس سے بچ کر بھاگ نکلا تھا۔

جب حنیفہ نے سیلینہ کے باپ ہونے کا انکشاف کیا تو وہ سن رہ گیا تھا۔وہ واقعتا حیران ہوا تھا۔ اسکے بعد ہی مصطفی حسن نے اسکا ساتھ مکمل طور پر دینے کے لیے ہامی بھر لی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس رات مصطفی حسن آگے بڑھ آیا تھا۔ایک نظر اپنے بیٹے کو دیکھا۔پھر دوسری نگاہ آس پاس موجود زندان پر ڈالی۔۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تم سیلینہ کو بھی قید کرسکتے ہو۔۔؟" اس نے لمحے بھر کے لیے پوچھا تھا۔

شیر ہلکا سا مسکرایا۔۔

" بالکل۔۔"

"لیکن اسکے پاس سیکیورٹی بہت سخت ہوگی۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شیر نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"اس دفعہ وہ خود میرے پاس آئے گی، ڈیڈ۔۔!"یاسر اب تک دروازے میں ایستادہ تھا۔پھر وہ باہر کی جانب بھاگا تھا۔ساحر بھی اسکے پیچھے ہی تھا۔

سیلینہ میڈم سے کہیں کہ کسی فون کال کا جواب نہیں دیں۔ان سے کہیں کہ گھر سے باہر نہ نکلیں۔"

ساحر فون پر حنیفہ کو تیزی سے ہدایات دے رہا تھا۔دوسری جانب حنیفہ نے متوحش آنکھوں سے خالی کار پورچ کو دیکھا تھا۔وہ وہاں نہیں تھی۔وہ جاچکی تھی۔وہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ہر جانب شدید بے چینی سی پھیل گئ تھی۔نیوز چینلز پر اینکرز تہلکہ خیز انکشافات پر چیخ رہے تھے۔ان کے ہاتھ مصطفیٰ حسن کے چھوٹے بیٹے کی ہوش رُبا میڈیکل رپورٹس لگ گئ تھیں۔ اپنے ٹی وی لاؤنج میں براجمان، ماریہ لمحے بھر کو پیچھے ہوئ تھی۔اسکی آنکھوں میں سرد مہر سی کاٹ تھی۔پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئ۔ساتھ رکھے سفری بیگ کا ہینڈل پکڑا اور اسے اپنی جانب گھمایا۔ایک ہاتھ سے ازلان کو تھاما۔ملازم اسکا باقی سامان لیے، جانے کے لیے بالکل تیار لگ رہے تھے۔ اگلے ہی پل، کمرے سے شعیب بسطامی نکلا تھا۔

"تم نے۔۔یہ سب تم نے کیا ہے۔۔؟" انکی آواز میں کاٹ تھی۔چبھتی ہوئ کاٹ۔۔ٹی وی کی جانب اشارہ کر کے ضبط سے پوچھا تو ماریہ لمحے بھر کو مسکرائ۔

"میں انہیں تباہ کرنا چاہتی تھی، ڈیڈ۔۔اور میں انہیں تباہ کرچکی ہوں۔آپ ان سے اپنا کاروباری تعلق ختم نہیں کرنا چاہتے تھے نا۔۔لیں۔۔میں نے آپکا کام آپکے لیے آسان کردیا ہے۔اب وہ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مصطفی حسن آپ کے ساتھ کیا کرے گا۔۔یہ سوچنا آپکا کام ہے۔۔میرا نہیں۔"اس نے ملازم کو ابرو سے اشارہ کیا اور باہر کی جانب بڑھ گئ۔اسکی فلائیٹ کا وقت ہوا چاہتا تھا۔

واجد کے آفس کے باہر رپورٹرز کا جم غفیر تھا۔ہر جانب سے مائیکس اڈ اڈ کر اسکے چہرے پر آرہے تھے۔وہ بجتے فون پر جھپٹا تھا۔پھر اپنے باپ پر دوسری جانب چیخا۔اسے شیر اور معید کبھی پسند نہیں تھے۔اور آج اسی شیر نے ان سب کو ڈبو دیا تھا۔مصطفی حسن اپنے سیکریٹری کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔اسے جلد از جلد شیر کے پاس اس زندان تک پہنچنا تھا۔اس سے قبل کے وہاں کوئ اور پہنچ جاتا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سیلینہ کہاں گئ ہیں۔۔؟ ان کا فون بھی نہیں لگ رہا۔۔"

یاسر بے چینی سے اسکا نمبر ڈائل کررہا تھا۔وہاں موجود ہر شخص ہی اسکا نمبر ملا رہا تھا لیکن جواب ندارد۔۔وہ ارمان کے گھر میں موجود تھے۔لاونج کے عین درمیان میں۔حنیفہ کا رنگ سفید تھا اور سلمان کا چہرہ عجیب طرح سے خاموش تھا۔ارمان اپنی تحقیقاتی ٹیم سے مستقل رابطے میں تھا۔انہیں جونہی شیر کے متعلق کوئ اطلاع ملتی وہ اسے گرفتار کرنے کے لیے نکلنے والے تھے۔ہر جانب عجیب سی گھٹن تھی۔۔کثافت تھی۔۔یوں لگتا تھا گویا سانس ٹھیک سے نہیں آئے گا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دوسری جانب موجود شیر اس زندان میں موجود، ہر ایکٹریس کو دیکھ رہا تھا۔اس نے انہیں اتنا ٹارچر کیا تھا کہ اب وہ سب سہمی سہمی سی زندان کی سلاخوں سے لگ کر بیٹھی ہوئ تھیں۔وہ ہر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گزرتے لمحے میں گھڑی دیکھ رہا تھا۔پھر مسکرا کر جولیا کو دیکھا جو سلاخوں سے لگی۔۔اسے خونخوار نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

"اب تک تو اسے آجانا چاہیے تھا۔تم سب کی ساتھی کو۔۔"

"اب کسے ظلم کا نشانہ بنانے والے ہو تم۔۔؟" جولیا کی پھٹی پھٹی سی آواز ابھری تھی۔شیر گردن پیچھے پھینک کر ہنسا۔۔

"وہی۔۔جسے تم سب ایکٹریس بالکل بھی پسند نہیں کرتیں۔۔"

وہ چند پل اسے ناسمجھی سے دیکھتی رہی اور پھر بری طرح چونکی۔۔

"سیلینہ۔۔؟"

شیر اب تک ہنس رہا تھا۔درمیان میں موجود قدیم سے ٹیبل پر اسکا پستول، تیز پھل والا چاقو اور ہتھوڑا رکھا تھا۔

"ہاں۔۔وہی انتہائی بیوقوف لیکن خوبصورت عورت۔۔میری آخری اور حسین بیوی۔۔"

"وہ یہاں کبھی نہیں آئے گی۔"وہ پھنکاری تھی۔شیر گردن پیچھے پھینک کر ہنستا جارہا تھا۔

"وہ آئے گی۔۔وہ تم لوگوں کو بچانے ضرور آئے گی۔میں نے اسے تمہاری انتہائی گھٹیا تصویر بھیجی ہے۔۔وہ تمہیں بچانے کسی بھی حال میں آئے گی۔وہ تم ایکٹریس جیسی خودغرض نہیں ہے۔اسے آج اسکی انسانیت ختم کروادے گی۔۔یا مجھے کہنا چاہیے کہ اسکی بیوقوفی۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسی پہر کسی نے تاریک قدیم محل کا داخلی دروازہ عبور کیا تھا۔سیاہ سلک کے لباس میں ملبوس، بالوں کو جوڑے میں قید کیے۔اس کے جوڑے میں ہتھیلی جتنی لمبی، پتلی سی چاندی کی جوڑا اسٹک لگی ہوئی تھی۔اس ایک پتلی سی چمکتی اسٹک نے اسکے سارے بالوں کو سمیٹ کر، گرنے سے روکا ہوا تھا۔وہ اب ہیلز کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی۔قدم محل کے زرد قمقموں میں اسکا سایہ زمین سے ہوتا ہوا، دیواروں پر پڑ رہا تھا۔

"اسکی بیوقوفی نے اسے زندگی میں ایسی جگہ لا کھڑا کیا ہے۔۔جہاں سے وہ چاہے بھی تو نہیں نکل سکتی۔۔خوبصورت عورتیں بیوقوف ہوتی ہیں۔کچھ شک نہیں اسکے احمق ہونے میں۔"وہ اب تک بول رہا تھا۔

پیچھے ارمان کے لاؤنج میں سب موجود تھے۔اسی لمحے سلمان نے چہرہ اٹھا کر گہرا سانس لیا۔

"مجھے پتہ ہے وہ کہاں گئی ہے۔"آہستہ سے کہا تو سب نے گردنیں، تیزی سے گھما کر انکی جانب

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دیکھا۔یاسر نے انہیں دیکھا اور پھر دیکھتا رہا۔۔اسکے ماتھے پر ڈلا ہر بل ڈھیلا پڑتا گیا تھا۔

"کیا مطلب،بابا۔۔؟ کہاں گئی ہیں وہ۔۔؟" ارمان تیزی سے آگے ہوا تھا۔سلمان نے ایک نگاہ یاسر اور حنیفہ کے سفید چہروں پر ڈالی تھی۔

"اس نے اپنی لوکیشن ایک لمحے پہلے ہی بھیجی ہے مجھے۔"انہوں نے موبائل میں موجود پیغام یاسر کے سامنے کیا تھا۔اس نے ہاتھ نہیں بڑھایا۔وہ بس خاموش، چبھتی آنکھوں سے سلمان کو تک رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سیاہ لباس میں موجود لڑکی آگے بڑھ آئی تھی۔وہ اب زندان کو جاتے زینے عبور کررہی تھی۔اسکی ہیل کی ٹک ٹک پر بہت کچھ لمحے بھر کو ساکت ہوا تھا۔ایکٹریس سلاخوں تک اٹھ آئی تھیں۔شیر کی چلتی زبان ٹھہر گئی تھی۔سب نے چہرے گھما کر یکبارگی آنے والے کو دیکھا تھا۔

(بادشاہ کی کہانی مکمل نہیں ہوئی تھی۔۔بادشاہ کی کہانی میں ایک بہت اہم پزل تھا جو شیر نے حل نہیں کیا تھا۔وہ کہانی کا ایک ایسا حصہ تھا جسے وہ نظر انداز کر گیا تھا۔)وہ ریلنگ تک بڑھ آئی تھی۔اب وہ قدیم بیلوں سے ڈھکی اس ریلنگ پر ہاتھ پھیرتی نیچے اتر رہی تھی۔اس کی آنکھیں شہد رنگ تھیں۔۔بالکل بالوں کے رنگ جیسی۔۔مشہور تھا کہ وہ احمق ترین اداکارہ تھی۔۔لیکن یہی تو وہ حصہ تھا جو شیر سے مس ہوگیا تھا۔یہی تو وہ پوائنٹ تھا جو لوگ اسکے بارے میں غلط انداز سے سمجھتے تھے۔

حنیفہ کے لاؤنج میں ایستادہ یاسر برف ہوتا جارہا تھا۔ایک لمحہ لگا تھا اسے سمجھنے میں کہ وہ کہاں چُوکا تھا۔۔

"کیا تم جانتے ہو، شیر۔۔کہ کہانی بادشاہ کی شادیوں پر ختم نہیں ہوتی۔۔نہ کہانی اسکے قتل پر ختم ہوتی ہے۔۔"وہ سکون سے کہتی آگے بڑھ رہی تھی۔شیر اسے ناسمجھی سے دیکھتا بالکل آہستہ سے اٹھا تھا۔

"وہ جانتی تھی۔۔وہ ہمیشہ سے جانتی تھی۔۔کہ شیر ہی وہ بے تاج بادشاہ تھا۔"سلمان نے کہا تو حنیفہ بے دم سے صوفے پر گرے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اس نے کیا کہا تھا آپ سے۔۔؟" اس نے پوچھا۔آواز بے حد کھردری تھی۔۔سلمان نے تھوک نگل کر اسے دیکھا تھا۔

"اس نے کہا تھا کہ میں وہاں اس سے ملنے ضرور جاؤنگی۔۔کیونکہ یاسر۔۔مجھے ہر حال میں بچانے آئے گا۔۔وہ تمہارا انتظار کررہی ہوگی۔"اور اس نے اگلی کوئی بات نہیں سنی تھی۔وہ باہر کی جانب بھاگا تھا۔اسکے پیچھے ہی ساحر تھا۔ارمان اب لوکیشن پر تحقیقاتی ٹیم کو پہنچنے کی ہدایات تیزی سے دے رہا تھا۔وہ انہیں ایمرجنسی گرفتاری کا کہہ رہا تھا۔وہ اب پوری قوت سے ڈرائیو کررہا تھا۔اسکے ماتھے پر پسینہ تھا۔۔آنکھیں سپاٹ تھیں۔۔

"بادشاہ کی ایک آخری بیوی تھی۔۔جس نے ان تمام پچھلی بیویوں کے زندان کے دروازے کھول کر انہیں آزاد کیا تھا۔جس نے دنیا کو یہ بتایا تھا کہ بادشاہ ایک ظالم قاتل تھا۔اور جس نے بادشاہ کی کہانی کا اختتام کیا تھا۔بادشاہ کی کہانی۔۔اس آخری بیوقوف بیوی کے بغیر مکمل نہیں ہوتی، شیر حسن۔۔۔!!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اب تک آگے بڑھ رہی تھی۔اسکے اور شیر کے درمیان موجود فاصلہ سمٹتا جارہا تھا۔

کئی راتوں پہلے اک سایہ۔۔دوسرے سائے سے کہہ رہا تھا۔۔

کہ جنہوں نے اسے تباہ کیا تھا۔۔وہ انہیں تباہ کرنا چاہتی تھی۔۔

وہ سایہ۔۔سلمان اور سیلینہ کا تھا۔۔

Be happy happy happy and seize the day of pleasure!

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ آگے بڑھتے ہوئے، رابرٹ فراسٹ کی نظم "کارپ ڈائم" کا پہلا مصرعہ گنگنائی تھی۔شیر کا چہرہ یوں تھا گویا خون کا آخری قطرہ تک سینچ لیا گیا ہو۔اسے کسی بات پر یقین نہیں آیا تھا۔اسے اپنی سماعت۔۔اپنی بصارت۔۔ کسی چیز پر یقین نہیں آرہا تھا۔لمحے کے ہزارویں حصے میں اسے سمجھ آیا تھا کہ وہ دھر لیا گیا تھا۔لمحے کے ہزارویں حصے میں اسے اندازہ ہوا تھا کہ وہ گھیر لیا گیا تھا۔

پیچھے وہ شیر کے ساتھ ہنس رہی تھی۔۔

اسے نئے جوتے دے رہی تھی۔۔

اس سے یاسر کے متعلق پوچھ رہی تھی۔

اسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔وہ سب کچھ جانتی تھی۔۔وہ اسے بہت پہلے سے جانتی تھی۔۔اسے زبیر اینڈ سنز کا وہ چھوٹا بیٹا نہیں بھولا تھا، جس کے ساتھ مل کر شیر نے اسے ڈرگز دی تھیں۔وہ اسکے پیچھے تب سے لگا تھا۔اگلے ہی پل شیر نے درمیانے ٹیبل پر رکھا تیز دھار چھرا جھپٹا تو سلاخوں سے لگ کر کھڑیں، ایکٹریس کی چیخیں بلند ہوئیں۔۔سیلینہ نے بھی بجلی کی تیزی سے اپنے جوڑے میں اٹکی وہ اسٹک کھینچ کر نکالی تھی۔۔اسکی تیز نوک چاندی کی مانند چمکی تھی۔بال کھل کر پشت پر یکلخت ہی بکھر گئے تھے۔اسکی شہد رنگ آنکھیں اتنی سپاٹ تھیں کہ حد نہیں۔۔

"تم نے مجھے تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔"اسکی آنکھیں ضبط سے گلابی ہوئی تھیں۔دانت جمے ہوئے تھے۔شیر بس اسے بھونچکا ہوا دیکھ رہا تھا۔"میں تمہیں بتانے آئی ہوں شیر حسن۔۔کہ یور گیم از اوور۔۔۔!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ تنہا اس پُل پر کھڑی تھی۔۔بالکل تنہا۔۔

اسکی آنکھوں میں۔۔اس سیاہ رات تلے۔۔بہت سے آنسو چمک رہے تھے۔۔

وہ رو نہیں رہی تھی۔۔وہ آسانی سے نہیں رویا کرتی تھی۔۔

اسے اپنے آنسو روکنے میں مہارت حاصل تھی۔

وہ ایک ایکٹریس تھی۔۔ایک ماہر اداکارہ۔۔

جس نے ایک زندگی قربان کر کے۔۔۔دوسری زندگی حاصل کی تھی۔۔

اور اب وہ اسی زندگی سے ہاتھ دھونے جارہی تھی۔۔

اسے اپنا کام عزیز تھا۔۔اپنی یہ چمچماتی زندگی عزیز تھی۔

اسے اپنا کیریئر عزیز تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور سب سے بڑھ کر اسے اپنے کام کا یاد رہ جانا عزیز تھا۔۔

لیکن اب سب کچھ جیسے ریت کا بُھربُھرا سا ڈھیر بنتا جارہا تھا۔۔

گرنے کو بے تاب۔۔گر کر فنا ہونے کے لیے تیار۔۔

اسی پل انسانی گوشت میں کچھ تیز دھار سا گھونپے جانے کی آواز ابھری تھی۔۔انتہائی مکروہ آواز تھی وہ۔۔خون کے کئ قطرے مٹی سے لدی زمین پر گرے تھے۔اس نے اپنی نوکیلی چاندی کی اسٹک شیر کے بازو میں پوری قوت سے گھونپی تھی اور شیر نے اسی پل۔۔اپنا تیز دھار چھرا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسکے پیٹ میں کہیں اندر تک گھونپ دیا تھا۔۔ایکٹریس کی دلدوز چیخیں بلند ہونے لگی تھیں۔باہر سے پولیس کی گاڑیوں کے سائرن کی آواز ابھریں۔۔دروازے کھل کر بند ہونے کی آوازیں۔۔ بھاگتے قدموں کی آوازیں۔۔وہ پاگلوں کی طرح اس زندان نما محل کے اندر داخل ہوا تھا۔۔ پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ۔۔

اس کے ہاتھ سے اسٹک چھوٹ کر گری تھی۔۔اسکی آنکھ سے اک آنسو بھی ٹوٹ کر گرا تھا۔۔ خون اب تک ٹپک رہا تھا۔۔شیر اپنے بازو سے نکلتے خون کو بمشکل ہاتھ سے دباتا۔۔دوسری جانب بھاگا تھا۔۔عجیب شور ہنگامہ سا مچ گیا تھا ہر جانب۔۔ایکٹریس بلند آواز سے رو رہی تھیں۔گریہ وزاری کر رہی تھیں۔۔بین کررہی تھیں۔انکی ایک ساتھی۔۔ان سب کو بچانے کے لیے اپنی زندگی سے ہاتھ دھونے جارہی تھی۔

وہ گری نہیں۔۔اس نے لڑکھڑا کر ساتھ موجود ٹیبل کو تھام لیا تھا۔ایک ہاتھ زخم پر بھی رکھا۔۔ چھرا اب تک اندر کُھبا ہوا تھا۔اسکی بصارت دھندلا رہی تھی۔اسکی سماعت ماند پڑتی جارہی تھی۔وہ زینے اتر رہا تھا۔۔تیزی سے۔۔یوں گویا وہ اپنے پیروں تلے ان زینوں کو روند دینا چاہتا ہو۔۔ زینوں کے پار ریلنگ موجود تھی۔۔وہ اب نشیب میں بنے زینوں تک آیا اور سیلینہ کو دیکھ کر بس ایک۔۔ایک پل کے لیے لڑکھڑایا۔۔

قریب تھا وہ زمین پر بری طرح آگرتی لیکن وہ بھاگ کر اس تک پہنچ گیا تھا۔اسے گرنے نہیں دیا۔۔سیلینہ نے بند ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔اسکی آنکھوں میں بہت آنسو تھے۔خون سے لت پت ہاتھ لیے اس نے یاسر کا کوٹ مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔اہلکار اب تیزی سے نیچے اترتے،

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زندان کے دروازے کھول رہے تھے۔کوئی شیر کو پکڑنے دوسری جانب بھاگا تھا۔۔لیکن اس ساری افرا تفری میں۔۔وہ اسے لیے بیٹھا رہ گیا تھا۔

"مجھے۔۔پتہ تھا۔۔تم آؤ گے۔۔"

آنسو ڈھلکا اور پھر گردن بھی ایک جانب لڑھک گئ۔۔قدم زندان کی ظالم کہانی اپنے اختتام کو پہنچی تھی بالآخر۔۔!اس کہانی کے آغاز اور اختتام پر محض خون ہی خون تھا۔اسکے خون سے، یاسر کی سفید ڈریس شرٹ

سرخ ہورہی تھی۔۔

اس نے اسے ہاتھوں میں اٹھایا اور پھر اس افرا تفری سے اسے لیے۔۔باہر کی جانب بڑھ آیا۔۔

اسکے قدم متوازن تھے۔۔

اور ہاتھوں میں ہلکی سی لرزش تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے کھودینے کا خیال جان نکال رہا تھا اسکے قدموں سے۔

"کیا آپ میری مدد کریں گے، سلمان سر۔۔؟" وہ اسے لیے آگے ہی آگے بڑھ رہا تھا۔وہ شیر کو تمام ثبوتوں کے ساتھ پکڑنا چاہتی تھی۔وہ اس موقع کو ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔لیکن اس لائحہ عمل میں اسے ایک محافظ کی ضرورت تھی۔۔اس نے سلمان کی مدد سے یاسر کو اپنے لیے استعمال کیا تھا۔

وہ لوگوں کے درمیان سے اسے نکال لایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن۔۔اسے کہیں۔۔درمیان میں۔۔یاسر سے محبت ہوگئی تھی۔۔جو کہ اسکے لائحہ عمل کا حصہ ہرگز نہیں تھا۔اور گارڈ۔۔جان گیا تھا کہ وہ ایکٹریس کے ہاتھوں استعمال کیا گیا ہے۔

لیکن عجیب تھا۔۔کہ وہ اسے اپنے بازوؤں میں لیے آگے ہی آگے بڑھ رہا تھا۔شاید وہ ٹھیک ہی کہتا تھا۔۔

ایکٹریس اس سے اتنی محبت نہیں کرسکتی تھی۔۔

وہ اسے لیے اب تک آگے بڑھ رہا تھا۔۔

کیونکہ وہ اس سے کبھی اتنی محبت کر ہی نہیں سکتی تھی، جتنی وہ اس سے کیا کرتا تھا۔۔!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میڈیا، رپورٹرز، فلیش لائٹس، لوگوں کا ہجوم۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مصطفی حسن کے آس پاس اک قیامت مچی ہوئی تھی۔دوسری جانب موجود واجد اب ائیر پورٹ کی جانب دوڑ رہا تھا۔ازلان اور ماریہ کے ملک چھوڑنے کی اطلاع ملنے پر وہ ہر ایمرجنسی پر لعنت بھیجتا یہاں چلا آیا تھا۔لیکن اس نے دیر کردی تھی۔ماریہ اور ازلان کو گئے ہوئے کئی گھنٹے ہوچکے تھے۔ اس نے وہیں کھڑے کھڑے اپنے بال نوچ لیے تھے۔وہ اپنے پلانز میں اتنا مصروف تھا کہ اسے اندازہ ہی نہ ہوسکا کہ ماریہ نے اسکی تباہی کا سامان کرلیا ہے۔

مصطفی حسن نے اپنے سیکریٹری کو آنکھ سے اشارہ کیا تو کئی باڈی گارڈز نے رپورٹرز کے جمِ غفیر کو پرے دھکیلا۔وہ اپنے سیاسی عملے کے ساتھ آفس کی جانب بڑھ آیا۔پھر دروازے کے باہر ٹھہر کر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان سب کو اشارہ کیا تو وہ چھٹ گئے۔وہ اس وقت تنہا رہنا چاہتا تھا۔اسے کچھ سوچنا تھا اس سارے میس سے نکلنے کے لیے۔اور تنہائی سے بہتر فی الحال اسکے پاس کوئی راستہ نہیں تھا۔

وہ اندر آکر اپنی جھولتی کرسی پر براجمان ہوگیا۔۔چند پل سر کرسی کی پشت سے ٹکائے وہ گہری سوچ میں غرق رہا۔یکایک فون بجا تو اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر اٹھالیا۔۔

"اسلم۔۔مجھے کسی سے نہیں ملنا فی الحال۔۔"لیکن پھر وہ دوسری جانب کی بات سے سن کر چپ سا ہوگیا تھا۔ساتھ ہی گہرا سانس لیا اور پھر سر ہلایا۔

"بھیج دو اندر۔۔"

کچھ پل بعد کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔متوازن اور ٹھہری ہوئی چال۔۔آفس کا دروازہ ہلکا سا بجا اور پھر کوئی اندر داخل ہوا۔اس نے لمحے بھر کو سر اٹھا کر دیکھا تھا۔سامنے حنیفہ ایستادہ تھے۔ان کا چہرہ حد درجہ سفید تھا۔آنکھوں میں زخمی سا تاثر لیے وہ اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مصطفی نے کرسی سے ٹیک لگا کر ایک پل کے لیے ٹائی کی گرہ ڈھیلی کی تھی۔چہرے پر ہلکا سا اضطراب بھی تھا جسے وہ ضبط کیے بیٹھا تھا۔اسکے انداز کا ازلی سکون خاصہ متزلزل لگتا تھا۔

"آؤ حنیفہ۔۔بہت دیر کردی تم نے آتے آتے۔۔"اس نے ساتھ ہی کسی اچھے میزبان کی طرح سامنے موجود کرسی کی جانب اشارہ کیا تھا۔حنیفہ اسی خاموشی سے آگے بڑھ آئے۔ لیکن وہ بیٹھے نہیں۔۔وہ یہاں بیٹھنے نہیں آئے تھے۔

"کیا میری بیٹی تمہاری بیٹی نہیں تھی، مصطفی۔۔؟ کیا ہم کسی وقت میں دوست نہیں تھے۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

انکی آواز میں زخم سا تھا۔وہ انہیں چہرہ اٹھائے چند پل دیکھتا رہا۔انہیں دوبارہ بیٹھنے کو کہا تک نہیں۔۔

"وہ میری بیٹی نہیں تھی، حنیفہ۔۔وہ میرے رقیب کی بیٹی تھی۔وہ میری بیٹی کیسے ہوسکتی تھی۔۔؟ کیا تم بھول گئے کہ شگفتہ نے مجھے دھتکار کر تم سے شادی کی تھی۔کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں دشمنیاں بھول جانے والا انسان ہوں۔۔۔؟"

"ہم کبھی دوست تھے۔۔!"انہوں نے آگے بڑھ کر غصے سے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے تھے۔ مصطفی متاثر ہوئے بغیر اسے دیکھ رہا تھا۔

"ہم دوست تھے،حنیفہ۔۔ہم دوست ہیں نہیں۔!"

"اچھا نہیں کیا تم نے میرے ساتھ۔تم نے اپنے دل کی پرانی خلش کا بدلہ میری بے قصور بیٹی سے لیا ہے۔بجائے اسکے کہ تم اپنے پاگل بیٹے کو ایسے کسی بھی کام سے باز رکھتے۔۔تم نے اسکی مدد کی۔۔تم نے اسے ایسے گھناؤنے کام پر ابھارا۔تم نے اسکی تصحیح نہیں کی۔تم اس جرم میں برابر کے شریک ہو۔۔"

"تم کورٹ میں کچھ ثابت نہیں کرسکتے۔!"

"یہ وقت بتائے گا۔۔میں تمہیں ہر عدالت میں گھسیٹونگا۔ایسی گھٹیا ساکھ کے بعد لوگ تمہیں یا تمہارے بیٹے کو ووٹ دینے سے بھی خوفزدہ ہونگے۔تمہارا سیاسی کیریر ختم ہوچکا ہے، مصطفی حسن۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور میں اس بات کو یقینی بناؤنگا کہ تمہارا بیٹا اور تم۔۔آئندہ کسی لڑکی کی زندگی کو جہنم نہیں بناؤ۔۔"

وہ اگلے ہی پل پلٹے اور تیزی سے باہر نکلتے چلے گئے۔مصطفی حسن نے لمحے بھر کو بند ہوتے دروازے کی جانب دیکھا اور پھر گہرا سانس لیا۔اسے یکلخت ہی کثافت سی محسوس ہونے لگی تھی۔ آفس کی بلند و بالا عمارت کے باہر گاڑیاں، رپورٹرز اور کئ لوگ موجود تھے۔عجیب افراتفری سی تھی ہر جانب۔۔انہی گاڑیوں کے درمیان پولیس کی گاڑیوں کا سائرن بھی بجنے لگا تھا۔

باہر نکلتے حنیفہ نے لمحے بھر کو ٹھہر کر دیکھا تھا۔پولیس کی بھاری نفری اب تیز قدموں کے ساتھ مصطفی حسن کے آفس کی جانب بڑھ رہی تھی۔رپورٹرز میں یکدم ہی نئ خبر ملنے کی پرجوش سی خوشی دوڑ گئ تھی۔انہی افسران کے درمیان انہیں ارمان بھی دکھائی دیا تھا۔وہ بھی اسی تیزی سے ساتھ موجود افسر سے بات کرتا عمارت کے اندر داخل ہورہا تھا۔مصطفی حسن کے سیکیورٹی گارڈز انہیں اندر داخل ہونے سے روک رہے تھے۔۔عجیب شور ہنگامہ سا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

انہوں نے نظریں پھیریں اور پھر آگے بڑھ آئے۔۔

انہیں اب محض اپنی بیٹی کی فکر تھی جو زخمی حالت میں ایمرجنسی میں ہسپتال پہنچائی گئ تھی۔۔

وہ اب اسی متوازن چال کے ساتھ چلتے اس شور ہنگامے سے دور ہوتے جارہے تھے۔

انہیں اب اس میں سے کسی چیز میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔

☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہسپتال کی راہداری بہت سرد تھی۔رات کے اس پہر ہر جانب گہری خاموشی تھی۔راہداری کی بہت سی بتیاں گُل تھیں۔اسی لیے مبہم سا اندھیرا بھی ہر جانب پھیلا ہوا تھا۔حنیفہ اور سلمان راہداری میں ایستادہ تھے۔پریشانی اور بے چینی تھی کہ سانسوں کے ساتھ ہر پل بڑھتی ہی جارہی تھی۔

راہداری کے ایک طرف کرسیاں رکھی تھیں۔حنیفہ اور سلمان شانہ بشانہ ان کرسیوں پر براجمان تھے۔یاسر ان کے مخالف سمت میں کھڑا تھا۔بالکل خاموش۔۔بہت خاموش۔۔سلمان نے ایک بے بس نگاہ اس پر ڈالی اور پھر حنیفہ کی جانب دیکھا۔

"میں تمام غلط فہمیاں دور کرسکتا ہوں، حنیفہ۔۔!"

ایک پل کے لیے انہوں نے چہرہ پھیر کر پر شکوہ نگاہوں سے سلمان کا چہرہ دیکھا تھا۔پھر گہرا سانس لیا۔

"میں فی الحال کوئی بات نہیں کرنا چاہتا، سلمان۔اور یاسر سے اس بارے میں بات کرنے کو تم بھول جاؤ۔وہ اب تمہاری کوئی وضاحت نہیں سنے گا۔نہ ہی کسی وضاحت پر یقین کرے گا۔تم اسے اچھے سے جانتے ہو۔"انہوں نے دھیمی سی آواز میں کہا تھا۔پھر لمحے بھر کو چہرہ پھیر کر وہاں دیکھا جہاں وہ کھڑا تھا۔

اسکی پیشانی پر بال بکھرے ہوئے تھے، ڈریس شرٹ کے دو بٹن کھلے تھے اور اس پر خون کے دھبے بھی لگے تھے۔آستینیں کلائیوں سے پیچھے کو موڑے وہ بالکل خاموش چہرے کے ساتھ اب کلائی پر بندھی گھڑی دیکھ رہا تھا۔آنکھیں بے تاثر تھیں۔اسی پہر ڈاکٹرز باہر نکلے تو وہ تینوں انکی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جانب متوجہ ہوئے۔سلمان اور حنیفہ بے ساختہ ہی اٹھ کر آگے بڑھ آئے تھے۔اسکی بے تاثر آنکھوں میں لمحے بھر کو خوف سا ابھرا تھا۔

"وہ خطرے سے باہر ہیں۔۔!"

یہ لفظ۔۔یہ چند لفظ۔۔بہت سی رکی سانسیں بحال ہوئی تھیں۔اس نے گہرا سانس لیا تھا۔کوئی بہت گہرا بوجھ تھا جو سینے سے ہٹا تھا۔حنیفہ اور سلمان ایک دوسرے سے گلے مل رہے تھے۔حنیفہ شاید رو رہے تھے۔سلمان کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔وہ مضبوطی سے ایستادہ، ڈاکٹر سے اسکے زخم کے متعلق بات کررہا تھا۔اسے ڈر تھا کہ کسی وائٹل وین کو نقصان نہ پہنچا ہو۔لیکن سیلینہ اب ہر خطرے سے باہر تھی۔ڈاکٹرز آگے بڑھے تو وہ جانے کے لیے پلٹا۔سلمان نے اسے آواز دے کر روکا تھا۔وہ جو فون کان سے لگائے ساحر کو کال ملا رہا تھا لمحے بھر کو ٹھہرا۔چہرے کا سپاٹ سا تاثر بڑھ گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbanks.com

"کیا تم۔۔ایک دفعہ بھی میری وضاحت نہیں سنوگے۔۔؟"

وہ ٹھہرا رہا۔۔لیکن پلٹا نہیں۔۔

"اس وقت میں بہت غصے میں ہوں، چیف۔میں آپ سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔بہتر یہی ہے کہ ہم اس وضاحت کو کسی اور وقت کے لیے اٹھا رکھیں۔" اتنا کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ساحر نے فون اٹھا لیا تھا۔پیچھے کھڑے ان دونوں نے ایک دوسرے کو قدرے بے بسی سے دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ باہر نکل کر کار کی جانب بڑھ آیا تھا۔چہرہ جو کچھ لمحات پہلے تک خاموش سا لگ رہا تھا اب کسی اندیکھے طیش کے تحت سفید پڑ رہا تھا۔اس نے موبائل ڈیش بورڈ پر ڈالا اور پھر گاڑی کو تیزی سے ریورس کرتا آگے بڑھ گیا۔اسکا رخ پولیس اسٹیشن کی جانب تھا۔پولیس اسٹیشن آیا تو وہ کار سے اتر آیا۔اسٹیشن پر خاصہ رش تھا۔رپورٹرز کا۔۔مصطفی حسن کے سیکیورٹی عملے کا۔۔معید اور واجد بھی موجود تھے۔۔مصطفی حسن کو بھی گرفتار کیا گیا تھا۔شیر حسن کو عارضی لاک اپ میں رکھا گیا تھا۔

وہ اسی سپاٹ چہرے کے ساتھ اسٹیشن کے اندر بڑھ آیا تھا۔ارمان جو سامنے موجود مصطفی کے سیکیورٹی گارڈ سے بحث کررہا تھا اسے دیکھ کر چونکا۔ساحر جو شیر کے لاک اپ کے اندر کھڑا پولیس اہلکار کے ساتھ اس سے تفتیش کررہا تھا وہ بھی اسے دیکھ کر چونکا تھا۔کیونکہ وہ کسی بھی جانب دیکھے بغیر لاک اپ کی جانب بڑھتا چلا جارہا تھا۔ارمان نے فائل بے ساختہ سامنے ٹیبل پر پھینکی اور اسکی جانب بھاگا۔۔

لاک اپ کھلا تھا اور اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھ پاتا اس نے لاک اپ کا دروازہ پار کر کے شیر کو حلق سے پکڑا تھا۔پھر ایک خوفناک مکا اسکی ناک پر مارا تو لمحے بھر کو اسکی دنیا گھوم کر رہ گئ۔ اسٹیشن کے اندر یکدم ہنگامہ سا مچ گیا تھا۔ساحر نے اسے بے ساختہ بازوؤں سے پکڑ کر پیچھے دھکیلا تھا لیکن وہ کسی کے قابو میں نہیں آرہا تھا۔اس نے ساحر کو پرے دھکیلا اور فولادی ہاتھ کا ایک ہولناک پنچ شیر کے جبڑے پر مارا۔۔خون کے چھینٹے اڑ کر اسکے لباس پر آ لگے تھے۔شیر جیسے ہوش کھو کر زمین سے آلگا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ارمان،ساحر، پولیس اہلکار۔۔چار چار آدمی اسے پکڑے ہوئے تھے۔لیکن وہ تھا کہ قابو میں نہیں آرہا تھا۔اسکی آنکھیں بہت سرخ تھیں اور گردن کی رگیں پھول گئی تھیں۔

"تو پاگل ہوگیا ہے کیا۔۔!یہ کیا کررہا ہے۔۔؟" ارمان اس پر دھاڑا تھا۔اس نے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کی تو ارمان نے اسے گریبان سے جکڑ کر ایک زور دار مکا مارا۔۔وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا تھا۔۔اسے جیسے یکدم ہی ہوش آیا تھا۔پولیس اہلکاروں نے اسے جلد از جلد لاک اپ سے باہر نکالا اور دروازہ بند کیا۔کسی نے ڈاکٹر کو بھی فون کیا۔۔شیر بیہوش ہوگیا تھا۔مصطفی حسن پولیس اہلکاروں پر چنگھاڑ رہا تھا۔وہ یاسر کو گالیاں دے رہا تھا۔

معید بالکل ٹھنڈے چہرے کے ساتھ سب دیکھ رہا تھا اور واجد نے چہرے پر موجود زخموں کے پرانے نشان پر بے ساختہ ہی ہاتھ پھیرا تھا۔آہ۔۔درد اب تک ہورہا تھا۔ارمان اور ساحر اب اسے گھسیٹ کر اسٹیشن سے باہر لے جارہے تھے۔وہ بپھرا ہوا تھا۔اسے قابو نہیں کیا جاتا تو وہ یقیناً کسی کا تو قتل کر ہی دیتا۔اور اسے قتل کرنے کے لیے پستول یا چُھرے کی ضرورت ہر گز بھی نہیں پڑتی۔۔دو تین مزید ہولناک پنچ شیر کو دوزخ میں پہنچانے کے لیے کافی تھے۔

ساحر اور ارمان اسے بمشکل سنبھال کر باہر کی جانب بڑھ آئے تھے۔ساحر کار سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال کر لایا تو اس نے پانی غٹاغٹ حلق سے اتار لیا۔وہ پسینے میں شرابور ہورہا تھا۔

ارمان نے گہرا سانس لے کر بالوں میں ہاتھ چلایا تھا۔پھر بینچ پر بیٹھے یاسر کو بے یقینی سے دیکھا۔

"میرا بلڈ پریشر ہائی کردیا ہے تم نے۔۔!تم تو کبھی غصے میں اپنے جذبات کو حاوی نہیں ہونے دیتے۔۔اب کیا ہوگیا تھا تمہیں۔۔؟" وہ اس پر برس رہا تھا۔یاسر کی حالت کچھ بہتر لگ رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

رنگت جو متغیر تھی اب کہ بحال ہورہی تھی۔سانس بھی قدرے بہتر ہوگیا تھا۔ساحر خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"جذبات تو حاوی ہونگے نا۔۔دوسری جانب سیلینہ ہیں۔"ساحر نے کہا تو ارمان نے گہرا سانس لیا۔

"مجھے پتہ ہے کہ دوسری جانب وہ ہیں۔میرا بھی شیر کو تختۂ دار تک پہنچانے کا بہت دل کررہا ہے۔لیکن یہ پولیس اسٹیشن ہے۔یہاں کارروائی ہوتی ہے جرائم کی۔۔سزا نہیں۔سزا دینا ہمارا کام نہیں ہے۔مصطفی حسن کوئی عام آدمی نہیں ہے۔بلاوجہ اپنے سر پر مصیبت لینے کا کیا مطلب ہے جب ہمارا کیس مضبوط ہے تو۔۔؟ وہ جیل میں چکی پیسے گا۔اس بات کو سب جانتے ہیں۔۔"

وہ درست کہہ رہا تھا۔لیکن یاسر نے کوئی جواب نہیں دیا۔اس نے اسے دیکھا اور پھر اسکے ساتھ آکر بیٹھا۔۔

" میں جانتا ہوں تم ہرٹ ہو۔۔"

"پلیز ارمان۔۔"وہ جیسے اکتایا تھا۔پھر شدید بیزار نگاہ ان دونوں پر ڈالی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اگر کورٹ میں جج نے پوچھا کہ ملزم کے چہرے پر یہ زخم کے نشان کس چیز کے ہیں تو کیا جواب دیں گے انہیں ہم۔۔؟" اسکا لاپرواہ انداز دیکھ کر ارمان کو غصہ آیا تھا۔

"کہہ دینا باڈی گارڈ نے سبجیکٹ کے دفاع میں مارا ہے۔اور وہ ملزم نہیں ہے۔۔وہ مجرم ہے۔ میرے سامنے آئندہ اسے ملزم مت کہنا۔۔!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ ہرٹ ہوا تھا۔وہ واقعی ہرٹ ہوا تھا۔شیر کو اس نے ہمیشہ اپنے چھوٹے بھائیوں کی طرح سمجھا تھا۔سیلینہ کو اس نے ہمیشہ اپنے ساتھ مخلص سمجھا تھا۔ماں کو اس نے ہمیشہ اپنے لیے حفاظت تصور کیا تھا۔بابا کو اس نے ہمیشہ اپنے لیے نرم گرم سی آغوش سمجھا تھا۔۔لیکن کیا ہوا۔۔؟ کیا فائدہ ہوا ان سب میں انویسٹ کرنے کا۔۔؟

ان سب انسانوں نے اسے دھوکہ دیا تھا۔

وہ پلٹ گیا تھا۔پیچھے موجود ساحر اور ارمان نے بے بسی سے گہرا سانس لیا تھا۔

ماں نے بہت پہلے اسکی امید توڑ دی تھی۔بابا اسے بہت جلدی چھوڑ کر چلے گئے تھے۔سیلینہ نے اسے استعمال کیا تھا اور شیر نے اسکے بھروسے کا ناجائز فائدہ اٹھایا تھا۔

"کیا وہ ٹھیک ہوجائے گا۔۔؟" وہ اسٹیشن کی حدود سے نکل کر جاچکا تو ساحر نے ہلکی سی آواز میں پوچھا۔

"وہ تکلیف میں ہے۔اسے ٹھیک ہونے میں وقت لگے گا۔"

اسٹیشن کی حدود میں اب تک جہنمی شور موجود تھا۔وہ دونوں بھی اٹھ کر اندر کی جانب بڑھ آئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

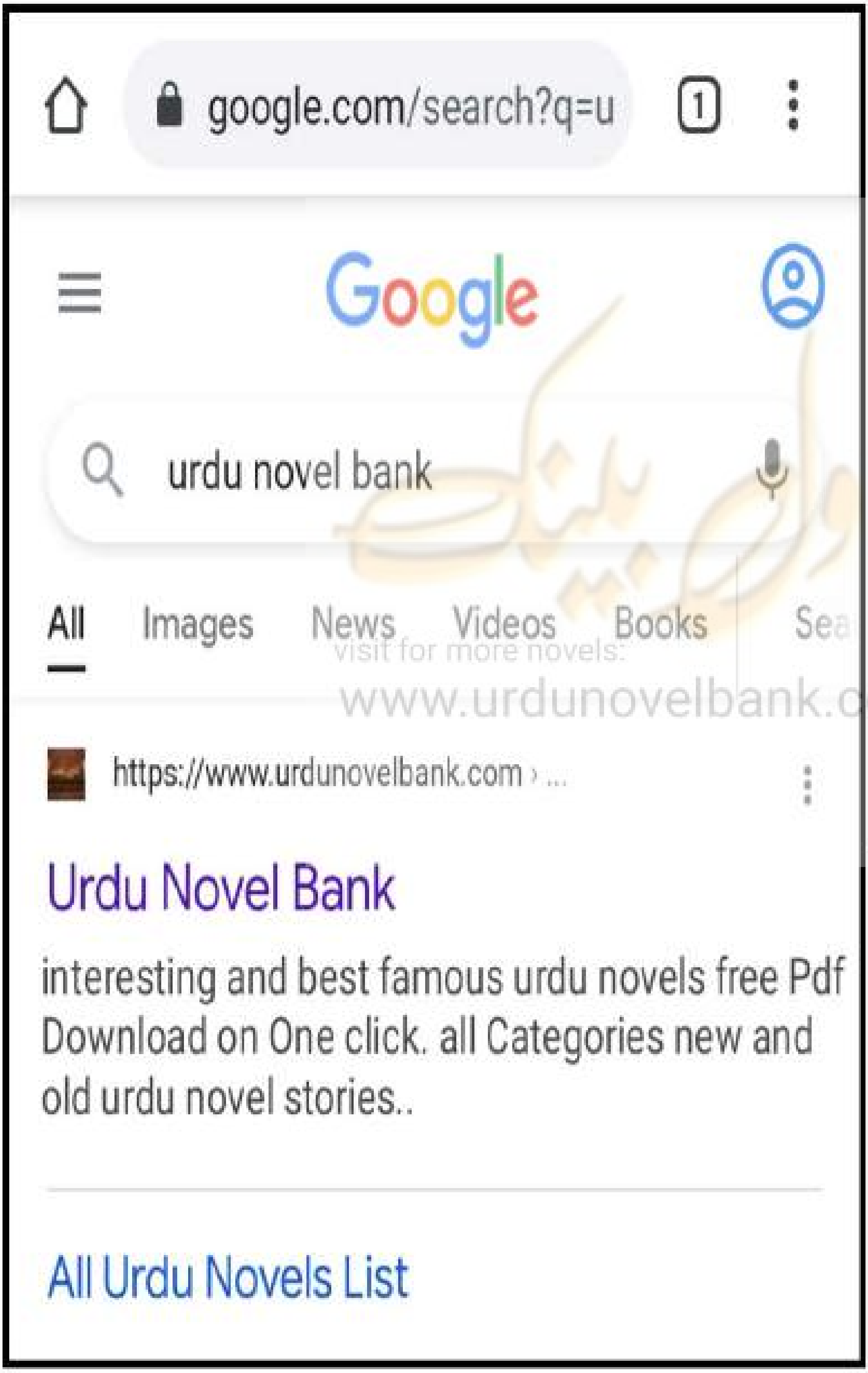

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سردار عالم کا پرسکون محل ویسے ہی کھڑا تھا۔ٹھنڈا، سکینت سے بھرپور، ٹھہرا ہوا۔۔

رات کے پہر گھر کے سنہرے قمقمے روشن تھے۔سبزہ زار پر خالی سفید کرسیاں موجود تھیں۔داخلی دروازے کے باہر، ایک سنہرا سا لالٹین نما بلب روشن تھا۔لاؤنج، کچن، کمرے۔۔ہر جانب خاموشی اور سکون سا پھیلا تھا۔پھر کسی نے داخلی دروازہ دھکیلا اور تھکے قدموں سے اندر چلا آیا۔سردار اس آہٹ کو پہچانتے تھے۔اسی لیے وہ کچی نیند سے اٹھ آئے تھے۔لمحے بھر کو ٹھہر کر دیکھا۔۔ لاؤنج میں مبہم سی روشنی تھی۔۔بالکل کسی غار کے سرے پر گرتے، مدھم زرد سے نور کی مانند۔

"یاسر۔۔؟"

ان کی آواز در و دیوار سے ٹکرا کر پلٹ آئی تھی۔وہ وہیں دروازے میں ٹھہرا رہا۔

"یاسر بچے۔۔؟"

اگلے ہی پل انہوں نے دیکھا کہ وہ قدم قدم چلتا آگے بڑھ رہا تھا۔ان کی جانب آرہا تھا۔بالکل خاموشی سے۔سردار اپنی جگہ ہی ٹھہرے رہے۔وہ آگے بڑھا۔اسکا چہرہ روشنی میں واضح ہوا۔اسکی آنکھوں میں زخمی سا تاثر تھا۔ہلکی سی گلابی نمی بھی تھی۔سردار یکدم ہی پریشان ہوئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا ہوا ہے، بچے۔۔؟ یہ ہاتھ کیسے زخمی ہوئے۔۔؟ سُدھرو گے نہیں نا تم۔۔؟ ابھی کچھ دنوں پہلے ہی تو تمہارا زخم ٹھیک ہوا ہے۔۔ایسے کیو۔۔"

لیکن وہ اگلی بات مکمل نہیں کرسکے۔وہ آہستہ سے آگے بڑھ کر ان سے آلگا تھا۔ان کے گرد اپنے مضبوط بازو لپیٹ چکا تھا۔اپنا چہرہ ان کے کندھے پر رکھ چکا تھا۔سردار یکدم چپ ہوئے۔۔بالکل چپ۔۔اک پرانا سا منظر تھا جو نگاہوں کے سامنے لہرارہا تھا۔وہ سعودیہ سے واپس آئے تھے۔ انہوں نے اپنا بیٹا کھودیا تھا۔تب یاسر چھوٹا تھا۔وہ تب بھی انہیں دیکھ کر واویلا کرنے کے بجائے، بے حد خاموشی سے ان سے آلگا تھا۔تب وہ ہرٹ تھا۔۔وہ شاید آج بھی ہرٹ ہوا تھا۔

سردار نے آہستہ سے اپنے بوڑھے ہاتھ اسکے گرد حمائل کیے تھے۔پھر اسکی پشت کو آہستگی سے سہلایا۔وہ آنکھیں بند کیے ان سے لگا رہا تھا۔

"کس نے ہرٹ کیا ہے میرے بچے کو۔۔؟" بے حد پیار سے پوچھا۔وہ اپنا رخسار ان کے کندھے پر رکھے ہوئے تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جس سے میں نے کبھی ہرٹ ہونے کی امید نہیں کی تھی۔"اتنی ہی خاموشی سے کہا۔

"دادا کو اسکا نام نہیں بتاؤگے۔۔؟"اسی محبت سے پوچھا۔۔ساتھ ساتھ اسکی پشت بھی سہلا رہے تھے۔ان کے ایسے سہلانے پر اسے سکون مل رہا تھا۔

" میں آپکا دل اسکی طرف سے خراب نہیں کرنا چاہتا۔"

وہ لمحے بھر کو چونکے تھے۔آنکھوں میں ناسمجھی سی ابھری۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جس نے تمہیں ہرٹ کیا ہے میں اسے کیوں پسند کرونگا بھلا۔۔؟"

" آپ اسے ناپسند نہیں کرسکتے۔"

"کیوں بھلا۔۔؟"

"کوئی بھی اسے ناپسند نہیں کرسکتا۔لوگ صرف اس سے محبت کرسکتے ہیں۔" اسکے کہنے پر وہ ایک بار پھر سے چپ ہوگئے تھے۔وہ اب تک ان سے لگا ہوا تھا۔وہ ان سے الگ نہیں ہونا چاہتا تھا۔

"آپ میری زندگی میں ایک مستقل فِگر ہیں، دادا۔۔آپ وہ واحد انسان ہیں جن سے میں نے محبت کی اور اس نے مجھے جواباً تکلیف نہیں پہنچائی۔میں آپکی بہت قدر کرتا ہوں۔میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں۔"اور سردار کا تو دل ہی پگھل گیا تھا۔کتنی دفعہ چاہا تھا انہوں نے کہ جیسے وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کرتے رہتے تھے، وہ بھی جوابی طور پر یہی کرے۔لیکن وہ ایسا نہیں کیا کرتا تھا۔ہمیشہ مزاق اڑاتا یا پھر ان سے جھگڑتا رہتا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

انہوں نے نم آنکھوں کے ساتھ گہرا سانس لیا تھا۔آج جب اس نے یوں آسانی سے کہہ دیا تھا تو کتنا اچھا لگ رہا تھا سماعت کو اسکا اعتراف۔۔!کتنا پیارا لگتا تھا اسکے منہ سے اپنے لیے ایسے الفاظ سننا۔لمحے بھر کو انہیں لگا گویا ان کا بیٹا انہیں واپس مل گیا ہو۔۔

"دادا بھی تم سے بہت پیار کرتا ہے،بچے۔۔دادا تمہیں دیکھ کر زندہ رہتا ہے۔تم نہیں ہوتے تو میں شاید کب کا کہیں مرکھپ گیا ہوتا۔"آخر میں وہ ہنسے تو ان سے لگا یاسر ہلکا سا مسکرایا۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس نے مجھے استعمال کیوں کیا، دادا۔۔؟ وہ مجھے ایک بار کہہ کر تو دیکھتی۔۔کیا میں اسکا ساتھ دینے سے منع کردیتا۔۔؟ میں اسے ہرٹ کیسے کرسکتا ہوں؟میں ایسے انسان کو تکلیف کیسے پہنچا سکتا ہوں جس کی تکلیف پر میں سب سے زیادہ اذیت کا شکار ہوجاتا ہوں۔۔۔"

اس نے کہا تھا۔لہجے میں شکوہ سا تھا۔۔سردار نے اس سے دوبارہ نام پوچھنا مناسب نہ سمجھا۔البتہ انہوں نے اپنے ہاتھوں کی گرفت اسکی پشت پر مضبوط کردی تھی۔

"اسکے پاس جواز ہوگا۔ہمیں اسکا جواز سنے بغیر اندازے قائم نہیں کرنے چاہیے، بچے۔ہوسکتا ہے وہ مجبور ہو۔۔"

"کیا میں اسکی مجبوری نہیں سمجھتا۔۔؟ میں اتنا کم عقل تو کبھی نہیں تھا۔"

"میں جانتا ہوں تم سمجھ جاتے۔آگے والے شخص کو تم پر مزید بھروسہ کرنا چاہیے تھا۔"

"مجھے اب اس سے کوئی تعلق نہیں رکھنا، دادا۔۔مجھے غیر انسانی طریقے سے استعمال کرنے والوں کی میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے۔"اس نے کہا تو سردار نے گہرا سانس لیا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

اگر تم اس ایک شخص سے دلی طور پر وابستہ ہو تو تم اسے کبھی اپنی زندگی سے نکال نہیں سکتے۔"
"

اس نے اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔دادا کی وارمتھ اسکے ٹھنڈے سے وجود میں منتقل ہوتی جارہی تھی۔حرارت کے احساس سے اسکا یخ وجود نرمی سے پگھلنے لگا تھا۔

"تم تھکے ہوئے ہو، یاسر۔۔تمہیں سونے کی ضرورت ہے،بچے۔تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ ان سے آہستہ سے الگ ہوا تھا۔پھر انہیں دیکھا۔وہ فکر مندی سے اسی کی جانب دیکھ رہے تھے۔وہ انکی فکرمند آنکھیں دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"ایسے مت دیکھیں مجھے۔ٹھیک ہوں میں۔بس آپ سے گلے ملنے کا دل چاہ رہا تھا۔میرے پاس کوئی وجہ نہیں تھی اور اگر بغیر وجہ کے آپ سے گلے ملتا تو کتنا آکورڈ ہوتا نا۔۔؟؟"

سردار اسے چند پل دیکھتے رہے اور پھر بے بسی سے ہنس دیے۔وہ خود بھی ہنس رہا تھا۔سفید محل کی سنہری روشنی میں اب ہلکی سی نمی گھلی محسوس ہورہی تھی۔ان سفید درو دیوار نے اسکے بچپن سے لے کر اب تک کی اذیت دیکھی تھی۔اسکے ہنسنے پر سب ہی لمحے بھر کو دل سے مسکرائے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

جانے کتنے پہر گزرے۔۔کتنے دن گزرے۔۔وہ اندازہ نہیں کرپائی۔۔وہ ہر بار اٹھنے پر دوبارہ خود کو غنودگی میں جاتا محسوس کرتی تھی۔اسکی پلکیں بے حد بھاری تھیں۔اسے درد سا ہورہا تھا۔سانس لینے میں کہیں تکلیف سی اٹھ رہی تھی۔وہ اندازہ نہیں کرپائی کہ درد کہاں ہورہا ہے۔۔؟ ایک تکلیف تھی جو سانس کے ساتھ ہورہی تھی۔۔رگوں میں چُبھن برپا کردینے والی تکلیف تھی وہ۔

ایسے جیسے گوشت میں کوئی تیز دھار چُھرا گھونپ کر نکالے جانے کی تکلیف۔۔وہ اتنی اذیت ناک حالت تھی کہ اکثر اس نے نیم غنودگی میں بھی خود کو تکلیف سے روتے ہوئے محسوس کیا تھا۔

شاید وہ غنودگی میں کسی کا نام بھی پکار رہی تھی۔شاید وہ اسے بلا رہی تھی۔اسے اپنی وضاحت سننے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

کے لیے کہہ رہی تھی۔رگوں میں جلن سی برپا تھی۔اس نے ہاتھ اٹھا کر زخم پر رکھنا چاہا لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکی۔۔ہاتھ اٹھانے کے لیے ہوش میں آنا ضروری تھا۔اور وہ اس پہر بیہوش تھی۔۔

ساتھ کھڑے حنیفہ نے اسے دیکھا اور پھر بے بسی سے آنکھیں رگڑیں۔وہ نیم غنودگی میں یاسر کو پکار رہی تھی۔بند آنکھوں سے آنسو مسلسل گر رہے تھے۔وہ اسکی حالت دیکھ کر تھک گئے تھے۔ ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ اسے مکمل طور پر ہوش میں آنے کے لیے کئ دن مزید درکار تھے۔اسکا خون بہت زیادہ بہہ گیا تھا۔وہ خطرے سے باہر ضرور تھی لیکن زخم بہت گہرا تھا۔اسے بھرنے میں وقت لگنا تھا۔

انہوں نے ہاتھ آگے بڑھا کر اسکے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کیے اور پھر اسکا ماتھا چوما۔۔

ہسپتال کے کمرے میں جابجا پھول رکھے تھے۔اسکے بہت فینز تھے۔وہ سب اسکے لیے پھول لا رہے تھے۔وہ بیہوش تھی اسی لیے کسی کو کمرے میں داخلے کی اجازت نہیں تھی۔سائرہ روز آ کر اسکے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ساتھ وقت گزارتی۔ارمان،ساحر،سلمان،سردار،سلطانہ،شگفتہ۔۔

سب اسے باری باری دیکھنے آتے رہتے۔بس ایک وہ ہی اسے دوبارہ دیکھنے نہیں آیا تھا۔اور جانے نیم بیہوشی میں کیسے وہ اسکی غیر موجودگی کو محسوس کر رہی تھی۔حنیفہ دن رات اسکے سرہانے بیٹھے رہتے۔اس سے باتیں کرتے۔وہ انہیں بہت وقت بعد ملی تھی۔وہ اس سے اپنی زندگی کی ہر بات کرنا چاہتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اگلی صبح وہ اسکے بیڈ کے قدرے قریب کرسی رکھے سو رہے تھے کہ اسکی ہلکی سی آواز پر چونکے۔ یکدم ہی سر اٹھایا اور پھر ساکت ہوگئے۔وہ آنکھیں کھولے ہوئی تھی۔انہی کی جانب دیکھ رہی تھی۔ہلکا سا مسکرا بھی رہی تھی۔وہ یکدم ہی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"سیلین۔۔تم ٹھیک ہو۔۔؟تکلیف تو نہیں ہورہی نا بیٹا۔۔؟"وہ اب اس پر جھکے اسے سننے کی کوشش کررہے تھے۔

"نہیں بابا۔۔اب ٹھیک ہے زخم۔۔"اسکی آواز بیٹھی ہوئی تھی۔گلا خراب تھا۔وہ سر اثبات میں ہلا کر باہر کی جانب بھاگے تھے تاکہ ڈاکٹرز کو اسکے ہوش میں آنے کی اطلاع دے سکیں۔اگلے ہی پل دو ڈاکٹرز اندر چلے۔ایک کے ہاتھ میں اسکا ہیلتھ چارٹ بھی تھا۔

"کیسا محسوس کررہی ہیں اب آپ، سیلینہ۔۔؟" ایک نے نرمی سے پوچھا تھا۔

"ہلکی سی جنبش پر زخم میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔اگر ساکت دراز رہوں تو تکلیف نہیں ہوتی۔باقی میں بہتر فیل کررہی ہوں، ڈاکٹر۔۔"اس نے کہا۔آواز خراب گلے جیسی تھی۔ڈاکٹرز نے سمجھ کر سر ہلایا تھا۔پھر اسکے زخم کا معائنہ کرنے لگا۔اسکا زخم پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا اور پہلے سے خاصہ بہتر تھا۔

"آپکا زخم بہت تیزی سے ریکور کررہا ہے۔کچھ ہی دنوں میں آپ چل پھر بھی سکیں گی۔تکلیف بہت کم ہوجائے گی زخم کی۔بس آپکو چند ٹیبلیٹس لیتے رہنا ہیں اور ڈائٹ کا خیال رکھنا ہے۔سخت کھانا نہیں کھانا۔جوسس وغیرہ لیں۔۔آنتوں کو نقصان پہنچا ہے۔کچھ وقت لگے گا انہیں ریکور کرنے میں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے آہستہ سے سر اثبات میں ہلایا تھا۔حنیفہ البتہ ڈاکٹر کی بات بہت غور سے سن رہے تھے۔

"اب اگر سیلینہ جی کو ہوش آگیا ہے تو آپکو فکرمند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، سر۔۔انہیں سمجھائیں سیلینہ کہ اب آپ بالکل ٹھیک ہیں۔یہ آپکے لیے بہت پریشان تھے۔"انہوں نے مسکرا کر کہا تو سیلینہ نے چہرہ پھیر کر ساتھ کھڑے حنیفہ کو دیکھا۔وہ اسے کئ دنوں کی شدید تھکن کا شکار لگ رہے تھے۔یقینا انہوں نے اسکی دیکھ بال کی خاطر ایک پل کے لیے بھی آنکھ نہیں بند کی تھی۔اس نے آہستہ سے ہاتھ بڑھایا تو حنیفہ نے اگلے ہی پل اسکا ہاتھ تھام لیا۔

"میں اب انہیں پریشان نہیں ہونے دونگی، ڈاکٹر۔۔آپکا بے حد شکریہ۔۔"

انہوں نے سر اثبات میں ہلایا اور باہر کی جانب بڑھ گئے۔حنیفہ اسکا ہاتھ تھامے اب پھر سے کرسی پر آبیٹھے تھے۔اسے محبت بھری نظروں سے تک رہے تھے۔

"تم نے ہم سب کو بہت ڈرا دیا تھا، سیلین۔۔!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"دیکھیں بابا۔۔اب تو میں بالکل ٹھیک ہوں نا۔۔اب ڈر کیسا۔۔؟"وہ اسکی بات پر مسکرائے تھے۔
شام تک اسکے روم میں رش سا لگ گیا تھا۔وہ اب بیڈ کے پچھلے حصے سے ٹیک لگائے نیم دراز تھی۔سلمان اور ساحر اسکے سامنے ہی موجود تھے۔کچھ ہی پل گزرے تھے کہ ارمان بھی چلا آیا۔
ہر دفعہ دروازہ کھلنے پر اسے لگتا کہ یاسر آگیا ہے۔لیکن وہ تو اسے ایک بار بھی دیکھنے نہیں آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسکا دل بوجھ تلے دبتا جارہا تھا۔جو اس نے اسکے ساتھ کیا تھا ویسا تو کوئی دشمن بھی نہیں کیا کرتا۔ وہ اسے دوبارہ اپنی زندگی میں لانے کا خواب دیکھ بھی کیسے سکتی تھی بھلا۔۔؟ وہ ہر اس حق سے محروم ہوگئی تھی۔

اسکے گم صم چہرے کو دیکھتا ارمان لمحے بھر کو گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔پھر دیوار سے ٹک کر ہاتھ سینے پر باندھ لیے۔

" وہ نہیں آئے گا۔"

اسکے کہنے پر وہ چونکی تھی۔زرد چہرے پر مزید زردی بکھر گئی تھی۔

"سب میری غلطی ہے۔مجھے پہلے ہی دن تمہیں ایسے قدم سے روک دینا چاہیے تھا۔" سلمان نے کہا تو ساحر نے گہرا سانس لیا۔سیلینہ کا سر مزید جھک گیا تھا۔وہ اپنے ناخنوں کو دیکھتی کسی گہرے غم میں نظر آتی تھی۔

"آپ کو واقعی سیلینہ کو ایسے خطرناک کام سے منع کرنا چاہیے تھا۔مجھے حیرت ہے کہ کیا سوچ کر آپ نے انکی مدد کی۔۔؟" ساحر نے الجھن بھری نظریں سلمان پر اٹھائی تھیں۔انہوں نے گہرا سانس لیا تھا۔

"میں ہمیشہ سے جانتا تھا کہ سیلینہ حنیفہ کی بیٹی ہے۔جن دنوں سیلینہ پر ڈرگز کے چارجز لگے، ان دنوں حنیفہ بہت پریشان رہتا تھا۔نہ ٹھیک سے کھاتا تھا، نہ سوتا تھا، نہ زندگی کے کسی کام میں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دلچسپی لیتا تھا۔میرے لیے اسے اتنی اذیت میں دیکھنا بہت مشکل تھا۔اسی لیے جب سیلینہ میرے پاس مدد کے لیے آئی تو میں انکار نہیں کرسکا۔مجھے لگا میں انکار نہیں کرسکتا۔۔"

ارمان کی نگاہ بے ساختہ ہی سیلینہ پر پڑی تھی۔اس نے گہرا سانس لے کر چہرہ اٹھایا تھا۔

"آپکی کوئی غلطی نہیں ہے، انکل۔اس سب کی ذمہ دار میں ہوں۔"

"آپ نے سلمان سر کا ہی انتخاب کیوں کیا۔۔؟"ساحر نے پوچھا تھا۔اسکے پاس بہت سوال تھے۔

"مجھے نظر امجد نے سلمان انکل کے کہنے پر ایجنسی میں کام دیا تھا۔بابا میری مدد نہیں کرسکتے تھے۔ انہیں لگتا تھا کہ وہ اچانک سے میری مدد کسی مضبوط جواز کے بغیر نہیں کرسکتے۔لیکن سلمان انکل ایسا کرسکتے تھے۔کیونکہ میں انکے دوست کی بیٹی تھی۔میں براہِ راست ان سے کبھی نہیں ملی تھی۔ میں نے نظر بھائی سے محض انکا نام سن رکھا تھا۔اور میں جانتی تھی کہ یہ ہی میرے اصل محسن ہیں۔اسی لیے جب مجھے زبیر اینڈ سنز کے بیٹے اور شیر کی حقیقت کے بارے میں معلوم ہوا تو میں سب سے پہلے انکے پاس ہی گئی۔میں شیر کو رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہتی تھی۔وہ بہت بارسوخ سیاسی فیملی سے تعلق رکھتا ہے۔اگر اسے رنگے ہاتھوں نہیں پکڑا جاتا تو وہ کبھی پولیس کے ہاتھ میں نہیں آتا۔اسکا باپ اسے ملک سے باہر بھیج دیتا یا پھر کہیں غائب کروادیتا۔اس شخص نے میری زندگی تباہ کی تھی۔میں اسے ایسے نہیں چھوڑ سکتی تھی۔۔"

اس نے ٹھہر کر گہرا سانس لیا۔بولتے بولتے اسکا سانس چڑھ گیا تھا۔زخم میں تکلیف سی ہونے لگی۔ اس نے سفید پڑتے لبوں کے ساتھ ہلکا سا ہاتھ زخم پر رکھا اور پھر کہنا شروع کیا۔وہ تینوں اسے بے حد توجہ سے سن رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں یہ سب کام اکیلے کر سکتی تھی۔لیکن مجھے اپنی حفاظت یقینی بنانی تھی۔اپنی حفاظت کے لیے مجھے ایک عدد باڈی گارڈ چاہیے تھا۔ایک ایسا باڈی گارڈ جو بہت طاقتور اور مضبوط ہوتا۔ایک عام گارڈ مجھے گارڈ نہیں کر سکتا تھا۔میرے دشمن بہت زیادہ تھے۔پھر میں نے سلمان انکل سے مدد مانگی۔۔ایک قابل بھروسہ باڈی گارڈ کے لیے۔۔"وہ یہاں کہہ کر ٹھہری تھی۔پھر سلمان کی جانب دیکھا۔۔انہوں نے سر اثبات میں ہلا کر کہنا شروع کیا تھا۔۔

"یاسر سے زیادہ مجھے کوئی گارڈ بہتر نہیں لگا تھا۔میں نے سیلینہ کو اسکے متعلق بتایا تو وہ راضی ہوگئی۔پھر میں نے لائحہ عمل کے تحت، حنیفہ کو سیلینہ کی تھریٹ کے بارے میں بتایا۔میں اسے پریشان کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ اسے ایک گارڈ اسائین کردے۔سیلینہ کو ایجنسی بلانا بھی پلان کا حصہ تھا۔ہمارے ساتھ اس میں نظر برابر کا شریک تھا۔سیلینہ کو کام کی ضرورت تھی اور ہمیں اسے ایجنسی بھی بلانا تھا۔اس سے کچھ عرصہ قبل ہی میں نے شیر کو ہائیر کیا تھا۔ حالانکہ اسکی ٹریننگ بھی مکمل نہیں ہوئی تھی لیکن میں نے اسے اپائنٹ کرلیا۔ہمیں اسے پکڑنے کے لیے ایجنسی میں رکھنا بہت ضروری تھا۔"انہوں نے کہہ کر پل بھر کو گہرا سانس لیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اور۔۔آپکو کیسے پتہ چلا کہ شیر اگلے کئی دنوں میں مختلف ایکٹریس کو ہماری ایجنسی سے اغواء کرے گا۔۔؟" ساحر نے آنکھیں تیکھے انداز میں سکیڑ کر پوچھا تھا۔سیلینہ نے تھوک نگل کر چہرہ اٹھایا۔۔

"جس دن مجھے ڈرگز دی گئی تھیں۔۔میں اس وقت شیر اور زبیر اینڈ سنز کے چھوٹے بیٹے کے ساتھ چیمبر میں ہی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

تھی۔مجھ پر ڈرگز کی وجہ سے غنودگی طاری تھی۔میں بول نہیں پارہی تھی لیکن میری سماعت کلیئر تھی۔انہوں نے مجھے نشے میں دھت تصور کر کے اپنی باتیں جاری رکھی تھیں۔انہیں لگا میں ڈرگز کی وجہ سے ٹھیک سے سن نہیں پاؤنگی لیکن وہ غلط تھے۔۔میں نے اس دن جانا تھا کہ شیر ایک سائیکو پیتھ سیریل کلر تھا۔اس نے ایجنسی میں داخلے سے قبل ہی بہت سی ایکٹریس کو اغواء کرلیا تھا۔ایجنسی وہ صرف اس لیے آیا تھا کیونکہ بہت سی ایکٹریس کو وہ صرف ایجنسی میں رہتے ہوئے ہی اغواء کرسکتا تھا۔وہ خود کو بادشاہ سمجھتا تھا۔۔وہ ذہنی مریض تھا۔"

لمحے بھر کو روم میں گہرا سناٹا چھا گیا تھا۔وہ بولتے بولتے تھک گئی تھی۔پھر ارمان سیدھا ہوا۔۔

"اگر یاسر اس کیس کو لینے سے انکار کردیتا۔۔تو۔۔؟"

"میں نے حنیفہ کو یاسر کا مشورہ دیا تھا۔وہ ہمارے دوست کا بیٹا تھا۔حنیفہ اپنی بیٹی کے معاملے میں کسی اور انسان پر بھروسہ نہیں کرسکتا تھا۔تم سمجھو میں نے اسے یاسر کو سیلینہ کے لیے ہائیر کرنے پر راضی کرنے کے لیے برین واش کیا تھا۔میں جانتا ہوں یہ سب بہت رسکی تھا لیکن ہمیں کرنا تھا۔۔سیلینہ اس وقت نہیں جانتی تھی کہ حنیفہ اسکا باپ ہے۔اور میں نے بھی اسے اندھیرے میں رکھا۔اگر وہ یہ بات جان لیتی تو شاید ایجنسی ہی دوبارہ نہ آتی۔اپنا پلان کامیاب کرنے کے لیے مجھے خاموش رہنا تھا۔۔"

ساحر نے گہرا سانس لیا تھا۔ارمان کو باپ کے ایسا انکشاف کر گنگ رہ گیا تھا۔

"آپ جانتے ہیں کہ اگر یاسر کو کہیں درمیان میں اس سب کے متعلق ذرا بھی بھنک لگ جاتی تو وہ کیا کرتا۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسے جیسے کچھ بہت برا لگا تھا۔اسے اپنے دوست کا استعمال کیا جانا بہت چُبھا تھا۔

"میں جانتا تھا۔۔یاسر کو اندھیرے میں رکھنا بہت مشکل تھا۔لیکن میں نے سب سنبھال لیا۔کیونکہ سیلینہ ایک اچھی اداکارہ ہے۔اس نے کسی کو خود پر شک نہیں ہونے دیا۔۔"

"اور کیا آپکو پتہ تھا کہ شیر، واجد اور معید۔۔تینوں بھائی ہیں۔۔؟"

ساحر کے پوچھنے پر اس نے سر ہلایا تھا۔

"مجھے یہ بھی چیمبر میں کیے گئے شیر کے انکشاف سے پتہ چلا تھا۔"

"کیا آپکو یہ بھی پتہ تھا کہ شیر ثمرین رضا کا قتل کردے گا۔۔؟"

"نہیں۔۔مجھے یہ نہیں پتہ تھا۔اسی لیے جب یاسر نے معید سے اس قتل کے متعلق پوچھا تو میں بہت ڈر گئی تھی۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ شیر قتل کرنے سے بھی نہیں چوکے گا۔یاسر معید پر شک کررہا تھا لیکن میں ہمیشہ سے جانتی تھی کہ معید کبھی قاتل نہیں تھا۔معید میرا مسیحا اور محسن تھا۔ ہمیشہ سے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جب ہم نے آپ سے ان تصاویر کے متعلق پوچھا۔۔تب آپ سب جانتی تھیں۔۔؟ آپ جانتی تھیں کہ شیر انہیں ایک خاص ترتیب سے اغواء کررہا تھا۔۔؟" ارمان نے استفسار کیا تو اس نے سر اثبات میں ہلایا۔۔

"میں جانتی تھی۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور اس سارے عرصے میں جو جو حملے آپ پر ہوتے رہے۔۔کیا آپ ان سب کے متعلق بھی جانتی تھیں۔۔؟"

"میں بس اتنا جانتی تھی کہ مجھ پر یہ حملے ہونگے۔کب،کیسے،کہاں،کون کرے گا۔۔مجھے اس سب کے بارے میں کچھ نہیں پتہ تھا۔اسی لیے تو مجھے ایک باڈی گارڈ چاہیے تھا۔جو میری اس سارے عرصے میں حفاظت

کرتا۔۔"

ایک پل کے لیے پھر سب خاموش ہوگئے تھے۔ساحر لمحے بھر کو کھنکھار کر سیدھا ہوا۔۔

"ماریہ اور واجد کے بارے میں کیا کہنا چاہیں گی آپ۔۔؟"

"وہ دونوں میری زندگی کے ثانوی ولن تھے۔اب وہ دونوں ہی میری زندگی سے جاچکے ہیں۔بلکہ شاید اب میری زندگی سے ہر دشمن جاچکا ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا آپکو تھوڑا بھی گلٹ نہیں یاسر کے لیے۔۔؟"

ارمان نے پوچھا تو اسکی آنکھوں میں نمی سی اتری۔

"مجھے اپنے لائحہ عمل کے بالکل شروع میں ہی گلٹ نے آگھیرا تھا۔مجھے اندازہ نہیں تھا کہ یاسر میری حفاظت اتنی تُندہی سے کرے گا۔میری زندگی میں کبھی کوئی مرد ایسا نہیں آیا تھا۔مجھے لگا وہ بھی سب جیسا ہوگا۔کہیں بیچ میں مجھے چھوڑ جائے گا۔لیکن جب وہ مجھے ایسی جگہوں پر بچانے آیا جہاں میں نے اسکے آنے کا تصور بھی نہیں کیا تھا۔تب مجھے پتہ چلا کہ وہ کبھی بیچ راستے میں چھوڑ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کر جانے والوں میں سے نہیں ہے۔یاسر ایک بہت اچھا انسان تھا۔میں نے اسے اندھیرے میں رکھ کر زیادتی کر دی تھی۔مجھے لگا کہ وہ خود ہی میرے کور کو بلو کر دے گا۔وہ میرے بتائے بغیر سب جان جائے گا۔۔اور وہ اتنا سمجھدار ہے کہ یہ سب جان جاتا۔۔لیکن وہ میرے جیسی بیوقوف ایکٹریس سے ایسے کسی لائحہ عمل کی توقع اپنی آنے والی زندگی میں بھی تصور نہیں کر سکتا تھا۔"

"مطلب آپ کبھی بیوقوف تھی ہی نہیں۔۔؟"

ساحر نے سمجھ کر سر ہلاتے ہوئے محظوظ ہو کر پوچھا تھا۔نیم دراز سیلینہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔

"میں ہمیشہ سے بیوقوف تھی اور ہوں۔۔بس یہ ایک ایسا لائحہ عمل تھا جو میں نے طے کیا تھا۔مجھے اسکے آغاز اور انجام دونوں کا علم تھا۔اسی لیے میں اس میں کسی بیوقوفی کا مظاہرہ نہیں کر سکی۔اپنے ہاتھ پر مہندی سے اسکا نام لکھوانا، ماریہ کو چانٹا مارنا، یاسر کا سر کھانا، دادا کے ساتھ مزے کرنا۔۔وہ سب کبھی پلان کا حصہ نہیں تھا۔وہ اصل سیلینہ تھی۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکے زرد چہرے پر بہت دنوں بعد مسکراہٹ دیکھ کر لمحے بھر کو سب کے کندھوں سے بوجھ اترا تھا۔

"کیا آپ نے ایک دفعہ بھی یاسر کو بتانے کے بارے میں نہیں سوچا۔۔؟ کیا آپکو نہیں لگا تھا کہ اگر اسے یہ سب معلوم ہوا تو وہ بہت ہرٹ ہو گا۔۔؟" ارمان کو یاسر کے لیے بہت افسوس تھا۔

سیلینہ نے بھاری دل کے ساتھ چہرہ کھڑکی کی جانب پھیرا تھا۔آنکھوں میں تیرتی نمی ہلکی سی گلابی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے بہت دفعہ کوشش کی تھی۔۔لیکن بتا نہیں سکی۔۔میں اسکے ردعمل سے خوفزدہ تھی۔مجھے لگتا تھا وہ مجھے چھوڑ کر چلا جائے گا۔۔مجھے اسکی آخر تک ضرورت تھی۔وہ اگر میری حفاظت نہیں کرتا تو میں شیر کو پکڑنے سے قبل ہی ماردی گئ ہوتی۔۔اس نے مجھے بہت خطرناک جگہوں سے بچایا تھا۔۔اسے چھوڑنے کا تصور میرے لیے جان لیوا بنتا جارہا تھا۔"اسکی آواز بھرائی ہوئی تھی۔

ارمان نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

"اور اب۔۔اب کیسے قائل کریں گی اسے آپ۔۔؟کہ آپ اسے یہ سب بتانا چاہتی تھیں۔۔؟ آپکو اسکی خوبیوں کی قدر ہے۔کیسے سمجھائیں گی آپ یہ سب اسے۔۔؟ مجھے نہیں لگتا کہ وہ آپکی ایک بھی بات سمجھنا چاہے گا۔"ارمان نے غیر جانبداری سے کہا تھا۔اسکے دل پر بوجھ مزید بڑھنے لگا۔وہ تو الفاظ کے ساتھ بھی اچھی نہیں تھی۔نہ دلائل کے ساتھ اچھی تھی۔نہ ہی ذہین تھی۔وہ بھلا اسے کیسے قائل کرسکتی تھی۔۔؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگلے ہی پل اس نے سر پیچھے دیوار سے ٹکایا اور آنکھیں بند کرلیں۔۔

"آپ آرام کریں۔۔زخم ریکور ہونے کے لیے آپکو آرام کی بے حد ضرورت ہے۔"ساحر نے ہمدردی بھری نرمی سے کہا اور پھر وہ اور ارمان کمرے سے باہر نکل گئے۔سلمان البتہ اس تک چلے آئے تھے۔لمحے بھر کو اسکا زرد چہرہ دیکھا۔۔انہیں جیسے بہت دکھ ہوا تھا۔

"کیا تمہیں اسے دھوکا دینے کا اتنا افسوس ہے، سیلینہ۔۔؟"

اس نے آنکھیں نہیں کھولیں۔بس سر اثبات میں ہلادیا۔کئ آنسو پلکوں سے ٹوٹ کر رخساروں پر گرے تھے۔سلمان نے گہرا سانس لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اگر اتنی ہی تکلیف فیس کرنی تھی تو اسے شروع سے ہی پلان کا حصہ کیوں نہیں بنایا۔۔؟"

"مجھے نہیں پتہ تھا انکل۔۔کہ میں اس سے محبت کرنے لگوں گی۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ یوں ہرٹ ہوجائے گا۔مجھے کچھ نہیں پتہ تھا۔۔"

اسکی آواز رُندھی ہوئی تھی۔سلمان نے اسے چند پل دکھی آنکھوں سے دیکھا اور پھر سر ہلاتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔اس سے زیادہ وہ اسکے لیے کچھ نہیں کرسکتے تھے۔انکے جاتے ہی اس نے آنکھیں کھولی تھیں۔حلق میں آنسوؤں کے پھندے تھے۔یہ اس نے کیا کردیا تھا آخر۔۔؟؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سرِ شام ہی شگفتہ اس سے ملنے چلی آئی تھی۔اسکے ہوش میں آنے پر وہ انہیں بے حد کمزور لگ رہی تھی۔وہ پریشان سی اسکے آگے جھکی۔

"سیلین ڈارلنگ۔۔ٹھیک ہو نا تم۔۔؟ ویک فیل کررہی ہو۔۔؟"ان کی آنکھوں میں اپنے لیے فکر دیکھ کر وہ لمحے بھر کو مسکرائی تھی۔پھر سر اثبات میں ہلایا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"میں ٹھیک ہوں، ماں۔آپ کیسی ہیں۔۔؟"

"تم ٹھیک ہو تو میں بھی ٹھیک ہوں۔تم نے مجھے ڈراہی دیا تھا۔"اس نے سکون کا سانس خارج کر کے لمحے بھر کو اسے دیکھا تھا۔

"یہ سب کہہ رہے ہیں کہ تم نے کسی باڈی گارڈ کو دھوکہ دیا ہے۔اسے کسی معاملے میں اندھیرے میں رکھا ہے۔کیا یہ سب سچ ہے۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے سر ہلایا تھا۔شگفتہ کے چہرے پر اک ناگوار سا تاثر ابھرا۔

"وہ گارڈ ہوتا کون ہے اس بات سے اوفینڈ ہونے والا۔۔؟تمہارا اس سے ایسا کوئی تعلق نہیں تھا۔ کہیں تم اسکی ٹینشن تو نہیں لے رہیں۔۔؟"

اس نے انکی جانب سنجیدگی سے دیکھا تھا۔بس لمحے بھر کو۔۔

"میں نے اسے استعمال کیا تھا، ماں۔اور مجھے اس بات پر بے حد افسوس ہے۔اس نے میرے ساتھ اتنی دل جمعی سے کام کیا اور میں نے کیا کیا اس کے ساتھ۔۔؟"

وہ ذرا متاثر نہیں ہوئی تھی۔بلکہ اسکے جذباتی رد عمل پر اسے حیرت ہوئی تھی۔اسکی آنکھوں میں اگلے ہی پل ناسمجھی سی ابھری۔

"واٹ۔۔!ایک عدد عام سے باڈی گارڈ کے لیے تم اتنا ایموشنل کیوں ہورہی ہو، سیلین۔۔؟کیا تمہاری زندگی میں تمام مسائل ختم ہوگئے ہیں جو تم اس ادنٰی سے گارڈ کے خفا ہونے کی پریشانی بھی اپنے سر پر مسلط کررہی ہو۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے تو بہت تعجب ہوا تھا۔سیلینہ کو اپنی کنپٹیاں سلگتی محسوس ہونے لگی تھیں۔اس نے گہرا سانس لے کر خود کو بھڑکنے سے روکا تھا۔

"مجھے مزید اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔آپ پلیز یہاں سے جائیں۔مجھے آرام کرنا ہے۔"

"ایک گارڈ کے لیے تم اپنی ماں کو یہاں سے جانے کے لیے کہہ رہی ہو۔۔؟ اسکی حیثیت کیا ہے۔۔؟ کیا وہ واجد جتنا امیر اور بارسوخ ہے۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

انکی آنکھوں میں ڈھروں طنز اور حقارت دیکھ کر اسے جیسے یقین نہیں آیا تھا۔اس نے بمشکل گہرا سانس لیا تھا۔

"نہیں ہے وہ واجد جتنا امیر اور بارسوخ۔۔نہیں وہ اس کے جتنا پیسے والا۔۔نہ ہی اسکے پاس تعلقات ہیں۔لیکن اس نے میرے ساتھ احسان سے کام لیا تھا، ماں۔اس نے مجھ پر احسانات کیے ہیں۔اس نے مجھے انسان سمجھا ہے۔اس نے مجھے کسی گونگے جانور کی مانند امیروں کی محفلوں میں کبھی نہیں گھسیٹا ہے۔اس نے میرے لیے۔۔ سن رہی ہیں آپ۔۔میرے لیے گولیاں کھائی ہیں۔ میرے لیے برستی بارش میں اپنے زخم کی پرواہ کیے بغیر وہ مجھے ڈھونڈنے چلا آیا تھا۔اور ہاں۔۔"وہ لمحے بھر کو رکی تھی۔اسکی آنکھیں سرخ تھیں۔دروازے سے اندر داخل ہوتے حنیفہ اسکی بلند زخمی سی آواز پر وہیں ٹھہر گئے تھے۔

"جس باپ سے آپ نے مجھے بہت سالوں پہلے جدا کردیا تھا۔۔اس نے مجھے میرا وہ باپ لوٹایا ہے۔جس گھرانے کے لیے میں زندگی بھر ترستی رہی، اس نے مجھے میرا وہ گھرانہ لوٹایا ہے، ماں۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ میں اہم ہوں۔اس نے مجھے میری اہمیت کا احساس دلایا ہے۔اس نے میری حفاظت کی ہے۔میرے ہاتھوں سے استعمال ہونے کے باوجود بھی۔۔اس بات کا علم ہونے کے باوجود بھی وہ۔۔مجھے اس نفسیاتی قاتل سے بچانے آیا تھا،ماں۔۔!اور کیا آپ جانتی ہیں۔۔کہ مصطفی حسن نے اپنے بیٹے کو میرے ساتھ ایسی زیادتی کرنے پر کیوں نہیں روکا۔۔۔؟"

آنکھیں بہت سرخ تھیں۔آواز میں خراش زدہ سی لرزش تھی۔شگفتہ کے سفید پڑتے چہرے پر لمحے بھر کو خوف سا ابھرا تھا۔باہر کھڑے حنیفہ نے آنکھیں بند کرلی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ا۔۔اسکا یہاں کیا ذکر۔۔؟"

"میں بتاتی ہوں کہ اسکا یہاں کیا ذکر۔۔آپ نے بابا کو اس پر فوقیت دی تھی۔وہ اس بات کو کبھی نہیں بھلا سکا تھا۔اس کے بیٹے نے میری زندگی برباد کردی ، ماں اور وجہ صرف آپ ہیں۔اس ساری تباہی کی، میرے معصوم بچپن کے تباہ ہونے کی، میری زندگی کانٹوں پر گھسیٹے جانے کی ذمہ دار سراسر آپ ہیں۔۔۔!"

ایک آنسو ٹوٹ کر رخسار پر گرا تھا۔اسکا حلق تکلیف سے پھٹنے کے قریب تھا۔بولتے بولتے اسکی آواز بہت بلند ہوگئ تھی۔اس نے کبھی اپنی ماں پر یوں آواز بلند نہیں کی تھی۔اس نے کبھی ان کے ساتھ بدتمیزی نہیں کی تھی۔اس نے ان کی ہر زیادتی کو نظر انداز کیا تھا لیکن بس۔۔اب بہت ہوچکا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ یوں تم پر اپنی بھڑاس نکالے گا۔مجھے کچھ نہیں پتہ تھا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے سفید لبوں کے ساتھ گی آنسو بے دردی سے رگڑے اور انہیں زہر خندہ نگاہوں سے دیکھا۔

"آپکو تو یہ بھی نہیں پتہ تھا، ماں۔۔کہ بابا کو چھوڑ کر جانے کے بعد لوگ میرے ساتھ کس طرح پیش آئیں

گے۔احسن علی سے شادی کرنے کے بعد اسکے گھر والے مجھے قبول نہیں کریں گے۔سوسائٹی، اسکے سو کالڈ اصول، غربت، بھوک۔۔آپکو کچھ نہیں پتہ تھا۔آپ نے اپنی جہالت میں میری زندگی

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

تباہ کردی اور آپکو کبھی علم نہیں ہوسکا۔لیکن اب جس زندگی میں یاسر نے مجھے ہلکی سی امید تھمائی تھی۔۔آپ اس امید کو تیاگ دینے پر کیوں تلی ہوئی ہیں۔؟کیوں آپ مجھے ایک نارمل زندگی کی جانب بڑھنے نہیں دے رہی ہیں۔؟ میں نے کیا قصور کیا ہے، ماں۔۔۔"

اور یہ حد تھی۔۔وہ ہاتھوں میں چہرہ گرائے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی۔حنیفہ یکدم ہی روم میں داخل ہوئے اور پھر ساکت بیٹھی شگفتہ کو کہنی سے تھام کر اپنے ساتھ باہر لے کر چلے آئے۔وہ پیچھے بالکل بچوں کی مانند رو رہی تھی۔بہت ساری باتوں کا دکھ اس پر یکدم ہی حاوی ہوا تھا۔

دوسری جانب حنیفہ، شگفتہ کو ہاتھ سے تھامے آگے ہی آگے بڑھ رہے تھے۔پھر اک طویل سی شیشے کی ریلنگ کے سامنے آکر انہوں نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔لمحے بھر کو ضبط سے گہرے گہرے سانس لیتے رہے۔پھر اسکی جانب بے حد افسوس سے دیکھا۔

"میری بیٹی کو تنہا چھوڑ دو، شگفتہ۔۔وہ تمہاری جانب سے دیئے گئے نقصان کی بھرپائی اب تک کررہی ہے۔وہ مزید کسی نقصان کی تکلیف برداشت نہیں کرپائے گی۔اب بس کردو۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

انکے لہجے میں طیش کے بجائے التجا سی تھی۔شگفتہ کی آنکھیں ڈبڈائی تھیں۔

"کیا تم بھی مجھے قصور وار ٹھہراتے ہو۔۔؟کیا تم بھی سمجھتے ہو کہ سیلینہ پر مصطفی حسن کا حملہ میری غلطی تھی۔۔؟"

"نہیں۔۔وہ تمہاری غلطی نہیں تھی۔لیکن سیلینہ فی الحال ذہنی اور جسمانی طور پر زخمی ہے۔وہ جذباتی ہورہی ہے۔وہ گلٹی ہے۔تمہیں موقع محل دیکھ کر بات کرنی چاہیے تھی۔ہم دونوں جانتے

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہیں کہ وہ کبھی ایسے تکلیف دینے والے الفاظ کا استعمال نہیں کیا کرتی۔تم نے اسے اپنی کم علمی میں آکر، یہ سب کہنے پر اکسایا ہے۔اسی لیے۔۔"

وہ لمحے بھر کو ٹھہرے تھے۔شگفتہ نے خوفزدہ نگاہوں سے انکی جانب دیکھا۔

"مہربانی کرو۔۔اسکا پیچھا چھوڑ دو۔۔میں اپنی بیٹی کا خیال رکھ سکتا ہوں۔"

اسی کے ساتھ وہ آگے بڑھ گئے تھے۔شگفتہ پیچھے تہی داماں کھڑی رہ گئ۔اس نے آگے بڑھ کر بے ساختہ ہی ریلنگ کو تھاما تھا۔اسے لگا جیسے ماحول میں کثافت بہت بڑھ گئ ہے۔اور واقعی۔۔اسکے لیے ماحول کے ساتھ ساتھ زندگی کے ہر پہر میں کثافت بہت بڑھ گئ تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درمیان سے کئ دن دبے قدموں گزر گئے۔ڈاکٹرز نے اسکی ذہنی صحت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر ایک کو اس سے ملنے سے منع کردیا تھا۔وہ جتنا تنہا رہ کر آرام کرتی، اتنی ہی تیزی سے ریکور کرتی۔کچھ دنوں بعد وہ چلنے پھرنے بھی لگی تھی۔سائرہ، دادا، اور سلطانہ اس سے کئ دفعہ ملنے آئے لیکن اجازت نہ ملنے پر واپس پلٹ گئے۔انہیں اسکی ذہنی اور جسمانی صحت عزیز تھی۔ایک دن نرس کے ساتھ ہاسپٹل میں چہل قدمی کرتے۔۔وہ لمحے بھر کو ٹھہر گئ تھی۔یہ اسکی واک کا وقت تھا۔مناسب واک اور مختلف ایکسر سائزز کے باعث وہ جلد صحت یاب ہورہی تھی۔

www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

سامنے موجود شخص بھی اسے دیکھ کر رک سا گیا تھا۔پھر وہ ہلکا سا مسکرایا۔وہ بھی مسکرائی تھی۔ اس نے سسٹر سے معذرت کی اور چھوٹے چھوٹے قدموں سے آگے بڑھ آئی۔سامنے موجود شخص بھی آگے بڑھ آیا تھا۔اگلے کئی لمحات میں وہ دونوں ریلنگ کے سامنے موجود، باہر دیکھ رہے تھے۔

"کیسے ہو، معید۔۔؟"

وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔

"بالکل ٹھیک۔۔آپ کیسی ہیں۔۔؟"

"بہتر۔۔"

"میں کوئی لمبی اور بے مطلب تمہید نہیں باندھونگا۔۔لیکن۔۔جب ہم آپکی شوٹ کے بعد ملے تھے۔۔تب آپ مجھ سے خوفزدہ کیوں ہوئی تھیں۔۔؟ آپ تو شروع سے ہی شیر کو جانتی تھیں نا۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے سر ہلایا تھا۔

"مجھے لگا تھا کہ تم بھی شیر کے ساتھ برابر کے شریک ہو۔شاید تم بھی اپنے والد کی طرح شیر کے اعمال کی پردہ پوشی کررہے تھے۔مجھے بہت بعد میں سمجھ آیا تھا کہ تم مجھے شیر کی جانب گائیڈ کررہے تھے۔تم نے میری بہت دفعہ مدد بھی کی تھی۔مجھے تمہیں سمجھنے میں تھوڑی غلطی ہوگئی تھی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

معید بغیر اثر لیے مسکرا رہا تھا۔سیلینہ کی نگاہیں اسکے ہاتھوں کی جانب پھسلیں۔اس نے کہنیاں پلنگ پر رکھی ہوئی تھیں اور ہتھیلیاں باہم ملائے وہ ہلکا سا جھکا ہوا بھی تھا۔

"تمہارے ہاتھ کتنے خوبصورت ہیں۔بالکل صاف ستھرے۔۔لمبی انگلیوں والے۔۔بے داغ اور کسی مجسمہ ساز جیسے۔۔جب مجھے پتہ چلا کہ شیر کو او سی ڈی تھا تب مجھے اندازہ ہوا کہ تم پر شک کرنے والا ہر انسان بےوقوف ہے۔صرف تمہارے ہاتھ ہی تمہاری بے گناہی ثابت کرنے کے لیے کافی تھے۔"

وہ آخر میں کہہ کر ہنسی تو معید بھی ہلکا سا ہنس دیا۔

"ہاں۔۔مجھے بہت لوگ کامپلیمینٹ کرتے ہیں ہاتھوں پر۔۔"

"کیا تم کسی خاص طریقے سے انکا خیال رکھتے ہو۔۔؟ میرے ہاتھ بھی اتنے خوبصورت نہیں۔"

وہ پھر سے ہنس دیا تھا۔پھر مسکرا کر سامنے دیکھنے لگا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"میں اتنا خیال نہیں رکھتا۔بس انہیں صاف رکھتا ہوں۔مجھے اپنے ہاتھوں پر ایک بھی نشان برداشت نہیں۔کبھی ناخنوں کو بڑھنے نہیں دیتا۔لیکن انہیں اتنا بھی نہیں کاٹتا کہ وہ انگلیوں میں دھنسے ہوئے، بدصورت محسوس ہوں۔میں لیدر کے فیبرک نہیں چھوتا۔اس سے ہاتھ کھردرے ہوجاتے ہیں۔برتن نہیں دھوتا۔اگر دھونے پڑیں تو دستانوں کا استعمال کرتا ہوں۔میں انہیں رف نہیں رہنے دیتا۔سرد اور خشک موسم میں انہیں موئسٹ رکھتا ہوں۔بس۔۔پھر یہ خراب نہیں ہوتے۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اسکی وضاحت پر لمحے بھر کو اسے منہ کھول کر دیکھتی رہی تھی۔معید نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر سر جھٹک کر مسکرادیا۔

"یہ تم خیال نہیں رکھتے ہو۔۔؟" اسے بہت حیرت ہوئی تھی۔معید نے کندھے اچکائے۔۔

"اتنا نہیں رکھتا۔۔"

"اگر اتنا خیال رکھنے لگو گے تو کیا ہوگا۔۔؟"

"تو۔۔پھر یہ ہاتھ کسی انسان کے نہیں بلکہ فرشتے کے لگیں گے۔۔"

اور اسکے سنجیدگی سے کہنے پر وہ یکدم ہی کھکھلا کر ہنس دی تھی۔کچھ پل کے لیے یونہی درمیان میں خاموشی حائل رہی۔

"جانتے ہو، معید۔میں اتنے دن اپنے بابا کے ساتھ رہی نا۔۔تو مجھے ایک پل کے لیے بھی ڈس آرڈر نے اٹیک نہیں کیا۔مجھے ایک پل کے لیے بھی غیر انسانی طریقے سے کھانے کا خیال نہیں آیا۔نہ ہی مجھے ایب نارمل پیٹرن پر فاقوں کی حالت نے گھیرا۔۔میں بالکل نارمل طریقے سے۔۔ بالکل کسی عام انسان کی طرح کھانا کھارہی تھی۔۔"

اس نے سن کر سر ہلایا تھا۔

"ایسا اسی لیے ہوتا ہے کیونکہ ڈس آرڈرز ہماری ذہنی صحت پر کام کرتے ہیں۔اگر آپکی ذہنی حالت بہت اچھی ہے۔ہیلدی ہے۔اسٹریس فری ہے۔تو آپکو کبھی کوئی ڈس آرڈر اٹیک نہیں کرے گا۔ ممکن ہی نہیں ہے۔ڈس آرڈر جنم ہی ایب نارمل ذہنی پیٹرنز پر لیتے ہیں۔اگر دماغ ایک نارمل پیٹ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پر کام کررہا ہے تو وہ کبھی کسی ایب نارمل چکر کا شکار نہیں ہوگا۔نہ وہ ٹریگر ہوگا۔۔نہ ہی اس کام کی جانب بڑھے گا۔۔اور نہ ہی گلٹ کا سائیکل شروع ہوگا۔۔آپکی زندگی میں پچھلے دنوں کوئی ٹریگر نہیں تھا۔اسی لیے آپ کسی ٹاکسک پیٹرن کا شکار نہیں ہوئیں۔۔"

اس نے سمجھ کر سر ہلایا تھا۔پھر معید کی جانب دیکھا۔

"کیا تمہیں اپنے بھائی کے لیے افسوس نہیں ہے۔۔؟"

"ہے۔۔ایک بھائی ہونے کے ناطے ہے۔لیکن ایک انسان ہونے کے ناطے ہرگز بھی نہیں ہے۔"

"ہو نا آخر ماہرِ نفسیات۔۔"اس نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو وہ چونکا۔۔

"کیا مطلب۔۔؟"

"ہم ایکٹریس کے درمیان مشہور ہے کہ ماہرِ نفسیات بہت کریپی ہوتے ہیں۔بہت پتھر دل۔۔ عجیب سے ٹھنڈے اور یخ۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

معید نے سن کر سر ہلایا تھا۔پھر کندھے اچکائے۔۔

"اکثر ایسا ہی ہوتا ہے۔لیکن ہر دفعہ ایسا ہونا ضروری نہیں ہے۔ہم نفسیات پڑھتے ہیں تو تمام جذباتی باتوں کی جانب سے ذرا بے حس ہوجاتے ہیں۔یہ ہمارا نہیں۔۔بلکہ ہمارے پیشے کا قصور ہے۔۔"

"اور ہینڈسم بھی۔۔بے حس ہونے کے ساتھ ہینڈسم بھی ہوتے ہیں بلا کے۔۔"

وہ مسکرایا تھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہینڈسم ہونے کا نہیں پتہ مجھے۔۔"

"میں بتا رہی ہوں نا۔۔"اسی پل سسٹر نے اسے آواز دی تو وہ دونوں اس جانب کو متوجہ ہوئے۔وہ پاس چلی آئی تھیں۔اسے اپنے روم میں جانے کے لیے کہنے آئی تھی۔اس نے سمجھ کر سر ہلایا اور پھر معید کی جانب پلٹی۔۔ہلکا سا مسکرائی۔۔

"ہمیشہ کی طرح تم سے بات کر کے بہت اچھا لگا، معید۔۔تھینک یو۔۔"

"ہم اپنے ہر مریض کو دعا دیتے ہیں کہ۔۔خدا کبھی آپکو دوبارہ ہماری جانب نہ لے کر آئے۔۔یعنی آپ صحت یاب ہوجائیں اور کبھی نفسیات کے طبیب کی جانب پلٹ کر نہ آئیں۔۔میں بھی آپکو دعا دیتا ہوں کہ خدا آپکو کبھی دوبارہ مجھ سے نہ ملوائے۔نہ ہی ہمارا کبھی سامنہ ہو۔۔"

اور وہ جانتی تھی کہ اس دعا کا مطلب کیا تھا۔معید اسے بتا رہا تھا کہ وہ اب دوبارہ اس سے کبھی تعلق نہیں رکھنے والا تھا۔وہ اپنے بھائی سے جتنی بھی نفرت کرلیتا لیکن آخر کار وہ اسکا بھائی تھا۔اور سیلینہ نے اسے گرفتار کروایا تھا۔وہ اسے سمجھتی تھی۔اس نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ سر اثبات میں ہلایا اور پھر سسٹر کے ساتھ پلٹ گئی۔معید بھی اسی پل پلٹا تھا۔

آج اسکا اور سیلینہ کا۔۔مریض اور طبیب والا تعلق ختم ہوچکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

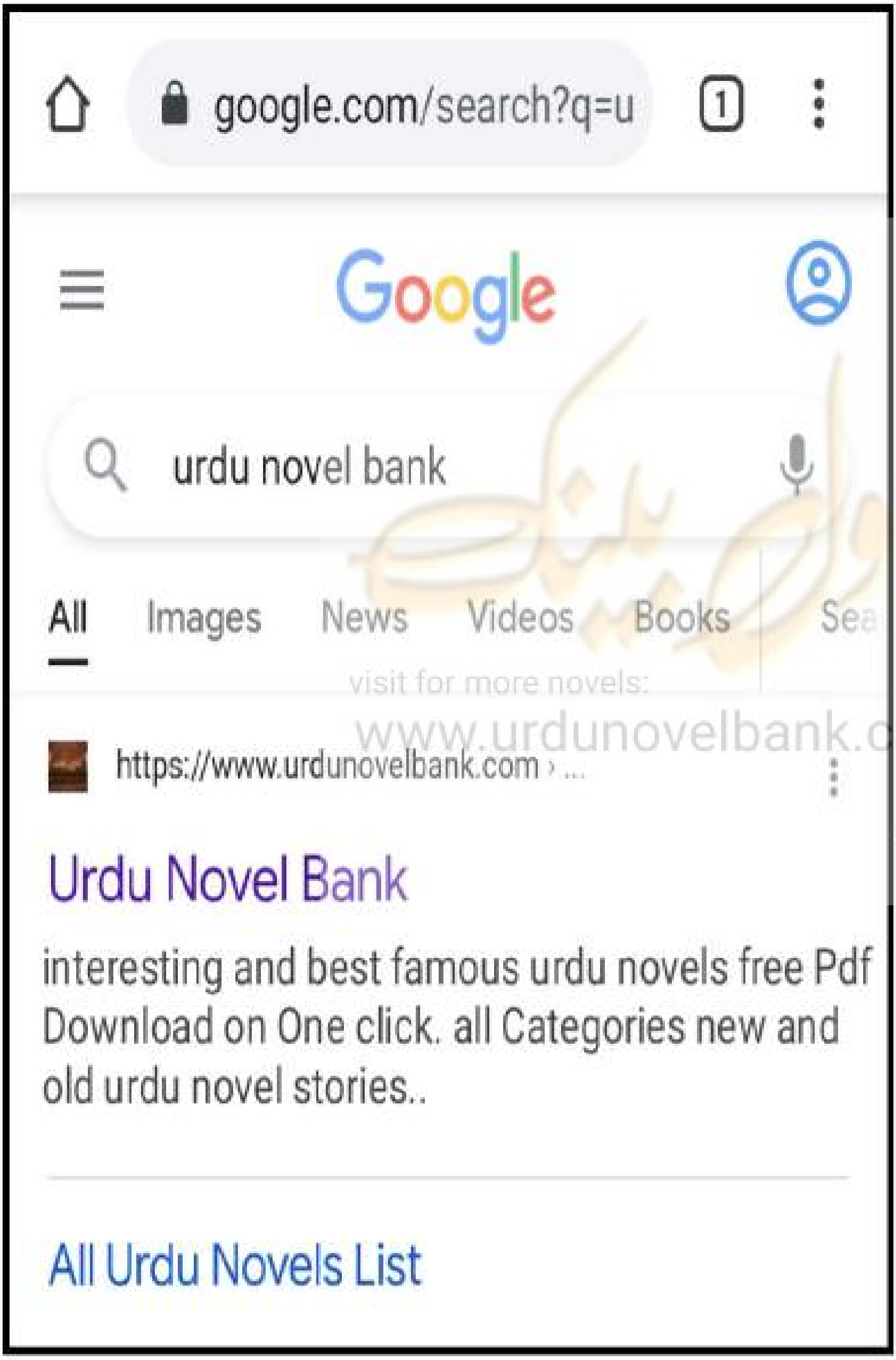

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پولیس اسٹیشن کے تحقیقاتی کمرے میں عجیب سی خاموشی تھی۔بالکل ایسی خاموشی جو کسی ویکیوم نما کمرے میں ہوتی ہے۔جہاں کسی آواز کا گمان نہیں ہوتا۔تحقیقاتی کمرے میں ایک عدد بلب سر پر جھول رہا تھا۔تحقیقات مکمل کی جاچکی تھیں۔اسکی شیو کافی حد تک بڑھی ہوئ تھی۔ہاتھوں اور پیروں میں ہتھکڑیوں کے بجائے اسے کسی یرغمال جانور کی مانند زنجیروں میں جکڑا گیا تھا۔پھر دو ہٹے کٹے سے اہلکار اندر آئے اور اسے کھینچ کر کھڑا کیا۔۔پھر اسے کسی جانور کی مانند اپنے ساتھ باہر کی جانب گھسیٹا۔

ثبوت بہت واضح تھے۔ان سے انکار کرنا سراسر بیوقوفی تھی۔لیکن وہ پھر بھی اعتراف نہیں کررہا تھا۔اب اسکا کیس جانے کتنی دہائیوں تک چلنا تھا۔اسکے بارسوخ امیر باپ نے بڑے بڑے دفاعی وکلا کو اسکے لیے ہائیر کیا تھا۔لیکن سب کہیں اندر جانتے تھے کہ اسکا کیس بالکل بھی مضبوط نہیں تھا۔آج اسے مستقل جیل میں بھجوایا جارہا تھا۔ایسے قیدیوں کے درمیان کہ جن کی شکلیں دیکھ کر بھی انسان کو قے ہوجایا کرتی تھی۔ان کے ساتھ رہنا مزاق نہیں تھا۔

اسکا سانس ہر گزرتے پل کے ساتھ خشک ہوا جارہا تھا۔

ڈیکوز اور پولیس اہلکار اسکے دائیں بائیں۔۔ایک قطار میں ایستادہ تھے۔یہ سب وہ لوگ تھے جو اسکے کیس کے چارج میں تھے۔قطار کے بالکل آخری سرے پر ارمان کھڑا تھا۔اسکے ساتھ ہی ساحر

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

موجود تھا۔بالکل سپاٹ چہرہ لیے۔۔شیر قدم قدم چلتا آگے بڑھ رہا تھا۔اسکے چہرے پر یاسر کی مار کے نشان اب تک موجود تھے۔قطار کے آخری سرے پر وہ لمحے بھر کو رکا تھا۔پھر ایک نگاہ پھیر کر ساحر کی جانب دیکھا۔۔

"قید مبارک ہو،شیر حسن۔۔ایک لمبے عرصے کی جہنمی قید۔۔مبارک ہو۔۔"اس نے کہا۔۔لہجہ دہک رہا تھا۔ارمان نے بھی اسے انہی نظروں سے دیکھا۔

"ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ تم آزادی کا سورج کبھی نہ دیکھ سکو۔۔سِک آدمی۔۔!"

ارمان کے کہنے پر شیر ہلکا سا مسکرایا تھا۔پھر اسکے سامنے اپنے زنجیروں میں جکڑے ہاتھ اٹھائے۔ یوں گویا اسے دکھا رہا ہو۔۔

"میرے باپ نے مجھے پندرہ سال ایک کمرے میں بند رکھا تھا،ارمان سر۔۔جب میں باہر نکلا تو جانور بن گیا تھا۔اب جہاں جارہا ہوں وہاں مجھ سے بڑے جانور ہونگے۔۔لیکن میں ان کے ساتھ رہنا سیکھ لونگا۔کیونکہ انسان بہت ظالم مخلوق ہے۔وہ جہنم میں زندہ رہنا بھی سیکھ لیتا ہے۔وہ اسکی جلتی بھٹی کے لیے اپنے جسم اور ذہن کو عادی کرلیتا ہے۔قدرت انسان کو محض ایک کام سکھاتی ہے، سر۔۔"وہ ٹھہرا تھا۔۔پھر ہلکی سی سرد آواز میں بولا۔۔"اور وہ ہے زندہ رہنا۔۔۔!"

اسی پل اہلکار نے اسے باہر کی جانب دھکیلا تو سحر ٹوٹ گیا۔ارمان کا سانس طیش سے دھونکنی کی مانند چل رہا تھا۔ساحر خود بھی گہرے گہرے سانس لیتا خود کو نارمل کررہا تھا۔وہ جن آنکھوں کے ساتھ آخری بات بول کر گیا تھا۔۔وہ بات ریڑھ کی ہڈی کو خوف سے چٹخا گئی تھی۔اسکے جاتے ہی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اہلکاروں نے ایک دوسرے کے کندھے تھپکے تھے۔وہ ان کی دن رات کی محنت کا ثمر تھا۔ساحر نے بھی ارمان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

اس نے آنکھیں بند کیں اور پھر خود کو نارمل کرنے لگا۔

اہلکار اب میٹنگ روم کی جانب بڑھ رہے تھے۔ابھی اس کیس پر اک طویل بحث ہونا باقی تھی۔ کس کو کیا ثبوت کب اور کیسے ملے۔۔؟کس نے کیس کو سالو کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔۔سب کچھ۔۔وہ بھی سب کے ساتھ میٹنگ روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔ساحر کو داخلے کی اجازت نہیں تھی تو وہ باہر چلا آیا۔اسکا رخ ایجنسی کی جانب تھا۔ایک الجھی ہوئی طویل گتھی سلجھ گئی تھی۔۔لیکن اس سلجھی گتھی کے آخری سرے پر کتنی تکلیف تھی۔۔

اس نے گہرا سانس لیا اور آگے بڑھ گیا۔۔ایک سفر تمام ہوا تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پورے بیس دن بعد اسے ڈسچارج کردیا گیا تھا۔

وہ حنیفہ کے ساتھ گھر چلی آئی۔چلنے پھرنے کی دشواری خاصی کم ہوگئی تھی۔وہ باآسانی کام کرسکتی تھی۔وہ پہلے سے بہتر ہوگئی تھی۔صحت یاب ہوگئی تھی۔وہ مغرب کے وقت گھر پہنچے تھے۔لاؤنج کی بتیاں گل تھیں۔حنیفہ نے آگے بڑھ کر بتیاں روشن کیں تو گھر جیسے قمقموں کی چمک میں نہا گیا۔ لیکن وہ اسے دیکھ کر نہیں چونکی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لاؤنج، زینے،دروازے۔۔ہر شے کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔پھولوں سے۔۔بالکل تازہ گلابوں سے۔۔لاؤنج کے عین درمیان میں دادا، سائرہ، سلمان اور ارمان موجود تھے۔اسکا منہ کھل گیا۔وہ اب تالیاں بجا کر اسکا استقبال کررہے تھے۔وہ وہیں دروازے میں ٹھہر کر رونے لگی تھی۔اس نے آس پاس نگاہیں دوڑا کر کسی کو تلاش کیا۔۔لیکن وہ وہاں نہیں تھا۔اس نے اسے جانے کتنے دنوں سے نہیں دیکھا تھا۔وہ اسے بس ایک نظر دیکھنا چاہتی تھی۔

سائرہ نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا۔دادا اسے دعائیں دے رہے تھے۔سلمان ،ارمان کو کسی بات پر لتاڑ رہے تھے جس پر ساتھ کھڑے حنیفہ ہنس رہے تھے۔وہ یہ منظر دیکھ کر روتے روتے ہنس دی تھی۔سائرہ اسے ڈانٹ رہی تھی۔وہ شاید خود بھی رونے لگی تھی۔ارمان اب سائرہ کے ساتھ کھڑا اسے شاید کسی بات پر چھیڑ رہا تھا۔وہ بھی جواباً اسے جلی کٹی سنا رہی تھی۔وہ انہیں دیکھتی نم آنکھوں سے ہنس پڑی۔۔اس نے نگاہ گھما کر دیکھا۔۔سلمان اور حنیفہ اب کسی بات پر ہنس رہے تھے۔شاید ایجنسی کے کسی گارڈ کی غلطی پر۔۔وہ انہیں ہمیشہ ایسے ہی ہنستا ہوا دیکھنا چاہتی تھی۔۔دادا اب اسکی جانب بڑھ رہے تھے۔پھر اسے لیے لاؤنج کے صوفوں تک چلے آئے۔۔چند پل اسے دیکھتے رہے۔۔پھر اپنی نم آنکھیں رگڑیں۔۔

"میں بہت ڈر گیا تھا۔۔"

اسے سردار پر بے تحاشہ پیار آیا تھا۔انکی بے داغ سی فکر نے اسے انکا گرویدہ کرلیا تھا۔

"میں بھی بہت ڈر گئی تھی،دادا۔۔مجھے لگا میں آپ سب کو چھوڑ کر جارہی ہوں۔"پھر کچھ پل بعد بولی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا یاسر نہیں آیا۔۔؟"

ہر جانب سناٹا سا چھا گیا۔ سب ایک پل کے لیے بالکل خاموش ہوگئے تھے۔سردار نے تھوک نگل کر اسکی

جانب دیکھا۔

"وہ نہیں آیا۔۔"

"کیا وہ مجھے معاف نہیں کرسکتا،دادا۔۔؟"

"میں نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اس بارے میں کچھ بھی سننے کے لیے تیار نہیں ہے۔میرا خیال ہے کہ ہمیں اسے اسکے حال پر ہی چھوڑ دینا چاہیے۔"انہوں نے کہا تو سب نے ہی سر ہلایا۔سوائے اسکے۔۔وہ کیسے اسے چھوڑ سکتی تھی۔۔؟ کچھ پل بعد وہ کمرے کی جانب اٹھ کر گئ تو سب نے ہی گہرا سانس لیا۔وہ یکدم ہی بہت ڈسٹرب نظر آنے لگی تھی۔اسے لگا تھا کہ وہ لڑے گا۔۔چیخے گا۔۔لیکن آخر کار مان جائے گا۔۔وہ تو آیا ہی نہیں تھا۔نہ ہی لڑا تھا۔۔نہ ہی چیخا تھا۔اور اب اسے واقعتاً بہت ڈر لگ رہا تھا۔

"کیا یاسر واقعی اسے معاف نہیں کرے گا۔۔؟"

حنیفہ نے سردار سے پوچھا تھا۔قدرے بے چینی سے۔۔

"وہ بہت ضدی ہے۔مجھے نہیں پتہ کہ وہ کیا کرے گا۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کھانا، پھول، تیاری۔۔سب کچھ ہی جیسے مرجھا گیا تھا۔۔اور اب سب مکین ہی ایک دوسرے سے نگاہیں چرائے لاؤنج سے اٹھتے جارہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

اگلے دن وہ شوٹ پر چلی آئی۔بہت سے ورکرز نے اسکی خیریت دریافت کی۔کو ایکٹرز اسکے ساتھ ہوئے حادثے پر افسوس کرتے رہے۔وہ ہر ایک سے نرمی کے ساتھ گفتگو کررہی تھی جیسے ہمیشہ کیا کرتی تھی۔اسکا رویہ ویسا ہی تھا۔ڈرامے کی شوٹ مکمل ہوچکی تھی البتہ اسکے لیے چند فوٹو شوٹس کرنی تھیں۔کل سے اسکا ڈرامہ بھی آن ائیر ہونا تھا۔اسکی خوشی دیدنی تھی۔شوٹ سے فارغ ہو کر وہ سلطانہ کے آفس چلی آئی۔

وہ آج کریم کلر کے لباس میں ملبوس تھی۔کانوں میں ٹاپس اور گہرے سرخ بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتی ہوئی وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔اسکے برعکس سیلینہ نے تیز سرخ رنگ کی میکسی زیب تن کر رکھی تھی۔اسکا اوپری حصہ ایک جانب سے کھلا ہوا تھا اور دوسری جانب سے بند۔۔نازک گردن میں سفید ہار موجود تھا۔کان البتہ ہر قسم کے کانٹوں سے آزاد تھے۔اس لباس اور ہار کے ساتھ کانوں میں آویزے پہننا فیشن کے خلاف تھا۔

"دو دن کی مزید فوٹو شوٹ کے بعد تمہارا اور ہمارا کام ختم ہوجائے گا۔میں امید کرتی ہوں کہ تمہیں یہاں سے سیکھنے کے لیے بہت کچھ ملا ہو گا۔"اس نے خوش دلی سے سر اثبات میں ہلایا تھا۔ پھر سامنے موجود کرسی کھینچ کر بیٹھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں آپکا شکریہ ادا کرنے آئی تھی۔مجھے بابا بتا رہے تھے کہ آپ میری خیریت دریافت کرنے ہاسپٹل آتی رہیں۔مجھے افسوس ہے کہ میں آپ سے مل نہیں سکی۔"

سلطانہ نے ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

"ویسے۔۔کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ آپ ہاسپٹل کیوں آتی رہیں۔۔؟ میری خیریت کے علاوہ۔۔" اس نے شہد رنگ پرسکون آنکھیں اس پر جما رکھی تھیں۔سلطانہ لمحے بھر کو پیچھے ہو بیٹھی تھی۔ پھر اسے دیکھا۔

"مجھے افواہ سننے کو ملی تھی کہ تم نے میرے بیٹے کو اپنے کسی مشن کے لیے استعمال کیا تھا۔میں یہ بات تم سے کنفرم کرنا چاہتی تھی۔کیونکہ مجھے کسی کی بات پر یقین نہیں آرہا تھا۔مجھے اس بات پر یقین نہیں آرہا تھا کہ میرے بیٹے کو۔۔یاسر کو۔۔کوئی استعمال کرسکتا ہے۔وہ بھی اتنا لمبا عرصہ۔۔!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے تھوک نگل کر چہرہ اٹھایا تھا۔شہد رنگ آنکھوں میں سکون ویسے ہی ہلکورے لے رہا تھا۔

"جی ہاں۔۔یہ سچ ہے کہ میں نے اسے استعمال کیا تھا۔"

وہ محظوظ ہوئی تھی۔پھر آگے ہو بیٹھی۔سرمئی آنکھوں میں چمک سی ابھری۔۔اس نے ہتھیلیو ں کو باہم ملا کر ٹیبل پر رکھا تھا۔

کیا تمہیں واقعی لگتا ہے کہ تم نے اسے استعمال کیا ہے۔۔؟ ہوسکتا ہے تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی "ہو۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔پھر کرسی پر سیدھی ہو بیٹھی۔۔

"کیا مطلب۔۔؟ میں سمجھ نہیں پارہی کہ آپ کیا کہنا چاہتی ہیں۔۔؟"

سلطانہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔بالکل ہلکا سا۔۔

"جانتی ہو سیلینہ۔۔یاسر میرا بیٹا ہے۔وہ مجھ سے جتنی بھی نفرت کرتا ہو لیکن اسکی آنکھیں بالکل میری جیسی ہیں۔میں ان آنکھوں میں موجود مفاہیم کی کبھی بھی غلط وضاحت نہیں کیا کرتی۔"

"آپ کیا کہنا چاہتی ہیں، میڈم۔۔؟"

اسے الجھن سی ہورہی تھی۔

" یہی کہ میرا بیٹا۔۔شاید کہیں اندر۔۔یہ جانتا ہوگا کہ تم اسے استعمال کررہی ہو۔۔"

اور ایک پل کے لیے سب کچھ رک سا گیا تھا۔ساکت،جامد۔۔اسکے ادھ کھلے لب بالکل ساکت تھے۔پھر آنکھوں میں کچھ ابھرا۔۔بالکل بے یقین سا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ ناممکن ہے۔وہ اگر جانتا کہ میں اسے استعمال کررہی ہوں تو وہ کبھی میرے ہاتھوں استعمال نہ ہوتا۔نہ ہی وہ ایسے ہرٹ ہوتا۔بلکہ وہ مجھ سے آ کر بات کرتا۔اس غلط فہمی کو کلئیر کرتا لیکن۔۔"

"لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔۔"یہاں وہ مسکرائی تھی۔اپنا اندازہ درست ثابت ہونے پر شاید۔اسکی سرمئ آنکھیں یوں مسکراتے ہوئے بالکل یاسر جیسی لگ رہی تھیں۔

"کیونکہ وہ تمہیں پسند کرتا ہے۔وہ تمہیں پسند کرنے لگا تھا۔اس نے شک کو شک رہنے دیا۔اس نے کبھی تم سے اس بارے میں نہیں پوچھا۔اس نے غلط فہمی کو غلط فہمی رہنے دیا۔وہ تم پر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بھروسہ کرنا چاہتا تھا۔اور اس نے تم پر بھروسہ کیا۔اس نے پہلی بار اپنی گٹ فیلنگ کو جھٹلایا اور تمہارے ہاتھوں استعمال ہوتا رہا۔میرے کہنے کا مطلب صرف اتنا ہے۔۔کہ وہ۔۔کہیں اندر اس بارے میں کچھ نہ کچھ جانتا تھا،سیلینہ بی بی۔۔وہ سو سے زائد ایکٹریس کا گارڈ رہ چکا ہے۔تمہیں لگتا ہے اسے تم پر شک نہیں ہوا ہوگا۔۔؟"

اور اسکی سکڑی آنکھیں اگلے ہی پل پھیل سی گئ تھیں۔یہی بات بہت دفعہ اسے چُبھی تھی۔بلکہ ساحر،ارمان اور حنیفہ کو بھی۔ایسا ہونا ممکن نہیں تھا کہ یاسر کو اس پر شک نہ ہوا ہو۔وہ اسکلڈ تھا۔اس نے بس ظاہر نہیں کیا تھا۔

وہ وہاں سے جانے کن قدموں سے اٹھ کر آئ تھی۔فون اسکے ہاتھ میں تھا۔گم صم سے انداز میں چلتے ہوئے، اس نے موبائل کو سختی سے تھام رکھا تھا۔کیا اسے اس سے بات کرنی چاہیے۔۔؟ ہوسکتا ہے وہ اسکی فون کال کا انتظار کررہا ہو۔ہوسکتا ہے وہ اسے معاف کرچکا ہو۔اس نے سڑک پر آکر تیزی سے موبائل میں نمبر ڈائل کیا تھا لیکن پھر اگلے ہی پل چونکی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کوئ سیاہ چمچماتی کار اسکے برابر میں زن سے آکر رکی تھی۔وہ دو قدم ڈر کر پیچھے ہٹی۔اگلے ہی پل پچھلی نشست کا شیشہ نیچے ہوا۔اندر موجود چہرے جانے پہچانے تھے۔شہیر اور مراد نے لمحے بھر کو اسے دیکھا۔

"تایا۔۔آپ۔۔؟"

"ہاں۔۔پراپرٹی کے پیپرز کے متعلق تم سے کچھ بات کرنی ہے۔اندر بیٹھو۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے مشکوک آنکھو ں سے ان دونوں کا چہرہ دیکھا تھا۔

"کونسے پیپرز۔۔؟"

"تم اندر بیٹھو۔۔ہم تسلی سے بات کرنا چاہتے ہیں۔"

"لیکن میری شوٹ مکمل نہیں ہوئی ہے۔مجھے کام پر واپس جانا ہے۔"اس نے جھوٹ بولا۔شہیر اسکی جانب دیکھ کر نرمی سے مسکرایا۔البتہ مراد کے چہرے کی سختی رتی بھر بھی کم نہیں ہوئی تھی۔

"ہمیں بس کچھ دیر ہی تو بات کرنی ہے۔تم واپس کام پر جاسکتی ہو۔"اس نے گہرا سانس لیا اور اگلے ہی پل کار کا دروازہ کھل گیا۔وہ ہچکچا کر اندر آ بیٹھی تھی۔اسی پل فون بجنے لگا۔عمر کالنگ۔۔ اس نے اگلے ہی پل فون اٹھالیا تھا۔دوسری جانب سے عمر کی انتہائی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بابا اور تایا آرہے ہیں۔ان کے ساتھ مت بیٹھیے گا۔وہ زبردستی کریں تب بھی نہیں۔انکے ارادے ٹھیک نہیں ہیں۔"اور اس نے خوفزدہ نگاہوں سے ساتھ بیٹھے ان دونوں مردوں کو دیکھا تھا۔اگلے ہی پل وہ ایک جھٹکے سے مڑی لیکن گاڑی بھی اسی تیزی سے اسٹارٹ ہوئی تھی۔دروازہ خود بخود لاک ہوگیا تھا۔اگلے ہی پل شہیر نے اسکی مزاحمت پر اسے ایک زناٹے دار چانٹا رسید کیا تو اسکے ہاتھ سے فون چھوٹ کر نیچے جاگرا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسکا دل خوف سے باہر گرنے کو تھا۔یہ آن کی آن میں کیا ہوگیا تھا۔ڈرائیور اب پوری تیزی سے گاڑی چلا رہا تھا۔وہ چلا رہی تھی۔مدد کر لیے پکار رہی تھی۔شہیر نے اسکے دونوں ہاتھوں کو جکڑ کر پیچھے رسی سے باندھا۔پھر اسکے لبوں پر بھی ایک عدد پٹی زور سے باندھی۔وہ ہر مزاحمت سے عاری ہوچکی تھی۔

"گاڑی کو پرانی حویلی کی جانب موڑ دو۔۔اب جو بھی ہوگا۔۔وہیں ہوگا۔۔"

"آپ آگے کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔۔؟"شہیر نے پوچھا۔مراد کی آنکھوں میں موجود سختی گہری ہوئی۔سیلینہ خوف سے پھیلی آنکھیں لیے اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی۔اسکا رخسار تھپڑ پڑنے کے باعث شدید سرخ ہورہا تھا۔

"عمر کو بلاؤ۔۔سیلینہ کا نکاح کرواؤ اس سے۔۔جائیداد کے کاغذات دستخط کرواؤ۔۔اور طلاق دو اس کچرے کے ڈھیر کو۔۔"اسکا مزاحمت کرتا جسم لمحے بھر کو ساکت ہوگیا تھا۔آنکھیں استعجاب سے پھیلی ہوئی تھیں۔اس نے انہی بے یقین آنکھوں سے شہیر کا چہرہ دیکھا تھا۔بس ایک پل کے لیے۔۔

"لیکن۔۔"

"عمر سے شادی ہوگی تو جائیداد تمہارے حصے میں آئے گی۔کیا تمہیں تینتیس فیصد حصہ اور وہ قیمتی زمینیں نہیں چاہیے۔۔؟"اس نے اسی لٹھ مار انداز میں پوچھا تو شہیر کا منہ اگلے ہی پل بند ہوگیا۔ اسکی خاموشی بتا رہی تھی کہ اسے ایسے مطالبے پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔اس نے مزاحمت کی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے بولنے کی کوشش کی۔۔لیکن پٹی بہت سختی سے بندھی تھی۔وہ کچھ بھی بولنے سے قاصر تھی۔

گاڑی میں کہیں پر گرا فون اب کہ زوں زوں بج رہا تھا۔لیکن سیلینہ مظہر کے لیے زندگی کسی اور ہی رخ پر کھڑی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سرخ حویلی ویسی ہی تھی۔شہر سے دور۔۔ان کے باپ کی قدیم اور کئ رقبوں پر پھیلی حویلی۔۔کار رکی۔۔اسکے ساتھ ہی کئ گاڑیاں اور بھی رکی تھیں۔سیلینہ کو بالوں سے پکڑ کر شہیر گھسیٹتا ہوا اندر لارہا تھا۔دوپہر کا سورج پوری طرح سے تمتما رہا تھا۔خنکی میں بھی گھٹن کا احساس خاصہ گہرا تھا۔حویلی کے پہلے طویل صحن میں کئ ملازمین موجود تھے۔اگلا حصہ پار کرنے کے بعد خواتین کے ہجرے شروع ہورہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے آنکھیں گھما کر دیکھا۔گھر کی عورتیں حویلی میں موجود تھیں۔کیا وہ سب اسکی عزت کا تماشہ دیکھنے آئ تھیں۔دونوں تائیوں کے چہروں پر اپنے لیے زہر آلود تاثرات دیکھ کر اسے لگا اسکا دل خوف سے سکڑ کر پھیل رہا ہے۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر ہو کیا رہا تھا۔۔

شہیر نے لا کر اسے لاؤنج میں پھینکا تھا۔وہ بندھے ہاتھوں کے ساتھ توازن برقرار نہ رکھ سکی اور دور جاگری۔اسکا سر زینوں کی ریلنگ سے ٹکرایا تھا۔راہمہ نے آگے بڑھ کر اسکے لبوں سے پٹی نوچی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا۔۔کیا چاہتے ہیں آپ لوگ۔۔؟"

"تم عمر سے شادی کرو۔۔ہمارے بھائی نے ہم سے غداری کر کے تمہارے نام تینتیس فیصد شئیرز کیے اور ہماری جدی پشتی زمینیں بھی تمہارے حوالے کر دیں۔ تمہیں اس بات کا اب تک علم نہیں تھا نہیں تو تم دونوں ہم سے اپنا حق مانگنے ضرور آتیں۔۔اب میری بات غور سے سنو لڑکی۔۔تم ان کاغذات پر سائین انسانیت کے ساتھ کر دو۔۔اور اپنی اس ماں کو بھی راضی کرو سائین کرنے کے لیے۔۔نہیں تو ہم تمہیں اس حویلی سے زندہ جانے نہیں دیں گے۔۔"

مراد آنکھوں میں شدید نفرت لیے اسکے سامنے پنجوں کے بل بیٹھا کہہ رہا تھا۔اسی پہر عمر کی کار رکی۔ وہ بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا لیکن شہیر نے آگے بڑھ کر اسے روک لیا۔اس نے بے بسی بھرے غصے سے انہیں دیکھا تھا۔

"مجھے۔۔مجھے آپ لوگوں سے کچھ نہیں چاہیے، تایا۔۔"اسکی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔بری طرح گھسیٹے جانے کے باعث اسکے زخم میں بے تحاشہ تکلیف ہونے لگی تھی۔"میں آپ سے کچھ نہیں لونگی۔۔عمر میرا بھائی ہے۔میں اس سے شادی نہیں کر سکتی۔میں ہر کاغذ پر دستخط کرنے کے لیے تیار ہوں۔مجھے جانے دیں بس۔"

اس نے رندھی آواز میں کہا تھا۔وہ وہی پانچ سالہ سیلینہ بن گئی تھی جو اپنے تایا کے سامنے کسی بات کا انکار نہیں کر سکتی تھی۔اسے لگا وہ مزید بولی تو رو دے گی۔

مراد نے ایک پل کو اسے مشکوک سا دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا واقعی۔۔؟"

"جی۔۔تایا۔۔آپکو میرے ساتھ یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔آپ مجھے محبت اور نرمی سے کہتے تب بھی میں دستخط کردیتی۔آپکو اتنا جانور بننے کی کیا ضرورت تھی۔۔؟"کچھ کاٹ سی تھی اسکے آخری جملے میں جو مراد کو سلگا گئی تھی۔اس نے ضبط کھو کر اسے چانٹا لگایا تھا۔اسکا ہونٹ پھٹ گیا تھا۔اس نے زخمی آنکھوں سے چہرہ پھیر کر اسے دیکھا تھا۔

"اگر اسے پتہ چل گیا کہ آپ نے مجھے مارا ہے۔۔تو وہ آپکی جان لے لے گا، تایا۔۔"

اس نے کہا۔۔آواز میں ٹھنڈک سی تھی۔مراد کی آنکھیں نا سمجھی سے سکڑیں۔

"کون۔۔کس کی بات کررہی ہو۔۔؟"

ہاتھ پیچھے بندھے تھے اور چہرے کے اطراف میں بکھری بکھری سی لٹیں گر رہی تھیں۔چہرے پر جابجا آنسوؤں کے نشان سے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ آپکو جان سے ماردے گا۔۔"

مراد نے اگلے ہی پل اسے ایک اور تھپڑ مارا تو وہ پیچھے کی جانب لڑھکی۔عمر نے شہیر کو پوری قوت سے دھکیلا تھا۔پھر سیلینہ کو اٹھا کر اپنے ساتھ کھڑا کیا۔مراد کو اس نے بے یقین آنکھوں سے دیکھا تھا۔

"جب وہ کہہ رہی ہیں کہ کاغذات پر سائین کردیں گی تو آپ انہیں کیوں بلاوجہ تشدد کا نشانہ بنا رہے ہیں۔۔؟" وہ چلایا تھا۔سیلینہ اسکے سہارے کھڑی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ سائین کردے گی لیکن اسکی ماں سائین نہیں کرے گی۔ہمیں دونوں کی رضامندی چاہیے۔ دونوں کے دستخط چاہیے۔اگر تم نے اس سے شادی نہیں کی تو مجبوراً مجھے ہی اپنے کسی بیٹے سے اسکا نکاح زبردستی کروانا پڑے گا۔نکاح کے بعد اسکی ماں کو بلیک میل کرنا آسان ہو گا۔وہ ہمیں ایسے ہی سائین نہیں کر کے دے گی۔"

عمر نے بمشکل سر ہلایا تھا۔پھر خشک حلق سے بہت سا تھوک نگلا۔

"میں بات کرونگا آنٹی سے۔وہ راضی ہوجائنگی۔لیکن اب آپ سیلینہ پر ہاتھ نہیں اٹھائیں گے۔"اس نے اسے ساتھ لیا اور پھر زینوں پر اوپر کی جانب بڑھ گیا۔کمرے میں آتے ہی اس نے اپنے پیچھے دروازہ بند کیا تھا۔پھر اسکی جانب آیا۔اسکے ہاتھ کھولے۔۔اسے کندھوں سے تھام کر سر سے پیر تک دیکھا۔وہ اسے آنکھیں اٹھائے دیکھ رہی تھی۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔؟"

"ہاں۔۔لیکن ماں کبھی سائین نہیں کریں گی، عمر۔۔وہ کبھی راضی نہیں ہونگی اپنے حق سے ایسے دستبردار ہونے پر۔تم نے ایک غلط بات کا وعدہ کرلیا ہے۔"عمر ایک پل کو ٹھہر سا گیا تھا۔پھر اسکی شہد رنگ آنکھوں کو دیکھا۔چند پل دیکھتا رہا۔۔

"پھر۔۔کیا مجھ سے شادی کریں گی آپ۔۔؟"بے حد خاموش سی آواز میں پوچھا تھا۔وہ دو قدم پیچھے ہٹی۔یوں جیسے کسی کرنٹ نے چھولیا ہو۔

"کیا فضول سوال کررہے ہو تم۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ جانتی ہیں میں آپکو ہمیشہ سے پسند کرتا تھا۔"

"تم میرے بھائی ہو عمر۔۔اس سے زیادہ کچھ نہیں۔"

"میں ہمیشہ آپکی حفاظت کرونگا، سیلین۔میں آپکو کبھی تنہا نہیں کرونگا۔"

"شٹ اپ۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔مجھے مزید کوئی بات نہیں کرنی۔"

عمر نے اسے ایک پل کے لیے ٹھہر کر دیکھا۔پھر سمجھ کر سر ہلایا۔ہلکا سا مسکرایا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔مت کریں مجھ سے شادی۔آنٹی کو فون کرتے ہیں۔تایا تو بالکل ہی پاگل ہو چکے ہیں۔"لیکن وہ شگفتہ کو فون نہیں کرسکا۔کمرے کا دروازہ پوری قوت سے دھڑدھڑایا جانے لگا تھا۔ شہیر عمر کو باہر نکلنے کے لیے کہہ رہا تھا۔اس نے اسے یہیں رہنے کا اشارہ کیا اور پھر باہر کی جانب بڑھ گیا۔اسے شگفتہ کو فون سب کے سامنے کرنا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لاؤنج میں عجیب سا سناٹا تھا۔فون کا اسپیکر آن تھا۔اور شگفتہ اگلے ہی پل ان کے منہ پر لعنت بھیج کر فون بند کرچکی تھی۔مراد نے اگلے ہی پل فون جھپٹا اور اٹھ کھڑا ہوا۔شہیر اور عمر بھاگ کر اسکے پیچھے آئے تھے۔وہ اب دوسری جانب جاتی فون کی گھنٹی کو سن رہا تھا۔ اگلے ہی پل فون اٹھالیا گیا۔اسی پل اس نے کمرے کا دروازہ کھولا تو سیلینہ کا بکھرا سا وجود سامنے آیا۔وہ آگے بڑھا اور پوری قوت سے اسکے بالوں کو نوچ کر اسکا چہرہ اوپر اٹھایا۔

وہ کرب سے بلبلائی تھی۔دوسری جانب شگفتہ کی زبان کو جیسے بریک لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

"ماں۔۔"سیلینہ رورہی تھی۔۔اسکی آواز کا کرب اور تھکن۔۔وہ چور چور ہورہی تھی۔"ماں پلیز۔۔"لیکن مراد نے ایک جھٹکے سے اسکے بالوں کو چھوڑا تو وہ چلائی۔۔عمر نے آگے بڑھ کر اسے سیدھا کرنا چاہا تو شہیر نے اسے روک دیا۔وہ شدید بے بسی میں گھرا وہیں ٹھہر گیا تھا۔

"سن لیا۔۔؟بیٹی ہمارے پاس ہے تمہاری۔۔ڈرائیور کے ساتھ پیپرز بھیج دیے ہیں تمہاری طرف۔۔ سائین کردوگی تو اسے آزاد کردیا جائے گا۔نہیں تو ہم اسے زبردستی اپنے بچے کے نکاح میں لے لیں گے اور پھر تمہارے پاس دستخط کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوگا۔سمجھیں۔۔!"اس نے آخر میں چنگھاڑ کر کہا اور رابطہ منقطع کردیا۔اگلے ہی پل وہ سب پلٹے اور کمرے کا دروازہ دھاڑ سے بند کیا۔اسکی ٹانگیں جواب دے گئی تھیں۔وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

دوسری جانب شگفتہ نے تیزی سے کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ حنیفہ کو فون کیا تھا۔

"وہ۔۔وہ میری بیٹی لے گئے ہیں۔۔وہ اسے نقصان پہنچارہے ہیں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کون۔۔؟" حنیفہ آفس میں سلمان کے سامنے براجمان تھے۔اگلے ہی پل اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کون لے گیا ہے سیلینہ کو۔۔؟" سلمان ہونقوں کی طرح انہیں چہرہ اٹھائے دیکھ رہے تھے۔

"احسن علی کے گھر والے۔۔لیکن کیوں۔۔؟کہاں لے کر گئے ہیں وہ اسے۔۔؟"

انہوں نے اگلے ہی پل فون رکھا اور پھر سلمان کی جانب اڑی رنگت لیے دیکھا۔

"وہ اسے دن دہاڑے اٹھا کر لے گئے ہیں۔کہتے ہیں کسی پراپرٹی پیپرز پر سائین کیے بغیر جانے نہیں دیں گے۔اف میری بچی۔۔"وہ آفس سے باہر کی جانب بھاگے تھے۔سلمان بھی انکے پیچھے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بڑھے تھے۔شام گھر آئی تھی۔مغرب کی اذانیں ہر جانب گونجنے لگی تھیں۔سیلینہ کا جسم بالکل کسی پکے دانے کی مانند درد کررہا تھا۔عمر نے اسکے کمرے کا دروازہ کھولا اور پھر آگے بڑھ آیا۔اسکی حالت دیکھ کر اسے ترس سا آیا تھا۔

"آپکا وہ گارڈ کیا ہوا، سیلین۔۔؟"

اس نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔۔پھر چند پل خالی خالی سا دیکھتی رہی۔۔وہ اب اسکے سامنے پنجوں کے بل بیٹھ رہا تھا۔

"وہ نہیں آئے گا۔۔وہ مجھ سے برگشتہ ہوگیا ہے۔"

"کیا وہ آپ سے محبت کرتا ہے۔۔؟" عمر نے اسی سنجیدگی سے پوچھا تھا۔وہ خالی خالی سی اسے دیکھتی رہی۔

"مجھے نہیں پتہ۔۔"اسکی آواز کسی کھائی سے آرہی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"کیا وہ آپکو یہاں بچانے آئے گا۔۔؟"

"مجھے نہیں پتہ۔۔"

"کیا وہ کبھی آپکو بچانے آیا ہے۔۔؟"

"ہمیشہ۔۔"

اس نے سمجھ کر سر ہلایا۔پھر اسکی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"میری بات غور سے سنیں۔۔بابا اور تایا آپکو شہر سے کہیں دور لے جانے کا لائحہ عمل طے کررہے ہیں۔کل صبح فجر سے قبل آپ کو لے جایا جائے گا۔ہمیں جو کرنا ہو گا، جلدی کرنا ہو گا۔۔"

"میں۔۔میں کیا کرسکتی ہوں۔۔؟"

"مجھے اپنے گارڈ کا نمبر بتائیں۔۔"

"وہ نہیں آئے گا، عمر۔۔میں نے اسے استعمال کیا ہے۔"اسکی آواز میں کرب سا تھا۔۔

"آپ مجھے اسکا نمبر بتائیں۔وہ نہیں آیا تو کوئی اور راستہ نکالیں گے۔۔"

اس نے اسے وہ چند ہندسے بتادیے۔عمر چلا گیا۔وہ تاریک کمرے میں بیٹھی رہی۔اسے حنیفہ،ارمان اور سائرہ میں سے کسی کا نمبر یاد نہیں تھا۔وہ نمبر یاد کرنے میں کبھی اچھی نہیں تھی۔یاسر کا نمبر بھی اس نے اسی کی تنبیہ پر یاد کیا تھا۔تاکہ وہ کسی بھی مشکل میں اسے فون کرسکے۔اس نے سر دیوار سے ٹکایا اور زیر لب کچھ پڑھنے لگی۔۔شاید کوئی دعا۔۔کوئی کلمہ۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایجنسی میں ان چاروں کے کیبن میں، ارمان، ساحر، سلمان اور حنیفہ براجمان تھے۔شگفتہ سے انہوں نے لوکیشن کے متعلق پوچھا۔لیکن بد قسمتی سے وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔انکی لوکیشن کہیں اور تھی۔جو شگفتہ کو یقینا نہیں پتہ تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ ایسے کیسے دن کی روشنی میں کسی کو اٹھا کر لے جاسکتے ہیں۔۔؟"ارمان فرسٹریشن کا شکار ہورہا تھا۔حنیفہ کو اب ماتھے پر ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے۔انہوں نے شگفتہ سے مراد کا نمبر لے کر رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن رابطہ ممکن نہیں ہوا۔انہیں اب شدید پریشانی ہورہی تھی۔مغرب بھی خاصی گہری ہورہی تھی۔اسی پل کسی نے نچلے فلور سے لفٹ کا راستہ عبور کیا۔اسکی چاپ پر بہت سے گارڈز نے اسے سر اٹھا کر دیکھا تھا۔وہ داخلی راہداری سے ذرا آگے آرکا تھا۔لمحے بھر کو سب نے چہرے اٹھا کر اسے دیکھا۔

سیاہ کوٹ، سیاہ ٹائی، بالوں کو ایک جانب سلیقے سے جمائے،کلائی میں گھڑی باندھے۔۔وہ ازلی سنجیدہ چہرے کے ساتھ کھڑا تھا۔حنیفہ اور باقی سب بھی کیبن سے اٹھ آئے تھے۔وہ ان سارے دنوں میں کسی اور ایکٹریس کو گارڈ کرنے کے بجائے، صرف اوور آل سیکیورٹی دیکھ رہا تھا۔ایجنسی میں سب جانتے تھے کہ سیلینہ نے اسکے ساتھ کیا کیا تھا۔

"چیف۔۔مجھے یہ سب گارڈز ایک گھنٹے کے لیے چاہییے۔۔"اس نے سلمان کو مخاطب کیا تھا۔بہت دنوں بعد۔۔سب اب کاموں سے سر اٹھا کر اسے واقعی دیکھ رہے تھے۔سلمان آگے بڑھے۔ہاتھ میں موجود گھڑی دیکھی اور پھر ایک نگاہ کام کرتے گارڈز پر ڈالی۔۔

"تم شیور ہو کہ بس ایک ہی گھنٹہ درکار ہوگا۔۔؟"

حنیفہ نے چونک کر انکی جانب دیکھا تھا۔ساحر نے چہرہ جھکایا۔وہ مسکرارہا تھا۔

"بس ایک گھنٹہ۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلمان نے سر ہلایا۔۔گویا اجازت دی۔۔

"مجھے تم سب کی مدد چاہیے۔۔سیلینہ کو کسی نے اغواء کرلیا ہے۔"

اسی ٹھنڈے اور ٹھہرے ہوئے انداز میں کہا تھا۔یکدم ہی سب اپنی جگہوں سے اٹھے تھے۔کسی کی گود سے کاغذوں کا پلندہ فرش پر جاگرا تھا تو کوئی ریوالر لوڈ کررہا تھا۔کسی نے لیپ ٹاپ کی کھلی اسکرین نیچے گرائی تھی تو کوئی لفٹ کی جانب بڑھا تھا۔اسے جواب کی ضرورت نہیں تھی۔وہ انکا ایسا ساتھی تھا کہ اسے انکار نہیں کیا جاسکتا تھا۔اس نے ساحر کو دو انگلیوں سے اشارہ کیا تو وہ آگے بڑھ آیا۔

"تم یہیں رہو۔۔ہم آتے ہیں تھوڑی دیر میں۔"اس نے ارمان کو یہیں رہنے کا کہا اور ساحر کے ساتھ لفٹ کی جانب بڑھ گیا۔اسکے جاتے ہی حنیفہ بےساختہ ہی کرسی پر گر سے گئے تھے۔

"کیا اس نے سیلینہ کو معاف کردیا ہے۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"لگتا تو ایسا ہی ہے۔۔"

سلمان نے کہا تھا۔

ایجنسی کے پارکنگ لاٹ میں ہلچل سی مچ گئی تھی۔تمام گارڈز سیاہ گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے۔کئی گاڑیاں تو یاسر کی بتائی گئی لوکیشن کی جانب نکل بھی گئی تھیں۔اس نے اپنی کار کا اگلا دروازہ کھولا اور اندر آ بیٹھا۔اسکا چہرہ پرسکون اور ٹھنڈا تھا۔کان میں لگے بلیو ٹوتھ کا بٹن دبا کر اس نے تمام گارڈز سے رابطہ جوڑا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"باڈی گارڈز۔۔ان آپریشن۔۔!"

"راجر سر۔۔"

سب کی آوازیں یکدم ہی ابھری تھیں۔سرمئ آنکھوں میں سرد مہری سی تھی۔وہ اسی چہرے کے ساتھ ڈرائیو کررہا تھا۔ دوسری جانب سیلینہ نے اپنا سر دیوار سے اب تک ٹکا رکھا تھا۔وہ زیر لب اب بھی کچھ پڑھ رہی تھی۔دعا۔۔پکار۔۔

وہ ڈرائیو کررہا تھا۔

(عورتوں کو اتنی طویل سزائیں نہیں دیا کرتے بچے۔۔وہ نازک ہوتی ہیں۔ان کے ٹوٹ جانے کا خدشہ گہرا ہوتا ہے)

آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد سرخ حویلی کے سامنے کئ سیاہ گاڑیاں رکی تھیں۔دروازے کھل کر بند ہونے کی آوازیں۔بہت سے لوگوں کے ایک ساتھ اندر بھاگتے قدموں کی آوازیں۔تمام گارڈز اندر کی جانب بڑھے تھے۔مراد اور شہیر بے موقع و محل کی آوازوں پر گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔یکدم ہی کچھ سمجھ کر مراد اوپر کی جانب بھاگا تھا۔عورتیں اپنے حجروں سے باہر نکل آئ تھیں۔ملازمین بھی چلے آئے تھے۔گاؤں کے مکین بھی حویلی کے باہر جم غفیر لگائے ہوئے تھے۔

(مرد مضبوط ہوتے ہیں۔ان کے ٹوٹ جانے پر بھی جڑنے کی امید واثق ہوا کرتی ہے)

وہ اندر کی جانب بڑھ رہا تھا۔اس کا چہرہ پرسکون تھا۔ٹھنڈا۔۔سرد۔۔۔بے تاثر۔۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گارڈز اب اپنے لوڈ ہوئے ریوالور تمام گھر والوں پر تانے، اک سیدھ میں کھڑے تھے۔ انکی سخت ٹریننگ نے انہیں صف سے باہر نکل کر کھڑا ہونا نہیں سکھایا تھا۔قدموں کی چاپ بھاری تھی۔۔ اور کہیں پیچھے سے آرہی تھی۔گھر میں مچا شور ہنگامہ جیسے تھمنے لگا تھا۔وہ آگے بڑھ آیا۔۔سب سے آگے۔۔حویلی کے کھلے صحن میں گاؤں کے مکین اندر تک گھس آئے تھے۔وہ ایک جگہ آ کر ٹھہر گیا تھا۔اس نے اپنا ریوالور نہیں نکالا۔۔اسکے ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں تھے۔

اوپر کمرے میں موجود سیلینہ نے آنکھیں کھول دی تھیں۔۔اسکی دعا سن لی گئ تھی۔۔اسی پل مراد نے کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھولا۔۔

وہ چہرہ اٹھائے، حویلی کی لمبی سی راہداری میں بنے کمروں کو دیکھ رہا تھا۔

اگلے ہی پل اسے کسی نسوانی چیخ کی آواز سنائ دی تھی۔اسکی آنکھوں میں موجود سختی گہری ہوئ۔ اعصاب تن گئے۔۔مراد سیلینہ کو بالوں سے گھسیٹ کر کمرے سے باہر لارہا تھا۔ سیلینہ نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔بس ایک نظر۔۔اسکی مزاحمت رک گئ تھی۔۔وہ برف ہو گئ تھی۔۔یاسر چہرہ اٹھائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اسکی آنکھوں میں ہلکی سی سرخی ابھری تھی۔۔سب گارڈز نے لمحے بھر کو ریوالور مراد پر تانے تو اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔۔

"نیچے کرو۔۔"

اگلے ہی پل سارے ریوالورز جھک گئے تھے۔۔

"کیا اسے لینے آئے ہو۔۔؟" اس نے سیلینہ کے بالوں کو جھٹکا دیا تھا۔اسکی کراہ نکلی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"چھوڑ دو اسے۔۔"اسکی آواز کھردری تھی۔۔بے حد خراش زدہ۔۔مراد ہنسا۔۔پھر ایک جھٹکے سے سیلینہ کو چھوڑا۔۔

"لو۔۔چھوڑ دیا۔۔"

وہ ٹھہری۔۔بس ایک پل کے لیے۔۔اور پھر وہ بھاگی۔۔پوری قوت سے۔۔اسکے کھلے بال ہوا میں لہرا رہے تھے۔رخساروں پر آنسو تیزی سے لڑھکتے جارہے تھے۔وہ اس طویل راہداری کو بھاگ کر عبور کررہی تھی۔وہ اسے بنا پلکیں جھپکائے دیکھ رہا تھا۔

(سب مجھے تم سے دور جانے کا کہتے ہیں۔۔اور ایک میں ہوں۔۔کہ مجھے تم سے ہر دفعہ محبت ہوجاتی ہے۔وہ اسے بتا نہیں سکا تھا۔کہ ہر دفعہ اس سے ملنے پر۔۔اسے بھی اس سے محبت ہوجایا کرتی تھی۔)

وہ اب تک بھاگ رہی تھی۔وہ اسے چہرہ اٹھائے دیکھ رہا تھا۔صرف وہ ہی نہیں۔نیچے ایستادہ ہر شخص اوپر سیلینہ کو دیکھ رہا تھا۔راہداری بہت طویل تھی۔وہ ننگے پیر بھاگ رہی تھی۔اس نے جیبوں سے ہاتھ نکال لیے۔۔وہ اب اسی تیزی سے زینے عبور کررہی تھی۔اتنی دور سے بھی اسے سیلینہ کے آنسو نظر آرہے تھے۔زینوں اور اسکے درمیان۔۔بہت فاصلہ تھا۔۔سیلینہ کے زخم میں تکلیف ناقابل برداشت حد تک بڑھ گئی تھی۔لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔وہ بس جلد از جلد اس تک پہنچنا چاہتی تھی۔اور پھر۔۔وہ اس تک پہنچ گئی۔۔بے ساختہ ہی اس سے آلگی۔۔پوری قوت سے۔۔وہ ساکت رہا۔ہاتھ اب تک پہلوؤں میں گرے ہوئے تھے۔وہ اس سے لگی رو رہی تھی۔

"مجھے لگا تھا۔۔مجھے لگا تھا تم نہیں آؤگے۔۔"اسکی ہچکیاں ابھریں۔۔اس نے ہاتھ نہیں اٹھائے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"میں نماز پڑھتا ہوں، سیلینہ۔۔تم ہر دفعہ مجھ سے آ کر یوں نہیں لگ سکتیں۔میں اپنی نمازیں ضائع ہوتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتا۔۔"وہ چونکی۔۔پھر رکی۔۔یکدم ہی اس سے الگ ہوئی۔۔

"آئی ایم سوری۔۔"

"اور میں تمہیں کچھ اور بھی بتانا چاہتا ہوں۔۔"

"کیا۔۔؟" اسکی آنکھیں اب تک گیلی تھیں۔۔

"یہی کہ مجھے میری آنکھیں کبھی پسند نہیں تھیں۔لیکن جب سے یہ تمہیں پسند آئی ہیں۔۔تب سے یہ مجھے اچھی لگنے لگی ہیں۔۔"

اور وہ کچھ بول نہیں سکی۔اسے لگا وہ کچھ بول نہیں سکے گی۔

اس نے ایک پل کے لیے اسکا چہرہ دیکھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"چہرے کو کس نے ہاتھ لگایا ہے۔۔؟" یاسر کی آواز بہت عجیب تھی۔سیلینہ کی آنکھوں سے آنسو گرے۔۔

"تایا نے۔۔"

"آج تمہارے ساتھ ہوئے ظلم کا ہر بدلہ لے لیا جائے گا۔۔"

اس نے ایک نظر سامنے موجود مراد پر ڈالی تھی۔وہ اب تلخ مسکراہٹ لیے زینوں سے نیچے اتر رہا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے تم اس لڑکی کو یہاں سے نکال کر لے جاسکتے ہو۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔چہرہ جھکا کر۔۔پھر چہرہ اٹھایا۔۔اب وہ نہیں مسکرا رہا تھا۔

"بالکل۔۔"

اس نے کلائی پر بندھی گھڑی دیکھی۔۔

"ایک گھنٹہ ہونے میں بیس منٹ ہیں، گارڈز۔۔ہڈیاں توڑ دو انکی۔۔اور دس منٹ کے اندر اندر باہر نکلو۔۔ہمیں ایجنسی واپس پہنچنا ہے۔۔"

اس نے اسے کلائی سے تھاما اور پلٹا۔گھر میں عجیب قیامت سی مچ گئ تھی۔انکے ملازمین اور گھر کے مرد اب ایجنسی کے گارڈرز کے ہاتھوں ٹھکائی کھا رہے تھے۔ عورتیں انہیں چلا کر رکنے کے لیے کہہ رہی تھیں۔وہ کچھ نہیں سن رہا تھا۔وہ اس ہلچل میں سے اسے کلائی سے تھامے باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔کسی ملازم نے سیلینہ پر حملہ کیا تو اس نے ایک جھٹکے سے اسے کھینچ کر اپنی جانب کیا۔ پھر آگے بڑھ کر ریوالور کا دستہ اسکی کنپٹی پر پوری قوت سے مارا۔وہ ہوش کھو کر نیچے جاگرا تھا۔ راستے میں آئی ہر رکاوٹ سے وہ بغیر کسی دقت کے لڑتا جارہا تھا۔جو اسکے راستے میں آتا۔۔اسکی ماں اسے روتی۔۔

سرخ حویلی کا تکلیف دہ باب۔۔آخر کار اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔

حویلی میں جنگ کا سا سماں تھا۔۔

اور وہ اس واریئر کی مانند تھا۔۔

جو اپنی محبوبہ کو۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

دشمنوں کے حلق سے کھینچ کر لے آیا تھا۔۔

جنگیں جیتنے کے لیے لڑی جاتی ہیں۔۔

کہ جو جنگ ہاری جائے۔۔

وہ سبق ثابت ہوتی ہے۔۔اگلی جیتی ہوئی جنگ کا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com

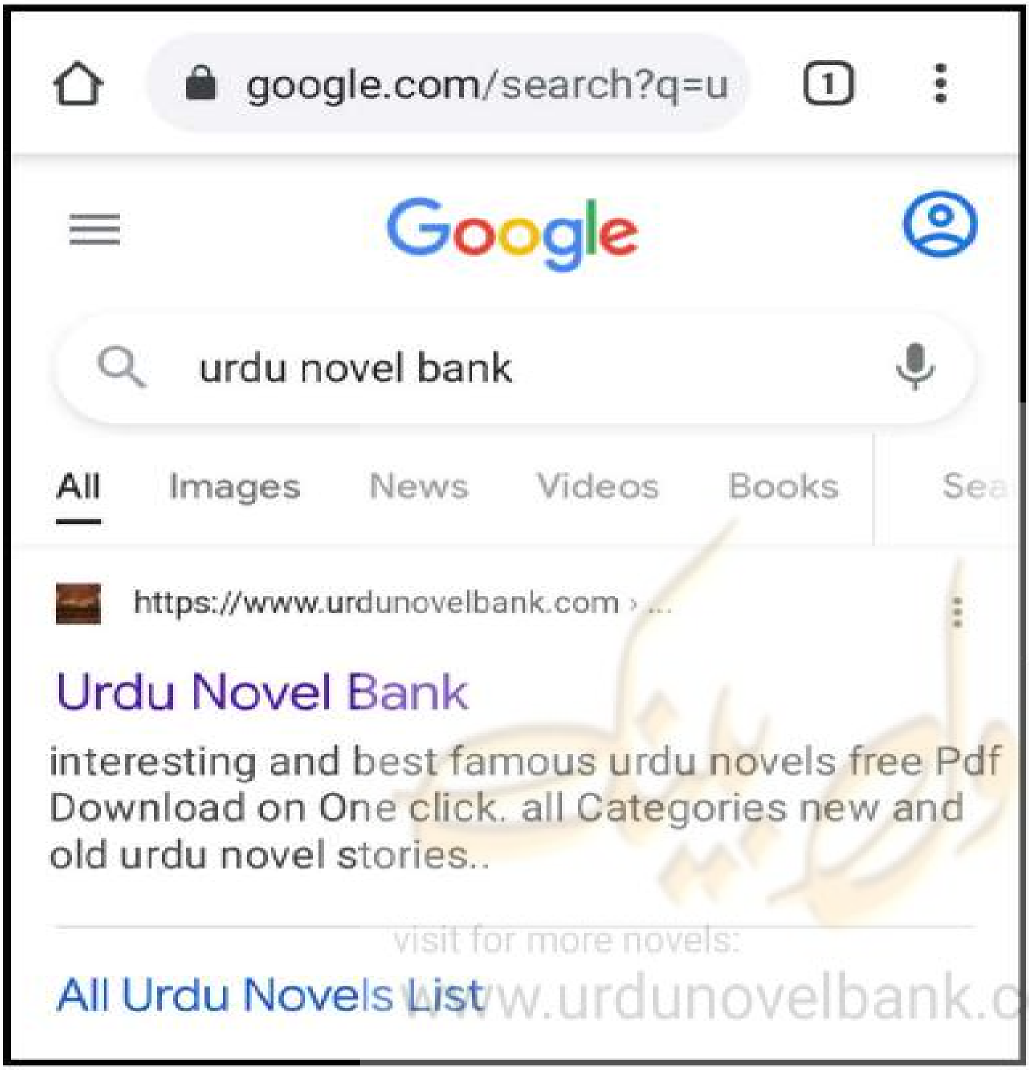

Urdu Novel Bank website
جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔
گوگل پر ٹائپ کریں
Urdu Novel Bank
اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

وہ اب تک اسے سب کے درمیان سے نکال رہا تھا۔ملازمین اور گارڈز کے درمیان جنگ سی چھڑ گی تھی۔مراد کو کسی کی کہنی لگی تو کسی کا ٹھڈا۔۔شہیر کو تو باقائدہ پنکھے کی رفتار سے چٹا چٹ چانٹے لگائے جارہے تھے۔کوئی کرسی پھینک رہا تھا تو کسی نے کسی کو سر پر اٹھا رکھا تھا۔عُمر چِلاّ رہا تھا کہ اس نے سیلبہ کی مدد کی ہے لیکن فی الحال اسے وہاں کوئی نہیں سن رہا تھا۔گارڈز غصے میں تھے۔انہوں نے ہاتھ لگانے کی ہمت کیسے کی ان کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بیوٹی کوئین"سیلینہ کو۔۔

ان دونوں نے ایک پل کے لیے پلٹ کر دیکھا تھا۔گارڈز کو دیکھ کر سیلینہ کی آنکھوں میں فکر سی اتری تھی البتہ یاسر صرف مسکرایا تھا۔گارڈز کا انداز ہی ایسا تھا کہ یہ منظر دیکھ کر کسی کو بھی ہنسی آسکتی تھی۔اس نے یاسر کی مسکراہٹ ہنسی میں بدلتے دیکھی تو حیران ہوئی۔۔

"تمہیں ہنسی آرہی ہے۔۔؟"

اس نے پوچھ ہی لیا۔وہ اب چہرہ پھیر کر ہنس رہا تھا۔

"ہاں۔۔"

"تمہیں ان سب کو روکنا چاہیے اور تم ہنس رہے ہو۔۔!"

"لڑکوں کی لڑائیوں میں کبھی انہیں کام ڈاؤن نہیں کیا کرتے۔یہ لڑکا ہونے کے ناطے اصولوں کے خلاف ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے گردن پھیر کر دیکھا۔ایک گارڈ نے مراد کو جکڑ رکھا تھا اور دوسرا اسے صوفے پر رکھے کشن سے دھا دھم مار رہا تھا۔اسے بے اختیار ہی ہنسی آئی تھی۔حویلی کے صحن میں آنکلنے کے بعد وہ مڑا۔۔بس لمحے بھر کے لیے۔۔پھر اس نے انگشتِ شہادت اور انگوٹھے کا دائرہ بنا کر اِک زوردار سیٹی ماری۔۔گارڈز اسکی سیٹی پہچانتے تھے۔اس نے ہاتھ سے انہیں واپس پلٹنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

صرف دس منٹ رہتے ہیں۔۔ایک منٹ بھی لیٹ ہوئے تو ہم سب کی جاب ایک ساتھ جائے گی۔۔"

اس نے کہا۔۔گارڈز ایک ساتھ ہی باہر کی جانب بھاگے تھے۔ساحر نے اپنا ہوا میں تنا ہوا مُکا ملتوی کر دیا اور تیزی سے گارڈز کے ریلے کے ساتھ باہر نکلا۔اس نے بھی سیلینہ کو ساتھ لیا اور تیزی سے مڑا۔۔وہ اسکے ساتھ کھنچتی چلی جارہی تھی۔گارڈز اب ہنس رہے تھے۔۔وہ جو صبح اپنے بالوں، ٹائیوں، اور کوٹ کو سلیقے سے جما کر آئے تھے۔۔اب انہیں دیکھنے پر کسی اور ہی چیز کا گُمان ہوتا تھا۔۔

بال بکھر چکے تھے۔۔کوٹ کے بٹن کھینچا تانی میں ٹوٹ کر اِدھر اُدھر گر گئے تھے۔۔ٹائی اپنی جگہ سے ہٹ کر باہر گر رہی تھی۔بلکہ ایک نے تو ٹائی آگے کوٹ کی جیب میں ڈالی ہوئی تھی۔گارڈز اب اسکی ٹائی کی جانب اشارے کرتے ہنس رہے تھے۔سیلینہ بھی یکدم ہنس دی تھی۔وہ ساتھ چلتا ہوا صرف اسے ہنستے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔گاؤں والے منہ میں انگلیاں دبائے، ان سیاہ کوٹ میں ملبوس نوجوانوں کو حیرت زدہ سے دیکھ رہے تھے۔ان نوجوانوں کو کسی بات کی پرواہ نہیں تھی۔

گاڑیوں میں بیٹھنے تک ہر ایک اپنے گھروں سے چہرے باہر نکالے انہیں دیکھ رہا تھا۔گاڑیاں ایک ہی انداز سے گھومیں اور ایک ہی رفتار سے گاؤں کی حدود سے نکلی تھیں۔وہ اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پر براجمان تھی۔وہ اب تک گارڈز کی حالت پر ہنس رہی تھی۔وہ ڈرائیو کرتے ہوئے اس پر گاہے بگاہے نگاہ ڈال رہا تھا۔کچھ پل بعد اسکی ہنسی سمٹی تو خیال آیا کہ اس نے یاسر سے معافی

نہیں مانگی ہے۔۔وہ ایک فیصلہ کر کے نشست پر اسکی جانب رخ کر کے بیٹھی اور پھر اک لمبا سانس لیا۔۔وہ اسکے ایسے کرنے پر بے ساختہ ہی اسے دیکھنے لگا تھا۔۔

"مجھے پتہ ہے میں نے تمہیں استعمال کر کے بہت غلط کیا۔انکل نے مجھے جس گارڈ کا بتایا میں اسے نہیں جانتی تھی۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ دوسری جانب تمہارے جیسا کوئی ثابت قدم انسان ہوگا۔میں اوائل دنوں میں ہی اس پلان کی بابت تمہیں بتانا چاہتی تھی لیکن مجھ سے نہیں بتایا گیا۔مجھے تم سے ڈر لگ رہا تھا۔تمہارے ردِ عمل سے۔۔تمہارے درمیان میں کام کو چھوڑ جانے سے۔اسی لیے میں نے اور سلمان انکل نے تمہیں بتانے سے پرہیز کیا۔جب تمہیں پتہ چلا اور جن حالات میں پتہ چلا۔۔ایسا لگتا ہے کہ میں نے تمہیں کسی غلط نیت سے استعمال کیا تھا۔۔لیکن ایسا نہیں تھا۔ میری نیت کبھی خراب نہیں تھی۔میں تمہیں کام کے پورے پیسے دینے والی تھی۔اسکی رقم میں نے سلمان انکل کے ساتھ طے کی تھی۔لیکن ایسا ممکن نہیں ہوسکا کیونکہ تم بابا سے اپنے پیسوں کی بات کرچکے تھے اور۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سانس لے لو، سیلینہ۔۔"

اس نے ڈرائیو کرتے ہوئے سکون سے اسکی بات کاٹی تو وہ چونکی۔اسکا سانس بالکل اوپر چڑھا ہوا تھا۔اسے اندازہ نہیں ہوا کہ وہ واقعی سانس نہیں لے رہی ہے۔وہ ایک ہی سانس میں اسے سب کچھ بتادینا چاہتی تھی۔اسکے یکدم کہنے پر اسے اپنی اگلی بات بالکل بھول گئی۔وہ ہونقوں کی طرح چپ ہو کر اسکا چہرہ دیکھنے لگی تھی۔یاسر نے اس پر ایک نگاہ ڈالی۔۔

"لے لیا سانس۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے گہرے گہرے سانس لے کر سر ہلایا تھا۔

"اب لیتی رہو۔سانس لینا بہت ضروری ہے۔۔"

وہ ٹکر ٹکر اسکا چہرہ دیکھتی رہی۔

"تمہارے لیے۔۔میری وضاحت اہم نہیں ہے۔۔؟ کیا تم نہیں چاہتے کہ میں اس غلط فہمی کو واضح کروں۔۔؟"

اس نے بس سر نفی میں ہلایا تھا۔وہ پلکیں جھپکائے بغیر اسے دیکھتی رہی۔پھر یکدم ہی چونکی۔

"کیا تم جانتے تھے۔۔؟" بے حد خاموش آواز میں استفسار کیا۔اسے شک سا ہوا تھا۔ بس لمحے بھر کے لیے۔۔

"نہیں۔۔میں نہیں جانتا تھا۔"اس نے سُکون سے کہا تھا۔مغرب کا وقت گزر چکا تھا۔جامنی سا اندھیرا گہرا ہو کر سیاہ لگ رہا تھا۔ان کی کار اب صاف سُتھری سی کشادہ گلیوں میں داخل ہو رہی تھی۔کچھ پل بعد اس نے گاڑی حنیفہ کے گھر کے عین سامنے روکی تھی۔پھر چہرہ پھیر کر اپنی جانب دیکھتی سیلینہ کو دیکھا۔

"تم جانتے تھے۔۔"اب کہ اس نے سوال نہیں کیا تھا۔

"میں نہیں جانتا تھا، سیلینہ۔مجھے بس شک تھا۔کچھ اندازہ تھا۔یہ سچ ہے کہ اگر میں ذرا سی بھی تحقیق کرتا تو مجھے پتہ چل جاتا کہ تم اور چِیف سلمان کیا کر رہے ہو۔۔لیکن میں نے یہ ضروری نہیں سمجھا۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسکی آنکھوں میں استعجاب سا اُترا۔

"تم نے ضروری نہیں سمجھا۔۔؟"

"ہاں۔۔"

"اور اگر تم ضروری سمجھتے تو۔۔؟"

"تو میں ابھی تمہارے ساتھ کام نہیں کررہا ہوتا۔مجھے دھوکے باز لوگ بالکل نہیں پسند۔۔"

"میں بھی تمہیں دھوکا دینے کا باعث بنی تھی۔۔"

"تم بھی تو ناپسند ہو۔۔کتنی دفعہ بتایا ہے تمہیں۔۔"اسی سُکون سے کہا تھا۔اسکی متعجب ہوئی آنکھوں میں اگلے ہی پل ناگواری سی اُبھری تھی۔اسکے بدلتے تاثرات پر ساتھ بیٹھے گارڈ نے مسکراہٹ دبائی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں ہی پاگل ہوں جو تم سے محبت کی تھی۔ایک تو مجھے پتہ نہیں کیوں ہر دفعہ محبت ہوجاتی ہے۔۔وہ بھی ان سے جو مجھ سے محبت نہیں کرتے۔۔اف۔۔"اسکا بس نہیں چلتا تھا اپنا سر ہی پھاڑ لیتی۔ساتھ بیٹھے گارڈ کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔حظ اٹھاتے تاثرات ساکت ہوئے۔۔وہ سیدھا ہو بیٹھا تھا۔۔

"ہر دفعہ محبت ہونے کا کیا مطلب ہے۔۔؟"

لہجے میں اعتراض تھا۔۔نقوش بگڑے بگڑے سے تھے۔سیلینہ نے اس پر جلی کٹی سی نگاہ ڈالی تھی۔

"کاش میری زندگی میں بھی کوئی ولی احمد ہوتا۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسکی مسکراہٹ غائب ہوچکی تھی اور اب چہرے پر حیرت تھی۔

"کون ہے یہ ولی احمد۔۔؟" وہ اُلجھا۔

"ہے ایک انسان۔۔جس سے میں نے تم سے بھی زیادہ محبت کی ہے۔"

جتا کر کہا۔یاسر کی آنکھیں پھیلی تھیں۔

"واٹ۔۔!"

"جی ہاں۔۔اور اب مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔مجھے بچانے کا بے حد شکریہ۔لیکن اس شکرگزاری کے عوض میں اپنا ناپسند کیا جانا برداشت نہیں کرسکتی۔میں اب تمہیں بالکل پسند نہیں کرونگی۔تھوڑی سی بھی محبت نہیں کرونگی تم سے۔۔"

دھڑاک سے کہا اور اسی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکلی۔وہ بھی اسی کے ساتھ باہر نکلا تھا۔پھر تیزی سے گھوم کر اسکی جانب آیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں اس ولی احمد کی ہڈیاں توڑ دونگا۔ہے کون یہ۔۔؟"

"ہرگز بھی نہیں۔۔تم اسکی ہڈیاں نہیں توڑ سکتے۔بہت دُور ہے وہ تمہاری پہنچ سے۔ بلکہ ہر کسی کی پہنچ سے بہت دُور ہے۔دل کی اونچی مسند پر براجمان اک حسین شخص ہے وہ۔۔!"کیا گردن اکڑا کر انداز سے کہا تھا اس نے۔ہاتھ سینے پر باندھ کر۔

یاسر کے بگڑے نقوش مزید بگڑے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سیلینہ میں مزاق نہیں کررہا ہوں۔۔مجھے بتاؤ کون ہے یہ۔۔"وہ اسے دیکھتی، چُبھتی آنکھیں لیے تھوڑا سا قریب آئ تھی۔وہ گردن جھکائے اسے بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔آخر وہ ولی احمد کو کتنا پسند کرتی تھی کہ اسکے لیے ایسا خونخوار انداز اختیار کر گئ تھی۔۔

"ہے ایک کردار۔۔ایک افسانوی کردار۔۔جس تک تم کبھی نہیں پہنچ سکتے۔نہ ہی اسکی ہڈیاں توڑ سکتے ہو۔اور میں اسے تم سے زیادہ پسند کرتی ہوں۔"آخری جُملہ تڑاخ سے کہا اور اسی تیزی سے پلٹ کر قد آور داخلی دروازوں سے گزر کر گھر میں داخل ہوگئ۔وہ پیچھے ہونق سا کھڑا رہ گیا۔اسے سمجھ نہیں آیا کہ اسکے ساتھ یہ کچھ دیر پہلے ہوا کیا تھا؟

"ا۔۔افسانوی۔۔"اس نے جیسے بے یقینی سے دہرایا تھا۔

پھر وہ ایجنسی واپس چلا آیا۔ذہن عجیب ماؤف سا تھا۔نچلے فلور پر گارڈز نے اسے چہرے اٹھا کر دیکھا۔یقیناً اب اسکی طلبی سلمان کے آفس میں ہونی تھی۔وہ ایک گھنٹے سے لیٹ ہوچکا تھا۔اس نے راہداری میں قدم رکھا۔گارڈز ایک طرف ہوگئے۔اس نے آگے بڑھ کر چِیف سلمان کے آفس کا دروازہ وا کیا۔وہ سامنے ہی براجمان تھے۔وہ آگے بڑھ آیا۔اپنے پیچھے دروازہ بھی بند کیا۔۔سلمان اسے کڑے نقوش لیے دیکھ رہے تھے۔اگلے ہی پل انہوں نے اسکے سامنے اک پیپر رکھا۔اس پر اسکے دیر سے آنے پر سزا درج تھی۔لیکن وہ اسکی جانب متوجہ نہیں تھا۔۔

"تم نے کہا تھا ایک گھنٹہ کافی ہوگا لیکن تم بیس منٹ لیٹ ہو۔"

اس نے آنکھیں اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ ایک افسانوی کردار کو مجھ سے زیادہ پسند کرتی ہے، چِیف۔"

"کیا۔۔؟" سلمان کو اسکی بات جیسے سمجھ نہیں آئی تھی۔

"اس نے کہا وہ ولی احمد کو مجھ سے زیادہ پسند کرتی ہے۔"

"کیا فضول باتیں کر رہے ہو، یاسر۔"

"وہ ولی احمد کو مجھ پر فوقیت کیسے دے سکتی ہے، چِیف۔۔؟" اسکا صدمہ گہرا تھا۔سلمان اب کہ سیدھے ہو بیٹھے تھے۔پھر سامنے موجود پیپر اٹھا کر دراز میں رکھ لیا۔چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔دونوں ہتھیلیاں باہم ملا کر سامنے ٹیبل پر رکھیں۔

"سیلینہ نے کہا ہے ایسا۔۔؟"

اس نے محض سر اثبات میں ہلایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم نے یقیناً اسے زچ کردیا ہوگا۔۔"

کیا میرے زچ کرنے پر وہ یونہی منہ اٹھا کر کسی بھی ولی احمد کو مجھ سے زیادہ پسند کرلے گی۔۔؟"

سلمان پیچھے ہو بیٹھے تھے۔پھر پیشانی پر ہاتھ رکھ کر چہرہ جھکایا۔انہیں ہنسی آرہی تھی۔

"ٹھیک ہے کہ ولی احمد تم سے کہیں زیادہ مضبوط اُمید وار ہے لیکن تم اتنے بھی بُرے نہیں ہو کہ تمہیں انتخابی نشست سے ہی نیچے اُتار دیا جائے۔۔"وہ محظوظ سا بولے تھے۔چہرے پر ڈھیروں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سکون لیے۔اس نے ضبط سے گہرا سانس لیا تھا۔پھر سر اثبات میں ہلایا۔اسکا انداز ایسا تھا کہ اب وہ اس موضوع پر دوبارہ گفتگو ہرگز بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"کہاں ہے وہ پیپر جس پر میری سزا درج ہے۔۔؟"

"جانے دو۔۔بہت بُری ہوئی ہے ویسے بھی تمہارے ساتھ۔۔!"پیچھے کہیں سے قہقہے اُبھرے تھے۔ وہ چِیف کے بدلتے انداز پر انہیں دیکھ کر رہ گیا تھا۔پھر تنے چہرے کے ساتھ باہر نکل آیا۔ راہداری میں گارڈز اسے دیکھ کر بے ساختہ ہی پیچھے ہوئے تھے۔یقیناً وہ ان دونوں کی گفتگو سے مستفید ہوچکے تھے۔کئی گارڈز نے تو اسے دیکھ کر باقائدہ ہنسی بھی دبائی تھی۔۔بیچارہ افسانوی کردار کا مارا۔۔!

"کوئی بات نہیں۔تم حقیقی زندگی کے ولی احمد ہو۔۔"ساحر نے اسے تسلی دی تھی۔

اس نے ناگواری چھپانے کی ذرا سی بھی کوشش نہیں کی تھی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"میرے سامنے نام مت لینا اس شخص کا۔۔۔"

"نہیں لیتے نام۔۔افسانوی کردار کہنا ہی کافی ہوگا۔۔"کسی نے پیچھے سے ہانک لگائی تو راہداری میں قہقہہ سا اُبھرا۔ساحر نے بمشکل مسکراہٹ قابو کر کے اسے دیکھا تھا۔

"جانے دو۔۔اس ولی احمد کی وجہ سے تمہاری سزا بھی واپس لے لی گئی ہے۔"اسکے کندھے سے اندیکھی گرد جھاڑتے ہوئے لہجے میں زبردست ہمدردی لیے کہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بہت شکریہ آپکا،ساحر۔۔مجھے تو اندازہ ہی نہیں تھا کہ اس بات کا اتنا خوشگوار پہلو بھی ہوسکتا ہے۔"اس نے ضبط سے دانت جما کر کہا تھا۔ساحر کو اب باقائدہ ہنسی آرہی تھی۔

"کیا ہورہا ہے یہاں۔۔؟ اتنا رش کس خوشی میں لگا ہوا ہے۔۔؟" چیف حنیفہ کی آواز پیچھے کہیں سے ابھری تو گارڈز ایک طرف ہوئے۔درمیان میں یاسر نظر آیا۔ان سب کے بیچ گھرا ہوا۔اسکے چہرے کے تاثرات بہت

قابل ترس تھے۔

"کچھ خاص نہیں، چیف۔یاسر کے کچھ ذاتی دکھ ہیں جن پر افسوس کرنے ہم سب یوں راہداری میں جمع ہوئے ہیں۔"ساحر کہاں باز آرہا تھا۔اس نے آج سارے بدلے اتارنے کی قسم اٹھالی تھی۔حنیفہ آنکھوں میں نا سمجھی لیے آگے بڑھ آئے تھے۔

"ذاتی دکھ۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایسا کچھ نہیں ہے، چیف۔ان سب کو عادت ہے مزاق کرنے کی۔"اس نے آنکھوں میں تنبیہہ لیے ساحر کی جانب مسکرا کر دیکھا۔وہ ہنسا۔

" مزاق تو آپکے ساتھ ہوا ہے بیٹا۔۔"

اس نے کہا تو یکدم ہی دبی دبی سی ہنسی گونجی۔حنیفہ نے ان سب کو چھٹنے کے لیے کہا اور پھر اسے اپنے ساتھ آفس چلنے کا اشارہ کیا تو اس نے گھراؤ کے چھٹنے پر شکر ادا کیا اور آگے بڑھ آیا۔اگلے کچھ لمحات میں وہ حنیفہ کے سامنے براجمان تھا۔اب کہ اسکا چہرہ سنجیدہ تھا اور انداز سے پچھلا ہر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نقش غائب تھا۔وہ باڈی گارڈ والی فارم میں واپس آچکا تھا۔حنیفہ اس سے آج کے واقعے کی تفصیل پوچھ رہے تھے۔

"کیا چاہتے تھے وہ سیلینہ سے۔۔؟"

پراپرٹی کے کچھ کاغذات اور زمینی کاغذات پر سیلینہ اور شگفتہ میڈم کے دستخط چاہیے تھے "

"انہیں۔

"سیلینہ راضی تھی۔۔؟"

"جی۔اسے دستخط کرنے پر کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن شگفتہ میڈم کو اس پر کڑا اعتراض تھا۔"حنیفہ نے اسکی بات سن کر ہنکارا بھرا تھا۔پھر کرسی پر سیدھے ہو بیٹھے۔وہ کچھ سوچ رہے تھے۔

"کیا حل نکل سکتا ہے اس مسئلے کا۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہی حل ہے کہ وہ شگفتہ میڈم کی لیگل پراپرٹی ہے اور وہ اسے کسی بھی فرد کو دینے پر راضی نہیں ہیں۔وہ اس حیثیت کو کسی کورٹ میں چیلنج نہیں کرسکتے۔وہ کرنا چاہیں تب بھی نہیں کرسکتے۔کوئی وکیل ایسا کیس لینے پر راضی نہیں ہوگا۔اسی لیے تو انہوں نے سیلینہ کو ہاسٹیج بنا کر شگفتہ میڈم کو بلیک میل کرنے کی کوشش کی تھی۔"اسکی سنجیدہ سی تفصیل پر حنیفہ نے گہرا سانس لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمہاری بات ٹھیک ہے۔لیکن اگر انہوں نے سیلینہ کو دوبارہ نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو۔۔؟ یا پھر شگفتہ کے ساتھ ایسے کسی گھناؤنے انداز کو اختیار کرنے کے بارے میں سوچا۔۔؟"وہ ان دونوں کی جانب سے فکرمند نظر آتے تھے۔

"ایسے میں صرف احتیاط کی جاسکتی ہے۔"اسکی بات پر حنیفہ نے سمجھ کر سر ہلایا تھا۔

"کوئی مستقل حل نہیں ہوسکتا کیا۔۔؟"

"مستقل حل ایک ہی صورت میں ہوگا جب انہیں مکمل طور پر یقین ہوجائے گا کہ یہ پراپرٹی اب انہیں کسی بھی ہتھکنڈے سے واپس نہیں مل سکتی۔وہ اس بات کو جتنا جلدی سمجھ جائیں انکے حق میں اتنا ہی بہتر ہوگا۔"وہ پیچھے ہو بیٹھے تھے۔ساتھ ہی سر ہلایا۔

"چلو بہتر۔۔اور بہت شکریہ میری بیٹی کو ایک دفعہ پھر بچانے کے لیے۔میں امید کرتا ہوں کہ وہ بھی تمہاری اتنی ہی مشکور ہوگی۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جی۔۔بہت زیادہ۔۔"

کچھ تھا اسکے لہجے میں کہ وہ چونک سے گئے۔اسکی جانب گہری نظروں سے دیکھا۔

"کیا ہوا۔۔؟ تمہاری اس سے لڑائی ہوئی ہے کیا۔۔؟"اس نے انکے انداز کو بغور دیکھا تھا۔ پھر بے بسی سے ہنس دیا۔اگلے ہی پل اٹھ کھڑا ہوا۔حنیفہ اب اسے چہرہ اٹھائے دیکھ رہے تھے۔انکے انداز میں ایسی معصومیت تھی کہ وہ لاجواب سا ہوگیا تھا۔ایسی ہی معصومیت سیلینہ کے انداز میں بھی ہوا کرتی تھی۔اسی لیے تو وہ بعض دفعہ لاجواب ہوجایا کرتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ عمر کے اس حصے میں آکر۔۔ایک ایجنسی کے سیکیورٹی چیف ہونے کے باوجود بھی اتنے معصوم کیسے ہوسکتے ہیں۔۔؟"وہ واقعتاً جاننا چاہتا تھا۔وہ اسکے استفسار پر حیران ہوئے تھے۔

"کیا۔۔؟"

"کچھ نہیں۔مجھے لگتا ہے کہ آپ۔۔دادا اور سیلینہ۔۔تینوں پچھلی زندگی میں کسی ایک ہی قبیلے سے تعلق رکھتے ہونگے۔کیونکہ آپ تینوں بالکل ایک جیسے ہیں۔معصوم لیکن مجھے زچ کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھنے والے۔جانتے ہیں چیف، میں انہیں سیدھا کر سکتا ہوں جو ٹیڑھ کا شکار ہوں۔۔ لیکن میں انہیں کیسے سیدھا کروں جو پہلے سے ہی بہت زیادہ سیدھے ہوں۔خیال رکھیے گا۔چلتا ہوں۔۔"

حنیفہ مسکرائے تھے۔پھر ہنس دیے۔انہیں اسکی وضاحت نے مزہ دیا تھا۔

"کہاں جارہے ہو۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ جو آگے بڑھ رہا تھا لمحے بھر کو ٹھہرا۔پھر بغیر پلٹے گہرا سانس لیا۔

"اس قبیلے کے ایک انتہائی معصوم انسان کے پاس۔"اس نے کہا اور دروازہ دھکیلتا باہر نکل گیا۔حنیفہ پیچھے مسکرا کر سر نفی میں ہلا رہے تھے۔کبھی کبھی انہیں یاسر پر واقعی ترس آتا تھا۔وہ اب سامنے موجود فائلز کھول کر دیکھ رہے تھے۔چہرے پر آسودہ سی مسکراہٹ بھی جگمگا رہی تھی۔بہت دنوں بعد انہیں اپنے کندھے بے حد ہلکے محسوس ہوئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ سردار کے سفید محل چلا آیا۔وہ اپنے اسمارٹ فون کو کان سے لگائے کسی سے بات کر رہے تھے۔چہرے پر سنجیدگی سی تھی۔اس نے کار کی چابی جیب میں اڑسی اور دبے قدموں آگے بڑھ آیا۔بغور ذرا آگے جھانک کر سردار کا چہرہ بھی دیکھا۔انہوں نے اسکی موجودگی محسوس کر کے ایک نظر اسے پلٹ کر دیکھا تھا۔اس نے مسکرانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔کیونکہ سردار اسی پل اپنا چہرہ تیزی سے پھیر گئے تھے۔اسکی مسکراہٹ غائب ہوئی۔وہ اپنا فون رکھ چکے تھے۔اس نے آگے بڑھ کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے انہیں غور سے دیکھا تھا۔

"کیا۔۔میں نے کچھ ایسا کردیا ہے جو مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا۔؟"

سردار نے ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھ کر اسے دیکھا تھا۔اس نے ان کا ٹانگ پر ٹانگ رکھنا دیکھا تو بے اختیار ہی تھوک نگلا۔ساتھ ہی ٹائی کی گرہ بھی ڈھیلی کی۔

"کیا ہوا، دادا۔۔؟"

"تم سلینہ کو ہر دفعہ اتنا ہرٹ کیوں کرتے ہو۔۔؟"

چلو جی۔۔اس نے بے بسی سے آنکھیں میچی تھیں۔اف۔۔ناٹ اگین۔۔

"تو اس نے برقی رفتار سے آپکو میری شکایت بھی لگادی۔۔؟"

"ہاں۔۔بالکل۔۔کیونکہ میں اسکا دوست ہوں۔۔"

"اچھا۔۔بڑی دوستیاں گانٹھ رہے ہیں آپ آجکل۔۔اگر آپ اسکے دوست ہیں تو میرے کیا ہیں۔؟" وہ گھائل نظر آرہا تھا۔سردار کے ہر انداز سے بغاوت کی بو آرہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"صرف دادا ہی تو ہوں تمہارا۔۔"

"صرف۔۔صرف دادا۔۔!"کچن کے دروازے میں کھڑے میثم کے دانت نکل آئے تھے۔اس نے اسے سختی سے گھورا لیکن وہ ڈھیٹوں کی طرح کھڑا رہا۔اسے سردار کی سپورٹ حاصل تھی۔یاسر اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔

"وہ تمہیں کتنا پسند کرتی ہے اور تم ہمیشہ اسکے ساتھ اتنی بدتمیزی سے پیش آتے ہو۔کتنی بری بات ہے۔میں نے تمہاری ایسی تربیت تو نہیں کی تھی۔۔"

وہ جو جواباً کچھ تیز سا کہنے لگا تھا انکی بات پر لمحے بھر کو چونک کر رک سا گیا۔حیرانی سے چہرہ پھیر کر انہیں دیکھا۔

"اس نے۔۔آپ سے کہا۔۔کہ وہ مجھے پسند کرتی ہے۔۔؟" انگلی سینے پر رکھ کر بے یقینی سے پوچھا تھا۔سردار یہاں ہلکا سا مسکرائے تھے۔جیسے انہیں بہت ناز تھا کہ سیلینہ نے ان سے اپنا راز شئیر کیا ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہاں۔۔میں نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ تمہیں ناپسند کرتی ہے۔تو اس نے کہا کہ نہیں۔۔تم اسے ہمیشہ سے اچھے لگتے تھے۔اور اس نے ولی احمد کا ذکر صرف اسی لیے کیا تھا تاکہ تمہیں احساس دلا سکے۔ٹھیک ہے کہ وہ ولی احمد کو تم سے زیادہ پسند کرتی ہے لیکن اس میں کچھ قباحت بھی نہیں۔ولی پسند کیے جانے کے قابل ہے اور تم۔۔"ذرا ٹھہر کر ناقدانہ سی نگاہ اس پر ڈالی تھی۔۔"تم بھی ہو۔۔پسند کیے جانے کے قابل۔"میثم کا اب کہ قہقہہ ابھرا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ دونوں میرا اچھا خاصہ موڈ غارت میں سب سے آگے ہمیشہ کیوں ہوتے ہیں، دادا۔۔؟"

اس نے پوچھ ہی لیا۔ خفگی سے۔۔ سردار نے اسکی جانب دیکھا۔۔

"تمہارا موڈ غارت ہونے کے قریب ہی ہوتا ہے۔بس ہمارا موقع پر موجود ہونا اسے ہمارے سر ڈال دیتا ہے۔"انکی منطق پر وہ انہیں لمحے بھر کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔پھر اٹھ کھڑا ہوا۔سر جھکا کر انہیں دیکھا۔

"مجھے مزید کوئی بات نہیں کرنی آپ سے۔"

"اچھا کھانا تو کھالو۔۔"

"نہیں۔۔آپ کھالیں اپنی بیسٹ فرینڈ سیلینہ کے ساتھ۔۔"آگے بڑھ کر زینے عبور کیے اور پھر کمرے کا دروازہ ٹھاہ کی آواز کے ساتھ بند کیا۔دادا اور میثم نے بے ساختہ ہی ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"چھوٹے صاحب تو بہت غصے میں آگئے ہیں۔۔"

"مجھے جو جواب چاہیے تھا وہ مل گیا، میثم۔۔"آج سردار بہت خوش تھے۔انہیں بس صبح کا انتظار تھا۔اور اس خوشگوار صبح کے متعلق سوچ کر ہی انہیں نیند نہیں آرہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلی صبح بہت خوشگوار تھی۔ہوا میں موجود خنکی، سورج کی لازوال خوبصورت کرنیں اور ماحول کی سکینت نے ہر شے کو تازگی کا احساس بخشا تھا۔وہ اور حنیفہ ناشتے کے بعد ٹی وی لاؤنج میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

براجمان، ٹی وی دیکھ رہے تھے۔اسکے چہرے پر بے پناہ خوشی تھی جبکہ حنیفہ کے چہرے پر بے پناہ فخر۔۔اسکا ڈرامہ آن ائیر ہوگیا تھا اور اسکی ریٹنگ بے حد زبردست شمار کی جارہی تھی۔ابھی محض ایک ہی دن ہوا تھا اور لوگوں کا مثبت ردعمل اس ڈرامے کی شہرت کو مزید چار چاند لگا رہا تھا۔

خبروں، مختلف شوبز کے چینلز اور گلیمر ایجنسی کے آفیشل پیج پر اسکے ڈرامے سے متعلق تبصرے کیے جارہے تھے۔انڈسٹری کے ماہر افراد اس ڈرامے کو سیلینہ کے لیے اک نئ اور خوش آئند بنیاد قرار دے رہے تھے۔فینز کا رسپانس اور لوگوں کے منفی ردعمل ایک ہی رات میں واضح طور پر تبدیل ہوئے تھے۔وہ ہمیشہ سے ایک اچھی اداکارہ تھی۔اس بات پر اسکے دشمنوں کو بھی اس سے اختلاف نہیں تھا۔

حنیفہ نے ہاتھ بڑھا کر اسے خود سے لگا لیا تھا۔انکی آنکھیں بھیگی ہوئ تھی۔

"میری بچی کے نصیب میں اللہ نے بہت کامیابیاں لکھی ہیں۔ہمیشہ خوش رہو۔۔"انہوں نے اسکا ماتھا چوما تو اس نے پرسکون سے انداز میں اپنا سر انکے سینے سے ٹکائے رکھا۔قدرت نے اسکی تمام تر آزمائشوں کا صلہ محض ایک ہی رات میں اسے دے دیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbanks.com

"اس پراجیکٹ کے بعد کیا کرنے کا ارادہ ہے۔۔؟ دوسرے پروڈکشن ہاؤسس اب تمہیں اپروچ کریں گے۔کس کے ساتھ کام کرنا چاہوگی۔۔؟" انہوں نے پوچھا تو اس نے گہرا سانس لیا۔

"میں نے کچھ سوچا ہے، بابا۔۔وقت آنے پر آپکو بتاؤنگی۔"اس نے مسکرا کر کہا تو حنیفہ نے سر ہلایا۔اسی پل سائرہ گھر کے اندر داخل ہوئ تو ان دونوں نے چہرے پھیر کر اسے دیکھا۔ اسکے ہاتھ میں بکے اور کیک کا ڈبا تھا۔یقینا وہ سیلینہ کے کامیاب پراجیکٹ کے بعد یہ خبر سن کر ہی آئ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھی۔اور آتے ساتھ ہی خوشی سے چیخی تھی۔۔سیلینہ اٹھ کھڑی ہوئی۔پھر آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔حنیفہ اب ان دونوں کو مسکرا کر دیکھ رہے تھے۔ساتھ ہی انہوں نے ملازم کو بھی آواز دی تاکہ وہ سائرہ کے ہاتھ سے سامان لے سکے۔

"میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں۔۔"اسے خود سے لگائے وہ بولی تو سیلینہ مسکرادی۔پھر اسے اپنے ساتھ لیے لاؤنج تک چلی آئی۔اسکا پھٹا ہونٹ دیکھ کر سائرہ کو مزید تشویش ہوئی تھی۔زخم چونکہ خاصہ گہرا نہیں تھا تو وہ محض ہلکا سا جامنی دکھ رہا تھا۔

"یہ ان جاہل لوگوں نے کیا ہے نا۔۔؟"اس نے سائرہ کے سوال پر گہرا سانس لیا تھا۔پھر سر اثبات میں ہلایا۔

"ہاں۔"

"تم نے کیس کیوں نہیں کیا ان پر۔۔؟ عدالتوں میں گھسیٹو ذلیل لوگوں کو۔اللہ پوچھے گا منحوسوں سے۔"بیسٹ فرینڈ موڈ سے نکل کر وہ اماں والے موڈ میں داخل ہوچکی تھی۔سیلینہ نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دھیرج رکھنے کا اشارہ کیا تھا۔

"جانے دو۔ایسے لوگوں کے ساتھ اپنا وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ۔۔؟ میں نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کیا ہے۔تم بھی اسے سپرد کر کے بے فکر ہوجاؤ۔"وہ اتنے ٹھنڈے پرسکون سے انداز میں بولی تھی کہ حنیفہ لمحے بھر کو حیران ہوئے۔سائرہ اور انکی نگاہوں کا تبادلہ بے ساختہ تھا۔

"کیا تم نے انہیں معاف کردیا ہے۔۔؟"

visit for more novels.
www.urdunovelbank.com

انکے پوچھنے پر وہ آہستہ سے سر اثبات میں ہلانے لگی۔

"جی بابا۔میں نے انہیں معاف کردیا ہے۔ہر ظلم اور ہر کوتاہی پر۔"

"اسکے باوجود بھی کہ انہوں نے تمہارے ساتھ ایسا سلوک کیا۔۔؟ ایسا سلوک جو کسی جانور کے ساتھ بھی نہیں کیا جاتا۔۔!"سائرہ کو اسکی دریا دلی ایک آنکھ نہیں بھائی تھی۔وہ ٹی وی کی جانب دیکھتی مسکرانے لگی۔اسکی کامیابیوں کے بارے میں ہر چینل پر گفتگو کی جارہی تھی۔ایک وقت تھا جب لوگ اسے ذلیل و رسوا کررہے تھے۔اور ایک یہ وقت تھا کہ وہی لوگ اب اسے پھر سے آسمانِ دنیا پر بٹھانے کے لیے بے تاب تھے۔اسکے چہرے پر اک اداس مسکراہٹ آٹھہری تھی۔

"میں نے سب کو معاف کردیا ہے۔میں اپنی زندگی کو مزید انکی سیاہیوں کے باعث آلودہ نہیں رکھ سکتی۔میں دل میں بغض و عداوت رکھ کر اپنا قیمتی وقت اور توانائی ان میں سے کسی پر بھی ضائع نہیں کرنا چاہتی۔وہ پہلے ہی مجھے اندر سے بہت کھاچکے ہیں۔میں انہیں اپنا آپ مزید کھانے نہیں دے سکتی۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکی بات پر وہ دونوں ہی چپ سے ہوگئے تھے۔پھر یونہی ٹی وی کی جانب دیکھنے لگے۔کچھ پل بعد سائرہ کی آواز ابھری۔۔

"تم معاف کیسے کرسکتی ہو۔۔؟ انسان ہی ہو نا تم۔۔؟ یا کوئی آسمانی فرشتہ۔۔؟"

اور وہ بے اختیار ہی ہنس دی تھی۔بہت سوچ بچار کے بعد بھی سائرہ کو ادراک نہ ہوسکا کہ وہ ایسے لوگوں کو معاف کرنے کی ہمت کہاں سے لاسکتی تھی۔

"تم لمحے بھر کو خاموش ہوئیں تو مجھے لگا کہ شاید میری بات تمہیں سمجھ آگئی ہے۔اف ہے سائرہ۔۔"وہ ہنس ہنس کر سرخ ہو رہی تھی۔حنیفہ نے اسے بہت دنوں بعد خوش دیکھا تھا۔وہ خواہ مخواہ ہی مسکرانے لگے تھے۔سائرہ بھی ڈھٹائی سے ہنسی۔

"مجھ سے ایسی باتیں سمجھنے کی امید رکھی بھی کیسے تم نے۔۔؟"

"واقعی۔۔میں نے تم سے ایسی امید رکھی بھی کیسے۔۔؟" اسی پل دروازے میں ارمان اور سلمان نمودار ہوئے تھے۔سلمان کے ہاتھ میں پھول تھے اور ارمان کے ہاتھ میں مٹھائی۔۔وہ دونوں بھی یقیناً سیلینہ کو اسکے ڈرامے کی کامیابی پر مبارک باد دینے آئے تھے۔گھر یکدم ہی بھرا بھرا سا لگنے لگا تھا۔سلمان اب حنیفہ کے ساتھ بیٹھتے اسے مبارک باد دے رہے تھے۔ارمان نے بھی اسے مبارک سلامت سے نوازا۔۔نگاہ سائرہ پر پڑی۔۔ابرو خوشگواریت سے اوپر کو اٹھے۔۔ مسکراہٹ آپ ہی آپ لبوں پر گھلنے لگی۔۔سائرہ نے اسے ایک نگاہ دیکھا۔۔اسکے مسکراتے انداز پر وہ گلابی ہوئی تھی۔۔ساتھ ہی سر بھی جھٹکا۔سیلینہ نے ان دونوں کی جانب باری باری دیکھا۔۔پھر سائرہ کی جانب جھکی۔

"آج ارمان ہینڈسم لگ رہا ہے نا۔۔؟"

"ہاں نا۔۔کیا۔۔؟" یکدم مسکرا کر کہتی سائرہ چونکی تھی۔وہ ہنس پڑی۔اسکے بے ساختہ قہقہے پر گھر والے اسے دیکھنے لگے تھے۔اس نے جلدی سے لبوں پر ہاتھ رکھ کر خود کو مزید ہنسنے سے روکا تھا۔ سائرہ کا چہرہ۔۔اف۔۔

"آپ کب آئیں بیٹا۔۔؟" سلمان نے سائرہ کی جانب دیکھ کر پوچھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جی۔۔بس کچھ دیر پہلے ہی آئی ہوں انکل۔۔ سیلین کو مبارک باد دینے۔۔" نگاہ پھر سے ارمان پر پھسلی۔رخسار گلابی ہوئے۔کیوں دیکھتا تھا وہ اتنے پیارے انداز سے۔اس نے نگاہیں پھیر لی تھیں۔

"مان لو کہ وہ ہینڈسم لگ رہا ہے۔۔"سیلینہ نے پھر سے جھک کر کہا تھا۔سائرہ نے اسے آنکھیں دکھائیں۔اسکا آنکھیں دکھانا ارمان نے دیکھ لیا تھا۔اس نے مسکراہٹ دبا کر رخ ٹی وی کی جانب پھیرا۔

"کل یاسر کو کیا ہوا تھا۔۔؟" حنیفہ نے یکدم ہی پوچھا تو سب چونکے۔سلمان اور سیلینہ سب سے زیادہ۔ارمان نے حنیفہ کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"کیا ہوا تھا اسے۔۔؟ ٹھیک تو واپس آیا تھا وہ۔۔"

"پتہ نہیں۔جب میرے آفس آیا تو بہت اکھڑا اکھڑا سا لگ رہا تھا۔جیسے ساری دنیا سے خفا ہو۔ تمہاری اس سے لڑائی ہوئی تھی کیا سیلین۔۔؟" انہوں نے یکدم ہی ٹھہر کر پوچھا تھا۔اس نے لب کھولے پھر بند کر لیے۔۔پھر کھولے۔۔

"میں نے کچھ نہیں کہا۔میں تو اس سے اپنے لائحہ عمل کی معافی مانگ رہی تھی۔۔"منمناتی سی آواز ابھری۔۔

"پتہ نہیں پھر کہاں سے درمیان میں ولی احمد آگیا۔۔!"یہ جملہ سلمان نے مکمل کیا تھا۔اسکا چہرہ گلے تک سرخ ہوا تھا۔ارمان، سائرہ اور حنیفہ اب سلمان کی جانب وضاحت طلب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔وہ گڑبڑائے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ولی احمد۔۔؟ کون ہے یہ۔۔؟"

"کوئی نہیں، حنیفہ۔تمہارا جاننا ضروری نہیں ہے۔"انہوں نے کہا تو حنیفہ کو مزید تجسس ہوا۔اسی پھر سیلینہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔اس نے یہاں سے اٹھنے میں ہی عافیت جانی تھی۔

"آپ لوگ بیٹھیں۔۔میں سب کے لیے چائے بنواتی ہوں۔"

"ہاں ضرور۔۔ہم آج تمہارے ہاتھ کی چائے پی کر ہی جائیں گے۔۔"سلمان نے یکدم ہی خوش ہو کر کہا تھا۔سائرہ بھی اسکے ساتھ اٹھ کر کچن کی جانب بڑھ گئ تھی۔پھر اسے کہنی سے تھام کر اپنی جانب گھمایا۔۔

"تمہاری یاسر سے لڑائی ہوئی ہے۔۔؟"

"ہاں۔۔تھوڑی سی۔۔"اسکے لہجے میں ہلکا سا افسوس بھی تھا۔سائرہ نے بغور اسکا چہرہ دیکھا۔

"کس بات پر۔۔؟"

"میں نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ مجھے پسند نہیں کرتا۔۔اس نے کہا کہ نہیں کرتا۔۔پھر مجھے غصہ آگیا۔میں نے کہا کہ میں ولی احمد کو اس سے زیادہ پسند کرتی ہوں۔وہ ناراض ہو کر چلا گیا۔۔"

"کیا۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہاں۔۔"اسے اب اپنی بیوقوفی پر شدید افسوس ہو رہا تھا۔سائرہ یکدم ہنس دی تھی۔سیلینہ نے بدمزہ ہو کر اسے پرے دھکیلا اور پھر چائے بنانے کے لیے مڑی۔ساتھ ہی راجہ کو بھی آواز دی۔ مزید لوازمات کے لیے ہدایات دیں۔سائرہ اب تک ہنس رہی تھی۔

" ہنس لو تم۔۔"

"میں بس یہ سوچ رہی ہوں کہ اگر وہ تمہیں پسند نہیں کرتا تو پھر ولی احمد کے ذکر پر اتنا اوفینڈ کیوں ہوا۔۔؟ ہوسکتا ہے وہ راز دارانہ طور پر تمہیں پسند کرتا ہو۔یا تم سے محبت کرتا ہو۔۔"

"بالکل۔۔خواب میں آپکے۔"اس نے سر جھٹکا تھا۔

"یا ہوسکتا ہے کہ وہ یہاں تمہارا رشتہ لے کر آتا ہی ہو۔۔"وہ مزید بولی تھی۔ساتھ ہی اسکی حالت سے حظ بھی اٹھا رہی تھی۔سیلینہ نے اسے ایک نظر پلٹ کر دیکھا تھا۔

"بالکل۔۔کیوں نہیں۔۔دیکھو۔۔کہیں دروازے میں تو نہیں کھڑا وہ مٹھائیاں لے کر۔۔"اسی پہر سردار نے اپنا کلف لگا سفید کرتا شلوار زیب تن کیا تھا۔پھر خود کو آئینے میں دیکھا۔پرفیوم بے دریغ خود پر چھڑکا۔ساتھ ہی انہوں نے میثم کو بھی آوازیں دی تھیں۔

"یاسر کو کہا تم نے سفید کرتا پہنے۔۔؟"

"جی۔۔کہہ دیا۔"اگلے کئی لمحات میں سردار اور میثم لاؤنج میں سفید کرتے زیب تن کیے، اسکا انتظار کررہے تھے۔وہ کمرے سے باہر نکلا۔ساتھ ہی کلائی میں گھڑی باندھنے لگا۔دھلے دھلائے سے بالوں کو ایک جانب جمائے، سفید کرتے میں وہ ترو تازہ سا لگ رہا تھا۔لیکن پھر یکدم ہی سردار اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میثم کو دیکھ کر چونکا۔۔وہ دونوں نگاہوں پر سیاہ چشمے چڑھائے، گردن اکڑائے، سنجیدہ چہروں کے ساتھ اسکے منتظر لگ رہے تھے۔اس نے آگے بڑھ کر ان دونوں کو بغور دیکھا۔

"ہم تینوں کہاں جارہے ہیں، دادا۔۔کسی بھی پلاٹ ٹوئسٹ کے بغیر مجھے ابھی سے بتادیں۔۔"

دادا نے اسکی جانب نہیں دیکھا۔آہستہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔میثم کو اشارہ کیا۔وہ اشارہ سمجھ کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"تمہارا سیاہ چشمہ کہاں ہے۔۔؟"

"یہ کیا ڈریس کوڈ کا حصہ ہے۔۔؟" اسے الجھن ہوئی تھی۔

"اوں ہوں، گستاخ۔۔آج کوئی بحث نہیں۔"اس نے چارو ناچار نگاہوں پر گلاسس چڑھالیے۔۔

"میں بتارہا ہوں،دادا۔۔تینوں کارٹون لگ رہے ہیں۔"سردار اور میثم بہت سنجیدہ تھے۔ آج وہ ایک اہم کام کرنے جارہے تھے۔وہ اسکے ساتھ ذرا بھی نرمی نہیں دکھانا چاہتے تھے۔وہ فرنٹ سیٹ پر آبیٹھا۔گلاسس کے پیچھے چھپی آنکھوں میں اب واضح تشویش تھی۔سردار اسکے ساتھ والی نشست کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ رہے تھے۔پیچھے میثم بیٹھ رہا تھا۔اس نے نگاہوں سے چشمہ اتار کر انہیں دیکھا۔

"مجھے بتائیں تو سہی ہم کہاں جارہے ہیں۔۔؟"دادا نے اسے دیکھا۔۔یعنی واقعی دیکھا۔

"گستاخ۔۔چشمہ پہنو۔۔"جلال سے کہا تو اس نے ڈر کر چشمہ پہن لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا ہوا ہے یار۔۔؟ آپ لوگ یہ صبح ہی صبح کون سا ڈرامہ پرفارم کرنے جارہے ہیں۔۔؟" اسے اب کہ باقائدہ پریشانی ہونے لگی تھی۔

"اگر اگلے دو منٹ میں تم نے کار اسٹارٹ نہیں کی تو تمہاری خیر نہیں ہوگی، یاسر عالم۔۔"دادا کی تنبیہہ پر وہ انہیں چند پل دیکھتا رہا۔پھر سمجھ کر سر ہلایا۔کار اسٹارٹ کی۔۔

"اب بتائیں کہاں جانا ہے۔۔؟"

"حنیفہ کے گھر۔۔"

اسکا پیر یکلخت ہی بریک پر جا پڑا تھا۔پیچھے سیدھ میں بیٹھے میثم کا چشمہ جھٹکے پر گاڑی رکنے سے بے ساختہ ہی پھسلا تھا۔اس نے ہاتھ اٹھا کر فورا اسے درست کیا۔اس نے بھی اپنے گلاسس اتار کر بے یقینی سے انکی جانب دیکھا۔

"ہم وہاں کیوں جارہے ہیں۔۔؟"

"عینک لگاؤ، بیوقوف۔۔!"

اس نے اف کہہ کر دوبارہ گلاسس لگالیے تھے۔

"دادا بتائیں تو سہی۔۔"

"ایک اور سوال۔۔اور تم جائیداد سے عاق کردیے جاؤگے۔۔"اس نے گاڑی دوبارہ اسٹارٹ کردی تھی۔اب کہ کانوں سے واضح طور پر دھواں نکلا تھا۔چہرے پر تشویش سی پھیلی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرا خیال ہے کہ آپ ایک دفعہ مجھے اس جائیداد سے عاق کر ہی دیں۔آپکا شوق بھی پورا ہوجائے گا اور میرے اندر سے جائیداد کا بچا ہوا خوف بھی نکل جائے گا۔"اس نے جل کر کہا تھا۔اب کہ سردار نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔وہ آج بہت خوش تھے۔لبوں پر ابھرتی مسکراہٹ بمشکل دبا رکھی تھی۔اگلے کچھ لمحات بعد وہ حنیفہ کے گھر میں داخل ہورہے تھے۔میثم کو اشارہ کیا تو وہ پچھلی سیٹ پر رکھا مٹھائی کا ٹوکرا اٹھا لایا۔۔

"یہ مٹھائی کس خوشی میں ہے۔؟" اب کہ وہ بری طرح چونکا تھا۔

"سیلینہ کی کامیابی کی خوشی میں۔۔اور کس لیے۔۔؟"وہ دونوں آگے بڑھے تو اسے مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق ان کے پیچھے بڑھنا پڑا۔ان کے اندر بڑھتے ہی گھر میں بے ساختہ ہی خوشی کی اک لہر سی اٹھی تھی۔کچن سے باہر کی جانب بڑھتی سیلینہ دادا کو دیکھ کر چونکی تھی۔اس نے پلٹ کر بے اختیار ہی سائرہ کو دیکھا تھا۔خلاف توقع وہ حیران نہیں لگ رہی تھی۔اور اسے حیران نہ دیکھ کر سیلینہ چونکی تھی۔دادا اب مسکرا کر حنیفہ اور سلمان سے بات کررہے تھے۔عینک اتار کر ساتھ رکھ لی تھی۔خوشی تھی کہ چہرے سے پھوٹی پڑ رہی تھی۔پھر وہ اسے دیکھ کر مسکرائے۔۔وہ بھی جواباً مسکرائی تھی۔اسی پل یاسر اندر داخل ہوا۔اسکی آنکھوں پر گلاسس لگے تھے۔ اور وہ اس سفید کرتا شلوار میں بہت جاذب نظر دکھ رہا تھا۔اسکے آنے پر یکدم ہی لاؤنج میں عجیب سی رونق اتر آئی تھی۔ارمان نے اسے خاص اپنے پاس جگہ دی۔وہ ناسمجھی سے سب کا ایسا والہانہ انداز دیکھ رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسی پل سائرہ نے اسے اپنے ساتھ لیا اور کمرے کی جانب بڑھ آئی۔اسکا ذہن ماؤف ہورہا تھا۔اس نے اسے کمرے کے اندر کر کے دروازہ بند کردیا تھا۔اسکا لباس گلابی تھا اور اس لباس کا دوپٹہ ریشمی۔۔اس نے گلابی دوپٹے کو اسکے سر پر ڈالا تھا۔سیلینہ اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔کچھ تھا جو اسے حیران کررہا تھا۔

"یہ سب کیا ہورہا ہے،سائرہ۔۔؟"

وہ اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔پھر اسے گلے لگایا۔زور سے۔۔آنکھوں میں یکدم ہی جانے کیوں نمی سی اتری تھی۔۔

باہر لاؤنج کا منظر بھی کچھ ایسا ہی تھا۔یاسر خاموش تھا۔گلاسس اتار کر ہاتھ میں پکڑ لیے تھے۔اسے سیلینہ کی طرح کسی کی وضاحت درکار نہیں تھی۔وہ سمجھ گیا تھا کہ سردار اب کیا بات کرنے والے تھے۔ارمان نے اسکے اطراف میں بازو پھیلا رکھا تھا۔اس نے محض گہرا سانس لیا تھا۔حنیفہ کے علاوہ سب کو پتہ تھا کہ وہ کیا بات کرنے والے تھے۔۔کچھ دیر معمول کی گفتگو کے بعد وہ جیسے مدعے پر آتے ہوئے کہنے لگے۔

"ہم سیلینہ کا رشتہ لینے آئے ہیں،حنیفہ۔۔یاسر کے لیے۔۔"

انہوں نے کہا۔اندر وہ اب تک سائرہ کے سامنے بے یقینی سے ایستادہ تھی۔

"وہ تمہارا ہاتھ مانگنے آئے ہیں۔۔یاسر کے لیے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکے لب ادھ کھلے رہ گئے۔گلابی دوپٹے کے ہالے میں اسکا چہرہ دمک رہا تھا۔ شہد رنگ آنکھوں میں بے یقینی، حیرت، استعجاب۔۔سب تھا۔سارے جذبات گڈ مڈ ہورہے تھے۔حنیفہ پہلے چونکے۔ پھر سیدھے ہو بیٹھے۔سلمان اور سردار کی آسودہ مسکراہٹیں انہیں کچھ اور ہی داستان سنا رہی تھیں۔ وہ لاجواب ہوچکے تھے۔

"کیا تمہیں یہ رشتہ منظور ہے۔۔؟"سردار نے پوچھا۔حنیفہ کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔انہوں نے اگلے ہی پل سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"مجھے اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہے،سر۔۔لیکن میں سیلینہ سے ایک دفعہ پوچھنا چاہتا ہوں۔۔"

"بے شک۔ہم یہیں بیٹھے ہیں۔تم اپنی تسلی کرلو۔۔"

وہ اٹھے اور پھر اسکے کمرے کی جانب بڑھے۔وہ اب بیڈ پر براجمان تھی۔انہوں نے دروازہ دھکیلا اور اسکی جانب دیکھا۔اس سادہ سے انداز میں بھی کتنی پیاری لگ رہی تھی وہ انہیں۔ سائرہ اسکے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھے ،اسکے ساتھ ہی کھڑی تھی۔حنیفہ آگے بڑھ آئے۔اسکے سامنے رکھی کرسی کھینچ بیٹھے۔اسے محبت بھری نظروں سے دیکھا۔

"کیا تم۔۔اس رشتے کے لیے راضی ہو،بیٹا۔۔؟"

اس کا حلق آنسوؤں کے باعث بھاری ہورہا تھا۔اسے جانے کس بات پر رونا آرہا تھا۔چند پل وہ اسے دیکھتے رہے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جی بابا۔۔"اس نے کہا۔آنکھوں سے آنسو بھی ٹوٹے۔کیا ساری ذلت کا صلہ آج اتنے بڑے انعام کے ساتھ مل رہا تھا اسے۔۔؟ وہ آگے بڑھے۔اسکا سر چوما۔اسے خود سے لمحے بھر کے لیے لگایا۔ انکی آنکھوں میں بھی نمی تھی۔سائرہ بھی رونے لگی تھی۔

"ابھی تو آئی تھی رونق زندگی میں میری۔۔اب یہ رونق کسی اور گھر کا حصہ بننے جارہی ہے۔لیکن میں اللہ کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔میں تمہیں اپنے گھر سے رخصت کرونگا۔۔ اپنی چھت سے۔۔"

وہ ان سے لگی رونے لگی تھی۔اسے تھپک کر وہ باہر چلے آئے۔سردار نے انکا چہرہ بغور دیکھا۔

"اسے رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔"اور اگلے ہی پل مبارک سلامت کی صدائیں ابھری تھیں۔حنیفہ نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا۔وہ مسکرایا تھا۔وہ اب اسے تھپک رہے تھے۔پھر سلمان نے اسے گلے لگایا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ثابت ہوا کہ وہ ولی کو اتنا پسند نہیں کرتی جتنا تمہیں کرتی ہے۔۔"وہ انکی سرگوشی پر دل آویزی سے ہنس دیا تھا۔پھر سردار نے اسے گلے لگایا۔باعثِ مسرت انکی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔

"میرا کولڈ بدلحاظ پوتا۔۔یقین نہیں آرہا کسی لڑکی نے تم سے شادی پر حامی بھرلی ہے۔۔"انکے کہنے پر سب ہنس دیے تھے۔پھر اسے ارمان نے گلے لگایا۔

"رشتہ مبارک ہو، یارا۔۔"

"بس یہ بتاؤ کہ یہ سب پلان کب کیا تھا۔۔؟" اس نے اس سے لگے ہی پوچھا تھا۔وہ ہنس دیا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جب تم نے ٹھاہ دروازہ مار کر دادا کو کہا تھا کہ اپنی بیسٹ فرینڈ سیلینہ کے ساتھ ہی کھانا کھا لیں۔۔"اور وہ بے بسی سے مسکرادیا تھا۔لاؤنج میں مٹھائیوں کی بہتات سی لگ گئ۔میثم نگاہوں پر عینک اب تک لگائے ہوئے تھا۔ساتھ ساتھ وہ اور راجہ سب کو مٹھائ بھی کھلا رہے تھے۔اسی پل کمرے سے سائرہ کے ساتھ سیلینہ بھی چلی آئ تھی۔اسکے سر پر موجود گلابی دوپٹہ اب کہ کندھوں پر آگرا تھا۔بال ہاف بندھے تھے۔۔اک لٹ رخسار پر بھی جھول رہی تھی۔دادا نے آگے بڑھ کر اسے اپنے ساتھ بٹھالیا تھا۔وہ اب سب کی جانب سے دی گئ رشتے کی مبارک باد پر مسکرارہی تھی۔

سامنے بیٹھا یاسر بس اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اسکی آنکھیں پھر سے اسکی جھولتی لٹ میں الجھنے لگی تھیں۔کچھ تھا کہ اس نے بے بسی سے اپنا ہاتھ سر کے پیچھے پھیرا تھا۔اسکی ایک لٹ اسے پریشان کررہی تھی۔۔اسی پل سیلینہ کی نگاہ اسکی جانب اٹھی اور اگلے ہی پل جھک گئ۔ وہ اسکے ایسے انداز پر گنگ رہ گیا تھا۔کیا وہ ہمیشہ سے اتنی ہی خوبصورت تھی۔۔؟وہ حیران ہورہا تھا۔ارمان نے اسکے سامنے ہاتھ لہرایا۔۔وہ چونکا۔۔فوراً نگاہ پھیری۔۔

"اب مجھے ایک اور اہم بات کرنی ہے۔۔"

سردار نے یکدم ہی کہا تو سب پھر سے انکی جانب متوجہ ہوئے۔مٹھائ کی چاشنی اب تک زبان میں گھلی ہوئ تھی اور وہ سب ان سے کسی اور خوشگوار مطالبے کی امید لیے انہیں دیکھ رہے تھے۔ یاسر بھی انہی کی جانب دیکھ رہا تھا۔انہوں نے اگلے ہی پل ہاتھ اٹھا کر ساتھ بیٹھی سیلینہ کے سر

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پر ہاتھ رکھا تھا۔وہ مسکرا رہے تھے۔اور بقول دادی کے۔۔وہ واقعی ٹام کروس جیسے وجیہہ دکھ رہے تھے۔

"میں اسی ہفتے اپنے بچوں کا نکاح چاہتا ہوں۔اپنے سفید محل میں۔۔"

حنیفہ پھر سے چونکے۔یاسر بھی چونکا۔سیلینہ اور اسکی نگاہیں بے ساختہ الجھی تھیں۔سائرہ پرجوش سی مسکرا رہی تھی۔سردار نے ان سب کو رات ہی اپنے تمام لائحہ عمل سے آگاہ کردیا تھا۔انہیں ان کی کسی بات پر حیرت نہیں ہورہی تھی۔ارمان نے اسے پرجوش ہوتے دیکھا تو مسکرا کر رہ گیا۔

"لیکن سر۔۔اتنا جلدی۔۔!"حنیفہ کے کہنے پر سردار نے کندھے اچکائے تھے۔

"اب ہماری بیٹی ہمیں عزیز ہے تو ہم عاجز ہیں۔نکاح سادگی سے کیا جائے گا۔سیلینہ کی عین خواہش کے مطابق۔"انہوں نے لمحے بھر کو اسکی جانب شفقت سے دیکھا تھا۔وہ بے یقین تھی۔

"جب یہ میرے پاس رہنے آئی تھی، تب اس نے مجھے بتایا تھا کہ یہ اپنی شادی کیسے کرنا چاہتی ہے۔میں بالکل اسکی توقع کے عین مطابق یہ شادی ارینج کروا رہا ہوں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

انکے کہنے پر اب سب سیلینہ کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگے تھے۔وہ سب کے دیکھنے پر لمحے بھر کو گڑبڑائی تھی۔

"جی۔۔دادا ٹھیک کہہ رہے ہیں۔مجھے بے جا فضول خرچ نہیں کرنا اپنی شادی پر۔۔اک سادہ لیکن برکت والا نکاح۔۔رخصتی پر ان بچوں کے ساتھ کھانا کھانا جو سارا سال بھوک کی اذیت سے بلکتے رہے ہوں۔۔سب کچھ سادگی سے۔۔بغیر کسی شور شرابے اور بے چینی کے۔۔سکینت سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بھرپور۔۔ولیمے کے متعلق میں کچھ نہیں کہنا چاہتی۔وہ دادا اپنی مرضی سے کرسکتے ہیں۔"اس نے مضبوطی لیکن نرمی سے کہا تھا۔حنیفہ کو اس پر آج سے پہلے کبھی اتنا فخر نہیں ہوا تھا۔وہ ایک ایکٹریس تھی۔۔ایک ایسی انسان جو دن رات تیز روشنیوں اور پیسے کی چمک دمک کے درمیان کام کرتی رہی تھی۔اس سے ایسی سادگی کی توقع ان میں سے کسی کو بھی نہیں تھی۔ یہاں تک کہ یاسر کو بھی نہیں۔۔وہ بس رخسار پر دو انگلیاں ٹکائے اسے قدرے فرصت سے تک رہا تھا۔وہ مانتا نہیں تھا لیکن وہ اس سے اس پہر متاثر ہوا تھا۔

"بس تو پھر ٹھیک ہے۔۔ولیمہ یاسر اپنے انداز سے کرلے گا۔باقی رخصتی اور نکاح سیلینہ کی مرضی سے ہوگا۔"سردار نے کہہ کر حنیفہ کی جانب دیکھا تو وہ مسکرائے۔آج وہ بہت مسکرارہے تھے۔

"جیسا آپکو ٹھیک لگے،سر۔۔"

"طے کریں اس ہفتے نکاح۔۔تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نہیں،سر۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں۔میرے ایک بہت پیارے دوست کا۔۔ بہت پیارا بیٹا ہے یاسر۔۔مجھے اس جلد بازی پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔۔"حنیفہ کی بات پر سلمان مسکرائے تھے۔

"ٹھیک ہے۔۔اور رخصتی تم ہمیں اسی ہفتے دو گے۔۔رخصتی اور ولیمہ ہم ایک ہی دن کریں گے۔ کوئی اعتراض۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سردار تو سارے فیصلے کر کے آئے تھے۔یاسر نے تو اب حیران ہونا بھی چھوڑ دیا تھا۔سیلینہ نے بے ساختہ ہی چہرہ اٹھا کر سائرہ کی جانب دیکھا تھا۔اس نے آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔وہ جانتی تھی سیلینہ اتنی ساری خوشیاں پر اسس نہیں کرپارہی۔۔

"جی،سر۔۔منظور ہے۔۔"حنیفہ اس دفعہ جواب دیتے ہوئے ہنس دیے تھے۔ان کے ساتھ سردار بھی ہنسے تھے۔ارمان نے اسے کہنی کا ٹھوکا دیا تو اس نے لمحے بھر کو اسے دیکھا۔

"ایسے ایکٹ مت کرو جیسے تمہیں خوشی نہیں ہورہی۔۔"اس نے ذرا جھک کر کہا تھا۔یاسر نے اسے دیکھا۔پھر اسکی جانب ہلکا سا جھکا۔

"میرا بس چلے تو میں اسے آج ہی رخصت کروا کر لے جاؤں۔۔"اور ارمان لمحے بھر کو گنگ ہو کر اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔وہ بے نیازی سے کہہ کر اب پھر سے رخسار پر انگلیاں رکھے گلابی لباس والی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

"تمہیں تو اچھی نہیں لگتی تھیں۔۔"اس نے قدرے جتا کر دبی دبی سی سرگوشی کی تھی۔

"اب لگ رہی ہے نا۔۔"ذرا متاثر ہوئے بغیر ڈھٹائی سے کہا تو ارمان ہنس دیا۔۔

"میسنا۔۔!"

مٹھائیاں کھائی جاچکی تھیں۔لاؤنج میں کئی دفعہ قہقہے گونجے تھے۔خوش گپیاں۔سفید روشن سی صبح۔گلابی جوڑے میں ملبوس، سردار کی کسی بات پر ہنستی ہوئی ایک لڑکی۔سفید کرتے شلوار میں ملبوس انتہائی فرصت سے اسے تکتا ہوا ایک لڑکا۔گھر آج سے پہلے اتنا مکمل نہیں لگا تھا۔پھر سب چھٹ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

گئے۔۔حنیفہ اور سلمان کو ایجنسی کے لیے نکلنا تھا۔ارمان کو بھی آفس جانا تھا۔یاسر کو بھی ایجنسی جانا تھا۔میثم کو گھر کے کام کرنے تھے۔سائرہ البتہ سیلینہ کے لیے آج خاص فراغت لے کر آئی تھی۔

سردار اٹھ کھڑے ہوئے۔پھر حنیفہ سے اجازت طلب کی۔۔اور باہر کی جانب یاسر اور میثم کے ساتھ بڑھ آئے۔حنیفہ اور سلمان انہیں دروازے تک چھوڑنے آئے تھے۔ارمان بھی اٹھ کھڑا ہوا۔وہ اور سائرہ بھی سب کے پیچھے ہی سردار کو سی آف کرنے آگے بڑھ رہے تھے۔

"لگے ہاتھوں آپکو بھی رخصت کروالوں۔۔؟" اس نے ساتھ چلتی سائرہ کو کہا تھا۔

"خبردار۔۔سوچیے گا بھی مت۔۔میں نے سیلینہ کی شادی کا بہت انتظار کیا تھا۔اب میں اسے بھرپور طریقے سے انجوائے کرونگی۔کیا آپکو اپنے دوست کی شادی کا انتظار نہیں تھا۔۔؟" اس نے ذرا حیرت سے پوچھا تھا۔

"لڑکوں کو صرف اپنی شادی کا انتظار ہوتا ہے،سائرہ جی۔۔" اور اسکے برجستگی سے کہنے پر وہ بے ساختہ ہنس دی تھی۔سیلینہ ان دونوں کی نوک جھونک کو پیچھے سے تک رہی تھی۔لبوں پر ہلکی سی شیریں مسکراہٹ بھی تھی۔پھر یکدم ہی اک خیال آنے پر اس نے اپنی سفید ہتھیلیوں کو نگاہ جھکا کر دیکھا تھا۔

اب ان ہتھیلیوں پر واقعتا یاسر کے نام کی مہندی لگنے والی تھی۔۔

اسکا پور پور مہکنے لگا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

(   )

جمعہ کو انکا نکاح طے کردیا گیا تھا۔جمعہ کو آنے میں ابھی تین دن باقی تھے۔حنیفہ اور اسکے ایسے کوئی خاص مہمان تھے ہی نہیں جنہیں وہ دعوت دیتے۔ محض سائرہ تھی جو ہر دن آجایا کرتی تھی۔ وہ بھی آفٹر شوٹس اور انٹرویوز میں مصروف تھی۔ محض شام میں ہی فارغ ہوتی۔ایک شام وہ یونہی اپنے شاپنگ کیے نئے کپڑوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی جب سائرہ اسکے کمرے میں جھانکی۔۔ اسے بغور دیکھا۔۔

"اتنے دن ہوگئے یاسر سے بات نہیں ہوئی۔۔اب مجھے وہ یاد آرہا ہے۔۔"

اس کے کہنے پر سائرہ کی آنکھیں یکدم ہی چمکی تھیں۔وہ اندر چلی آئی۔سیلمہ جو آئینے کے سامنے کھڑی تھی،اسے کندھوں سے تھاما۔سبز آنکھوں میں ڈھیروں سنجیدگی ابھر آئی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پتہ ہے۔جب رشتے کی بات طے ہوجائے تو ہونے والے شوہر سے ملاقات نہیں کیا کرتے۔نہ اسے دیکھتے ہیں۔نہ ہی اسے خود کو دیکھنے دیتے ہیں۔بالکل بھی نہیں۔۔"اسکی آنکھوں میں نا سمجھی ابھری۔

"کیوں۔۔!"

"اسکی ایک بہت گھمبیر وجہ ہے۔۔"سائرہ نے چہرہ کچھ اور سنجیدہ بنالیا تھا۔سیلینہ اب پلٹ کر اسے بغور دیکھ رہی تھی۔

"اور ایسی کیا وجہ ہے۔۔؟"

"کہتے ہیں کہ اگر نکاح سے قبل دلہن کو دیکھا جائے تو وہ شوہر کو نکاح کے بعد اتنی خوبصورت نہیں لگتی۔وہ اسے عام سی لگتی ہے۔"اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔سائرہ نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"واقعی۔۔؟ تم مزاق کررہی ہو نا۔۔؟" اسے تو سچ میں پریشانی لاحق ہوگئی تھی۔

"بالکل۔۔کیا تم یاسر کے سامنے عام لگنا چاہتی ہو۔۔؟ کیا تم اسکے سامنے خوبصورت نہیں لگنا چاہتی۔۔؟"وہ چند پل اسے خالی نظروں سے دیکھتی رہی تھی۔یہ انکشاف اسکے لیے نیا اور چونکا دینے والا تھا۔سائرہ نے کمال انداز سے اسے یقین دلایا تھا۔اگلے دن وہ چھوٹے سے باغیچے میں، ہاتھوں کو مٹی میں لتھیڑے، پودوں کے لیے تازہ مٹی گوندھ رہی تھی۔مالی بھی اسکے ساتھ ہی موجود تھا۔وہ اسکی ہدایات پر بھاگ بھاگ کر سامان لا رہا تھا۔جمپ سوٹ میں ملبوس، سر پر پھول

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دار رومال باندھے، رخسار پر جھولتی لٹ لیے۔۔وہ مصروف سی دکھ رہی تھی۔آج اسے کام سے فراغت حاصل تھی اور حنیفہ نے بھی اسے باہر نکلنے سے منع کیا تھا۔

نکاح میں محض دو دن رہ گئے تھے۔وہ گنگناتی ہوئی مشغول تھی۔لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بھی تھی۔کام تقریباً ہو ہی گیا تھا۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔پھر داخلی دروازے کی جانب بڑھ آئی۔۔اندر سے کوئی اسی پل باہر نکلا تھا۔سفید ڈریس شرٹ کے ساتھ خاکی رنگ کی پینٹ پہنے۔۔فائل پر چہرہ جھکائے۔۔ان دونوں نے ایک دوسرے کی جانب نہیں دیکھا تھا۔بے دھیانی میں قدم اٹھاتی سیلینہ بے اختیار کسی سے ٹکرائی تھی۔پھر یکدم ہی ڈر کر پیچھے ہوئی۔۔سامنے والے نے بھی بے یقینی سے چہرہ اٹھا کر دیکھا تھا۔

"تم۔۔!تم کب آئے۔۔؟"

یاسر کو اپنے سامنے دیکھنے کی توقع نہیں تھی اسے۔وہ اسے دیکھ کر لمحے بھر کو ٹھہرا تھا۔نگاہیں اسکے چہرے پر بھٹکیں۔رخسار،ماتھے اور ٹھوڑی پر مٹی لگی تھی۔سوکھی سوکھی سی۔۔وہ جو کچھ کہنے لگا تھا رک سا گیا۔وہ اسکے ایسے دیکھنے پر ٹھٹک گئی تھی۔پھر کچھ یاد آنے پر جلدی سے اپنی مٹی والے ہاتھ اسکی آنکھوں کے سامنے کیے۔

"تم مجھے ابھی نہیں دیکھ سکتے۔۔"تیزی سے کہا۔

"کیوں۔۔؟"

"ب۔۔بس نہیں دیکھ سکتے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کوئی وجہ تو ہوگی نا۔۔"اس نے اسکے ہاتھوں کو سامنے سے ہٹانے کا تکلف بھی نہیں کیا تھا۔

"سائرہ نے کہا ہے کہ جو لڑکیاں نکاح سے پہلے اپنے ہونے والے شوہر کو دیکھتی ہیں وہ انہیں نکاح کے بعد اتنی خوبصورت نہیں لگتیں۔وہ انہیں عام سی لگتی ہیں۔"انداز بہت سنجیدہ تھا۔سامنے کھڑے گارڈ نے گہرا سانس لیا تھا۔

"اور تم نے اس وجہ پر یقین کرلیا۔۔؟"

وہ حیران بھی نہیں ہوا تھا۔سادہ سے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

"اگر ہم نے احتیاط نہیں کی اور میں تمہیں شادی کے بعد اتنی خوبصورت نہ لگی تو۔۔؟" ہاتھ اب تک اسکی آنکھوں کے سامنے تھے۔یاسر کو ہنسی آئی تھی۔

"تمہیں اور کتنا خوبصورت دکھنا ہے،سیلینہ۔۔؟ مجھے لگتا ہے میں اس سے زیادہ تمہاری خوبصورتی ہینڈل نہیں کرپاؤنگا۔اتنی کافی ہے میرے لیے۔۔اسی لیے اگر تم میرے دیکھنے سے تھوڑی سی کم خوبصورت بھی ہوگئیں تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔"ساتھ ہی اس نے جیب سے رومال بھی نکالا تھا۔پھر اسکے ہاتھوں کو نیچے کیا اور ہاتھ آگے بڑھا کر اسکی پیشانی پر لگی سوکھی مٹی کو صاف کرنے لگا۔

"تم کیوں آئے تھے۔۔؟"

سیلینہ اسے روک نہیں پائی۔۔وہ اب اسکے رخسار پر لگی مٹی صاف کررہا تھا۔بالکل ایسے جیسے وہ روز یہی کرتا ہو۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"چیف نے بلایا تھا۔ایک اہم فائل چاہیے تھی انہیں۔کچھ ڈسکس بھی کرنا تھا۔۔"

"اور تم چلے آئے۔۔ذرا نہیں سوچا کہ اگر میں شادی کے بعد تمہیں اچھی نہیں لگی تو کیا ہو گا۔ ویسے بھی میں تمہیں اتنی کوئی خاص اچھی نہیں لگتی ہوں۔ایک بات تو بتاؤ۔۔تم تو کسی اور لڑکی کو پسند کرتے تھے نا۔۔وہ جو جولیا سے زیادہ خوبصورت تھی۔۔اب تم مجھ سے اچانک سے شادی کیسے کررہے ہو۔۔؟"

سائرہ کی باندھی پٹی آنکھوں سے ہٹی تو اسے دیکھ کر بہت سی باتیں یاد آئیں۔وہ اسی سکون سے اب اسکی ٹھوڑی پر لگی مٹی صاف کررہا تھا۔

"مجھے لگتا ہے میں اسی لڑکی سے شادی کررہا ہوں۔۔جو مجھے جولیا سے زیادہ خوبصورت لگتی ہے۔۔" کچھ تھا اسکے بوجھل سے لہجے میں کہ وہ بے ساختہ ہی دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔ آنکھوں میں بے یقینی سی اتری۔۔دھوپ کے باعث اسکی آنکھیں شہد کا گاڑھا سا سمندر لگ رہی تھیں۔وہ میسمرائز ہوا تھا۔۔رومال والا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم تو کسی اور لڑکی کے بارے میں۔۔۔"اور لبوں پر اگلے ہی پل اسکے الفاظ دم توڑ گئے تھے۔دنیا رک سی گئی تھی۔ایجنسی کی وہ چھت۔۔وہ بھیگی سی رات۔۔وہ باتیں۔۔اسے لگا وہ غلط مطلب اخذ کررہی ہے۔وہ دو قدم چل کر قریب آیا تھا۔پھر اسکی ٹھوڑی پر رومال رکھا۔ہولے سے مٹی صاف کی۔۔نگاہیں البتہ اسکی بے یقین آنکھوں پر جمی تھیں۔۔

" میں نے تو واضح الفاظ میں کہا تھا۔۔تم نے ہی سمجھنے میں دیر کردی۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم اس رات۔۔میرے بارے میں بات کررہے تھے۔۔؟" اسکا حلق خشک ہوگیا تھا۔وہ ہلکا سا مسکرایا۔پھر اپنا رومال جیب میں رکھ لیا۔اسے دیکھا۔فائل والا ہاتھ نیچے کیا اور دوسرا ہاتھ جیب میں اڑسا۔ایک قدم آگے بڑھا تو وہ بے اختیار ہی پیچھے ہوئی۔

"تمہارے برعکس میں لوگوں سے ایسی باتیں غلطی سے نہیں کیا کرتا۔"وہ اب تک آگے بڑھ رہا تھا اور سیلینہ قدم قدم پیچھے جارہی تھی۔

"تم اس رات۔۔واقعی میرے بارے میں بات کررہے تھے۔۔؟"انداز، آنکھیں، آواز۔۔بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔وہ اسکی متعجب آنکھوں کو بے حد شوق سے دیکھ رہا تھا۔قدم اب بھی یونہی بڑھا رہا تھا اور وہ پیچھے جارہی تھی۔

"مجھے جولیا کبھی خوبصورت نہیں لگی۔نہ ہی کبھی کوئی اور لڑکی اچھی لگی۔مجھے بس ایک ہی لڑکی اچھی لگی تھی۔جو مجھے استعال کررہی تھی۔اور جس کے ہاتھوں سے میں ہزار دفعہ استعال ہو کر بھی اسے معاف کرسکتا ہوں۔جس کی ہیلز ٹوٹ جانے پر میں اسے اپنے جوتے نہیں دے سکتا لیکن اس کے لیے ہیلز چرا کر لا ضرور سکتا ہوں۔جسے میں بغیر تھکے پہروں دیکھ سکتا ہوں۔یہ وہی لڑکی ہے جس کے دور جانے کے خیال پر مجھے لگتا ہے میں خالی ہوجاؤنگا۔جس کے مہندی لگے ہاتھ مجھے بہت پسند ہیں۔نہ صرف مہندی لگے۔۔"وہ لمحے بھر کو ٹھہرا تھا۔اسکے مٹی سے لتھڑے ہاتھوں کو دیکھا۔پھر نگاہیں اسکی آنکھوں تک اٹھیں۔۔"بلکہ اسکے یہ مٹی لگے ہاتھ بھی مجھے اتنے ہی عزیز ہیں۔"سیلینہ کی پشت بالکل دیوار سے جالگی تھی۔وہ سانس روکے اسے دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم یہ۔۔کیا کررہے ہو۔۔؟" زبان اٹکی۔۔الفاظ خشک حلق سے نکل نہیں پائے۔اس نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

"اندر جا کر سوچنا۔۔کہ میں کیا کررہا تھا۔"اور اسکی بات پر سیلینہ کے دونوں رخسار گلابی ہوئے تھے۔وہ اگلی کوئی بات کئے بغیر ہی ساتھ سے نکلتا چلا گیا۔وہ جانے کتنے پہر وہیں ایستادہ رہی۔مالی کے آواز دینے پر اسے احساس ہوا کہ وہ داخلی روش پر کھڑی ہے۔وہ اسی ٹرانس میں اندر چلی آئی تھی۔حنیفہ نے اسے چہرہ گھما کر دیکھا۔۔وہ کمرے سے باہر نکل رہے تھے۔

"تم نے کیا چہرے پر بھی باغبانی کی ہے۔۔؟"

"جی۔۔؟" اس نے یکدم ہی غائب دماغی سے چونک کر کہا تھا۔حنیفہ نے اسکے ہاتھوں اور چہرے کی جانب اشارہ کیا۔۔

"کیا کیا ہے یہ۔۔؟"اس نے یونہی دیوار گیر آئینے میں اپنا سراپا دیکھا تھا۔شاک سے آنکھیں پھیلیں۔۔یا اللہ۔۔میں کب سے ایسی لگ رہی تھی۔۔؟!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اففف۔۔"

"کیا ہوا۔۔؟" حنیفہ نے چونک کر اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

"بابا میں کب سے ایسی لگ رہی تھی کیا۔۔؟"آواز میں شدید صدمہ تھا۔

"کیسی۔۔؟" وہ اسکی بات سمجھ نہیں پائے تھے۔۔

"ایسی۔۔؟"انہوں نے اسے سر سے پیر تک دیکھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے تو پیاری لگ رہی ہو۔اور اس جمپ سوٹ میں تو اور بھی اڈوربیل لگ رہی ہو۔۔کیا ہوا۔۔؟"

لیکن وہ اپنے کمرے کی جانب بھاگ گئ تھی۔پیچھے کار ڈرائیو کرتا وہ اب تک مسکرا رہا تھا۔پھر سر جھٹکا۔حد ہے اس لڑکی سے۔۔!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نکاح میں محض ایک دن رہ گیا تھا۔آج سائرہ نے ڈھولکی رکھی تھی۔سیلینہ کے ہاتھوں پر مہندی لگنی تھی۔لاؤنج کے صوفوں کو ذرا پرے کھسکا کر، درمیان میں بچھے قالین پر لڑکیاں دائرہ بنائے بیٹھی تھیں۔سیلینہ ایک جانب صوفے پر براجمان تھی۔اسکے دونوں ہاتھوں پر مہندی لگ رہی تھی۔سائرہ کی کسی بات پر وہ ہنس بھی رہی تھی۔آج حنیفہ نے سردار کو بھی بلایا تھا۔سلمان بھی چلے آئے تھے۔ارمان البتہ ڈیوٹی پر تھا۔وہ نہیں آسکا۔اسے کل نکاح کے لیے ویسے بھی چھٹی چاہیے تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایک جانب رکھے صوفوں پر وہ تینوں براجمان باتیں کررہے تھے۔گاہے بگاہے لڑکیوں پر نگاہ بھی ڈال لیتے جو سیلینہ کو کسی بات پر تنگ کررہی تھیں۔سائرہ سب سے زیادہ پیش پیش تھی۔وہ لڑکیاں بھی اسی کی دوستیں تھیں۔

"دادا۔۔یاسر کے کیا حالات ہیں۔۔؟" سائرہ نے اسے دیکھتے ہوئے دادا کو معنی خیزی سے ہانک لگائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بالکل ویسے ہی جیسے ہمیشہ سے تھے۔ایجنسی کے کام۔۔مصروفیت۔۔ کیسس۔۔صد شکر کہ وہ کل ایجنسی نہیں جائے گا۔"انہوں نے قدرے بدمزہ ہو کر کہا تو سائرہ ہنسی۔پھر سیلینہ کو دیکھا۔وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔سائرہ سے کچھ بعید نہیں تھا۔اسی پہر کوئی داخلی دروازے سے اندر داخل ہوا تو سب نے گردنیں پھیر کر یکبارگی اس جانب دیکھا۔شگفتہ سامنے موجود تھی۔حنیفہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ڈھولکی رک گئی۔لڑکیاں چپ ہوگئی تھیں۔وہ آگے بڑھ آئی تھی۔سیلینہ نے رخ پھیر لیا۔کچھ پل بعد وہ ادھوری مہندی لیے، اسکے سامنے کمرے میں براجمان تھی۔شگفتہ نے اسکے چہرے کو بغور دیکھا تھا۔

"کیا تم اس سے شادی کرنے پر اتنی زیادہ خوش ہو، سیلین۔۔؟"

اس نے گہرا سانس لے کر چہرہ اٹھایا تھا۔

"ماں اگر آپ پھر سے بدمزگی چاہتی ہیں تو میرا خیال ہے کہ ہمیں بات نہیں کرنی چاہیئے۔میں اپنا موڈ نہیں خراب کرنا چاہتی۔مجھے لگتا ہے کہ میں پچھلی دفعہ میں آپکی تمام غلط فہمیاں دور کرچکی تھی۔"

وہ چند پل اسکا چہرہ دیکھتی رہی۔پھر سیدھی ہو بیٹھی۔

"کیا تم اپنی ماں کو نکاح میں شرکت کی بھی اجازت نہیں دوگی۔۔؟"اس نے یکلخت ہی چونک کر چہرہ اٹھایا تھا۔

"آپ۔۔شرکت کرنا چاہتی ہیں۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں۔۔میں اپنی بیٹی کے نکاح میں شریک ہونا چاہتی ہوں۔مجھے حنیفہ نے ہی بتایا تمہارے نکاح کا۔ وہ نہیں چاہتا کہ تمہیں اس اہم دن پر کسی بھی قسم کی کمی محسوس ہو۔وہ تمہیں اس گھر سے بالکل کسی نارمل لڑکی کی طرح رخصت کرنا چاہتا ہے۔بلاشبہ وہ ایک بہت اچھا باپ ہے۔۔" سیلینہ اسے چند پل دیکھتی رہی تھی۔پھر وہ آگے بڑھی اور اس سے آلگی۔

" میں آپکو مس کررہی تھی، ماں۔۔کوئی بھی انسان آپکی کمی پوری نہیں کرسکتا۔"

شگفتہ نے گہرا سانس لے کر اسے اپنے ساتھ لگائے رکھا تھا۔جب وہ دونوں کمرے سے باہر نکلیں تو چہرے آنسوؤں سے دھلے دھلائے سے لگ رہے تھے۔باہر موجود نفوس نے یکدم ہی سکون کا سانس لیا۔سائرہ نے ڈھولک سنبھال لی تھی۔اب وہ لڑکیوں کے ساتھ مل کر گارہی تھی۔سیلینہ دوبارہ درمیان میں آبیٹھی تھی۔اسکی ادھوری مہندی مکمل کی جارہی تھی۔شگفتہ اب سردار سے نکاح کے متعلق کچھ گفتگو کررہی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbanks.com

اسی پہر سفید محل میں وہ اپنے اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھا کسی کام میں مصروف تھا۔جینز پر ٹرٹل نیک سوئٹر پہنے۔۔مصروف سا۔۔اگلے ہی پل میثم نے دروازے پر دستک دی تھی۔پھر اسے دھکیل کر ہلکا سا اندر جھانکا۔

"ہوں۔۔؟"

"بڑی بیگم صاحبہ آئی ہیں۔۔"اسکے ہاتھ یکدم ہی ٹھہر گئے تھے۔ایک پل کے لیے چہرہ پھیر کر میثم کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"انہیں کہہ دو۔۔دادا نہیں ہیں گھر پر۔۔"

"وہ آپ سے ملنے آئی ہیں۔۔"وہ جو پھر سے کام کی جانب متوجہ ہونے لگا تھا،اگلے ہی پل ٹھہر سا گیا۔کچھ لمحات بعد وہ کمرے کا دروازہ اپنے پیچھے بند کرتا باہر نکل رہا تھا۔سردار نے جانے کون سے ملازمین کو شہر سے بلوایا تھا۔وہ گھر کو سفید پھولوں سے سجا رہے تھے۔ایک جانب جالی دار پردے بھی رکھے تھے۔چاندنیاں بھی موجود تھیں۔وہ سب پر ایک نگاہ ڈال کر مہمان خانے کی جانب بڑھ آیا تھا۔سلطانہ اسے صوفے پر بیٹھی نظر آئی۔سیاہ لباس میں ملبوس، نک سک سے تیار۔۔وہ یا تو کسی ایونٹ میں شرکت کرنے جارہی تھی یا واپس آرہی تھی۔۔

وہ اسکے سامنے صوفے پر آبیٹھا۔سنجیدگی سے اسے دیکھا۔۔

"تو تم آخر کار۔۔شادی کررہے ہو۔۔"

"جی۔۔کیوں ملنا چاہتی تھیں آپ مجھ سے۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اسے دیکھتی رہی۔لبوں پر تکلیف دہ سی مسکراہٹ آٹھہری۔

"بروکن فیمیلز کے بچے شادیوں کے بعد اکثر خوش نہیں رہتے،یاسر۔۔کیا تمہیں یقین ہے کہ تم خوش رہ سکو گے۔۔؟"اسکے لہجے میں تلخی نہیں تھی۔البتہ سوال بہت تلخ تھا۔وہ بغیر اثر لیے اسے دیکھتا رہا۔

"کیا آپ مجھ سے یہ بات کرنا چاہتی تھیں۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے تم سے ایک اہم سوال پوچھا ہے۔اگر تمہارے پاس اسکا واضح جواب نہیں تو یقیناً میری پیشن گوئی سچ ثابت ہوگی۔"وہ سیدھا ہو بیٹھا تھا۔اسکی آنکھیں اب کہ زخمی سی دکھ رہی تھیں۔

"اپنی اولاد کے بارے میں والدین کو ایسی پیشن گوئیاں کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔بروکن فیمیلز کے بچے اکثر شادیوں کے بعد خوش نہیں رہ سکتے۔پچھلی زندگی کا زہر انکی اگلی زندگی میں گھلنے لگتا ہے۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس زہر کو پھیلنے سے روک نہیں سکتے۔۔لیکن ماما۔۔ہر دفعہ ایسا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔اس زہر آلود چکر کو کسی ایک انسان کو توڑنا ہی ہوتا ہے۔اس سے پہلے کہ یہ چکر میری نسلیں تباہ کردے۔۔ میں اس چکر کو روک دونگا۔ میں اپنی پچھلی زندگی کا زہر، اپنی اگلی زندگی میں گھلنے نہیں دونگا۔میں وہ سب غلطیاں کبھی نہیں کرونگا جو آپ نے اور بابا نے کی تھیں۔۔"

سلطانہ کے چہرے پر موجود مسکراہٹ ویسی ہی رہی۔اس نے حلق سے بہت سی گرہیں نگل کر اسے دیکھا تھا۔پھر اٹھ کر اسکے پاس چلی آئی۔وہ چہرہ اٹھائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"میں خدا سے دعا کرونگی کہ تم کبھی اپنی زندگی میں وہ غلطیاں نہ دہراؤ۔"وہ آگے بڑھی اور پھر یاسر کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما۔وہ جیسے سن ہوگیا تھا۔نگاہیں پتھرا گئی تھیں۔سلطانہ اب جھک کر اسکا ماتھا چوم رہی تھی۔وہ ساکت رہا۔اسکی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر یاسر کے ہاتھوں پر گرے تھے۔

"میں تمہیں یہاں مبارک باد دینے آئی تھی، یاسر۔۔اس رشتے سے تمہیں بدظن کرنے نہیں۔میں بھی نہیں چاہتی کہ میری نسل میں کوئی بھی ٹاکسک پیٹرن داخل ہو۔میں تمہارے بابا سے بہت پیار

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کرتی تھی، بچے۔ لیکن اس نے وقت پر میری قدر نہیں کی۔ میں نے بھی انا میں اسکی قدر کرنا چھوڑ دی۔۔ لیکن میں تمہیں بھول گئی۔۔ میں اس سب میں بھول گئی تھی کہ میرا ایک بیٹا میرے لمس کے لیے تڑپتا رہتا ہے۔ میں نے کوتاہی کی۔۔ میں نے بہت بڑی کوتاہی کردی۔ لیکن میں تم سے معافی مانگنا چاہتی ہوں، بیٹا۔۔" وہ اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھنے لگی تو یاسر کرنٹ کھا کر اٹھا۔ ساتھ ہی دونوں بازوؤں سے تھام کر اسے بھی اٹھایا۔ وہ بے تحاشہ رو رہی تھی۔ یوں لگتا تھا کہ آج وہ کسی بھی طرح معافی کے بغیر یہاں سے ٹلنے والی نہیں تھی۔

"یہ آپ کیا کر رہی ہیں، ماں۔۔؟"

کچھ اسکے اندر ٹوٹا تھا۔

"مجھے اس لڑکی نے آکر بتایا کہ تم مجھے بہت پہلے معاف کر چکے ہو۔ کچھ ہی دنوں میں مجھے قبول بھی کرلوگے۔ میرا دل امید کی شمع کو بجھنے نہیں دیتا۔ میرا وجود ہر آن اس بات پر مصر رہتا ہے کہ تم مجھے کبھی نہ کبھی تو قبول کر ہی لوگے۔ کیا تم مجھے اپنی اس نئی زندگی میں، بحیثیت ماں قبول نہیں کرسکتے، یاسر۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے دونوں بازوؤں سے تھامے، وہ اسے جھنجھوڑ رہی تھی۔ بے تحاشہ آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر اسکے ہاتھوں پر گرنے لگے۔ اسے لگا وہ انکار نہیں کرسکے گا۔ وہ انہیں خالی خالی سا دیکھنے لگا تھا۔

"کیا یہ آپ سے سیلینہ نے کہا تھا۔۔؟ کہ میں آپکو جلد قبول کرلونگا۔۔؟" اس نے بہت دھیمے سے لہجے میں پوچھا تھا۔ سلطانہ نے محض سر اثبات میں ہلایا تھا۔ اسکی آنکھوں میں امید اور خوف، بیک وقت ہلکورے لینے لگے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"اس نے ایسا کیوں کہا۔۔؟"

"کیونکہ وہ تم سے محبت کرتی ہے۔جب سب نے کہا کہ اس نے تمہیں استعمال کیا ہے تو مجھے بالکل بھی ناگوار نہیں گزرا تھا۔کیونکہ وہ تمہیں کبھی جان بوجھ کر تکلیف دے ہی نہیں سکتی تھی۔ اس نے جو بھی کیا انجانے میں کیا تھا۔۔"

"آپ میری اس سے شادی کے خلاف نہیں ہیں۔۔؟"

سلطانہ نے تیزی سے سر نفی میں ہلایا تھا۔رخساروں پر موجود آنسوؤں کو جلدی سے صاف کیا۔وہ پہلی بار غیر جانبداری سے اپنے بارے میں۔۔اپنی زندگی کے بارے میں اس سے سوال کررہا تھا۔

"سیلینہ مظہر سے زیادہ محبت تم سے کوئی نہیں کرسکتا۔"وہ کچھ کہہ نہیں پایا۔اسے لگا کہ واقعی سیلینہ سے زیادہ اس سے کوئی محبت نہیں کرسکے گا۔

"کیا میں ایک دفعہ۔۔بس ایک دفعہ تمہارے گلے لگ سکتی ہوں۔۔؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

اور وہ اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔کیا وہ اسے انکار کرسکتا تھا۔۔؟ اگر آج وہ اسے انکار کردیتا تو شاید بابا اسے کبھی معاف نہیں کرتے۔بابا کیا اسے تو سیلینہ بھی معاف نہیں کرتی۔اسکے حلق میں آنسو جمع ہونے لگے تھے۔وہ وہی چھوٹا سا یاسر بن گیا تھا۔سلطانہ اگلے ہی پل اسکے سینے سے آلگی تھی۔ اس نے جانے کیسے اسکے آس پاس اپنے بازو لپیٹ دیے۔دل میں جیسے کوئی چبھن باقی نہ رہی۔اندر داخل ہوتے سردار اپنی ہی جگہ ٹھہر گئے تھے۔ان کے لیے یہ منظر بہت بے یقین تھا۔

"میں نے تمہیں بہت یاد کیا ہے، یاسر۔۔بہت زیادہ۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ بلند آواز سے رو رہی تھی۔یاسر نے آنکھیں بند کرلیں۔۔اس نے سلطانہ کو خود سے ہٹانے کی کوشش نہیں کی تھی۔یکدم ہی کسی کی ہچکیوں پر ان دونوں نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا۔سردار دروازے میں ایستادہ آنکھیں رگڑ رہے تھے۔

"اف۔۔میں نے یہ منظر دیکھنے کے لیے جانے کتنی دعائیں کی ہیں۔۔میرے بچوں۔۔"وہ آگے بڑھے اور ان دونوں کے گرد اپنے ہاتھ لپیٹے۔یاسر ہنس دیا تھا۔سلطانہ بھی روتے روتے ہنس دی تھی۔دادا کے ہاتھ اتنے مضبوط نہیں تھے کہ ان دونوں کو سمیٹ سکتے۔یاسر نے ان دونوں کو اپنے طاقتور ہاتھوں میں سمیٹ لیا تھا۔وہ تینوں ہی رو رہے تھے۔بابا کہیں دور کھڑے اداسی سے مسکرائے تھے۔ہوا کی سرسراہٹ میں خوشیاں تھیں۔۔سکون تھا۔۔محبت تھی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات گہری ہوگئ تھی۔اسکی مہندی سوکھ گئ تھی۔سب اپنے اپنے گھروں کو پلٹ گئے تھے۔ہر جانب سکینت سی تحلیل تھی۔وہ بھی تھک ہار کر کمرے میں چلی آئ تھی۔اسی پہر اسکا فون بجنے لگا تھا۔اس نے دوپٹہ اتار کر بیڈ پر ڈالا اور سائیڈ ٹیبل کی جانب بڑھ آئ۔دوسری جانب اپنے کمرے میں بیڈ پر دراز یاسر، اوپر موجود ترچھی چھت کے شیشے سے خوبصورت رات تک رہا تھا۔اس نے فون اٹھالیا۔

"یہ کونسا وقت ہے شرفاء کو فون کرنے کا۔۔؟ اور ایک دلہن کو فون کرنا تو بہت ہی نازیبا سی بات ہے۔۔خاص کر اسکے ہونے والے شوہر کا۔"اسکی آواز میں شرارت سی تھی۔لبوں پر مسکراہٹ بھی دبا رکھی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"سیلینہ۔۔"

یاسر کی مدھم سی آواز ابھری تو وہ سنجیدہ ہوئی۔دل بے اختیار ہی پریشان ہوا تھا۔

"تم ٹھیک ہو۔۔؟کیا ہوا۔۔؟"

"تم مجھے پہلے کیوں نہیں ملیں۔۔؟"وہ یکدم چپ سی ہوگئی تھی۔پھر اپنے پیروں کو اوپر چڑھالیا۔ چہرے پر مسکراہٹ پھر سے امڈ آئی تھی۔سائیڈ ٹیبل پر سنہرا سا لیمپ روشن تھا۔کمرے میں خوابناک سا اندھیرا پھیلا تھا۔

"کیوں گارڈ جی۔۔ایسا کیا ہوگیا کہ آپکو ہماری قدر آگئی۔۔؟"نرمی سے پوچھا۔

"سیلینہ۔۔"

"تم دوسری دفعہ میرا نام لے رہے ہو۔اب بتاؤ۔۔کیا بات پریشان کررہی ہے۔؟"

"تم نے ماما سے یہ کیوں کہا تھا کہ میں انہیں جلد ہی قبول کرلونگا۔میں نے تو صرف تمہیں یہ بتایا تھا کہ میں انہیں معاف کرچکا ہوں۔"سیلینہ نے دوسری جانب گہرا سانس لیا تھا۔

"پتہ ہے یاسر۔۔تم بہت مضبوط ہو۔ایسے ہی کسی کے سامنے نہیں چیختے۔تم محافظ ہو۔حفاظت کرنے والے ویسے بھی بہت طاقتور ہوتے ہیں۔انہیں کوئی چیز خوفزدہ نہیں کرتی۔وہ ہر شے جھیلنے کی ہمت رکھتے ہیں۔لیکن جانتے ہو۔۔ہر انسان پر اک کمزور پہر ضرور وارد ہوتا ہے۔تم ہر وقت مضبوط نہیں رہ سکتے۔اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم ہر وقت مضبوط رہ سکتے ہو تو تم ایک بہت بڑی غلط فہمی کا شکار ہو۔جب تم نے مجھے چھت پر بتایا کہ تم انہیں معاف کرچکے ہو، تب مجھے اندازہ تھا کہ تم

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

انہیں جلد ہی قبول بھی کرلوگے۔کیونکہ تم۔۔تھک گئے تھے۔اتنی طویل رنجش پال کر تم تھکنے لگے تھے۔تم قبول نہیں کررہے تھے، حالانکہ تمہیں بہت پہلے یہ کرلینا چاہیے تھا۔میں نے بس تمہارے لیے آدھا کام کیا ہے۔باقی کا کام اب بھی تمہیں ہی کرنا ہے۔۔"

وہ سکون سے بول کر خاموش ہوئی تو ہر جانب خاموشی چھا گئی۔۔

"میں نے باقی کا کام کرلیا ہے، سیلینہ۔۔"

اور وہ اپنے ناخنوں کو دیکھ رہی تھی،یکلخت ہی سیدھی ہوئی۔آنکھیں حیرت سے چند پل پھیلی رہیں۔۔

"کیا۔۔؟!"

"میں انہیں قبول کرچکا ہوں۔وہ باہر دادا کے ساتھ کل کی تیاریوں کو ڈسکس کررہی ہیں۔اور وہ مجھے اتنی خوش لگ رہی ہیں کہ مجھے اپنے پچھلے ہر رویے پر شدید افسوس ہورہا ہے۔میں نے اتنے سال ایسے ہی ضائع کردیے۔اگر تم اب بھی یہ آدھا کام نہیں کرتیں تو میں ایسی نعمت سے محروم رہ جاتا۔تم مجھے اتنی دیر سے کیوں ملی ہو۔۔؟"

اس نے یاسر کا ایسا لہجہ پہلی بار سنا تھا۔وہ اسے کبھی اتنا کمزور اور بے بس نہیں محسوس ہوا تھا۔وہ تو ہمیشہ اٹل لہجوں میں بات کرنے کا عادی تھا۔وہ کچھ بول نہیں سکی۔اسکے پاس بولنے کے لیے کچھ نہیں تھا۔

"دادا اور آنٹی کو خوش دیکھ کر کیسا لگ رہا ہے۔۔؟"

www.urdunovelbank.com

"بہت اچھا۔میرے پاس اس فیلنگ کو بتانے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ایسا لگ رہا ہے جیسے سالوں کی تشنگی چند لمحات میں ہی ختم ہوگئی ہے۔"وہ اٹھ بیٹھا تھا۔اس دفعہ وہ پورے دل سے مسکرائی تھی۔

"یہ کوئی احسان نہیں کیا ہے میں نے تم پر۔۔تم نے بھی تو مجھے میرے بابا لوٹائے ہیں۔وہ جن سے ملنے کی امید مجھے کبھی نہیں تھی۔مجھے مراد تایا بالکل نہیں پسند۔لیکن وہ ہمیشہ سورہ رحمان کی ایک آیت کو کوٹ کیا کرتے تھے۔۔کہ احسان کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہے۔۔؟ اور میں سوچتی تھی کہ اس سے زیادہ مکمل بات اور کیا ہوسکتی ہے بھلا۔۔؟"وہ ایک ہتھیلی سامنے پھیلائے اپنی سوکھی مہندی دیکھ رہی تھی۔مہندی سوکھنے کے باعث جگہ جگہ سے اترنے لگی تھی۔رنگ گہرا سرخ آیا تھا۔

"کچھ انسان آپکے لیے بہت بڑی نعمت ہوتے ہیں،یاسر۔۔تم میرے لیے ان انسانوں میں سے ہو۔میرے جیسے راہب۔۔میرے خاندان والوں جیسے بچھو نہیں۔۔"اک پچھلی بات کے حوالے پر یاسر ہلکا سا ہنس دیا تھا۔وہ خود بھی ہنس رہی تھی۔

"جانتے ہو۔۔اس بار تمہارے نام کی مہندی لگوائی ہے۔۔پورے ہوش و حواس کے ساتھ۔۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ بیوقوفیاں اگر عقل مندی کے ساتھ کی جائیں تو اتنی خوبصورت ہوجاتی ہیں۔"وہ کہہ کر مسکرائی۔

"بیوقوفیاں عقل مندی کے ساتھ صرف آپ ہی کرسکتی ہیں، محترمہ۔۔"

اور وہ ہنسی تھی۔پھر کچھ یاد آیا تو سیدھی ہو بیٹھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا تم نے مجھے معاف کردیا ہے۔۔؟"

"ہاں۔۔"

"پھر اتنے دن مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئے تھے تم۔۔؟" اب کہ لہجے میں شکوہ سا تھا۔

"مجھے اب بہت افسوس ہورہا ہے۔"

"کس بات پر۔۔؟"

"اسی بات پر کہ میں تم سے ملنے کیوں نہیں آیا۔"

"تم اتنی اچھی باتیں کروگے تو میں تم سے لڑونگی کیسے۔۔؟" وہ یکدم ہی بولی تھی۔وہ دوسری جانب ہنس دیا۔

تمہیں لڑنا کیوں ہے۔۔؟"

"میں لڑونگی نہیں تو تم سے ناراض نہیں ہوسکتی۔ناراض نہیں ہونگی تو تم مجھے مناؤگے کیسے۔۔؟ تم مناؤگے نہیں تو میری ایک دیرینہ خواہش دیرینہ ہی رہ جائے گی۔۔"

"گاڈ۔۔!تم ایکٹریس کیوں ہو آخر۔۔؟ اس امیجینیشن کے ساتھ تمہیں رائٹر ہونا چاہیے تھا۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔پھر کھڑکی تک چلا آیا۔لہجے میں شرارت تھی۔وہ یقیناً اسکے چڑنے سے لطف اندوز ہورہا تھا۔

" مجھے رائٹرز ذرا سے بھی نہیں پسند۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیوں۔؟ تم نے یہ بات پہلے بھی کہی تھی۔رائٹرز تو بہت باعزت اور معاشرے کا اہم جزو ہوتے ہیں۔تمہیں کیا مسئلہ ہے ایسے بے ضرر لوگوں سے۔۔؟" لہجے میں اب بھی شرارت تھی۔وہ جانتا تھا سیلینہ اب اسے کیا جواب دینے والی تھی۔

"بنو مت زیادہ۔تم جانتے ہو لکھاری اصل میں کیسے لوگ ہوتے ہیں۔تم بھی اسی ایجنسی میں کام کرتے ہو جس میں،میں کام کرتی ہوں۔ہم سب جانتے ہیں کہ رائٹرز ویسے ہرگز نہیں ہوتے جیسے پیش کیے جاتے ہیں۔باعزت، بے ضرر،۔۔ہنہ۔۔"اس نے سر جھٹکا تھا۔"خود پسند ،گھٹیا،مفاد پسند اور انتہائ آرٹیفیشل لوگ ہوتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ لکھ سکتے ہیں تو دنیا فتح کرسکتے ہیں۔ذرا سی تنقید برداشت نہیں کی جاتی ان سے۔کوئ کچھ کہہ دے تو ان پر بڑے بڑے مضامین لکھ کر مذمت کرتے ہیں۔جیسے دنیا میں اس ایک مذمت کی ہی تو کمی رہ گئ تھی۔بکواس۔۔"

لکھاریوں کے لیے اس کے دل میں بہت سا غبار تھا جو اب نکل چکا تھا۔وہ ایک ساتھ کہہ کر ہی سانس لے پائ تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ رائٹرز نے تمہارا اتنا دل دکھایا ہے۔"

"میں سوچنا بھی نہیں چاہتی اس خوشی کے موقع پر ان کے بارے میں۔"اس نے سر جھٹکا تھا۔یاسر نے بھی گہرا سانس لیا تھا۔پھر گھڑی کی جانب نگاہ پھیری۔رات کے دو بج رہے تھے۔

"اب میں فون رکھ رہی ہوں۔مجھے سونا چاہیے۔اگر نیند پوری نہیں ہوئ تو اسکن بالکل بھی فریش نہیں لگے گی۔اور اگر اسکن فریش نہیں ہوئ تو میں خوبصورت کیسے لگونگی۔۔؟" اس کے کہنے پر یاسر نے سر ہلایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"دنیا میں اور بھی بہت مسائل ہیں خوبصورت لگنے کے علاوہ۔"

"تم تو کہو گے۔۔تم ہمیشہ اچھے جو لگتے ہو۔ویسے میں ان لوگوں سے بہت جیلس ہوتی ہوں جو ہر وقت بغیر کسی محنت کے اچھے لگتے ہیں۔۔"

"تم مان رہی ہو کہ میں تمہیں ہر وقت اچھا لگتا ہوں۔۔؟"

"یہ میں بہت پہلے مان چکی تھی۔اب میں فون رکھ رہی ہوں۔تم بھی سو جاؤ۔اپنے نکاح والے دن تم دیر سے اٹھے تو کتنا برا لگے گا۔"اسی کے ساتھ اس نے اگلی بات سنے بغیر ہی فون رکھ دیا تھا۔ جونہی فون بند کیا تو ساتھ ہی گہرا سانس بھی لیا۔دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔صد شکر کہ یاسر نے اسکی چوری نہیں پکڑی تھی۔اس نے موبائل سامنے ڈال کر بے ساختہ ہی اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔کل اسکا نکاح تھا۔۔او گاڈ کل اسکا نکاح تھا۔۔

اس نے دونوں ہاتھوں سے گلابی ہوتے رخسار چھپائے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یاسر نے مسکرا کر فون ایک جانب ڈالا اور پھر سے بیڈ پر دراز ہوگیا۔اگلے ہی پل دادا نے اسکے کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھولا تھا۔وہ یکدم چونک کر اس جانب دیکھنے لگا۔

"تم یہاں لیٹے ہوئے ہو اور باہر بس ہم دونوں ہی کام کررہے ہیں۔۔"

"اب کیا جس کا نکاح ہے اس سے بھی کام کروائیں گے۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بالکل کروائیں گے۔۔شرافت سے باہر آجاؤ۔۔یہ جالی دار پردہ درمیان میں لگانا ہے۔ملازمین میں سے کسی کا بھی ہاتھ اتنا اوپر نہیں جارہا ہے۔"اسے چار و ناچار اٹھنا ہی پڑا۔اگلے کئ لمحات میں وہ جب اسٹول پر چڑھا، رسیاں باندھ رہا تھا تو اسے حیرت ہورہی تھی۔

"آپ یہ پردہ درمیان میں لگا کیوں رہے ہیں۔۔؟"

"بیوقوف۔۔ایک جانب تم اور دوسری جانب سیلینہ بیٹھے گی۔"وہ اسٹول سے گرتے گرتے بچا۔

"کیا۔۔!"

"تو اور کیا۔۔اب کام پر فوکس کرو۔۔"پیچھے بیٹھی سلطانہ ہنس دی تھی۔

"تھوڑی تو عزت کرلیں۔۔کل نکاح ہے میرا۔۔"دادا اسکے شکوے پر ہنسے تھے۔

"اسی لیے تو ہمارے پاس ہر ریزن ہے آج تمہاری بے عزتی کرنے کا۔۔"سلطانہ کا قہقہہ پیچھے سے ایک بار پھر ابھرا تھا۔وہ ان کے ایسے ہنسنے پر جھینپ سا گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں بہت ایکسائیٹڈ ہوں کل کے لیے۔میں تو اپنی شادی کے لیے بھی اتنا پرجوش نہیں تھا۔" اسٹول پر چڑھ کر جالی دار پردہ باندھتا وہ ہنسا تھا۔سردار کا بس نہیں چلتا تھا صبح کا نکاح ابھی کروالیتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

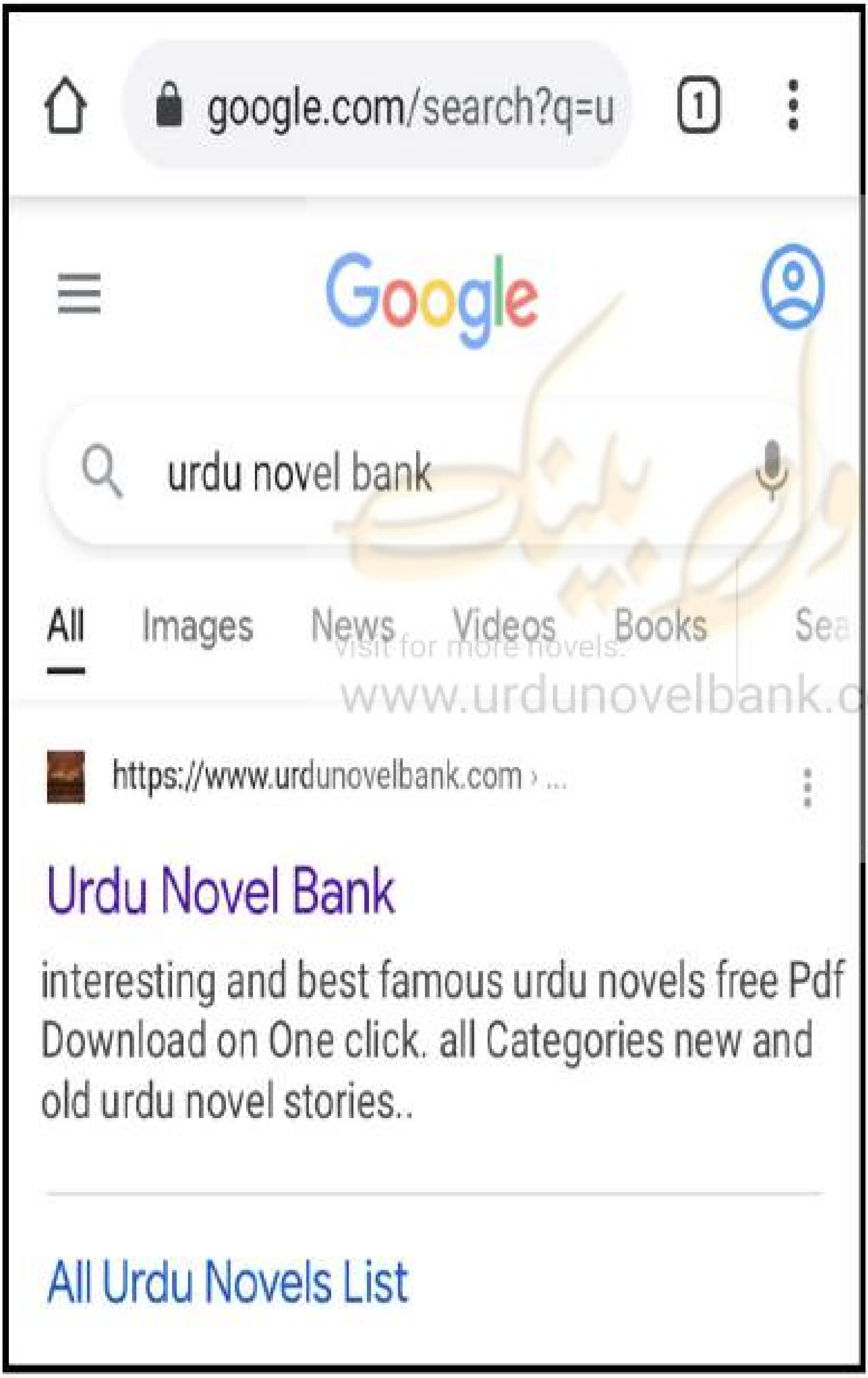

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

اگلی صبح آگئی۔۔اتنی روشن کہ آنکھیں چندھیا جانے کا خدشہ لگتا تھا۔

سفید محل آج سے پہلے کبھی اتنا سفید اور روشن نہیں لگا تھا۔۔

سردار بھاگے بھاگے ملازمین کو ہدایات دے رہے تھے۔سلطانہ بھی سفید خوبصورت لباس میں ملبوس، فون پر کسی سے محو گفتگو تھی۔سردار نے آج سفید کرتے پر، سیاہ واسکٹ پہن رکھی تھی۔ آنکھوں پر سنہرے فریم کی عینک بھی لگا رکھی تھی۔یاسر نے بھی سفید کرتا پہنا تھا۔اسکے ساتھ اس نے کندھے پر سیاہ شال لے رکھی تھی۔کچھ ہی پل میں چند اور گاڑیاں گھر کے سامنے آرکیں۔سردار،یاسر اور سلطانہ انہیں رسیو کرنے باہر تک آئے تھے۔کچھ ہی دیر میں ساحر بھی چلا آیا تھا۔سفید کرتے میں ملبوس۔۔وجیہہ اور اونچا سا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

گھر میں جالی دار پردے کے اس پار مرد براجمان تھے۔۔

دوسری جانب خواتین بیٹھی تھیں۔کچھ ہی پل بعد سیلسہ کو لایا گیا۔۔وہ سائرہ کے ساتھ آئی تھی۔ اسکے سفید کامدار دوپٹے پر، سرخ ستاروں والا جالی دار دوپٹہ آگے تک کر کے ڈالا گیا تھا۔وہ پردے کے اس پار بالکل یاسر کے عین سامنے بٹھائی گی تھی۔یاسر کے دائیں جانب ارمان اور بائیں جانب سردار بیٹھے تھے۔نکاح خواں اب نکاح نامے کی چند اہم سطور پڑھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(وہ ایجنسی میں اسے پہلی دفعہ دیکھ رہا تھا۔۔سیاہ لباس میں ملبوس۔۔لاپرواہ اور خوبصورت۔۔اب وہ اسے سڑک پر اپنا مفلر دے رہا تھا۔وہ اس سے کسی بات پر بحث کررہی تھی۔اب وہ اسے اسٹیج سے واپس لارہا تھا اور وہ اسکے ساتھ کھنچتی چلی جارہی تھی۔۔اب وہ اسکے ساتھ زینوں پر چڑھ رہا تھا۔۔وہ اسے بیہوشی کی حالت میں لیے ہاسپٹل بھاگ رہا تھا۔۔وہ اسکے لیے ناخوشی سے برگر اور کوک لیے، اسکے اپارٹمنٹ تک جارہا تھا۔۔وہ اسکے ساتھ ریمپ پر چل رہا تھا۔۔وہ حنیفہ کے ساتھ اسکے لیے تلخی سے بحث کررہا تھا۔۔اب وہ اسکے لیے واجد کو درمیان میں روک رہا تھا۔۔)

نکاح خواں اب تک سطور پڑھ رہا تھا۔۔وہ جالی دار پردے کے پار بیٹھی سیلینہ کو دیکھ رہا تھا۔۔ سنہری سی افشاں تھی جو ان دونوں پر گرنے لگی تھی۔

(وہ بھاگ کر اس سے آلگی تھی۔۔اب وہ اسکا خون آلود ہاتھ دبائے ہوئے تھی۔۔وہ اسکے سامنے ہتھیلیاں پھیلائے اسے اپنی مہندی دکھا رہی تھی۔۔وہ اسکے جھمکے کو اسکے بالوں سے علیحدہ کررہا تھا۔۔اب وہ زینوں پر اس سے ایک زینے اوپر کھڑا، اسے کچھ سمجھا رہا تھا۔۔اب وہ اسے تاریک گلیوں میں حملہ آور سے بچا رہا تھا۔اب وہ اسے بارش تلے سینے پر بند مٹھیوں سے مار رہی تھی۔۔ اب وہ اس سے لگی رو رہی تھی۔۔)

اس نے نکاح خواں کے سوال پر آہستگی سے 'قبول ہے' کہا تھا۔۔

(اب وہ اسکے پیچھے کھڑی اسے ایسی خوفناک جگہوں پر بیٹھنے سے منع کررہی تھی۔۔)

"قبول ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب وہ اسکے زخم پر پٹی باندھ رہی تھی۔۔اور وہ رو رہی تھی۔۔جیسے زخم یاسر کو نہیں بلکہ اسے (لگا ہو۔۔)

اس نے ایک بھی نگاہ اس سے ہٹائے بغیر اسی روانی سے "قبول ہے" کہا تھا۔۔اس سے اب کاغذات پر دستخط کروائے جارہے تھے۔وہ پرسکون چہرے کے ساتھ دستخط کرتا جارہا تھا۔

اگلے ہی پل نکاح خواں سیلینہ کی جانب اٹھ کر گیا۔اس نے جالی دار سرخ دوپٹے کے پار سے یاسر کو دیکھا تھا۔وہ چند پل دیکھتی رہی۔نکاح خواں اب پھر سے سطور پڑھ رہا تھا۔

(وہ آگے جھکی ایک رخسار تلے ہاتھ رکھ کر اسکی رائٹ پروفائل بہت دلچسپی دیکھ رہی تھی۔۔اب وہ اسکی آنکھوں کی تعریف بھری ایجنسی میں کررہی تھی۔۔اب وہ اسے گولیاں لگنے پر رو رہی تھی۔۔اب وہ اسکے پیچھے ہیلز کے ساتھ بھاگ رہی تھی۔۔اب وہ اسکے ساتھ کھنچی چلی جارہی تھی۔۔وہ بارش تلے اسکے لیے بری طرح بھیگ رہا تھا۔۔وہ قدیم محل کے اندر اسکے لیے داخل ہورہا تھا۔۔اب وہ اسکے خون آلود وجود کو اپنے ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے تھا، باوجود اسکے کہ وہ اسکے ہاتھوں استعمال ہوا تھا۔۔)

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"قبول ہے۔۔"اس نے خود کو کہتے سنا۔۔اسکی آواز مدھم تھی۔آنکھوں میں ہلکی سی نمی بھی تھی۔۔

(وہ سرخ حویلی میں ننگے پیر بھاگ رہی تھی۔۔پھر وہ اس سے آلگی تھی۔۔اب وہ اسے خود سے الگ کررہا تھا۔۔وہ دونوں چھت کی تاریکی میں بیٹھے کسی بات پر ہنس رہے تھے۔وہ اسے ایجنسی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں نماز پڑھتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔وہ دادا اور اسکی نوک جھونک پر مسکرا رہی تھی۔۔وہ اسے اب کسی کے سامنے اپنی منگیتر کہہ رہا تھا۔۔وہ اسکے لیے لاان شارکس سے لڑ رہا تھا۔۔)

یادوں کا ایک بے ترتیب سا ریلا تھا، جو ایک ساتھ ہی اس پر وارد ہوا تھا۔۔اسکی آواز بھیگنے لگی تھی۔۔

"قبول ہے۔۔"اسکی آواز کا بھیگا سا تاثر یاسر تک پہنچ گیا تھا۔

(وہ اسکی کلائی تھامے اسے رونے سے منع کررہا تھا۔۔وہ زخم زخم تھا اور اسے آنسو بہانے سے روک رہا تھا۔)

"قبول ہے۔۔"

(وہ اسکی رخسار پر جھولتی لٹ پیچھے کررہا تھا۔۔اسکا کہنا تھا کہ وہ لٹ اسے پریشان کررہی تھی۔۔ حالانکہ سچ یہ تھا کہ اپنی لٹ میں الجھی اسکی آنکھیں سیلینہ نے دیکھ لی تھیں۔۔اس لٹ کو سلجھاتے وہ سیلینہ میں کہیں الجھ گیا تھا۔۔)

www.urdunovelbank.com

ایجاب و قبول کی مدھم آوازیں ابھریں۔۔پھر مبارک سلامت کی صدائیں ابھریں۔۔کاغذات پر دستخط کیے گئے تھے۔۔درمیان سے پردہ اٹھا لیا گیا۔۔اس نے ایک نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا۔اسکے اوپر سے سرخ دوپٹہ اتار لیا گیا تھا۔اسکا دوپٹہ کھلے بالوں پر نفاست سے ٹکا تھا۔ایک جانب سے سفید جھومر بھی جھانک رہا تھا۔کانوں میں بھاری بالیاں۔۔اسکی چوڑیاں۔۔اسکی مہندی۔۔اسکا ہلکا پھلکا سا بناؤ سنگھار۔وہ اپنی نظریں نہیں ہٹا پایا۔۔سب اب اسے جھک کر مبارک باد دے رہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھے۔وہ مسکرا کر مبارک باد قبول کررہی تھی۔۔پھر اس نے یاسر کی جانب دیکھا۔۔سرمئی آنکھیں۔۔اسکی پسندیدہ آنکھیں۔۔ان آنکھوں میں اپنے لیے ستائش دیکھنے پر اسکے رخسار گلابی ہوئے تھے۔۔اس نے نظریں پھیر لیں۔۔

اگلے کئی لمحات میں ان دونوں کو لاؤنج کے درمیانی صوفوں پر لا کر بٹھایا گیا تھا۔وہ دونوں شانہ بشانہ آ بیٹھے تھے۔۔سائرہ اپنے بھاری کامدار لباس کو بمشکل سنبھالتی، کچن سے میثم کے ساتھ مٹھائیاں لا رہی تھی۔ارمان یکدم ہی اسکے سامنے آیا تھا۔

"کچھ بوجھ میں اٹھا لوں۔۔؟" اس نے سر ہلا کر مٹھائی کی تھالی اسے تھما دی تھی۔پھر دوسری پلیٹ لیے باہر کی جانب بڑھی۔

"کہتے ہیں کہ جو دلہے اور دلہن کی جگہ پر بیٹھتے ہیں، ان کی شادی بھی بہت جلد ہو جاتی ہے۔۔"

"واقعی۔۔تھینک یو بتادیا آپ نے۔۔اب میں وہاں ہرگز بھی نہیں بیٹھونگی۔"اس نے کہا تو وہ رکا۔ چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے کہ سائرہ بے ساختہ ہنس دی تھی۔

"آپکو مجھ سے شادی کرنے کی جلدی نہیں ہے۔۔؟"

"بالکل بھی نہیں۔۔"

"اتنی سنگدل کیوں ہیں آپ۔۔؟"

"آپ نہیں جانتے۔۔؟ ہر خوبصورت لڑکی سنگدل ہوتی ہے۔۔"اتنا کہا اور آگے بڑھ گئی۔وہ پیچھے حیرت زدہ کھڑا رہ گیا تھا۔اب گھر والے باری باری ان دونوں کو مٹھائیاں کھلا رہے تھے۔ارمان

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے ہاتھ میں ایک عدد کیمرہ تھا جس سے وہ آڑھی ترچھی تصویریں لے رہا تھا۔دادا کی یاسر کے ساتھ ہنستی ہوئی تصویر۔۔یاسر کی دادا کو گھورتی ہوئی تصویر۔۔سیلینہ کے ساتھ دادا کی شرارت سے بھرپور تصویر۔۔سائرہ اور سیلینہ کی سرگوشی کی تصویر۔۔سلطانہ اور یاسر کی فارمل سی تصویر۔۔حنیفہ اور سلمان کی یاسر کو چھیڑتی ہوئی تصویر۔۔سیلینہ کی رخساروں پر ہاتھ رکھنے والی تصویر۔۔اسکی اور سائرہ کی تصویر۔۔اسکی اور یاسر کی تصویر۔۔شگفتہ اور سیلینہ کی گلے ملتے ہوئے تصویر۔۔حنیفہ اور سیلینہ کی پیاری سی تصویر۔۔سلمان اور سیلینہ کی پارٹنر ان کرائم والی تصویر۔۔ساحر اور ان دونوں کی تصویر۔۔میثم کے ساتھ یاسر اور سیلینہ کی تصویر۔۔آخر میں یاسر اور سیلینہ کی ایک دوسرے کی جانب دیکھتے ہوئے تصویر۔۔

بہت ساری خوبصورت یادیں تھیں جو جمع ہوتی جارہی تھیں۔تقریب ذرا سمٹی تو لاؤنج میں وہ چاروں رہ گئے۔

"ولیمے میں کس کس کو دعوت دی ہے۔۔؟"سیلینہ نے پوچھا۔۔

"ساری ایجنسی کے گارڈز کو۔۔"اسکے بجائے ارمان نے جواب دیا تھا اور وہ بے اختیار ہنس دی تھی۔سائرہ اور ارمان اب کسی تصویر پر بحث کررہے تھے۔سائرہ کا کہنا تھا کہ اس تصویر میں وہ اچھی نہیں لگ رہی، لہذا اسے ڈیلیٹ کردیا جائے لیکن ارمان کا ماننا تھا کہ وہ اسے سب سے اچھی اسی تصویر میں لگ رہی ہے۔وہ دونوں بحث کرتے اٹھ کر گئے تو سیلینہ اور یاسر لاؤنج میں تنہا رہ گئے۔وہ دونوں بالکل چپ بیٹھے تھے۔ایسے جیسے کرنے کے لیے کوئی بات ہی نہیں تھی۔خاموشی بہت آکورڈ ہوتی جارہی تھی۔ان دونوں کو ہی کچھ بولنا چاہیے تھا۔۔اور جونہی وہ دونوں فیصلہ کر

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے ایک دوسرے کی جانب ایک ساتھ مڑے تو لمحے بھر کو ٹھہر سے گئے۔پھر یکدم ہی دونوں ہنس دیے۔۔

"وہ میں۔۔"

"وہ میں۔۔"

اور ایک بار پھر ایک ساتھ بولنے پر وہ چپ ہوئے۔۔اور ہنس دیے۔سیلینہ نے رخساروں پر ہاتھ رکھ لیے۔اسے بہت ہنسی آرہی تھی۔شرم بھی آرہی تھی۔گدگدی بھی ہورہی تھی۔

"یہ تم اپنے رخساروں پر ہاتھ کیوں رکھتی ہو۔۔؟"یاسر نے اسے دلچسپی سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔ وہ گلابی چہرے کے ساتھ بتانے لگی۔

"ماں بتاتی ہیں کہ میں بچپن سے ایسی ہی ہوں۔۔جب بھی آکورڈ ہوتی ہوں تو اپنے رخساروں کو دونوں ہاتھوں سے چھپالیتی ہوں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اچھا تو تم ابھی آکورڈ ہورہی ہو۔۔؟" محظوظ ہو کر پوچھا۔اس نے اسکی جانب دیکھا۔پھر اسکی مسکراتی آنکھوں پر بے ساختہ ہی مہندی والے ہاتھ رکھے۔وہ ہنس رہی تھی۔یاسر مسکرا رہا تھا۔

"تم اب مجھے ایسے نہیں دیکھو گے۔۔"

"کیسے دیکھ رہا ہوں بھلا میں۔۔؟"اس نے اسکے ہاتھ آنکھوں سے نہیں ہٹائے تھے۔

"اف یاسر۔۔بدتمیزی مت کرو۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یار نکاح سے پہلے بھی دیکھنے نہیں دے رہی تھیں۔اب نکاح کے بعد بھی دیکھنے نہیں دے رہی ہو۔اور بدتمیزی میں کررہا ہوں۔۔؟" وہ جیسے حیران ہوا تھا۔

"تم مجھے ابھی مت دیکھو۔مجھے تمہارے ایسے دیکھنے پر گدگدی ہورہی ہے۔۔"وہ ساتھ ہنس بھی رہی تھی۔

"اچھا اب نہیں دیکھ رہا۔۔ہاتھ تو ہٹاؤ۔۔"

اس نے آہستہ سے اسکی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا دیئے تھے۔اسکی سرمئی آنکھیں سامنے آئیں۔اسکی ہنسی سمٹ گئی تھی۔وہ اب بے حد دلچسپی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیا دیکھ رہی ہو۔۔؟"

"دیکھ رہی ہوں کہ تم کتنے ظالم تھے جسے اپنی ہی آنکھیں پسند نہیں تھیں۔ ویسے تم ایسی آنکھوں سے نفرت کیسے کرسکتے ہو۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سب مجھے کہتے تھے کہ میری آنکھیں ماما جیسی ہیں۔مجھے اچھا نہیں لگتا تھا۔پھر وقت کے ساتھ ساتھ میں اپنی آنکھوں کو ناپسند کرنے لگا۔"

"خبردار۔۔جو اب تم نے ایسا کیا ہے ان کے ساتھ۔"اس نے مہندی والے ہاتھ سے تنبیہہ کی تھی۔یاسر کی نگاہیں اسکے سرخ ہاتھوں میں الجھیں۔اس نے بے ساختہ ہی اسکا ہاتھ پکڑا تھا۔پھر اس پر لگی مہندی دیکھنے لگا۔ساتھ ہی دوسرا ہاتھ بھی پکڑ کر دیکھا۔پھر سر اٹھایا۔۔

"میرا نام کہاں ہے۔۔؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"یہ تو تم ڈھونڈو گے نا۔۔"اس نے ایسے کہا جیسے کہہ رہی ہو کہ 'سوری جی۔۔میں اس میں آپکی ذرا سی بھی مدد نہیں کرسکتی۔'وہ اب بغور ان سرخ رنگوں میں اپنا نام ڈھونڈ رہا تھا۔ اسے اپنا نام نہیں ملا۔

"کہاں ہے۔۔؟ مجھے مل کیوں نہیں رہا۔۔؟"

"وہ اسی لیے کہ تم توجہ نہیں دے رہے۔۔"

"میں پوری توجہ سے ڈھونڈ رہا ہوں۔۔"اس نے سر اٹھائے بغیر انہماک سے کہا تھا۔وہ ہنس دی۔ پھر لبوں پر ہنسی دبا کر اسکے جھکے سر کو دیکھنے لگی۔کچھ محسوس کر کے یاسر نے سر اٹھایا اور پھر چونکا۔اسکی آنکھوں کی شرارت اسے کچھ غلط ہونے کی آگاہی دے رہی تھی۔

"نہیں ملا۔۔؟" آنکھیں پھیلا کر انداز سے پوچھا۔۔

"تم نے نام لکھوایا بھی ہے یا نہیں۔۔!"وہ مشکوک ہوچکا تھا۔سیلینہ کی دبی دبی سی ہنسی ابھری۔

"چچ چچ۔۔ایجنسی کا گارڈ۔۔جسے بڑے بڑے مجرمین مل جاتے ہیں۔۔اسے اپنی منکوحہ کی ہتھیلی پر مہندی سے لکھا اپنا نام نہیں مل رہا۔۔"کیا کمال افسوس تھا انداز میں۔یاسر کے نقوش بگڑے۔اس نے اب کہ اسکے ہاتھوں کو آنکھوں کے بالکل قریب کرلیا تھا۔اسکے ایسے قریب کرنے پر سیلینہ کی ہنسی ابھری۔۔کچھ غلط تھا۔۔یاسر نے پھر بے بسی سے چہرہ اٹھایا تھا۔

" سم تھنگ از آف۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں۔۔یہیں ہے تمہارا نام۔۔"وہ مصر تھی۔اسی پل سائرہ اندر آئی تو یاسر کو اسکی ہتھیلی پر جھکا دیکھ کر چونکی۔پھر بے ساختہ ہی اسکا قہقہہ ابھرا۔اسکے پیچھے اندر آتے ارمان نے بھی اسی سمت دیکھا تھا۔اسکی بھی ہنسی نکلی تھی۔۔

"کیا ہوا یاسر۔۔؟" ارمان نے آگے بڑھ کر پوچھا۔

"مجھ سے بات مت کرو۔۔میں اپنا نام ڈھونڈنے کے مشن پر ہوں۔۔"اس نے سر اٹھائے بغیر کہا۔ان تینوں کے قہقہے ابھرے۔ساحر بھی اندر چلا آیا تھا۔پھر آگے بڑھ کر ذرا جھکا۔یاسر کی انسپیکشن دیکھی۔

"تم غلط طرح سے نام ڈھونڈ رہے ہو۔۔"اسکے کہنے پر سب نے اسکی جانب دیکھا تھا۔

"لڑکیاں ایک ٹرک کے تحت نام لکھواتی ہیں۔۔ایک حرف کسی مہندی کے ڈیزائن میں ہوتا ہے اور دوسرا حرف کسی اور ڈیزائن میں۔یہ ایک پیٹرن کے تحت لکھا جاتا ہے۔ایسے کہ تمہارا نام دیکھنے پر پورا لکھا ہو ہتھیلی پر۔یہ ایک ساتھ کہیں نہیں لکھا ہوگا۔اور باؤلے۔۔یہ تمہیں دور سے نظر آئے گا۔۔دور کرو ہتھیلیاں آنکھوں سے۔۔"

سب ہنسے تھے۔ساحر کو بھی ہنسی آرہی تھی۔اس نے ہتھیلیاں دور کرلیں۔۔اس کا نام واضح لکھا ہوا تھا۔۔وہ محض دور سے دیکھنے پر ہی سمجھ آرہا تھا۔

"ڈھونڈ لیا۔۔"

"کارنامہ سر انجام دیا ہے۔خیر۔۔مبارک ہو۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ارمان نے کہا۔یاسر نے سر ہلایا تھا۔

"مجھے اتنا تو مجرمین کو ڈھونڈنے میں بھی نہیں سوچنا پڑتا۔مجھے نہیں پتہ تھا مہندی سے نام لکھوانے میں بھی لڑکیاں اتنی سائنس استعمال کرتی ہیں۔"وہ خوش تھا۔اس نے نام ڈھونڈ لیا تھا۔پھر کھانا کھایا گیا۔خوش گپیوں کے دوران چائے کا دور بھی چلا۔ہر جانب گلاب اور موتیے کی مہک سی تھی۔ شام اتر آئی۔جانے کا وقت ہوگیا تھا۔حنیفہ اب سیلینہ کو لیے، سردار سے اجازت طلب کررہے تھے۔پھر وہ ذرا فاصلے پر کھڑے یاسر کی جانب بڑھ آئے۔اسے مسکرا کر دیکھا اور پھر گلے لگالیا۔

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم مجھ سے لڑتے لڑتے ایک دن میرے بیٹے بن جاؤگے۔۔"وہ مسکرایا۔پھر ان سے الگ ہوا۔وہ اسے دعائیں دے رہے تھے۔

"میرا دل نہیں کررہا کہ سیلینہ کو جانے دوں۔۔ابھی بھی رخصتی میں ایک دن ہے۔۔!"سردار نے افسوس سے کہا تو سب ہنس دیے۔اب وہ آگے بڑھے سیلینہ کو سر پر ہاتھ رکھ کر دعائیں دے رہے تھے۔پھر سب انہیں باہر تک چھوڑنے آئے۔تین چار گاڑیاں ایک ساتھ شہر کی جانب بڑھیں۔وہ، سردار، سلطانہ، ساحر پیچھے رہ گئے۔پھر ساحر نے بھی اجازت طلب کی اور اپنی کار کی جانب بڑھ آیا۔ایک پرسکون نکاح، بابرکت طریقے سے اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے دن ایجنسی کے کانفرنس ہال میں بہت سے رپورٹرز جمع تھے۔یوول، نظر امجد، حنیفہ، سلمان۔۔ سب موجود تھے۔اس کانفرنس میں کیا ہونے والا تھا ان میں سے کسی کو علم نہیں تھا لیکن سیلینہ نے انہیں اس کانفرنس میں شرکت کرنے کے لیے بلایا تھا۔رپورٹرز اپنے لیپ ٹاپس کے سامنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

الگ الگ ڈیسکس پر بیٹھے تھے۔اونچے سے ہال کے اسٹیج پر اک چکنا سا ٹیبل موجود تھا۔ہال کے پیچھے موجود شیشے کی کھڑکیوں سے روشنی اندر کو گر رہی تھی۔

اسی پل وہ ہال کے اندر داخل ہوئی۔سیاہ سلک کا لباس پہنے۔۔اسکا پسندیدہ لباس۔۔سیاہ ہائی ہیلز۔۔ گردن میں جانا پہچانا سا سیاہ مفلر لپیٹے۔۔ایک جانب قطار میں کرسیوں پر نامور اداکارائیں بھی براجمان تھیں۔سلطانہ بھی اسی پل آ کر پچھلی نشست پر بیٹھ گئی تھی۔وہ اعتماد سے آگے بڑھی اور پھر ٹیبل کے پیچھے رکھی کرسی کھینچ بیٹھی۔۔سب اسکی جانب ہی متوجہ تھے۔اسی پہر داخلی دروازے سے یاسر اندر داخل ہوا تھا۔سیاہ پینٹ کوٹ، ٹائی اور بالوں کو سلیقے سے جمائے۔۔ اسکی کلائی میں گھڑی بندھی تھی اور وہ بھی اسی اعتماد کے ساتھ پچھلی نشست پر جا بیٹھا تھا۔

سیلینہ نے چہرہ قدرے آگے کیا۔۔ہلکا سا مسکرائی۔۔

"میرے ڈرامے کے پوسٹرز اور مجھے اصل زندگی میں دیکھنے کے بعد آپ فیصلہ کرسکتے ہیں کہ میں واقعتاً خوبصورت ہوں۔"ہال میں مسکراہٹیں ابھری تھیں۔وہ بھی اسے اسی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔اسکی خوبصورتی سے آبسیسڈ ایکٹریس۔۔

"میرے ڈرامے کی کامیابی اور اسکے ریکارڈ توڑتے بزنس کے بعد میں اپنی زندگی سے بہت خوش ہوں۔میں نیچے سے اوپر آئی۔۔پھر پستی میں دھکیل دی گئی۔۔اور ایک بار پھر میری شہرت بلندیوں کو چھو رہی ہے۔مجھے اپنی زندگی سے بہت شکوے تھے۔اب نہیں ہیں۔میں نے اس سفر میں ڈس آرڈرز کی اذیت دیکھی۔ڈائیریکٹرز کے ناجائز رویے برداشت کیے۔ٹی وی اسکرین پر چلتے زیادتی سے بھرپور تبصروں کو خاموشی سے سہا۔زندگی نے وہ کچھ بھی دکھایا جو بتانے کے قابل

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں ہے۔۔لیکن میں یہاں آج اس بارے میں بات نہیں کرنے آئی۔۔آج میں ایک بے حد اہم فیصلے کے متعلق بات کرنے آئی ہوں۔۔"اس نے ہاتھ سے ساحر کو اشارہ کیا تو وہ چند کاغذات لیے اس تک آیا۔حنیفہ اور سلمان چونک کر سیدھے ہو بیٹھے تھے۔ان دونوں نے ایک پل کے لیے بے یقینی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔

"میں نے یہ فیصلہ بہت پہلے لیا تھا۔۔اتنی غربت اور بھوک سہنے کے باوجود بھی۔۔اور میں اس فیصلے پر ذرا بھی گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوں۔نہ ہی مجھے اس فیصلے پر کوئی گلٹ ہے۔میں ایک ہلکے دل اور بوجھ سے آزاد کندھے لیے یہ فیصلہ کررہی ہوں۔۔"س نے چہرہ اٹھایا۔۔یاسر کو دیکھ کر مسکرائی۔۔وہ بھی جواباً مسکرایا تھا۔۔

"میں۔۔سیلینہ مظہر۔۔حنیفہ مظہر کی بیٹی۔۔کامیابی کی بلندیوں پر پہنچ کر۔۔اس ایجنسی سے مستعفی ہوتی ہوں۔۔میں اپنے پیشے، اپنی اداکاری، اپنی گلیمرس زندگی سے۔۔دستبرداری کا اعلان کرتی ہوں۔۔"وہ چہرہ اٹھائے اعتماد سے کہہ رہی تھی۔ہال میں یکدم ہی بے چینی سی پھیل گئ تھی۔ ایکٹریس نے ٹانگ سے ٹانگ اتار لی تھیں۔۔نظر امجد کا منہ کھلا رہ گیا تھا۔ یاسر ویسے ہی نرمی سے مسکرا کر اسے دیکھتا رہا۔رپورٹرز اب کھٹا کھٹ کی بورڈ پر لکھتے جارہے تھے۔

"جس زندگی نے مجھے ذلت سے دوچار کیا۔۔جس زندگی نے مجھے عزت کا ذائقہ چکھنے کا موقع دیا۔۔جس زندگی نے مجھے آنسو دیے۔۔جس زندگی نے مجھے ہنسی دی۔۔جس زندگی نے مجھے آسمان پر بٹھایا۔۔جس زندگی نے مجھے زمین پر دے مارا۔۔جس زندگی نے میری زندگی برباد کی۔۔جس زندگی نے میری زندگی آباد کی۔۔میں اس زندگی سے دستبردار ہوتی ہوں۔۔میں۔۔سیلینہ مظہر۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایسی زندگی کو دن کی واضح روشنی میں چھوڑ رہی ہوں جو کٹھن وقت آنے پر مجھے تاریکی میں چھوڑدیتی ہے۔۔میں اس شہرت، عزت، پیسے، محبت اور نفرت کو۔۔آپ سب کو گواہ بنا کر۔۔آج اور ابھی چھوڑ رہی ہوں۔۔"

اس نے سامنے موجود کاغذات پر دستخط کیے۔۔اعتماد اسکی آنکھوں، اسکے لہجے، اسکے انداز سے جھلکتا تھا۔وہ آج فیصلہ کر کے یہاں آئی تھی۔ہال میں مرعوب سی بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔ایسے جیسے ان سب کو یقین نہ آرہا ہو کہ وہ ایسے تابناک وقت میں اپنی زندگی چھوڑ کر جارہی ہے۔لیکن وہ جارہی تھی۔۔اس نے سائین کر کے پیپرز ٹیبل پر رکھے۔قلم بند کیا۔۔سر اٹھا کر حنیفہ کو دیکھا۔۔پھر سلمان کو دیکھا۔ان دونوں کی آنکھیں نم تھیں لیکن ہونٹ مسکرا رہے تھے۔۔

"میرے لوگوں نے میرا ساتھ کبھی نہیں چھوڑا۔۔چاہے تاریکی ہو۔۔چاہے روشنی ہو۔۔اب میں انکا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہتی ہوں۔میں آئندہ زندگی میں، کبھی بھی اس پیشے سے جڑنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔میں آئندہ کبھی اداکاری نہیں کرونگی۔"اسکی آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔ ٹی وی کی جانب بے یقینی سے دیکھتا واجد سُن تھا۔۔اسکی پریس کانفرنس دیکھتی ماریہ لمحے بھر کو مسکرائی تھی۔۔وہ جانتی تھی کہ سیلینہ زندگی میں جیت گئی تھی۔۔

"اور آج۔۔میں آپ سب لوگوں کے سامنے ایک اہم بات تسلیم کرنے لگی ہوں۔۔"وہ ٹھہری۔۔پھر گردن اٹھا کر جیسے کسی کو تلاش کرنا چاہا۔۔"میں دنیا کے سامنے یاسر عالم کو اپنا شریک حیات تسلیم کررہی ہوں۔ہم پچھلے دنوں ہی نکاح کے تعلق میں بندھے ہیں۔میں نے سوچا جو شخص مجھے میرے اندھیروں میں نہیں چھوڑ سکا۔۔وہ مجھے میری روشنیوں میں کیسے چھوڑ سکتا ہے۔۔اس سے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پہلے کہ وہ مجھ سے دور جانے کا سوچتا میں نے اسے خود سے باندھ لیا۔۔اب وہ چاہ کر بھی مجھ سے بھاگ نہیں سکتا۔۔"ہال میں قہقہے گونجے تھے۔وہ بس مسکرا رہا تھا۔ایکٹریس کی قطار میں بیٹھی جولیا بے یقین تھی۔

"میں چاہتی ہوں۔۔کہ یاسر عالم۔۔یہاں اسٹیج پر آئیں۔۔اور مجھے۔۔اس زندگی سے۔۔بہت باعزت طریقے سے۔۔اپنی زندگی میں لے کر جائیں۔۔تاکہ لوگ یاد رکھیں۔۔کہ بعض ایکٹریس نہ گرتی ہیں۔۔نہ ٹوٹتی ہیں۔۔بلکہ وہ بہت اعتماد اور بے خوفی سے اس زندگی کو چھوڑ کر بھی زندہ رہتی ہیں۔۔سروائیو کرتی ہیں۔۔سانس لیتی ہیں۔۔میں ایک ایکٹریس ہوں۔۔جو اپنے باڈی گارڈ کا انتظار کررہی ہوں۔۔"

یکدم ہی یوول اٹھ کھڑا ہوا تھا۔پھر اس نے چہرے پر سیلینہ کے لیے ڈھیروں فخر لیے تالیاں بجائیں۔۔اگلے ہی پل سلمان بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔۔پھر حنیفہ۔۔پھر سلطانہ۔۔پھر نظر۔۔پھر ایکٹریس۔۔پھر سب رپورٹرز۔۔ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔تالیاں اتنی تیز تھیں کہ اسے کان پڑی آواز تک سنائی نہ دیتی تھی۔۔عمر اپنے لاؤنج میں بیٹھا اسکے لیے تالیاں پیٹ رہا تھا۔۔شگفتہ اپنے ٹی وی کے سامنے براجمان روتے ہوئے تالیاں بجا رہی تھی۔۔سائرہ میک اپ چھوڑے تالیاں بجاتی جارہی تھی۔۔دادا اپنے ٹی وی ہال میں بیٹھے تالیاں بجا رہے تھے۔اسکے سب سے بڑے فین بوائے۔۔ساحر اسٹیج پر اسکے پیچھے کھڑا تالیاں بجا رہا تھا۔۔نچلے فلور کے گارڈز اپنے تمام کاموں کو پسِ پشت ڈالے۔۔اسکے لیے فخر سے تالیاں بجا رہے تھے۔۔ان کی بیوٹی کوئین سیلینہ۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

وہ اٹھا۔۔اس تالیوں کی گونج میں اسٹیج کی جانب بڑھا۔۔پھر آگے بڑھ کر اسے ہاتھ دیا۔۔وہ اسکا ہاتھ تھامے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔رپورٹرز اب ان دونوں کی تصاویر کھٹاکھٹ لے رہے تھے۔پھر اس نے سیلینہ کو ساتھ لیا۔۔وہ دونوں اب اعتماد سے چلتے نیچے اتر رہے تھے۔رپورٹرز ان کے ساتھ ہی باہر نکلے تھے۔۔یاسر نے اس پر ایک نگاہ ڈالی تھی۔۔

"پتہ نہیں مجھے تمہارے لیے آگے اور کیا کیا کرنا ہوگا۔۔؟"

"تم جانتے ہو کہ تم میرے لیے سب کچھ کرسکتے ہو۔۔"

"ویسے یہ مفلر میرا ہے۔۔"

"لیکن اب تو یہ میرا ہے۔۔"مسکرا کر کہا تو وہ ہنس دیا۔۔وہ دونوں اب رپورٹرز کے ریلے کے ساتھ داخلی دروازے کی جانب بڑھ رہے تھے۔ان کا کپل دن کی روشنی میں مزید جگمگانے لگا تھا۔ ایک وقت تھا جب وہ اسے، اسی داخلی ہال کے سامنے پہلی دفعہ رپورٹرز سے بچا رہا تھا۔اور ایک یہ وقت تھا کہ وہ اسے ساتھ لیے۔۔آگے بڑھ رہا تھا۔وہ ہر جگہ اسکے ساتھ تھا۔۔داخلی دروازے کے سامنے وہ دونوں ٹھہرے۔۔پھر ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔۔

"اچھی لگ رہی ہو۔۔"

"میں کب اچھی نہیں لگتی۔۔"

نوک جھونک جاری تھی۔۔لوگ پیچھے رہ گئے۔۔بس وہ ہی دونوں آگے بڑھ رہے تھے۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ولیمہ اور رخصتی ایک ہی دن رکھی گئی تھی۔ہال کی روشنیوں میں ایک جانب گارڈز براجمان تھے۔ اور دوسری جانب ٹرسٹ کے بچے۔درمیان میں اسٹیج تک جاتا راستہ پھولوں سے سجا تھا۔وہ اسپاٹ لائٹ میں، حنیفہ کا ہاتھ بازو سے تھامے، اسٹیج تک بڑھ رہی تھی۔وہ سامنے اسٹیج پر کھڑا اسے گنگ سا دیکھ رہا تھا۔سرخ لہنگے میں وہ اتنی حسین لگ سکتی تھی، اس نے پہلے کبھی نہیں سوچا تھا۔ان دونوں نے ٹرسٹ کے بچوں کے ساتھ کھانا کھایا۔۔پھر وہ پورے اہتمام سے اسکے گھر رخصت ہو کر آگئی۔۔فضول رسموں اور ہر قسم کے شور ہنگامے کے بغیر انکی رخصتی بہت بابرکت طریقے سے ہوئی تھی۔وہ اسکے کمرے میں براجمان تھی۔اسکے لیے اسکے کمرے میں موجود ہونا اتنا نیچرل تھا کہ وہ بالکل بھی کسی گھبراہٹ کا شکار نہیں تھی۔وہ کمرے میں آیا۔۔اسے دیکھا۔۔

"میں یہ لباس تبدیل کررہا ہوں۔۔مجھے اسکا بو چبھ رہا ہے۔۔"آتے ہی اس نے یہ کہا تھا۔وہ ٹھہری۔۔پھر ہنس دی۔۔کچھ پل بعد اس نے بھی لباس تبدیل کرلیا تھا۔اب وہ میک اپ، جیولری سے آزاد ہوئی، قمیص شلوار میں ملبوس تھی۔بال کھولے اور شفون کا دوپٹہ اوڑھے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"دادا کے پاس چلتے ہیں۔ہم تینوں نے ٹھیک سے کھانا نہیں کھایا اور مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔"آرام دہ سے سرمئی قمیص شلوار میں ملبوس یاسر نے سر ہلایا تھا۔پھر وہ دونوں سردار کے کمرے کے دروازے کے باہر جا کھڑے ہوئے۔دروازہ کھٹکھٹایا۔۔انہوں نے دروازہ کھولا اور چونکے۔۔

"تم دونوں اس وقت۔۔؟"

"دادا بھوگ لگ رہی ہے۔۔کیا آپکو نہیں لگ رہی۔۔؟"سلینہ نے کہا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ کبھی ایک کو تکتے تو کبھی دوسرے کو۔پھر وہ بے اختیار ہی ہنس دیے۔اگلے کئی لمحات میں کچن سے اٹھا پٹخ کی آوازیں آرہی تھیں۔وہ اور دادا گول ٹیبل پر بیٹھے تھے۔سردار اسے اپنے وقت کا کوئی قصہ سنا رہے تھے اور وہ انہماک سے سن رہی تھی۔یاسر ان کے لیے کھانا گرم کررہا تھا۔کچھ پل بعد وہ تینوں باتیں کرتے کھانا کھا رہے تھے۔

"بچے اتنا بڑا فیصلہ لیا تم نے۔۔یاسر کو پہلے سے بتایا تھا۔۔؟"وہ انکے سوال پر مسکرائی تھی۔۔

"جی دادا۔۔اسے پہلے سے بتایا تھا۔"

"اور اسکا کیا ردعمل تھا۔۔؟"

"اس نے کہا جو تمہاری مرضی ہو وہ کرو۔۔میں تمہیں ہر جگہ سپورٹ کرونگا۔"اسکے جواب پر دادا نے محبت سے یاسر کو دیکھا تھا۔وہ رغبت سے کھانا کھا رہا تھا۔

"کبھی کبھی میں سوچتا ہوں یہ کتنا پیارا ہے۔۔"انہوں نے سیلینہ کی جانب جھک کر سرگوشی کی تھی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"میں سن سکتا ہوں۔"یاسر نے کہا تو وہ دونوں ہنس دیے۔۔پھر سیلینہ دادا کی جانب جھکی۔۔

"دادا مجھے بھی یہی لگتا ہے۔۔"

اس بار وہ ہنس دیا تھا۔۔کھانا کھایا جاچکا۔۔وہ برتن سمیٹ کر سنک میں جمع کررہی تھی۔

"اچھا بچوں۔۔اب میں سونے جارہا ہوں۔۔تم لوگوں کی شادی نے مجھے تھکا دیا ہے۔اور تم لوگ بھی آرام کرو۔۔سیلینہ بچے۔یہ برتن صبح میثم دھولے گا تم آرام کرو۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جی دادا۔۔"اس نے کہا۔وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے تھے۔وہ اب آستینیں چڑھائے، برتن دھونے کی تیاری میں لگ رہی تھی۔یاسر نے اسے دیکھا۔

"میثم کر لے گا،سیلینہ۔۔"

"جی گارڈ جی۔۔مجھے پتہ ہے وہ کرلے گا۔۔لیکن ایز اے ہیومن میری بھی کچھ ویلیوز ہیں۔مجھے جھوٹے برتن رکھ کر سونا بالکل نہیں پسند۔اب آپ یہاں آئیں اور برتنوں کو صاف کپڑے سے سکھا کر اسٹینڈ پر رکھتے جائیں۔خبردار جو آواز کی۔۔دادا سو رہے ہیں۔"اس نے ہدایات دیں۔وہ آگے بڑھ آیا۔۔اب وہ برتن دھو دھو کر اسے دے رہی تھی اور وہ کپڑے سے سکھا کر اسٹینڈ پر رکھ رہا تھا۔اسکا شفون کا دوپٹہ پیچھے کرسی پر لٹکا تھا۔

"تم اپنے فیصلے سے خوش ہو۔۔؟"

اس نے اسے دیکھتے ہوئے استفسار کیا تھا۔وہ مسکرائی۔۔ایک لٹ رخسار پر جھولنے لگی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بہت۔۔نا صرف خوش بلکہ مطمئن ہوں۔۔"

"کیا تم میرے ساتھ خوش ہو۔۔؟"

"آف کورس۔۔میں تم سے محبت کرتی ہوں۔۔"

وہ اسے چند پل چہرہ پھیرے دیکھتا رہا۔برتن جلد دھل گئے۔اسکے ہاتھ پانی میں رہنے کے باعث یخ ہورہے تھے۔انگلیاں آگے سے سرخ ہورہی تھیں۔یاسر نے اسکے ہاتھوں کو دیکھا اور پھر اسے لیے اپنے ساتھ کمرے کی جانب بڑھا۔اب وہ تولیے سے اسکے ہاتھ خشک کررہا تھا اور وہ محض اسے

دیکھ رہی تھی۔اس نے تولیا ایک جانب ڈالا پھر اسکے ہاتھوں کو اپنے سینے پر رکھا۔اب سیلینہ کے یخ ہاتھ، اسکے گرم ہاتھوں تلے دبے تھے۔وہ اسکے بے حد پاس کھڑی تھی۔۔

"کتنے ٹھنڈے ہورہے ہیں ہاتھ تمہارے۔۔"

"مجھے یقین ہے کہ اب گرم ہوجائیں گے۔۔"اسکے کہنے پر وہ مسکرایا تھا۔پھر اسے دیکھتا رہا۔

"مجھے کبھی نہیں پتہ تھا کہ مجھے کسی لڑکی سے اتنی محبت ہوجائے گی۔۔کہ میں اسکے یخ ہاتھ۔۔اپنے ہاتھوں سے گرم رکھنے کی کوشش کرونگا۔۔"سیلینہ کی پلکیں لمحے بھر کو جھکی تھیں۔وہ اسکی جھکی پلکوں کو دیکھ رہا تھا۔

"لیکن اب تمہیں محبت ہوگئی ہے اور تم ایسا کررہے ہو۔۔"اس نے بمشکل مسکرا کر چہرہ اٹھایا۔وہ اسے ہی تک رہا تھا۔اسکی پلکیں گرنے اٹھنے لگیں۔وہ ہلکا سا مسکرایا۔اسکی گرتی اٹھتی پلکیں اسے الجھا رہی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہیں مجھ سے محبت کب ہوئی تھی،یاسر۔۔؟" کچھ پل بعد اسکی نظروں سے گھبرا کر اس نے سوال کیا۔پھر اسے دیکھا۔اف۔۔ان آنکھوں میں دیکھنا آج سے پہلے کبھی اتنا مشکل نہیں تھا۔

"اس بات کا جواب چاہیے تو تمہیں میری طرف دیکھنا ہوگا۔"اسکی مسکراتی آواز پر سیلینہ نے اسے بے یقینی سے دیکھا تھا۔

"تم۔۔تم میرا مزاق اڑا رہے ہو۔۔؟ دیکھ سکتی ہوں میں تمہاری طرف۔۔میں تم سے ہرگز نہیں شرماتی۔"جی کڑا کر کہا۔وہ مسکرایا۔پھر لب دبا کر بمشکل مسکراہٹ روکی۔اپنے ہاتھوں تلے دبے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسکے ہاتھوں کو نگاہوں کے سامنے کیا۔اسے دیکھا۔۔پھر ان ہاتھوں پر جھکا اور انہیں باری باری چوما۔سیلینہ مظہر کا چہرہ کانوں کی لوؤں تک سرخ ہوا تھا۔وہ جیسے لمحے بھر کو اسکے سامنے بے بس ہوئی تھی۔اسے لگا وہ مزید کھڑی نہیں رہ سکے گی۔۔یا شاید اسکے اتنا قریب کھڑی نہیں رہ سکے گی۔۔

"یاسر۔۔"اس نے الجھتی سانسوں کے درمیان اسے پکارا تھا۔وہ اب اسکے ہاتھوں کو اپنی آنکھوں سے لگا رہا تھا۔کچھ تھا اسکے انداز میں کہ سیلینہ کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔ عقیدت سی تھی اسکے انداز میں۔۔اس نے اسکے ہاتھوں کو ایک بار پھر سے اپنے ہاتھوں تلے رکھا تھا۔ عین سینے پر۔۔

"اس کلب میں۔۔جہاں تمہیں اسکام کے ذریعے بلایا گیا تھا۔۔مجھے تم سے وہاں محبت ہوئی تھی۔" اسکی آنکھوں میں حیرت سی اتری۔

"وہاں۔۔؟"

"ہاں۔۔ایک لڑکی مجھے اتنی امید سے دیکھ رہی تھی کہ میں اسے ایسی جگہ چھوڑ کر نہیں جاسکتا۔اور مجھے لگا کہ میں واقعی نہیں جاسکتا۔میں نے آگے بڑھنے کی کوشش کی، لیکن آگے بڑھ نہیں سکا۔ اس لڑکی کی آنکھوں نے میرے قدم زنجیر کردیے تھے۔مجھے لگا میں اسے اپنے ساتھ لیے بغیر یہاں سے ہل نہیں سکونگا۔۔"

اسے بالکل اندازہ نہیں تھا۔وہ یقینا اسکے ایسے انکشاف پر حیران ہوئی تھی۔پھر مسکرائی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لیکن تم نے کبھی بھی پراپر طریقے سے مجھے نہیں بتایا کہ تم مجھ سے کتنی محبت کرتے ہو۔۔؟"

الفاظ اور لہجے میں شکوہ سا تھا۔وہ ذرا سا آگے جھکا۔۔آنکھوں میں شوخی تھی۔۔

"کس نے کہا مجھے آپ سے محبت ہے۔۔؟"اسکی مسکراہٹ غائب ہوئی۔آنکھوں میں خفگی سی ابھری۔

"کیا نہیں ہے۔۔؟"

"نہیں سیلینہ جی۔۔ہم آپ سے محبت نہیں کرتے۔ہم آپ سے عشق کرتے ہیں۔"وہ جو لڑنے کے لیے لب کھول ہی رہی تھی، ٹھہر گئی۔اسے جیسے یقین نہیں آیا۔اسکے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ کر وہ یکدم ہنسا تھا۔اس نے تیزی سے اپنے ہاتھ اسکے ہاتھوں سے نکالے۔

"تم شروع سے ہی اتنے بے باک تھے یا مجھ سے ملنے کے بعد ہوئے ہو۔۔؟" اس نے رخ پھیر کر رخسار دونوں ہاتھوں سے چھپاتے ہوئے پوچھا تھا۔وہ مسکراہٹ روک کر آگے آیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے لگتا ہے یہ سب آپکی صحبت کا اثر ہے۔"

"تم۔۔"وہ پلٹی پھر اسے دیکھا۔

"پیارا ہوں نا بہت۔۔؟"وہ ہنس دی۔

"پاگل ہو تم۔۔"وہ چند پل اسے دیکھتی رہی تھی۔جانے کیوں اسکی آنکھیں لمحے بھر کو نم ہوئی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"رونا کیوں آرہا ہے۔۔؟" نرمی سے پوچھا۔ساتھ ہی اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔۔جیسے اسے کمفرٹ کرنے کی کوشش کررہا ہو۔

"مجھے لگا تھا۔۔میں ذلیل ہوجاؤنگی۔۔ڈوب جاؤنگی۔۔ختم ہوجاؤنگی۔۔لیکن۔۔"اسکی آواز کانپی۔یاسر اب جھک کر عقیدت سے اسکے بالوں کو چوم رہا تھا۔اس نے شکر سے آنکھیں بند کرلیں۔

"ایسے کیسے ذلیل ہوجاؤگی۔۔؟" وہ اب اسے دیکھ رہا تھا۔اسکی آنکھ سے آنسو ٹوٹا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم مجھے مل سکتے ہو۔مجھے یقین نہیں آتا کہ کوئی مجھ سے بھی اتنی محبت کرسکتا ہے۔"وہ اب انگوٹھے سے اسکا بھیگا رخسار صاف کررہا تھا۔پھر اسے بے حد نرمی سے خود سے لگایا۔پھر لگائے رہا۔کچھ نہیں کہا۔سارے الفاظ بے معنی ہوگئے۔

"میں نے بچپن میں ایک کہانی پڑھی تھی۔اس کہانی میں بچے اسکول کی بے رحمی کا شکار ہوتے ہیں۔وہ تاریکی میں ڈوبے بے بس بچے تھے۔لیکن پھر ان کی زندگی میں ایک استاد آیا۔جس نے انہیں یہ بتایا کہ زندگی ماضی اور مستقبل کے غم سے آزاد ہو کر زندہ رہنے کا نام ہے۔زندگی کارپ ڈائم کا نام ہے۔۔وہ بچوں کو کہتا تھا کہ اسے اسکے نام کے بجائے۔۔

Oh captain, my captain

کہہ کر بلائیں۔۔جانتے ہو کیوں۔۔؟"وہ اس سے الگ ہوئی۔اسے چہرہ اٹھا کر دیکھا۔وہ نرمی سے اسکی بات سن رہا تھا۔

"کیونکہ وہ ان بچوں کا نجات دہندہ تھا۔وہ ان کا سولجر تھا۔وہ ایک ایسا شخص تھا۔۔جس نے ان سب کو تاریکیوں سے نکالا تھا۔۔وہ ان کا کیپٹن تھا۔۔میں نے اپنے آس پاس کیپٹن تلاش کرنا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

چاہا۔۔مجھے کوئی نہیں ملا۔۔لیکن اب مجھے احساس ہورہا ہے۔کہ میرے کیپٹن تو تم ہو۔۔او کیپٹن۔۔ مائے کیپٹن۔۔"

وہ مسکرادیا تھا۔۔پھر اسے دوبارہ خود سے لگایا۔۔اسکے سر پر اپنی ٹھوڑی رکھی۔۔

"ہاں۔۔میں تمہارا کیپٹن ہوں۔۔اور اس کیپٹن کے پاس تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے۔۔"

"کیسا سرپرائز۔۔؟" وہ اس سے الگ نہیں ہوئی۔۔

"کل ہم ایک فیملی ٹرپ پر جائیں گے۔۔تم۔۔میں۔۔دادا۔۔ارمان۔۔سائرہ۔۔ماما۔۔چیف۔۔ سلمان انکل۔۔ہم سب۔"اب وہ اس سے الگ ہوئی تھی۔آنکھوں میں ڈھیروں بے یقینی لیے اسے دیکھا۔

واقعی۔۔؟""

"ہاں۔ہم کل فیملی ٹرپ پر جائیں گے۔۔کیمپنگ کریں گے۔۔میں بس چلاؤنگا۔۔تم سب پیچھے بیٹھ کر سفر انجوائے کرنا۔تمہارا ایک خواب اور اپنا ایک خواب۔۔میں ایسے پورا کرنا چاہتا ہوں۔۔"وہ ہنس دی۔اسے رونا بھی آرہا تھا۔اس نے شدت جذبات سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ترچھی چھت کے نیچے کھڑے، وہ دونوں ایک دوسرے سے سرگوشیاں کررہے تھے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور وہ تھے سمندری جہازوں کی مانند۔۔

کہ جو سفر کرتے تھے، سمندر کی تاریک گہرائیوں میں۔۔

اور ڈھونڈ لاتے تھے۔۔اک اُجلا دن۔۔

جو ٹھہر جاتا تھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بالکل کسی بلند جہاز کی مانند۔۔

سمندری سطح پر۔۔

ختم شد

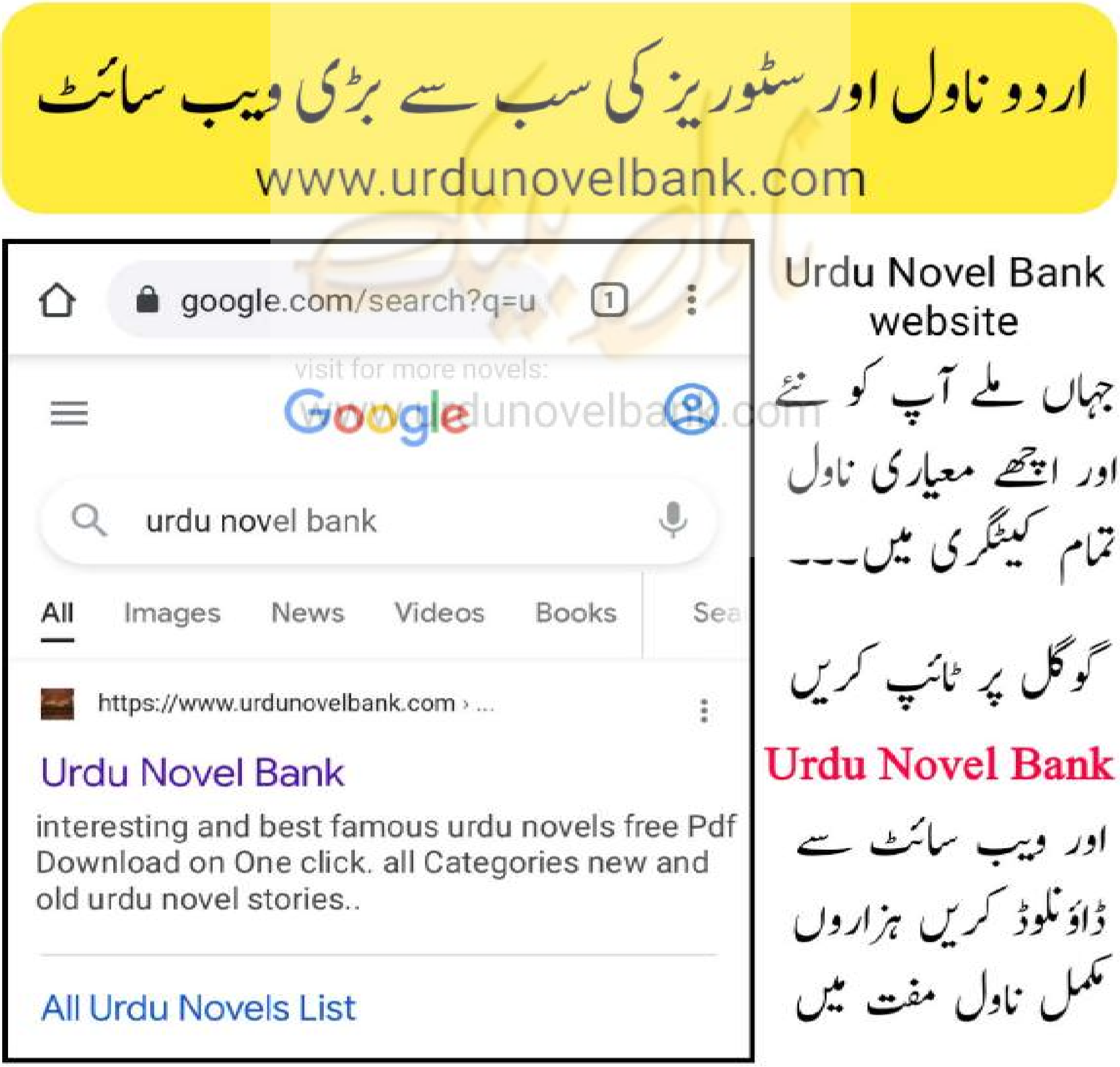

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com
visit for more novels:
www.urdunovelbank.com